وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (القرآن)

اور جس نے رسول کا حکم مانا تو بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا

بخاری شریف مترجم و محشی

جلد دوم

مصنفہ

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ

فاضل شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

تصحیح و تہذیب از

ادیب شہیر سید حامد لطیف چشتی

ناشر

فرید بک سٹال - ۳۸ اردو بازار لاہور ۲

فہرست

باب	مضمون	صفحہ
	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	
	پارہ — ۱۱	۲۵
۱	لوگوں سے زبانی کلامی شرطیں طے کرنا	۲۵
۲	آزاد کردہ غلام کی میراث کے لیے شرط	۲۵
۳	مزارعت میں بے دخلی کی شرط	۲۶
۴	حربی کافروں سے جہاد و مصالحت کی شرطیں	۲۷
۵	قرض میں شرط لگانا	۲۷
۶	کتاب الٰہی کے خلاف شرطوں کا لکھنا	〃
۷	متعارف شرطیں رکھنا	〃
۸	وقف میں شرطیں لگانا	۳۸
	کتاب الوصایا	۳۹
۹	وصیت نامہ لکھنا یا لکھوانا	۳۹
۱۰	وارثوں کو مالدار چھوڑنا چاہیے	۴۰
۱۱	وصیت تہائی مال تک ہے	۴۱
۱۲	اولاد کی اعانت کے لیے وصیت کرنا	〃
۱۳	سر کا واضح اشارہ قابل اعتبار ہے	۴۲
۱۴	وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہیں	〃
۱۵	مرتے وقت کی خیرات	〃
۱۶	وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد ورثہ تقسیم ہو	۴۳
۱۷	وصیت و قرض سے متعلق آیت کا مفہوم	۴۴
۱۸	عزیز و اقارب کے لیے وقف یا وصیت	۴۶
۱۹	کیا اقارب میں عورتیں اور بچے شامل ہیں	۴۷
۲۰	وقف کی ہوئی چیز سے واقف نفع حاصل کر سکتا ہے	۴۸
۲۱	وقف کرنے والا خود نگران رہ سکتا ہے	۴۸
۲۲	اگر کوئی کہے میرا گھر اللہ کے لیے صدقہ ہے	〃
۲۳	دوسرے کی طرف سے صدقہ یا وقف کرنا	〃
۲۴	مال، لونڈی، غلام یا جانور کا صدقہ و وقف	۴۹
۲۵	وکیل کو صدقہ دینا، اس کا واپس کر دینا	〃
۲۶	آیت وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ کی تفسیر	۵۰
۲۷	میت کی طرف سے خیرات اور اس کی نذر پوری کرنا	〃
۲۸	وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا	〃
۲۹	آیت وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ کی تفسیر	۵۱
۳۰	آیت وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ کا مفہوم	۵۲
۳۱	وصی کو یتیم کے مال سے محنت کے برابر کھانا جائز ہے	〃
۳۲	آیت إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ کا مفہوم	۵۳
۳۳	آیت وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ کا مفہوم	〃
۳۴	یتیم سے خدمت لینا اور اس پر نظر رکھنا	〃
۳۵	زمین وقف یا صدقہ کی اور حدود نہ بتائیں	۵۴
۳۶	مشترک زمین وقف کرنا بھی جائز ہے	۵۵
۳۷	وقف کی رسید کس طرح لکھی جائے	〃
۳۸	وقف غریب اور امیر سب کے لیے ہو سکتا ہے	〃
۳۹	مسجد کے لیے زمین وقف کرنا	〃
۴۰	جانور، گھوڑے، سامان اور نقد یا سونا چاندی وقف کرنا	۵۶

باب	مضمون	صفحہ
۴۱	وقف جائیداد کے انتظام کی اُجرت	۵۶
۴۲	وقف کی چیز سے خود فائدہ اُٹھانا بھی جائز ہے	〃
۴۳	فی سبیل اللہ وقف کرنا	۵۷
۴۴	آیت حِیْنَ الْوَصِیَّةِ اثْنٰنِ کا مفہوم	〃
۴۵	وصی میت کا قرضہ ادا کر سکتا ہے	۵۸
	کتاب الجہاد والسیر	۶۰
۴۶	جہاد اور سیرۃ النبی کی فضیلت	۶۰
۴۷	جان مال سے جہاد کرنے والا سب سے افضل ہے	۶۱
۴۸	مرد و زن کا جہاد کی دعا کرنا	۶۲
۴۹	اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجات	۶۳
۵۰	صبح و شام اللہ کی راہ میں نکلنا جنت کی طرف چلنا ہے	۶۳
۵۱	حور عین کے اوصاف	۶۴
۵۲	شہادت کی آرزو کرنا	۶۵
۵۳	جہاد میں گھوڑے سے گر کر مرنے والا بھی مجاہد ہے	۶۶
۵۴	راہ خدا میں تکلیف پہنچنا	۶۷
۵۵	راہ خدا میں زخمی ہونا	۶۸
۵۶	آیت اِلَّا اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ کا مفہوم	〃
۵۷	آیت مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ کا مفہوم	〃
۵۸	جنگ سے پہلے نیک عمل	۷۰
۵۹	کسی کو اچانک تیر لگے اور مر جائے	〃
۶۰	کلمہ حق کی بلندی کے لیے لڑنا	۷۱
۶۱	راہ خدا میں پیروں پر گرد پڑنے کا مقام	〃
۶۲	راہ خدا میں گرد آلود ہونے والے کے سر کو پونچھنا	〃
۶۳	لڑائی اور گرد و غبار کے بعد غسل کرنا	۷۲
۶۴	آیت بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ کا مفہوم	〃

باب	مضمون	صفحہ
۶۵	شہید پر فرشتوں کا سایہ کرنا	۷۲
۶۶	شہید کا پھر دنیا میں آنے کی آرزو کرنا	〃
۶۷	جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے	〃
۶۸	جہاد کے لیے اولاد کی دعا کرنا	۷۴
۶۹	لڑائی میں بہادری اور بزدلی دکھانا	〃
۷۰	بزدلی سے پناہ مانگنا	۷۵
۷۱	اپنے جنگی کارنامے بیان کرنا	〃
۷۲	جہاد کے لیے نکلنا واجب ہے	〃
۷۳	کافر مسلمان کو قتل کرے پھر مسلمان ہو کر مارا جائے	۷۶
۷۴	جہاد کو روزوں پر مقدم رکھنا	〃
۷۵	قتل ہونے کے علاوہ شہادت کی سات اور قسمیں	۷۵
۷۶	آیت لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ کا مفہوم	〃
۷۷	جنگ کے وقت صبر و استقلال	۷۸
۷۸	کافروں سے لڑنے کی رغبت دلانا	〃
۷۹	خندق کھودنا	〃
۸۰	جہاد میں عذر سے شریک نہ ہونا	۷۹
۸۱	دوران جہاد روزہ رکھنے کی فضیلت	〃
۸۲	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت	۸۰
۸۳	غازی کا سامان تیار کرنا اس کے گھر بار کی خبر رکھنا	〃
۸۴	لڑائی کے وقت خوشبو لگانا	۸۱
۸۵	دشمن کی خبر لانے کا مقام	〃
۸۶	کیا جاسوسی کے لیے ایک آدمی بھی بھیجا جا سکتا ہے	〃
۸۷	دو آدمیوں کا باہم سفر کرنا	۸۲
۸۸	گھوڑوں کی پیشانی پر قیامت تک بھلائی لکھی گئی	〃
۸۹	امیر نیک ہو یا بد جہاد جاری رہنا چاہیے	〃
۹۰	جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنا	〃

باب	مضمون	صفحہ
۹۱	گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا	۸۳
۹۲	بعض گھوڑے منحوس ہوتے ہیں	۸۴
۹۳	گھوڑا رکھنے کے تین مقاصد	〃
۹۴	جہاد میں دوسرے جانور کو ہانکنا	۸۵
۹۵	شریر جانور اور نر گھوڑے پر سواری کرنا	۸۶
۹۶	مالِ غنیمت میں گھوڑے کا حصہ	〃
۹۷	لڑائی سے دوسرے کے جانور کو لے جانا	〃
۹۸	جانور کے رکاب تسمے	۸۷
۹۹	گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سواری کرنا	〃
۱۰۰	سست رفتار گھوڑا	〃
۱۰۱	گھوڑوں کی دوڑ	〃
۱۰۲	گھڑ دوڑ کے لیے گھوڑا تیار کرنا	۸۸
۱۰۳	گھوڑوں کی دوڑ کے لیے حد مقرر کرنا	〃
۱۰۴	قصوا کا ذکر	〃
۱۰۵	رسولِ خدا کا سفید خچر	۸۹
۱۰۶	عورتوں کا جہاد	〃
۱۰۷	عورتوں کا سمندری جہاد	〃
۱۰۸	بعض عورتوں کو جہاد میں لے جانا	۹۰
۱۰۹	عورتوں کا مردوں کے ساتھ ہو کر جہاد کرنا	〃
۱۱۰	جہاد میں عورتوں کا مردوں کو پانی پلانا	۹۱
۱۱۱	عورتوں کا میدانِ جہاد میں مرہم پٹی کرنا	〃
۱۱۲	عورتوں کا زخمیوں اور شہیدوں کو اٹھا کر لے جانا	〃
۱۱۳	جسم سے تیر نکالنا	〃
۱۱۴	جہاد فی سبیل اللہ کے وقت پہرہ دینا	۹۲
۱۱۵	جہاد کے وقت خدمت کرنے کی فضیلت	۹۳
۱۱۶	سفر میں ساتھی کا سامان اٹھانے کی فضیلت	۹۴

باب	مضمون	صفحہ
۱۱۷	جہاد میں ایک دن کی نگرانی کا درجہ	۹۵
۱۱۸	جو خدمت کے لیے بچے کو میدانِ جنگ میں لے جائے	〃
۱۱۹	سمندر پر سواری کرنا	۹۶
۱۲۰	جنگ میں کمزوروں اور نیکوں سے مدد چاہنا	۹۷
۱۲۱	یہ نہ کہو کہ فلاں شہید ہے	〃
۱۲۲	تیراندازی کا شوق دلانا	۹۸
۱۲۳	برچھی وغیرہ سے کھیلنا	۹۹
۱۲۴	اپنی اور دوسرے کی ڈھال استعمال کرنا	〃
۱۲۵	چمڑے کی ڈھال	۱۰۰
۱۲۶	تلوار گلے میں لٹکانا	۱۰۱
۱۲۷	تلواروں کو زیور پہنانا	〃
۱۲۸	تلوار کو جنگل میں درخت سے لٹکانا	〃
۱۲۹	خود پہننا	۱۰۲
۱۳۰	مرتے وقت ہتھیار توڑنے درست نہیں	〃
۱۳۱	قیلولہ کے وقت امام سے الگ ہو جانا	۱۰۳
۱۳۲	نیزہ بازی	〃
۱۳۳	رسولِ خدا کی زرہ اور جنگی قمیص	۱۰۴
۱۳۴	سفر اور جنگ کے دوران جبہ پہننا	۱۰۵
۱۳۵	لڑائی میں ریشمی کپڑے کا استعمال	〃
۱۳۶	چھری کا استعمال	۱۰۶
۱۳۷	رومیوں سے جنگ	۱۰۷
۱۳۸	یہودیوں سے جنگ	〃
۱۳۹	ترکوں سے جنگ	〃
۱۴۰	بالوں کے جوتے پہننے والوں سے جنگ	۱۰۸
۱۴۱	شکست کے وقت اپنے لشکر کی صف بندی	〃
۱۴۲	مشرکوں کے لیے شکست اور زلزلے کی دعا	۱۰۹

باب	مضمون	صفحہ
۱۴۳	اہل کتاب کو دین بتانا اور قرآن سکھانا	۱۱۰
۱۴۴	مشرکین کی ہدایت کے لیے دعا بغرض تالیف	〃
۱۴۵	یہود و نصاریٰ کو دعوت اسلام دینی چاہیئے	〃
۱۴۶	رسول خدا نے توحید و رسالت کی دعوت دی	۱۱۱
۱۴۷	لڑائی کا مقام چھپانا اور جمعرات کو سفر	۱۱۶
۱۴۸	ظہر کے بعد نکلنا	۱۱۷
۱۴۹	مہینے کے آخر میں نکلنا	〃
	پارہ — ۱۲	۱۱۹
۱۵۰	ماہِ رمضان میں سفر کرنا	۱۱۹
۱۵۱	الوداع کہنا	〃
۱۵۲	امام کی فرمانبرداری	〃
۱۵۳	امام کے پیچھے لڑنا اور اپنا بچاؤ کرنا	〃
۱۵۴	لڑائی سے نہ بھاگنے کی بیعت کرنا	۱۲۰
۱۵۵	امام لوگوں کی طاقت کے مطابق حکم دے	۱۲۱
۱۵۶	لڑائی صبح یا بعد دوپہر شروع کی جائے	۱۲۲
۱۵۷	اگر کوئی جہاد میں شریک نہ ہونا چاہے	〃
۱۵۸	نئی شادی کی ہو اور جہاد میں جانا	۱۲۳
۱۵۹	تازہ شادی والا بیوی سے صحبت کر کے جہاد میں جائے	〃
۱۶۰	گھبراہٹ کے وقت چھری دکھانا اور گھوڑا دوڑانا	۱۲۳
۱۶۱	گھبراہٹ کے وقت امام کی تیزی	۱۲۴
۱۶۲	مجاہدین کو خرچ اور سواری دینا	〃
۱۶۳	رسول خدا کا جھنڈا	۱۲۵
۱۶۴	مزدوری لے کر جہاد کرنا	۱۲۶
۱۶۵	آیت سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ کا مفہوم	〃
۱۶۶	جہاد کا توشہ	۱۲۷
۱۶۷	توشہ اپنی گردن پر اٹھانا	۱۲۸
۱۶۸	عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے سوار ہونا	۱۲۹
۱۶۹	جہاد اور حج میں ایک سواری پر دو آدمی سوار	〃
۱۷۰	گدھے پر دو آدمیوں کا سوار ہونا	〃
۱۷۱	رکاب وغیرہ پکڑ کر دوسرے کو سوار کرنا	۱۳۰
۱۷۲	قرآن مجید کا دشمنوں کے ملک میں لے جانا	〃
۱۷۳	لڑائی کے وقت نعرۂ تکبیر لگانا	〃
۱۷۴	تکبیر میں زیادہ چلانا منع بھی ہے	۱۳۱
۱۷۵	وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا	۱۳۲
۱۷۶	بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنا	〃
۱۷۷	مسافر کو گھر کی عبادت کے برابر ثواب ملنا	〃
۱۷۸	تنہا سفر کرنا	۱۳۳
۱۷۹	چلنے میں تیز رفتاری	〃
۱۸۰	جہاد کے لیے گھوڑا دے پھر اسے فروخت ہوتا دیکھے	۱۳۴
۱۸۱	والدین کی اجازت سے جہاد	〃
۱۸۲	اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ لٹکانا	۱۳۵
۱۸۳	مجاہدین میں نام لکھوانے کے بعد عذر پیش آنا	〃
۱۸۴	جاسوس کا حکم	〃
۱۸۵	قیدیوں کو کپڑے پہنانا	۱۳۶
۱۸۶	اُس کی فضیلت جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوا	۱۳۷
۱۸۷	قیدیوں کو زنجیروں سے جکڑنا	۱۳۸
۱۸۸	اہل کتاب کا اسلام قبول کرنا	〃
۱۸۹	کافروں پر شبخون مارا، عورتیں اور بچے بھی قتل ہوئے	〃
۱۹۰	لڑائی میں بچوں کو مارنے کے بارے میں کیا حکم ہے	۱۳۹
۱۹۱	لڑائی میں عورتوں کو مارنا کیسا ہے	〃
۱۹۲	اللہ جیسا عذاب (آگ کا) نہیں دینا چاہیئے	〃

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۹۳	قیدیوں کے بارے میں دو آیتوں کا مفہوم	۱۳۹	۲۱۹	ذمیوں کے ساتھ سلوک	۱۵۳
۱۹۴	مسلمان کفار کی قید میں ہو تو رہائی کی ہر ممکن کوشش کرے	۱۴۰	۲۲۰	وفود کی آمد پر عالم کا آراستہ ہونا	//
۱۹۵	مشرک اگر مسلمان کو جلا دیں تو کیا مسلمان ایسا کریں	//	۲۲۱	بچوں پر کس طرح اسلام پیش کیا جائے	۱۵۴
۱۹۶	چیونٹیوں کو جلانے کا کیا حکم ہے	//	۲۲۲	یہودیوں کو دعوتِ اسلام دینا	۱۵۶
۱۹۷	گھروں اور باغوں میں آگ لگا دینا	//	۲۲۳	دار الحرب میں جو کافر مسلمان ہو جائیں وہ اپنی جائیداد کے مالک رہیں گے۔	//
۱۹۸	سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا کیسا ہے	۱۴۱			
۱۹۹	دشمن سے ٹکراؤ ہو جانے کی خواہش نہ کرو	۱۴۲	۲۲۴	امام کا لوگوں کی مردم شماری کروانا	۱۵۷
۲۰۰	لڑائی دھوکہ بازی ہے	۱۴۳	۲۲۵	اللہ تعالیٰ بدکار آدمی سے بھی دین کی مدد کروا سکتا ہے	//
۲۰۱	میدانِ جنگ میں جھوٹ	//	۲۲۶	دشمن کے ڈر سے خود فوج کا سردار بن جانا	۱۵۸
۲۰۲	حربی کافر کو دھوکہ سے مارنا	//	۲۲۷	کمک بھیج کر مدد کرنا	//
۲۰۳	دشمن کے شر سے بچنے کے لیے حیلہ جائز ہے	۱۴۴	۲۲۸	دشمن پر غالب آ کر وہاں تین روز ٹھہرنا	۱۵۹
۲۰۴	میدانِ جنگ میں رجز خوانی وغیرہ	//	۲۲۹	جہاد اور سفر کے دوران غنیمت تقسیم کرنا	//
۲۰۵	جو گھوڑے پر اچھی طرح سواری نہ کر سکے	۱۴۵	۲۳۰	مشرکوں نے مسلمان کا مال لوٹا پھر مسلمان نے وہ پایا	//
۲۰۶	زخمیوں کی مرہم پٹی اور تیمارداری	//	۲۳۱	فارسی یا دوسری کسی زبان میں گفتگو کرنا	۱۶۰
۲۰۷	دورانِ جنگ کن باتوں کی ممانعت ہے	//	۲۳۲	مالِ غنیمت میں خیانت	۱۶۱
۲۰۸	اگر رات کو دشمن کا خطرہ محسوس ہو	۱۴۶	۲۳۳	مالِ غنیمت میں معمولی خیانت کا حکم	//
۲۰۹	دشمن کو دیکھ کر بلند آواز سے پکارنا	//	۲۳۴	غنیمت کے اونٹ اور بکریوں کا ذبح کرنا	۱۶۲
۲۱۰	دشمن پر وار کرتے وقت فخریہ اپنے بڑوں کا نام لینا	۱۴۸	۲۳۵	فتح کا مژدہ	//
۲۱۱	کسی آدمی کے حکم پر اگر دشمن اتر آئیں تو	//	۲۳۶	خوشخبری سنانے والے کو انعام	۱۶۳
۲۱۲	جنگی قیدی کو قتل کرنا یا نشانہ بنانا	۱۴۹	۲۳۷	فتح مکہ کے بعد وہاں سے ہجرت کرنا ضروری نہ رہا	//
۲۱۳	آدمی خود کو قید ہونے دے یا [illegible]	//	۲۳۸	ذمی اور بدکار مسلمان عورتوں کے بال دیکھنا ننگا کرنا	۱۶۴
۲۱۴	مسلمان کو قید سے آزاد کروانا	۱۵۱	۲۳۹	غازیوں کا استقبال کرنا	//
۲۱۵	مشرکوں سے فدیہ لینا	۱۵۲	۲۴۰	جہاد سے واپس آئے تو کیا کہے	۱۶۵
۲۱۶	حربی کا بغیر اجازت دارالاسلام میں داخل ہونا	//	۲۴۱	سفر سے واپس لوٹنے کی نماز	۱۶۶
۲۱۷	ذمیوں کی طرف سے لڑنا اور انہیں غلام نہ بنانا	۱۵۳	۲۴۲	سفر سے لوٹنے پر ضیافت دینا	//
۲۱۸	قاصدوں کے ساتھ سلوک	//	۲۴۳	خمس کا فرض ہونا	۱۶۷

باب	مضمون	صفحہ
۲۴۴	خمس کا ادا کرنا دین کا ایک حصہ ہے	۱۷۲
۲۴۵	رسول خدا کے بعد امہات المومنین کا نان نفقہ	〃
۲۴۶	رسول خدا کے دولت کدوں کا مقام	۱۷۳
۲۴۷	رسول خدا کی اشیاء کو صحابۂ کرام نے تبرک بنایا	۱۷۵
۲۴۸	خمس میں نائبِ رسول کا حصہ	۱۷۷
۲۴۹	اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے قاسم و خازن حضور ہیں	〃
۲۵۰	مالِ غنیمت کے مستحق کون ہیں	۱۷۹
۲۵۱	غنیمت ان کا حق ہے جو شامل جہاد ہوں	۱۸۱
۲۵۲	کیا غنیمت کے لئے لڑنے والے کو کم اجر ملے گا	〃
۲۵۳	مخالف کو امام کا حاضر و غائب میں بانٹ دینا	〃
۲۵۴	بنی قریظہ اور بنی نضیر کی جائیدادوں کی تقسیم	۱۸۲
۲۵۵	غازیوں کی برکت	〃
۲۵۶	امام کسی کو سفیر بنائے یا ٹھہرائے اس کا غنیمت میں حصہ	۱۸۵
۲۵۷	خمس مسلمانوں کی ضروریات کے لیے	〃
۲۵۸	رسول خدا کا قیدیوں پر احسان	۱۸۹
۲۵۹	خمس امام کا ہے جسے چاہے دے	۱۹۰
۲۶۰	مقتول کے جسم پر جو کپڑا یا اسلحہ ہو وہ قاتل کا ہے	۱۹۱
۲۶۱	رسول خدا کا تالیفِ قلوب کے لیے کافروں کو خمس سے دینا۔	۱۹۳
۲۶۲	کھانے کی چیزیں اگر دار الحرب میں دستیاب ہوں	۱۹۸
۲۶۳	ذمیوں سے جزیہ لینا اور اس کی مقدار	۱۹۹
۲۶۴	بادشاہ کی صلح پورے ملک کی صلح ہے	۲۰۳
۲۶۵	ذمیوں کے متعلق رسول خدا کی وصیتیں	〃
۲۶۶	رسول خدا کا فئی اور جزیہ کو مسلمانوں میں تقسیم کرنا	〃
۲۶۷	معاہد کو بغیر جرم قتل کرنا گناہ ہے	۲۰۵
۲۶۸	یہود کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا	〃

باب	مضمون	صفحہ
۲۶۹	مشرکین اگر مسلمانوں سے وعدہ خلافی کریں	۲۰۶
۲۷۰	عہد شکنی کرنے والوں کے لیے امام کا بددعا کرنا	۲۰۷
۲۷۱	عورتوں کا کسی کو امان دینا	۲۰۸
۲۷۲	ایک مسلمان کسی کافر کو پناہ دے تو سب تسلیم کریں	۲۰۹
۲۷۳	دورانِ جنگ کافروں کا مسلمان ہونا	〃
۲۷۴	مشرکوں سے مال لے کر صلح کر لینا	〃
۲۷۵	ایفائے عہد کی فضیلت	۲۱۰
۲۷۶	ذمی اگر جادو کر دے تو اس کا حکم	〃
۲۷۷	بے وفائی سے بچنا	۲۱۱
۲۷۸	معاہدہ منسوخ کرنا	〃
۲۷۹	عہد کے توڑ دینا گناہ ہے	۲۱۲
۲۸۰	اہل حرب سے معاہدہ اور سلوک	۲۱۳
۲۸۱	معینہ مدت کے لیے صلح کرنا	۲۱۴
۲۸۲	غیر معینہ مدت کے لیے صلح کرنا	۲۱۵
۲۸۳	مشرکین کی لاشیں کنوئیں میں ڈالنا اور قیمت نہ لینا	〃
۲۸۴	عہد شکنی گناہ ہے خواہ نیک سے کی جائے یا بد سے	〃
	پارہ — ۱۳	۲۱۷
	کتاب بدء الخلق	۲۱۷
۲۸۵	آیت یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ کا مفہوم	۲۱۷
۲۸۶	سات زمینوں کے بارے میں روایات	۲۱۹
۲۸۷	آیت اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ کی کیفیت	۲۲۰
۲۸۸	ستاروں کا ذکر	۲۲۰
۲۸۹	آیت ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ کا مفہوم	۲۲۲
۲۹۰	فرشتوں کا ذکر	〃

باب	مضمون	صفحہ
۲۹۱	مسلمان کی آمین پر فرشتے آمین کہتے ہیں	۲۲۱
۲۹۲	جنت کی صفات اور وہ پیدا ہو چکی ہے	۲۲۵
۲۹۳	جنت کے دروازوں کا بیان	۲۳۰
۲۹۴	دوزخ کی صفات اور وہ پیدا ہو چکی ہے	۲۳۱
۲۹۵	ابلیس اور اس کے ساتھیوں کا ذکر	۲۳۲
۲۹۶	جنات اور ان کے ثواب و عذاب کا ذکر	۲۵۲
۲۹۷	آیت وبث فیها من کل دابۃ کا مفہوم	۲۵۳
۲۹۸	مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہیں جنہیں لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرے	〃
۲۹۹	پانچ جانور فاسق ہیں وہ حرم میں بھی مار دیئے جائیں	۲۵۶
۳۰۰	مکھی کھانے پینے کی چیز میں گر جائے تو غوطہ دے لو	۲۵۸
	کتاب الانبیاء	۲۵۹
۳۰۱	حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر	〃
۳۰۲	آیت واذ قال ربک للملائکۃ کا بیان	〃
۳۰۳	روحوں کے جتھے ہیں	۲۶۲
۳۰۴	آیت ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ کا بیان	〃
۳۰۵	آیت انا ارسلنا نوحا الی قومہ کا بیان	〃
۳۰۶	آیت وان الیاس لمن المرسلین کا ذکر	۲۶۴
۳۰۷	حضرت ادریس علیہ السلام کا ذکر	۲۶۸
۳۰۸	آیت والی عاد اخاھم ھودا کا بیان	۲۷۰
۳۰۹	آیت فاما عاد فاھلکوا بریح صرصر عاتیۃ کا بیان	〃
۳۱۰	یاجوج ماجوج کا ذکر	۲۷۲
۳۱۱	ویسئلونک عن ذی القرنین آیت کا مفہوم	۲۷۳
۳۱۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر	۲۷۴
۳۱۳	تیز چلنے کا بیان	۲۷۹
۳۱۴	ابراہیم علیہ السلام کے متعلق روایتوں کا مفہوم	۲۸۸
۳۱۵	آیت واذکر فی الکتاب اسماعیل کا ذکر	〃
۳۱۶	حضرت اسحاق علیہ السلام کا ذکر	〃
۳۱۷	حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر	۲۸۹
۳۱۸	حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر	〃
۳۱۹	حضرت لوط علیہ السلام کے پاس فرشتوں کا آنا	〃
۳۲۰	حضرت صالح علیہ السلام کا ذکر	۲۹۰
۳۲۱	آیت اذ حضر یعقوب الموت کا ذکر	۲۹۱
۳۲۲	حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر	۲۹۲
۳۲۳	حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر	۲۹۴
۳۲۴	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر	۲۹۵
۳۲۵	فرعون کے ساتھیوں میں ایک مومن بھی تھا	۲۹۶
۳۲۶	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا توریت لینے جانا اور حضرت ہارون علیہ السلام کو نائب بنانا۔	〃
۳۲۷	حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا	۲۹۷
۳۲۸	توریت لینے اور دیدار الٰہی کی تمنا کرنا	۲۹۸
۳۲۹	طوفان اور قمل کی تشریح	۲۹۹
	حضرت خضر اور حضرت موسیٰ کی ملاقات کا ذکر	۲۹۹
۳۳۰	بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ کا مزید ذکر	۳۰۳
۳۳۱	چند قرآنی لفظوں کی تشریح	۳۰۵
۳۳۲	آیت ان تذبحوا بقرۃ کا ذکر	〃
۳۳۳	موسیٰ علیہ السلام کی وفات اور بعد کے حالات	〃
۳۳۴	فرعون کی مومنہ بیوی کا ذکر	۳۰۷
۳۳۵	قارون کا ذکر اور دیگر باتیں	〃
۳۳۶	حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر	۳۰۸
۳۳۷	بنی اسرائیل کا ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑنا	۳۰۹

باب	مضمون	صفحہ
۳۳۸	حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر	۳۱۰
۳۳۹	نمازِ داؤدی بہترین نماز ہے	۳۱۱
۳۴۰	حضرت داؤد علیہ السلام سے فرشتوں کا فیصلہ کروانا	۳۱۲
۳۴۱	حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر	۳۱۳
۳۴۲	حضرت لقمان علیہ السلام کا ذکر	۳۱۵
۳۴۳	مثلاً اصحاب القریۃ سے کون مراد ہیں	۳۱۶
۳۴۴	حضرت زکریا علیہ السلام کا ذکر	〃
۳۴۵	حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر	〃
۳۴۶	حضرت مریم علیہا السلام کی بارگاہِ خداوندی میں تربیت	۳۱۷
۳۴۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت	۳۱۸
۳۴۸	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور دیگر حالات	۳۱۹
۳۴۹	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا	۳۲۳
۳۵۰	بنی اسرائیل کے بعض واقعات	〃
۳۵۱	بنی اسرائیل کے تین اشخاص کا بیان	۳۲۶
	پارہ — ۱۴	۳۳۰
۳۵۲	نادانوں کا بیان	۳۳۰
۳۵۳	بعض متفرق حالات و واقعات	۳۳۱
	کتاب المناقب	۳۳۹
۳۵۴	انسان کی بزرگی تقویٰ سے ہے	〃
۳۵۵	قرابت اور بعض اچھی بری چیزوں کا بیان	۳۴۰
۳۵۶	قریش کی خوبیاں	۳۴۱
۳۵۷	قرآن کریم کا نزول قریش کی زبان میں ہوا ہے	۳۴۳
۳۵۸	حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا یمن والوں سے تعلق	〃
۳۵۹	نسب بدلنا سخت گناہ ہے	۳۴۴

باب	مضمون	صفحہ
۳۶۰	قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کا ذکر	۳۴۵
۳۶۱	کسی قوم کا بھانجا اور آزاد کردہ غلام اُنہی میں سے ہے	۳۴۶
۳۶۲	زمزم کا قصہ	〃
۳۶۳	قبیلہ قحطان کا ذکر	۳۴۸
۳۶۴	زمانۂ جاہلیت جیسی باتیں کرنا بُرا ہے	۳۴۹
۳۶۵	قبیلہ خزاعہ کا ذکر	〃
۳۶۶	اہلِ عرب کی جہالت کا ذکر	۳۵۰
۳۶۷	اپنے مسلمان یا کافر آباؤ اجداد کی جانب نسبت کرنا	〃
۳۶۸	حبشیوں کا ذکر	۳۵۱
۳۶۹	اپنے نفس کو مطعون ہونے سے بچانا	〃
۳۷۰	رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام	۳۵۲
۳۷۱	رسولِ خدا کا آخری نبی ہونا	〃
۳۷۲	رسولِ خدا تریسٹھ سال دنیا میں رہے	۳۵۴
۳۷۳	رسولِ خدا کی کنیت	۳۵۵
۳۷۴	رسولِ خدا کی دعا کا اثر	〃
۳۷۵	مہرِ نبوت کا ذکر	〃
۳۷۶	رسولِ خدا کے اوصافِ عالیہ کا ذکر	〃
۳۷۷	رسولِ خدا کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا	۳۶۱
۳۷۸	اسلام میں نبوت کی نشانیاں	۳۶۲
۳۷۹	آیت یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم کا مفہوم	۳۸۸
۳۸۰	معجزۂ شق القمر	۳۸۹
۳۸۱	دیگر معجزاتِ رسولِ عربی	〃
۳۸۲	صحابۂ کرام کے فضائل	۳۹۲
۳۸۳	مہاجرین کے فضائل و مناقب	۳۹۳
۳۸۴	حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۳۹۵
۳۸۵	صدیق اکبر کی تمام صحابہ پر فضیلت	〃

باب	مضمون	صفحہ
۲۸۶	اگر رسول خدا کسی کو خلیل بناتے تو ابوبکر کو بناتے	۳۹۶
۲۸۷	حضرت ابوبکر کے دیگر فضائل	〃
۲۸۸	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۴۰۵
۲۸۹	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۴۱۱
۲۹۰	حضرت عثمان کی خلافت پر صحابہ کا اتفاق	۴۱۳
۲۹۱	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۱۹
۲۹۲	حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب	۴۲۲
۲۹۳	حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ	۴۲۲
۲۹۴	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا	۴۲۲
۲۹۵	حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	۴۲۴
۲۹۶	حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ	۴۲۵
۲۹۷	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا ذکر	۴۲۶
۲۹۸	رسول خدا کے نسبتی فرزندوں کا ذکر	۴۲۷
۲۹۹	حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	〃
۳۰۰	حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	۴۲۸
۳۰۱	رسول خدا کے دو چہیتے پیاروں کا ذکر	〃
۳۰۲	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب	۴۲۹
۳۰۳	حضرت عمار بن یاسر و حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ	۴۳۰
۳۰۴	حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ	۴۳۱
۳۰۵	حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ	۴۳۲
۳۰۶	امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما	〃
۳۰۷	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مناقب	۴۳۳
۳۰۸	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے مناقب	〃
۳۰۹	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب	〃
۳۱۰	حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۳۵
۳۱۱	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	〃

باب	مضمون	صفحہ
۴۱۲	حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر	۴۳۶
۴۱۳	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب	۴۳۷
۴۱۴	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	〃
	پارہ — ۱۵	۴۴۰
۴۱۵	انصار کے مناقب	〃
۴۱۶	انصار کے بارے میں ارشاد رسول عربی	۴۴۱
۴۱۷	مہاجرین و انصار کے مواخات	〃
۴۱۸	انصار کی محبت	۴۴۲
۴۱۹	فرمان رسالت کہ مجھے انصار سب سے پیارے ہیں	۴۴۳
۴۲۰	انصار کی پیروی کا بیان	〃
۴۲۱	انصار کے گھرانوں کی فضیلت	۴۴۴
۴۲۲	رسول عربی کی انصار کو تلقین	۴۴۵
۴۲۳	انصار و مہاجرین کے لیے رسول خدا کی دعا	〃
۴۲۴	آیت وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ کا بیان	۴۴۶
۴۲۵	انصار کی نیکیاں قبول کرو خطاؤں سے درگزر کرو	۴۴۷
۴۲۶	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب	۴۴۸
۴۲۷	اُسید بن حُضیر و عباد بن بشر رضی اللہ عنہ	۴۴۹
۴۲۸	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے مناقب	〃
۴۲۹	حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	〃
۴۳۰	حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب	۴۵۰
۴۳۱	حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب	〃
۴۳۲	حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	〃
۴۳۳	حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب	۴۵۱
۴۳۴	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۴۵۲
۴۳۵	حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ	۴۵۵

باب	مضمون	صفحہ
۴۳۶	حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ	۴۵۵
۴۳۷	حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا	۴۵۶
۴۳۸	زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ	″
۴۳۹	تعمیر کعبہ	۴۵۸
۴۴۰	ایام جاہلیت کا ذکر	″
۴۴۱	عہد جاہلیت کے مزید حالات	۴۶۲
۴۴۲	رسول خدا کی بعثت کا بیان	۴۶۴
۴۴۳	مشرکین مکہ نے رسول خدا اور آپ کے ساتھیوں سے جو سلوک کیا۔	۴۶۵
۴۴۴	حضرت صدیق اکبر کا اسلام قبول کرنا	۴۶۷
۴۴۵	حضرت سعد بن ابی وقاص کا مسلمان ہونا	″
۴۴۶	جنات کا ذکر اور ان کا قرآن مجید سننا	″
۴۴۷	حضرت ابوذر کا اسلام لانا	۴۶۸
۴۴۸	حضرت سعید بن زید کا قبول اسلام	۴۶۹
۴۴۹	حضرت عمر بن خطاب کے مسلمان ہونے کا واقعہ	۴۷۰
۴۵۰	شق القمر کا معجزہ	۴۷۲
۴۵۱	حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا بیان	″
۴۵۲	نجاشی کی وفات	۴۷۵
۴۵۳	مشرکین کا رسول خدا کے خلاف قسمیں کھانا	۴۷۹
۴۵۴	ابوطالب کا ذکر	″
۴۵۵	سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ کا بیان	۴۸۱
۴۵۶	معراج شریف	″
۴۵۷	انصار کے وفود اور بیعت عقبہ	۴۸۵
۴۵۸	حضرت عائشہ سے رسول خدا کا نکاح کرنا	۴۸۷
۴۵۹	رسول خدا اور آپ کے اصحاب کا مدینے کو ہجرت کرنا۔	۴۸۸

باب	مضمون	صفحہ
۴۶۰	رسول خدا کی مدینہ منورہ میں جلوہ گری	۵۰۵
۴۶۱	فریضۂ حج کے بعد مہاجر کا مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا	۵۱۰
۴۶۲	اسلامی سن کا آغاز ہجرت سے شمار کیا گیا	″
۴۶۳	شمع رسالت کی اپنے پروانوں کے لیے دعا	۵۱۱
۴۶۴	رسول خدا نے اپنے اصحاب میں کس طرح اخوت قائم کی۔	۵۱۲
۴۶۵	مدینے کے یہودیوں کو دعوت اسلام	″
۴۶۶	رسول خدا کی خدمت میں مدینے کے یہودیوں کا آنا	۵۱۳
۴۶۷	حضرت سلمان فارسی کا مسلمان ہونا	۵۱۶
	پارہ ـــ ۱۶	۵۱۷
	کتاب المغازی	۵۱۷
۴۶۸	ابواء، بواط اور عشیرہ کے غزوے	″
۴۶۹	مقتولین بدر کا ذکر	″
۴۷۰	غزوۂ بدر کا بیان	۵۱۸
۴۷۱	اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ کا بیان	۵۱۹
۴۷۲	بدر میں اور حضور بدر کی باتیں	۵۲۱
۴۷۳	اصحاب بدر کی تعداد	″
۴۷۴	رسول خدا کا سرداران قریش کی ہلاکت کے لیے دعا کرنا۔	۵۲۲
۴۷۵	ابوجہل کا قتل ہونا	″
۴۷۶	اصحاب بدر کی فضیلت	۵۲۷
۴۷۷	جنگ کے بارے میں بعض ضروری باتیں	۵۲۹
۴۷۸	غزوہ بدر میں فرشتوں کا آنا	۵۳۳
۴۷۹	غزوۂ بدر سے متعلق باتیں	″

باب	مضمون	صفحہ
۴۸۰	اصحاب بدر کے اسمائے گرامی	۵۲۲
۴۸۱	بنی نضیر کا بیان	۵۲۵
۴۸۲	کعب بن اشرف کا قتل	۵۲۹
۴۸۳	ابو رافع عبد اللہ بن ابی الحقیق کا قتل	۵۵۱
۴۸۴	غزوۂ احد کا بیان	۵۵۲
۴۸۵	آیت اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ کا بیان	۵۵۹
۴۸۶	آیت اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ کا بیان	۵۶۳
۴۸۷	آیت اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ کا بیان	۵۶۸
۴۸۸	آیت ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ کا بیان	۵۶۵
۴۸۹	آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ کا بیان	〃
۴۹۰	ام سلیط کا ذکر	〃
۴۹۱	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت	۵۷۰
۴۹۲	رسول خدا کا غزوۂ احد میں زخمی ہونا	〃
۴۹۳	آیت اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کا بیان	۵۶۹
۴۹۴	شہیدان احد کا بیان	〃
۴۹۵	فرمان رسالت کہ احد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے	۵۷۲
۴۹۶	غزوۂ رجیع، رعل، ذکوان، بئر معونہ وغیرہ کے واقعات	۵۷۳
۴۹۷	غزوۂ خندق کا بیان	۵۷۹
۴۹۸	غزوۂ خندق سے واپسی اور بنی قریظہ کا محاصرہ	۵۸۸
۴۹۹	غزوۂ ذات الرقاع کا بیان	۵۹۱
۵۰۰	غزوۂ بنی مصطلق کا بیان	۵۹۵
۵۰۱	غزوۂ انمار کا بیان	۵۹۹
۵۰۲	حضرت صدیقہ پر تہمت لگائی گئی	〃
۵۰۳	غزوۂ حدیبیہ اور بیعت رضوان	۶۰۶
۵۰۴	عکل اور عرینہ قبائل کا ذکر	۶۲۲

باب	مضمون	صفحہ
	پارہ ــــ ۱۷	۶۳۵
۵۰۵	غزوات ذات القرد کا بیان	〃
۵۰۶	غزوۂ خیبر کا بیان	〃
۵۰۷	رسول خدا کا اہل خیبر پر عامل مقرر کرنا	۶۴۳
۵۰۸	رسول خدا کا اہل خیبر سے معاملہ	〃
۵۰۹	رسول خدا کو خیبر میں زہر آلود گوشت کھلایا گیا	〃
۵۱۰	غزوۂ زید بن حارثہ کا بیان	۶۴۴
۵۱۱	عمرۃ القضاء کا ذکر	〃
۵۱۲	غزوۂ موتہ کا بیان	۶۴۷
۵۱۳	قوم حرقات کی سرکوبی کے لیے اسامہ بن زید کا تقرر	۶۴۹
۵۱۴	فتح مکہ کا بیان	۶۵۰
۵۱۵	فتح مکہ اور رمضان المبارک	۶۵۱
۵۱۶	فتح مکہ کے وقت رسول خدا نے جھنڈا کہاں نصب فرمایا۔	۶۵۳
۵۱۷	رسول خدا کا مکہ مکرمہ میں داخلہ	۶۵۶
۵۱۸	فتح کے روز رسول خدا کی جائے قیام	۶۵۷
۵۱۹	فتح مکہ رسول خدا کی وفات کا پیغام تھا	〃
۵۲۰	فتح مکہ کے بعد رسول خدا کی سکونت گاہ	۶۵۹
۵۲۱	فتح مکہ کے اثرات	〃
۵۲۲	غزوۂ حنین کا بیان	۶۶۴
۵۲۳	غزوۂ اوطاس کا بیان	۶۶۸
۵۲۴	غزوۂ طائف کا بیان	۶۶۹
۵۲۵	نجد کی جانب سریہ بھیجنا	۶۷۵
۵۲۶	بنی جذیمہ کی جانب خالد بن ولید کو بھیجنا	〃
۵۲۷	عبد اللہ بن حذافہ کا سریہ۔	۶۷۶

باب	مضمون	صفحہ
۵۲۸	حضرت ابوموسیٰ اور حضرت معاذ کو یمن بھیجنا	۶۷۹
۵۲۹	حضرت علی اور حضرت خالد کو یمن بھیجنا	۶۸۰
۵۳۰	غزوۂ ذوالخلصہ کا بیان	۶۸۲
۵۳۱	غزوۂ ذات السلاسل کا بیان	۶۸۳
۵۳۲	حضرت جریر کا یمن کی طرف جانا	"
۵۳۳	غزوۂ سیف البحر کا بیان	۶۸۵
۵۳۴	نو ہجری میں حضرت ابوبکر کا لوگوں کو حج کروانا	۶۸۶
۵۳۵	بنی تمیم کے وفد کا بیان	"
۵۳۶	بنو عنبر پر شب خون مارنے کا بیان	"
۵۳۷	عبدالقیس کے وفد کا بیان	۶۸۸
۵۳۸	بنی حنیفہ کے وفد اور ثمامہ بن اثال کا بیان	۶۹۰
۵۳۹	اسود عنسی کا بیان	۶۹۳
۵۴۰	اہل نجران کا بیان	۶۹۴
۵۴۱	عمان اور بحرین کا ذکر	۶۹۵
۵۴۲	اشعریوں اور اہل یمن کا حاضر ہونا	"
۵۴۳	قبیلہ دوس اور طفیل بن عمرو دوسی کا بیان	۶۹۸
۵۴۴	قبیلہ طے کے وفد اور عدی بن حاتم کا ذکر	۶۹۹
	پارہ — ۱۸	۷۰۰
۵۴۵	حجۃ الوداع	۷۰۰
۵۴۶	غزوۂ تبوک	۷۰۷
۵۴۷	حضرت کعب بن مالک کا واقعہ	۷۰۹
۵۴۸	رسول خدا کا مقام حجر میں قیام فرمانا	۷۱۷
۵۴۹	رسول خدا کے قیصر و کسریٰ کے نام گرامی نامے	۷۱۸
۵۵۰	رسول خدا کی بیماری اور وصال	۷۱۹
۵۵۱	رسول خدا کا آخری کلام	۷۲۰
۵۵۲	رسول خدا کا وصال	۷۲۲
۵۵۳	وصال کے وقت رسول خدا کی چادر رہن رکھی ہوئی تھی۔	"
۵۵۴	رسول خدا نے آخری مرض میں اسامہ بن زید کو امیر لشکر بنایا۔	۷۲۳
۵۵۵	وصال کے بعد کا واقعہ	"
۵۵۶	رسول خدا کے غزوات کی تعداد	۷۲۴
	کِتَابُ التَّفْسِیر	"
۵۵۷	سورۂ فاتحہ کی تفسیر	"
۵۵۸	غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کا ذکر	۷۲۴
	سورۂ البقرہ	۷۲۵
۵۵۹	وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا کی تفسیر	"
۵۶۰	سورۂ البقرہ کے بعض الفاظ کا مفہوم	۷۲۶
۵۶۱	فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا کی تفسیر	"
۵۶۲	وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ کی تفسیر	۷۲۷
۵۶۳	وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ کی تفسیر	"
۵۶۴	لفظ جبریل کا مفہوم	"
۵۶۵	مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا ۔ کی تفسیر	۷۲۸
۵۶۶	قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۔ کی تفسیر	۷۲۹
۵۶۷	وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى کی تفسیر	"
۵۶۸	إِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ کی تفسیر	۷۳۰
۵۶۹	قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا کی تفسیر	"
۵۷۰	سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ کی تفسیر	۷۳۱
۵۷۱	وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا کی تفسیر	"

باب	مضمون	صفحہ
۵۷۲	وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا کی تفسیر	۷۴۲
۵۷۳	قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ کی تفسیر	"
۵۷۴	وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ کی تفسیر	۷۴۳
۵۷۵	يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ کی تفسیر	"
۵۷۶	وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا کی تفسیر	"
۵۷۷	فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کی تفسیر	۷۴۴
۵۷۸	وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ کی تفسیر	"
۵۷۹	إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ کی تفسیر	"
۵۸۰	مِنْ دُونِ اللهِ أَنْدَادًا کی تفسیر	۷۴۶
۵۸۱	كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى کی تفسیر	"
۵۸۲	كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا کی تفسیر	۷۴۷
۵۸۳	فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ کی تفسیر	۷۴۸
۵۸۴	فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ کی تفسیر	۷۴۹
۵۸۵	أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ کی تفسیر	۷۵۰
۵۸۶	وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ کی تفسیر	"
۵۸۷	لَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ کی تفسیر	۷۵۱
۵۸۸	وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ کی تفسیر	"
۵۸۹	وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا تُلْقُوا کی تفسیر	۷۵۲
۵۹۰	أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ کی تفسیر	"
۵۹۱	فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ کی تفسیر	"
۵۹۲	لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا کی تفسیر	۷۵۴
۵۹۳	ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ کی تفسیر	"
۵۹۴	رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی کی تفسیر	۷۵۵
۵۹۵	وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ کی تفسیر	"
۵۹۶	أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کی تفسیر	"
۵۹۷	نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ کی تفسیر	۷۵۶
۵۹۸	وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ کی تفسیر	۷۵۷
۵۹۹	وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ کی تفسیر	"
۶۰۰	حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى کی تفسیر	۷۵۹
۶۰۱	وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ. کی تفسیر	"
۶۰۲	فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا کی تفسیر	۷۶۰
۶۰۳	وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ. کی تفسیر	۷۶۱
۶۰۴	رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَى. کی تفسیر	"
۶۰۵	أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ کی تفسیر	۷۶۲
۶۰۶	لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا. کی تفسیر	"
۶۰۷	وَأَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا کی تفسیر	۷۶۳
۶۰۸	يَمْحَقُ اللهُ الرِّبَا. کی تفسیر	"
۶۰۹	فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ کی تفسیر	"
۶۱۰	إِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ. کی تفسیر	"
۶۱۱	وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ کی تفسیر	۷۶۴
۶۱۲	وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ کی تفسیر	"
۶۱۳	آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ کی تفسیر	"
	سورۂ آلِ عمران	۷۶۵
۶۱۴	مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ کی تفسیر	"
۶۱۵	إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا کی تفسیر	۷۶۶
۶۱۶	إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ کی تفسیر	"
۶۱۷	يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ کی تفسیر	۷۶۸
۶۱۸	لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا. کی تفسیر	۷۷۱
۶۱۹	قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا کی تفسیر	۷۷۲
۶۲۰	كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ. کی تفسیر	۷۷۳
۶۲۱	إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ کی تفسیر	"

باب	مضمون	صفحہ
۶۲۲	لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ کی تفسیر	۴۷۳
۶۲۳	وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ کی تفسیر	۴۷۴
۶۲۴	أَمَنَةً نُّعَاسًا کی تفسیر	〃
۶۲۵	الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ کی تفسیر	〃
۶۲۶	إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ کی تفسیر	〃
۶۲۷	وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ کی تفسیر	۴۷۵
۶۲۸	وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ کی تفسیر	〃
۶۲۹	لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا کی تفسیر	۴۷۶
۶۳۰	إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کی تفسیر	۴۷۸
۶۳۱	يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ کی تفسیر	۴۷۹
۶۳۲	رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ ۔ کی تفسیر	〃
۶۳۳	رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي کی تفسیر	۴۸۰
	سورۃ النساء	۴۸۱
۶۳۴	وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ کی تفسیر	〃
۶۳۵	مَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ کی تفسیر	۴۸۲
۶۳۶	وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ کی تفسیر	۴۸۳
۶۳۷	يُوصِيكُمُ اللَّهُ ۔ کی تفسیر	〃
۶۳۸	وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ کی تفسیر	〃
۶۳۹	لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ کی تفسیر	۴۸۴
۶۴۰	وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ ۔ کی تفسیر	〃
۶۴۱	إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۔ کی تفسیر	۴۸۵
۶۴۲	فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ کی تفسیر	〃
۶۴۳	وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ کی تفسیر	۴۸۷
۶۴۴	أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۔ کی تفسیر	〃
۶۴۵	فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ کی تفسیر	〃
۶۴۶	مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ کی تفسیر	۴۸۸
۶۴۷	وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ کی تفسیر	〃
۶۴۸	فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ کی تفسیر	۴۸۹
۶۴۹	وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ کی تفسیر	〃
۶۵۰	وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ۔ کی تفسیر	〃
۶۵۱	وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ ۔ کی تفسیر	۴۹۰
۶۵۲	لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ ۔ کی تفسیر	〃
۶۵۳	إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ۔ کی تفسیر	۴۹۲
۶۵۴	إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ ۔ کی تفسیر	۴۹۳
۶۵۵	عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۔ کی تفسیر	〃
۶۵۶	إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ ۔ کی تفسیر	〃
۶۵۷	وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ کی تفسیر	۴۹۳
۶۵۸	وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ ۔ کی تفسیر	۴۹۴
۶۵۹	إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ کی تفسیر	۴۹۴
۶۶۰	إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا کی تفسیر	۴۹۵
۶۶۱	قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ کی تفسیر	〃
	سورۃ المائدہ	〃
۶۶۲	الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ ۔ کی تفسیر	۴۹۶
۶۶۳	فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا کی تفسیر	۴۹۶
۶۶۴	فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا کی تفسیر	۴۹۸
۶۶۵	إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ کی تفسیر	۴۹۸
۶۶۶	وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ کی تفسیر	۴۹۹
۶۶۷	يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ کی تفسیر	۵۰۰
۶۶۸	لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ کی تفسیر	〃
۶۶۹	لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ کی تفسیر	۵۰۰

باب	مضمون	صفحہ
۶۷۰	إنما الخمر والميسر والأنصاب کی تفسیر	۸۰۱
۶۷۱	ليس على الذين آمنوا وعملوا کی تفسیر	۸۰۲
۶۷۲	لا تسألوا عن أشياء إن تبد لكم کی تفسیر	۸۰۳
۶۷۳	ما جعل الله من بحيرة ولا سائبة کی تفسیر	۸۰۳
۶۷۴	وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم کی تفسیر	۸۰۴
۶۷۵	إن تعذبهم فإنهم عبادك کی تفسیر	۸۰۵
	سورۃ الانعام	۸۰۶
۶۷۶	وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها کی تفسیر	۸۰۷
۶۷۷	قل هو القادر على أن يبعث کی تفسیر	۸۰۷
۶۷۸	ولم يلبسوا إيمانهم بظلم کی تفسیر	۸۰۸
۶۷۹	وكلا فضلنا على العالمين کی تفسیر	〃
۶۸۰	فبهداهم اقتده کی تفسیر	۸۰۸
۶۸۱	وعلى الذين هادوا حرمنا کی تفسیر	۸۰۹
۶۸۲	ولا تقربوا الفواحش ما ظهر کی تفسیر	۸۰۹
۶۸۳	هلم شهداءكم کی تفسیر	۸۱۰
	سورۃ الاعراف	۸۱۱
۶۸۴	قل إنما حرم ربي الفواحش کی تفسیر	۸۱۲
۶۸۵	ولما جاء موسى لميقاتنا کی تفسیر	۸۱۲
۶۸۶	المن والسلوى کی تفسیر	۸۱۳
۶۸۷	إني رسول الله إليكم جميعا کی تفسیر	۸۱۳
۶۸۸	وقولوا حطة کی تفسیر	۸۱۴
۶۸۹	خذ العفو وأمر بالعرف کی تفسیر	۸۱۴
	سورۃ الانفال	۸۱۶
۶۹۰	يسألونك عن الأنفال کی تفسیر	〃
۶۹۱	إن شر الدواب عند الله کی تفسیر	〃
۶۹۲	استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم کی تفسیر	۸۱۶
۶۹۳	إن كان هذا هو الحق من عندك کی تفسیر	۸۱۷
۶۹۴	وما كان الله ليعذبهم وأنت فيهم کی تفسیر	۸۱۸
۶۹۵	وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة کی تفسیر	۸۱۸
۶۹۶	حرض المؤمنين على القتال کی تفسیر	۸۱۹
۶۹۷	الآن خفف الله عنكم کی تفسیر	۸۲۰
	پارہ ۱۹	۸۲۱
	سورۃ براءۃ (التوبہ)	۸۲۱
۶۹۸	براءة من الله ورسوله کی تفسیر	۸۲۲
۶۹۹	فسيحوا في الأرض أربعة أشهر کی تفسیر	۸۲۲
۷۰۰	وأذان من الله ورسوله کی تفسیر	۸۲۳
۷۰۱	إلا الذين عاهدتم من المشركين کی تفسیر	۸۲۳
۷۰۲	فقاتلوا أئمة الكفر إنهم لا أيمان لهم کی تفسیر	۸۲۴
۷۰۳	والذين يكنزون الذهب والفضة کی تفسیر	۸۲۴
۷۰۴	يوم يحمى عليها في نار جهنم کی تفسیر	۸۲۵
۷۰۵	إن عدة الشهور عند الله کی تفسیر	〃
۷۰۶	ثاني اثنين إذ هما في الغار کی تفسیر	۸۲۵
۷۰۷	والمؤلفة قلوبهم کی تفسیر	۸۲۶
۷۰۸	الذين يلمزون المطوعين کی تفسیر	۸۲۸
۷۰۹	استغفر لهم أو لا تستغفر لهم کی تفسیر	۸۲۹
۷۱۰	ولا تصل على أحد منهم مات أبدا کی تفسیر	۸۳۰
۷۱۱	سيحلفون بالله لكم کی تفسیر	۸۳۰
۷۱۲	وآخرون اعترفوا بذنوبهم کی تفسیر	۸۳۱
۷۱۳	أن يستغفروا للمشركين کی تفسیر	۸۳۱

باب	مضمون	صفحہ
۷۱۴	لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ کی تفسیر	۸۳۲
۷۱۵	وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۔ کی تفسیر	۸۳۲
۷۱۶	وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کی تفسیر	۸۳۳
۷۱۷	لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ کی تفسیر	۸۳۵
	سورۂ یونس	۸۳۷
۷۱۸	وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ کی تفسیر	"
۷۱۹	وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ کی تفسیر	۸۳۷
	سورۂ ہود	۸۳۸
۷۲۰	اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ کی تفسیر	۸۳۸
۷۲۱	وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ ۔ کی تفسیر	۸۳۹
۷۲۲	وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ ۔ کی تفسیر	۸۴۰
۷۲۳	اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۔ کی تفسیر	۸۴۱
۷۲۴	وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ ۔ کی تفسیر	۸۴۲
	سورۂ یوسف	"
۷۲۵	وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ ۔ کی تفسیر	۸۴۲
۷۲۶	لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ کی تفسیر	"
۷۲۷	بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا کی تفسیر	۸۴۴
۷۲۸	وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا ۔ کی تفسیر	۸۴۵
۷۲۹	فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ کی تفسیر	۸۴۶
۷۳۰	حَتّٰىٓ اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ کی تفسیر	۸۴۶
	سورۂ الرعد	۸۴۷
۷۳۱	اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى کی تفسیر	۸۴۸

باب	مضمون	صفحہ
	سورۂ ابراہیم	۸۴۹
۷۳۲	كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ ۔ کی تفسیر	۸۴۹
۷۳۳	يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ کی تفسیر	۸۵۰
۷۳۴	اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ کی تفسیر	۸۵۰
	سورۂ الحجر	۸۵۰
۷۳۵	اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ کی تفسیر	۸۵۱
۷۳۶	وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ کی تفسیر	۸۵۲
۷۳۷	وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ کی تفسیر	۸۵۳
۷۳۸	اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ کی تفسیر	۸۵۳
۷۳۹	وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۔ کی تفسیر	۸۵۴
	سورۂ النحل	۸۵۴
۷۴۰	وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ کی تفسیر	۸۵۵
	سورۂ بنی اسرائیل	۸۵۵
۷۴۱	معراج شریف کے بعض واقعات	۸۵۶
۷۴۲	وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً ۔ کی تفسیر	۸۵۷
۷۴۳	ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّهٗ كَانَ کی تفسیر	۸۵۸
۷۴۴	وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۔ کی تفسیر	۸۶۰
۷۴۵	قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ کی تفسیر	۸۶۰
۷۴۶	اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى کی تفسیر	۸۶۱
۷۴۷	وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ ۔ کی تفسیر	"
۷۴۸	اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا کی تفسیر	"
۷۴۹	عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کی تفسیر	۸۶۱

باب	مضمون	صفحہ
۷۵۰	قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۔ کی تفسیر	۸۶۲
۷۵۱	وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۔ کی تفسیر	۸۶۳
۷۵۲	وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا کی تفسیر	۸۶۳
	سورۃ الکہف	۸۶۴
۷۵۳	وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا کی تفسیر	۸۶۵
۷۵۴	وَإِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ کی تفسیر	۸۶۵
۷۵۵	فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا کی تفسیر	۸۶۸
۷۵۶	آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا کی تفسیر	۸۷۱
۷۵۷	قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِيْنَ أَعْمَالًا کی تفسیر	۸۷۲
۷۵۸	أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ کی تفسیر	〃
	سورۃ مریم	۸۷۴
۷۵۹	وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ کی تفسیر	۸۷۵
۷۶۰	وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ کی تفسیر	〃
۷۶۱	أَفَرَأَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِآيَاتِنَا کی تفسیر	۸۷۶
۷۶۲	أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ کی تفسیر	〃
۷۶۳	كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهُ ۔ کی تفسیر	۸۷۷
۷۶۴	وَنَرِثُهُ مَا يَقُوْلُ وَيَأْتِيْنَا فَرْدًا کی تفسیر	〃
	سورۃ طٰہٰ	۸۷۸
۷۶۵	وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ کی تفسیر	۸۷۹
۷۶۶	وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلٰى مُوْسٰى أَنْ أَسْرِ کی تفسیر	〃
۷۶۷	فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى کی تفسیر	〃
	سورۃ الانبیاء	۸۸۰
۷۶۸	كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ ۔ کی تفسیر	۸۸۱
	سورۃ الحج	〃
۷۶۹	وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى کی تفسیر	۸۸۲
۷۷۰	وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ کی تفسیر	〃
۷۷۱	هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۔ کی تفسیر	۸۸۳
	سورۃ المؤمنون	۸۸۴
	سورۃ النور	〃
۷۷۲	وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ کی تفسیر	۸۸۵
۷۷۳	وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۔ کی تفسیر	۸۸۶
۷۷۴	وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ کی تفسیر	۸۸۷
۷۷۵	وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا کی تفسیر	۸۸۸
۷۷۶	إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ کی تفسیر	〃
۷۷۷	وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَا يَكُوْنُ لَنَا کی تفسیر	〃
۷۷۸	لَمَسَّكُمْ فِيْمَا أَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ کی تفسیر	۸۹۵
۷۷۹	إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ ۔ کی تفسیر	〃
۷۸۰	وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَا يَكُوْنُ لَنَا کی تفسیر	۸۹۶
۷۸۱	يَعِظُكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهِ أَبَدًا کی تفسیر	〃
۷۸۲	وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيَاتِ کی تفسیر	۸۹۷
۷۸۳	إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ کی تفسیر	〃
۷۸۴	وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ کی تفسیر	〃
۷۸۵	وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۔ کی تفسیر	۹۰۱
	سورۃ الفرقان	۹۰۲

باب	مضمون	صفحہ
۷۸۶	اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ کی تفسیر	۹۰۲
۷۸۷	وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ کی تفسیر	۹۰۳
۷۸۸	یُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کی تفسیر	۹۰۴
۷۸۹	اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا کی تفسیر	〃
۷۹۰	فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا کی تفسیر	۹۰۵
	سورۃ الشعراء	〃
۷۹۱	وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ کی تفسیر	〃
۷۹۲	وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ کی تفسیر	۹۰۶
	سورۃ النمل	
	سورۃ القصص	۹۰۷
۷۹۳	اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ کی تفسیر	۹۰۸
۷۹۴	اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ کی تفسیر	۹۰۹
	سورۃ عنکبوت	〃
	سورۃ روم	〃
۷۹۵	لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ کی تفسیر	۹۱۱
	سورۃ لقمان	〃
۷۹۶	لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ کی تفسیر	〃
۷۹۷	اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ کی تفسیر	〃
	سورۃ تنزیل السجدہ	۹۱۴
۷۹۸	وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ کی تفسیر	۹۱۴
	سورۃ الاحزاب	۹۱۵
۷۹۹	اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ کی تفسیر	〃
۸۰۰	اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ کی تفسیر	〃
۸۰۱	فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ کی تفسیر	۹۱۶
۸۰۲	قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ کی تفسیر	〃
۸۰۳	فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ کی تفسیر	۹۱۷
۸۰۴	وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ کی تفسیر	۹۱۸
۸۰۵	تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِیْ کی تفسیر	〃
۸۰۶	لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ کی تفسیر	۹۱۹
۸۰۷	اِنْ تُبْدُوْا شَیْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ کی تفسیر	۹۲۲
۸۰۸	اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی تفسیر	۹۲۳
۸۰۹	لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی کی تفسیر	۹۲۴
	سورۃ سبا	〃
۸۱۰	حَتّٰۤی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ کی تفسیر	۹۲۵
۸۱۱	اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ لَّكُمْ بَیْنَ یَدَیْ کی تفسیر	〃
	پارہ — ۲۰	۹۲۷
۸۱۲	سورۃ فاطر کی تفسیر	〃
۸۱۳	سورۃ یٰسٓ کی تفسیر	〃
۸۱۴	وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا کی تفسیر	〃
۸۱۵	سورۃ الصافات کی تفسیر	۹۲۸
۸۱۶	اِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ کی تفسیر	〃
۸۱۷	سورۃ صٓ کی تفسیر	۹۲۹

باب	مضمون	صفحہ
۸۱۸	هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ کی تفسیر	۹۳۰
۸۱۹	وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ کی تفسیر	〃
۸۲۰	سورۃ الزمر کی تفسیر	۹۳۱
۸۲۱	يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا کی تفسیر	〃
۸۲۲	وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ کی تفسیر	۹۳۲
۸۲۳	وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ کی تفسیر	〃
۸۲۴	سورۃ المومن کی تفسیر	۹۳۳
۸۲۵	سورۂ حٰم سجدہ کی تفسیر	۹۳۴
۸۲۶	وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ کی تفسیر	۹۳۶
۸۲۷	فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ کی تفسیر	۹۳۷
۸۲۸	سورۃ الشوریٰ کی تفسیر	〃
۸۲۹	إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ کی تفسیر	〃
۸۳۰	سورۃ الزخرف کی تفسیر	۹۳۸
۸۳۱	وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا کی تفسیر	۹۳۹
۸۳۲	سورۃ الدخان کی تفسیر	〃
۸۳۳	يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ کی تفسیر	۹۴۰
۸۳۴	يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ کی تفسیر	〃
۸۳۵	رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ کی تفسیر	〃
۸۳۶	أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ کی تفسیر	۹۴۱
۸۳۷	ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ کی تفسیر	〃
۸۳۸	يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ کی تفسیر	۹۴۲
۸۳۹	سورۃ الجاثیہ کی تفسیر	〃
۸۴۰	وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ کی تفسیر	〃
۸۴۱	سورۃ الاحقاف کی تفسیر	۹۴۳
۸۴۲	وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا کی تفسیر	〃
۸۴۳	فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا کی تفسیر	۹۴۴

باب	مضمون	صفحہ
۸۴۴	سورۂ محمد کی تفسیر	۹۴۴
۸۴۵	وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ کی تفسیر	〃
۸۴۶	سورۃ الفتح کی تفسیر	۹۴۵
۸۴۷	إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا کی تفسیر	〃
۸۴۸	لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ کی تفسیر	۹۴۶
۸۴۹	إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا کی تفسیر	۹۴۷
۸۵۰	هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ کی تفسیر	۹۴۸
۸۵۱	إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ کی تفسیر	〃
۸۵۲	سورۃ الحجرات کی تفسیر	۹۴۹
۸۵۳	لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ کی تفسیر	〃
۸۵۴	إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ کی تفسیر	۹۵۰
۸۵۵	وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ کی تفسیر	۹۵۱
۸۵۶	سورۂ ق کی تفسیر	〃
۸۵۷	وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ کی تفسیر	۹۵۲
۸۵۸	وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ کی تفسیر	۹۵۳
۸۵۹	سورۃ الذاریات کی تفسیر	〃
۸۶۰	سورۃ الطور کی تفسیر	۹۵۴
۸۶۱	سورۃ النجم کی تفسیر	۹۵۵
۸۶۲	أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ کی تفسیر	۹۵۶
۸۶۳	وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ کی تفسیر	۹۵۷
۸۶۴	سورۃ القمر کی تفسیر	۹۵۸
۸۶۵	جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ کی تفسیر	۹۵۹
۸۶۶	أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ کی تفسیر	〃
۸۶۷	فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ کی تفسیر	۹۶۰
۸۶۸	وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً کی تفسیر	〃
۸۶۹	وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ کی تفسیر	〃

باب	مضمون	صفحہ
۸۷۰	سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ کی تفسیر	۹۶۰
۸۷۱	سورۃ الرحمٰن کی تفسیر	۹۶۱
۸۷۲	وَمِنْ دُوْنِہِمَا جَنَّتٰنِ کی تفسیر	۹۶۳
۸۷۳	حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ کی تفسیر	〃
۸۷۴	سورۃ الواقعہ کی تفسیر	۹۶۴
۸۷۵	وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ کی تفسیر	۹۶۵
۸۷۶	سورۃ الحدید کی تفسیر	〃
۸۷۷	سورۃ المجادلہ کی تفسیر	〃
۸۷۸	سورۃ الحشر کی تفسیر	۹۶۶
۸۷۹	مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَۃٍ کی تفسیر	〃
۸۸۰	مَا اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ کی تفسیر	〃
۸۸۱	وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ کی تفسیر	۹۶۷
۸۸۲	وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ کی تفسیر	〃
۸۸۳	وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ کی تفسیر	۹۶۸
۸۸۴	سورۃ الممتحنہ کی تفسیر	〃
۸۸۵	اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُہٰجِرٰتٍ کی تفسیر	۹۷۰
۸۸۶	اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ کی تفسیر	〃
۸۸۷	سورۃ الصف کی تفسیر	۹۷۲
۸۸۸	مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کی تفسیر	〃
۸۸۹	سورۃ الجمعہ کی تفسیر	〃
۸۹۰	وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً کی تفسیر	۹۷۶
۸۹۱	سورۃ المنافقون کی تفسیر	〃
۸۹۲	اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَہُمْ جُنَّۃً کی تفسیر	۹۷۷
۸۹۳	ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا کی تفسیر	〃
۸۹۴	وَاِذَا رَاَیْتَہُمْ تُعْجِبُکَ اَجْسَامُہُمْ کی تفسیر	۹۷۸
۸۹۵	وَاِذَا قِیْلَ لَہُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ کی تفسیر	〃
۸۹۶	سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَہُمْ کی تفسیر	۹۷۹
۸۹۷	ہُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا کی تفسیر	۹۸۰
۸۹۸	یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کی تفسیر	〃
۸۹۹	سورۃ التغابن کی تفسیر	۹۸۱
۹۰۰	سورۃ الطلاق کی تفسیر	〃
۹۰۱	سورۃ التحریم کی تفسیر	۹۸۳
۹۰۲	تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ کی تفسیر	〃
۹۰۳	وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ کی تفسیر	۹۸۵
۹۰۴	اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ کی تفسیر	۹۸۶
۹۰۵	عَسٰی رَبُّہٗٓ اِنْ طَلَّقَکُنَّ کی تفسیر	〃
۹۰۶	سورۃ الملک کی تفسیر	۹۸۸
۹۰۷	سورۃ القلم کی تفسیر	〃
۹۰۸	عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ کی تفسیر	〃
۹۰۹	سورۃ الحاقہ کی تفسیر	۹۸۹
۹۱۰	سورۃ المعارج کی تفسیر	〃
۹۱۱	سورۃ نوح کی تفسیر	〃
۹۱۲	سورۃ جن کی تفسیر	۹۹۰
۹۱۳	سورۃ المزمل کی تفسیر	۹۹۱
۹۱۴	سورۃ المدثر کی تفسیر	〃
۹۱۵	قُمْ فَاَنْذِرْ کی تفسیر	۹۹۲
۹۱۶	وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ کی تفسیر	〃
۹۱۷	وَالرُّجْزَ فَاہْجُرْ کی تفسیر	۹۹۳
۹۱۸	سورۃ القیامہ کی تفسیر	۹۹۴
۹۱۹	فَاِذَا قَرَاْنٰہُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ کی تفسیر	〃
۹۲۰	سورۃ الدہر کی تفسیر	۹۹۵
۹۲۱	سورۃ المرسلات کی تفسیر	۹۹۶

باب	مضمون	صفحہ
۹۲۲	اِنَّھَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ کَالْقَصْرِ کی تفسیر	۹۹۷
۹۲۳	کَاَنَّہٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ کی تفسیر	//
۹۲۴	ھٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ کی تفسیر	//
۹۲۵	سورۂ النبا کی تفسیر	//
۹۲۶	یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا کی تفسیر	۹۹۸
۹۲۷	سورۂ النازعات کی تفسیر	//
۹۲۸	سورۂ عبس کی تفسیر	۹۹۹
۹۲۹	سورۂ التکویر کی تفسیر	//
۹۳۰	سورۂ انفطار کی تفسیر	۱۰۰۰
۹۳۱	سورۂ تطفیف کی تفسیر	//
۹۳۲	سورۂ انشقاق کی تفسیر	//
۹۳۳	سورۂ البروج کی تفسیر	۱۰۰۱
۹۳۴	سورۂ الطارق کی تفسیر	//
۹۳۵	سورۂ الاعلیٰ کی تفسیر	//
۹۳۶	سورۂ الغاشیہ کی تفسیر	۱۰۰۲
۹۳۷	سورۂ الفجر کی تفسیر	//
۹۳۸	سورۂ البلد کی تفسیر	۱۰۰۳
۹۳۹	سورۂ والشمس کی تفسیر	//
۹۴۰	سورۂ واللیل کی تفسیر	۱۰۰۶
۹۴۱	وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی کی تفسیر	//
۹۴۲	فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی کی تفسیر	//
۹۴۳	فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی کی تفسیر	۱۰۰۷
۹۴۴	وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی کی تفسیر	//
۹۴۵	وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی کی تفسیر	//
۹۴۶	سورۂ والضحیٰ کی تفسیر	۱۰۰۹
۹۴۷	سورۂ الم نشرح کی تفسیر	//
۹۴۸	سورۂ والتین کی تفسیر	۱۰۱۰
۹۴۹	سورۂ علق کی تفسیر	//
۹۵۰	خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ کی تفسیر	۱۰۱۲
۹۵۱	کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ کی تفسیر	۱۰۱۳
۹۵۲	سورۂ البینہ کی تفسیر	۱۰۱۳
۹۵۳	سورۂ القدر کی تفسیر	۱۰۱۳
۹۵۴	سورۂ زلزال کی تفسیر	۱۰۱۴
۹۵۵	سورۂ العادیات کی تفسیر	۱۰۱۵
۹۵۶	سورۂ القارعہ کی تفسیر	۱۰۱۶
۹۵۷	سورۂ تکاثر کی تفسیر	//
۹۵۸	سورۂ والعصر کی تفسیر	//
۹۵۹	سورۂ ہمزہ کی تفسیر	//
۹۶۰	سورۂ فیل کی تفسیر	//
۹۶۱	سورۂ قریش کی تفسیر	//
۹۶۲	سورۂ الماعون کی تفسیر	۱۰۱۷
۹۶۳	سورۂ الکوثر کی تفسیر	//
۹۶۴	سورۂ الکافرون کی تفسیر	۱۰۱۸
۹۶۵	سورۂ نصر کی تفسیر	//
۹۶۶	فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ کی تفسیر	۱۰۱۹
۹۶۷	سورۂ لہب کی تفسیر	۱۰۲۰
۹۶۸	مَا اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ کی تفسیر	۱۰۲۱
۹۶۹	سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ کی تفسیر	//
۹۷۰	سورۂ اخلاص کی تفسیر	//
۹۷۱	اَللّٰہُ الصَّمَدُ کی تفسیر	۱۰۲۲
۹۷۲	سورۂ فلق کی تفسیر	//
۹۷۳	سورۂ الناس کی تفسیر	۱۰۲۳

باب	مضمون	صفحہ
	فضائل قرآن مجید	۱۰۲۳
۹۷۴	نزول وحی کی کیفیت اور پہلی وحی	،
۹۷۵	قرآن کریم قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا	۱۰۲۴
۹۷۶	قرآن مجید کا جمع کرنا	۱۰۲۶
۹۷۷	رسول خدا کے کاتب	۱۰۲۸
۹۷۸	قرآن کریم سات قرأتوں میں نازل ہوا ہے۔	،
۹۷۹	قرآن مجید کی ترتیب و تالیف	۱۰۲۹
۹۸۰	قرآن مجید کو رسول خدا پر حضرت جبرئیل نازل کرتے تھے۔	۱۰۳۱
۹۸۱	رسول خدا کے اصحاب میں قاری حضرات	۱۰۳۱
۹۸۲	[illegible] بخاری شریف جلد دوم	۱۰۳۵

وسلم ما خلأت القصواء وما ذاك لها بخلق ولكن حبسها حابس الفيل ثم قال والذي نفسي بيده لا يسألوني خطة يعظمون فيها حرمات الله إلا أعطيتهم إياها ثم زجرها فوثبت قال فعدل عنهم حتى نزل بأقصى الحديبية على ثمد قليل الماء يتبرضه الناس تبرضا فلم يلبثه الناس حتى نزحوه وشكي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العطش فانتزع سهما من كنانته ثم أمرهم أن يجعلوه فيه فوالله ما زال يجيش لهم بالري حتى صدروا عنه فبينما هم كذلك إذ جاء بديل بن ورقاء الخزاعي في نفر من قومه من خزاعة وكانوا عيبة نصح رسول الله صلى الله عليه وسلم من أهل تهامة فقال إني تركت كعب بن لؤي وعامر بن لؤي نزلوا أعداد مياه الحديبية ومعهم العوذ المطافيل وهم مقاتلوك وصادوك عن البيت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنا لم نجئ لقتال أحد ولكنا جئنا معتمرين وإن قريشا قد نهكتهم الحرب وأضرت بهم فإن شاءوا ماددتهم مدة ويخلوا بيني وبين الناس فإن أظهر فإن شاءوا أن يدخلوا فيما دخل فيه الناس فعلوا وإلا فقد جموا وإن هم أبوا فوالذي نفسي بيده لأقاتلنهم على أمري هذا حتى تنفرد سالفتي ولينفذن الله أمره فقال بديل سأبلغهم ما تقول قال فانطلق حتى أتى قريشا قال إنا قد جئناكم من هذا الرجل وسمعناه يقول قولا فإن شئتم أن نعرضه عليكم فعلنا فقال سفهاؤهم لا حاجة لنا أن تخبرنا عنه بشيء وقال ذوو الرأي منهم هات ما سمعته يقول قال سمعته يقول كذا وكذا فحدثهم بما

تھا پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ (کفار مکہ) کسی بھی ایسی بات کا مجھ سے سوال کریں جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں کا احترام کریں گے تو میں ان کا ایسا مطالبہ پورا کروں گا۔ پھر آپ نے اسے (اونٹنی) کو ڈانٹا تو وہ اٹھ کر حسب سابق رواں دواں ہو گئی۔ یہاں تک کہ حدیبیہ کے بالکل قریب ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا تھا کہ وہ ختم ہو گیا۔ لوگوں نے بارگاہ رسالت میں پیاس کی شکایت کی تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر انہیں دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے اس گڑھے میں ڈال دو۔ پس قسم ہے خدا کی کہ پانی اُبلنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے اسی اثناء میں بدیل بن ورقاء خزاعی اپنی خزاعہ قوم کے چند آدمیوں کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ جو رسول اللہ کے بہی خواہ اور اہل تہامہ تھے۔ وہ عرض گزار ہوا۔ کہ میں نے کعب بن لؤی اور عامر بن لؤی کو حدیبیہ کے گہرے چشموں پر فروکش پایا اور ان کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں اور سامان ہے۔ وہ آپ سے لڑنے اور آپ کو خانہ خدا سے روکنے کے لیے (تیار) ہیں۔ رسول اللہ نے جواب فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لیے تو نہیں آئے بلکہ ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ قریش کو جنگ و جدال نے کمزور کر دیا ہے اور انہیں کافی نقصان پہنچایا ہے اگر وہ چاہتے ہیں تو میں ان کے ساتھ مدت مقرر کرنے کے لیے تیار ہوں کہ وہ میرے اور دوسرے لوگوں کے درمیان میں نہ پڑیں۔ اگر میں غالب آ جاؤں اور وہ چاہیں تو اس دین میں داخل ہو جائیں جس میں دوسرے لوگ داخل ہوئے ہیں اور بصورت دیگر انہیں چند دن مہلت مل جائے گی اور اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں اپنے اس امر (دین) کے بارے میں ان سے لڑتا رہوں گا خواہ میری گردن ہی کیوں نہ کٹ جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے امر (دین) کو باقی رکھے گا۔ بدیل نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا ہے میں اسے عنقریب لوگوں (قریش) تک پہنچا دوں گا۔ پھر وہ چلا گیا اور قریش کے پاس پہنچ کر کہا کہ ہم اس شخص کے پاس سے آئے

ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ فَوَاللهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ وَاللهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَاللهِ إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهَا لَهُ فَبُعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّونَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا يَنْبَغِي لِهَؤُلَاءِ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مِكْرَزٌ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھے اور ان کے ہاتھ میں تلوار اور سر پر خود تھا۔ پس جب عروہ نے اپنا ہاتھ نبی کریم کی ریش مبارک سے لگایا تو مغیرہ کا ہاتھ تلوار کے قبضے پر پہنچا اور فرمایا۔ عروہ! اپنا ہاتھ رسول اللہ کی ریش مبارک سے پیچھے ہٹا لے۔ عروہ نے نگاہیں اوپر اٹھا کر دیکھا، پوچھا۔ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا۔ یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں۔ اس نے کہا اے دھوکے باز! کیا تو یہ کہتا ہے کیا میں تیری غداری کا انتقام لینے میں کوشاں نہیں رہا۔ حضرت مغیرہ نے زمانہ جاہلیت میں بعض لوگوں سے دوستانہ مراسم پیدا کر لیے تھے۔ آخر کار انہیں قتل کر کے ان کا مال لوٹ لیا تھا۔ پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا تو حضور نبی کریم نے فرمایا تیرا اسلام تو میں قبول کرتا ہوں لیکن تیرے اس مال سے مجھے کوئی غرض نہیں۔ پھر عروہ اصحاب رسول کو غور سے دیکھنے لگا۔ راوی کا بیان ہے کہ عروہ دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ تھوکتے تو وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ میں جا گرتا اور وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تھا۔ جب آپ کسی بات کا حکم دیتے تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی تھی۔ جب آپ وضو فرماتے تو لوگ آپ کے مستعمل پانی کو حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑتے تھے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ ہر ایک کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ پانی میں حاصل کروں۔ جب لوگ آپکی بارگاہ میں گفتگو کرتے تو اپنی آوازوں کو پست رکھتے تھے اور غایت تعظیم کے باعث آپکی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھتے تھے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا۔ اے قوم! واللہ میں بادشاہوں کے درباروں میں بہت گیا ہوں۔ میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا اس کے ساتھی اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد کے ساتھی ان کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا لعاب دہن کسی نہ کسی آدمی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے۔ جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ جب وہ وضو فرماتے ہیں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لوگ وضو کا مستعمل پانی حاصل کرنے پر ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ وہ ان کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور غایت تعظیم کے باعث ان کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ

کشائی ہو جائے۔ پھر حضرت انس بارگاہ میں پیالہ لے کر حاضر ہوئے جس کے حضور نے دامن میں اپنا دست اقدس رکھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وہ پیالہ پیش کیا گیا کر دیے گئے تھے میں اُن دو پیالہ گئے میں ہاتھ لاکر اس سے پانی کا چشمہ پھوٹ
نکلا اور پیاسا لشکر اپنی ضرورت کا پانی حاصل کر سکا۔ خدا نے ان کی حاجت روائی کی لیکن محبوب کے ہاتھوں۔ ان کی مشکل کشائی کی لیکن محبوب کے ذریعے
کیونکہ خدا حقیقی حاجت روا ہے اور یہ خدا کے بنانے سے وہ حقیقی مشکل کشا ہے اور یہ خدا کے بنانے سے وہ حقیقی دافع البلاء ہے اور یہ خدا کے
بنانے سے۔ خدا ہی اپنے بندوں کا حقیقی مددگار ہے لیکن اپنے محبوب کو درمیان میں لاکر سب کو ان کا احسان مند بناتا اور ان کی بارگاہ میں جھکاتا
ہے اور اعلان بھی فرماتا ہے کہ لوگو جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھو تو میرے محبوب کی بارگاہ میں حاضر ہو جایا کرو۔ یہاں آنے پر بات بن جایا کرے گی۔
اس حدیث میں یہ بات بھی خاص توجہ کی مستحق ہے کہ عروہ بن مسعود ثقفی نے اس موقع پر شمع رسالت کے پروانوں کا یہ حال اپنی آنکھوں سے
بھی دیکھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھوکتے تو وہ کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھوں میں آتا جسے وہ اپنے منہ اور بدن پر مل لیتا۔ جب
آپ وضو فرماتے تو مستعمل پانی کو حاصل کرنے کے لیے صحابہ کرام ٹوٹ پڑتے ہر ایک کی کوشش یہ ہوتی کہ آپ کے جسم اطہر والے سے لگے ہوئے پانی
کا کم از کم ایک قطرہ تو اسے مل جائے۔ جن کو پانی نہ ملتا وہ اس کی کچھ تری حاصل کرتے جن پر آپ کے جسم مقدس سے لگا ہوا پانی گرا ہوتا پھر اسے
اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیتے۔ نیز غایت تعظیم کے باعث ان سے چہرہ حضور صحابہ کرام میں سے ایسا ایک فرد بھی نظر نہ آیا جو حضور کے چہرہ انور
کی جانب ایک دفعہ بھی نگاہ اٹھا کر دیکھ سکا ہو۔ عروہ بن مسعود نے کفار مکہ سے ان باتوں کا خود بھی بیان کر کے انہیں فہمائش کی تھی۔
سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ کرام یہ تینوں کام پورے اہتمام سے کرتے تھے تو کیا ایسا کرنے کا خدا نے انہیں حکم دیا تھا؟ قرآن کریم کو دیکھا جائے
تو اس میں واضح طور پر ایسا کوئی حکم نظر نہیں آتا ———— اگر یہ نہیں تو کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا تھا کہ میرے
صحابیو! تھوک کو زمین پر مت گرنے دینا بلکہ اسے ہاتھوں میں اچک لینا اور پھر اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیا کرنا۔ میرے وضو کے مستعمل پانی کے ایک
ایک قطرے کو حاصل کرنے کی خاطر تم ٹوٹ پڑنا اور دوسرے بچے کچھ کریں تو اسے اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیا کرنا۔
احادیث مطہرہ کے پورے ذخیرے میں کہیں نظر نہیں آتا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایسا حکم دیا ہو۔ گویا ان کاموں کے کرنے کا نہ تو
خدا نے حکم دیا اور نہ اللہ کے آخری رسول نے۔ اس کے باوجود وہ ان کاموں کو کرتے رہے تھے اور نہ انہیں ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے روکا نہ
خدا کا آخری رسول ہی منع کرتا تھا۔ منع کیوں کیا جاتا جبکہ شمع رسالت کے ان عدیم المثال پروانوں کی یہی تو وہ ادا تھی جس نے انہیں انبیائے
کرام کے بعد تمام انسانوں سے ممتاز کر دیا اور یہی انداز فکر پوری انسانیت کو ہمیشہ ناز رہے گا۔ یہی مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کا راز پنہاں ہے یہی
مسلمانوں کی معراج ہے کہ وہ محبوب پروردگار جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں سے وابستہ رہیں۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کی عملی تفسیر
یہی ہے جس میں وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا راز پوشیدہ ہے۔ اسی کے متعلق ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے جواب شکوہ میں فرمایا تھا۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اسی انداز فکر کو مٹانے کی غرض سے دشمنان اسلام کے ایماء پر کتاب التوحید کا اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان کے نام سے ترجمہ کیا تھا تاکہ مسلمانوں
کا حقیقی تعلق بارگاہ رسالت کی دولت سے محروم کر دیا جائے۔ اس کے بعد بھی اگرچہ وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ تو کرتے رہیں گے لیکن حقیقی تعلق بارسالت نہ
ہونے کے باعث ایمان کی دولت سے بڑی حد تک محروم ہو جائیں گے۔ جب یہ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کی شرط پر پورے نہیں اتریں گے
تو وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کے مژدہ جانفزا کے مستحق نہیں ہو سکیں گے ———— ملت اسلامیہ کی بدقسمتی کہ کتاب التوحید اور

توضیح یہاں کا منشا آج پوری شدت سے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دین کو مٹانے میں کوشاں ہے اور اسلام کی جگہ خارجیت کے ترویج میں پوری جانفشانی سے جان شاخ کی کوشش کی جا رہی ہے۔ خدائے ذوالجلال ملت کے فرزندان اسلام کو ہدایت نصیب فرمائے اور سب کو صحابۂ کرام کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْقَرْضِ

۱۵ - وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَعَطَاءٌ إِذَا أَجَّلَهُ فِي الْقَرْضِ جَازَ۔

قرض میں شرط لگانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جس نے بنی اسرائیل کے کسی فرد سے ایک معینہ مدت کے لیے ایک ہزار دینار قرض لیے تھے۔ حضرت ابن عمر اور عطاء کا قول ہے کہ قرض میں مدت مقرر کرنا جائز ہے۔

بَابُ الْمُكَاتَبِ وَمَا لَا يَحِلُّ مِنَ الشُّرُوطِ الَّتِي تُخَالِفُ كِتَابَ اللّٰهِ۔

۱۶ - وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الْمُكَاتَبِ شُرُوطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَوْ عُمَرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ۔

۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَّرْتُهُ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ

مکاتب پر نا جائز شرطیں لگانا جو خلاف قرآن ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ کا قول ہے کہ مکاتب کے لیے شرطیں ہیں جو آپس میں طے کی جاتی ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عمر نے فرمایا جو شرط اللہ کی کتاب کے خلاف ہو وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں ہوں۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ بن عمر دونوں نے یہ فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ میرے پاس اپنی کتابت میں مدد چاہتی آئیں۔ انہوں نے فرمایا میں اس شرط پر تمہاری پوری قیمت ادا کر دیتی ہوں کہ تمہاری میراث میرا حق ہوگی۔ جب رسول خدا تشریف لائے تو آپ سے اس کا ذکر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو ایسی شرط لگائے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں تو اسے کچھ نہیں ملے گا خواہ سو شرطیں لگائے۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْاِشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِي الْإِقْرَارِ وَالشُّرُوطِ الَّتِي يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَإِذَا قَالَ مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ۔

جائز شرطیں عائد کرنا نیز اقرار اور شرائط میں استثناء۔

متعارف شرائط اور جب کوئی کہے کہ ایک یا دو کے سوا سو درہم۔

۸۔ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ رَجُلٌ لِكَرِيِّهِ أَدْخِلْ رِكَابَكَ فَإِنْ لَمْ أَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شُرَيْحٌ مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَقَالَ إِنْ لَمْ آتِكَ الْأَرْبِعَاءَ فَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَجِئْ فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْمُشْتَرِي أَنْتَ أَخْلَفْتَ فَقَضَى عَلَيْهِ۔

ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے کرایہ دار سے کہا کہ سواری تیار ہو جاؤ۔ اگر میں فلاں فلاں دن تمہارے ساتھ نہ چل سکا تو تمہیں سو درہم دوں گا۔ وہ اس دن نہ گیا۔ شریح نے فرمایا جو شخص بغیر جبر کے خوشی کے ساتھ شرط اپنے اوپر لگا لے وہ نافذ ہے۔ ایوب بواسطہ ابن سیرین ناقل ہیں کہ ایک آدمی نے غلہ بیچا، مشتری کہنے لگا اگر میں بدھ کے روز تمہارے پاس نہ آیا تو ہمارا سودا منسوخ ہوا۔ وہ بدھ کے روز نہ آیا۔ قاضی شریح نے مشتری سے کہا، تم نے وعدہ خلافی کی ہے۔ پھر اس کے خلاف فیصلہ دیا۔

۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو۔ جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْوَقْفِ

وقف میں شرطیں لگانا۔

۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کو خیبر میں کچھ زمین مل گئی تو مشورہ لینے کی غرض سے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے کہ اس سے عمدہ میرے پاس کوئی زمین نہیں، آپ کا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا، چاہو تو اس کی اصلیت اپنے پاس رکھو اور اسے صدقہ کر دو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے اسے اس شرط پر صدقہ کر دیا، کہ اسے نہ بیچا، ہبہ کیا اور ورثے میں دیا جائے۔ یہ فقیروں، قرابت والوں، گردنیں چھڑانے، راہ خدا، مسافروں، اور مہمانوں کے لیے وقف ہیں۔ متولی کے لیے ممانعت نہیں جب کہ دستور کے مطابق کھائے اور دوسروں کو کھلائے۔ راوی نے ابن سیرین کو یہ حدیث سنائی، تو کہنے لگے، متولی مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کا بیان

بَابُ الْوَصَايَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهُ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جَنَفًا مَيْلًا مُتَجَانِفٌ مَائِلٌ۔

وصیت کے متعلق اللہ اور رسول کی ہدایات

فرمانِ رسالت ہے کہ آدمی کے پاس وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہیئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ تم پر فرض ہوا جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جانا چاہیئے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لیے موافق دستور یہ واجب ہے پرہیزگاروں پر۔ تو جب کوئی وصیت کو سن کر بدل دے تو اس کا گناہ ان بدلنے والوں پر ہے۔ بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔ پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا، تو اس نے ان میں صلح کرا دی، اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۰ تا ۱۸۲) جنفا سے کسی کی جانب جھکاؤ ہونا اور متجانف، کسی کی طرف مائل ہونے والے کو کہتے ہیں۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس قابلِ وصیت مال ہو اور دو راتیں بھی گزارے مگر یہ کہ اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت موجود ہو۔ حضرت عمر اور حضرت ابن عمر سے محمد بن مسلم نے اس کی روایت کی، اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِيْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَّلَا دِيْنَارًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا أَمَةً وَّلَا شَيْئًا إِلَّا

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برادر نسبتی یعنی حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ترکہ میں درہم و دینار اور لونڈی غلام وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔ ماسوائے اپنے سفید خچر، اپنے جنگی ہتھیاروں اور ایک قطعۂ زمین کے، جو آپ نے صدقہ

بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

۱۳. حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ.

۱۴. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ حَجْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ.

بَابٌ: أَنْ يَتْرُكَ وَرَثَتَهُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ.

۱۵. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ ابْنَ عَفْرَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ فَالثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةُ الَّتِي تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ وَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ

فرمائی ہوئی تھی۔

طلحہ بن مصرف سے روایت ہے، انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے مال میں) وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا، پھر وصیت کرنا لوگوں پر کیسے فرض ہوا یا انہیں وصیت کرنے کا زبانی حکم دیا گیا تھا؟ فرمایا: آپ نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

بعض لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر کیا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو وصیت فرمائی (وصی بنایا)۔ اس پر حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ انہیں کب وصیت کی گئی حالانکہ آپ کو میں نے اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا یا فرمایا کہ اپنی گود میں لیا ہوا تھا، پس آپ نے پانی کا طشت طلب فرمایا لیکن اس وقت آپ میری گود میں ڈھلک گئے۔ حالانکہ مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ آپ وفات پا چکے ہیں، ایسی حالت میں وصیت کب فرمائی؟

وارثوں کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ انہیں لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑا جائے۔

عامر بن سعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کیلئے تشریف لائے اور اس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا، آپ اس جگہ مرنا ناپسند فرماتے تھے جہاں سے ہجرت کی ہو۔ اس لیے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن عفراء پر رحم فرمائے۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ عرض کیا، نصف کی؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا تہائی کی؟ فرمایا تہائی کی اور نہیں، لیکن تہائی (تہائی) وصیت ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جاؤ تو انہیں غریب چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور جو کچھ تم راہ خدا میں خرچ کرو، وہ صدقہ ہے یہاں تک کہ جو لقمہ اٹھا کر تم اپنی بیوی کے منہ میں دو وہ بھی صدقہ ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں بلند کرے گا کہ بہت سے لوگ تم سے نفع اٹھائیں گے جبکہ بعض لوگ نقصان پائیں گے۔ ان دنوں ان

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ.

بَابٌ إِذَا أَوْمَأَ الْمَرِيضُ بِرَأْسِهِ إِشَارَةً بَيِّنَةً جَازَتْ.

۱۹ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

بَابٌ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ.

بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ

۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ کی بارگاہ میں لے گئے۔ حضرت سعد نے بیان کیا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اور اس کے بارے میں انہوں نے مجھ سے عہد لیا تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ صاحب فراش کے لیے بیٹا اور بدکار کے لیے پتھر ہیں۔ پھر آپ نے ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو کیونکہ آپ نے اس لڑکے کی عتبہ سے مشابہت ملاحظہ فرمائی تھی پس اس لڑکے نے حضرت ام المؤمنین کو تا وفات نہیں دیکھا۔

مریض اپنے سر سے کوئی واضح اشارہ کرے تو قابل اعتبار ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں رکھ کر کچل دیا۔ اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ اسی طرح باری باری نام لیتے گئے یہاں تک کہ جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو لڑکی نے اپنے سر کے ساتھ اثبات کا اشارہ کیا۔ اس یہودی کو لایا گیا اور پوچھنے پر اس نے اقرار کر لیا۔ نبی کریم نے حکم فرمایا کہ اس کا سر بھی پتھر سے کچل دیا جائے۔

وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسلام کے ابتدائی دور میں مال اولاد کا حق ہوتا تھا اور والدین کے لیے وصیت کی جاتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ فرما دیا اور ایک مرد کا دو عورتوں کے برابر حصہ مقرر فرما دیا اور ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دلایا۔ بیوی کا حق آٹھواں حصہ (اولاد ہونے کی صورت میں) یا چوتھائی بنایا جبکہ خاوند کا نصف اور (اولاد ہونے کی صورت میں) چوتھائی مقرر فرمایا۔

مرتے وقت کی خیرات

ابو زرعہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا، یا رسول اللہ! کونسی خیرات افضل ہے؟ فرمایا اس وقت کہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال آیۃ المنافق ثلث اذا حدث کذب واذا اؤتمن خان واذا وعد اخلف۔

باب تاویل قول اللہ تعالیٰ من بعد وصیۃ توصون بہا او دین ویذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالدین قبل الوصیۃ وقولہ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اہلہا فاداء الامانۃ احق من تطوع الوصیۃ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صدقۃ الا عن ظہر غنی وقال ابن عباس لا یوصی العبد الا باذن اہلہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العبد راع فی مال سیدہ۔

۲۳۔ حدثنا محمد بن یوسف حدثنا الاوزاعی عن الزہری عن سعید بن المسیب وعروۃ بن الزبیر ان حکیم بن حزام قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سالتہ فاعطانی ثم قال لی یا حکیم ان ہذا المال خضر حلو فمن اخذہ بسخاوۃ نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارک لہ فیہ وکان کالذی یاکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی قال حکیم فقلت یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا ارزأ احدا بعدک شیئا حتی افارق الدنیا فکان ابوبکر یدعو حکیما لیعطیہ العطاء فیابی ان یقبل منہ شیئا ثم ان عمر دعاہ لیعطیہ فابی ان یقبلہ فقال یا معشر المسلمین انی اعرض علیہ حقہ الذی قسم اللہ لہ من ہذا الفیء فیابی ان یاخذہ فلم یرزأ حکیم احدا من الناس بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی توفی

پاس رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (۳) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ من بعد وصیۃ توصون بہا او دین کی تاویل۔
مذکور ہے کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ وصیت پر عمل کرنے سے پہلے قرض ادا کرو اور ارشاد خداوندی ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کے سپرد کرو۔ پس امانت کی ادائیگی زائد وصیت کے نفلی کی نسبت بہت ہی ضروری ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ مالدار ہونے کی حالت میں ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر وصیت نہ کرے اور نبی کریم نے فرمایا ہے کہ غلام اپنے سردار کے مال کی نگہبانی کرنے والا ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا۔ آپ نے مجھے عطا فرمایا میں نے آپ سے پھر مانگا تو پھر آپ نے مرحمت فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا اے حکیم بیشک مال دیکھنے میں خوشنما اور ذائقے میں شیریں ہے۔ جو کوئی اس کو نفس کی بے نیازی سے لے تو اس کے لئے اس میں برکت ہوتی ہے اور جو اس کو نفس کی طمع کے باعث حاصل کرے گا اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جائے گی اور وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو کھاتا جاتا ہے اور شکم سیر نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم فرماتے ہیں میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے آپ کے بعد میں کسی سے سوال نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا کو خیرباد کہہ جاؤں۔ وہ اپنے عہد پر تاحیات قائم رہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے عہد خلافت میں انہیں سالانہ وظیفہ دینے کے لئے طلب کیا۔ تب بھی انکار کر دیا۔ حضرت عمر نے اعلان فرمایا اے مسلمانو گواہ رہنا کہ اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت میں جو حضرت حکیم کا حصہ مقرر فرمایا ہے میں انہیں ان کا حصہ دیتا ہوں

۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ سوار ہو جاؤ۔ وہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا۔ سوار ہو جا تیرے لیے خرابی ہے یا تجھ پر افسوس ہے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

اور (۲۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جا۔ اس نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا۔ سوار ہو جا تیرے لیے خرابی ہے۔

بَابٌ ۳۱ إِذَا وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ إِلَى غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ عُمَرَ أَوْقَفَ وَقَالَ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَلَمْ يَخُصَّ إِنْ وَلِيَهُ عُمَرُ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَفْعَلُ فَقَسَمَهَا فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ۔

اگر وقف کرنے والا اس مال کو دوسرے کے سپرد نہ کرے تب بھی جائز ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چیز وقف کی اور فرمایا کہ متولی پر اس چیز میں سے کھانے کا کوئی ڈر نہیں اور اس کی تخصیص بھی نہیں کی کہ اس کا متولی عمر ہو یا کوئی دوسرا اور نبی کریم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ تم یہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ میں ایسا ہی کروں گا۔ پس آپ نے اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

بَابٌ ۳۲ إِذَا قَالَ دَارِي صَدَقَةٌ لِلّٰهِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لِلْفُقَرَاءِ أَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَضَعُهَا فِي الْأَقْرَبِينَ أَوْ حَيْثُ أَرَادَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ حِينَ قَالَ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ حَتَّى يُبَيِّنَ لِمَنْ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

جب کوئی کہے کہ میرا گھر اللہ کے لیے صدقہ ہے اور یہ ذکر نہ کرے کہ فقیروں کے لیے ہے یا دوسروں کے لیے تب بھی جائز ہے اور وہ رشتہ داروں کو دے یا جن کو دینے کا ارادہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا جبکہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں یہ عرض کیا تھا کہ مجھے اپنے اموال سے بیرحاء باغ زیادہ پسند ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے پس نبی کریم نے اس کی اجازت دے دی اور بعض حضرات کا قول ہے کہ وقف جائز نہیں جب تک ظاہر نہ کیا جائے کہ کس کے لیے وقف کیا ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ ۳۳ إِذَا قَالَ أَرْضِي أَوْ بُسْتَانِي صَدَقَةٌ عَنْ أُمِّي فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ لَمْ يُبَيِّنْ لِمَنْ ذٰلِكَ۔

جب کوئی کہے کہ میری زمین یا میرا باغ میری والدہ کی طرف سے صدقہ ہے تو جائز ہے اگرچہ یہ ظاہر نہ کرے کہ کس کے لیے وقف کر رہا ہے۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا أَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور وہ اس وقت موجود نہ تھے، وہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ میری والدہ محترمہ کا انتقال ہو چکا اور میں اس وقت حاضر نہ تھا اگر میں ان کی طرف سے کوئی خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب پہنچے گا؟ فرمایا ہاں عرض گزار ہوئے [illegible]

بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ أَوْ أَوْقَفَ بَعْضَ مَالِهِ أَوْ بَعْضَ رَقِيقِهِ أَوْ دَوَابِّهِ فَهُوَ جَائِزٌ

مال، لونڈی، غلام یا جانور صدقے یا وقف کرنا۔

٣٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ

عبد اللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن کعب کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ رسالت میں یہ عرض کرتے ہوئے سنا۔ یا رسول اللہ میری جانب سے توبہ قبول ہونے کا شکریہ یہ ہے کہ راہ خدا میں اللہ اور رسول کی راہ میں اپنے سارے مال کو خیرات کر کے اس سے جدا ہو جاؤں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کچھ مال اپنے پاس رکھ لو تمہارے لیے بہتر ہے۔ عرض گزار ہوئے تو خیبر کی زمین والا حصہ۔

بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ إِلَى وَكِيلِهِ ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيلُ إِلَيْهِ

اپنے وکیل کو صدقہ دینا پھر وکیل کا اسے واپس کر دینا

وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بِيرُحَاءَ قَالَ وَكَانَتْ حَدِيقَةً كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَسْتَظِلُّ بِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا فَهِيَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُو بِرَّهُ وَذُخْرَهُ فَضَعْهَا أَيْ رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ يَا أَبَا طَلْحَةَ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِي الْأَقْرَبِينَ فَتَصَدَّقَ بِهِ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى ذَوِي رَحِمِهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ تم بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک اپنی پیاری چیز راہ خدا میں خرچ نہ کرو اور مجھے تمام اموال میں بیرحاء سب سے پیارا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ ایک باغ تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے اور اس کے سایہ میں بیٹھا کرتے اور اس کا پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ پس میں اپنے اس باغ کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیش کرتا ہوں، میں اس کے اجر و ثواب کی آخرت میں امید رکھتا ہوں۔ پس اسے آپ جہاں چاہیں خرچ کریں جس طرح اللہ نے آپ کو علم فرمایا ہو۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو طلحہ! یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے جسے ہم نے تمہاری طرف سے قبول کیا اور اپنی جانب سے تمہیں لوٹاتے ہیں کہ اسے اپنے

قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ أُبَيٌّ وَحَسَّانُ قَالَ وَبَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَهُ مِنْهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَقِيلَ لَهُ تَبِيعُ صَدَقَةَ أَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ أَلَا أَبِيعُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِنْ دَرَاهِمَ قَالَ وَكَانَتْ تِلْكَ الْحَدِيقَةُ فِي مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِي حُدَيْلَةَ الَّذِي بَنَاهُ مُعَاوِيَةُ.

بَابُ ۲۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ

۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نُسِخَتْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نُسِخَتْ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ هُمَا وَالِيَانِ وَالٍ يَرِثُ وَذَاكَ الَّذِي يَرْزُقُ وَوَالٍ لَا يَرِثُ فَذَاكَ الَّذِي يَقُولُ بِالْمَعْرُوفِ يَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ أَنْ أُعْطِيَكَ.

بَابُ ۲۷ مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ يُتَوَفّٰى فُجَاءَةً أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ وَقَضَاءِ النُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ.

۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا.

۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا.

بَابُ ۲۸ الْإِشْهَادِ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ.

اقارب میں تقسیم کر دو پس ابوطلحہ نے اسے اپنے عزیزوں اقارب میں تقسیم کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں حضرت ابی اور حضرت حسان بھی ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت حسان نے اس میں سے اپنا حصہ حضرت معاویہ کو فروخت کر دیا ان سے کہا گیا کہ تم حضرت ابوطلحہ کے صدقے کو بیچ رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ایک صاع کھجور دوں کر ایک صاع دراہم کے بدلے کیوں نہ بیچ دوں؟ راوی کا بیان ہے کہ وہ باغ قصر بنی حدیلہ کی جگہ تھا جسے حضرت امیر معاویہ نے بنوایا تھا۔

آیت وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَۃَ کی تفسیر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس آیت (سورۃ النساء، آیت ۸) کا حکم منسوخ ہو گیا ہے، حالانکہ خدا کی قسم یہ حکم منسوخ نہیں ہوا بلکہ وہ لوگ اس پر عمل کرنے میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ بات درحقیقت یہ ہے کہ عزیز دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو وارث ہیں یہی وہ ہیں جنہیں ان کا حق ملنا چاہیئے اور دوسرے وہ جو وارث نہیں ہیں اور ان کے متعلق حکم خداوندی ہے کہ ان سے معقول بات کرو تو ان سے کہہ دینا چاہیئے کہ تمہیں کچھ دینے کا مجھے اختیار نہیں ہے۔

میت کی طرف سے خیرات کرنے اور اس کی نذر پوری کرنے کا استحباب۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا کہ میری والدہ محترمہ کا اچانک انتقال ہو گیا ہے، اگر انہیں قوت گویائی حاصل رہتی تو خیرات کرتیں۔ پس کیا میں ان کی جانب سے خیرات کر سکتا ہوں؟ فرمایا، ہاں ان کی جانب سے خیرات کرو۔

عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا اور عرض کیا کہ میری والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمے ایک منت کا پورا کرنا باقی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ تم ان کی طرف سے پوری کرو۔

وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا۔

أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا.

بَابُ إِذَا أَوْقَفَ جَمَاعَةٌ أَرْضًا مُشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ.

۴۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ.

بَابُ الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ.

۴۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ بِخَيْبَرَ أَرْضًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ.

بَابُ الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَالضَّيْفِ.

۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَذِي الْقُرْبَى وَالضَّيْفِ.

بَابُ وَقْفِ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ.

۴۵ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ

طرف سے خیرات کرتا ہوں۔

مشترک زمین کو وقف کرنا بھی جائز ہے جبکہ اجتماعی طور پر ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی تعمیر کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: اے بنی نجار! تم اپنے باغ کا سودا کر کے مجھ سے قیمت لے لو۔ (باغ کی جگہ مسجد کے لیے مطلوب تھی) وہ عرض گزار ہوئے۔ خدا کی قسم! اس کی قیمت ہم نہیں لیں گے مگر اللہ سے۔

وقف کی رسید کس طرح لکھی جائے۔

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک قطعہ زمین حاصل ہوا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے کہ ایسا عمدہ مال مجھے کبھی حاصل نہیں ہوا۔ آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو زمین اپنی ملکیت رکھو اور اس کا منافع صدقہ کر دو۔ تو انہوں نے اسی طرح خیرات کر دیا کہ اصل زمین نہ فروخت ہوگی نہ کسی کو ہبہ ہوگی اور نہ کسی کو میراث میں ملے گی اور اس کی آمدنی فقیروں، قرابت داروں، گردن چھڑانے والوں، مسافروں اور مہمانوں کے لیے ہے۔ انتظام کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ بھی حسب ضرورت کھا لے یا اپنے کسی غریب دوست کو کھلائے۔

غنی، فقیر اور مہمان پر وقف کرنا۔

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ہاتھ آئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم چاہو تو اسے فقراء، مساکین، رشتہ داروں اور مہمانوں پر وقف کر دو۔

مسجد کے لیے زمین وقف کرنا۔

ابوالتیاح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

إنما حدثنا أبو التياح قال حدثني أنس بن مالك لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة أمر بالمسجد وقال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا قالوا لا والله لا نطلب ثمنه إلا إلى الله.

باب ٣٠ وقف الدواب والكراع والعروض والصامت

قال الزهري فيمن جعل ألف دينار في سبيل الله ودفعها إلى غلام له تاجر يتجر بها وجعل ربحه صدقة للمساكين والأقربين هل للرجل أن يأكل من ربح ذلك الألف شيئا وإن لم يكن جعل ربحها صدقة في المساكين قال ليس له أن يأكل منها.

٤٦. حدثنا مسدد حدثنا يحيى حدثنا عبيد الله قال حدثني نافع عن ابن عمر أن عمر حمل على فرس له في سبيل الله أعطاها رسول الله صلى الله عليه وسلم ليحمل عليها رجلا فأخبر عمر أنه قد وقفها يبيعها فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبتاعها فقال لا تبتعها ولا ترجعن في صدقتك.

باب ٣١ نفقة القيم للوقف

٤٧. حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقتسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عاملي فهو صدقة.

٤٨. حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حماد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر أن عمر اشترط في وقفه أن يأكل من وليه ويؤكل صديقه غير متمول مالا.

باب ٣٢ إذا وقف أرضا أو بئرا واشترط لنفسه مثل دلاء المسلمين

روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو اپنے قدم میمنت لزوم سے نوازا تو آپ نے سب سے پہلے مسجد تعمیر کرنے کا حکم فرمایا اور بنی نجار سے فرمایا کہ مجھ سے اپنے اس باغ کی قیمت چکا لو۔ وہ عرض گزار ہوئے، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا ہم اس کی قیمت [illegible]

جانور، گھوڑے، سامان اور نقدی یا سونا چاندی وقف کرنا

زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے ہزار اشرفیاں راہِ خدا میں وقف کیں اور اپنے غلام کے سپرد کر دیں جو تجارت کرتا ہے اور اس سے تجارت کرنے کا منافع محتاجوں اور قرابت داروں کے لیے صدقہ ہو تو کیا وقف کرنے والا اس ہزار اشرفیوں کے منافع سے خود بھی کھا سکتا ہے اور اگر منافع کو مسکینوں کے لیے وقف نہ کیا ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ دونوں صورتوں میں اس سے کھانے کا حق نہیں رکھتا۔

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سواری کا گھوڑا راہِ خدا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نذر کر دیا تھا تاکہ اس پر کوئی آدمی (برائے جہاد) سوار ہو سکے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطلاع ملی کہ جس گھوڑے کو انہوں نے نذر کیا تھا وہ بازار میں فروخت ہو رہا ہے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اسے خرید سکتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: نہ خریدو اپنے صدقے کو واپس نہ لو۔

وقفی جائیداد سے نگران کی اجرت

اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے وارث دینار وغیرہ تقسیم نہ کریں، بلکہ جو کچھ میں چھوڑوں وہ میری ازواجِ مطہرات کے اخراجات اور خدمت گزاروں کی اجرت کے بعد صدقہ ہے۔

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وقف میں یہ شرط لگائی تھی کہ اس کا منتظم خود بھی اس میں سے کھا سکتا ہے اور اپنے غریب دوست کو بھی کھلا سکتا ہے۔

وقف کی چیز سے خود بھی فائدہ اٹھانا جائز ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مکان

أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا. قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. فَسَكَتُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

میں خاموش ہو گیا۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید دریافت کرتا۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امور میں بیان فرماتے۔

◆ ◆ ◆

٥٢- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ کے فتح ہو جانے کے بعد یہاں سے ہجرت باقی نہیں رہی۔ ہاں اب جہاد اور اعلائے کلمۃ الحق کی نیت ہے پس جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو فوراً نکل کھڑے ہو جایا کرو۔

٥٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ؟ قَالَ: لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو سارے اعمال سے افضل سمجھتے ہیں، پھر ہم عورتیں بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ ارشاد فرمایا، تمہارا یعنی عورتوں کا افضل جہاد تو حج مبرور ہے۔

٥٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَصِينٍ أَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ. قَالَ: لَا أَجِدُهُ. قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ؟ قَالَ: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طِوَلِهِ فَيُكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو جہاد کے برابر ثواب رکھتا ہو۔ آپ نے فرمایا مجھے تو ایسا کوئی عمل نظر نہیں آتا۔ پھر ارشاد فرمایا کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ مجاہد جب جہاد کے لیے نکلے تو واپس لوٹنے تک تم اپنی مسجد میں متواتر نماز پڑھتے رہو، اور مسلسل روزے رکھو اور بالکل افطار نہ کرو؟ وہ عرض گزار ہوا کہ حضور ایسا کون کر سکتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجاہد کا گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہوا چرنے کیلئے جو قدم اٹھاتا ہے تو اس پر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

بَابٌ أَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ. تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ. يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَلِكَ

افضل وہ مسلمان ہے جو اپنی جان اور مال سے راہ خدا میں جہاد کرے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! کیا میں تمہیں بتا دوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے۔ ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ الصف)

هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ شَكَّ اِسْحٰقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعٰوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

جیسے بادشاہ ... تختوں پر یعنی مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ ہے۔ یا مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اس میں اسحاق راوی کو شک ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرما دے۔ تو ان کے لیے رسول اللہ نے دعا کی۔ اس کے بعد پھر آپ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ پس میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے جو پہلوں کی طرح اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے سمندر کے سینے پر سوار ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرما دے۔ ارشاد فرمایا تم پہلے گروہ میں شامل ہو چکی ہو۔ پس حضرت معاویہ بن ابو سفیان کے عہد میں بحری سفر کیا اور سمندر سے نکلنے کے بعد اپنی سواری سے گر پڑیں اور جاں بحق ہو گئیں۔

بَابُ دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُقَالُ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ وَهٰذَا سَبِيْلِيْ.

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجے۔

دو طرح یعنی هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اور هٰذَا سَبِيْلِيْ دونوں طرح بولنا درست ہے۔

٥٨ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ اُرَاهُ فَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهٰرُ الْجَنَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھے، نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر یہ حق مقرر فرمایا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے خواہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یا اسی جگہ بیٹھا رہا جہاں پیدا ہوا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دیں؟ ارشاد فرمایا جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار فرما رکھے ہیں۔ ایک درجے سے دوسرے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے مابین ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو فردوس کا سوال کرنا کیونکہ جنت کا درمیانی حصہ اور اعلیٰ درجہ ہے۔ راوی کا شبہ ہے کہ آگے یہ فرمایا اس کے اوپر عرش الٰہی ہے اور جنت کی نہریں اسی سے نکلتی ہیں۔ محمد بن فلیح نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ اس کے اوپر عرش الٰہی ہے۔

٥٩ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ

ابو رجاء، حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا أَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ۔

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میں نے دو آدمیوں کو دیکھا جو میرے پاس آئے پھر مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے پھر ایک گھر میں داخل ہوئے کہ جس سے خوبصورت اور عمدہ گھر میں نے دیکھا نہیں ہے۔ دونوں نے کہا یہ شہیدوں کا گھر ہے۔

بَابُ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَابِ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ۔

صبح وشام اللہ کی راہ میں نکلنا اور جنت میں کمان کے برابر جگہ مل جانا۔

٦٠ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں صبح سے دوپہر تک یا دوپہر سے شام تک نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

٦١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں کمان[1] کے برابر جگہ دنیا کی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو نکلنا بھی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

٦٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں کچھ دیر صبح یا شام کو نکلنا دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

بَابُ الْحُورِ الْعِينِ وَصِفَتِهِنَّ يُحَارُ فِيهَا الطَّرْفُ شَدِيدَةُ سَوَادِ الْعَيْنِ شَدِيدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ وَزَوَّجْنَاهُمْ أَنْكَحْنَاهُمْ۔

حور عین کیا ہیں اور ان کی صفات۔

جنہیں دیکھ کر آنکھ حیرت زدہ ہو جائے گی۔ ان کی آنکھوں کی سیاہی بہت تیز ہوگی اور اسی طرح سفیدی بھی۔ ان کے متعلق جو قرآن کریم میں زوجناہم کا لفظ آیا ہے اس سے مراد انکحناہم ہے یعنی ہم نے ان کا نکاح کر دیا ہے۔

٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدَ لِمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جسے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس بھلی جگہ ملے اور پھر بھی دنیا میں واپس لوٹنا پسند کرے، خواہ اسے دنیا و مافیہا سب کچھ دے دیا جائے سوائے شہید کے کیونکہ وہ شہادت کی فضیلت۔

[1] کمان کا پیمانہ ہے۔

يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يَسُرُّهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى وَسَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعُ قِيدٍ يَعْنِي سَوْطَهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

بَابُ تَمَنِّي الشَّهَادَةِ

٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ۔

٦٥ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ وَقَالَ مَا يَسُرُّنَا أَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

وہ اللہ اور ثواب دیکھ چکا ہے۔ لہٰذا وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں واپس جائے اور دوبارہ خدا کی راہ میں قتل ہو۔ میں نے سنا ہے حضرت انس بن مالک سے، کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں کچھ دیر نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کو کمان کے برابر یا اتنی جگہ مل جائے جس میں کوڑا رکھا جا سکے۔ تو وہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی کوئی عورت زمین والوں کی طرف جھانکے تو زمین و آسمان کا درمیان فضا جگمگا اٹھے اور خوشبو سے بس جائے اور عورت کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

شہادت کی آرزو کرنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مسلمان اس بات کو ناپسند نہ کرتے کہ میں جہاد میں چلا جاؤں اور وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں اور مجھ سے نہ ہو سکے کہ ساتھ رکھنے کی خاطر سب کو سوار کر دوں۔ اگر اس بات کا خیال نہ ہوتا تو میں کسی سریہ سے پیچھے نہ رہتا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا رہتا کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری تو یہ خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ لشکر اسلام کا جھنڈا زید نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر جعفر بن ابو طالب نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا تو انہیں شہید کر دیا گیا۔ اس کے بعد خالد بن ولید نے بغیر اس کے کہ انہیں امیر لشکر بنایا جاتا جھنڈا سنبھال لیا، تو وہ فتح سے سرفراز ہو گئے۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہمیں یہ بات باعث خوشی نہیں کہ وہ ہمارے پاس ہوتے۔ ایوب راوی فرماتے ہیں یا آپ نے فرمایا کیا یہ بات ان کے لیے باعث مسرت نہیں کہ وہ ہمارے پاس ہوتے، آپ کی چشمان مبارک اشکبار تھیں۔

ف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۲۰۹، ۱۲۵، اور ۲۰۲ کے تحت بھی دہرایا ہے۔ یہ غزوۂ موتہ کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ۸ھ میں تین ہزار مسلمان رومیوں سے جنگ کے لیے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں روانہ فرمائے۔ روانگی کے وقت یہ بھی فرما دیا تھا کہ اگر زید بن حارثہ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب کو سپہ سالار بنا لینا اگر جعفر بھی شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ کو سپہ سالار مقرر کر لینا۔ اگر یہ بھی شہید کر دیے جائیں تو جس کو چاہو اپنا امیر لشکر بنا لینا۔ مسلمان اسی وقت سمجھ گئے تھے کہ یہ تینوں حضرات ہمارے پاس واپس نہیں آئیں گے۔ یہ بات مفاتیح الغیب یعنی علوم خمسہ سے ہے جو آپ نے قبل از وقت بتا دی تھی۔

جس وقت وہاں جنگ ہو رہی تھی تو آپ منبر پر جلوہ فرما ہو کر صحابہ کرام کو بتا رہے تھے کہ لشکر اسلام کو زید بن حارثہ بڑی دانشمندی اور دلیری سے لڑا رہے ہیں پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ افسوس! زید کو شہید کر دیا گیا۔ ان کے بعد حضرت جعفر اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ کے متعلق بھی اسی طرح خبر دی۔ ان تینوں کے بعد فرمایا کہ اب اسلام کا جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے اٹھا لیا ہے، حالانکہ انہیں امیر لشکر بنایا نہیں گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر فتح دے گا ——— شام کے صوبہ میں موتہ کے مقام پر ہونے والی اس لڑائی کے جملہ حالات آپ ہر وقت صحابہ کرام تک پہنچا رہے تھے گویا وسط عالم کا یہی عالم ہے آپ دور و نزدیک کی چیزوں کا یکساں مشاہدہ فرماتے تھے۔ پورا عالم آپ کے پیش نظر ہے نزدیک اور دور کا مسئلہ ایک جیسا کر دیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب ۵۳ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَقَعَ وَجَبَ.

جہاد میں گھوڑے سے گر کر مرنے والا بھی شہید اور مجاہدین میں شمار ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے جو اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرتا ہوا نکلا پھر اسے موت نے آ لیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ کرم پر ہو گیا (سورۃ النساء، آیت ۱۰۰) یہاں وقع سے وجب مراد ہے۔ یعنی واجب ہو گا۔

٦٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ

حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز میرے قریب آرام فرما رہے تھے، پھر آپ تبسم فرماتے ہوئے بیدار ہو گئے۔ عرض گزار ہوئی کہ آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے جو اس سمندر پر اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر۔ عرض گزار ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرما لے۔ آپ نے دعا فرمائی پھر دوبارہ سو گئے۔ اس دفعہ بھی پہلے واقعہ کی طرح نظر آیا اور سوال و جواب بھی ویسے ہی۔ عرض گزار ہوئی کہ بارگاہ الٰہی میں دعا کیجئے مجھے اس گروہ میں شامل فرما لے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس یہ اپنے خاوند حضرت عبادہ بن صامت کے ساتھ جہاد

ف: حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دیا تھا کیونکہ پروردگار عالم نے آپ کو تشریعی امور میں بھی اختیار مرحمت فرمایا تھا۔ اس بات کا اگر قرآن و حدیث سے مدلل بیان دیکھنا چاہے تو چودھویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ الامن والعلیٰ دیکھئے کہ ان ایمان افروز بیانات سے دل کی کائنات جگمگا اٹھے گی۔ آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور کی دولت میسر آئے گی کیونکہ محبوب خدا کی ذات والا صفات ہی قرار جان قلب وجان اور جان ایمان ہے۔ رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی حُبَّ حَبِیْبِہٖ الْکَرِیْمِ، آمین۔

باب ۵۸ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنَّمَا تُقَاتِلُوْنَ بِاَعْمَالِكُمْ وَقَوْلُهٗ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُ وَاُسْلِمُ قَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيْلًا وَّاُجِرَ كَثِيْرًا۔

باب ۵۹ مَنْ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهٗ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُّ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى۔

جنگ سے پہلے نیک عمل کرنا۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میدان جہاد میں تم اپنے اعمال کے مطابق لڑنا سیکھو گے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کو وہ بات بڑی ناپسند ہے کہ کہو وہ جو نہ کرو۔ بے شک اللہ دوست رکھتا ہے جو اس کی راہ میں صفیں باندھ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلح آدمی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں جہاد کروں یا پہلے اسلام قبول کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ پہلے اسلام قبول کرو اس کے بعد جہاد کرنا۔ پس وہ مسلمان ہو گیا پھر کافروں سے لڑا اور جام شہادت نوش کر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص نے عمل تو تھوڑا کیا لیکن ثواب بہت پایا۔

نامعلوم شخص کا تیر لگنے سے مر جانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ بن سراقہ کی والدہ محترمہ حضرت ام ربیع بنت براء بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا نبی اللہ! مجھے حارثہ کا حال بتائیے جو بدر کی لڑائی میں مارا گیا تھا، جبکہ اسے نامعلوم تیر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں۔ اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو میں دل کھول کر اس پر گریہ وزاری کروں؟ ارشاد فرمایا۔ اے ام حارثہ! وہ جنت کے باغوں میں ہے اور بے شک تیرے لخت جگر نے فردوس اعلیٰ پائی ہے۔

ف: سبحان اللہ! کیا بات ہے شاہد مطلق کی کہ زمین پر رہتے ہوئے جنت کا مشاہدہ فرمایا کرتے تھے۔ یہ اپنی آنکھوں سے دیکھ

كَانَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ تَابَعَهُ الْأُوَيْسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ.

بَابُ ٦٨ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ.

٨٤ - وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى مِائَةِ امْرَأَةٍ أَوْ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ كُلُّهُنَّ يَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ.

بَابُ ٦٩ الشَّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ.

٨٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلَى فَرَسٍ وَقَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا.

٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هَذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا.

تلواروں کے سائے میں ہے۔ اس کی متابعت اُوَیسی، ابو الزناد، موسیٰ بن عقبہ کے واسطے سے کرتے ہیں۔

جہاد کے لیے اولاد کی دعا مانگنا

حضرت ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ فرمایا۔ آج رات میں اپنی سو یا ننانوے بیویوں کے پاس جاؤں گا تاکہ ایسے شہسوار جنیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ ان کے ایک ساتھی نے ان شاء اللہ کہا، یاد دلانے کے لیے، لیکن انھوں نے ان شاء اللہ نہ کہا، پس ان میں سے ایک کے سوا کوئی بھی حاملہ نہ ہوئی اور اس سے بھی آدھا بچہ پیدا ہوا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو سب کے ہاں بچے ہوتے جو گھوڑوں پر سوار ہوکر سارے کے سارے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

جنگ میں بہادری اور بزدلی دکھانا

حماد بن زید، ثابت، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے حسین، بہادر اور سخی تھے۔ ایک دفعہ اہل مدینہ کو کچھ خوف محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے آگے نکل گئے اور فرمایا ہم نے اسے دریا کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔

محمد بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوۂ حنین سے لوٹتے وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب میں تھے اور دوسرے حضرات بھی ساتھ تھے۔ پس کچھ لوگ بعجلت آپ سے چمٹ کر سوال کرنے لگے، یہاں تک کہ آپ کو دھکیلتے ہوئے ایک درخت کے نیچے لے گئے جس کے کانٹوں نے آپ کی چادر مبارک بھی کھینچ لی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہاں ٹھہر کر فرمایا میری چادر مجھے دے دو۔ اگر میرے پاس ان کانٹوں کے برابر بھی بکریاں ہوتیں تو میں ضرور تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل، جھوٹا یا بزدل ہرگز نہ پاتے۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَهُ مُفْطِرًا إِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ غزوات کے دوران روزہ نہیں رکھا کرتے تھے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے انہیں ایام عیدین کے سوا کبھی روزہ چھوڑتے نہیں دیکھا۔

بَابٌ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ۔

قتل کے سوا شہادت کی سات صورتیں اور ہیں۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید پانچ ہیں (۱) طاعون سے مرنے والا (۲) پیٹ کی بیماری سے مرنے والا (۳) پانی میں ڈوب جانے والا (۴) دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا (۵) راہ خدا میں جام شہادت نوش کرنے والا۔

۹۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

بشر بن محمد، عبداللہ، عاصم، حفصہ بنت سیرین، حضرت انس بن مالک سے راوی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طاعون سے مرنے والے ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

بَابٌ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورًا رَحِيمًا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ خدا کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں سے بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے۔ سورۃ النساء آیت ۹۵، ۹۶۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابت کو طلب فرمایا وہ شانے کی ایک ہڈی لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اور اس آیت کو لکھ دیا اور حضرت ابن ام مکتوم نے اپنے عذر جہاد اپنے نابینا ہونے کی شکایت کا عذر کیا تو یہ آیت اتری لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں سامنے گیا اور ان کے پہلو

شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تُرَضَّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى كَتَبَ فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا۔

بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الْقِتَالِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ۔ فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ۔

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

بَابُ حَفْرِ الْخَنْدَقِ۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ

میں جا کر بیٹھ گیا۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ۔ لکھا رہے تھے۔ اس آیت کو لکھنے کے دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بھی حاضر بارگاہ ہو گئے اور دربار رسالت میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اگر میں طاقت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا۔ یہ بینائی سے محروم تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول معظم پر یہ آیت نازل فرمائی۔ اس وقت آپ کا زانوئے مبارک میرے زانو پر تھا جو مجھے اتنا بوجھل محسوس ہوا کہ زانو پھٹ جانے کا اندیشہ ہونے لگا۔ پھر بوجھ ہلکا ہو گیا جب اللہ تعالیٰ نے غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ کا اضافہ فرمایا۔

جنگ کے وقت صبر و استقلال سے کام لینا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط لکھا جس کو میں نے بھی پڑھا۔ اس میں تحریر تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارا کفار سے مقابلہ ہو تو صبر و استقلال سے کام لو۔

جہاد کی ترغیب۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ (سورۃ الانفال آیت ۶۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی جانب تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ صبح کے وقت سخت سردی میں مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں مصروف ہیں۔ ان کے پاس غلام بھی نہیں تھے جو یہ کام سرانجام دیتے۔ جب آپ نے ان کی تھکن اور بھوک ملاحظہ فرمائی تو زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہو گئے اے اللہ! اصل راحت تو آخرت کی راحت ہے۔ پس میرے انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔ دعا کے جواب میں عشق کے شیدا رسالت کے پروانوں نے یوں عرض کیا۔

؎ یہ کہتے ہیں کہ ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر
دم بدم عزم جہاد اپنا ہے تا عمر بھر

خندق کھودنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین و انصار مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنی پیٹھ پر مٹی لے جاتے وقت

الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ.

بَابُ سَفَرِ الْاِثْنَيْنِ

۱۱۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا أَنَا وَصَاحِبٌ لِي أَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا.

بَابٌ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۱۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۱۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ وَابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ تَابَعَهُ مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ.

۱۱۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ.

بَابٌ الْجِهَادُ مَاضٍ مَعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

بَابُ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمِنْ رِبَاطِ

آپ نے تیسری بار دریافت فرمایا تو حضرت زبیرؓ ہی لبیک کہنے والے تھے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے

دو آدمیوں کا مل کر سفر کرنا۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے وطن کو لوٹنے لگا تو آپ نے مجھ سے اور میرے ساتھی سے فرمایا۔ اذان دینا اور تکبیر کہنا اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔

گھوڑوں کی پیشانیوں پر قیامت تک کے لیے بھلائی لکھی گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک خیر و برکت وابستہ رہے گی۔

حضرت عروہ بن الجعد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت کے لیے برکت وابستہ کر دی گئی اسے سلیمان نے بھی شعبہ حضرت عروہ بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عروہ بن ابی الجعد سے ان کی روایت کی گئی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

جہاد جاری رہنا چاہیے امیر خواہ نیک ہو یا بد۔

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک کے لیے وابستہ ہو کر رہ گئی ہے۔

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں پر بھلائی قیامت تک کے لیے لکھ دی گئی ہے یعنی اجر و ثواب اور مال غنیمت۔

جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہاد

أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا۔

کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان میں جو شرک نہ کرتا ہو اسے عذاب نہ دے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دوں؟ فرمایا یہ خوشخبری نہ سناؤ ورنہ اسی پر بس کر جائیں گے (اور نیک اعمال چھوڑ دیں گے)۔

۱۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ کچھ خطرہ محسوس ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا مستعار لیا جس کو مندوب کہتے تھے۔ واپسی پر آپ نے فرمایا ہمیں تو کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح (تیز رفتار) پایا ہے۔

ف: حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھوڑا آہستہ یعنی اڑیل تھا۔ دوسری روایت کے مطابق بہت سست رفتار تھا اور کسی کو اپنے اوپر سوار نہیں ہونے دیتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطرے کی اس رات میں اس گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس کے اندر ان ہی دو باتوں کے بدلے میں حیرت انگیز رفتار پیدا ہو گئی تھی جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔ ساتھ ہی وہ گھوڑا بہت تیز رفتار ہو گیا تھا اور اس وقت کے بعد کوئی گھوڑا اس سے سبقت نہیں لے جا سکتا تھا۔ یہ محبوب پروردگار کے ساتھ نسبت قائم ہو جانے کی برکت ہے۔ سبحان اللہ جس چیز کو ان سے نسبت ہو جاتی ہے وہ دوسری تمام ہم جنس چیزوں سے ممتاز ہو جاتی ہے۔ خدائے ذوالمنن ہمیں بھی اپنے محبوب کی یہ نسبت مرحمت فرمائے، آمین ____ یہ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۱۲۹، ۱۳۱۶، ۲۲۰۸، ۲۲۱، ۱۱۵۵ کے تحت بھی ہے۔

بَابُ ۹۲ مَا يُذْكَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ

بعض گھوڑے منحوس ہوتے ہیں۔

۱۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّارِ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ نحوست گھوڑے، عورت اور گھر ان تین چیزوں میں ہوتی ہے۔

۱۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ عورت، گھوڑا اور رہنے کی جگہ (گھر) ہے۔

بَابُ ۹۳ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً۔

گھوڑا رکھنے کے مقاصد تین ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے۔ (سورۂ النحل، آیت ۸)

۱۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو

فِي طَوَائِفِ أَصْحَابِهِ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَعْطُوهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ.

مسجد نبوی کے اندر داخل ہو گئے۔ میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اونٹ کو میں نے بلاط کے ایک گوشے میں باندھ دیا پھر میں عرض گزار ہوا کہ آپ کا یہ اونٹ آپ کا ہے۔ آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کے گرد پھرتے ہوئے فرمایا یہ ہمارا اونٹ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد چند اوقیہ سونا میرے پاس بھیجا اور فرمایا کہ یہ جابر کو دے دینا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہیں پوری قیمت مل گئی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں فرمایا قیمت اور اونٹ دونوں تمہیں دیئے

بَابُ ٩٥ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالْفُحُولَةِ مِنَ الْخَيْلِ وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّونَ الْفُحُولَةَ لِأَنَّهَا أَجْرَى وَأَجْسَرُ.

۱۲۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ وَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

شریر جانور اور نر گھوڑے پر سواری کرنا۔ راشد بن سعد فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلاف نر جانور پر سواری کرنا زیادہ پسند کرتے تھے کیونکہ وہ زیادہ جری اور دلیر ہوتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے گھوڑا مستعار لیا جسے مندوب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ فرمایا۔ ہمیں تو کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور اس گھوڑے کو ہم نے سمندر کی طرح تیز رفتار پایا۔

بَابُ ٩٦ سِهَامِ الْفَرَسِ

۱۲۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا وَقَالَ مَالِكٌ يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِينِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَلَا يُسْهَمُ لِأَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ.

مالِ غنیمت میں گھوڑے کا حصہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں گھوڑے کے دو حصے اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غنیمت میں گھوڑوں کو حصہ دے گا خواہ عربی گھوڑے ہوں یا ترکی کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ گھوڑے اور خچر اور گدھے تاکہ تم ان پر سواری کرو (سورۃ النحل، آیت ۸) اور ایک سے زیادہ گھوڑوں کا حصہ نہیں لگایا۔

بَابُ ٩٧ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْحَرْبِ.

۱۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا لَقِينَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوا فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُونَا

میدانِ جنگ سے دوسرے کے جانور کو لے جانا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جنگِ حنین میں کیا آپ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ جواب دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے تھے۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ اگرچہ بڑے تیر انداز تھے لیکن جب ہم ان سے معرکہ آرا ہوئے تو وہ بھاگ نکلے اب مسلمان مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو انہوں نے تیروں سے ہمارے سینوں کو چھلنی کرنا شروع کر دیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بِالسِّهَامِ فَأَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَعَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ. أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ - أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ.

وہ ہمیں تیروں سے اور بے شک میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور بیشک ابو سفیان بن حارث نے اس کی لگام پکڑ رکھی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب جیسے سردار کا لخت جگر ہوں۔

بَابُ الرِّكَابِ وَالْغَرْزِ لِلدَّابَّةِ

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

جانور کے رکاب تسمے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے قدم مبارک اونٹنی کی رکاب میں رکھتے اور وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی تو ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے آپ احرام باندھتے۔

بَابُ رُكُوبِ الْفَرَسِ الْعُرْيِ.

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ اسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ.

گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سواری کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اس حالت میں ملے کہ آپ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے جس پر زین ہی نہ تھی اور تلوار آپ کی گردن میں لٹک رہی تھی۔

بَابُ الْفَرَسِ الْقَطُوفِ.

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ كَانَ يَقْطِفُ أَوْ كَانَ فِيهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارَى.

سست رفتار گھوڑا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مدینہ منورہ والوں کو خوف محسوس ہوا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا یا اس میں سستی تھی جب آپ واپس تشریف لائے تو فرمایا۔ ہم نے تو تمہارے گھوڑے کو دریا کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔ پس اس کے بعد اس گھوڑے سے کوئی سبقت نہ لے جا سکا۔

بَابُ السَّبْقِ بَيْنَ الْخَيْلِ.

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَأَجْرَى مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ سُفْيَانُ بَيْنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ وَبَيْنَ ثَنِيَّةِ

گھوڑوں کی دوڑ کرانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جن کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ حفیا سے ثنیۃ الوداع تک کروائی اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ گھوڑے دوڑانے والوں میں سے ایک میں بھی تھا۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حفیا اور ثنیہ کے درمیان پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے جبکہ ثنیہ اور زریق کا فاصلہ ایک

إلى مسجد بني زريق ميل.

باب ۱۰۲ إضمار الخيل للسبق

۱۳۳ - حدثنا أحمد بن يونس حدثنا الليث عن نافع عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم سابق بين الخيل التي لم تضمر وكان أمدها من الثنية إلى مسجد بني زريق وأن عبد الله بن عمر كان سابق بها قال أبو عبد الله أمدا غاية فطال عليهم الأمد.

باب ۱۰۳ غاية السبق للخيل المضمرة

۱۳۴ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا معاوية حدثنا أبو إسحاق عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال سابق رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الخيل التي قد أضمرت فأرسلها من الحفياء وكان أمدها ثنية الوداع فقلت لموسى فكم كان بين ذلك قال ستة أميال أو سبعة وسابق بين الخيل التي لم تضمر فأرسلها من ثنية الوداع وكان أمدها مسجد بني زريق قلت فكم بين ذلك قال ميل أو نحوه وكان ابن عمر ممن سابق فيها.

باب ناقة النبي صلى الله عليه وسلم

قال ابن عمر أردف النبي صلى الله عليه وسلم أسامة على القصواء وقال المسور قال النبي صلى الله عليه وسلم ما خلأت القصواء.

۱۳۵ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا معاوية حدثنا أبو إسحاق عن حميد قال سمعت أنسا يقول كانت ناقة النبي صلى الله عليه وسلم يقال لها العضباء.

۱۳۶ - حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا زهير عن حميد عن أنس قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم ناقة تسمى العضباء لا تسبق قال حميد أو لا تكاد تسبق فجاء أعرابي على قعود فسبقها فشق ذلك على المسلمين

میل ہے۔

دوڑ جیتنے کے لیے گھوڑا تیار کرنا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک کروائی اور حضرت عبد اللہ بن عمر نے بھی اس گھوڑ دوڑ میں حصہ لیا تھا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امد سے مراد غایت اور آخری حد ہے جیسا کہ سورۂ احقاف میں فطال علیہم الامد آیا

گھوڑ دوڑ کی حد مقرر کرنا۔

نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ (ریس کے) گھوڑوں کی دوڑ کروائی۔ ان کے دوڑنے کا مقام حفیا تھا اور پہنچنے کی جگہ ثنیۃ الوداع تھی۔ میں (ابو اسحاق راوی) نے موسیٰ سے پوچھا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا چھ یا سات میل اور بغیر تربیت یافتہ (نان ریس) گھوڑوں کی دوڑ بھی کروائی گئی جو ثنیۃ الوداع سے دوڑائے گئے اور ان کے پہنچنے کی جگہ بنی زریق کی مسجد تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا: ایک میل کے لگ بھگ۔ حضرت ابن عمر نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

قصوا کا ذکر۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ کا نام ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ قصوا پر سرور دو عالم نے اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ رحمت دو عالم نے

حمید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کی ایک ناقہ کا نام عضباء تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ عضباء نامی سے کوئی اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی۔ حمید راوی فرماتے ہیں کہ سبقت لے جانے کے قریب بھی نہ پہنچتی تھی۔ پس کوئی ناقہ سوار اعرابی آیا اور اس کی اونٹنی عضباء سے آگے نکل گئی۔ مسلمانوں

١٣١ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا معاوية بن عمرو حدثنا أبو إسحاق عن عبد الله بن عبد الرحمن الأنصاري قال سمعت أنسا يقول دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابنة ملحان فاتكأ عندها ثم ضحك فقالت لم تضحك يا رسول الله فقال ناس من أمتي يركبون البحر الأخضر في سبيل الله مثلهم مثل الملوك على الأسرة فقالت يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم قال اللهم اجعلها منهم ثم عاد فضحك فقالت له مثل أو مم ذلك فقال لها مثل ذلك فقالت ادع الله أن يجعلني منهم قال أنت من الأولين ولست من الآخرين قال أنس فتزوجت عبادة بن الصامت فركبت البحر مع بنت قرظة فلما قفلت ركبت دابتها فوقصت بها فسقطت عنها فماتت.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر جلوہ افروز ہوئے (تو ٹیک لگا اور سو گئے) پھر ہنسے تو انھوں نے دریافت کیا، یارسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ فرمایا میری امت کے کچھ افراد راہ خدا میں سبز سمندر پر سواری کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھتے ہیں۔ عرض گزار ہوئیں، یارسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرمائے۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اسے ان میں شامل فرمائے۔ آپ پھر سو گئے اور پھر ہنسے اور پھر اسی طرح پوچھا گیا، تو آپ نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ انھوں نے التجا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے، مجھے اس گروہ میں شامل فرمائے۔ فرمایا، تمہارا شمار پہلے گروہ میں ہے نہ کہ دوسرے میں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس کے بعد انھوں نے حضرت عبادہ بن صامت سے نکاح کر لیا۔ پھر یہ حضرت معاویہ کی بیوی ابنت قرظہ کے ہمراہ بحری سفر پر نکلیں۔ جب واپس لوٹیں تو اپنے جانور پر سوار ہونے لگیں لیکن اس سے گر پڑیں اور جاں بحق ہو گئیں۔

باب حمل الرجل امرأته في الغزو دون بعض نسائه۔

دوسری بیویوں کو چھوڑ کر ایک کو جہاد میں ساتھ لے جانا۔

١٣٢ - حدثنا حجاج بن منهال حدثنا عبد الله بن عمر النميري حدثنا يونس قال سمعت الزهري قال سمعت عروة بن الزبير وسعيد بن المسيب وعلقمة بن وقاص وعبيد الله بن عبد الله عن حديث عائشة كل حدثني طائفة من الحديث قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يخرج أقرع بين نسائه فأيتهن يخرج سهمها خرج بها النبي صلى الله عليه وسلم فأقرع بيننا في غزوة غزاها فخرج فيها سهمي فخرجت مع النبي صلى الله عليه وسلم بعد ما أنزل الحجاب.

عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب و علقمہ بن وقاص و عبید اللہ بن عبد اللہ ان چاروں حضرات نے احادیث عائشہ بیان کی ہیں ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے نکلنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کا نام نکل آتا۔ اس کو ساتھ لے جاتے۔ ایک غزوہ کے لیے جاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو میرا نام نکلا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ میں نکلی اور یہ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کی بات ہے۔

باب غزو النساء وقتالهن مع الرجال

عورتوں کا مردوں کے ساتھ ہو کر جہاد کرنا۔

١٣٣ - حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جنگ احد میں

١٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ رُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ قَالَ انْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگ گیا۔ انہوں نے مجھ سے تیر نکالنے کے لیے کہا۔ میں نے تیر نکال دیا تو اس سے خون بہنے لگا۔ پس میں نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر صورت حال عرض کی تو آپ نے دعا فرمائی، اے اللہ اپنے بندے ابوعامر کی مغفرت فرما۔

بَابُ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

میدان جہاد میں پاسبانی کرنا۔

١٣٨ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایک سفر میں) بیدار رہے تھے، پس جب مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو فرمایا، کاش! آج میرا کوئی نیک ساتھی رات کو میرا پہرہ دے۔ جب آپ نے ہتھیار کی آواز سماعت فرمائی تو دریافت کیا، کون ہے؟ جواب ملا، میں سعد بن ابی وقاص ہوں، آپ کی بارگاہ کا پہرہ دینے آیا ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سو گئے۔

١٣٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْقَطِيْفَةِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ لَمْ يَرْفَعْهُ إِسْرَائِيْلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ وَقَالَ تَعْسًا كَأَنَّهُ يَقُوْلُ فَأَتْعَسَهُمُ اللهُ طُوْبٰى فُعْلٰى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَهِيَ يَاءٌ حُوِّلَتْ إِلَى الْوَاوِ وَهِيَ مِنْ يَطِيْبُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، روپے پیسے کا بندہ تباہ ہوا اور چادر کمبل کا بندہ تباہ ہوا۔ اگر انہیں یہ چیزیں مل جائیں تو خوش ورنہ ناخوش ہو جاتے ہیں۔ ایسا تباہ اور سرنگوں ہوا۔ حالانکہ جب اسے کانٹا چبھے تو نہ نکلے۔ خوشخبری ہے اس بندے کے لیے جس نے اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی ہے، بال پراگندہ اور قدم گرد آلود ہیں۔ اگر اسے پہرے پر لگایا جاتا ہے تو پہرہ دیتا ہے۔ اگر فوج کے پیچھے رکھا جاتا ہے تو پیچھے ہو رہتا ہے۔ اگر اجازت مانگتا ہے تو اجازت نہ ملے۔ اگر وہ کسی کی سفارش کرے تو سفارش نہ مانی جائے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ابوحصین سے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا ہے۔ تعسًا کا مطلب یہ ہے گویا فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا۔ طوبیٰ فُعلیٰ کے وزن پر ہر پاکیزہ چیز کو کہتے ہیں اور اس کی یاء یہاں واؤ سے بدل گئی ہے اور یہ یطیب سے مشتق ہے۔

بَابُ ۱۱۵ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ۔

جہاد میں خدمتِ مجاہدین کی فضیلت۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ رض قَالَ جَرِيرٌ إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لَا أَجِدُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہم سفر ہوا تو وہ میری خدمت کرتے تھے حالانکہ وہ عمر میں انس سے بڑے تھے حضرت جریر نے فرمایا کہ میں نے انصار کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے تو میں بھی جس کسی کو دیکھتا ہوں اس کی عزت کرتا ہوں۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلا تاکہ آپ کی خدمت کرتا رہوں۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر سے لوٹے اور احد پہاڑ آپ کو نظر آیا، تو فرمایا، یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر اپنے دستِ مبارک سے مدینہ منورہ کی جانب اشارہ کر کے کہا۔ اے اللہ! میں اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان والی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔

ف: کوہ احد بے جان ہونے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور مدینہ منورہ کا ہر ہر ذرہ فرحت اور کنکر انسانوں کے سوا اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتی ہے بلکہ انسان جاندار اور عقل سے بہرہ مند بھی ہیں کے باوجود اگر کوئی آدمی محبوبِ خدا سے محبت نہ رکھے تو ایسے انسان سے بے جان اور بے عقل مخلوق بہتر ہے اور ایسا انسان سے گیا شمار ہوتا ہے۔ جبکہ جو انسان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھتے ہیں اور اس محبت کے تقاضے بھی پورے کرتے ہیں تو وہ تمام رشتوں سے بھی اعلیٰ مقام پاتے ہیں وہی داستانِ سوختہ اس بزم جہاں میں شمع محفل ہوتے ہیں اور ان کے بیچ میں خود اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرنے لگتا ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۚ وَاللهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔

(آل عمران، آیت ۳۱)

اے محبوب! تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دوسری اہم بات اس حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو حرام کرنے کی نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَدَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔

بَابُ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ۔

١٥٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔

سے تو یہ بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا نیز نماز کے لیے جتنے قدم اٹھائے جائیں یہ بھی صدقہ ہیں اور کسی کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔

جہاد میں ایک روز کی نگرانی کا درجہ اور ارشاد باری تعالے ہے: "اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمن سے آگے رہو" (سورۂ آل عمران، آیت آخری)۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں ایک روز نگہبانی کرنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی کو ایک کوڑا رکھنے کی جگہ مل جانا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور شام یا صبح کے وقت اگر کوئی اللہ کی راہ میں نکلے تو یہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

بَابُ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ

١٥٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ لِي غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي حَتّٰى أَخْرُجَ إِلٰى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ مُرْدِفِي وَأَنَا غُلَامٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنْ مَنْ

خدمت کے لیے جہاد میں کسی لڑکے کو لے جانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میری خدمت کے لیے اپنے لڑکوں میں سے کسی ایک لڑکے کو مقرر کر دو جب آپ خیبر کی جانب نکلے تو حضرت ابو طلحہ مجھے ساتھ لے گئے اور میں قریب البلوغ تھا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری کا شرف مجھے حاصل ہوا۔ جب آپ کسی جگہ قیام پذیر ہوتے تو میں آپ کا زبان مبارک سے یہ الفاظ سنتا: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں غم، ملال، عاجزی، سستی، بخل، نامردی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے۔ پھر ہم خیبر پہنچ گئے۔ جب اللہ تعالٰے نے اس قلعہ کو فتح کروا دیا تو بارگاہ رسالت میں صفیہ بنت حیی بن اخطب کے حسن و جمال کا ذکر ہوا، جن کا خاوند اس جنگ میں مارا گیا تھا اور وہ حالت عروسی میں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنی زوجیت کے لیے پسند فرمایا۔ پس انہیں لے کر مقام صہبا میں پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہو گئیں اور آپ

حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرَ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ.

نے انہیں ہم بستری کا شرف بخشا۔ پھر ایک چمڑے کے دسترخوان پر حیس رکھا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے ارد گرد ہوں انہیں کھانے کے لیے بلا لاؤ۔ رسولِ خدا نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہی ولیمہ کیا تھا۔ پھر مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اس وقت فرط) اپنی چادر مبارک اٹھا دیتے۔ پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ جاتے تو حضرت صفیہ آپ کے مبارک گھٹنے پر پیر رکھ کر سوار ہو جاتیں۔ ہم برابر چلتے رہے یہاں تک کہ جب مدینہ منورہ کے قریب آ پہنچے تو آپ نے کوہِ احد کی جانب دیکھا اور فرمایا۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر مدینہ منورہ کی جانب دیکھا اور کہا اے اللہ! میں اس کے دونوں سنگستانوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا۔ اے اللہ! اہلِ مدینہ کے مد اور صاع میں برکت فرما۔

بَابُ رُكُوبِ الْبَحْرِ

سمندری سفر

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِي بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مَعَهُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَيَقُولُ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَوَقَعَتْ فَانْدَقَّتْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتایا۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے گھر دن میں آرام فرما ہو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ انہوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ فرمایا مجھے اپنی امت کے ایک گروہ کو دیکھ کر تعجب ہوا، جو سمندر پر اس طرح سواری کر رہے ہیں جیسے بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھے ہوں۔ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم ان لوگوں کے ساتھ ہو۔ آپ پھر سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ آپ نے دو یا تین مرتبہ اسی طرح بتایا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے کہ مجھے اس گروہ میں شمار فرمائے۔ آپ نے فرمایا تم پہلے حضرات میں شمار ہو۔ چنانچہ حضرت عبادہ بن صامت نے اپنے نکاح میں لے لیا۔ پھر وہ انہیں ساتھ لے کر ایک جہاد میں گئے۔ جب واپس لوٹیں اور سوار ہونے کے لیے

قَتَلْتُهَا.

ہے جبکہ عرب، جو میں آ سواروں سے کر چکی اسلام کی گردن پامال ہوگئی۔

بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَاءَهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ.

لڑائی میں کمزوروں اور نیکوں کی مدد کرنا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو سفیان نے بتایا کہ مجھے قیصر روم نے کہا: میں نے تم سے یہ بات پوچھی تھی کہ قوم کے سردار اس (پیغمبر خدا) کے ساتھ ہیں یا غریب لوگ؟ تم نے بتایا کہ غریب (لوگ)۔ تو (سمجھو) رسولوں کے پیروکار غریب لوگ ہی ہوتے ہیں۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے دل میں خیال آیا کہ انہیں ان لوگوں پر فضیلت ہے جو مال کے لحاظ سے کم ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یاد رکھو! تمہارے کمزور لوگوں کے سبب تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں روزی دی جاتی ہے۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب لوگوں کی جماعتیں جہاد کریں گی، ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو؟ جواب اثبات میں ہوگا، پس وہ دشمن پر فتح پائیں گے۔ پھر ایک وقت ایسا آئے گا جب لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت اٹھائی ہو؟ جب انہیں بھی اثبات میں جواب ملے گا تو یہ بھی فتح یاب ہوں گے۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے ساتھ کوئی ایسا شخص ہے جس نے اصحاب رسول اللہ کی صحبت اٹھانے والوں کی صحبت اٹھائی ہو؟ کہا جائے گا: ہاں، پس وہ بھی فتح یاب ہو جائیں گے۔

بَابٌ لَا يَقُولُ فُلَانٌ شَهِيدٌ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ.

کسی کو شہید مت کہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس نے اس کی راہ میں جہاد کیا، اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوا ہے۔

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

الرحمن عن أبي حازم عن سهل بن سعد الساعدي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم التقى هو والمشركون فاقتتلوا فلما مال رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى عسكره ومال الآخرون إلى عسكرهم وفي أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل لا يدع لهم شاذة ولا فاذة إلا اتبعها يضربها بسيفه فقال ما أجزأ منا اليوم أحد كما أجزأ فلان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إنه من أهل النار فقال رجل من القوم أنا صاحبه قال فخرج معه كلما وقف وقف معه وإذا أسرع أسرع معه قال فجرح الرجل جرحا شديدا فاستعجل الموت فوضع نصل سيفه بالأرض وذبابه بين ثدييه ثم تحامل على سيفه فقتل نفسه فخرج الرجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أشهد أنك رسول الله قال وما ذاك قال الرجل الذي ذكرت آنفا أنه من أهل النار فأعظم الناس ذلك فقلت أنا لكم به فخرجت في طلبه ثم جرح جرحا شديدا فاستعجل الموت فوضع نصل سيفه في الأرض وذبابه بين ثدييه ثم تحامل عليه فقتل نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك إن الرجل ليعمل عمل أهل الجنة فيما يبدو للناس وهو من أهل النار وإن الرجل ليعمل عمل أهل النار فيما يبدو للناس وهو من أهل الجنة.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کا مقابلہ ہوا اور قتل و قتال کا گرم بازاری ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی فوج کا رخ پھیر فرمایا اور دوسروں نے اپنے لشکر کا۔ اصحاب رسول اللہ میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو کسی بھاگتے ہوئے مشرک کو زندہ نہ چھوڑتا بلکہ تعاقب کر کے اسے تلوار سے موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ حضرت سہل نے کہا، آج فلاں کے برابر ہم میں سے کوئی کام نہیں آیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن وہ تو دوزخی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا، میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ میں اس کے ساتھ رہا، وہ جہاں کھڑا ہوتا میں بھی اسی جگہ کھڑا ہو جاتا، جب وہ دوڑتا تو میں بھی اس کے ساتھ دوڑنے لگتا۔ بتایا کہ اس شخص کو شدید زخم آیا تھا اس لیے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور اس کی نوک پر اپنا سینہ رکھ کر اپنی تلوار پر سارا بوجھ رکھ دیا اور یوں خودکشی کر لی۔ پھر وہ آدمی (مشاہدہ کرنے والا) واپس بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا، میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے! وہ عرض گزار ہوا کہ آپ نے ابھی ابھی فلاں شخص کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے تو لوگوں کو یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوئی تھی۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ میں تمہیں اس کی حقیقت سے مطلع کروں گا۔ پس میں اس کی پڑتال کے لیے نکلا تو وہ شدید زخمی ہوا، تو اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے کے بیچ میں رکھ کر اس پر اپنا سارا بوجھ ڈال دیا اور اس طرح خودکشی کر لی۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک ایک شخص لوگوں کے دیکھنے میں تو اہل جنت جیسے عمل کرتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جہنمی ہوتا ہے اور ایک شخص ایسا ہوتا ہے کہ دیکھنے میں وہ جہنمیوں جیسے عمل کرتا ہے لیکن وہ جنتی ہوتا ہے۔

باب التحريض على الرمي وقول الله تعالى وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله ..

تیر اندازی کا شوق دلانا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ان کے لیے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان کافروں کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ

عَنْهُ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ.

١٦٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهُ فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُرْحِهِ فَرَقَأَ الدَّمُ.

١٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ.

١٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

بَابُ الدَّرَقِ

١٦٧ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَلَيَّ

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر مبارک کو اٹھا کر اس کا ہدف دیکھا کرتے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خود آپ کے سر مبارک پر توڑ دیا گیا، آپ کا چہرۂ پُرنور خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دو دندان مبارک شہید کر دیے گئے تو حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی بھر بھر کر لاتے تھے اور حضرت فاطمہ دھو رہی تھیں۔ جب دیکھا کہ دھونے سے خون اور زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم پر لگا دی تو خون بند ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی نضیر کا مال ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ نے جنگ کے بغیر اپنے رسول کو عطا فرما دیا، جس کے لیے مسلمانوں نے گھوڑے نہیں دوڑائے اور نہ جنگ کرنا پڑی۔ پس وہ مال خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہوا۔ آپ اس میں سے اپنے اہل و عیال کو ایک سال کا خرچ عطا فرما دیتے۔ پھر باقی کو ہتھیاروں، گھوڑوں وغیرہ سامانِ جہاد پر صرف فرماتے۔

عبداللہ بن شداد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا۔ میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت سعد کے سوا کسی شخص پر قربان ہونے کے لیے رسول خدا نے فرمایا ہو۔ ان کے لیے میں نے فرماتے سنا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان، تیر اندازی کر۔

ڈھال وغیرہ سے کھیلنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ

تھے۔ اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں تھیں جو جنگ بعاث کے واقعات کے اشعار گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور منہ پھیر لیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو انہوں نے مجھے ڈانٹ کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے شیطانی باجہ کیسا؟ تو

وعند القائلة۔

۱۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ۔

لٹکانا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی جانب جہاد کیا۔ جب رحمت دو عالم واپس لوٹے تو یہ بھی لوٹے۔ جب ہم نے دوپہر ایسے جنگل میں گزاری جس میں گھنے درخت تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور دیگر حضرات درختوں کے سائے میں ادھر ادھر بکھر گئے۔ سرور دو عالم ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہوئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ ابھی ہم تھوڑی دیر ہی سوئے تھے کہ آپ نے ہمیں طلب فرمایا جبکہ آپ کے پاس ایک اعرابی تھا۔ فرمایا: جب میں سو رہا تھا تو اس نے مجھ پر میری تلوار سونت لی۔ میں بیدار ہوا تو وہ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا: اب کون تمہیں مجھ سے بچائے گا؟ میں نے تین دفعہ جواب دیا۔ اللہ۔ آپ نے اس سے انتقام نہیں لیا اور وہ بیٹھ گیا۔

بَابُ لُبْسِ الْبَيْضَةِ

۱۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ حَصِيرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ

خود پہننا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ احد میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مجروح ہونے کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور زخمی کر دیا گیا تھا اور آپ کے سامنے کے دندان مبارک شہید کر دیئے گئے تھے اور خود آپ کے سر مبارک پر توڑ دیا گیا تھا۔ تو حضرت فاطمہ خاتون جنت نے خون دھویا اور حضرت علی شیر خدا پانی ڈالتے تھے۔ جب دیکھا کہ خون تو اور زیادہ بہتا جا رہا ہے تو چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا گیا۔ جب اس کی راکھ ہو گئی تو اسے زخم میں بھر دیا گیا اور خون بہنے سے رک گیا۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ كَسْرَ السِّلَاحِ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

۱۴۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ

مرتے وقت ہتھیار توڑ دینے جائز نہیں ہیں۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا ماسوائے اپنے ہتھیاروں کے، ایک خچر سفید اور کچھ زمین کے

وَبَغْلَتَهُ بَيْضَاءَ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔

بَابٌ ۱۳۱ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ وَالْاِسْتِظْلَالِ بِالشَّجَرِ۔

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ ح حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ قُلْتُ اللَّهُ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ۔

بَابٌ ۱۳۲ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضٌ فَلَمَّا

پیچھے صدقہ فرما دیا تھا۔

قیلولہ کے وقت سفر میں لوگوں کا امام سے جدا ہو جانا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ کسی غزوہ میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، تو ایک ایسی وادی میں قیلولہ کا وقت ہو گیا جس میں بہت سے درخت تھے۔ لوگ درختوں کے سائے میں ادھر ادھر بکھر گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہو گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی اور سو گئے۔ جب آپ بیدار ہوئے تو ایک اجنبی آدمی کو اپنے پاس دیکھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ اس نے میری تلوار سونت لی اور کہنے لگا، اب تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا، اللہ! تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی اور وہ یہ بیٹھا ہے لیکن آپ نے اس سے انتقام نہیں لیا۔

نیزہ بازی کے بارے میں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرا رزق میرے نیزے کے سائے تلے مقرر فرمایا گیا ہے اور ذلت و رسوائی اس کا مقدر کر دی گئی ہے جو میری مخالفت کرے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کے کسی راستے پر چلتے ہوئے اپنے بعض ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے۔ ساتھیوں میں بعض محرم تھے اور بعض غیر محرم۔ اسی اثنا میں ہم نے ایک گورخر دیکھا، تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوڑا مانگا، تو انہوں نے (محرم ہونے کے باعث) انکار کیا، جب اپنا نیزہ مانگا تب بھی انہوں نے انکار کیا۔ تو میں نے خود یہ چیزیں لیں اور گورخر پر حملہ کر کے اسے شکار کر لیا۔ اصحاب رسول کریم میں سے بعض حضرات

ف: یہ حدیث صحاح ستہ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) کی تمام کتابوں میں موجود ہے اور یہ حدیث کمل صورت میں نمبر (۹۸) کے تحت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لیے ریشمی کپڑا پہننا حرام فرمایا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خارش کے باعث حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ریشمی قمیض پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ اجازت خاص ان حضرات ہی کے لیے تھی کوئی دوسرا خارش کے باعث ریشمی قمیض پہننے کا مجاز نہیں۔

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس تخصیص کے احادیث مطہرہ میں پیک کے باسٹھ واقعات بیان کیے ہیں، جن کو پیش کرنے سے پہلے آپ نے یہ وضاحت بھی فرمائی ہے ـــــ امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں۔ وَمِنْ خَصَائِصِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے مستثنیٰ فرما دیتے۔ علامہ زرقانی کی شرح میں ہے یعنی بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ (وغیرہا کام) احکام ہی کی خصوصیت نہیں، حضور جس چیز سے چاہیں، جسے چاہیں خاص فرما دیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام جلیل جلال الدین سیوطی (رحمۃ اللہ علیہ) نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا۔ بَابُ اِخْتِصَاصِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّهٗ يَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ۔ اب اس بیان کا کہ خاص نبی ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں، جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔ امام قسطلانی نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے ذکر کیے اور امام سیوطی نے دس، پانچ وہ اور پانچ اور۔ فقیر نے ان زیادات سے تین واقعے ترک کر دیئے اور ۴۸ اور بڑھایے اور اُن کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ باسٹھ واقعے ہوئے۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ اُن کی تفصیل اسی ہر واقعے پر حدیث سے دیکھ لیجئے۔

مسلمان کا کام یہی ہے کہ اپنے آقا کے فضائل و کمالات اور خصائص حق الامکان بیان کرے نیز بیان کرنے اور سننے سے اُس کے دل کو راحت پہنچے۔ یہ امتی ہونے کی نشانی اور ایمان کا تقاضہ ہے۔ برعکس کو فرض بنا لینا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات اور خصائص کا انکار کرتے رہتے ہیں اسے دین کی بہت بڑی خدمت سمجھے اور توحید کا تقاضا قرار دیتے ہیں اور ایسا کرنے سے ان کے دلوں کو سرور پہنچتا ہے۔ وہ درحقیقت دنیا کے پردے میں بے دفائی کر رہے ہیں۔ خدا ایسے فضائل پرستی اسلام کو بھی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي السِّكِّيْنِ ۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فَاَلْقَى السِّكِّيْنَ ۔

چھری کا استعمال۔

جعفر بن عمرو بن امیہ کے والد ماجد سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ شانے کے گوشت میں سے کاٹ کر تناول فرما رہے تھے۔ اس کے بعد آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے نماز پڑھائی اور تازہ وضو نہ فرمایا۔ ابوالیمان، شعیب، زہری کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ جب آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے چھری ڈال دی۔

باب ٣١ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ۔

١٨٤۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ فَقُلْتُ أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا۔

رومیوں سے جنگ۔

عمیر بن اسود عنسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ ساحل حمص پر اپنے مکان میں فروکش تھے نیز ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے پاس تھیں۔ حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت ام حرام کہتی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا ان کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ حضرت ام حرام عرض گذار ہوئیں، یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ فرمایا، ہاں تم ان میں ہو۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے پایہ تخت میں جنگ کرے گا ان کی مغفرت فرما دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا میں ان میں ہوں؟ فرمایا نہیں۔

باب ٣٢ قِتَالِ الْيَهُودِ۔

١٨٥۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبِئَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

یہود سے جنگ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت تم یہود سے جنگ کرو گے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی کسی پتھر کے پیچھے چھپے گا تو پتھر کہے گا: اے عبداللہ! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کر دو۔

١٨٦۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم یہود سے جنگ نہ کرو حتیٰ کہ جس پتھر کے پیچھے یہودی ہو گا وہ پتھر بھی کہے گا: اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی ہے اسے قتل کر دو۔

باب ٣٣ قِتَالِ التُّرْكِ۔

١٨٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمْ

ترکوں سے جنگ۔

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہوں

بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ

۱۹۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطَى حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ.

۱۹۲ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الْقُنُوتِ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ.

۱۹۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

۱۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَنُحِرَتْ جَزُورٌ بِنَاحِيَةِ مَكَّةَ فَأَرْسَلُوا فَجَاءُوا مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوهُ عَلَيْهِ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَلْقَتْهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ لِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلِيبِ بَدْرٍ قَتْلَى قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَقَالَ شُعْبَةُ أُمَيَّةُ أَوْ أُبَيٌّ وَالصَّحِيحُ أُمَيَّةُ.

مشرکوں کے لیے ہزیمت اور زلزلے کی دعا کرنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ احزاب (جنگ خندق) کا دن آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اللہ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے ہمیں عصر کی نماز نہ پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قنوت میں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن الولید کو نجات دے۔ اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر کے کافروں پر سختی فرما اور ان کے لیے حضرت یوسف

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے لیے دعا مانگی: اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، جلد حساب لینے والے، اے اللہ! کافروں کے گروہ کو شکست دے۔ اے اللہ! انہیں شکست فرما اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے سایہ میں نماز ادا فرما رہے تھے تو ابو جہل اور قریش کے چند لوگوں نے کہا کہ مکہ کے باہر ایک اونٹنی ذبح کی گئی ہے۔ پس ایک آدمی بچہ دان کی اوجھڑی لے آیا اور وہ آپ کے اوپر ڈال دی گئی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور اسے اوپر سے ہٹایا۔ پھر آپ نے دعا مانگی: اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش کی گرفت فرما یعنی ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں بدر کے کنوئیں میں پڑا ہوا پایا۔ یہ قتل کر دیے گئے تھے۔ ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ساتویں شخص کا نام میں بھول گیا۔ یوسف بن ابو اسحاق اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ امیہ بن خلف ہے۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْيَهُودَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَلَعَنْتُهُمْ فَقَالَ مَا لَكِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ یہودی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور کہا۔ تم پر موت واقع ہو۔ میں ان پر لعنت کرنے لگی۔ آپ نے فرمایا، تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی، کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا۔ آپ نے فرمایا، کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے کہہ دیا تھا اور یہ تمہارے اوپر ہو۔

بَابٌ هَلْ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ۔

اہلِ کتاب کو اسلام کی دعوت اور قرآن کریم کی تعلیم دینا۔

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے قیصرِ روم کے لیے لکھا اور فرمایا کہ اگر تم (اسلام کی طرف سے) منہ پھیرو گے تو رعایا کا وبال بھی تمہارے اوپر ہوگا۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْهُدٰى لِيَتَأَلَّفَهُمْ۔

تالیفِ قلب کی خاطر مشرکین کے لیے دعائے ہدایت۔

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ قَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت طفیل بن عامر الدوسی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! قبیلہ دوس والوں نے نافرمانی کی اور حق سے منکر ہوئے تو ان کی بربادی کے لیے دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا، دوس ہلاک ہوئے پھر دعا مانگی، اے اللہ! دوس کو ہدایت فرما اور انہیں دین میں لے آ۔

بَابُ دَعْوَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَعَلٰى مَا يُقَاتَلُونَ عَلَيْهِ وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ۔

یہود و نصاریٰ کو دعوتِ اسلام اور کس بات پر ان سے جنگ کی جائے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کو لکھا اور جنگ سے پہلے انہیں دعوتِ اسلام دی۔

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصرِ روم کے لیے مکتوبِ گرامی لکھوانے کا ارادہ فرمایا، تو آپ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ وہ لوگ ایسے خط کو پڑھتے ہی نہیں جس پر مہر نہ ہو۔ تو آپ نے چاندی کی ایک انگشتری بنوائی۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ آپ کے دستِ مبارک میں اب بھی چمک رہی ہے۔ اس پر یہ الفاظ نقش کروائے تھے "محمد رسول اللہ"۔

ف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ بعد میں فرماتے ہیں کہ گویا اب بھی اس کی سفیدی کو آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی ہر ادا اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز صحابہ کرام کے دلوں اور دماغوں میں سمائی رہتی تھی۔ ان بزرگوں کی توجہ کا مرکز و محور آپ ہی تھے اور یہی صورت مسلمان ہے۔ اسی لیے تو شاعر مشرق نے مسلمانوں کو تلقین فرمائی ہے

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

۱۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ كِسْرٰى حَرَّقَهٗ فَحَسِبْتُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسریٰ کے لیے مکتوب گرامی بھیجا تو حکم فرمایا کہ یہ حاکم بحرین تک پہنچا دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچائے۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ میرا خیال ہے کہ سعید بن المسیب نے فرمایا کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے دعا کی کہ وہ پوری طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں۔

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ وَاَنْ لَّا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

رسول خدا کا اسلام و نبوت کی دعوت دینا اور یہ کہ ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں خدا کو چھوڑ کر۔ اور ارشاد باری ہے: "کسی آدمی کو حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب دے ..." (سورہ آل عمران، آیت ۷۹)

۲۰۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ اِلٰى اِيْلِيَاءَ شُكْرًا لِّمَا اَبْلَاهُ اللّٰهُ فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قیصر کے لیے مکتوب گرامی بھیجا تھا جس میں دعوت اسلام دی اور وہ مکتوب گرامی حضرت دحیہ کلبی کے ہاتھوں بھیجا اور آپ نے انہیں حکم دیا کہ یہ حاکم بصرہ کے سپرد کر دیں تاکہ وہ قیصر تک پہنچا دے۔ ان دنوں چونکہ قیصر کو اللہ تعالیٰ نے افواج ایران پر فتح دی تھی تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے حمص سے ایلیا گیا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مکتوب گرامی قیصر کو موصول ہوا تو پڑھ کر کہنے لگا کہ ان کی قوم کے کسی آدمی کو تلاش کر کے لاؤ تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اس سے کچھ دریافت

حِيْنَ قَرَأَهُ الْتَمِسُوا لِيْ هٰهُنَا أَحَدًا مِنْ قَوْمِهِ لِأَسْأَلَهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سُفْيَانَ أَنَّهُ كَانَ بِالشَّامِ فِيْ رِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوْا تِجَارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَوَجَدَنَا رَسُوْلُ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ فَانْطَلَقَ بِيْ وَبِأَصْحَابِيْ حَتّٰى قَدِمْنَا إِيْلِيَاءَ فَأُدْخِلْنَا عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسِ مُلْكِهِ وَعَلَيْهِ التَّاجُ وَإِذَا حَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِيْ فَقَالَ قَيْصَرُ أَدْنُوْهُ وَأَمَرَ بِأَصْحَابِيْ فَجُعِلُوْا خَلْفَ ظَهْرِيْ عِنْدَ كَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لِأَصْحَابِهِ إِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ وَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَنْ يَأْثُرَ أَصْحَابِيْ عَنِّي الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهُ حِيْنَ سَأَلَنِيْ عَنْهُ وَلٰكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ يَأْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّيْ فَصَدَقْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هٰذَا الرَّجُلِ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا فَقَالَ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ عَلَى الْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ فَيَزِيْدُوْنَ أَوْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ

قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ

کہا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مجھے ابوسفیان نے بتایا کہ ان دنوں وہ قریش کے بعض افراد کے ساتھ شام میں بغرض تجارت گئے ہوئے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار قریش کے درمیان صلح کی مدت مقرر ہوئی تھی۔ ابوسفیان نے بتایا کہ ہمیں قیصر کے قاصد نے شام کے کسی مقام پر پایا۔ پس وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایلیا لے گیا۔ جب ہم قیصر کے پاس پہنچے تو وہ اپنے دربار میں تاج پہن کر بیٹھا تھا اور روم کے بڑے بڑے سردار اس کے گرد موجود تھے اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے پوچھو کہ ان میں سے کون نسب کے لحاظ سے اس مدعی نبوت سے زیادہ قریب ہے؟ ابوسفیان نے بتایا کہ میں نے کہا میں بلحاظ نسب اوروں کی نسبت اس کے زیادہ قریب ہوں۔ پوچھا تمہارے اور ان کے درمیان کیا رشتہ ہے؟ میں نے جواب دیا۔ وہ میرا چچازاد بھائی ہے کیونکہ ہمارے پاس جماعت میں بنی عبد مناف میں سے میرے سوا اور کوئی نہ تھا۔ تو قیصر نے کہا کہ میرے نزدیک آجاؤ اور میرے ساتھیوں سے کہا کہ وہ میرے پیچھے کھڑے ہو جائیں۔ پھر قیصر نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس کے ساتھیوں سے کہو کہ میں مدعی نبوت کے بارے میں کچھ سوالات کرنے لگا ہوں اگر یہ (ابوسفیان) جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔ ابوسفیان کا کہنا ہے خدا کی قسم اس وقت اگر مجھے یہ حیا مانع نہ آتی کہ ساتھی مجھے جھوٹا کہیں گے جبکہ سوالات کے وقت میں غلط بیانی کروں گا، تو میں ضرور جھوٹ بولتا، لیکن مجھے اس بات سے حیا آئی کہ لوگ مجھے جھوٹا سمجھیں۔ پس میں نے اس سے سچ سچ بیان کر دیا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے پوچھو کہ تمہارے درمیان اس شخص کا نسب کیسا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ وہ ہم میں عالی نسب ہے۔ پوچھا کیا اس سے پہلے تم میں سے کسی اور نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ پوچھا کیا نبوت کا دعویٰ کرنے سے

پہلے تم نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔

فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ الْآنَ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَغْدِرَ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَلَمْ يُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا أَنْتَقِصُهُ بِهِ لَا أَخَافُ أَنْ تُؤْثَرَ عَنِّي غَيْرُهَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ أَوْ قَاتَلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ قُلْتُ كَانَتْ دُوَلًا وَسِجَالًا يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ عَلَيْهِ الْأُخْرَى قَالَ فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ قَالَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ لَهُ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ ذُو نَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَمُّ بِقَوْلٍ قَدْ قِيلَ قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ

پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ پوچھا کیا اس کی پیروی کرنے والے قوم کے سردار ہیں یا کمزور لوگ؟ میں نے جواب دیا وہ تو کمزور لوگ ہیں۔ پوچھا ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا گھٹتی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ پوچھا کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد ناراض ہو کر واپس اپنے دین میں آیا ہے؟ میں نے جواب دیا کوئی نہیں۔ پوچھا کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں اور ہماری ان کے ساتھ لڑائی نہ کرنے کی ایک مدت مقرر ہے لیکن ہمیں وعدہ خلافی کا اندیشہ ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ اس کے علاوہ میرے لیے ایک جملہ بھی شامل کرنا ممکن نہ ہوا کیونکہ ڈر تھا کہ ساتھی مجھے جھوٹا کر دیں گے۔ پوچھا کیا کبھی تم نے اس سے یا اس نے تم سے لڑائی کی ہے؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ پوچھا تو تمہاری اور اس کی لڑائی کا انجام کیا ہوتا تھا؟ میں نے جواب دیا، لڑائی تو ڈول کی طرح ہے، کبھی کبھی وہ ہم پر غلبہ پالیتے ہیں کبھی ہم ان پر۔ پوچھا وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ میں نے جواب دیا وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم صرف ایک خدا کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہ کریں اور جن کو ہمارے آباؤ اجداد پوجتے تھے ان کی پرستش سے ہمیں منع کرتا ہے اور ہمیں نماز پڑھنے، صدقہ دینے، پرہیزگاری، وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کا حکم کرتا ہے۔ قیصر (ہرقل) نے اپنے ترجمان سے کہا، جب میں یہ سب کچھ بیان کر چکا، کہ اس سے کہو: میں نے تم سے اس کے نسب کی بابت پوچھا تو تم نے بتایا

وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمْ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ

کہ وہ تم میں عالی نسب ہے اور ہر رسول اپنی قوم کے ایسے ہی نسب میں مبعوث ہوا اور میں نے تم سے پوچھا کہ تم میں سے کیا کسی نے پہلے بھی نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ وہ اس بات میں پہلے شخص کی پیروی کر رہا ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کیا تم نے اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے؟ اس کا تم نے نفی میں جواب دیا تو میں نے

٢٠٣۔ حدثنا قتيبة حدثنا إسمعيل بن جعفر عن حميد عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا غزا بنا حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن حميد عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج إلى خيبر فجاءها ليلا وكان إذا جاء قوما بليل لا يغير عليهم حتى يصبح فلما أصبح خرجت يهود بمساحيهم ومكاتلهم فلما رأوه قالوا محمد والله محمد والخميس فقال النبي صلى الله عليه وسلم الله أكبر خربت خيبر إنا إذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ساتھ لے کر جہاد فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر کی جانب نکلے تو وہاں رات کے وقت پہنچے اور آپ جب رات کے وقت کسی قوم کے پاس پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے ان کے خلاف جہاد نہیں فرماتے تھے۔ صبح ہوئی تو بعض یہودی کسیاں اور ٹوکرے لے کر قلعہ سے باہر نکلے۔ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو چلانے لگے محمد، خدا کی قسم محمد اور فوج۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اکبر کی صدا بلند فرمائی اور فرمایا۔ خیبر تباہ ہو گیا کیونکہ جس قوم کے میدان میں ہم اترتے ہیں اس کی صبح شام غریباں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

٢٠٤۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري حدثنا سعيد بن المسيب أن أبا هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فمن قال لا إله إلا الله فقد عصم مني نفسه وماله إلا بحقه وحسابه على الله رواه عمر وابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ملا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ یہ نہ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پس جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس نے اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ اس کو حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

باب من أراد غزوة فورى بغيرها ومن أحب الخروج يوم الخميس.

ارادے کا مقام ظاہر نہ کرنا اور جمعرات کو سفر کرنا۔

٢٠٥۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك أن عبد الله بن كعب وكان قائد كعب من بنيه قال سمعت كعب بن مالك حين تخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد غزوة إلا ورى بغيرها.

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں حضرت عبد اللہ بن کعب سرگروہ تھے انہوں نے حضرت کعب بن مالک کی زبانی سنا جب وہ رسول خدا سے پیچھے رہ گئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے خلاف جہاد کا ارادہ فرماتے تو اپنے اصلی نشانے کا اظہار نہیں فرمایا کرتے تھے۔

٢٠١ - حدثني أحمد بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا يونس عن الزهري قال أخبرني عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب ابن مالك قال سمعت كعب بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قلما يريد غزوة يغزوها إلا ورى بغيرها حتى كانت غزوة تبوك فغزاها رسول الله صلى الله عليه وسلم في حر شديد واستقبل سفرا بعيدا ومفازا واستقبل غزو عدو كثير فجلى للمسلمين أمرهم ليتأهبوا أهبة عدوهم وأخبرهم بوجهه الذي يريد وعن يونس عن الزهري قال قال أخبرني عبد الرحمن بن كعب بن مالك أن كعب بن مالك كان يقول لقلما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج إذا خرج في سفر إلا يوم الخميس.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کا ارادہ فرماتے تو مصلحت کے تحت دوسرا مقام ظاہر فرماتے حتیٰ کہ غزوہ تبوک کا جب موقع آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سخت گرمی میں یہ طویل سفر اختیار فرمایا، حالانکہ راستے میں جنگلات اور آگے دشمنوں کی کثیر تعداد تھی۔ تو آپ نے مسلمانوں کو اس سے مطلع کر دیا تھا تاکہ وہ صورت حال کے مطابق تیاری کر لیں اور اپنا ارادہ بھی بتا دیا۔ یونس، زہری، عبدالرحمن بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے روز سفر پر نکلتے تھے۔

عبدالرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے روز غزوہ تبوک کے لیے نکلے تھے اور آپ جمعرات کے روز سفر پر نکلنا پسند فرماتے تھے:

حدثني عبد الله بن محمد حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهري عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم الخميس في غزوة تبوك وكان يحب أن يخرج يوم الخميس.

عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عبدالرحمن بن کعب بن مالک اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے روز غزوہ تبوک کے لیے نکلے اور آپ جمعرات کے روز سفر پر نکلنا پسند فرماتے تھے۔

باب الخروج بعد الظهر.

ظہر کے بعد سفر شروع کرنا۔

٢٠٢ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى بالمدينة الظهر أربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين وسمعتهم يصرخون بهما جميعا.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی چار رکعتیں مدینہ منورہ میں ادا فرمائیں اور عصر کی دو رکعتیں (قصر نماز) ذوالحلیفہ میں ادا کیں اور میں نے سنا کہ وہ سب کے سب (اللھم لبیک وغیرہ) کا تلبیہ پکار پکار کر پڑھ رہے تھے۔

باب الخروج آخر الشهر وقال كريب عن

مہینے کے آخر میں سفر کرنا۔

ابنِ عَبَّاسٍ اِنْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ بِخَمْسٍ بَقِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ وَقَدِمَ مَکَّةَ لِاَرْبَعِ لَیَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِی الْحَجَّةِ۔

آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے ذی القعدہ کی پچیس تاریخ کو روانہ ہوئے اور مکہ معظمہ میں چار ذی الحجہ کو جلوہ افروز ہوئے تھے۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رض تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسِ لَیَالٍ بَقِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ وَلَا نُرٰی اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَکَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ اِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ یَّحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدُخِلَ عَلَیْنَا یَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ یَحْیٰی فَذَکَرْتُ هٰذَا الْحَدِیْثَ لِلْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَتْکَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِیْثِ عَلٰی وَجْهِهٖ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ذی القعدہ کی پچیس تاریخ کو نکلے اور ہمارا مقصد صرف حج کرنا تھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو رسولِ خدا نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس قربانی نہ ہو لیکن وہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کر چکا ہو، تو احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قربانی کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ رسولِ خدا نے اپنی ازواجِ مطہرات کی جانب سے گائے کی قربانی دی ہے۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ جب یہ حدیث حضرت قاسم بن محمد کو سنائی تو فرمایا خدا کی قسم، انہوں نے تم سے یہ حدیث ٹھیک بیان کی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پارہ ــــ ۱۲

بَابُ الْخُرُوْجِ فِي رَمَضَانَ

۲۰۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ

رمضان شریف میں سفر کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں سفر پر تھے، لیکن آپ نے روزہ رکھا اور کدید کے مقام پر پہنچ کر افطار فرمایا۔ سفیان، زہری، عبید اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ پوری حدیث روایت کرتے ہیں۔

بَابُ التَّوْدِيْعِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ

أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا إِنْ لَقِيْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا فَحَرِّقُوْهُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِيْنَ أَرَدْنَا الْخُرُوْجَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ أَخَذْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا۔

الوداع کہنا اور ابن وہب کا قول ہے

سلیمان بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر بھیجا کہ اگر تم قریش کے فلاں فلاں دو آدمیوں کو پاؤ تو انہیں پکڑ کر زندہ آگ میں جلا دینا۔ جب ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تاکہ آپ سے رخصت لے لیں، تو ارشاد فرمایا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ سے جلا دینا لیکن آگ کا عذاب اللہ تعالیٰ ہی دے گا۔ لہٰذا اگر تم انہیں پاؤ تو قتل کر دینا۔

بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ

۲۱۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا

نافع، حضرت ابن عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن صباح، اسمٰعیل بن زکریا، عبید اللہ، نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے جب تک وہ معصیت کا حکم نہ دے۔ اگر وہ کسی نافرمانی کا حکم دے تو نہ اس کی بات سنو اور نہ اس کی اطاعت کرنا ہے۔

بَابٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَاءِ الْإِمَامِ وَيُتَّقٰى بِهٖ

امام کے پیچھے لڑنا اور اس کے ذریعے پناہ مانگنا

٢١١ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ.

بَابُ ١٥٣ الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ أَنْ لَا يَفِرُّوا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى الْمَوْتِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

٢١٢ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ فَسَأَلْتُ نَافِعًا عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ.

٢١٣ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ لَهُ إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ.

٢١٤ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ

اعرج! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سب میں آخری اور سب سے سبقت لے جانے والے ہیں۔ اور اسی سند کے ساتھ ہے کہ جس نے میرا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جو امیر کا حکم مانتا ہے گویا وہ میرا حکم مانتا ہے اور جو امیر کی نافرمانی کرے گا وہ میری نافرمانی کرتا ہے اور بیشک امام ڈھال کی طرح ہے کہ اس کے پیچھے رہ کر لڑا جاتا ہے اور بچا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کوئی حکم دے اور انصاف کرے تو اس کا اسے اجر ملے گا اور اگر اس کے برعکس کرے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

جنگ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کرنا اور بعض کا قول ہے کہ مر جانے تک کی بیعت کرنا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والے مسلمانوں سے جب وہ درخت کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے۔ (سورۃ الفتح، آیت ۱۸)

نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دوسرے سال جب ہم حدیبیہ کے مقام سے لوٹے (واپس آئے) ہم میں سے کوئی دو شخص بھی اس بات پر متفق نہ ہوئے کہ وہ کونسا درخت ہے جس کے نیچے ہم نے بیعت کی تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر رحمت تھی۔ میں (راوی) نے نافع سے پوچھا کہ صحابہ کرام نے کیا موت کی بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ ثابت قدم رہنے کی بیعت کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حرہ میں ایک شخص نے میرے پاس آکر کہا کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس بات پر میں تو کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ پھر میں ایک اور درخت کے سائے تک چلا گیا۔ جب بھیڑ کم ہوگئی تو آپ نے ارشاد فرمایا اے ابن اکوع!

بَابٌ ۱۵۶ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ.

۲۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

رسول خدا اگر صبح کے وقت جہاد نہ کرتے تو دن ڈھلے سے پہلے ابتدا نہ فرماتے

سالم ابو النضر مولیٰ عمر بن عبید اللہ (ان کے منشی) فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے مکتوب گرامی بھیجا، جس میں تحریر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدانِ جہاد ایک روز انتظار فرماتے رہے (جہاد شروع نہ کیا) یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا۔ پھر آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! دشمن سے ٹکرانے کی تمنا نہ کیا کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو اور جب ٹکراؤ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور یہ پیش نظر رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ پھر زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہوئے: اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے، ہمارے دشمنوں کو شکست سے دوچار کر اور ہمیں ان پر فتح عنایت فرما۔

بَابٌ ۱۵۷ اسْتِئْذَانِ الرَّجُلِ الْإِمَامَ لِقَوْلِهِ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

۲۱۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَاحَقَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قَالَ قُلْتُ عَيِيَ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ

امام سے اجازت طلب کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: مومن تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لیے جمع کیے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں، بیشک جو لوگ تم سے اجازت مانگتے ہیں۔ (سورۃ النور)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ موصوف فرماتے ہیں کہ اتفاق سے میں نبی کریم کے روبرو ہو گیا۔ میں اپنے پانی ڈھونے والے اونٹ پر سوار تھا جو تھکاوٹ کے باعث چل نہیں رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یہ تھک گیا ہے۔ رسول اللہ پیچھے کی جانب آئے، اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا کی۔ تو وہ آسانی سے دوسرے اونٹوں کے آگے چلنے لگا۔ پھر فرمایا: اب تم اپنے اونٹ کو کیسا دیکھتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا: اب اچھا ہے، اسے آپ کی برکت حاصل ہو گئی ہے۔ فرمایا

فرسا لأبي طلحة فقال ما رأينا من شيء وإن وجدناه لبحرا.

و جب واپس لوٹے تو فرمایا ہمیں کوئی خطرہ نظر نہیں آیا اور ہم نے گھوڑے کو دریا جیسا تیز رفتار پایا ہے۔

باب ۱۶۱ السرعة والركض في الفزع

خطرے کے وقت گھوڑے کو تیز دوڑانا اور ایڑ لگانا

۲۲۱۔ حدثنا الفضل بن سهل حدثنا حسين بن محمد حدثنا جرير بن حازم عن محمد عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال فزع الناس فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فرسا لأبي طلحة بطيئا ثم خرج يركض وحده فركب الناس يركضون خلفه فقال لم تراعوا إنه لبحر فما سبق بعد ذلك اليوم.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو خطرہ محسوس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اس سست گھوڑے پر آپ گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہوئے تنہا ادھر جا پہنچے۔ آپ کے بعد دوسرے آدمی بھی گھوڑوں پر سوار ہو کر معلوم کرنے کے لیے نکلے تو واپس لوٹتے ہوئے آپ نے ان سے فرمایا، ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے اور یہ گھوڑا تو دریا کی طرح تیز رفتار ہے۔ اس روز کے بعد کوئی گھوڑا اس گھوڑے سے آگے نہیں نکل سکا۔

باب ۱۶۲ الجعائل والحملان في السبيل

وقال مجاهد قلت لابن عمر الغزو قال إني أحب أن أعينك بطائفة من مالي قلت أوسع الله علي قال إن غناك لك وإني أحب أن يكون من مالي في هذا الوجه. وقال عمر إن ناسا يأخذون من هذا المال ليجاهدوا ثم لا يجاهدون فمن فعله فنحن أحق بماله حتى نأخذ منه ما أخذ. وقال طاوس ومجاهد إذا دفع إليك شيء تخرج به في سبيل الله فاصنع به ما شئت وضعه عند أهلك.

راہِ خدا کا خرچ دینا اور سواریاں مہیا کرنا

مجاہد کا قول ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے جہاد پر جانے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا، میں اپنے کچھ مال سے تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے روزی کی وسعت عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے فرمایا، تمہاری وسعت اپنی جگہ لیکن میں چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں اپنا کچھ مال خرچ کروں۔ حضرت عمر کا قول ہے کہ جو لوگ جہاد کے لیے ہمارا مال لیں اور پھر جہاد نہ کریں تو اس مال کے ہم زیادہ مستحق ہیں کہ جو مال انہوں نے لیا ہے وہ ان سے لے لیں۔ طاؤس اور مجاہد کا قول ہے کہ جب تمہیں راہِ خدا میں جہاد کرنے کی خاطر کچھ مال دیا جائے تو اسے جہاں چاہو خرچ کرو یا اپنے اہل و عیال کو دے دو۔

۲۲۲۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان قال سمعت مالك بن أنس سأل زيد بن أسلم فقال زيد سمعت أبي يقول قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه حملت على فرس في سبيل الله فرأيته يباع فسألت النبي صلى الله عليه وسلم آشتريه فقال لا تشتره ولا تعد في صدقتك.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زید بن اسلم سے پوچھا گیا تو حضرت زید نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اسے فروخت ہوتے دیکھا تو نبی کریم سے اسے خرید لینے کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ۔

۲۲۳۔ حدثنا إسمعيل قال حدثني مالك

نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا راہ خدا میں کسی کو دیا۔ پھر اسے فروخت ہوتے دیکھا تو خریدنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ حَمُولَةً وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَوَدِدْتُ أَنِّي قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيتُ.

ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے احساس نہ ہوتا کہ میرا یہ عمل میری امت کے لوگوں پر شاق گزرے گا تو میں کسی سریہ کے موقع پر پیچھے نہ رہتا۔ اور میرے پاس اتنی سواریاں بھی نہیں کہ میں سب کو جہاد کے لئے چلوں۔ دوسری جانب یہ بات بھی پریشان کن ہے کہ میں انہیں پیچھے چھوڑ جاؤں۔ اور میں تو یہ چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں لڑوں اور قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اسی طرح شہادت نوش کروں پھر زندہ کیا جاؤں۔

بَابُ ۱۲۳ مَا قِيلَ فِي لِوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رسول خدا کا پرچم

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ الْحَجَّ فَرَجَّلَ.

ثعلبہ بن ابو مالک قرظی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن قیس انصاری رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھانے والے تھے۔ جب انہوں نے حج کا ارادہ کیا تو سر میں کنگھی کی۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا فِي صَبَاحِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ قَالَ لَيَأْخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ خیبر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہوں! چنانچہ جا ملے۔ جب وہ رات کی شام آئی جس کی صبح کو خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ جھنڈا اس کو دیا جائے گا یا یہ فرمایا کہ یہ جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس کو اللہ اور رسول چاہتے ہیں یا یہ فرمایا کہ وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے۔ اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ پھر حضرت علی ہم سے آ ملے اور ہمیں اس بات کی امید نہ تھی۔ لوگوں نے کہا یہ حضرت علی ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا مرحمت فرمایا اور اللہ تعالی نے ان کی

عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں ہم قربانی کا گوشت زادِ راہ کے طور پر مدینہ منورہ تک لے جایا کرتے تھے۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ وَهِيَ أَدْنٰى خَيْبَرَ فَصَلَّوُا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَا فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَصَلَّيْنَا۔

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ وہ فتح خیبر کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر پر نکلے جب مقام صہباء میں پہنچے جو خیبر کے نزدیک اور اس کا حصہ ہے۔ تو ہم نے عصر کی نماز وہاں پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا طلب فرمایا تو آپ کی بارگاہ میں ستو پیش کیے گئے آپ نے تناول فرمائے۔ پھر ہم نے بھی کھائے پیے اس کے بعد آپ نے کلی فرمائی تو ہم نے بھی کلیاں کیں اور اس کے بعد بغیر تازہ وضو کئے نماز پڑھی۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ النَّاسِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ۔

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ لوگوں کا زادِ راہ ختم ہو گیا اور وہ خالی ہاتھ ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تاکہ اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کے بعد ان کی ملاقات حضرت عمر سے ہوئی اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا۔ اپنے اونٹ ذبح کرنے کے بعد تم زندہ کس طرح رہو گے؟ رسول اللہ نے فرمایا۔ لوگوں میں اعلان کر دو کہ اپنا بچا ہوا زادِ راہ بارگاہِ رسالت میں لے آئیں۔ آپ نے اس پر برکت کی دعا کی پھر لوگوں سے فرمایا کہ اپنے برتن بھر کر لے جائیں۔ لوگوں نے بھر بھر کر رکھ لیے یہاں تک کہ ان کے تمام برتن بھر گئے۔ اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا

بَابُ حَمْلِ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ۔

گردنوں پر زادِ راہ اٹھانا

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَأْكُلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً قَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَأَيْنَ كَانَتِ التَّمْرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم روانہ ہوئے جبکہ ہم تین سو آدمی تھے۔ ہم نے اپنا اپنا زادِ راہ گردنوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ ہمارا راشن ختم ہو گیا۔ یہاں تک کہ ایک آدمی روزانہ ایک کھجور پر گزارا کرنے لگا۔ ایک ساتھی نے کہا۔ اے ابو عبد اللہ آدمی کو ایک کھجور سے کیا سہارا مل سکتا ہے؟ فرماتے ہیں۔ ایک ایک کھجور کی قیمت کا اس وقت پتہ چلا جب ساری کھجوریں

فقدناها حين فقدناها حتى اتينا البحر فاذا حوت قد قذفه البحر فاكلنا منه ثمانية عشر يوما ما احببنا۔

باب ارداف المرأة خلف اخيها۔

٢٣٦۔ حدثنا عمرو بن علي حدثنا ابو عاصم حدثنا عثمان بن الاسود حدثنا ابن ابي مليكة عن عائشة رضي الله عنها انها قالت يا رسول الله يرجع اصحابك باجر حج وعمرة ولم ازد على الحج فقال لها اذهبي وليردفك عبد الرحمن فامر عبد الرحمن ان يعمرها من التنعيم فانتظرها رسول الله صلى الله عليه وسلم باعلى مكة حتى جاءت

٢٣٧۔ حدثني عبد الله حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن عمرو بن اوس عن عبد الرحمن بن ابي بكر الصديق رضي الله عنهما قال امرني النبي صلى الله عليه وسلم ان اردف عائشة واعمرها من التنعيم

باب الارتداف في الغزو والحج

٢٣٨۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا عبد الوهاب حدثنا ايوب عن ابي قلابة عن انس رضي الله عنه قال كنت رديف ابي طلحة وانهم ليصرخون بهما جميعا الحج والعمرة۔

باب الردف على الحمار

٢٣٩۔ حدثنا قتيبة حدثنا ابو صفوان عن يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن عروة عن اسامة بن زيد رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ركب على حمار على اكاف عليه قطيفة واردف اسامة وراءه۔

٢٤٠۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث قال يونس اخبرني نافع عن عبد الله رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل يوم الفتح من اعلى مكة على

ختم ہو گئیں۔ ہم دریا کے کنارے سے پہنچے تو اس نے اچانک ایک بہت بڑی مچھلی ہماری طرف پھینک دی۔ پس ہم اپنی مرضی کے مطابق اٹھارہ دن تک اس مچھلی کا گوشت کھاتے رہے۔

عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے سوار ہونا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب تو حج و عمرہ دونوں کا ثواب حاصل کر کے واپس لوٹ رہے ہیں جبکہ میں حج کے سوا اور کچھ نہ کر سکی۔ آپ نے فرمایا جاؤ عبدالرحمن (بن ابو بکر صدیق) تمہیں اپنے پیچھے بٹھالیں گے پھر آپ نے حضرت عبدالرحمن کو حکم دیا کہ انہیں مقام تنعیم سے عمرہ کروا لائیں۔ پھر رسول اللہ واپس لوٹنے تک مکہ معظمہ کی ایک اونچی جگہ پر ان کا انتظار فرماتے رہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ حضرت عائشہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروا لاؤں۔

جہاد اور حج میں ایک سواری پر دو آدمیوں کا بیٹھنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا اور لوگ حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ پکار پکار کر کہہ رہے تھے۔

کسی کو گدھے پر پیچھے سوار کرنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوئے۔ جس کے پالان پر چادر پڑی ہوئی تھی۔ اور آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں بالائی جانب سے داخل ہوئے اور آپ نے سواری پر حضرت اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا

راحلته مردفا أسامة بن زيد ومعه بلال ومعه عثمان بن طلحة من الحجبة حتى أناخ في المسجد فأمره أن يأتي بمفتاح البيت ففتح ودخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه أسامة وبلال وعثمان فمكث فيها نهارا طويلا ثم خرج فاستبق الناس وكان عبد الله بن عمر أول من دخل فوجد بلالا وراء الباب قائما فسأله أين صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشار له إلى المكان الذي صلى فيه قال عبد الله فنسيت أن أسأله كم صلى من سجدة.

بٹھا رکھا تھا اور حضرت بلال آپ کے ہمراہ تھے نیز کعبہ کے کلید بردار حضرت عثمان بن طلحہ بھی ساتھ تھے۔ آپ مسجد میں فروکش ہوئے اور خانہ کعبہ کی کنجیاں لانے کا حکم فرمایا۔ پھر خانہ کعبہ کھولا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے۔ حضرت اسامہ، حضرت بلال اور حضرت عثمان آپ کے ساتھ تھے۔ آپ اس میں کافی دیر جلوہ افروز رہے پھر باہر تشریف لائے تو لوگ آپ کی جانب بڑھے۔ آپ کی بارگاہ میں سب سے پہلے حاضر ہونے والے حضرت عبداللہ بن عمر تھے انہوں نے حضرت بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑا دیکھا تو دریافت کیا کہ رسول اللہ نے نماز کس جگہ پڑھی؟ تو انہوں نے اس مقام کی جانب اشارہ کیا جہاں

باب من أخذ بالركاب ونحوه

رکاب وغیرہ تھامنا

۲۲۱ - حدثني إسحق أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل سلامى من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس يعدل بين الاثنين صدقة ويعين الرجل على دابته فيحمل عليها أو يرفع عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة وكل خطوة يخطوها إلى الصلوة صدقة ويميط الأذى عن الطريق صدقة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ واجب ہو جاتا ہے۔ صدقہ کے طریقے یہ ہوتے ہیں۔ دو آدمیوں کے بیچ انصاف سے فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا سامان سواری پر رکھ دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہہ دینا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے اٹھایا جانے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

باب السفر بالمصاحف إلى أرض العدو

وكذلك يروى عن محمد بن بشر عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وتابعه ابن إسحاق عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد سافر النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه في أرض العدو وهم يعلمون القرآن.

کفار کے ملک میں قرآن کریم لے کر جانا

اس بارے میں حضرت ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور ایسے ہی ابن اسحاق، نافع، حضرت ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ حضور نے اپنے صحابہ کے ساتھ دشمن کی زمین میں بھی سفر کیا اور وہ قرآن کریم کو جانتے تھے اسی پر اکتفا کرتے۔

۲۲۲ - حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى أن يسافر بالقرآن إلى أرض العدو.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

باب التكبير عند الحرب.

لڑائی کے وقت تکبیر کہنا۔

۲۲۳ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفيان

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ

عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَبَّحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوْا بِالْمَسَاحِیْ عَلٰی اَعْنَاقِھِمْ فَلَمَّا رَاَوْہُ قَالُوْا ھٰذَا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ فَلَجَئُوْا اِلَی الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ وَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ وَاَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاھَا فَنَادٰی مُنَادِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یَنْھَیَانِکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاُکْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِیْھَا تَابَعَہٗ عَلِیٌّ عَنْ سُفْیَانَ رَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ۔

تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت خیبر پہنچے جبکہ وہ لوگ اپنے زراعتی سامان کو گردنوں پر اٹھائے ہوئے باہر نکلے۔ تو کہنے لگے، یہ محمد اور ان کی فوج، محمد اور ان کی فوج۔ محمد اور ان کی فوج۔ پس وہ لوگ قلعہ بند ہو گئے تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا خیبر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو جن کو ڈرایا گیا ان کے برے دن آ جاتے ہیں۔ اور ہم نے چند گدھے پکڑ کر ان کا گوشت پکایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے ایک منادی نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں، تو جو کچھ ہانڈیوں میں تھا، وہ الٹ دیا گیا۔ اس حدیث کی متابعت علی بن مدینی نے سفیان سے کی کہ نبی کریم نے اپنا دست مبارک بلند فرمایا۔

بَابُ مَا یُکْرَہُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِی التَّکْبِیْرِ

تکبیر میں زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰی وَادٍ ھَلَّلْنَا وَکَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّہٗ مَعَکُمْ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ تَبَارَکَ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اسْمُہٗ وَتَعَالٰی جَدُّہٗ۔

ابو عثمان، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پس جب ہم کسی وادی میں پہنچے تو بلند آواز سے لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا کرتے۔ پس نبی کریم نے فرمایا۔ اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ کیونکہ تم بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے وہ تمہارے ساتھ ہے اور سننے والا، قریب رہنے والا ہے۔ اس کا اسم گرامی بڑی برکت والا اور اس کی شان بلند ہے۔

ف: اگلی حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام جب کسی اونچی جگہ پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب اترتے تو سبحان اللہ کہا کرتے تھے۔ اس دفعہ صحابہ کرام نے جو حسب معمول بلند آواز سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور تکبیر کہی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں پر ترس کھاؤ کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو۔ آپ نے یہاں بلند آواز سے ذکر کرنے سے نہیں روکا بلکہ یہ سمجھایا ہے کہ خدا کو بہرہ یا دور خیال کر کے بلند آواز سے نہ پکارنا کہ وہ یہ نہ سمجھ کر خدا بہرا ہے یا بہت دور ہے، لہٰذا بلند آواز سے اسے پکاریں گے تو سن لے گا اور آہستہ پکارنے کو نہیں سنے گا اور نہ یہ کہ بلند آواز سے پکارنا کوئی ذمہ ہے جس کے باعث آہستہ پکارنے کو سن نہ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی بھی سن لیتا ہے جو بغیر آواز کے اسے دل میں پکارے کیونکہ وہ تو دلوں کے خیالات تک کو بھی جانتا ہے۔ بعض لوگ اسے مطلقاً ذکر بالجہر کی مخالفت پر محمول کرتے ہیں جو درست نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اذان، اقامت، نعرے، تلاوت اور دیگر اذکار میں سے کسی میں بھی آواز بلند کرنے کی اجازت نہ رہتی۔ لیکن یہ اذکار دوسرے مقاصد کے تحت بلند آواز سے کرنے مشروع ہیں کیونکہ مخالفت مطلقاً نہیں ہے بلکہ ان معانی و وجوہات کے تحت ہے جو حدیث میں مذکور ہوئی ہیں۔ لہٰذا بعض ذکر آواز سے ہی کیے جائیں گے جن کا آواز سے کرنا مشروع ہے اور وہ ذکر آہستہ ہی کیے جائیں

گے جن کا آہستہ کرنا مشروع ہے اور جن اذکار میں جہر یا آہستہ کی قید نہیں ان میں آدمی کو اختیار ہے کہ جہر متوسط کے ساتھ کرے یا آہستہ لیکن جہری کرنے کے لیے بعض قیود ہیں جن کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے یہی ارشاد اس جلد کی حدیث ۲۵۹ میں بھی مذکور ہے اور اسی کے ساتھ آپ نے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کا نشان بھی فرمایا ہوا ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

بَابٌ التَّسْبِيحِ حِينَ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ۔

۲۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔

وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ جب ہم چڑھائی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے ، اور جب ہم نشیب کی طرف اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا عَلَا شَرَفًا۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا۔

بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہنا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم بلندی کی طرف چڑھتے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہتے۔ اور جب نیچے کی جانب اترتے تو تسبیح (سبحان اللہ) کہا کرتے۔

۲۳۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الْغَزْوِ يَقُولُ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ لَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی حج یا عمرہ سے لوٹتے اور میرا (سالم بن عبداللہ کا) خیال ہے کہ شاید انہوں نے غزوہ فرمایا اور وہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کسی بلندی کی طرف جاتے تو تین دفعہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اور حمد اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم توبہ کرنے والے عبادت گزار سجدہ کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں کہ اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اس کا وعدہ سچا ہے اور اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور مشرکوں کو شکست دی۔ حضرت صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ سے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے ان شاء اللہ

بَابٌ يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْإِقَامَةِ

مسافر کی عبادت حالت اقامت کی عبادت کے مطابق لکھی جاتی ہے۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيدُ ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيدُ يَصُومُ فِي

ابراہیم ابو اسمٰعیل السکسکی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک دفعہ یزید بن ابو کبشہ اور وہ ہم سفر تھے۔ پس حضرت یزید سفر میں بھی روزہ رکھتے تھے تو ان سے حضرت ابو بردہ نے کہا کہ میں نے متعدد مرتبہ حضرت

السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مِرَارًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا

۱۰. ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اکثر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ جب کوئی شخص بیمار پڑ جائے یا سفر کرے تو اس کیلئے اتنی عبادت ہی لکھی جاتی ہے جتنی وہ اقامت و صحت میں کرتا تھا۔

بَابُ السَّيْرِ وَحْدَهُ

تنہا چلنا پھرنا

٢٥٠. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ قَالَ سُفْيَانُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ.

محمد بن المنکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا کہ جنگ خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی تو حضرت زبیر حاضر بارگاہ ہوئے پھر دوسری مرتبہ پکارا تو حضرت زبیر نے لبیک کہا تیسری مرتبہ بلایا تب بھی حضرت زبیر ہی حاضر بارگاہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے جبکہ میرا حواری زبیر ہے۔ سفیان کا قول ہے کہ حواری سے مددگار مراد ہے۔

٢٥١. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو اگر معلوم ہوتا کہ تنہائی میں کیا ہے تو میں نہیں جانتا کہ پھر کوئی شخص رات کو تنہا سفر کرتا۔

٢٥٢. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو تنہائی کی دقت کا علم ہوتا، جو مجھے معلوم ہے، تو کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔

بَابُ السُّرْعَةِ فِي السَّيْرِ

قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيُعَجِّلْ.

چلنے میں تیزی

ابو حمید نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلدی سے مدینہ منورہ میں پہنچنا چاہتا ہوں پس جو شخص میرے ساتھ جلدی جانا چاہے اسے چاہیے کہ فوراً تیار ہو جائے۔

٢٥٣. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَحْيَى يَقُولُ وَأَنَا أَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّي عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ فَكَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ.

ہشام کے والد حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نیز یحییٰ بن عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ کو فرماتے سنا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع میں رفتار کا حال میرے ذہن میں محفوظ نہیں رہا۔ حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ آپ درمیانی چال سے چلتے اور جب کسی میدان سے گزرتے تو رفتار تیز فرما دیتے جتنی درمیانی رفتار ہے۔

٢٥٤. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ

ابن جعفر قال أخبرني زيد هو ابن أسلم عن أبيه قال كنت مع عبد الله بن عمر رضي الله عنهما بطريق مكة فبلغه عن صفية بنت أبي عبيد شدة وجع فأسرع السير حتى إذا كان بعد غروب الشفق ثم نزل فصلى المغرب والعتمة يجمع بينهما وقال إني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم إذا جد به السير أخر المغرب وجمع بينهما۔

۲۵۵ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن سمي مولى أبي بكر عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم نومه وطعامه وشرابه فإذا قضى أحدكم نهمته فليعجل إلى أهله

باب إذا حمل على فرس فرآها تباع

۲۵۶ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن عمر بن الخطاب حمل على فرس في سبيل الله فوجده يباع فأراد أن يبتاعه فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا تبتعه ولا تعد في صدقتك

۲۵۷ حدثنا إسمعيل حدثني مالك عن زيد بن أسلم عن أبيه قال سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول حملت على فرس في سبيل الله فابتاعه أو فأضاعه الذي كان عنده فأردت أن أشتريه وظننت أنه بائعه برخص فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تشتره وإن بدرهم فإن العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه۔

باب الجهاد بإذن الأبوين

۲۵۸ حدثنا آدم حدثنا حبيب بن أبي ثابت قال سمعت أبا العباس الشاعر وكان لا يتهم في حديثه قال سمعت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما يقول

۔۔۔ کے سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا انہیں اپنی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ بنت ابو عبید کے بارے میں خبر پہنچی کہ وہ سخت بیمار ہیں۔ انہوں نے رفتار تیز کر دی اور مغرب کے بعد جب شفق غائب ہو گئی تو سواری سے اترے اور مغرب کی نماز ادا کرکے نماز عشاء بھی اس کے ساتھ ملا کر پڑھ لی اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر طے کرنے میں جلدی ہوتی تو مغرب میں دیر کرکے مغرب عشاء کو جمع فرما لیتے

حضرت عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سمی مولیٰ ابوبکر، صالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفر عذاب کا ایک حصہ ہے جو تمہیں سونے، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے جب کوئی ضرورت سفر پر مجبور کرے تو اپنے اہل و عیال میں جلد پہنچنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

جہاد کے لیے گھوڑا صدقہ دینا پھر اُسے بکتا ہوا دیکھنا

نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کی راہ میں کسی کو ایک گھوڑا دیا، پھر اُسے بکتا ہوا دیکھا، تو اُسے خریدنے کا ارادہ ہوا۔ جب اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تو آپ نے خریدنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے صدقہ کو

زید بن اسلم کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سُنا کہ میں نے ایک گھوڑا راہ خدا میں دیا پھر میں نے اُسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا یا جس کے پاس تھا اس نے اسے خراب کر دیا تو میرا خود خریدنے کا ارادہ ہوا اور میرا گمان بھی تھا کہ وہ سستے داموں بیچ دے گا۔ میں نے نبی کریم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ اُسے نہ خریدو خواہ ایک درہم ہی سے کیونکہ دی ہوئی چیز کو واپس لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرکے خود کھا لیتا ہے

والدین کی اجازت سے جہاد کرنا۔

آدم، ابوالعباس شاعر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سُنا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور جہاد کی اجازت طلب

يقول جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فاستأذنه في الجهاد فقال أحي والداك قال نعم قال ففيهما فجاهد.

کی۔ دریافت فرمایا، کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: ان کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔

باب ما قيل في الجرس ونحوه في أعناق الإبل.

اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ باندھنا۔

٢٥٩ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن عبد الله بن أبي بكر عن عباد بن تميم أن أبا بشير الأنصاري رضي الله عنه أخبره أنه كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض أسفاره قال عبد الله حسبت أنه قال والناس في مبيتهم فأرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم رسولا أن لا يبقين في رقبة بعير قلادة من وتر أو قلادة إلا قطعت.

عباد بن تمیم فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ کسی سفر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ عبداللہ بن یوسف فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے تو رسول اللہ نے ایک قاصد کے ذریعے حکم بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت وغیرہ سے لٹکائی ہوئی کوئی چیز نہ ہو اور اگر ہے تو کاٹ دی جائے۔

باب من اكتتب في جيش فخرجت امرأته حاجة أو كان له عذر هل يؤذن له.

مجاہدین میں نام لکھوانے کے بعد عذر پیش آ جانا۔

٢٦٠ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن عمرو عن أبي معبد عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يخلون رجل بامرأة ولا تسافرن امرأة إلا ومعها محرم فقام رجل فقال يا رسول الله اكتتبت في غزوة كذا وكذا وخرجت امرأتي حاجة قال اذهب فحج مع امرأتك.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میرا نام اس جہاد میں جانے والوں میں لکھ دیا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے فرمایا جا

باب الجاسوس وقول الله تعالى لا تتخذوا عدوي وعدوكم أولياء. التجسس التبحث.

جاسوس۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تجسس سے مراد تفتیش ہے۔

٢٦١ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا عمرو بن دينار سمعته منه مرتين قال أخبرني حسن بن محمد قال أخبرني عبيد الله بن أبي رافع سمعت عليا رضي الله عنه يقول بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا والزبير والمقداد بن الأسود قال انطلقوا حتى تأتوا روضة خاخ فإن بها ظعينة ومعها كتاب

عبیداللہ بن ابو رافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن الاسود کو بھیجا کہ فرمایا کہ چلتے چلے جاؤ یہاں تک کہ تم روضہ خاخ تک پہنچ جاؤ وہاں تمہیں ایک بڑھیا ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے لے آنا۔ چنانچہ ہم چلے اور اس طرح کہ ہمارے گھوڑے ہوا سے باتیں کرتے تھے یہاں تک کہ ہم روضہ تک پہنچ گئے اور دیکھا تو واقعی وہاں ایک بڑھیا موجود ہے۔ ہم

فَلِذٰلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَهُ الَّذِي أَلْبَسَهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يُكَافِئَهُ.

اور یہ اس لیے تھا کہ عبداللہ بن ابی کو جابی قمیص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے پہنائی تھی۔ حضرت ابن عیینہ کا قول ہے کہ اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی احسان تھا جس کا یوں بدلہ دیا گیا۔

بَابُ ١٨٦ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ

اس شخص کی فضیلت جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوا۔

٢٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَى فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوْهُ فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

ابو حازم فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔ رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ دیکھیے جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ اگلے روز ہر ایک اس کا متمنی تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا، علی کہاں ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ پھر انہیں علم عطا فرما دیا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ چپکے سے جاؤ اور جب ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں دعوت اسلام دینا اور بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے۔ خدا کی قسم اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت سے نواز دیا تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانا کہ یہ جھنڈا کل میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہو جائے گی۔ یہ بات علم مَا فِي غَدٍ یا مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا۔ میں سے ہے جو غیوب خمسہ میں سے ایک ہے جن کو مفاتح الغیب بھی کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیوب خمسہ کا علم بھی عطا فرمایا تھا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

اس حدیث کے اندر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے مناقب مذکور ہوئے ہیں جب ایک روز پہلے نام لیے بغیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ اعلان فرمایا اور بشارت دی تھی تو اکثر صحابہ کرام کی یہی تمنا تھی کہ کاش! وہ خوش نصیب ہم نکلیں۔ یہی وجہ ہے انہوں نے ساری رات عبادت اور دعاؤں میں گزاری۔ کیا یہ مناقب کوئی معمولی بات ہے کہ کل وہ فاتح خیبر ثابت ہو جائے گا نیز وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے جبکہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ سبحان اللہ! الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ یہی مضمون بخاری شریف کی اس جلد میں حدیث نمبر ۲۰۰۲، ۲۲۰۰، ۹۹۰، ۹۹۱ اور ۲۶۳ میں بھی ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

بَابُ ١٨٧ الْأُسَارٰى فِي السَّلَاسِلِ.

قیدیوں کو پابند سلاسل کرنا۔

٢٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ.

محمد بن زیاد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا معاملہ کیا عجیب بنایا جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ

اہل کتاب میں سے مسلمان ہو جانے والوں کی فضیلت۔

٢٦٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَبُو حَسَنٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ أَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِي أَهْوَنَ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

حضرت ابو بردہ نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ایسے ہیں جنہیں دگنا اجر ملے گا۔ ایک وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو جسے وہ تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے۔ پھر اسے اچھا ادب سکھائے۔ پھر آزاد کر کے اس سے ازدواجی رشتہ قائم کرے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔ دوسرا اہل کتاب سے وہ مومن جو پہلے بھی مومن تھا اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تو اس کے لیے بھی دہرا اجر ہے اور تیسرا شخص وہ غلام ہے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے آقا کا خیر خواہ بھی ہے۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث بغیر کسی معاوضہ کے تمہیں بتادی حالانکہ اس سے کم مضمون کی حدیث کے لیے لوگ مدینہ منورہ تک کا سفر کرتے تھے۔

بَابُ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِيُّ بَيَاتًا لَيْلًا لَنُبَيِّتَنَّهُ لَيْلًا يُبَيِّتُ لَيْلًا.

شب خون کے وقت سوئے ہوئے بچوں اور عورتوں کو قتل کیسا ہے؟ یہاں لَنُبَيِّتَنَّهُ لَيْلًا کا مطلب یہاں يُبَيِّتُ لَيْلًا یعنی رات گزارنا ہے

٢٦٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ كَانَ عَمْرٌو يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابواء یا ودان کے مقام پر میرے پاس سے گزر ہوا تو آپ سے ان مشرکوں کے بچوں اور عورتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو رات کو اپنے گھروں میں سوئے ہوتے ہیں اور دوران شب خون قتل کر دیئے جاتے ہیں۔ فرمایا، وہ بھی تو انہی سے ہیں۔ نیز آپ کو یہ بھی فرماتے سنا گیا کہ چراگاہیں صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت ہیں۔ بواسطہ زہری عبید اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ مشرکین کے اہل و عیال کے بارے میں عمرو، ابن شہاب، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ زہری،

شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَمْرٌو هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ.

بَابُ ۱۹۰ قَتْلِ الصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ.

۲۶۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

بَابُ ۱۹۱ قَتْلِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ.

۲۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةٌ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

بَابُ ۱۹۲ لَا يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللهِ.

۲۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا.

۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَرَّقَ قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

عبیداللہ، حضرت ابن عباس، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ وہ ان میں سے ہیں اور عمرو کی طرح یہ نہیں فرمایا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد میں سے ہیں۔

دوران جنگ بچوں کو قتل کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک عورت کو مقتول پایا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

دوران جنگ عورتوں کو قتل کرنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک عورت کو پایا، جسے قتل کر دیا گیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرما دی۔

اللہ تعالیٰ کی طرح آگ کا عذاب نہیں دینا چاہئے۔

سلیمان بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک جانب بھیجا اور فرمایا کہ اگر فلاں فلاں کو پاؤ تو ان دونوں کو آگ میں جلا دینا۔ جب ہم نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں کو آگ میں جلا دینا لیکن آگ کے ساتھ تو اللہ تعالےٰ ہی عذاب دیتا ہے پس اگر تم ان دونوں کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا۔

عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بعض لوگوں کو جلا دیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو فرمایا۔ اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو انہیں بالکل نہ جلاتا کیونکہ نبی

ثمامة وقوله عز وجل ما كان لنبي أن يكون له أسرى الآية.

باب ۱۹۴ هل للأسير أن يقتل ويخدع الذين أسروه حتى ينجو من الكفرة فيه المسور عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ۱۹۵ إذا حرق المشرك المسلم هل يحرق

۲۷۱ - حدثنا معلى بن أسد حدثنا وهيب عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن رهطا من عكل ثمانية قدموا على النبي صلى الله عليه وسلم فاجتووا المدينة فقالوا يا رسول الله أبغنا رسلا قال ما أجد لكم إلا أن تلحقوا بالذود فانطلقوا فشربوا من أبوالها وألبانها حتى صحوا وسمنوا وقتلوا الراعي واستاقوا الذود وكفروا بعد إسلامهم فأتى الصريخ النبي صلى الله عليه وسلم فبعث الطلب فما ترجل النهار حتى أتي بهم فقطع أيديهم وأرجلهم ثم أمر بمسامير فأحميت فكحلهم بها وطرحهم بالحرة يستسقون فما يسقون حتى ماتوا قال أبو قلابة قتلوا وسرقوا وحاربوا الله ورسوله صلى الله عليه وسلم وسعوا في الأرض فسادا.

باب ۱۹۶

۲۷۲ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب عن سعيد بن المسيب وأبي سلمة أن أبا هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قرصت نملة نبيا من الأنبياء فأمر بقرية النمل فأحرقت فأوحى الله إليه أن قرصتك نملة أحرقت أمة من الأمم تسبح الله

باب ۱۹۷ حرق الدور والنخيل

اس بارے میں حضرت ثمامہ کی حدیث ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک ..... (سورۃ الانفال ۶۷)

مسلمان قیدی قید کرنے والے کافروں کو قتل کر کے یا دھوکا دے کر رہائی حاصل کر سکتا ہے

اس سلسلے میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

مشرک اگر مسلمان کو جلا دیں تو

ابو قلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔ وہ مدینہ منورہ کی آب و ہوا کو ناموافق دیکھ کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں چند اونٹ عنایت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے لیے یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ ہاں تم چراگاہ میں جا کر رہنے لگو۔ وہ چلے گئے اور وہاں اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پی کر تندرست اور موٹے تازے ہو گئے۔ پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا، اونٹوں کو ہنکا لے گئے اور مسلمان ہونے کے بعد پھر کفر کی جانب لوٹ گئے۔ جب اس کی فریاد بارگاہ نبوت میں پیش ہوئی تو ان کی تلاش میں چند آدمی روانہ کیے گئے جو دن چڑھنے سے پہلے انہیں پکڑ کر لے آئے۔ پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے۔ پھر حکم دیا گیا کہ سلائیں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھیری۔ اس کے بعد انہیں جنگل میں ڈال دیا گیا۔ وہاں وہ پانی کے لیے چلاتے رہے لیکن مرتے دم تک پانی نہ دیا گیا۔ حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے قتل کیا، چوری کی، اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کی۔

کسی بھی جاندار کو جلانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے کسی نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹ کھایا تو انہوں نے چیونٹیوں کی پوری رہائش گاہ میں آگ لگا کر سب کو جلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب وحی بھیجی کہ تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا لیکن تم نے ان کی پوری جماعت ہی کو جلا کر رکھ دیا، حالانکہ وہ تسبیح بیان کرتی تھیں۔

مکانات اور باغات کو آگ لگانا۔

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ أَوْ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم مجھے ذوالخلصہ کی طرف سے راحت کیوں نہیں پہنچاتے اور وہ قبیلہ خثعم میں ایک گھر تھا، جسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ چنانچہ میں کہتا ہوں کہ میں احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر روانہ ہوگیا جو سارے ہی گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر نہیں ٹک سکتا تھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا یہاں تک کہ آپ کی انگشت ہائے مبارک کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھا اور دعا کی، اے اللہ! اسے ثابت قدمی عطا فرما نیز ہدایت کرنے والا ہدایت یافتہ فرمادے۔ پس ہم اس کی جانب روانہ ہوگئے اور اسے توڑ پھوڑ کر جلا دیا۔ پھر بارگاہ رسالت میں اپنی کارکردگی کی اطلاع دینے کے لیے آدمی بھیج دیا۔ حضرت جریر کا قاصد عرض گزار ہوا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں آپ کی جانب اس وقت روانہ ہوا جب وہ کھوکھلے اور خارش والے اونٹ کی طرح ہوگیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ نے قبیلہ احمس کے سواروں کے حق میں پانچ مرتبہ دعائے برکت کی۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیئے تھے۔

بَابُ ۹۵ قَتْلِ النَّائِمِ الْمُشْرِكِ.

سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ لِيَقْتُلُوهُ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَدَخَلَ حِصْنَهُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطِ دَوَابَّ لَهُمْ قَالَ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ إِنَّهُمْ فَقَدُوا حِمَارًا لَهُمْ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ خَرَجَ أُرِيهِمْ أَنَّنِي أَطْلُبُهُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْحِمَارَ فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ وَأَغْلَقُوا بَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوا الْمَفَاتِيحَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت ابو رافع کو قتل کرنے کے لیے بھیجی۔ ان میں سے ایک آدمی جا کر اس کے قلعہ میں داخل ہوگیا۔ اس کا بیان ہے کہ میں ان کے اصطبل میں جا گھسا۔ پھر انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ان کا ایک گدھا گم ہو گیا ہے تو وہ اسے تلاش کرنے باہر نکلے۔ پس میں بھی ان میں شامل ہو گیا اور انہیں یہ تاثر دیا کہ گویا میں تلاش کرنے میں ان کا ساتھی ہوں۔ پس انہیں گدھا مل گیا تو اندر داخل ہوئے اور میں بھی اندر آ گیا۔ انہوں نے رات کی وجہ سے قلعے کا دروازہ بند کر دیا اور کنجیاں ایک سوراخ میں رکھ دیں، جسے میں نے دیکھ لیا۔ جب وہ سو گئے تو میں نے کنجیاں لے کر قلعے کا دروازہ کھول دیا۔ پھر اس کے پاس پہنچ کر میں نے آواز دی، اے ابو رافع! اس نے جواب دیا

فِي كَوَّةٍ حَيْثُ رَاهَا فَلَمَّا نَامُوا أَخَذْتُ الْمَفَاتِيحَ فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَأَجَابَنِي فَتَعَمَّدْتُ الصَّوْتَ فَضَرَبْتُهُ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ جِئْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ كَأَنِّي مُغِيثٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيَّرْتُ صَوْتِي فَقَالَ مَا لَكَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ قُلْتُ مَا شَأْنُكَ قَالَ لَا أَدْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِي قَالَ فَوَضَعْتُ سَيْفِي فِي بَطْنِهِ ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتَّى قَرَعَ الْعَظْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَأَنَا دَهِشٌ فَأَتَيْتُ سُلَّمًا لَهُمْ لِأَنْزِلَ مِنْهُ فَوَقَعْتُ فَوُثِئَتْ رِجْلِي فَخَرَجْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ مَا أَنَا بِبَارِحٍ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى سَمِعْتُ نَعَايَا أَبِي رَافِعٍ تَاجِرِ أَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ فَقُمْتُ وَمَا بِي قَلَبَةٌ حَتَّى أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ.

تو میں آواز پر لپکا اور اس پر کاری ضرب لگائی۔ وہ چیخا تو میں باہر نکل گیا پھر اندر آیا اور اس طرح گویا اس کا مددگار ہوں اور آواز بدل کر میں نے کہا اے ابو رافع! تو اس نے کہا تیری ماں کی خرابی ہو تجھے کیا۔ میں نے پوچھا تیرا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا، مجھے نہیں معلوم کہ اندر کون آگھسا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ کر اوپر سے اتنا بوجھ ڈالا کہ اس کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ پھر میں باہر نکلا لیکن وحشت زدہ تھا۔ پھر میں سیڑھی کے پاس آیا تاکہ اس کے ذریعے اتر جاؤں، لیکن میں گر پڑا اور میرے پاؤں میں چوٹ لگ گئی۔ پھر میں اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا اور ان سے کہا میں اس وقت تک یہاں سے جانے والا نہیں جب تک رونے والی عورتوں کی آواز نہ سن لوں۔ چنانچہ وہاں سے روانہ نہیں ہوا مگر اہل حجاز کے تاجر ابو رافع پر رونے کی آواز سن لی۔ ان کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا اور مجھے درد کا احساس تک نہ ہوا، یہاں تک کہ ہم بارگاہ نبوت میں حاضر ہوگئے اور آپ کے حضور سارا واقعہ عرض کر دیا۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک جماعت کو ابو رافع کی جانب بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور اس حالت میں اسے قتل کیا کہ وہ سویا ہوا تھا۔

بَابُ ۱۹۹ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ.

دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ كُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ فَأَتَاهُ كِتَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

سالم ابو النضر کاتب تھے عمر بن عبیداللہ کے، ان کے پاس حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا خط آیا، جس میں لکھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کیا کرو۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو لیکن جب ان سے تمہارا

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا۔

بَابٌ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خَدْعَةً۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَصْرَمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ خَدْعَةً۔

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ۔

بَابُ الْكَذِبِ فِي الْحَرْبِ

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّانَا وَسَأَلَنَا الصَّدَقَةَ قَالَ وَأَيْضًا وَاللهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ فَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى اسْتَمْكَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ۔

بَابُ الْفَتْكِ بِأَهْلِ الْحَرْبِ

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو۔

لڑائی میں دھوکا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسریٰ ہلاک ہوگیا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور عنقریب قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور تم ان کے خزانوں کو راہِ خدا میں تقسیم کروگے اور لڑائی کو دھوکے کا نام دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے لڑائی کا نام چال بازی رکھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑائی دھوکا ہے۔

جنگ کے دوران جھوٹ بولنا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کعب بن اشرف کے لیے کون تیار ہے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچائی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا: ہاں۔ ان کا بیان ہے کہ میں اس کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اس نبی نے تو ہمیں تنگ کر مارا ہے اور وہ ہم سے صدقہ مانگتا ہے۔ اس (کعب) نے کہا: خدا کی قسم تم بھی اسے تنگ کرو گے۔ جواب دیا کہ ہم اس کے پیروکار ہیں، اس لیے یہ بات اچھی محسوس نہیں ہوتی کہ اس کا ساتھ چھوڑ دیں، ہم تو صرف اس کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں ایسی ہی باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ قابو پا کر اسے قتل کر دیا۔

حربی کافر کو دھوکے سے قتل کرنا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی

عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأْذَنْ لِي فَأَقُولَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ

بَابُ ۱۴۳ مَا يَجُوزُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ وَالْحَذَرِ مَعَ مَنْ يَّخْشٰى مَعَرَّتَهُ

قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ فَحُدِّثَ بِهِ فِي نَخْلٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَابْنُ صَيَّادٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَوَثَبَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ

بَابُ ۱۴۴ الرَّجَزِ فِي الْحَرْبِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ فِيهِ سَهْلٌ وَأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ۔

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتّٰى وَارَى التُّرَابُ شَعَرَ صَدْرِهِ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ الشَّعَرِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ۔ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ۔ وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأَعْدَاءَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ۔ إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا
يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ۔

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کون ہے جو کعب بن اشرف کا ذمہ دار ہے؟ حضرت محمد بن مسلمہ نے دریافت کیا، کیا میں اسے قتل کردوں، فرمایا: ہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ مجھے اجازت مرحمت کریں کہ میں جو گفتگو چاہوں وہ کروں۔ فرمایا: یہ بھی منظور کیا۔

دشمن کے شر سے بچنے کے لیے حیلہ کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کی جانب روانہ ہوئے اور آپ کے ہمراہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ کو بتایا گیا کہ وہ اپنے باغ میں ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے تو درختوں کی آڑ میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ ابن صیاد اس وقت چادر تانے گنگنا رہا تھا۔ اچانک ابن صیاد کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو پکاری، اے صاف! یہ محمد مصطفیٰ تشریف لے آئے۔ چنانچہ ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر وہ اسے اس کے حال پر چھوڑے رکھتی تو حقیقت ظاہر ہوتی۔

جنگ میں رجز خوانی اور خندق کھودتے وقت باآواز بلند حمد و نعت خوانی حضرت سہل، حضرت انس نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور یزید نے بھی سلمہ سے روایت کی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بھی مٹی ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ مٹی نے سینۂ فیض گنجینہ کے بال ڈھک دیے تھے اور آپ کے جسم اطہر پر بال کثرت سے تھے اور آپ عبداللہ بن رواحہ کے لفظوں میں یوں رجز خوانی فرما رہے تھے۔

گر نہ فرماتا ہدایت ہم کو رب کائنات ۔ ہم کہاں پڑھتے نمازیں اور کرتے زکوٰۃ
اب سکینہ ہم پہ نازل کر اے پروردگار ۔ کافروں کے بالمقابل دے ہمیں صبر و ثبات
دشمنوں کی جو جماعت ہم پہ ظلم و جور سے ۔ الفتنہ! نہیں ہرگز ہمیں منظور بات
یہ آپ باآواز بلند پڑھ رہے تھے۔

بَابٌ ۲۵ مَنْ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ.

۲۸۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

بَابٌ ۲۶ دَوَاءِ الْجُرْحِ بِإِحْرَاقِ الْحَصِيرِ وَغَسْلِ الْمَرْأَةِ عَنْ أَبِيهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَحَمْلِ الْمَاءِ فِي التُّرْسِ.

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهِ وَكَانَتْ يَعْنِي فَاطِمَةَ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ ثُمَّ حُشِيَ بِهِ جُرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابٌ ۲۷ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالِاخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعُقُوبَةِ مَنْ عَصَى إِمَامَهُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ قَالَ قَتَادَةُ الرِّيحُ الْحَرْبُ.

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَأَبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا.

جو گھوڑے پر جم کر سواری نہ کر سکے

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں دائرہ اسلام میں آیا ہوں اس وقت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے کسی قسم کا کوئی حجاب نہیں رکھا۔ جب بھی آپ مجھے دیکھتے تو چہرۂ انور تبسم ریز ہو جاتا اور مجھے یہ شکایت تھی کہ میں جم کر گھوڑے پر سواری نہیں کر سکتا تھا۔ تو آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر دعا فرمائی: اے اللہ! اسے جما دے اور اسے ایسا بنا دے کہ یہ ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ ہو۔

زخمیوں کے لیے فرسٹ ایڈ۔

ٹاٹ کو جلا کر زخموں میں اس کی راکھ بھرنا، عورت کا اپنے والد کے چہرے سے خون دھونا اور زخموں کو دھونے کے لیے ڈھال میں پانی بھر بھر کر لانا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر کون سی دوا لگائی گئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس بات کا اب مجھ سے زیادہ واقف کوئی موجود نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لاتے تھے اور خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چہرۂ مبارک سے خون دھو رہی تھیں۔ پھر ٹاٹ کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زخم میں بھری گئی تھی۔

جنگ کے دوران تنازعہ و اختلاف ناپسندیدہ ہے اور امام کی نافرمانی کا وبال۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور آپس میں نہ جھگڑو کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا اکھڑ جائے گی۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ ریح سے جنگی طاقت مراد ہے۔

سعید بن ابوبردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو یمن کے حاکم بنا کر بھیجتے وقت ہدایت فرمائی کہ لوگوں کی آسانی ملحوظ رکھنا اور انہیں سختی میں نہ ڈالنا، انہیں خوش خبری سنانا اور متنفر نہ کر دینا۔ آپس میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنا اور ان میں پھوٹ نہ ڈالنا۔

۲۸۷ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللّٰهِ
ابْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا
تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ
رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا
تَبْرَحُوا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ فَهَزَمُوهُمْ قَالَ
فَأَنَا وَاللّٰهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ
خَلَاخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ فَقَالَ
أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيمَةَ أَيْ قَوْمِ
الْغَنِيمَةَ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ
فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ
وُجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ
يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ
رَجُلًا فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابَ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ
قَتِيلًا فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ ثُمَّ قَالَ أَفِي
الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا هٰؤُلَاءِ
فَقَدْ قُتِلُوا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ
فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللّٰهِ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ إِنَّ الَّذِينَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے جنگ اُحد کے وقت پچاس پیدل آدمیوں پر حضرت عبداللہ بن
جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر کرکے فرمایا۔ اگر تم یہ دیکھو کہ پرندے ہمارا
گوشت نوچ رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا یہاں تک کہ میں تمہیں
بلاؤں۔ اور اگر تم یہ دیکھو کہ ہم نے کافروں کو مار بھگایا اور انہیں روند کر
رکھ دیا ہے تب بھی اپنی جگہ سے نہ ہلنا جب تک میں تمہیں نہ بلاؤں۔
اس کے بعد دشمن کو شکست ہو گئی۔ میں حضرت براء نے دیکھا کہ ان
کی عورتیں بھی بے تحاشا بھاگ رہی تھیں جس کے باعث ان کی پنڈلیاں
کھل گئی تھیں، پازیبیں نظر آ رہی تھیں اور انہوں نے اپنے کپڑے
سمیٹے ہوئے تھے۔ پس حضرت عبداللہ بن جبیر کے ساتھی کہنے لگے۔
غنیمت! اے ساتھیو! مال غنیمت۔ تمہارے ساتھی تو غالب آ گئے
اب تم کس چیز کا انتظار کرتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن جبیر نے کہا کیا تم
بھول گئے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب
دیا۔ خدا کی قسم ہم تو لوگوں کے پاس جائیں گے اور مال غنیمت لوٹیں گے۔
جب یہ حضرات آ گئے تو گویا یک جنگ کا پانسا پلٹ گیا۔ جو بھاگے
جا رہے تھے وہ سامنے آ گئے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:
جب رسول انہیں دوسری جانب سے پکار رہے تھے۔ پس اس وقت شمع
نبوت کے گرد صرف بارہ پروانے رہ گئے۔ اس کے باعث ہم میں سے ستر
حضرات نے جام شہادت نوش کیا۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
اصحاب کے ہاتھوں مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر جنگ بدر میں افتاد
پڑی تھی کیونکہ ستر قید ہوئے اور ستر کو قتل کیا گیا تھا۔ جنگ ختم ہونے کے
بعد ابو سفیان نے تین مرتبہ آواز دی۔ کیا مسلمانوں میں محمد ہے؟ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دینے سے منع فرمایا۔ اس نے تین دفعہ پھر آواز
دی۔ کیا مسلمانوں میں ابو قحافہ (حضرت ابوبکر) ہے؟ پھر تین مرتبہ پکارا۔ کیا تم
میں ابن خطاب (حضرت عمر) ہے؟ جواب نہ ملنے پر اپنے ساتھیوں کی
جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا۔ یہ سب مارے جا چکے ہیں۔ اس پر حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور جواب دیا۔ اے اللہ
کے دشمن! خدا کی قسم تم نے کذب بیانی کی ہے۔ جن کے تم نے نام لیے ہیں وہ
سب زندہ سلامت ہیں اور جو تمہیں کھٹکتا ہے وہ تمہارے لیے باقی ہے

عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا
يَسُوءُكَ قَالَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ
سِجَالٌ إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً
لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ
أُعْلُ هُبَلْ أُعْلُ هُبَلْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُوا لَهُ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللهِ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللهُ
أَعْلَى وَأَجَلُّ قَالَ إِنَّ لَنَا الْعُزَّى وَلَا عُزَّى
لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا
تُجِيبُوا لَهُ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا
نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللهُ مَوْلَانَا وَلَا
مَوْلَى لَكُمْ.

بَابُ إِذَا فَزِعُوا بِاللَّيْلِ.

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَمَّادٌ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَ
أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ
أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ
عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ
تُرَاعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ.

بَابُ مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا صَبَاحَاهُ حَتَّى يُسْمِعَ النَّاسَ.

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ
بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْتُ
مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ
بِثَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَيْحَكَ مَا بِكَ قَالَ أُخِذَتْ

وہ (ابوسفیان) کہنے لگا، آج جنگ بدر کا بدلہ لیا جاچکا اور لڑائی ڈول
ہے۔ عنقریب تم اپنے ساتھیوں کو پاؤ گے کہ ان کا مُثلہ کر دیا گیا
ہے۔ اگرچہ اس بات کا میں نے حکم نہیں دیا تھا لیکن یہ بے
ناپسند بھی نہیں۔ پھر وہ رجز پڑھنے لگا کہ ہُبل سربلند ہوا،
ہبل سربلند ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے
جواب کیوں نہیں دیتے؟ عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ! کیا جواب
دیا جائے؟ فرمایا، یوں جواب دو کہ اللہ سب سے بلند اور بزرگ و
برتر ہے۔ اس (ابوسفیان) نے کہا بے شک ہمارا عُزّیٰ ہے اور تمہارا
کوئی عُزّیٰ نہیں۔ وہ حضرت براء فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، تم لوگ اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ ان حضرت براء کا بیان
ہے کہ اصحاب رسول عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ ہم کیا جواب دیں؟ فرمایا
تم یہ کہو کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں۔

جب رات کو خطرہ محسوس ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سب لوگوں سے حسین، سخی اور بہادر تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ
ایک دفعہ رات کے وقت اہلِ مدینہ منورہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ خطرے
والی آواز سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے
کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوکر اُدھر گئے اور اپنی تلوار گردن کے ساتھ
لٹکائی ہوئی تھی۔ واپس لوٹتے ہوئے، لوگوں سے فرمایا، مت
ڈرو، مت ڈرو۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا، ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح رواں
پایا ہے۔

دشمن کو دیکھ کر اپنوں کو خبردار کرنا۔

جیسے اونچی آواز سے پکارنا، فریاد کو پہنچو، یہاں تک کہ لوگ سن لیں
حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ
منورہ سے غابہ کی جانب جا رہا تھا۔ جب غابہ کی پہاڑی پر پہنچا تو
حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک غلام ملا۔
میں نے کہا، تیری خرابی ہو، تو یہاں کیسے آیا؟ اس نے جواب دیا نبی
کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی دودھ دینے والی اونٹنی پکڑی گئی

رِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ وَفَزَارَةُ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يَا صَبَاحَاهُ يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَقَدْ أَخَذُوهَا فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسُوقُهَا فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا سِقْيَهُمْ فَابْعَثْ فِي إِثْرِهِمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ۔

بَابُ ۲۱۰ مَنْ قَالَ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ فُلَانٍ وَقَالَ سَلَمَةُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَوَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ الْبَرَاءُ وَأَنَا أَسْمَعُ أَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَلِّ يَوْمَئِذٍ كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشْجَعُ مِنْهُ۔

بَابُ ۲۱۱ إِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلَى حُكْمِ رَجُلٍ۔

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللهِ

ہے۔ میں نے پوچھا کس نے پکڑی ہے؟ جواب دیا قبیلہ غطفان اور فزارہ کے آدمی لے گئے ہیں۔ پھر میں تین مرتبہ یاصباحاہ کے لفظ کے ساتھ اس قدر چیخا کہ مدینہ منورہ کے ہر گوشے والے سن لیں۔ پھر میں نے دوڑ لگائی یہاں تک کہ ان لوگوں کو جا دبایا۔ پس میں ان کی جانب تیر پھینکتا اور کہتا: میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ پس میں نے ان سے وہ اونٹنی چھین لی اور وہ اس کا دودھ بھی نہ پی سکے تھے۔ میں اسے لے کر واپس لوٹا تو رسول اللہ سے نیاز حاصل ہونے پر میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! وہ لوگ پیاسے تھے اور میں نے اس کا دودھ پینے سے پہلے اونٹنی ان سے چھین لی۔ مناسب نظر آئے تو ان کے پیچھے کسی کو روانہ فرمایا جائے۔ ارشاد فرمایا اے ابن اکوع! تم ان پر غالب آ گیا اب درگزر کر، ان کی مہمانی اپنی قوم میں جاری ہوگی۔

آبا و اجداد پر فخر کرنا۔ اگر کوئی کہے اسے پکڑ میں فلاں کا بیٹا ہوں جیسے حضرت سلمہ نے فرمایا کہ اسے پکڑ میں اکوع کا بیٹا ہوں۔

ایک آدمی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا: اے ابو عمارہ! کیا جنگ حنین میں آپ حضرات پیٹھ پھیر گئے تھے؟ حضرت براء نے فرمایا، جبکہ میں ابو اسحاق سن رہا تھا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ حضرت ابو سفیان بن حارث نے آپ کے خچر کی باگ تھام رکھی تھی۔ جب مشرکین نے آپ کو گھیرے میں لے لیا تو آپ سواری سے اتر آئے اور فرمانے لگے: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا جگر پارہ ہوں۔ وہ فرماتے ہیں اس روز کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ دلیر نظر نہیں آیا۔

کسی کے کہنے پر دشمن کا نیچے اتر آنا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر بنو قریظہ قلعے سے نیچے اتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ وہ قریب ہی ٹھہرے تھے۔ پس وہ حضرت سعد گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا اپنے سردار کے لیے تعظیمی قیام کرو۔ جب وہ آ کر بارگاہِ رسالت میں بیٹھ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ تمہارے حکم پر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّيْ أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

اپنے قلعے سے اتر آئے ہیں۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ میں حکم دیتا ہوں، جو ان میں لڑنے کے قابل ہیں انہیں تہ تیغ کر دیا جائے اور باقی اہل وعیال کو قید کر لیا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ان کے بارے میں فرشتے کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

بَابٌ ۲۱۲ قَتْلِ الْأَسِيْرِ وَقَتْلِ الصَّبْرِ

جنگی قیدی کو قتل کرنا اور کھڑا کر کے نشانہ بنانا۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر اقدس پر خود تھا جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبہ کے پردے کو پکڑ کر کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے قتل کر دو۔

ف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن خطل کو خانہ کعبہ میں بھی قتل کر دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ پہلی بات یہ کہ گستاخ رسول واجب القتل ہے۔ حکومت وقت اس کے قتل کا حکم دے۔ دوسری بات یہ کہ خانہ کعبہ میں اگرچہ کسی ادنیٰ چیز تک کو مارنے کی اجازت نہیں لیکن گستاخ رسول کو خانہ کعبہ بھی پناہ نہیں دے سکتا اور اسے ابن خطل کی طرح خانہ کعبہ میں بھی قتل کر دیا جائے گا۔ بدقسمتی سے انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں توہین رسالت کا ایسا فتنہ کھڑا کیا کہ آج وہ ایسے عروج پر ہے جس کے باعث سیکڑوں علماء سلمان رشدی جیسے بدبخت کے روپ میں موجود ہیں۔ خدائے ذوالمنن جملہ مسلمانان اسلام کو توہین رسالت کی ایمان سوز بیماری سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

بَابٌ ۲۱۳ هَلْ يَسْتَأْسِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَأْسِرْ وَمَنْ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ۔

خود کو گرفتار کروانا یا نہ کروانا نیز قتل ہونے سے پہلے دوگانہ پڑھنا۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالْهَدْأَةِ وَهُوَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لِحْيَانَ فَنَفَرُوْا لَهُمْ قَرِيْبًا مِنْ مِائَتَيْ رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا آثَارَهُمْ حَتّٰى وَجَدُوْا مَأْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوْهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ روانہ فرمایا جو دس آدمیوں پر مشتمل تھا اور حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان پر امیر مقرر فرمایا، جو عاصم بن عمر کے جد امجد ہیں۔ وہ چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ مقام ہداۃ پہنچے جو عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان ہے تو بنو ہذیل کے قبیلہ لحیان کو ان کا پتہ چل گیا۔ انہوں نے ان حضرات کی خاطر قریباً دو سو آدمی بلائے جو سب کے سب تیر انداز تھے۔ وہ ان کے قدموں کے نشانات دیکھ کر چلتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے جو کھجوریں کھائی تھیں، جن کو یہ مدینہ منورہ سے زاد راہ کے طور پر لائے تھے، ان کی گٹھلیاں دیکھ کر کہنے لگے، یہ تو یثرب کی کھجور ہے۔ وہ نشانات

هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا رَآهُمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَؤُوا إِلَى فَدْفَدٍ وَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمُ انْزِلُوا وَأَعْطُونَا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ وَلَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا. فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَمِيرُ السَّرِيَّةِ. أَمَّا أَنَا فَوَاللّٰهِ لَا أَنْزِلُ الْيَوْمَ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ اللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةٍ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ بِالْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ وَابْنُ دَثِنَةَ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ وَأَوْثَقُوهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ فِي هٰؤُلَاءِ لَأُسْوَةً يُرِيدُ الْقَتْلَى فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَأَبَى فَقَتَلُوهُ فَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَابْنِ دَثِنَةَ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَأَخَذَ ابْنًا لِي وَأَنَا غَافِلَةٌ حِينَ أَتَاهُ قَالَتْ فَوَجَدْتُهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِي وَجْهِي فَقَالَ تَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ. وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ

کو دیکھ کر چلتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں کو دیکھ لیا۔ پس یہ حضرات پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں نے انہیں گھیرے میں لے لیا اور کہنے لگے کہ نیچے اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے ہاتھوں میں دے دو۔ ہم تمہارے ساتھ پکا عہد و پیمان کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی ہم قتل نہیں کریں گے۔ امیرِ سریہ حضرت عاصم بن ثابت نے فرمایا، لیکن خدا کی قسم میں تو آج کسی کافر کی ذمہ داری پر نہیں اتروں گا۔ اے اللہ! ہماری خبر اپنے نبی تک پہنچا دے۔ پھر انہوں نے تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دی اور سات آدمیوں کو شہید کر دیا جن میں حضرت عاصم بھی تھے۔ باقی تین حضرات ان کے عہد و پیمان پر یقین کر کے نیچے اتر آئے۔ جن میں حضرت خبیب انصاری، ابن دثنہ اور ایک آدمی اور جب یہ حضرات کفار کے قبضے میں آ گئے تو انہوں نے انہیں کمانوں کی تانت سے باندھ دیا۔ تیسرے صاحب فرمانے لگے کہ یہ بدعہدی کی ابتدا ہے لہٰذا میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا، میں اپنے ساتھیوں کی پیروی کروں گا جو جامِ شہادت نوش فرما گئے ہیں۔ کفار انہیں اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کر رہے تھے اور یہ جانے پر آمادہ نہیں ہوتے تھے۔ آخر کار انہیں شہید کر دیا گیا۔ پھر وہ حضرت خبیب اور حضرت ابن دثنہ کو لے گئے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں لے جا کر فروخت کر دیا یہ واقعہ غزوۂ بدر کے بعد پیش آیا۔ پس حضرت خبیب کو حارث بن عامر کے بیٹے نے خرید لیا کیونکہ انہوں نے حارث کو جنگِ بدر میں قتل کیا تھا۔ پس خبیب ان کی قید میں تھے۔ مجھے (زہری کو) عبید اللہ بن عیاض نے خبر دی کہ زینب بنت حارث نے انہیں بتایا کہ جب لوگ خبیب کو قتل کرنے کی غرض سے جمع ہونے لگے تو انہوں نے مجھ سے استرا مانگا تاکہ ناپاکی دور کریں۔ میں نے انہیں دے دیا، پھر میرے ایک بچے کو پکڑ لیا اور میں بے خبر تھی۔ جب میں ان (خبیب) کے پاس گئی تو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ران پر بٹھایا ہوا ہے اور استرا ہاتھ میں ہے۔ میرے اوسان خطا ہو گئے تو خبیب نے میرے چہرے سے میری کیفیت جان لی، فرمایا تم اس سے ڈر رہی ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم میں نے خبیب سے اچھا قیدی نہیں دیکھا۔ ایک روز میں نے انہیں دیکھا کہ کھا رہے ہیں اور انگور

وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ مِنَ اللّٰهِ رَزَقَهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ ذَرُونِي أَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تَظُنُّوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَطَوَّلْتُهَا اللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا.

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا

عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي

وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ

يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ أُصِيبَ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ وَمَا أُصِيبُوا وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبُعِثَ عَلَى عَاصِمٍ مِثْلُ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى أَنْ يَقْطَعُوا مِنْ لَحْمِهِ شَيْئًا.

بَابُ فَكَاكِ الْأَسِيرِ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۹۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الْأَسِيرَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ.

کا گچھا ان کے ہاتھ میں ہے حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ مکرمہ میں اس وقت یہ پھل دستیاب نہیں تھا۔ وہ کہتی تھی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبیب کے لیے روزی بھیجی گئی تھی۔ جب وہ لوگ قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے تو خبیب نے ان سے کہا کہ مجھے اتنا وقت دینے کے لیے چھوڑ دو کہ دو رکعت نماز ادا کر لوں۔ پھر فرمایا تم یہ گمان نہ کرو کہ موت سے ڈر کر ایسا کر رہا ہوں ورنہ میں نماز کو طول دیتا۔ اے اللہ انہیں چن چن کر مارنا۔

جو پاؤں قتل بصدق و صفا پر تو کیا الم

جاؤں بجانب راہ خدا میں تو کیا ہو غم

ہے میری جاں سپرد بہ یزدان ذی الکرم

برکت سے بھر دے جو مرا اعضائی کیف وکم

پھر حارث کے بیٹے نے انہیں قتل کر دیا۔ خبیب ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے ہر اس مسلمان مرد کے لیے جو قیدی بنا کر قتل کیا جائے، یہ بہترین سنت جاری فرمائی کہ پہلے دوگانہ نماز پڑھ لے۔ اور حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی دعا بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی جو انہوں نے شہادت کے روز مانگی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو سب کچھ بتا دیا جو ان پر گزری۔ کفار قریش کو جب حضرت عاصم کے قتل ہو جانے کی خبر ہوئی تو انہوں نے چند آدمی بھیجے تاکہ عاصم کے جسم کا کوئی حصہ لے آئیں جس سے اس قتل کا اطمینان ہو۔ یہ خار اس لیے تھا کہ انہوں نے قریش کے سرداروں میں سے ایک آدمی (عقبہ بن ابی معیط) کو جنگ بدر میں موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے پاس بھڑوں کو بھیج دیا جنہوں نے قریش کے بھیجے ہوئے آدمیوں سے انہیں محفوظ رکھا۔

جنگی قیدی کو رہا کرنا۔

اس بارے میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیدی کو رہا کر دیا کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کیا کرو۔

۲۹۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا: کیا قرآن کریم کے سوا اور بھی کوئی چیز آپ کے پاس ایسی ہے جو بذریعہ وحی ملی ہو؟ انہوں نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو چیرا اور اس نے درخت نکالا! میرے دائرہ معلومات میں ایسی کوئی چیز نہیں ماسوائے اس فہم قرآن کے جو اللہ تعالٰی کسی شخص کو عطا فرمائے اور جو اس صحیفے (کتابچے) میں ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ اس کتابچے میں کیا ہے؟ فرمایا: دیت کے متعلق ہدایات، قیدیوں کی رہائی کا بیان اور یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہ کیا جائے۔

بَابٌ ۲۱۵ فِدَاءِ الْمُشْرِكِينَ

مشرکین کا فدیہ

۲۹۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ فَقَالَ لَا تَدَعُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ خُذْ فَأَعْطَاهُ فِي ثَوْبِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے کچھ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اجازت مانگی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں اجازت مرحمت فرمائیے کہ ہم اپنے بھانجے عباس بن عبدالمطلب کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان پر ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں بحرین سے مال آیا۔ تو حضرت عباس آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول! مجھے کچھ عطا فرمائیے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔ آپ نے فرمایا، لو اور ان کے کپڑے میں ڈال دیا۔

۲۹۷ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ جَاءَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ بدر کے جنگی قیدیوں میں آیا تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ نماز مغرب میں آپ نے سورۂ الطور تلاوت فرمائی۔

بَابٌ ۲۱۶ الْحَرْبِيِّ إِذَا دَخَلَ دَارَ الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَمَانٍ

حربی جب بغیر اجازت دارالاسلام میں داخل ہو۔

۲۹۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے والد

عن إياس بن سلمة بن الأكوع عن أبيه قال أتى النبي صلى الله عليه وسلم عين من المشركين وهو في سفر فجلس عند أصحابه يتحدث ثم انفتل فقال النبي صلى الله عليه وسلم اطلبوه واقتلوه فقتله فنفله سلبه.

باب ٢٧ يقاتل عن أهل الذمة ولا يسترقون.

٢٩٩ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا أبو عوانة عن حصين عن عمرو بن ميمون عن عمر رضي الله عنه قال وأوصيه بذمة الله وذمة رسوله صلى الله عليه وسلم أن يوفى لهم بعهدهم وأن يقاتل من ورائهم ولا يكلفوا إلا طاقتهم.

باب ٢٨ جوائز الوفد

باب ٢٩ هل يستشفع إلى أهل الذمة ومعاملتهم.

٣٠٠ - حدثنا قبيصة حدثنا ابن عيينة عن سليمان الأحول عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال يوم الخميس وما يوم الخميس ثم بكى حتى خضب دمعه الحصباء فقال اشتد برسول الله صلى الله عليه وسلم وجعه يوم الخميس فقال ائتوني بكتاب أكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده أبدا فتنازعوا ولا ينبغي عند نبي تنازع فقالوا هجر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال دعوني فالذي أنا فيه خير مما تدعوني إليه وأوصى عند موته بثلاث أخرجوا المشركين من جزيرة العرب وأجيزوا الوفد بنحو ما كنت أجيزهم ونسيت الثالثة وقال يعقوب بن محمد سألت المغيرة بن عبد الرحمن عن جزيرة العرب فقال مكة والمدينة واليمامة واليمن وقال يعقوب والعرج أول تهامة.

باب ٣٠ التجمل للوفود.

٣٠١ - حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن

والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت سفر میں تھے کہ آپ کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس آگیا اور آپ کے اصحاب سے گفتگو کرنے لگا جب وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ڈھونڈو اور قتل کر ڈالو۔ چنانچہ وہ قتل کر دیا گیا اور اس کا سامان قاتل کو دیا گیا۔

ذمیوں کی خاطر لڑنا اور انہیں غلام نہ بنانا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اپنے بعد خلیفہ بننے والے کو وصیت کرتا ہوں کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے اور جس کا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ذمہ لیا ہے ان کے ساتھ ایفائے عہد کیا جائے اور ضرورت پڑے تو ان کی خاطر لڑنے سے بھی گریز نہ کرے اور ان سے کام نہ لے مگر ان کی طاقت کے مطابق۔

قاصد کو انعام دینا

کیا ذمیوں کی سفارش کی جائے اور ان کے ساتھ سلوک

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جمعرات کا دن اور جمعرات کا دن کیا ہے؟ پھر اس قدر روئے کہ ان کے آنسوؤں سے سنگریزے بھی تر ہو گئے پھر فرمایا کہ جمعرات ہی کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض میں شدت ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے کوئی لکھنے کی چیز لا کر دو تاکہ میں تمہیں کچھ ایسی ہدایات لکھ دوں جن کے سبب تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے لوگوں کے درمیان اس بارے میں تنازعہ ہو گیا حالانکہ بارگاہ نبوت میں تنازعہ نہیں ہونا چاہئے تھا پس لوگ کہنے لگے کہ رسول اللہ نے ارادہ ترک فرما دیا ہے۔ فرمایا مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کیونکہ میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم بلاتے ہو اور اپنے وصال کے نزدیک تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ (۱) مشرکین کو جزیرۂ عرب سے باہر نکال دینا۔ (۲) قاصدوں کو اسی طرح انعامات دیا کرنا جیسے میں دیا کرتا تھا تیسری بات میں بھول گیا۔ حضرت مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے جزیرۂ عرب کے بارے میں پوچھا گیا تو بتایا کہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ

وفود کو دکھانے کے لیے آرائش کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ عُمَرُ حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوُفُودِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ تَبِيعُهَا أَوْ تُصِيبُ بِهَا بَعْضَ حَاجَتِكَ۔

بَابٌ ۲۲۱ كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ

۳۰۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موٹے ریشم کا ایک جوڑا بازار میں فروخت ہوتے دیکھا تو اسے لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ! اسے آپ خرید فرمالیں اور عید کے دن اور جب آپ کی بارگاہ میں وفد آئیں تو اسے استعمال فرمایا کیجئے۔ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا، یہ لباس ان لوگوں کے لیے ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا اور بیشک اسے وہی پہنتا ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر کچھ دنوں بعد حسبِ مشیتِ ایزدی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیباج کا ایک جبہ ان (حضرت عمر) کے لیے بھیجا۔ حضرت عمر اسے لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ! آپ نے تو فرمایا تھا کہ یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں ہوتا اور بیشک ایسے کپڑے وہ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں حصہ نہیں، اس کے باوجود آپ نے اسے میرے لیے ارسال فرمایا ہے۔ پس ارشاد فرمایا، اسے فروخت کر دو یا اپنی کسی اور

بچوں پر اسلام کس طرح پیش کیا جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر شمعِ رسالت کے کئی دوسرے پروانوں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں ابن صیاد کی جانب روانہ ہوئے، یہاں تک کہ اسے بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا، حالانکہ وہ بچہ نہیں تھا بلکہ بالغ ہو چکا تھا۔ اس نے کچھ نہیں سمجھا یہاں تک کہ رسول اللہ نے اپنے دستِ مبارک سے اس کی پیٹھ میں ٹھونکی۔ پھر رسول اللہ نے اسے فرمایا۔ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں واقعی آپ امیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی کریم سے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی کریم نے اس سے فرمایا۔ میں تو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لا چکا ہوں۔ پھر نبی کریم نے اس سے دریافت فرمایا۔ تجھے کیا نظر آتا ہے؟ وہ کہنے لگا میرے پاس سچی خبر بھی آتی ہے اور جھوٹی بھی۔ نبی کریم نے ارشاد فرمایا۔ پھر تو تیرا کام خلط ملط ہو گیا۔ بعدہٗ نبی کریم نے فرمایا۔ میں تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپاتا ہوں، وہ بتا۔ ابن صیاد نے جواب دیا وہ الدخ

خبیئًا فقال ابن صیاد هو الدخ فقال النبی صلی الله علیه وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك فقال عمر یا رسول الله ائذن لی فیه اضرب عنقه فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان یکنه فلن تسلط علیه وان لم یکنه فلا خیر لك فی قتله ـ قال ابن عمر انطلق النبی صلی الله علیه وسلم وابی بن کعب یأتیان النخل الذی فیه ابن صیاد حتی اذا دخل النخل طفق النبی صلی الله علیه وسلم یتقی بجذوع النخل وهو یختل ان یسمع من ابن صیاد شیئا قبل ان یراه وابن صیاد مضطجع علی فراشه فی قطیفة له فیها رمزة فرأت ام ابن صیاد النبی صلی الله علیه وسلم وهو یتقی بجذوع النخل فقالت لابن صیاد ای صاف وهو اسمه فثار ابن صیاد فقال النبی صلی الله علیه وسلم لو ترکته بیّن وقال سالم قال ابن عمر ثم قام النبی صلی الله علیه وسلم فی الناس فاثنی علی الله بما هو اهله ثم ذکر الدجال فقال انی انذرکموه وما من نبی الا قد انذره قومه لقد انذره نوح قومه ولکن ساقول لکم فیه قولا لم یقله نبی لقومه تعلمون انه اعور وان الله لیس باعور ـ

ہے۔ نبی کریم نے فرمایا پرے جاؤ تم اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اجازت مرحمت فرمایئے کہ اس کی گردن اتار کر رکھ دوں۔ نبی کریم نے فرمایا اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے۔ اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے قتل میں تمہارے لیے بھلائی نہیں ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم اور حضرت ابی بن کعب دونوں اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا یہاں تک کہ باغ میں داخل ہوئے تو نبی کریم درختوں کے تنوں کی آڑ لینے لگے اور آپ ابن صیاد کو بے خبر رکھنا چاہتے تھے تاکہ اس کی کوئی بات سن سکیں، اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے۔ ابن صیاد اپنے بستر پر چادر اوڑھ کر لیٹا ہوا تھا اور ایک گنگناہٹ سی سنی جاتی تھی تو ابن صیاد کی والدہ نے نبی کریم کو دیکھ لیا جبکہ آپ کھجوروں کی آڑ میں چھپے ہوئے تھے۔ اس کی والدہ نے ابن صیاد سے کہا، اے صاف! اور یہ اس کا نام تھا۔ پس ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ پس نبی کریم نے فرمایا۔ اگر یہ عورت اسے اس کے حال پر چھوڑے رہتی تو صورت حال سامنے آجاتی۔ سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ پھر نبی کریم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر آپ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں۔ اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو۔ بیشک حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔ لیکن میں اس کے متعلق تم سے ایسی بات بتا رہا ہوں جو کسی نبی نے نہیں فرمائی وہ یہ جان لو کہ دجال کانا ہوگا اور

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا جو نبوت کا مدعی تھا کہ میں تیرے لیے اپنے دل میں ایک بات چھپاتا ہوں، تو بتا کہ کیا بات چھپائی ہے؟ ——— معلوم ہوا کہ جو نبی ہو وہ دل کی بات جان لیتا ہے اور جو دل کی بات نہ جان سکے وہ نبی نہیں ہوتا۔ جو نبی کے متعلق یہ کہے کہ وہ دل کی بات نہیں جان سکتے وہ گویا یہی کہہ رہا ہے کہ وہ سرے سے نبی ہی نہیں ہے۔ اگر دل کی بات جاننا نبی کے لیے ضروری نہ ہوتا اور نبی کی نظر دلوں کی کائنات تک نہ پہنچتی تو ابن صیاد کہہ سکتا تھا کہ حضور دل کی بات جاننا نبوت کے لوازمات سے تو نہیں، میرا اگر امتحان ہی لینا ہے تو کوئی مسئلہ پوچھو، میں تو غیب کے کاموں کے متعلق بتا سکتا ہوں۔ باقی رہا دلوں کی چھپی باتیں جاننا۔ تو ایسا نظریہ رکھنے کو تو خود آپ کے بعض امتی کسی صورت شرک بتائیں گے۔ ان کے اسلام کی رو سے تو آپ کا یہ امتحانی سوال ہی شرک کا شاخسانہ اور غیر اسلامی ہے۔ لیکن اس نے ایسا ہرگز نہیں کہا کیونکہ وہ بھی جانتا تھا کہ نبی کی نگاہیں دلوں کی دنیا تک پہنچ جاتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب ۲۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا قَالَهُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

باب ۲۲۳ إِذَا أَسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرَضُونَ فَهِيَ لَهُمْ.

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِي حَجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي.

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُدْعَى هُنَيًّا عَلَى الْحِمَى فَقَالَ يَا هُنَيُّ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ فَإِنَّهُمَا إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَا إِلَى نَخْلٍ وَزَرْعٍ وَإِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْغُنَيْمَةِ إِنْ تَهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَأْتِنِي بِبَنِيهِ فَيَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَتَارِكُهُمْ أَنَا لَا أَبَا لَكَ فَالْمَاءُ وَالْكَلَأُ أَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَايْمُ اللّٰهِ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنِّي قَدْ ظَلَمْتُهُمْ إِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ فَقَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ

یہود کو دعوت اسلام۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا کہ اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے اس کی روایت کی ہے۔

حربی مسلمان ہو جائیں تو اپنے مال اور جائیداد کے مالک رہیں گے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! آپ قیام کہاں فرمائیں گے؟ ارشاد فرمایا، ہمارے لیے عقیل بن ابو طالب نے کوئی مکان چھوڑا ہی کب ہے۔ پھر فرمایا ہم کل خیف بنی کنانہ میں محصب کے مقام پر ٹھہریں گے جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی، اور یہ اس وجہ سے تھا کہ بنی کنانہ نے قریش سے بنی ہاشم کے خلاف قول لیا تھا کہ نہ ان کے ہاتھ پر کوئی چیز فروخت کی جائے، اور نہ انہیں رہنے کو جگہ دی جائے۔ زہری کا قول ہے کہ خیف چٹیل میدان کو کہتے ہیں۔

زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آزاد کردہ غلام ہنی کو ایک چراگاہ کا منتظم بناتے ہوئے فرمایا، اے ہنی! مسلمانوں سے بڑی عاجزی کے ساتھ برتاؤ کرنا، مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی دعا فوراً قبول ہوتی ہے، تھوڑے سے اونٹوں اور تھوڑی بکریوں والے کو اس میں آنے کی اجازت دے دینا، لیکن حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان کے جانوروں کو اس میں آنے نہ دینا، کیونکہ بالفرض ان دونوں حضرات کے جانور اگر ہلاک بھی ہو جائیں تو یہ اپنے باغ اور کھیتی باڑی سے کام نکال سکتے ہیں اگر تھوڑے اونٹ یا تھوڑی بکریوں والے کے جانور ہلاک ہو جائیں تو وہ اپنے بال بچوں کو میرے پاس لا کر پکاریں گے اے امیر المومنین تیرا باپ نہ رہے، کیا اس وقت میں انہیں چھوڑ دوں گا؟ پس پانی اور گھاس دینا میرے لیے سونے اور چاندی کے دینے سے آسان ہے اور خدا کی قسم! اگر انہیں روکا گیا، تو وہ اس حالت میں بھی تاثر

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْمَالُ الشَّدِيدُ
أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ
مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا۔

بَابٌ ۲۳ كِتَابَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ.

۳۰۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا
لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا
وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ
وَخَمْسُ مِائَةٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ
لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ

۳۰۶. حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ فَوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ أَبُو
مُعَاوِيَةَ مَا بَيْنَ سِتِّ مِائَةٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ.

۳۰۷. حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ
ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُتِبْتُ
فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي حَاجَّةٌ قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ.

بَابٌ ۲۴ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

۳۰۸. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا
حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ

لیں گے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے کیونکہ یہ چراگاہیں زمانہ جاہلیت
میں وہ ان کی خاطر رکھتے ہیں اور دورِ اسلام میں ان کے اندر اسلام لائے
ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میرے
پاس ایسے جانور نہ ہوتے جن پر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو سوار
کرتا بجز ان کے تو میں ان کے شہروں کی ایک بالشت بھر جگہ کو بھی چراگاہ نہ بناتا۔

امام کا مردم شماری کروانا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ دائرۂ اسلام میں آ چکے ہیں
ان کے نام لکھ کر میرے پاس لاؤ تو ہم نے ایک ہزار پانچ سو افراد کے
نام لکھ دیئے پس ہم نے کہا کہ ہم تو علی خائف ہیں۔ حالانکہ ہم ایک
ہزار پانچ سو ہیں اور ہم اپنے آپ کو دیکھتے ہیں کہ فتنے میں مبتلا
ہیں اور یہاں تک کہ جب آدمی اکیلا نماز پڑھتا ہے تو خوف
کھاتا ہے۔

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے انہیں پانچ سو پایا۔
ابو معاویہ کا قول ہے۔ کہ چھ سو سے سات سو
تک تھے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا
یا رسول اللہ میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھ دیا گیا ہے اور میری
بیوی حج کرنے جا رہی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم واپس چلے جاؤ
اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

اللہ تعالیٰ فاجر کے ساتھ بھی دین کی مدد فرماتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہِ
رسالت میں حاضر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسے
شخص کے بارے جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا، فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔
جب میدان کارزار گرم ہوا تو اس شخص نے قتل و قتال میں بڑھ چڑھ
کر کارگزاری دکھائی پس وہ زخمی ہو گیا۔ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی
کہ جس شخص کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے، اس نے
کافروں سے بڑی جان توڑ کر لڑائی کی لیکن مر چکا ہے۔ نبی کریم نے فرمایا کہ

فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الَّذِي قُلْتَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّارِ قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ قِيلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى بِالنَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

بَابُ ٢٢٦ مَنْ تَأَمَّرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ إِذَا خَافَ الْعَدُوَّ

٣٠٩ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى [illegible]

[illegible]

فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ عَلَيْهِ وَمَا يَسُرُّنِي أَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَقَالَ وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانِ

بَابُ ٢٢٧ الْعَوْنِ بِالْمَدَدِ

٣١٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُو لَحْيَانَ فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَقُوا

بِهِمْ حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ

جہنم میں گیا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اس ارشاد سے بعض لوگوں کے شکوک و شبہات میں پھنس جانے کا خطرہ تھا۔ اسی اثنا میں کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں، بلکہ اسے سخت زخم آیا ہے۔ جب رات ہوئی تو وہ زخم پر صبر نہ کر سکا اور خودکشی کر لی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب یہ صورت حال عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا۔ اللہ اکبر، میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ جنت میں مسلمانوں کے سوا کوئی شخص داخل نہیں ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس دین کی فاسق و فاجر شخص کے ذریعے بھی مدد فرماتا ہے۔

لڑائی کے دوران دشمن کے شر سے بچنے بچانے کے لیے بغیر بنائے امیر بننا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے جنگ موتہ کے دنوں میں فرمایا لشکر اسلام کا جھنڈا زید بن حارثہ نے اٹھایا تھا۔ [illegible]

[illegible] گرا دیا۔ پھر جھنڈا خالد بن ولید نے لہرایا، حالانکہ انہیں امیر لشکر بنایا نہیں گیا تھا تو ان کے ذریعے فتح یاب ہو گئے۔ مجھے مسرت نہیں ہے یا فرمایا کہ وہ اس پر مسرور نہیں ہوں گے کہ وہ ہمارے پاس ہوتے۔ حضرت [illegible]

افراد کے ذریعے مدد کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں رعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحیان کے کچھ افراد آئے اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں اور اپنی قوم کے لیے انہوں نے اسلامی لشکر کی امداد طلب کی۔ پس نبی کریم نے ستر انصار کو ان کے ساتھ بھیج کر مدد فرمائی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ان میں سے ہر ایک کو قاری کہا کرتے تھے۔ پس وہ ان کے ساتھ روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جب بئر معونہ (ایک کنویں کا نام ہے) پر پہنچے تو انہوں نے دغا بازی کی اور ان سب کو شہید کر دیا۔ تو ایک مہینے تک قنوت میں رعل، ذکوان اور بنو لحیان کی تباہی کے

فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لَحْيَانَ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّهُمْ قَرَأُوا بِهِمْ قُرْآنًا أَلَا بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا بِأَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ ذَلِكَ بَعْدُ.

بَابٌ ۲۳۵ مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَأَقَامَ عَلَى عَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا

۱۱۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یہ صدا آئی کہ قتادہ کا قول ہے کہ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ایک عرصہ تک قرآن میں ہم ان کے متعلق پڑھتے رہے۔ کاش ہماری جانب سے کوئی ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دے کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہمیں خوش کر دیا ہے" پھر

دشمن پر فتح پانے کے بعد تین دن ان کے میدان میں ٹھہرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی قوم پر فتح پاتے تو تین راتیں ان کے میدان میں گزارتے تھے۔ اس حدیث کی متابعت کی ہے معاذ اور عبد الاعلیٰ نے۔ سعید، قتادہ، حضرت انس، حضرت ابو طلحہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَرَدَّهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ وَأَنَّ فَرَسًا لِابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدُّوهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ۔

٣١٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ يَوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ وَأَمِيرُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ۔

بَابٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَالرَّطَانَةِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ۔

٣١٥۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ۔

٣١٦۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَتْ۔

ایک غلام بھاگ کر رومیوں میں جا ملا۔ پس حضرت خالد بن ولید کو ان پر فتح حاصل ہوئی تو انہوں نے وہ غلام حضرت عبداللہ کو واپس کر دیا نیز ان کا ایک گھوڑا بھی بھاگ گیا تھا جو رومیوں کے ہاتھ پڑ گیا تھا جب اللہ نے حضرت خالد کو ان پر غلبہ دیا تو وہ گھوڑا بھی انہوں نے حضرت

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ گھوڑے پر سوار تھے جس روز مسلمانوں کی رومیوں سے جنگ ہوئی تھی اور جس روز حضرت خالد بن ولید امیر لشکر تھے جن کو حضرت ابوبکر صدیق نے مقرر فرمایا تھا، تو وہ گھوڑا دشمن کے ہاتھ لگ گیا۔ جب دشمن کو ہزیمت ہوئی تو حضرت خالد نے وہ گھوڑا انہیں لا کر دے دیا۔

فارسی یا غیر عربی کوئی زبان بولنا۔ چنانچہ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف (سورۃ الروم، آیت ٢٢) اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا (سورۂ ابراہیم، ٤)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے ایک چھوٹا سا جانور ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا پسوایا ہے، پس چند افراد کو لے کر کھانے کے لیے تشریف لے چلیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باواز بلند فرمایا: اے خندق کھودنے والو! جابر نے تمہاری دعوت کا انتظام کیا ہے۔ یہ تمہارے لیے کیسی خوشی کی بات ہے۔

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور میں نے زرد رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سنہ سنہ۔ حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ حبشی زبان میں سنہ یعنی اچھی کو کہتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد ماجد نے مجھے ڈانٹا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھیلنے دو۔ اس کے بعد حبیب پروردگار نے ان کی کمسنی سے فرمایا: لباس پرانا کرو اور پھاڑو، پھر پرانا کرو اور پھاڑو، پھر پرانا کرو اور پھاڑو یعنی لمبی عمر پاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ ان کی درازی عمر کا ذکر لوگوں میں

۳۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ كِخْ كِخْ أَمَا تَعْرِفُ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.

بَابُ ۲۳ : الْغُلُولِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۱۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ. وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ.

بَابُ ۲۴ : الْقَلِيلِ مِنَ الْغُلُولِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَرَّقَ مَتَاعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ.

۳۱۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فارسی زبان میں فرمایا۔ کخ، کخ (یعنی تھو تھو) کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ہم صدقے کا مال نہیں کھاتے۔

مالِ غنیمت میں خیانت کرنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیز لے کر آئے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے مالِ غنیمت میں خیانت کا تذکرہ فرماتے ہوئے اسے بہت بڑا جرم قرار دیا اور فرمایا کہ قیامت میں تم میں سے کسی کو میں اس حالت میں دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو کر ممیا رہی ہو، یا گھوڑا سوار ہو کر ہنہنا رہا ہو اس وقت وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمایئے اس وقت میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے خدا کا حکم تمہیں پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو کر بلبلا رہا ہو اور اس وقت کہے یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے۔ پس میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کا حکم تم لوگوں تک پہنچا دیا تھا یا اس کی گردن پر مال و دولت سوار ہو اور وہ کہے یا رسول اللہ میری مدد فرمایئے تو میں جواب دوں۔ آج تمہارا مجھے کوئی اختیار نہیں ہے میں نے خدا کا حکم تم تک پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر کپڑے ہوں، جو اڑ رہے ہوں اور وہ کہے یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے، تو میں جواب دوں کہ تمہارے لیے میرے پاس کوئی اختیار!

مالِ غنیمت سے تھوڑی سی چیز لینا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی ایسی روایت نہیں کی کہ آپ نے ایسے شخص کا مال جلایا ہو اور زیادہ صحیح یہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ كَرْكَرَةُ يَعْنِي بِفَتْحِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا.

بَابُ ۲۳۴ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ هَذِهِ الْبَهَائِمُ لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُو أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ

بَابُ ۲۳۵ الْبِشَارَةِ فِي الْفُتُوحِ

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

کرکرہ نامی ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسباب کی حفاظت پر متعین تھا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ لوگ اس کی وجہ تلاش کرنے لگے۔ تو اس کے سامان میں ایک عبا پائی جو اس نے مال غنیمت سے چھپا کر رکھ لی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن سلام کے قول کے مطابق کرکرہ کاف کے زبر کے ساتھ ہے اور یہ زیادہ درست ہے۔

مال غنیمت کے اونٹوں اور بکریوں سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ذوالحلیفہ میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس لوگوں کو بھوک لگی تو کچھ اونٹ اور بکریاں ان کے ہاتھ لگ گئیں جنہیں ذبح کر لیا گیا اور نبی کریم لوگوں سے پیچھے تھے۔ تو انہوں نے پکانے میں جلدی سے کام لیا اور ہانڈیاں چڑھا دیں۔ آپ نے حکم فرمایا کہ تمام ہانڈیاں الٹا دی جائیں، لہذا فوراً تعمیل کی گئی۔ پھر آپ نے مال غنیمت تقسیم فرمایا اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ لوگ اسے پکڑنے کے پیچھے دوڑے لیکن تھک ہار کر رہ گئے۔ ایک آدمی نے اس کو تیر کا نشانہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہرا دیا۔ ارشاد فرمایا ان چوپایوں میں بھی بعض وحشی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں پس جو سرکشی کرے تو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح سلوک کرو۔ عبایہ بن رفاعہ فرماتے ہیں کہ میرے جد امجد بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ ہم امید رکھتے یا ڈرتے ہیں کہ کل ہمارا دشمن کے ساتھ مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چاقو نہیں ہے تو کیا ہم بانس کے ساتھ ذبح کر سکتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو چیز خون بہائے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کو کھاؤ ماسوائے دانت اور ناخن کے۔ میں ان کی وجہ بتا دیتا ہوں تو سنو دانت تو ہڈی ہے

فتح کی بشارت دینا۔

جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِيهِ خَثْعَمُ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ فَبَارَكَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ مُسَدَّدٌ بَيْتٌ فِي خَثْعَمَ.

بَابُ ۲۳۶ مَا يُعْطَى الْبَشِيرُ، وَأَعْطَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِينَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ

بَابُ ۲۳۷ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ مُجَاشِعٌ بِأَخِيهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا مُجَالِدٌ يُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلَكِنْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ

تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم ذوالخلصہ کے بارے میں میرے دل کو ٹھنڈک نہیں پہنچاؤ گے؟ یہ ایک گھر تھا جس میں بنو خثعم رہا کرتے تھے اور اسے کعبہ یمانیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ میں ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ اس کی جانب جانے لگا تو بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوا کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ نے میرے سینے پر اپنا دست اقدس مارا جس کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھے۔ آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ جاری ہونے لگے۔ اے اللہ! اسے جما دے اور ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ پھر میں اس کی طرف روانہ ہو گیا اور اسے توڑ پھوڑ دیا۔ پھر خوشخبری سنانے کے لیے ایک آدمی کو بارگاہ رسالت میں بھیج دیا۔ حضرت جریر کا قاصد عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے روانہ ہوتے وقت اسے اس حالت میں چھوڑا جیسے خارش والا اونٹ۔ پس آپ نے بنو احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے حق میں پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔ مسدد کا بیان ہے کہ وہ گھر بنو خثعم کا تھا۔

خوشخبری دینے والے کو انعام دینا۔ حضرت کعب بن مالک نے قبولیت توبہ کی بشارت دینے والے کو دو کپڑے دیئے۔

فتح مکہ پر ہجرت ختم ہو گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا۔ اب ہجرت نہیں رہی، ہاں جہاد اور نیک نیتی ہے تو جب جہاد کے لیے بلایا جائے پس فوراً حاضر ہو جایا کرو۔

حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بھائی حضرت مجالد بن مسعود کو ساتھ لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کے عرض کرنے لگے کہ یہ مجالد ہیں جو ہجرت پر آپ سے بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد ہجرت ختم ہو گئی، ہاں میں ان سے اسلام پر بیعت لے لیتا ہوں۔

۳۲۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيرٍ فَقَالَتْ لَنَا انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ۔

بَابٌ ۳۳۸ إِذَا اضْطُرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شُعُورِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللّٰهَ وَتَجْرِيدِهِنَّ۔

۳۲۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ عُثْمَانِيًّا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ وَكَانَ عَلَوِيًّا إِنِّي لَأَعْلَمُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ ائْتُوا رَوْضَةَ كَذَا وَتَجِدُونَ بِهَا امْرَأَةً أَعْطَاهَا حَاطِبٌ كِتَابًا فَأَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ قَالَتْ لَمْ يُعْطِنِي فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا فَأَرْسَلَ إِلَى حَاطِبٍ فَقَالَ لَا تَعْجَلْ وَاللّٰهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا ازْدَدْتُ لِلْإِسْلَامِ إِلَّا حُبًّا وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ نَافَقَ فَقَالَ مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَهٰذَا الَّذِي جَرَّأَهُ۔

بَابٌ ۳۳۹ اسْتِقْبَالُ الْغُزَاةِ

۳۲۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ حَبِيبٍ

حضرت عطاء ابن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا جو کوہ ثبیر پر مزدلفہ کے نزدیک رہائش پذیر تھیں۔ انہوں نے ہم سے فرمایا ہجرت اسی وقت ختم ہوگئی جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں مکہ فتح فرمادیا۔

جو ذمی اور نافرمان مسلمان عورت کو ننگا دیکھنے پر مجبور ہو جائے۔

ابو عبدالرحمٰن نے جو حضرت عثمان کو حضرت علی سے افضل جانتے تھے ابن عطیہ سے کہا، جو حضرت علی کو حضرت عثمان سے افضل تصور کرتے تھے۔ کہ میں جانتا ہوں کس چیز نے تمہارے صاحب (حضرت علی) کو خونریزی پر دلیر بنا دیا ہے میں نے انہیں فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت زبیر کو روضہ خاخ کی جانب روانہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اس باغ میں جاؤ وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی جس کو حاطب نے ایک خط دیا ہے ہم اس باغ میں گئے اور اس سے خط مانگا۔ اس نے انکار کر دیا تو ہم نے کہا کہ نکال کر دے ورنہ ہم تمہیں ننگا کرنے سے بھی گریز نہیں کریں گے اس لئے اپنے جوڑے سے وہ خط نکال دیا۔ پھر حاطب کو بلایا گیا تو وہ عرض گزار ہوئے کہ میرے بارے میں جلدی سے کام نہ لیجئے میں نے کفر نہیں کیا اور اسلام کے ساتھ میری محبت میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ بات درحقیقت یہ ہے کہ آپ کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی نہ ہو۔ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس کے جان و مال کی حفاظت فرما رکھی ہے جبکہ میرا وہاں کوئی بھی نہیں ہے۔ اس طرح سے میں نے چاہا کہ ان پر احسان کر دوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بیان کی تصدیق فرمائی۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اتار دوں کیونکہ اس نے منافقت کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر کے حالات پر خوب مطلع ہے تو

غازیوں کا استقبال کرنا۔

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ابن زبیر نے ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے دریافت کیا تھا کہ تمہیں یاد ہے جب ہم نے رسول اللہ

ابن الشہید عن ابن ابی ملیکۃ قال ابن الزبیر لابن جعفر رضی اللہ عنہم اتذکر اذ تلقینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وانت وابن عباس قال نعم فحملنا وترکک.

۳۲۷. حدثنا مالک ابن اسمعیل حدثنا ابن عیینۃ عن الزھری قال قال السائب ابن یزید رضی اللہ عنہ ذھبنا نتلقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الصبیان الی ثنیۃ الوداع.

باب ۳۳ ما یقول اذا رجع من الغزو.

۳۲۸. حدثنا موسی بن اسمعیل حدثنا جویریۃ عن نافع عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قفل کبر ثلاثا قال آیبون ان شاء اللہ تائبون عابدون حامدون لربنا ساجدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ.

۳۲۹. حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث قال حدثنی ابن ابی اسحاق عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلتہ مقفلہ من عسفان ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلتہ وقد اردف صفیۃ بنت حیی فعثرت ناقتہ فصرعا جمیعا فاقتحم ابو طلحۃ فقال یا رسول اللہ جعلنی اللہ فداءک قال علیک المرأۃ فقلب ثوبا علی وجھہ واتاھا فالقاہ علیھا واصلح لھما مرکبھما فرکبا واکتنفنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اشرفنا علی المدینۃ قال آیبون تائبون عابدون لربنا حامدون فلم یزل یقول ذلک حتی دخل المدینۃ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استقبال کیا تھا اور اس وقت میں اور تم اور ابن عباس تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! پس آپ نے ہمیں اپنے ساتھ سوار کر لیا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا استقبال کرنے کے لیے بچوں کو لے کر ثنیۃ الوداع تک گئے تھے۔

جب جہاد سے لوٹے تو کیا کہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد سے واپس ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور فرماتے ہم انشاء اللہ اس حالت میں آئے ہیں کہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد بیان کرنے والے اور اپنے رب کے لیے سجدہ کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کافروں کی افواج کو شکست دے کر تتر بتر کر دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عسفان سے لوٹتے وقت ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور اپنے پیچھے آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپ کی اونٹنی کا پیر پھسلا اور سب گر پڑے۔ حضرت ابو طلحہ اپنی سواری سے کود کر پہنچے اور عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں آپ پر قربان۔ آپ نے فرمایا: تم عورت (حضرت صفیہ) کی خبر لو۔ میں اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر ان کے نزدیک گیا، کپڑا ان کے اوپر ڈال دیا اور دونوں کے لیے سواری کو درست کر دیا۔ تو آپ دونوں سوار ہو گئے اور ہم نے پروانوں کی طرح شمع رسالت کو اپنے جھرمٹ میں لے لیا۔ اسی طرح جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا: ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

٣٣٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَإِنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاءَكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ

بَابُ ٢٣٩ الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

٣٣١۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

٣٣٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

بَابُ ٢٤٢ الطَّعَامِ عِنْدَ الْقُدُومِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور نبی کریم کے ساتھ آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں جنہیں آپ نے سواری پر پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ کسی جگہ راستے میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا اور نبی کریم اپنے حرم محترم سمیت نیچے گر پڑے۔ مجھے حضرت انس کی اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت ابو طلحہ فوراً اپنے اونٹ سے کود پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر عرض گزار ہوئے یا نبی اللہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کر دے آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں لگی؟ فرمایا نہیں لیکن تمہارے لیے عورت حضرت صفیہ کی خبر لینا ضروری ہے پس حضرت ابو طلحہ نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لیا اور حضرت صفیہ کی جانب بڑھے۔ ان کے اوپر کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہو گئیں۔ پھر انہوں نے ان کی سواری کے ہودہ وغیرہ کس دیئے اور آپ دونوں سوار ہو گئے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے میدان میں پہنچ گئے یا فرمایا کہ مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے۔ تو نبی کریم نے فرمایا۔ ہم واپس لوٹنے والے توبہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ متواتر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہو گئے۔

جب سفر سے واپس لوٹے تو نماز پڑھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ منورہ میں واپس آ پہنچے تو مجھ سے ارشاد فرمایا۔ مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب اپنے والد اور اپنے چچا حضرت عبیداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے اور دوپہر کا وقت ہوتا تو آپ مسجد میں داخل ہوتے۔ دو رکعتیں پڑھتے اس سے پہلے کہ لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں۔

سفر سے واپس لوٹنے پر لوگوں کو کھانا کھلانا اور

يُعْطِهِ لِمَنْ يَشَاءُ.

۲۳۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً. زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ اشْتَرَى مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بِأُوقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ.

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ. صِرَارٌ مَوْضِعٌ نَاحِيَةً بِالْمَدِينَةِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر اس مسافر کی ناکہ جسے ملتے پر
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لے
آئے تو آپ نے اونٹ یا گائے ذبح فرمائی۔ معاذ بن شعبہ بن محارب
کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیہ اور ایک یا
دو درہم کو خریدا اور جب صرار کے مقام کو قدم میمنت لزوم سے سرفراز
کیا تو گائے ذبح کرنے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔
جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے تو مجھے حکم فرمایا کہ
مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کروں اور اونٹ کی قیمت آپ نے مجھے
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں ایک
سفر سے واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو
رکعت نماز پڑھنے کے لیے فرمایا۔ صرار مضافات مدینہ
منورہ سے ایک گاؤں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۲۳۳ فَرْضِ الْخُمُسِ

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ الصَّوَّاغِينَ وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا

مال غنیمت کے پانچویں حصے کی فرضیت

حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام سے روایت ہے کہ حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے حصے میں بدر کے مال غنیمت
سے ایک اونٹنی آئی تھی اور خمس میں سے ایک اونٹنی مجھے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے مرحمت فرمائی تھی۔ جب میں نے رسول اللہ کی
لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شب زفاف کا ارادہ
کیا تو بنی قینقاع کے ایک سنار کو تیار کر لیا کہ میرے ہمراہ
چلے تاکہ اذخر لے آئیں۔ میرا ارادہ تھا کہ اسے بیچ کر میں اپنی شادی
کے ولیمہ کا بندوبست کروں۔ اسی اثناء میں جبکہ میں شتروں کا سامان یعنی
کجاوے، گھاس باندھنے کا جال، رسیاں وغیرہ فراہم کر رہا تھا تو
میری دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کی کوٹھڑی کے پاس
بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب میں جو بھی سامان میسر آیا وہ فراہم کر کے واپس
لوٹا تو دیکھا کہ میری دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ لیے گئے
ہیں اور ان کی کوکھ توڑ دیے گئے ہیں اور ان کی کلیجیاں نکال لی گئیں

فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَالُوا فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِي الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدٰى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةً عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى رُكْبَتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ فَنَكَصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

٣٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس جب میں نے ان اونٹوں کا یہ حال دیکھا تو اپنی آنکھوں کو قابو میں نہ رکھ سکا یعنی بے اختیار ان سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبد المطلب نے اور وہ اس گھر میں بعض انصار کے ساتھ شراب پی رہے ہیں۔ میں وہاں سے چلا گیا اور بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گیا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری پریشانی کو میرے چہرے ہی سے پہچان لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ آج جیسا دن میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا ہے کہ ان کے کوہان کاٹ لیے اور کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور وہ ایک گھر میں بیٹھے شراب نوشی کر رہے ہیں۔ رسول خدا نے اپنی چادر منگا کر اوڑھی اور چل پڑے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ آپ کے پیچھے تھے یہاں تک کہ اس گھر پر پہنچے جس میں حضرت حمزہ تھے۔ گھر میں اندر جانے کی اجازت مانگی گئی تو ان لوگوں نے اجازت دے دی۔ دیکھا تو شراب کا دور چل رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو ان کی حرکت پر ملامت فرمائی۔ مگر حضرت حمزہ اس وقت مستی کی حالت میں تھے اور ان کی آنکھوں میں سرخی آئی ہوئی تھی۔ حضرت حمزہ نے رسول اللہ کو نظر اٹھا کر گھٹنوں تک دیکھا۔ پھر نظر اٹھا کر آپ کو ناف تک دیکھا، پھر نظر اٹھائی اور چہرۂ انور کو دیکھ کر حضرت حمزہ کہنے لگے کیا تم میرے باپ کے غلام ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ لیا کہ ان پر نشہ سوار ہے تو آپ الٹے پاؤں لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ واپس چلے آئے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میراث سے اپنے حصے کا سوال کیا اور وہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس مال سے چھوڑا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنیمت کے طور پر عطا فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے جواب دیا کہ رسول خدا

مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا أَبُوْبَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، قَالَتْ: وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتَهُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَأَبٰى أَبُوْبَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ، وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهٖ إِلَّا عَمِلْتُ بِهٖ، فَإِنِّيْ أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهٖ أَنْ أَزِيْغَ، فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكٌ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ، وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهٖ، وَأَمْرُهُمَا إِلٰى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ، قَالَ: فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ.

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِيْ ذِكْرًا مِنْ حَدِيْثِهٖ ذٰلِكَ، فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ، فَقَالَ مَالِكٌ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِيْ أَهْلِيْ حِيْنَ مَتَعَ النَّهَارُ، إِذَا رَسُوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَأْتِيْنِيْ، فَقَالَ: أَجِبْ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى رِمَالِ سَرِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَ: يَا مَالِ، إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ، وَقَدْ أَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ، فَاقْبِضْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَوْ

یہ فرمان ہے کہ ہم انبیائے کرام میراث نہیں چھوڑتے بلکہ ہم جو مال چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ کو اس بات پر غصہ آیا اور پھر کلام ترک کیا اور اپنی وفات تک خلیفہ اول سے ترکِ کلام رکھا۔ یہ رسول خدا کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا نے حضرت ابوبکر سے اس مال کا حصہ مانگا تھا جو رسول اللہ نے خیبر و فدک میں چھوڑا اور بصورت صدقہ مدینہ منورہ میں موجود تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ جو رسول اللہ کا معمول تھا میں اس میں سے کسی بات کو ترک کرنے کا مجاز نہیں ہوں۔ جو آپ کرتے تھے میں وہی کروں گا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے ان میں سے کوئی بات ترک کر دی تو راہِ حق سے بھٹک جاؤں گا۔ اور آپ کا وہ مال صدقہ جو مدینہ منورہ میں تھا وہ حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی تحویل میں دے دیا تھا لیکن خیبر اور فدک کو روکے رکھا اور فرمایا یہ دونوں رسول اللہ کا صدقہ ہیں۔ یہ ان اخراجات کے لیے ہیں جو آپ کو پیش آتے رہتے تھے اور ناگہانی کے لیے جو پیش آئیں گے پس یہ حاکمِ وقت کی تحویل میں رہیں گے۔

مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں اپنے گھر کے اندر بیٹھا ہوا تھا کہ دن چڑھ گیا تو حضرت عمر کا قاصد آیا کہ امیر المؤمنین بلاتے ہیں۔ میں اس کے ساتھ چلا گیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضرت عمر اس وقت کھجور کی بنی ہوئی چارپائی پر تشریف فرما تھے جس پر کوئی کپڑا بچھا ہوا نہیں تھا اور چمڑے کے تکیے سے آپ نے ٹیک لگا رکھی تھی۔ میں نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا فرمایا، اے مالک! میرے پاس تمہاری قوم کے چند افراد آئے تھے میں نے انہیں کچھ مال دینے کا حکم دیا ہے پس تم مال لے لو اور ان کے درمیان تقسیم کر دو۔ میں عرض گزار ہوا، اے امیر المؤمنین! میرے سوا کسی اور سے فرمائیں تو بہتر ہے فرمایا اے بندۂ خدا لے جاؤ۔ ابھی میں آپ کے پاس بیٹھا ہی تھا کہ یرفا دربان آ کر عرض گزار ہوا کیا آپ کی اجازت ہے کہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص ملنا

أمرت فيه بغيري قال اقبضه أيها المرء فبينا
أنا جالس عنده أتاه حاجبه يرفا فقال هل
لك في عثمان وعبد الرحمن بن عوف والزبير
وسعد بن أبي وقاص يستأذنون قال نعم فأذن
لهم فدخلوا فسلموا وجلسوا ثم جلس يرفا
يسيرا ثم قال هل لك في علي وعباس قال نعم
فأذن لهما فدخلا فسلما فجلسا فقال عباس
يا أمير المؤمنين اقض بيني وبين هذا وهما
يختصمان فيما أفاء الله على رسوله
صلى الله عليه وسلم من بني النضير فقال الرهط
عثمان وأصحابه يا أمير المؤمنين اقض
بينهما وأرح أحدهما من الآخر قال عمر
تيدكم أنشدكم بالله الذي بإذنه تقوم
السماء والأرض هل تعلمون أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا
صدقة يريد رسول الله صلى الله عليه وسلم
نفسه قال الرهط قد قال ذلك فأقبل
عمر على علي وعباس فقال أنشدكما بالله
أتعلمان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قد قال ذلك قالا قد قال ذلك قال
عمر فإني أحدثكم عن هذا الأمر إن
الله قد خص رسوله صلى الله عليه وسلم في هذا
الفيء بشيء لم يعطه أحدا غيره ثم قرأ
وما أفاء الله على رسوله منهم إلى قوله
قدير فكانت هذه خالصة لرسول الله
صلى الله عليه وسلم والله ما احتازها
دونكم ولا استأثر بها عليكم قد
أعطاكموها وبثها فيكم حتى
بقي منها هذا المال فكان رسول الله صلى

چاہتے ہیں۔ فرمایا ہاں ان کو آنے دو۔ دربان نے انہیں بتا دیا۔ پس وہ اندر
داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ یرفا تھوڑی دیر ہی بیٹھا
تھا کہ آ کر عرض گزار ہوا۔ کیا حضرت علی اور حضرت عباس کو اندر آنے کی
اجازت ہے؟ فرمایا ہاں تو انہیں اجازت دے دی۔ وہ دونوں آئے
اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے فرمایا کہ اے امیر المومنین!
میرے اور ان حضرت علی کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے۔ ان دونوں
حضرات کا جھگڑا اس مال کے متعلق تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے
رسول کو بنی نضیر کی دولت سے مرحمت فرمایا تھا۔ اس پر حضرت عثمان
کی جماعت اور ان کے ساتھیوں نے کہا۔ اے امیر المومنین! ان کا فیصلہ
فرما دیجئے اور دونوں کو ایک دوسرے سے مطمئن کر دیجئے۔ حضرت عمر نے
فرمایا۔ ٹھہرئیے میں آپ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و
آسمان قائم ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ ہمارا (انبیائے کرام کا) وارث کوئی نہیں بلکہ جو مال ہم چھوڑتے
ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے
متعلق فرمایا ہے۔ حضرت عثمان کے گروہ نے کہا۔ واقعی یہی فرمایا ہے۔
حضرت عمر اس کے بعد حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب
متوجہ ہوئے اور فرمایا میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا
ہوں کہ آپ حضرات کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم یہ بات فرمائی ہے؟ دونوں حضرات نے جواب دیا واقعی
انہوں نے یہ فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ اب میں آپ کے
ساتھ اس جھگڑے میں گفتگو کرتا ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے
اس مال کو خاص اپنے رسول کا حق قرار دیا تھا اور دوسرے کو اس
میں سے ایک چیز بھی نہیں دی۔ پھر آپ نے سورہ الحشر (آیت ۶)
پوری تلاوت فرمائی پس یہ مال تھا
خاص رسول اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کی قسم! انہوں نے تمہیں محروم
بھی نہیں رکھا اور تم پر کسی کو ترجیح دے کر کسی ایک کو عطا بھی نہیں
فرمایا بلکہ وہ تمہارے درمیان بانٹ دیتے تھے، یہاں تک کہ اس
میں سے یہی مال (خیبر و فدک کے باغات اور مدینہ منورہ کی کچھ اراضی)
باقی رہ گیا ہے۔ تو رسول اللہ اس سے اپنے اہل و عیال کا سال بھر کا

بِذٰلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ ... دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّيْ قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِيْ فِيْهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَإِنِّيْ أَكْفِيْكُمَاهَا.

کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا: میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا میں نے آپ دونوں کی تحویل میں اسے اسی شرط پر دیا تھا؟ دونوں نے جواب دیا: ہاں۔ فرمایا جب اس بات پر فیصلہ ہو چکا ہے تو کیا اس کے سوا فیصلہ کیوں چاہتے ہو؟ اس خدا کی قسم! جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، میں اس بارے میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔ اگر آپ اس کی نگرانی سے عاجز آ گئے ہیں تو مجھے واپس دے دیجئے میں اس کی نگرانی کے لیے اکیلا کافی ہوں۔

بَابُ ٢٢٤ أَدَآءُ الْخُمُسِ مِنَ الدِّيْنِ

خمس ادا کرنا دین کا حصہ ہے۔

٣٣٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ مِنْهُ وَنَدْعُوْ إِلَيْهِ مَنْ وَرَآءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِهٖ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَأَنْ تُؤَدُّوْا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبد القیس کا وفد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے میں رہتے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان کفارِ مضر آباد ہیں جن کی وجہ سے ہم آپ کی بارگاہ میں صرف حرمت والے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسی چیز بتائیں جس کو ہم اپنے قبیلے کے باقی افراد کو دعوت دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں، اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنے اور گواہی دینے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کے بعد نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، روزے رکھنا اور مالِ غنیمت سے خمس ادا کرنا۔ اور تمہیں کدو کے تونبے، کریدی ہوئی لکڑی کے برتن، منقش اور روغنی برتن (شراب رکھنے اور پینے کے برتنوں) سے منع کرتا ہوں۔

بَابُ ٢٢٥ نَفَقَةُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ.

رسولِ خدا کے وصال کے بعد ازواجِ مطہرات کا خرچہ۔

٣٣٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارثوں میں کوئی دینار تقسیم نہ کیا جائے، کیونکہ جو مال میں چھوڑوں وہ میری ازواجِ مطہرات اور خدمت گزاروں کے خرچ کے لیے ہے اور جو باقی بچے وہ صدقہ ہے۔

٣٤٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ.

۳۳۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.

بَابُ ۲۳۶ مَا جَاءَ فِي بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنَ الْبُيُوتِ إِلَيْهِنَّ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ.

۳۳۲- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ.

۳۳۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي نَوْبَتِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِسِوَاكٍ فَضَعُفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَمَضَغْتُهُ ثُمَّ سَنَنْتُهُ بِهِ.

۳۳۴- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ

کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اس وقت میرے گھر میں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکتا مگر تھوڑے سے جو جنہیں میں نے ایک کھٹیا میں ڈال رکھا تھا۔ پھر میں مدت تک اس میں سے کھاتی رہی تھی۔ لیکن ایک روز انہیں ناپ لیا تو وہ ختم ہو گئے۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہتھیار اور سفید خچر کے سوا اور کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ ایک قطعہ زمین تھا جو صدقہ کیا ہوا تھا۔

ازواج مطہرات کے مکانات کا مقام اور وہ انکی جانب ہی منسوب ہوتے تھے۔ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۳۳)۔ نبی کے گھروں میں داخل نہ ہونا جب تک اجازت نہ ملے۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۵۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ کا آخری مرض بہت بڑھ گیا تو بیماری کی حالت میں میرے گھر میں رہنے کی آپ نے اپنی دوسری ازواج مطہرات سے اجازت طلب فرمائی تو انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے گھر میں وفات پائی تھی۔ باری میری تھی اور اس وقت میں نے آپ کو اپنے سینے اور گردن سے لگایا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت میرے لعاب اور ان کے لعاب دہن کو ملا دیا تھا۔ ہوا یوں کہ حضرت عبدالرحمٰن آپ کے لیے ایک مسواک لے کر حاضر ہوئے تھے لیکن آپ اسے چبا نہ سکے تو میں نے اپنے منہ سے چبایا تو اس کے ساتھ

حضرت علی بن حسین (زین العابدین) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں خبر دی کہ میں رسول اللہ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی جبکہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر معتکف تھے۔ جب واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئی تو رسول اللہ بھی ان کے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم أُراہ فلانا لعم حفصة من الرضاعة الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة۔

باب ۲۳۴ ما ذكر من درع النبی صلی اللہ علیه وسلم وعصاہ وسیفه وقدحه وخاتمه وما استعمل الخلفاء بعدہ من ذلك مما لم یذكر قسمته ومن شعرہ ونعله وآنیته مما تبرك أصحابه وغیرھم بعد وفاته۔

۳۴۹۔ حدثنا محمد بن عبد اللہ الأنصاری قال حدثنی أبی عن ثمامة عن أنس أن أبا بكر رضی اللہ عنه لما استخلف بعثه إلى البحرین وكتب له ھذا الكتاب وختمه وكان نقش الخاتم ثلاثة أسطر محمد سطر ورسول سطر واللہ سطر۔

۳۵۰۔ حدثنی عبد اللہ بن محمد حدثنا محمد بن عبد اللہ الأسدی حدثنا عیسى بن طھمان قال أخرج إلینا أنس نعلین جرداوین لھما قبالان فحدثنی ثابت البنانی بعد عن أنس أنھما نعلا النبی صلی اللہ علیه وسلم۔

۳۵۱۔ حدثنی محمد بن بشار حدثنا عبد الوھاب حدثنا أیوب عن حمید بن ھلال عن أبی بردة قال أخرجت إلینا عائشة رضی اللہ عنھا كساء ملبدا وقالت فی ھذا نزع روح النبی صلی اللہ علیه وسلم وزاد سلیمان عن حمید عن أبی بردة قال أخرجت إلینا عائشة إزارا غلیظا مما یصنع بالیمن وكساء من ھذہ التی یدعونھا الملبدة۔

۳۵۲۔ حدثنا عبدان عن أبی حمزة عن عاصم عن ابن سیرین عن أنس بن مالك رضی اللہ عنه أن قدح النبی صلی اللہ علیه وسلم انكسر فاتخذ مكان الشعب سلسلة من فضة قال عاصم رأیت القدح وشربت فیه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جن کو ولادت حرام کرتی ہے۔

رسول خدا کے تبرکات۔ یعنی آپ کی زرہ، عصا، تلوار، پیالہ اور انگوٹھی جن کو بعد میں آپ کے خلفاء نے استعمال کیا اور انہیں تقسیم نہیں کیا گیا۔ نیز آپ کے موئے مبارک، نعلین مبارک اور برتنوں کو آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام اور دوسروں نے تبرکات قرار دے کر ان سے برکت حاصل کی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے مجھے بحرین کی طرف بھیجا اور ایک خط لکھ دیا جس پر رسول خدا والی مہر لگا دی۔ تین سطریں کندہ تھیں۔ پہلی سطر میں لفظ محمد، دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ۔

عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دو پرانے جوتے دکھائے جن میں سے ہر ایک میں دو تسمے تھے۔ ثابت بنانی نے مجھے بتایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا تھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں ایک موٹی چادر دکھائی جسے ملبدا کہتے ہیں۔ اور بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے اندر وصال فرمایا تھا۔ ان کی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے یمن کی بنی ہوئی موٹی ازار اور اسی طرح کی ایک چادر دکھائی جس کو ملبدا کہا جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ نے دراڑ والی جگہ پر چاندی کا پترا لگوا دیا تھا۔ عاصم راوی فرماتے ہیں کہ میں نے اس مبارک پیالے کو دیکھا اور اس میں پانی پیا ہے۔

۳۵۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا فَقُلْتُ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تُبْلَغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ أَبَدًا۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما (امام زین العابدین) سے روایت ہے کہ جب آپ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت مسور بن مخرمہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا، اگر آپ کی مجھ سے کوئی حاجت ہو تو حکم فرمائیے۔ میں نے جواب دیا کوئی نہیں۔ پھر انہوں نے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار عنایت فرمائیں گے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں قوم آپ سے زبردستی چھین نہ لے۔ اگر آپ مجھے عطا فرمادیں تو جب تک میرے جسم میں جان ہے مجھ سے کوئی بھی اسے کبھی لے نہیں سکے گا۔ بیشک جب حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی موجودگی میں ابوجہل کی دختر سے منگنی کی، تو رسول اللہ منبر پر جلوہ افروز ہوکر لوگوں کو خطبہ دیا اور ان دنوں میں بالغ تھا۔ فرمایا، فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اس کا دین کہیں آزمائش میں نہ پڑ جائے۔ پھر آپ نے بنو عبد شمس والے اپنے فرزند نسبتی (ابو العاص بن ربیع) کا ذکر فرمایا اور پھر ان کی رشتہ داری کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا انہوں نے جو بات کی اسے سچا پایا اور وعدہ کیا اسے پورا کیا۔ اور میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کرتا۔ لیکن خدا کی قسم رسول اللہ کی بیٹی اور عدو اللہ (ابوجہل) کی بیٹی ایک جگہ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکیں گی۔

۳۵۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ لَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَاكِرًا عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ لِي عَلِيٌّ اذْهَبْ إِلَى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرْ سُعَاتَكَ يَعْمَلُونَ فِيهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَغْنِهَا عَنَّا فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

امام محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کو حضرت عثمان سے اگر ذرا بھی کدورت ہوتی تو اس کے اظہار کا موقع اس روز تھا جب کچھ لوگ آپ کے پاس حضرت عثمان کے گورنروں کی شکایات لے کر حاضر ہوئے تھے۔ تو حضرت علی نے مجھ سے فرمایا تھا کہ حضرت عثمان کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ یہ مال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صدقہ ہے، فرمایا تھا اپنے گورنروں کو حکم فرمائیے کہ اسے صدقہ کی طرح خرچ کریں۔ میں وہ کتابچہ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے جواب دیا اس کی ضرورت نہیں بعد کو کہ ان کے پاس بھی نقل موجود تھی۔ میں اسے لے کر حضرت علی

مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي خُذْ هَذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ فَإِنَّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ.

بَابُ ٣٣٨ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِينِ وَإِيثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الصُّفَّةِ وَالْأَرَامِلَ حِينَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحَى أَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا إِلَى اللَّهِ.

٣٥٥. حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ.

بَابُ ٣٣٩ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ يَعْنِي لِلرَّسُولِ قَسْمَ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللَّهُ يُعْطِي.

کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سارا ماجرا سنا دیا تو آپ نے فرمایا جہاں سے یہ اٹھایا تھا اسی جگہ رکھ دو۔ دوسری روایت میں امام محمد بن حنیفہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے مجھ سے فرمایا کہ یہ کتاب لے لو اور اسے لے کر حضرت عثمان کے پاس جاؤ کیونکہ اس میں صدقہ کے متعلق نبی کریم

خمس رسول خدا اور مساکین کے لیے ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل صفہ اور بیوگان پر ایثار فرمایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے آٹا گوندھنے اور چکی پیسنے کی تکلیف عرض کرتے ہوئے خادم کا سوال کیا تو ان کی ضرورت کو اللہ کے سپرد کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو چکی پیسنے سے تکلیف ہوتی تھی پس انہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لونڈیاں آئی ہیں۔ آپ خادمہ کا سوال کرنے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں لیکن آپ موجود نہ تھے تو حضرت عائشہ سے ذکر کر گئیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے وہ بات عرض کر دی۔ آپ ہمارے غریب خانہ میں تشریف لائے اور خوابگاہ تک پہنچے۔ ہم آپ کے تعظیمی قیام کو کھڑے ہونے لگے تو فرمایا اپنی اپنی جگہ رہو یہاں تک کہ میں (حضرت علی) نے آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ پھر فرمایا جو چیز تم دونوں مانگ رہے ہو کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاؤں؟ جب تم سونے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ۔ تمہارے لیے اس چیز سے بہتر ہے جس کا تم دونوں سوال کر رہے ہو۔

خمس کا اللہ کے لیے ہونا یعنی رسول کے لیے ہوتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: پس اللہ کے لیے اس کا پانچواں حصہ ہے (سورۃ الانفال آیت) یعنی رسول کے لیے جو اسے تقسیم فرمائیں گے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ بیشک میں بانٹنے والا ہوں

ف: اللہ تعالیٰ نعمتیں دینے والا ہے اور اس کا محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی نعمتوں کے خازن اور تقسیم کرنے والے ہیں۔ اس لیے بعض محتاج پر آپ نے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ایسے بے شمار انداز سے تقسیم کیں کہ عقل انسانی حیران ہو کر رہ جاتی ہے

٣٥٦ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ وَقَتَادَةَ سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ إِنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ أَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

٣٥٧ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ

٣٥٨ ـ حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَاللَّهُ الْمُعْطِي وَأَنَا الْقَاسِمُ وَلَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کسی انصاری کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ تو ارادہ ہوا کہ اس کا نام محمد رکھ دیا جائے۔ شعبہ نے منصور کی روایت میں کہا ہے کہ انصاری نے بتایا میں اس لڑکے کو اپنی گود میں لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو ارادہ ہوا کہ اس کا نام محمد رکھ دیں۔ حضرت نے فرمایا، میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت (ابو القاسم) نہ رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی نعمتیں تمہارے درمیان تقسیم کرنے کے لیے قاسم بنایا ہے۔ حصین کی روایت میں ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اپنی نعمتیں تقسیم کرنے کے لیے قاسم بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ حضرت جابر کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ اس کا ارادہ ہوا کہ بچے کا نام قاسم رکھیں تو نبی کریم نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ہم میں ایک آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام قاسم رکھا گیا تو دوسرے انصار کہنے لگے کہ ہم آپ کو ابوالقاسم کنیت نہیں کہہ دیں گے اور اس مبارک کنیت سے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک نہیں پہنچے گی۔ وہ آدمی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام میں نے قاسم رکھا ہے تو انصار مجھ سے کہتے ہیں کہ تو ابوالقاسم کنیت نہ رکھ اور اس کے ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی نہ کر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصار نے اچھا کیا۔ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم صرف میں ہی ہوں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس کا بھلا کرنا چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عنایت فرما دیتا ہے۔ اور دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن بانٹنے والا میں ہوں۔ اور یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ غالب

خَاصِمُوْنَ۔

٣٥٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أُعْطِيْكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ۔

٣٦٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ وَاسْمُهُ نُعْمَانُ عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِي مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

بَابٌ ٢٥ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَأْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ الْآيَةُ فَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتّٰى يُبَيِّنَهُ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٣٦١۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِي نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

٣٦٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

٣٦٣۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ سَمِعَ جَرِيْرًا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ

ملا دیں گے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہ تو تمہیں کچھ دیتا ہوں اور نہ کوئی چیز لینے سے تمہیں روکتا ہوں بلکہ میں تو (خدا کی طرف سے) بانٹنے والا ہوں۔ جہاں جس چیز کے رکھنے کا حکم ہوتا ہے وہاں رکھ دیتا ہوں۔

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں۔ تو قیامت کے روز وہ جہنم میں جائیں گے۔

مال غنیمت حلال ہے۔ رسول خدا کا فرمان ہے کہ وہ غنیمت تمہارے لیے حلال فرما دی گئی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا کہ تم لو گے۔ تو تمہیں یہ جلد عطا فرما دی" (سورۃ الفتح، آیت ٢٠)

رسول خدا نے بیان فرمایا کہ یہ سب کے لیے ہیں۔

حضرت عامر بن عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک بھلائی، اجر اور غنیمت کو وابستہ کر دیا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر تباہ ہو گیا تو اس کے بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو راہِ خدا میں خرچ کرو گے۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کسریٰ کوئی نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے

وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

بعد قیصر بھی کوئی نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں صرف کرو گے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں سیاسی لحاظ سے سپر پاور دو تھیں، ایک ایران کی حکومت جس کے سربراہ کو کسریٰ کہا جاتا تھا اور دوسری روم کی سلطنت جس کے حکمران کو قیصر کا لقب دیا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خوشخبریاں سنائیں کہ (۱) یہ کسریٰ ہلاک ہوگا (۲) اس کے بعد کوئی اور کسریٰ نہیں ہوگا۔ (۳) یہ قیصر ہلاک ہوگا (۴) اس کے بعد کوئی اور قیصر نہیں ہوگا۔ (۵) تم ایران کو فتح کرو گے یہاں تک کہ کسریٰ کا خزانہ بھی تمہارے ہاتھ آئے گا جسے تم راہِ خدا میں خرچ کرو گے۔ (۶) تم روم کو بھی فتح کرو گے (۷) ان دونوں سلطنتوں کو فتح کرکے ان سپر پاوروں کی اینٹ سے اینٹ بجا کر تم دنیا کی سپر پاور بن جاؤ گے۔

یہ سب غیب کی خبریں ہیں اور غیب بھی وہ جو مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا کے تحت آتا ہے یعنی غیوب خمسہ سے جن کو مفاتح الغیب بھی کہا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ خدائے قدوس نے غیوب خمسہ کی بہت سی جزئیات کا علم اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرحمت فرمایا تھا اور آپ ان میں سے بعض باتیں صحابہ کرام کو بتایا کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال فرمایا گیا ہے۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جہاد کرتا ہو۔ جہاد نے اسے راہِ خدا میں نکالا ہو اور اللہ کے حکموں کی تصدیق نے۔ تو یہ اس بات کے لیے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دے یا اجر اور غنیمت دے کر اسے اس کی قیام گاہ پر واپس پہنچا دے۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی نبی نے جہاد کا ارادہ کیا تو اپنی قوم سے فرمایا۔ میرے ساتھ جہاد پر وہ شخص نہ جائے جس نے ابھی شادی کی ہو اور عورت سے ہم بستر نہیں ہوا اور مباشرت کرنا چاہتا ہے، نیز جس شخص نے مکان بنایا لیکن چھت ابھی نہیں ڈالی ہے اور جس نے اونٹنیاں اور بکریاں وغیرہ خریدیں اور منتظر ہے کہ وہ بچے جنیں۔ پس وہ جہاد کے لیے روانہ ہوگئے اور عصر کے وقت اس گاؤں کے نزدیک جا پہنچے

أو قريبا من ذلك فقال للشمس إنك مأمورة وأنا مأمور اللهم احبسها علينا فحبست حتى فتح الله عليه فجمع الغنائم فجاءت يعني النار لتأكلها فلم تطعمها فقال إن فيكم غلولا فليبايعني من كل قبيلة رجل فلزقت يد رجل بيده فقال فيكم الغلول فليبايعني قبيلتك فلزقت يد رجلين أو ثلاثة بيده فقال فيكم الغلول فجاءوا برأس مثل رأس بقرة من الذهب فوضعوها فجاءت النار فأكلتها ثم أحل الله لنا الغنائم رأى ضعفنا وعجزنا فأحلها لنا.

تو انھوں نے سورج کو مخاطب کر کے فرمایا، تو بھی خدا کا محکوم ہے اور میں بھی۔ اے اللہ! اس کو ہمارے لیے روک دے۔ وہ روک دیا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں فتح و نصرت فرما دی۔ پس مال غنیمت جمع کر لیا گیا، تو اسے جلانے کے لیے ایک آگ نمودار ہوئی لیکن جلا نہ سکی۔ تو اس نبی نے فرمایا: تمہارے درمیان کوئی خائن ہے لہٰذا ہر قبیلے سے ایک آدمی میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ تو ان میں سے ایک آدمی کا ہاتھ اس نبی کے ہاتھ سے چپک گیا۔ نبی نے فرمایا: خائن تمہارا آدمی ہے پس تمہارے قبیلے کا ہر فرد میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ تو ان میں سے دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گئے۔ پس وہ گائے کے سر برابر سونا لے آئے اور ان کے حضور رکھ دیا، پھر ایک آگ آئی اور اسے جلا گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے غنیمت حلال فرما دی اور ہماری کمزوری اور عاجزی کو دیکھتے ہوئے ہمارے لیے حلال فرما دی ہے۔

باب ٢٥١ الغنيمة لمن شهد الوقعة.

٣٦٦ - حدثنا صدقة أخبرنا عبد الرحمن عن مالك عن زيد بن أسلم عن أبيه قال قال عمر رضي الله عنه لولا آخر المسلمين ما فتحت قرية إلا قسمتها بين أهلها كما قسم النبي صلى الله عليه وسلم خيبر.

غنیمت اس کا حق ہے جو جہاد میں شریک ہو۔

زید بن اسلم اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر دوسرے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو جو بستی میں فتح کرتا اسے فتح کرنے والوں میں بانٹ دیا کرتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرما دیا تھا۔

باب ٢٥٢ من قاتل للمغنم هل ينقص من أجره.

٣٦٧ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن عمرو قال سمعت أبا وائل قال حدثنا أبو موسى الأشعري رضي الله عنه قال قال أعرابي للنبي صلى الله عليه وسلم الرجل يقاتل للمغنم والرجل يقاتل ليذكر ويقاتل ليرى مكانه من في سبيل الله؟ فقال من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله.

جو مال غنیمت کے لیے جہاد کرے اس کے ثواب میں کمی آ جاتی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک آدمی غنیمت کے لیے لڑتا ہے، دوسرا ناموری کے لیے، تیسرا اپنا جوہر دکھانے کے لیے، تو ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا: جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی غرض سے لڑے بس اللہ کی راہ میں لڑنے والا وہی ہے۔

باب ٢٥٣ قسمة الإمام ما يقدم عليه ويخبأ لمن لم يحضره أو غاب عنه.

امام کا غنیمت تقسیم کرنا اور غائب و غیر حاضر کے لیے اٹھا رکھنا۔

فَقَالَ حَكِيمٌ وَاللّٰهِ مَا أُرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهٰذِهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ مَا أُرَاكُمْ تُطِيقُونَ هٰذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَكَ مِنْ هٰهُنَا إِلَى هٰهُنَا قَالَ فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ كَمْ قُوِّمَتِ الْغَابَةُ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ قَالَ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ قَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمْ بَقِيَ فَقَالَ سَهْمٌ وَنِصْفٌ قَالَ أَخَذْتُهُ بِخَمْسِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ وَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيبَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا قَالَ لَا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتَّى أُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعَ سِنِينَ أَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ

کتنا قرض ہے؟ تو میں نے چھپاتے ہوئے جواب دیا: ایک لاکھ۔ حضرت حکیم نے فرمایا: مجھے تو تمہارے مال میں اسے ادا کرنے کی وسعت نظر نہیں آتی۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا اگر آپ دیکھتے کہ یہ بائیس لاکھ ہے تو۔ فرمایا میں تو نہیں دیکھتا کہ تم اسے ادا کر سکو گے پس اگر تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ تو مجھ سے مدد حاصل کر لینا۔
حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ والد محترم حضرت زبیر نے اپنی غابہ والی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی۔ حضرت عبداللہ نے اسے سولہ لاکھ میں فروخت کر دیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اعلان فرمایا کہ جس کا حضرت زبیر پر قرضہ ہو وہ ہم سے وصول کرنے غابہ میں آ جائے تو حضرت عبداللہ بن جعفر پہنچ گئے اور ان کے حضرت زبیر پر چار لاکھ تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں قرضہ چھوڑ دوں یعنی معاف کر دیتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ پھر انہوں نے کہا، اچھا میرے قرضے کو سب سے آخر میں رکھ دو۔ عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا، نہیں۔ تو انہوں نے کہا، مجھے اس زمین کا ایک قطعہ دے دو۔ اس پر عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا کہ اچھا یہاں سے وہاں تک کی زمین تمہاری ہوگی۔ غابہ کی زمین سے یہ بیچ کر ان کا قرض ادا کیا۔ جب یہ پورا ادا ہوگیا تو ان کے اس زمین سے ساڑھے چار حصے باقی بچے۔ پھر یہ حضرت معاویہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے پاس عمرو بن عثمان، منذر بن زبیر اور ابن زمعہ موجود تھے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا، غابہ کی کتنی قیمت لگی؟ جواب دیا، ہر حصے کے ایک لاکھ۔ دریافت کیا، کتنے حصے باقی رہ گئے ہیں؟ جواب دیا ساڑھے چار۔ منذر بن زبیر کہنے لگے کہ ایک لاکھ میں ایک حصہ میں نے لیا۔ عمرو بن عثمان گویا ہوئے، ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں لے لیا۔ ابن زمعہ بولے، ایک لاکھ میں ایک حصہ میرا ہوگیا۔ حضرت معاویہ نے دریافت کیا کہ اب کتنے حصے بچے؟ انہوں نے جواب دیا، ڈیڑھ۔ انہوں نے فرمایا میں نے یہ حصہ ڈیڑھ لاکھ میں خرید لیا۔ عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر نے اپنا حصہ چھ لاکھ میں حضرت معاویہ کو فروخت کر دیا۔ عبداللہ بن زبیر جب قرضے کی ادائیگی سے فارغ ہو گئے تو حضرت زبیر کے دوسرے صاحبزادے میراث کی تقسیم

قَالَ فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُنَادِي بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضَى أَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَرَفَعَ الثُّلُثَ فَأَصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ أَلْفُ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ فَجَمِيعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ

ادا کر لے گے۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا کہ میں اسے فی الحال تمہارے درمیان تقسیم نہیں کروں گا یہاں تک کہ متواتر چار سال حج کے موقع پر اعلان کر لوں کہ جس کا والد محترم حضرت زبیر پر قرضہ ہو تو وہ ہمارے پاس آئے تاکہ ہم اس کا قرضہ چکا دیں۔ پس وہ حج کے موقع پر چار سال تک باقاعدہ اعلان کرتے رہے جب چار سال گزر گئے تو انہوں نے حصہ داروں میں مال تقسیم کر دیا۔ حضرت زبیر کی چار بیویاں تھیں۔ ایک تہائی حصہ تقسیم سے علیحدہ رکھا گیا۔ پس ہر ایک بیوی کو بارہ لاکھ درہم ملے یعنی حضرت زبیر کا سارا مال پانچ کروڑ دو لاکھ کا تھا۔

بَابُ ۲۵۶ إِذَا بَعَثَ الْإِمَامُ رَسُولًا فِي حَاجَةٍ أَوْ أَمَرَهُ بِالْمُقَامِ هَلْ يُسْهَمُ لَهُ.

جب امام کسی کو قاصد بنائے یا کسی جگہ ٹھہرائے تو اس کا حصہ۔

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اہلیہ محترمہ کی شدید علالت کے باعث جنگ بدر میں شمولیت نہیں کر سکے تھے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ تمہارے لیے جنگ بدر میں شامل ہونے والے کے برابر اجر ہے اور حصہ بھی۔

بَابُ ۲۵۷ وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِينَ مَا سَأَلَ هَوَازِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضَاعِهِ فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ وَالْأَنْفَالِ مِنَ الْخُمُسِ وَمَا أَعْطَى الْأَنْصَارَ وَمَا أَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَمْرَ خَيْبَرَ.

خمس مسلمانوں کی ضروریات کے لیے ہے۔

اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ قبیلہ ہوازن والوں نے آپ کی رضاعت وہاں ہونے کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا اور آپ نے مسلمانوں سے ان کا حق معاف کروایا اور اس کے دلائل سے یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت اور خمس سے لوگوں کو مال عطا فرمایا اور جو انصار کو عطیات دیئے اور حضرت جابر بن عبداللہ کو خیبر کی کھجوریں مرحمت فرمائیں۔

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب قبیلہ

وزعم عروة أن مروان بن الحكم ومسور بن مخرمة أخبراه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حين جاءه وفد هوازن مسلمين فسألوه أن يرد إليهم أموالهم وسبيهم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم أحب الحديث إلي أصدقه فاختاروا إحدى الطائفتين إما السبي وإما المال وقد كنت استأنيت بهم وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم انتظرهم بضع عشرة ليلة حين قفل من الطائف فلما تبين لهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم غير راد إليهم إلا إحدى الطائفتين قالوا فإنا نختار سبينا فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسلمين فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال أما بعد فإن إخوانكم هؤلاء جاءونا تائبين وإني قد رأيت أن أرد إليهم سبيهم من أحب أن يطيب فليفعل ومن أحب منكم أن يكون على حظه حتى نعطيه إياه من أول ما يفيء الله علينا فليفعل فقال الناس قد طيبنا ذلك يا رسول الله لهم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم إنا لا ندري من أذن منكم في ذلك ممن لم يأذن فارجعوا حتى يرفع إلينا عرفاؤكم أمركم فرجع الناس فكلمهم عرفاؤهم ثم رجعوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبروه أنهم قد طيبوا فأذنوا فهذا الذي بلغنا عن

ہوازن کے مسلمانوں کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کا سوال کیا تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا: میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بات یہ ہے کہ دو میں سے ایک چیز اختیار کر لو چاہے اپنے قیدیوں کو آزاد کروا لو یا اپنا مال لے لو میں نے اسی وجہ سے تقسیم میں دیر کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس سے زیادہ راتوں تک ان کے جواب کا انتظار فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے۔ جب ان لوگوں پر اچھی طرح واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ان کی جانب دو میں سے ایک ہی چیز لوٹائیں گے تو وہ عرض گزار ہوئے اپنے قیدی آزاد کروانا چاہتے ہیں۔ پس شمع رسالت نے اپنے پروانوں کے جھرمٹ میں جلوہ ریزی فرمائی، پھر اللہ تعالیٰ کی شایان شان حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا: تمہارے یہ بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں نے دیکھا کہ ان کے قیدی واپس کر دوں، تو تم میں سے اپنے حصے کے قیدی کو خوشی سے آزاد کرنا چاہے تو ضرور کر دے اور جو اپنے حصے پر قائم رہنا چاہے تو اسے اتنا مال دے دیں گے جب بھی اللہ تعالیٰ ہمیں فے کا مال مرحمت فرمائے۔ پس وہ اس طرح آزاد کر دیے۔ تمام حضرات عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم بطیب خاطر آزاد کرتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا: ہمیں معلوم نہیں تم میں سے کس نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی۔ تم سارے واپس لوٹ جاؤ اور ہمارے پاس اپنے ان بڑوں کو بھیجو جو تمہارے کار مختار ہیں۔ لوگ واپس چلے گئے اور انہوں نے اپنے کار پردازوں کو صورت حال بتائی تو ان کے سردار بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، اور آپ کو بتایا کہ لوگ بطیب خاطر اجازت دے رہے ہیں۔ پس آپ نے انہیں آزاد کر دینے کی اجازت مرحمت فرمائی قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں یہ بات ہم تک پہنچی ہے۔

سَبْيِ هَوَازِنَ.

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيُّ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَأُتِيَ ذِكْرُ دَجَاجَةٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكُمْ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا أَفَنَسِيتَ قَالَ لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا.

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللّٰهِ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرًا فَكَانَتْ سِهَامُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ

حضرت زہدم بن مضرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھے کہ آپ کی خدمت میں بھنا ہوا مرغ پیش کیا گیا۔ اس وقت ان کے پاس بنی تیم کا ایک سرخ رنگ والا آدمی بھی موجود تھا گویا وہ ان کا آزاد کردہ غلام تھا۔ آپ نے اسے بھی کھانے کے لیے فرمایا تو اس نے جواب دیا میں نے مرغ کو گندگی کھاتے دیکھا تو مجھے نفرت ہو گئی اس لیے میں نے قسم کھائی ہے کہ نہیں کھاؤں گا۔ آپ نے فرمایا آؤ میں اس بارے میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔ میں بارگاہ رسالت میں چند اشعریوں کے ساتھ حاضر ہوا تو انہوں نے آپ سے سواریوں کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم! میں تمہیں سواری نہیں دوں گا کیونکہ میرے پاس سواری ہی کوئی نہیں۔ اسی اثنا میں بارگاہ رسالت میں مال کے اونٹ پیش کیے گئے تو آپ نے لوگوں سے پوچھا اشعریوں کا گروہ کہاں ہے۔ پھر آپ نے حکم فرمایا کہ پانچ اونٹ سفید کوہان والے انہیں دیے جائیں۔ جب ہم چل پڑے تو آپس میں کہنے لگے کہ ہم نے اچھا نہیں کیا، اس میں ہمیں برکت نہیں ہوگی۔ ہم واپس آپ کی خدمت میں آکر عرض گزار ہوئے کہ ہم نے سواری کا آپ سے سوال کیا تھا تو آپ نے قسم کھائی کہ میں سواری نہیں دوں گا۔ کیا آپ قسم کو بھول گئے؟ فرمایا میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں اور بے شک خدا کی قسم! اگر میں کسی بات پر بھی قسم کھا لوں اور اس کے خلاف میں بھلائی دیکھوں تو بہتر پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ ادا کر دیا کروں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریہ روانہ فرمایا جس میں حضرت عبداللہ بن عمر بھی تھے۔ مال غنیمت میں بہت سے اونٹ ہاتھ لگے۔ پس ہر مجاہد کے حصے میں بارہ یا گیارہ اونٹ آئے اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ اور زائد

بعيرًا ونفلوا بعيرًا بعيرًا

٢٧٥ ـ حدثنا يحيى بن بكير أخبرنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن سالم عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينفل بعض من يبعث من السرايا لأنفسهم خاصة سوى قسم عامة الجيش.

٢٧٦ ـ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة حدثنا بريد بن عبد الله عن أبي بردة عن أبي موسى رضي الله عنه قال بلغنا مخرج النبي صلى الله عليه وسلم ونحن باليمن فخرجنا مهاجرين إليه أنا وأخوان لي أنا أصغرهم أحدهما أبو بردة والآخر أبو رهم إما قال في بضع وإما قال في ثلاثة وخمسين أو اثنين وخمسين رجلا من قومي فركبنا سفينة فألقتنا سفينتنا إلى النجاشي بالحبشة ووافقنا جعفر بن أبي طالب وأصحابه عنده فقال جعفر إن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثنا ههنا وأمرنا بالإقامة فأقيموا معنا فأقمنا معه حتى قدمنا جميعا فوافقنا النبي صلى الله عليه وسلم حين افتتح خيبر فأسهم لنا أو قال فأعطانا منها وما قسم لأحد غاب عن فتح خيبر منها شيئا إلا لمن شهد معه إلا أصحاب سفينتنا مع جعفر وأصحابه قسم لهم معهم

٢٧٧ ـ حدثنا علي حدثنا سفيان حدثنا محمد بن المنكدر سمع جابرا رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو قد جاءني مال البحرين لقد أعطيتك

فرما دیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سریہ میں بھیجے ہوئے حضرات میں سے بعض کو عام مجاہدین کے حصے کے علاوہ اپنی جانب سے بھی کچھ مرحمت فرما دیا کرتے تھے۔

حضرت ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری سے راوی ہیں۔ کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے نکل جانے کی خبر ملی تو اس وقت ہم یمن میں تھے۔ ہم بھی آپ کی جانب ہجرت کر چلے، میں اور میرے بھائی۔ میں اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا۔ ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے کا ابو رہم تھا۔ آگے شاید یہ کہا کہ ہم اپنی قوم کے بہت سے آدمی تھے۔ یا یہ بتایا تھا کہ ترپن یا باون آدمی تھے پس ہم کشتی میں سوار ہو گئے لیکن کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی کے پاس پہنچا دیا ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابو طالب اور ان کے ساتھیوں سے ہوئی۔ تو حضرت جعفر نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حبشہ میں بھیجا اور یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے پس آپ حضرات بھی ہمارے پاس ٹھہر جائیں۔ ہم ان کے پاس ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ ہم سارے مل جل کر اس وقت بارگاہِ نبوت میں پہنچے۔ جب آپ خیبر فتح فرما چکے تھے تو ہمیں بھی آپ نے حصہ دیا، یا یہ فرمایا کہ ہمیں بھی حصہ عنایت فرمایا حالانکہ جو فتح خیبر میں شامل نہیں تھا ایسے کسی ایک آدمی کو آپ نے حصہ نہیں دیا، ماسوائے ہماری کشتی والوں کے اور حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں کے، آپ نے ان سب کو مجاہدین کے ساتھ حصہ مرحمت فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال غنیمت آ جائے تو میں تمہیں اتنا دوں گا... اتنا دوں گا، اتنا دوں گا۔ لیکن مال آنے سے پہلے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ جب

هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُوْ بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَا وَكَذَا فَحَثَا لِيْ ثَلَاثًا وَجَعَلَ سُفْيَانُ يَحْثُوْ بِكَفَّيْهِ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ مَرَّةً فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَسَأَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِيْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِيْ فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِيْ وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّيْ قَالَ قُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّيْ مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُعْطِيَكَ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً وَقَالَ عُدَّهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ.

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيْمَةً بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اعْدِلْ فَقَالَ لَهُ شَقِيْتُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ.

بابـــ ۲۵۹ مَا مَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منادی کروائی کہ جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض ہو یا جس سے انہوں نے کوئی وعدہ فرمایا ہو، تو وہ ہمارے پاس آ جائے۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے تین لپ بھر کر عنایت فرمائیں۔ سفیان راوی نے اپنی ہتھیلیوں کو جوڑ کر بتایا کہ یوں۔ ابن منکدر نے بتایا کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے پہلی دفعہ حضرت ابوبکر کی خدمت میں جا کر سوال کیا تو انہوں نے کچھ نہ دیا۔ پھر دوسری مرتبہ گیا لیکن کچھ نہ دیا۔ پھر تیسری دفعہ گیا اور میں نے کہا کہ پہلی دفعہ آپ سے سوال کیا تو کچھ نہ دیا دوسری مرتبہ سوال کیا تب بھی کچھ نہ دیا۔ اب تیسری دفعہ سوال کیا لیکن آپ نے کچھ بھی نہیں دیا۔ فرمائیے کچھ عطا فرمانے کا ارادہ ہے یا میرے بارے میں بخل سے کام لینا ہے؟ فرمایا، آپ نے کہا ہے کہ میرے متعلق بخل سے کام لے رہے ہیں۔ حالانکہ میں نے ایک مرتبہ بھی انکار نہیں کیا، اور میں تو آپ کو مال دینا چاہتا ہوں۔ سفیان، عمرو، محمد بن علی، حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے لپ بھر کر مجھے دیئے، فرمایا، انہیں گنو۔ گنے تو پانچ سو نکلے۔ فرمایا اتنے اتنے دو مرتبہ اور لیجئے۔ ابن منکدر کا قول ہے۔ کہ بخل سے زیادہ اور کونسی بیماری خطرناک ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہ جب جعرانہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ایک شخص نے کہا، انصاف سے کام لیجئے۔ آپ نے اس سے فرمایا، اگر میں انصاف نہ کروں تو خیر سے محروم ہو جاؤں گا۔

رسول خدا کا قیدیوں پر احسان اور خمس نہ

وَسَلَّمَ عَلَى الْأُسَارٰى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ

٣٧٩۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ۔

بَابٌ ٢٥٩ وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْخُمُسَ لِلْإِمَامِ وَأَنَّهٗ يُعْطِيْ بَعْضَ قَرَابَتِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي الْمُطَّلِبِ وَبَنِيْ هَاشِمٍ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَعُمَّهُمْ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَخُصَّ قَرِيْبًا دُوْنَ مَنْ أَحْوَجُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ الَّذِيْ أَعْطٰى لِمَا يَشْكُوْا إِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَلِمَا مَسَّهُمْ فِيْ جَنْبِهٖ مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَائِهِمْ۔

٣٨٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُوْ هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ وَزَادَ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ

لینا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسیران بدر کے متعلق فرمایا اگر مطعم بن عدی آج زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان بدبختوں کی رہائی کے متعلق کہتا۔ تو میں اس کی سفارش پر انہیں چھوڑ دیتا۔

خمس امام کا حق ہے، وہ اپنے جس رشتہ دار کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے خمس میں سے سارے بنو مطلب یا سارے بنو ہاشم کو مال عطا نہیں فرمایا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں۔ کہ آپ نے ہر ایک کے لیے عام کیا اور نہ احتیاج دیکھے بغیر قرابت والوں کے لیے خاص فرمایا۔ آپ نے جس کو عطا فرمایا تو اس نے اپنی حاجت کی آپ سے شکایت کی ہوگی یا آپ کا ساتھ دینے کے باعث انہیں اپنی قوم اور اپنے حلیفوں سے نقصان اٹھانا پڑا ہوگا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ نے بنو عبد المطلب کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ کی نظر میں ہم اور وہ ایک جیسے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت جبیر بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کو حصہ نہیں دیا۔ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ عبد شمس، ہاشم اور مطلب تینوں ماں جائے بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت مرہ تھا

عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَبْدُ شَمْسٍ وَهَاشِمٌ وَالْمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ لِأُمٍّ وَأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ وَكَانَ نَوْفَلٌ أَخَاهُمْ لِأَبِيهِمْ.

اور نوفل ان کا باپ کی جانب سے بھائی (علاتی) تھا۔

بَابُ ۲۰ مَنْ لَمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ وَحُكْمِ الْإِمَامِ فِيهِ.

مقتول کے بدن پر جو سامان ہو وہ قاتل کا ہے۔ اس میں خمس بھی نہیں، نیز اس بارے میں امام کا حکم۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلٰى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ قُلْتُ أَلَا إِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ قَالَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دوران میں صف میں (ذرا دم لینے کے لیے) بیٹھ گیا تھا۔ اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو کم سن انصاری لڑکے نظر آئے۔ دل میں خیال گزرا کہ میں جوانوں کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک لڑکا مجھ سے کہنے لگا، چچا جان! آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے جواب دیا، ہاں لیکن اے بھتیجے! تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا تھا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں اسے دیکھ لوں تو میرا جسم اس وقت تک اس کے جسم سے جدا نہیں ہوگا جب تک ہم میں سے کسی ایک کو موت نہ آ دبوچے۔ میں اس کی گفتگو سن کر حیران رہ گیا۔ دوسرے لڑکے نے بھی مجھے دبا کے مجھ سے ایسی ہی گفتگو کی۔ دیر نہ گزری کہ ابوجہل لوگوں میں چلتا پھرتا نظر آیا۔ میں نے کہا، جسے تم پوچھتے رہو، تمہارا نشانہ وہ شخص ہے۔ دونوں لڑکے اپنی تلواریں لے کر اس پر ٹوٹ پڑے، اور پے در پے وار کر کے اسے پچھاڑ دیا۔ پھر دونوں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی آپ کو خبر دی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک نے کہا، میں نے قتل کیا ہے۔ فرمایا، کیا تم نے اپنی خون آلودہ

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَ سَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَ كَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَآءَ وَمُعَاذَ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ.

۳۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ حَتّٰى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَآئِهِ حَتّٰى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ عَنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَاهَا اللّٰهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلٰى أَسَدٍ مِنْ أُسُدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ

تلواریں صاف کرلی ہیں؟ دونوں عرض گزار ہوئے جی نہیں۔ آپ نے تلواریں ملاحظہ کرکے فرمایا: ـ تم دونوں نے اسے قتل کیا، لیکن اس کے جسم کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا۔ دونوں لڑکے معاذ بن عفرا اور معاذ بن عمرو بن جموح تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ حنین کے لیے ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ پر قربان ہونے کے لیے نکلے۔ جب ہمارا مقابلہ ہوا، تو مسلمانوں پر گردش سی آگئی۔ میں نے ایک مشرک کو دیکھا، کہ اس نے ایک مسلمان کو دبوچا ہوا ہے۔ میں گھوم کر اس کے پیچھے پہنچا، اور اس کے کندھے پر تلوار کی بھرپور ضرب لگائی۔ وہ پلٹ کر میرے مقابلہ پر ڈٹ گیا۔ ہم دونوں میں خوب زور آزمائی ہوئی اور مجھے اپنی موت نظر آنے لگی لیکن زخموں کی تاب نہ لاکر) وہ اچانک مرگیا۔ اور میرا پیچھا چھوٹا۔ حضرت عمر بن خطاب سے میری ملاقات ہوئی تو لوگوں کا حال پوچھا۔ فرمایا، جو اللہ کا حکم ہے۔ جب جنگ ختم ہوئی لوگ واپس لوٹے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجلاس فرمایا اور ارشاد ہوا، کہ جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور ثبوت اس کے پاس موجود ہو تو مقتول کا سامان اسی کو ملے گا۔ پس میں کھڑا ہوگیا۔ پھر یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا؟ جب آپ نے تیسری مرتبہ بھی یہی فرمایا، تو ایک آدمی نے کہا، یارسول اللہ آپ نے درست فرمایا ہے۔ اور اس کافر کا سامان میرے پاس ہے۔ آپ انہیں (ابو قتادہ کو) مجھ سے راضی کر دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اس آدمی سے فرمایا، نہیں خدا کی قسم یہ تو نہیں ہوگا کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے،

عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطَاهُ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ۔

بَابُ ۲۶۱ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوْبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَنَحْوِهٖ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدْعُوْ حَكِيْمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَاْبٰى اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهٗ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ يَا

اور اس کا مال آپ کو دے دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انہوں نے سچ کہا ہے پس اس آدمی نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ میں نے اس میں سے ایک زرہ بیچ کر بنو سلمہ کا ایک باغ خرید لیا۔ یہ اسلام کے اولین دور کا مال ہے جو مجھے سب سے پہلے حاصل ہوا۔

تالیف قلوب کے لیے رسول خدا کا خمس وغیرہ سے خرچ کرنا۔

اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے عطا فرما دیا۔ پھر آپ سے مال طلب کیا تو پھر مرحمت فرما دیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اے حکیم! یہ دنیا کا مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جو اسے نفس کی سخاوت کے ساتھ لے گا تو اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور خواہش نفس کے تحت لے گا تو کسی قسم کی برکت نہیں ہوگی اور اس کی مثال ایسی ہو جائے گی جیسے کوئی کھاتا جائے اور سیر نہ ہو۔ یاد رکھو، اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔ حکیم بن حزام عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے آپ کے بعد میں کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کروں گا، یہاں تک کہ دنیا کو خیر باد کہہ جاؤں پھر حضرت ابوبکر نے انہیں (اپنے دور خلافت میں) مال عطا کرنے کی غرض سے بلایا تو انہوں نے مال لینے سے مطلقاً انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر نے انہیں (اپنے دور خلافت میں) مال عطا کرنے کی غرض سے بلایا، تب بھی انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ پس حضرت عمر نے فرمایا۔ اے مسلمانو!

معشر المسلمين إني أعرض عليه حقه الذي قسم الله له من هذا الفيء فيأبى أن يأخذه فلم يرزأ حكيم أحدا من الناس بعد النبي صلى الله عليه وسلم حتى توفي

مسلمانو! میں اسے مال سے ان کا وہ حق انہیں دے رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے لیکن (گواہ رہنا) وہ خود لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت حکیم نے کسی شخص سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آخری دم تک کوئی چیز قبول نہیں کی۔

۳۸۴۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال يا رسول الله إنه كان علي اعتكاف يوم في الجاهلية فأمره أن يفي به قال وأصاب عمر جاريتين من سبي حنين فوضعهما في بعض بيوت مكة قال فمن رسول الله صلى الله عليه وسلم على سبي حنين فجعلوا يسعون في السكك فقال عمر يا عبد الله انظر ما هذا فقال من رسول الله صلى الله عليه وسلم على السبي قال اذهب فأرسل الجاريتين قال نافع ولم يعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجعرانة ولو اعتمر لم يخف على عبد الله. وزاد جرير بن حازم عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال من الخمس ورواه معمر عن أيوب عن نافع عن ابن عمر في النذر ولم يقل يوم

نافع روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! زمانۂ جاہلیت کا مجھ پر ایک روز کا اعتکاف ہے۔ پس آپ نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر کو حنین کے قیدیوں سے دو لونڈیاں ملیں انہوں نے انہیں مکہ مکرمہ میں کسی کے گھر چھوڑ دیا۔ راوی کہتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے قیدی آزاد فرما دیے تو وہ گلی کوچوں میں بھاگنے دوڑنے لگے حضرت عمر نے فرمایا، اے عبداللہ! دیکھو کیسا شور و غل ہے؟ (معلوم کر کے) عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں پر احسان فرمایا ہے۔ (انہیں آزاد کر دیا ہے)۔ فرمایا تم جا کر ان دونوں لونڈیوں کو بھی چھوڑ دو۔ نافع کا قول ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا۔ اگر آپ عمرہ کرتے تو عبداللہ سے یہ بات پوشیدہ نہ رہتی۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ (وہ دونوں لونڈیاں) خمس سے ملی تھیں۔ نافع نے ابن عمر سے جو روایت کی ہے۔ اس میں نذر کا لفظ اور دن کا کوئی ذکر نہیں۔

۳۸۵۔ حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا جرير بن حازم حدثنا الحسن قال حدثني عمرو بن تغلب رضي الله عنه قال أعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور بعض حضرات کو نہ دیا، بظاہر یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان پر عتاب فرمایا ہے۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا

قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ فَكَأَنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي أُعْطِي قَوْمًا أَخَافُ ظَلَعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ وَأَكِلُ قَوْمًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْغِنَى مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ وَزَادَ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ بِسَبْيٍ فَقَسَمَهُ بِهٰذَا۔

٣٨٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ لِأَنَّهُمْ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ۔

٣٨٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا

کہ میں بعض لوگوں کو ان کی کمزوری اور بے صبری کے باعث مال دیتا ہوں، اور بعض لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور استغنا سے بھر دیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے عمرو بن تغلب ہے۔ حضرت عمرو بن تغلب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کلمہ میرے متعلق ارشاد فرمایا وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیارا ہے۔ عمرو بن تغلب سے دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مال یا قیدی آئے تھے تو آپ نے انہیں اس طرح تقسیم فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں قریش کو اس لیے مال عطیا کرتا ہوں، کہ ان کی جاہلیت کا زمانہ ابھی ابھی گزرا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس طرز عمل پر جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کی دولت مفت عطا فرمائی، تو آپ نے قریش کے بعض افراد کو سو سو اونٹ تک مرحمت عطا فرما دیئے تو یہ کہنے لگے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے جو قریش کو مال عطا کرتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں۔ کہ بارگاہ رسالت میں کسی نے اس بات کا ذکر کر دیا۔ تو آپ نے انصار کو بلایا، اور انہیں ایک چمڑے کے خیمے میں جمع فرمایا، اور ان کے ساتھ دوسرے کسی ایک آدمی کو بھی نہیں بلایا۔ جب وہ جمع ہو چکے، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف

غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا كَانَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ قَالَ لَهُ فُقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذَوُو آرَائِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللَّهِ مَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ.

لے گئے اور فرمایا:- کیا یہ اچھی بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھ تک پہنچی ہے؟ ان میں سے سمجھ دار حضرات عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! جو ہم میں سوجھ بوجھ والے ہیں انہوں نے قطعاً ایک لفظ بھی نہیں کہا لیکن جو ہم میں کم عمر ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے وہ قریش کو تو مالامال کر دیتے ہیں لیکن انصار کو نظر انداز فرما گئے ہیں۔ حالانکہ کفار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- میں جن لوگوں کو مال دیتا ہوں ان کے کفر کا زمانہ زیادہ دور نہیں، کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ دوسرے لوگ مال لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے جاؤ، خدا کی قسم! جو کچھ تم لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔ سب انصار عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیوں نہیں، یقیناً ہم اس پر راضی ہیں، پھر آپ نے فرمایا: بیشک میرے بعد عنقریب تم اپنے ساتھ ترجیحی نا انصافی دیکھو گے لیکن اس پر صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے ملاقات کرو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپ

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هَذِهِ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین سے واپس آ رہے تھے۔ کہ چند اعرابی آپ کو آ کر لپٹ گئے۔ اور وہ آپ سے مال طلب کرتے تھے اور آپ کو مجبور کرتے ہوئے کیکر کے درخت تک لے گئے اور آپ کی چادر مبارک بھی اچک لی آپ نے فرمایا:- میری چادر دے دو۔ اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر بھی مویشی ہوتے، تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے بخیل، جھوٹا یا بزدل نہ پاؤ گے۔

الْعِضَاهِ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا۔

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپ موٹے حاشیے والی ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ ایک اعرابی (راستے میں) ملا تو اس نے بڑے زور سے آپ کی چادر کو کھینچا، یہاں تک کہ میں نے زور سے کھینچنے کے باعث چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان آپ کی مبارک گردن پر دیکھا۔ پھر وہ کہنے لگا۔ آپ کے پاس جو اللہ کا مال ہے مجھے اس میں سے عطا فرمائیے، آپ نے اس کی طرف توجہ فرمائی، اور تبسم کی حالت میں اُسے مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ فَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ قَالَ رَجُلٌ وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ رَحِمَ اللّٰهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کا مال تقسیم فرمایا، تو بعض حضرات کو تقسیم میں ترجیح مرحمت فرمائی مثلاً اقرع بن حابس کو سو اونٹ عنایت فرمائیے اور اتنے ہی عیینہ کو عطا کیے اور عرب کے بعض سرداروں کو بھی اس روز تقسیم میں ترجیح دی گئی۔ اس پر ایک آدمی نے کہا، خدا کی قسم اس تقسیم میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکھا گیا اور اس میں رضائے الٰہی مطلوب نہیں رہی۔ میں عبداللہ بن مسعود نے کہا، یہ بات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گوش گزار کرتا ہوں۔ پس میں نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا، اگر اللہ اور اس کا رسول بھی انصاف نہ کریں تو انصاف اور کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ ایذا پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو جو قطعہ زمین مرحمت فرمایا تھا، وہاں سے میں کھجوروں کی

قَالَتْ كُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثَلَاثَةِ فَرْسَخٍ وَقَالَ أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ

۲۹۲ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ لَمَّا ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَأُقِرُّوا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَا.

بَابُ ۲۶۲ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ

۲۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

۲۹۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

گٹھلیوں کی گٹھری اپنے سر پر اٹھالایا کرتی تھی یہ جگہ ہم سے تین فرسخ کے فاصلے پر تھی۔ دوسری روایت یوں ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو جو قطعہ زمین مرحمت فرمایا وہ بنو نضیر کی زمین تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے یہود و نصاریٰ کے وجود سے حجاز مقدس کی سرزمین کو پاک کردیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خیبر والوں پر فتح پائی تو یہود کو وہاں سے نکال دینے کا ارادہ فرمایا۔ کیونکہ یہودیوں کی زمین پر رسول خدا اور مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا تھا۔ یہود بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ انہیں اس شرط پر آباد رہنے دیا جائے کہ وہ محنت کریں اور اس کے بدلے میں پیداوار سے آدھی بٹائی پائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چلئے اس شرط پر ہم تمہیں ٹھہرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن ہم جب تک چاہیں۔ پس انہیں ٹھہرا لیا گیا یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق نے اپنے دور خلافت میں تیما اور اریحا کی طرف جلاوطن کردیا تھا۔

دار الحرب میں خوردونوش کی ملنے والی چیزوں کا حکم۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ہم نے قلعہ خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ کسی یہودی نے چربی سے بھری ہوئی ایک کپی باہر پھینک دی تو اسے لینے کے سلسلے میں جھپٹا۔ لیکن جب پاس ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں اپنی حرکت پر بہت ہی شرمسار ہوا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ جب ہمیں کسی جہاد کے دوران شہد اور انگور ملتے تو

عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ فَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْنَا إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ وَقَالَ آخَرُونَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ۔

انہیں کھایا کرتے تھے لیکن انہیں دوسرے اوقات کے لیے اٹھا کر نہیں رکھتے تھے۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دوران فتح خیبر کے روز ہمیں سخت بھوک لگی تو ہمیں پالتو گدھے مل گئے۔ ہم نے انہیں ذبح کر لیا۔ جب ہانڈیوں میں جوش آنے لگا تو رسول خدا کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دو اور گدھے کا گوشت مطلقاً نہ کھاؤ۔ عبد اللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں: ہم کہنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاید اس وجہ سے منع فرمایا ہے کہ ان کا خمس ادا نہیں کیا گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ دوسرے حضرات کی رائے میں گدھے کا گوشت مطلقاً حرام قرار دے دیا گیا۔ شیبانی نے سعید بن جبیر سے اس بارے میں دریافت کیا تو بتایا کہ مطلقاً حرام فرما دیا گیا ہے۔

بَابُ ۲۶۳ الْجِزْيَةِ وَالْمُوَادَعَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ أَذِلَّاءُ وَمَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ وَالْعَجَمِ۔ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ

حربی کافروں سے جزیہ لینا اور اس کا وعدہ کروانا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے، جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں، ذلیل ہو کر" (سورۃ التوبہ، آیت ۲۹) — وہ ذلیل ہیں، اسی لیے یہود نصاریٰ اور مجوس اور عجمی کافروں سے جزیہ لینے کا حکم ہے۔ مجاہد کا قول یوں منقول ہے کہ اہل شام سے چار دینار فی کس اور اہل یمن سے ایک دینار، یہ ان کی

مَا شَانُ أَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ عَلَيْهِمْ دِينَارٌ قَالَ جُعِلَ ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ سَنَةَ سَبْعِينَ عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ۔

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ ابْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى

انسان کے پہلے مالی حالات کے پیش نظر ہے۔

عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بجالہ نے چاہ زمزم کی سیڑھیوں کے پاس سنہ ۷۰ھ میں کہا، جس سال کہ حضرت مصعب بن زبیر نے اہل بصرہ کے ساتھ حج کیا تھا، کہ میں احنف کے چچا جزء بن معاویہ کے پاس منشی تھا تو ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب کا مکتوب گرامی ان کی وفات سے ایک سال پیشتر آیا کہ جس مجوسی نے ذی محرم عورت سے شادی کی ہوئی ہو انہیں جدا کردو اور حضرت عمر نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا تھا، یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ جو بنی عامر بن لؤی کے حلیف اور جنگ بدر میں شامل تھے، ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف جزیہ لانے کے لیے بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اہل بحرین سے صلح کرکے حضرت علا بن الحضرمی کو ان پہ حاکم مقرر فرما دیا تھا جب حضرت ابو عبیدہ مال لے کر بحرین سے واپس لوٹے تو انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی اور صبح کی نماز میں سارے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ جب آپ ان کے ساتھ نماز فجر ادا فرما کر جانے لگے تو وہ آپ کے روبرو ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا

بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَآهُمْ وَقَالَ أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوْا أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَأَبْشِرُوْا وَأَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ

کی حالت میں فرمایا: میرے خیال میں تم نے یہ سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ مال لے کر آگئے ہیں؛ عرض گزار ہوئے: ہاں یا رسول اللہ! یہی بات ہے۔ فرمایا: تو خوش ہو جاؤ اور اس بات کی امید رکھو جو تمہیں مسرور کر دے۔ پس خدا کی قسم، مجھے تمہارے غریب ہو جانے کا ڈر نہیں، مجھے تو ڈر اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر کشادہ ہو جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی۔ پھر تم ایک دوسرے سے جلنے لگو جیسے اگلے لوگ جلنے لگے تھے اور یہ تمہیں ہلاک کر دے جیسے انہیں ہلاک کیا۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِيْ أَفْنَاءِ الْأَمْصَارِ يُقَاتِلُوْنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ إِنِّيْ مُسْتَشِيْرُكَ فِيْ مَغَازِيَّ هٰذِهِ قَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيْهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِيْنَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلَانِ فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسُ فَإِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ الْآخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ وَالرَّأْسُ وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ فَالرَّأْسُ كِسْرٰى وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الْآخَرُ فَارِسُ فَمُرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلْيَنْفِرُوْا إِلٰى كِسْرٰى وَقَالَ بَكْرٌ وَزِيَادٌ

حضرت جبیر بن حیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض حضرات کو مشرکوں سے لڑنے کے لیے بڑے بڑے شہروں کی جانب روانہ فرمایا۔ جب ہرمزان نے اسلام قبول کر لیا تو آپ نے ان سے فرمایا: میں اس لڑائی کے بارے میں آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے جواب دیا بہت اچھا اس کی مثال اور جو مسلمانوں کے خلاف لڑ رہے ہیں ان کی مثال پرندے جیسی ہے جس کا ایک سر، دو پر اور دو ٹانگیں ہوتی ہیں۔ اگر اس کا ایک پر توڑ دیا جائے تو وہ دونوں ٹانگوں پر ایک پر اور سر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے۔ اگر دوسرا پر بھی توڑ دیا جائے تو دونوں ٹانگوں پر سر کے ساتھ کھڑا رہے گا اور اگر اس کا سر کچل دیا جائے تو دونوں ٹانگیں اور پر سب بے کار ہو جائیں گے۔ پس سر تو کسریٰ ہے، ایک پر قیصر اور دوسرا پر ایران ہے۔ آپ مسلمانوں کو کسریٰ کی جانب بھیجنے کا حکم صادر فرمائیں۔ بکر اور زیاد دونوں جبیر بن حیہ سے راوی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر حضرت عمر نے نعمان بن مقرن کو ہمارا امیر لشکر بنا کر ہمیں روانہ فرمایا۔ جب ہم دشمن کی سرزمین میں جا پہنچے تو کسریٰ کا گورنر چالیس ہزار فوج لے کر ہمارے سامنے نکلا۔ اس نے ترجمان کھڑا کیا جس نے کہا کہ حضرات میں سے کوئی ایک

حَيَّيْنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ
فَنَدَبَنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا
النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا
بِأَرْضِ الْعَدُوِّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ
كِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَقَامَ
تَرْجُمَانٌ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ
مِنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَلْ
عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا أَنْتُمْ قَالَ
نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي
شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيدٍ نَمَصُّ
الْجِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ الْجُوعِ وَ
نَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ وَنَعْبُدُ
الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ
إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ
الْأَرَضِينَ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ
إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ
أَبَاهُ وَأُمَّهُ فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ
رَبِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللّٰهَ
وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ وَأَخْبَرَنَا
نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ
إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَطُّ
وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ فَقَالَ
النُّعْمَانُ رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللّٰهُ مِثْلَهَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ
يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ
الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ

میرے ساتھ گفتگو کرے حضرت مغیرہ نے فرمایا پوچھیے
آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ پوچھا تم کون ہو؟ جواب دیا، ہم
عرب کے باشندے ہیں۔ ہم بڑی بدبختی اور انتہائی
مصیبت میں مبتلا تھے، بھوک کے باعث چھلکے اور
گٹھلیاں بھی کھا جاتے تھے، چمڑے اور بالوں کا لباس
پہنتے تھے، درختوں اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے،
اس وقت جبکہ ہم اس پستی میں تھے تو آسمانوں
اور زمینوں کے رب نے، جس کا ذکر اعلیٰ اور عظمت
بالا ہے، ہمارے اندر ایک نبی مبعوث فرمایا جو ہم
میں سے ہے۔ ہم اس کے والدین کو
جانتے ہیں، پس ہمارے اس نبی اور اللہ
کے رسول نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ ہم
کافروں سے لڑیں یہاں تک کہ وہ ایک خدا
کی عبادت کرنے لگ جائیں یا پھر جزیہ ادا
کریں۔ ہمارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنے رب کی جانب سے ہمیں بتایا
کہ جو ہم میں سے قتل ہو جائے گا وہ جنت
میں آرام کے اندر جائے گا، جس کی مثال
قطعاً کسی نے نہیں دیکھی اور جو ہم میں سے
زندہ رہے گا وہ آپ لوگوں کی گردنوں کا مالک
بن کر رہے گا۔ حضرت نعمان بن مقرن نے کہا،
آپ (حضرت مغیرہ) کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت
میں اللہ تعالیٰ نے بارہا جنگ آزمائی کا
موقع عطا فرمایا، جس میں آپ کو کسی ندامت
یا رسوائی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جبکہ میں نے
بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی معیت میں جنگیں لڑی ہیں، پس
جب آپ صبح سویرے جنگ شروع
نہ فرماتے تو یہاں تک کہ مناسب

النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الرِّيَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ

بَابٌ ۲۶۴ إِذَا وَادَعَ الْإِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُونُ ذٰلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَأَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ

بَابٌ ۲۶۵ الْوَصَايَا بِأَهْلِ ذِمَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذِّمَّةُ الْعَهْدُ وَالْإِلُّ الْقَرَابَةُ

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ بْنَ قُدَامَةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْنَا أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أُوصِيكُمْ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ۔

بَابٌ ۲۶۶ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ وَمَا وَعَدَ مِنْ مَالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجِزْيَةِ وَلِمَنْ يُقْسَمُ الْفَيْءُ وَالْجِزْيَةُ۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جانوں اور اوقاتِ نماز کا انتظار فرماتے رہتے۔

امام کا کسی بادشاہ سے عہد و پیمان سب باشندوں کی طرف سے ہے۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک سفید خچر اور ایک چادر کا تحفہ بھیجا، تو آپ نے اس کا ملک اسی کے لیے لکھ دیا۔

رسولِ خدا کی امان میں آنے والوں سے حسنِ سلوک۔

ذمّہ سے مراد عہد معاہدہ ہے اور اِلّ رشتہ داری کو کہتے ہیں۔

جویریہ بن قدامہ تمیمی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہمارے ساتھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے اے امیر المومنین! ہمیں وصیت فرمائیے۔ فرمایا، میں تمہیں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا عہد نبھانا کیونکہ وہ تمہارے نبی کا عہد ہے اور تمہارے اہل و عیال کی روزی کا ہے۔

فے اور جزیہ کا مال کن کے درمیان تقسیم کیا جائے۔

جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں دیں اور بحرین کے مال اور جزیہ سے وعدے فرمائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے نام بحرین کی جاگیریں لکھ دی جائیں۔ انصار عرض گزار

الْأَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا وَ
اللّٰهِ حَتّٰى تَكْتُبَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ
بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَاكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ
عَلٰى ذٰلِكَ يَقُولُونَ لَهُ قَالَ فَإِنَّكُمْ
سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى
تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَوْحُ
بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِي لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ
قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا
فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ
فَلْيَأْتِنِي فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالَ
لِي لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ
هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَقَالَ لِي
احْثُهْ فَحَثَوْتُ حَثْيَةً فَقَالَ لِي عُدَّهَا
فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَأَعْطَانِي
أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ
أَنَسٍ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوهُ فِي
الْمَسْجِدِ فَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ

ہوئے: خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا جب تک آپ ہمارے
قریشی بھائیوں کے لیے بھی ویسا ہی نہ لکھ دیں۔ فرمایا، اگر
اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ان کے لیے بھی لکھ دیا جائے
گا۔ لیکن وہ اسی بات پر ڈٹے رہے۔ فرمایا عنقریب تم
میرے بعد ضرور ناروا ترجیح دیکھو گے تو مجھ سے ملاقات کرنے
تک صبر سے کام لینا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا،
اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا مال دوں گا۔ جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اور بحرین کا مال آیا
تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس
کسی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کا وعدہ
فرمایا ہو وہ میرے پاس آجائے۔ میں اتنا مال دوں گا۔
میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
مجھ سے اتنے (تین لپ) مال کا وعدہ فرمایا کہ جب بحرین
سے آجائے تو مجھے ضرور دوں گا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا
لپ بھر لو۔ میں نے لپ بھر لی۔ فرمایا انہیں گنو۔ میں نے
انہیں شمار کیا تو پانچ سو نکلے۔ پس آپ نے مجھے پندرہ
سو دینار عطا فرمائے۔ حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بارگاہِ رسالت میں
جب بحرین کا مال پیش ہوا تو آپ نے فرمایا، اسے مسجد
میں پھیلا دو۔ آج تک بارگاہِ رسالت میں جتنی دفعہ مال پیش
ہوا یہ ان سب سے زیادہ تھا۔ اسی وقت
حضرت عباس آپ کی سرکار میں حاضر ہو
کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ!
مجھے مال عطا فرمائیے کیونکہ میں نے
اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرتا ہے۔
فرمایا لے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے
میں اتنا مال سمیٹ لیا کہ اٹھا بھی نہ

يَارَسُوْلَ اللهِ اَعْطِنِيْ اِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَ
فَادَيْتُ عَقِيْلًا قَالَ خُذْ فَحَثَا فِيْ ثَوْبِهٖ
ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ اُمُرْ
بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ اِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ
اَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا ۔ فَنَثَرَ مِنْهُ

ثُمَّ احْتَمَلَهٗ عَلٰى كَاهِلِهٖ
ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ حَتّٰى
خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهٖ فَمَا
قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَثَمَّ مِنْهُ دِرْهَمٌ ۔

بَابُ ۲۶۴ اِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ ۔

۳۰۳ ۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا
مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ
وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا ۔

بَابُ ۲۶۵ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ
اللهُ بِهٖ ۔

۳۰۴ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ
فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا

سکے۔ عرض گزار ہوئے، کسی کو اٹھوانے کا
حکم فرمائیے۔ فرمایا، نہیں۔ عرض
گزار ہوئے، تو خود اٹھوا دیجئے۔ فرمایا،
نہیں۔ تو انہوں نے اتنا مال کم کر دیا کہ
باقی کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور
لے کر چلے گئے۔ ان کی حرص پر تعجب
کرتے ہوئے رسول خدا کی نگاہیں اس
وقت تک ان کا تعاقب کرتی رہیں جب تک
وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل نہ ہوئے۔ غرض
رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم
اسی جگہ تشریف فرما رہے یہاں تک کہ ایک
درہم بھی باقی نہ رہا۔

معاہد کو جرم کے بغیر قتل کرنے کا گناہ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا،
جس نے کسی معاہد (جس سے معاہدہ کیا ہوا ہو) کو قتل کیا
وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ اس کی
خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس
ہوتی ہے۔

یہود کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا حکم۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے (یہود سے) فرمایا، میں اس وقت
تک تمہیں رکھوں گا جب تک اللہ تعالےٰ رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم
مسجد میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے
گئے اور ہم سے فرمایا، یہود کی طرف چلو۔ پس ہم چل
پڑے یہاں تک کہ بیت المدراس پہنچے۔ پس آپ نے انہیں بلایا
لے، فرمایا، اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے، اور جان لو

بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ.

۳۰۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِكَتِفٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا مَا لَهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَقَالَ ذَرُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ

بَابٌ ۲۶۹ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ

۳۰۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طرح جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور بیشک میں تمہیں اس جگہ سے نکال دینا چاہتا ہوں، پس جس کے پاس مال ہے وہ اسے فروخت کر دے ورنہ معلوم ہو جانا چاہیے کہ بے شک زمین اللہ کی اور اس کے رسول کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے سنا گیا: جمعرات کا دن اور کیا ہے جمعرات کا دن پھر اتنا روئے کہ سنگریزے بھی تر ہو گئے۔ پوچھا گیا اے ابو عباس! کیا جمعرات کا دن؟ فرمایا: اس روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا مجھے کوئی چیز لا کر دو تاکہ میں کچھ لکھ دوں جو میرے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو۔ لوگوں کی رائے میں اس کے متعلق اختلاف ہو گیا حالانکہ نبی کی بارگاہ میں اختلاف مناسب نہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا رب کو چھوڑنے کا ارادہ ہے؟ فرمایا: مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کیونکہ جس کی جانب تم بلاتے ہو میں اس سے بہتر حالت میں ہوں۔ پھر آپ نے تین باتوں کا حکم فرمایا: (۱) مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا (۲) وفد جب آئیں تو انہیں اسی طرح انعامات دیتے رہنا جیسے میں دیا کرتا ہوں۔ (۳) تیسری بات بھی خوب تھی لیکن معلوم نہیں آپ خاموشی اختیار فرما گئے تھے یا میں بھول گیا ہوں۔ سفیان فرماتے ہیں کہ یہ سلیمان راوی کا قول ہے۔

کیا مسلمانوں کو دھوکا دینے والے مشرکوں کو معاف کر دیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو بارگاہ نبوت میں پکا ہوا بکری کا گوشت بطور ہدیہ (یہود کی جانب سے) پیش کیا گیا، جس میں زہر ملایا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ يَهُودَ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ.

مجھے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس بلاؤ۔ انہیں بلایا گیا۔ پس آپ نے ان سے فرمایا۔ میں تم سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں، کیا تم سچ جواب دو گے؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا، تمہارا جد اعلیٰ کون ہے؟ جواب دیا، فلاں۔ آپ نے فرمایا، تم جھوٹ بول رہے ہو، تمہارے جد اعلیٰ کا نام تو فلاں ہے۔ وہ کہنے لگے، آپ نے سچ فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ بتا دو گے؟ جواب دیا، ہاں اے ابوالقاسم۔ اگر ہم نے غلط بیانی سے کام لیا تو آپ ہمارے جھوٹ پر اسی طرح مطلع ہو جائیں گے جیسے ہمارے جد اعلیٰ کے بارے میں آپ کو معلوم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا، جہنمی کون ہیں؟ جواب دیا، تھوڑے سے دن تو ہم دوزخ میں رہیں گے اور پھر ہمارے بعد آپ (مسلمان) اس میں رہیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ ہی اس میں ذلت اٹھاتے رہو گے اور خدا کی قسم ہم (اہل اسلام) تو کبھی بھی اس میں تمہارے جانشین نہیں بنیں گے۔ پھر فرمایا، اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ بتا دو گے؟ کہنے لگے، اے ابوالقاسم! ہاں۔ فرمایا، کیا تم نے بکری کے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا تمہیں اس بات پر کس چیز نے ابھارا؟ جواب دیا، اس سے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہمارا آپ سے گلو خلاصی ہو جائے گی اور اگر آپ سچے نبی ہیں تو زہر آپ کو ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

بَابٌ ۲۷۰ دُعَاءِ الْإِمَامِ عَلَى مَنْ نَكَثَ عَهْدًا

امام کا معاہدہ توڑنے والوں کے لیے ہلاکت کی دعا کرنا۔

۴۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوتِ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَقُلْتُ إِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعائے قنوت کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ میں (عاصم تابعی) نے عرض کیا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد پڑھنے کے لیے

أنك قنت بعد الركوع فقال كذب ثم حدثنا عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قنت شهرا بعد الركوع يدعو على أحياء من بني سليم قال بعث أربعين أو سبعين يشك فيه من القراء إلى أناس من المشركين فعرض لهم هؤلاء فقتلوهم وكان بينهم وبين النبي صلى الله عليه وسلم عهد فما رأيته وجد على أحد ما وجد عليهم۔

باب ۲۷۱ أمان النساء وجوارهن

۲۰۸ - حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن أبي النضر مولى عمر بن عبيد الله أن أبا مرة مولى أم هانئ ابنة أبي طالب أخبره أنه سمع أم هانئ ابنة أبي طالب تقول ذهبت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة ابنته تستره فسلمت عليه فقال من هذه فقلت أنا أم هانئ بنت أبي طالب فقال مرحبا بأم هانئ فلما فرغ من غسله قام فصلى ثماني ركعات ملتحفا في ثوب واحد فقلت يا رسول الله زعم ابن أمي علي أنه قاتل رجلا قد أجرته فلان ابن هبيرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أجرنا من أجرت يا أم هانئ قالت أم هانئ وذلك ضحى

فرمایا ہے، تو آپ نے فرمایا، وہ جھوٹ بولتا ہے۔ پھر آپ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینے تک قنوت پڑھی اور قبائل بنو سلیم کی ہلاکت کے لیے دعا کی۔ فرمایا، آپ نے چالیس یا ستر قاریوں کو، جن کی تعداد میں شک ہے مشرکین کی جانب بھیجا تو انہوں نے بدعہدی کی اور انہیں قتل کر دیا، حالانکہ ان کے اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس واقعے کا آپ کو اتنا رنج ہوا کہ اتنا اور کسی موقع پر نہیں ہوا تھا۔

عورتوں کو امان اور پناہ دینے کا بیان۔

حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالٰی عنہا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے پردہ تھام رکھا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا، کون ہے؟ عرض گزار ہوئی، میں ام ہانی بنت ابو طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا، شاباش ام ہانی! جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے ادا فرمائی۔ پھر میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں ہبیرہ کے فلاں بیٹے کو پناہ دے چکی ہوں اور میرے ماں جائے برادر محترم، حضرت علی اس کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے ام ہانی! جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ حضرت ام ہانی کا ارشاد ہے کہ وہ چاشت کا وقت تھا۔

باب ۲۴۲ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهٖ أَدْنَاهُمْ.

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ فَقَالَ فِيهَا الْجِرَاحَاتُ وَأَسْنَانُ الْإِبِلِ وَالْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلٰى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى فِيهَا مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ

باب ۲۴۳ إِذَا قَالُوا صَبَأْنَا وَلَمْ يُحْسِنُوا أَسْلَمْنَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ عُمَرُ إِذَا قَالَ مَتْرَسْ فَقَدْ آمَنَهُ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ الْأَلْسِنَةَ كُلَّهَا وَقَالَ تَكَلَّمْ لَا بَأْسَ.

باب ۲۴۴ الْمُوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ وَإِثْمِ مَنْ لَمْ يَفِ بِالْعَهْدِ وَقَوْلِهِ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا الْآيَةَ

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ

مسلمان کا دشمن کو پناہ دینا گویا ایک ہے، ہر مسلمان اس کا پاس کرے۔

ابراہیم تیمی کے والد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں، سوائے خدا کی کتاب قرآن کریم اور اس کتابچے کے۔ پھر فرمایا کہ اس (کتابچے) میں زخموں کے احکام اور اونٹوں کی عمروں کا بیان ہے اور یہ کہ مدینہ منورہ کوہ عیر سے کہ فلاں جگہ تک حرم ہے۔ جو اس جگہ کوئی نئی بات نکالے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل عبادت۔ اور جو کوئی اپنے آقا کے سوا کسی دوسرے سے دوستی کرے گا تو اس کے لیے بھی یہی ہے۔ اور سب مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے۔ پس جو کوئی مسلمان کو ذلیل کرتا ہے اس کے لیے بھی مذکورہ وعید ہے۔

کافروں کا یُحْسِنُوْا یا اَسْلَمْنَا کی جگہ صَبَأْنَا کہنے کا بیان۔

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت خالد نے ایسا کہنے والوں کو قتل کیا تو رسول خدا نے کہا: اے اللہ! جو خالد نے کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جب کسی نے کہہ دیا کہ "مترس" تو اس نے اسے امان دے دی۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب زبانوں کا جاننے والا ہے، جس زبان میں چاہے بولے کوئی حرج نہیں ہے۔

کافروں سے مال کے بدلے معاہدہ یا مصالحت کرنا۔

اور معاہدہ پورا نہ کرنے کا گناہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اگر وہ صلح پر مائل ہوں تو تم بھی تیار ہو جاؤ۔ (سورۃ الانفال، آیت ۶۱)

سہل بن ابی حثمہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی جانب گئے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب خیبر والوں سے صلح تھی۔ یہ سفر میں تھوڑی دیر کے لیے جدا ہوئے

وَمُحَيِّصَةُ ابْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ. ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِيكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ فَقَالُوا كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

بَابُ ۲۵۵ فَضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ.

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي مَادَّ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا سُفْيَانَ فِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ.

بَابُ ۲۵۶ هَلْ يُعْفَى عَنِ الذِّمِّيِّ إِذَا سَحَرَ

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سُئِلَ أَعَلَى مَنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلٌ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَهُ ذَلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مَنْ صَنَعَهُ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

عبداللہ بن سہل کے پاس محیصہ کی لاش اس حالت میں لائی گئی کہ وہ خون میں لتھڑے ہوئے تھے، پس انہوں نے انہیں دفن کر دیا۔ پھر مدینہ منورہ آ گئے۔ اس کے بعد عبدالرحمان بن سہل اور مسعود کے دونوں صاحبزادے محیصہ اور حویصہ یہ تینوں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عبدالرحمان گفتگو کرنے لگے تو آپ نے فرمایا: بڑے کو گفتگو کرنے دو۔ چونکہ وہ سب میں چھوٹے تھے بایں وجہ خاموش ہو گئے۔ پس وہ دونوں کلام کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم قسم کھا کر قاتل پر اپنا حق ثابت کرو گے؟ عرض گزار ہوئے۔ ہم کس طرح قسم کھائیں جبکہ نہ ہم حاضر تھے اور نہ ہم نے کچھ دیکھا۔ فرمایا، یہودی تو پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم کافر لوگوں کی قسموں کا اعتبار کس طرح کر لیں؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے پاس سے دیت ادا کر دی۔

معاہدہ نبھانے کی فضیلت۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوسفیان نے انہیں خبر دی کہ ہرقل شاہ روم نے انہیں دوسرے چند قریشی حضرات کے ساتھ طلب کیا جبکہ وہ شام میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے، یہ اس زمانے کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اور کفار قریش سے ابوسفیان کے درمیان معاہدہ ہو چکا تھا۔

ذمی اگر جادو کرے تو کیا اسے معاف کیا جا سکتا ہے۔

وہب فرماتے ہیں کہ مجھے یونس نے خبر دی کہ ابن شہاب سے پوچھا گیا کہ ذمی اگر جادو کرے تو کیا اسے قتل کر دیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے علم میں یہ ہے کہ رسول خدا پر جادو کیا گیا تھا لیکن آپ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا حالانکہ وہ اہل کتاب سے تھا۔

۴۱۲ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا جس کے باعث آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ بعض اوقات یہ سمجھتے کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ وہ کیا نہیں ہوتا تھا۔

بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ الْآيَةَ

معاہدہ توڑنے سے بچنا چاہیئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اور اے محبوب، اگر وہ تمہیں دھوکا دینا چاہیں گے تو بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں کافی ہے (سورۃ الانفال، آیت ۶۲)

۴۱۳ حَدَّثَنِي الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ ارشاد فرمایا۔ قیامت آنے سے پہلے چھ باتوں کو گن لینا (۱) میری وفات (۲) فتح بیت المقدس (۳) مری کی بیماری تم میں ایسے پھیلے گی جیسے بکریوں میں پھیل جاتی ہے (۴) مال کی کثرت کہ اگر کسی کو سو دینار دیئے جائیں تب بھی وہ خوش نہیں ہوگا۔
(۵) فتنہ و فساد کہ اہل عرب کے ہر گھر میں گھس جائے گا۔
(۶) پھر تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان صلح ہوگی لیکن وہ معاہدہ توڑ کر تم سے لڑنے آئیں گے۔ ان کی فوج میں اسی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد (گویا نو لاکھ ساٹھ ہزار کا لشکر جرار)

بَابُ كَيْفَ يُنْبَذُ إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَوْلِهِ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ الْآيَةَ

معاہدہ کس طرح فسخ کیا جا سکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اور اگر تم کسی قوم سے دغابازی کا اندیشہ کرو تو ان کی طرف برابری کی صلح پر پھینک دو (سورۃ الانفال، آیت ۵۸)

۴۱۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قربانی کے روز مجھے ان لوگوں کے ساتھ بھیجا جنہوں نے منیٰ میں جا کر یہ اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور خانہ کعبہ کا کوئی ننگا ہو کر طواف نہ کرے اور حج اکبر کا دن وہی ہے جو قربانی کا دن ہے اور حج اکبر اس لیے فرمایا کہ بعض

النَّحْرِ وَإِنَّمَا قِيلَ الأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ الْحَجُّ الأَصْغَرُ فَنَبَذَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّاسِ فِي ذَلِكَ الْعَامِ فَلَمْ يَحُجَّ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ۔

بَابُ ۲۰۹ إِثْمِ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ وَقَوْلِهِ الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا۔

۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ

لوگ عمرہ کو حج اصغر کہا کرتے تھے۔ اس سال حضرت ابوبکر صدیق نے لوگوں کا معاہدہ انہیں واپس کر دیا، تو حجۃ الوداع کے سال جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا، کوئی مشرک حج کرنے نہیں آیا۔

معاہدہ کر کے توڑنے کا گناہ۔

ارشاد باری تعالے ہے۔ وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور ڈرتے نہیں (سورۃ الانفال، آیت ۵۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص میں یہ چار عادتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے۔ (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے (۳) جب معاہدہ کرے تو اسے توڑ دے (۴) جب جھگڑے تو گالیاں دے۔ اگر کسی کے اندر ان میں سے ایک عادت پائی جائے تو اس کے اندر نفاق کا حصہ موجود ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں لکھا سوائے قرآن کریم کے اور اس کتابچے کے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ فلاں مقام سے کوہ عیر تک حرم ہے۔ جو یہاں دین میں نئی بات نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا کوئی فرض یا نفل بارگاہ خداوندی میں قبول نہیں ہوگا۔ کسی ایک مسلمان کا ذمہ لینا گویا سب کا ذمہ لینا ہے۔ جس کا نبھانا سب کے لیے ضروری ہے۔ جو کسی مسلمان کو ذلیل کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے اور اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوتا اور جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے

ضُرِبَ وَزَعَمَ لِيْ قَالَ أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا
هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا
فَقِيلَ لَهُ وَكَيْفَ تَرَى ذَلِكَ كَائِنًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
قَالَ إِي وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ عَنْ
قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ قَالُوا عَمَّ ذَاكَ
قَالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَ أَهْلِ
الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ

باب ٢٨ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ
قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ
شَهِدْتَ صِفِّينَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ
حُنَيْفٍ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ
أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَمَا وَضَعْنَا
أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ
بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ أَمْرِنَا هَذَا۔

٢١٧ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ
قَالَ كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ
أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ
نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى
الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلَى فَقَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ
وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي
الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا أَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا

فرمایا۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ جزیہ کا تمہیں ایک
دینار بلکہ ایک درہم بھی نہیں ملے گا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آئندہ
کی بات آپ کو کس طرح معلوم ہوگئی! فرمایا، قسم ہے
اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوہریرہ کی جان ہے مجھے
صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا۔
لوگوں نے دریافت کیا کہ اس کی وجہ کیا ہوگی!
فرمایا، اس وقت تم اللہ کا ذمہ اور رسول خدا کا
ذمہ توڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ کافروں کے
دلوں کو مضبوط کر دے گا۔ لہٰذا وہ اپنے مال میں سے
تمہیں کچھ بھی نہیں دیں گے۔

کافروں سے صلح کرنا۔

حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ جنگ
صفین میں شریک تھے؟ فرمایا، ہاں۔ میں نے حضرت سہل بن حنیف
کو فرماتے سنا کہ اپنی رائے پر الزام رکھو، میں نے ابوجندل والے
روز دیکھا کہ اگر مجھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ٹالنے کی
طاقت ہوتی تو ٹال دیتا لیکن ہم نے ایک مشکل کام کے لیے اپنی
تلواریں اپنے کندھوں پر رکھیں جس کے سبب وہ بات بالکل
آسان ہوگئی جیسے ہم اس کو جانتے تھے۔

حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جنگ
صفین میں شریک تھے تو حضرت سہل بن حنیف نے فرمایا۔
تم اپنی رائے کا قصور سمجھو، صلح حدیبیہ کے وقت ہم بارگاہ
رسالت میں حاضر تھے، اگر جنگ کی ضرورت نظر آتی تو جنگ
کرنے سے ہم کبھی نہ ٹلتے بلکہ اسی دوران حضرت عمر بن خطاب
بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ کیا
ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ فرمایا، کیوں نہیں۔
عرض کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں
ہیں؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ عرض گزار ہوئے، پھر ہم دین کے
بارے میں ان کمزوریوں کو کیوں قبول کریں اور کیوں واپس چلیں
جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما دے

وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ.

ارشاد فرمایا اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں، وہ مجھے کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ پھر حضرت عمر وہاں سے حضرت ابوبکر کی خدمت میں پہنچے اور ان سے بھی وہی کہا جو بارگاہ نبوت میں عرض کر چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ اس کے بعد سورۃ الفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساری سورت حضرت عمر کو پڑھ کر سنائی۔ حضرت عمر عرض گذار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا (صلح حدیبیہ) فتح ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدَّتِهِمْ مَوَاثِيقَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيهَا.

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری والدہ اپنے والد کو لے کر اس مدت کے دوران میرے پاس آئیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کے ساتھ معاہدہ کر رکھا تھا اور وہ مشرکہ تھیں۔ میں اس بارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حکم پوچھنے کی غرض سے عرض گذار ہوئی۔ یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ اسلام کی جانب راغب بھی ہیں، ایسے حالات کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ فرمایا۔ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

بَابُ ۲۸۱ الصُّلْحِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ وَقْتٍ مَعْلُومٍ.

تین دن یا کسی مقررہ مدت تک مصالحت کرنا۔

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَلَا يَدْعُوَ مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ فَأَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نَمْنَعْكَ وَلَبَايَعْنَاكَ وَلَكِنِ اكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی اہل مکہ سے اجازت لینے کے لیے ایک آدمی بھیجا۔ انہوں نے شرط عائد کی کہ تین رات سے زیادہ مکہ میں ٹھہرنا نہیں ہوگا۔ ہتھیاروں کو غلاف میں ڈال کر نکلنا ہوگا اور کسی اہل مکہ کو بلایا نہیں جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ شرائط نامہ حضرت علی بن ابو طالب لکھ رہے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ یہ ہیں وہ شرائط جن پر محمد رسول اللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کفار کہنے لگے، اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو روکتے کیوں اور آپ سے بیعت نہ کر لیتے۔ لہٰذا یوں لکھیے کہ ان باتوں پر محمد بن عبد اللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں محمد بن عبد اللہ بھی ہوں اور خدا کی قسم میں اللہ کا رسول بھی ہوں۔ راوی کا بیان ہے

أنا والله محمد بن عبد الله وأنا والله رسول الله قال وكان لا يكتب قال فقال لعلي امح رسول الله فقال علي والله لا أمحاه أبدا قال فأرنيه قال فأراه إياه فمحاه النبي صلى الله عليه وسلم بيده فلما دخل ومضى الأيام أتوا عليا فقالوا مر صاحبك فليرتحل فذكر ذلك علي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم ثم ارتحل.

باب ٢٨٢ الموادعة من غير وقت وقول النبي صلى الله عليه وسلم أقركم ما أقركم الله به.

باب ٢٨٣ طرح جيف المشركين في البئر ولا يؤخذ لهم ثمن.

٣٢٠ حدثنا عبدان قال أخبرني أبي عن شعبة عن أبي إسحاق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله رضي الله عنه قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ساجد وحوله ناس من قريش من المشركين إذ جاء عقبة بن أبي معيط بسلى جزور فقذفه على ظهر النبي صلى الله عليه وسلم فلم يرفع رأسه حتى جاءت فاطمة عليها السلام فأخذت من ظهره ودعت على من صنع ذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم عليك الملأ من قريش اللهم عليك أبا جهل ابن هشام وعتبة بن ربيعة وشيبة بن ربيعة وعقبة بن أبي معيط وأمية بن خلف أو أبي بن خلف فلقد رأيتهم قتلوا يوم بدر فألقوا في بئر غير أمية أو أبي فإنه كان رجلا ضخما فلما جروه تقطعت أوصاله قبل أن يلقى في البئر.

باب ٢٨٤ إثم الغادر للبر والفاجر.

٣٢١ حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن

چونکہ آپ تو لکھ نہیں سکتے تھے اس لیے حضرت علی سے فرمایا، محمد رسول اللہ کو مٹا دو۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے، خدا کی قسم! میں تو اسے کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ فرمایا، ان الفاظ کو مجھے دکھاؤ۔ انہوں نے دکھا دیے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے دست مبارک سے مٹا دیا۔ جب آپ شہر میں داخل ہو گئے، جب تین دن گزر گئے تو وہ لوگ حضرت علی کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اپنے سردار سے جانے کے لیے کہیے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، ہاں چلنا چاہیے اور کوچ کر آئے۔

غیر معینہ مدت کے لیے معاہدہ۔

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے فرمایا کہ ہم تمہیں اس وقت تک رہنے دیں گے جب تک اللہ رکھے گا۔

مشرکین کی لاشیں کنوئیں میں پھینکنے کی اجرت نہ لینا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور آپ کے گرد مشرک جمع ہو گئے جبکہ عقبہ بن ابی معیط نے اونٹنی کی اوجھڑی لا کر آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ آپ نے سجدے سے سر نہ اٹھایا، یہاں تک کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام آئیں اور اسے پشت مبارک سے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا اس کے خلاف دعا فرمائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی: اے اللہ! سرداران قریش کو سنبھال لے۔ اے اللہ! ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف اور ابی بن خلف کو سنبھال۔ پس میں نے ان کی لاشوں کو میدان بدر میں پڑے ہوئے دیکھا، تو انہیں ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا ماسوائے امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کے کہ اس کی لاش بہت پھول گئی تھی اور جب کھینچا گیا تو کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے ہی اس کے جوڑ جوڑ کھل گئے

بھلے اور برے کو دھوکا دینے کا گناہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

سمعت الأعمش عن أبي وائل عن عبد الله وعن ثابت عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لكل غادر لواء يوم القيمة قال أحدهما ينصب وقال الآخر يرى يوم القيمة يعرف به۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے روز ہر دھوکے باز کا جھنڈا ہوگا۔ دونوں میں سے ایک راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ دوسرے راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا اس کی پہچان کے لیے ہوگا۔

۲۲۲ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لكل غادر لواء ينصب لغدرته۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر دھوکے باز کے لیے اس کی دھوکا بازی کے مطابق جھنڈا نصب کیا جائے گا۔

۲۲۳۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا جرير عن منصور عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا وقال يوم فتح مكة إن هذا البلد حرمه الله يوم خلق السموت والأرض فهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيمة وإنه لم يحل القتال فيه لأحد قبلي ولم يحل لي إلا ساعة من نهار فهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيمة لا يعضد شوكه ولا ينفر صيده ولا يلتقط لقطته إلا من عرفها ولا يختلى خلاها فقال العباس يا رسول الله إلا الإذخر فإنه لقينهم ولبيوتهم فقال إلا الإذخر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اب ہجرت نہیں رہی بلکہ جہاد اور نیک نیتی باقی ہے۔ جب اللہ کی راہ میں نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل پڑو اور فتح مکہ کے روز آپ نے فرمایا کہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت ہی حرمت والا قرار دے دیا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بنانے سے قیامت تک کے لیے حرمت والا ہے اور بے شک اس میں کسی کے لیے مجھ سے پہلے قتل و قتال جائز نہیں ہوا اور میرے لیے بھی تھوڑی سی دیر کے لیے حلال ہوا پھر وہ اسی طرح قیامت تک حرمت والا ہے۔ یہاں کا کانٹا تک نہیں توڑا جائے گا، شکار بھی خوفزدہ نہیں کیا جائے گا اور گری پڑی چیز اٹھائی جائے گی مگر جو شناخت کرے اور نہ اس کی گھاس کاٹی جائے گی۔ حضرت عباس عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اذخر کے سوا، کیونکہ یہ ہمارے سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا، اذخر کے سوا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ حرم ہے۔ یہاں کا کانٹا تک نہیں توڑا جائے گا۔ اس کا شکار نہیں بھڑکایا جائے گا۔ اس کی گری پڑی چیز پہ حفاظت نہیں اٹھائی جائے گی اور اس کی گھاس نہیں کاٹی جائے گی۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذخر گھاس کو اس حکم سے خارج کر دینے کے لیے کہا تو آپ نے اذخر کا استثنا فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس قدر اختیار مرحمت فرمایا ہوا تھا۔ اگر قرآن و حدیث کے تحت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیارات کی بہار دیکھنا منظور ہو تو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء کا ایمان افروز، شاہکار رسالہ الامن والعلیٰ دیکھنا چاہیے جس میں ستّر آیات اور تین سو احادیث سے سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد اختیارات بیان کیے ہیں۔ والحمد للہ علی ذلک ——— یہ بات بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۱۳۴۹ کے تحت بھی ہے۔

پارہ ـــــ ۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

مخلوق کی پیدائش کا بیان

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ؛ قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ وَالْحَسَنُ كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ هَيْنٌ وَهَيِّنٌ مِثْلُ لَيْنٍ وَلَيِّنٍ وَمَيْتٍ وَمَيِّتٍ وَضَيْقٍ وَضَيِّقٍ أَفَعَيِينَا أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ لُغُوبٌ النَّصَبُ أَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا عَدَا طَوْرَهُ أَيْ قَدْرَهُ.

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔ ربیع بن خثیم اور امام حسن بصری نے فرمایا کہ سب کچھ آسان ہے هَيْنٌ هَيِّنٌ ۔ اس کی مثال لَيْنٌ وَلَيِّنٌ اور مَيْت وَمَيِّت اور ضَيْق وَضَيِّق جیسی ہے۔ أَفَعَيِينَا سے مراد ہے ہم پر دشوار نہیں، جب ہمیں اور دوسری مخلوق کو پیدا کیا۔ لُغُوبٌ سے تکان مراد ہے۔ أَطْوَارًا کا مطلب ہے کبھی کسی حالت میں اور کبھی کسی حالت میں عَدَا طَوْرَهُ سے مراد ہے کہ وہ اپنے مقام سے بڑھ گیا۔

۳۲۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي تَمِيمٍ أَبْشِرُوا قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بنی تمیم کے کچھ افراد حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا:۔ اے بنو تمیم! بشارت حاصل کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے ہمیں بشارت تو دی، اب کچھ عطا فرمائیے۔ اس پر آپ کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا۔ پھر اہل یمن حاضر ہوئے تو فرمایا:۔ اے اہل یمن! بشارت کو قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ عرض گزار ہوئے، ہم نے قبول کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مخلوق اور عرش کی پیدائش کا ذکر شروع کر دیا، تو ایک آدمی نے آکر کہا، اے عمران! آپ کی سواری بھاگ گئی ہے۔ وہ کہتے تھے کاش! مجھے اٹھنا نہ پڑتا۔

۳۲۲۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں دروازے پر اپنی اونٹنی کو باندھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا:۔ اے بنو تمیم!

دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَاقَتِي بِالْبَابِ فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالُوا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ وَخَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَنَادَى مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا السَّرَابُ فَوَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَرَكْتُهَا وَرَوَى عِيسَى عَنْ رَقَبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ۔

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ يَقُولُ اللّٰهُ شَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ وَيُكَذِّبُنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ إِنَّ لِي وَلَدًا وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ

بشارت قبول کرو۔ انھوں نے دو مرتبہ کہا کہ آپ نے بشارت تو دی اب کچھ عطا فرمائیے۔ پھر اہل یمن سے کچھ آدمی حاضر بارگاہ ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے اہل یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا ہے۔ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔ پھر عرض کرنے لگے کہ ہم آپ کی بارگاہ میں دین کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بس ایک خدا کی ذات تھی اور اس کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے لوح محفوظ میں ہر چیز کے متعلق لکھ لیا تھا اور آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا۔ اس وقت ایک پکارنے والے نے آواز دی، اے ابن حصین! آپ کی ناقہ دوڑ گئی ہے۔ میں گیا تو وہ سراب سے بھی پرے چلی گئی تھی۔ پس خدا کی قسم! میں نے چاہا کہ اس کو چھوڑ ہی دیتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تو آپ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتدا سے ذکر فرمایا یہاں تک کہ جنتی اپنے مقام پر پہنچ گئے اور دوزخی اپنے پر۔ پس اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا اسے جو بھول گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے خیال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد مجھے گالی دیتی ہے حالانکہ ایسا کرنا اس کے لیے مناسب نہیں ہے اور وہ مجھے جھٹلاتی ہے جبکہ اس کا بھی اسے حق نہیں پہنچتا۔ ان کا گالی دینا تو یہ ہے کہ میرے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں اور مجھے جھٹلانا یہ ہے جبکہ وہ کہتا ہے کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسے کہ پہلے مجھے پیدا فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي.

بَابٌ ۳۸۲ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ السَّمَاءُ سَمْكَهَا بِنَاءَهَا كَانَ فِيْهَا حَيَوَانٌ الْحُبُكُ اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا وَأَذِنَتْ سَمِعَتْ وَأَطَاعَتْ وَأَلْقَتْ أَخْرَجَتْ مَا فِيْهَا مِنَ الْمَوْتٰى وَتَخَلَّتْ عَنْهُمْ. طَحَاهَا. دَحَاهَا بِالسَّاهِرَةِ وَجْهِ الْأَرْضِ كَانَ فِيْهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ.

۴۲۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فِي أَرْضٍ فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ

۴۲۹ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِيْنَ.

۴۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالٰی نے مخلوق کو پیدا فرما چکا تو لوح محفوظ میں جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی ہے۔

سات زمینوں کا بیان۔

ارشاد باری تعالٰی ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور ان کے برابر ہی زمینیں۔ حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالٰی سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ (سورۃ الطلاق، آیت ۱۲)

السَّقْفُ الْمَرْفُوعُ سے آسمان مراد ہے سَمْكَهَا سے مراد تعمیر کی جس میں جاندار رہتے ہیں۔ الحُبُكُ کا مطلب برابر ہونا اور خوبصورت ہونا أَذِنَتْ سے مراد سننا اور حکم ماننا ہے۔ أَلْقَتْ سے یہ مراد ہے کہ زمین میں جتنے مردے ہیں سب کو باہر نکال دے گی اور ان سے خالی ہو جائے گی۔ دَحَاهَا کا مطلب اسے بچھایا۔ السَّاهِرَة کا مطلب زمین کی سطح ہے جس پر جاندار رہتے اور جاگتے ہیں۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا بعض لوگوں سے زمین کے بارے میں جھگڑا تھا، تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ اے ابو سلمہ! زمین سے بچو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بالشت بھر زمین بھی ناجائز دبائے گا تو قیامت کے روز (اتنی زمین کا) سات زمینوں سے طوق بنا کر اس کی گردن میں پہنایا جائے گا۔

سالم بن عبد اللہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ذرا سی زمین بھی بغیر حق کے حاصل کی تو قیامت کے روز اسے ساتوں زمینوں میں دھنسایا جائے گا۔

ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوٰى فِي حَقٍّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا إِلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ٢٨٤ فِي النُّجُومِ۔ وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ خَلَقَ هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَشِيمًا۔ مُتَغَيِّرًا وَالْأَبُّ۔ مَا يَأْكُلُ الْأَنْعَامُ الْأَنَامُ الْخَلْقُ بَرْزَخٌ حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَلْفَافًا مُلْتَفَّةً وَالْغُلْبُ الْمُلْتَفَّةُ فِرَاشًا مِهَادًا كَقَوْلِهِ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ نَكِدًا قَلِيلًا۔

بَابٌ ٢٨٥ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ قَالَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمانہ اسی ہیئت پر چل رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت تھا۔ سال کے بارہ مہینے ہیں۔ جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین مہینے (ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم) تو متواتر ہیں اور رجب۔ جس کا قبیلہ مضر کے لوگ بڑا احترام کرتے ہیں، وہ جمادی الآخری اور شعبان کے درمیان میں ہے۔

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اروٰی نامی عورت نے مجھ سے جھگڑا کر کے ایک قطعۂ زمین پر اپنا حق جتاتے ہوئے مروان کے پاس دعویٰ دائر کر دیا۔ حضرت سعید نے مروان کے سامنے فرمایا: میں اس کے حق میں کس طرح کمی کر سکتا ہوں جبکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو ایک بالشت بھر زمین بھی کسی کی زبردستی دبائے گا تو قیامت کے روز ساتوں زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔ حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ جب یہ ارشاد گرامی سنا تو میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا۔

ستاروں کے بارے میں۔ حضرت قتادہ کا قول ہے کہ ارشادِ باری ہے: اور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا (سورۂ ملک، آیت ۵)۔ ان ستاروں کو تین وجہ سے پیدا فرمایا گیا ہے: (۱) انہیں آسمان کی زینت بنایا گیا (۲) شیاطین کو مارنے کے لیے (۳) اور راستہ معلوم کرنے کی نشانیاں۔ جو ان میں سے سوا کوئی اور وجہ بتائے وہ غلطی پر ہے، اپنا حصہ ضائع کرتا ہے اور اس چیز میں جھک مارتا ہے جس کا اسے علم نہیں دیا گیا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ھشیما سے متغیر، بدلا ہوا مراد ہے۔ الاَبّ وہ چارہ ہے جس کو جانور کھاتے ہیں۔ الانام سے مخلوق مراد ہے۔ برزخ کا مطلب پردہ ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الفافا سے مراد ہے لپٹے ہوئے اور الغلب کا مطلب لپٹا ہوا ہے۔ فراشا کا مطلب بستر ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ولکم

شمس و قمر اور ان کی گردش کا بیان

مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحَى وَقَالَ غَيْرُهُ بِحِسَابٍ وَمَنَازِلَ لَا يَعْدُوَانِهَا حُسْبَانٌ جَمَاعَةُ حِسَابٍ مِثْلُ شِهَابٍ وَشُهْبَانٍ ضُحَاهَا ضَوْءُهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ أَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْآخَرِ وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذَلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَثِيثَيْنِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَيَجْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاهِيَةٌ وَهْيُهَا تَشَقُّقُهَا. أَرْجَائِهَا مَا لَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا فَهِيَ عَلَى حَافَتَيْهِ كَقَوْلِكَ عَلَى أَرْجَاءِ الْبِئْرِ أَغْطَشَ وَجَنَّ أَظْلَمَ وَقَالَ الْحَسَنُ كُوِّرَتْ تُكَوَّرُ حَتَّى يَذْهَبَ ضَوْءُهَا وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ. اتَّسَقَ اسْتَوَى بُرُوجًا مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْحَرُورُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَرُورُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُومُ بِالنَّهَارِ يُقَالُ يُولِجُ يُكَوِّرُ وَلِيجَةً كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ.

مجاہد کا قول ہے کہ حُسْبَان سے چکی جیسی گردش مراد ہے۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ وہ حساب اور منازل جن سے دونوں باہر نکل سکیں۔ حُسْبَانٌ حساب کی جمع ہے جیسے شُہْبَانٌ شہاب کی جمع ہے۔ ضُحَاہَا اس کی روشنی۔ أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ سے مراد ہے کہ ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو اپنے اندر مدغم نہیں کر سکتی۔ یہ دونوں میں سے کسی کے بھی بس میں نہیں۔ سَابِقُ النَّهَارِ کا مطلب ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے طالب ہو کر لپک رہے ہیں۔ نَسْلَخُ سے مراد ہے ہم ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں اور ایک کو دوسرے کے پیچھے دوڑاتے ہیں۔ وَاہِیَۃٌ کا مطلب پھٹ جانا ہے۔ أَرْجَائِہَا سے وہ حصہ مراد ہے جو پھٹا نہ ہو اور وہ کنارا پر ہوں گے جیسا کہتے ہیں، کنوئیں کے کنارے پر۔ أَغْطَشَ وَجَنَّ تاریک ہو جاتا ہے۔ امام حسن بصری نے فرمایا کہ کُوِّرَتْ سے مراد اس طرح لپیٹ دینا کہ تاریک ہو جائے۔ رات کے متعلق جو وَمَا وَسَقَ آیا ہے، اس سے مراد جانوروں کا اکٹھا کر لینا ہے۔ اتَّسَقَ سیدھا یا برابر ہونا ہے۔ بُرُوجًا چاند اور سورج کی منزلیں کہتے ہیں۔ الْحَرُورُ دن میں سورج کے ساتھ ہوتی ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ حرور رات میں اور سموم دن میں ہوتی ہے کہا گیا ہے

۲۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا يُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غروب آفتاب کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: بےشک یہ جا کر عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا ہے، پھر طلوع ہونے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ عنقریب ایسا وقت بھی آئے گا کہ وہ سجدہ کرے گا لیکن قبول نہ ہوگا۔ پھر طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا لیکن نہیں ملے گی۔ اس سے کہا جائے گا کہ جدھر سے آیا ہے ادھر ہی لوٹ جا، تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے، یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔ (سورۂ یٰسٓ، آیت ۳۸)

۲۲۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز چاند اور سورج دونوں لپیٹ دیے جائیں گے۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے یہ اطلاع دیتے ہوئے فرمایا کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کے باعث گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالٰے کی نشانیاں ہیں۔ جب تم ان میں گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک سورج اور چاند اللہ تعالٰے کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت یا حیات کے باعث گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کیا کرو۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک روز سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پس تکبیر کہی اور قرأت بہت لمبی پڑھی، پھر کافی دیر رکوع میں رہے، پھر سر مبارک کو اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا۔ بعدہٗ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور کافی طویل قرأت پڑھی لیکن یہ پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے رکوع سے کم تھا۔ اس کے بعد طویل سجدہ کیا۔ پھر آخری رکعت میں بھی اسی طرح کیا اور سلام پھیر دیا۔ اس وقت آفتاب صاف ہو چکا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سورج اور چاند کے گہن اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان دونوں کو کسی کی موت یا زندگی کے باعث گہن نہیں لگتا۔ پس جب تم ان کو گہن لگا دیکھو تو نماز کی جانب رجوع کرو۔

۴۳۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کے باعث گہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں جب تم انہیں گہناتے ہوئے دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

بَابُ ۲۸ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ

قَاصِفًا تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ. لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً. إِعْصَارٌ رِيحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ. صِرٌّ بَرْدٌ. نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً.

ہواؤں کا بیان۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:۔ اور وہی ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ہوئی (سورۃ الاعراف، آیت ۵۷) قاصفاً سے مراد ہر چیز کو توڑ دینے والی۔ لواقح بمعنی ملاقح ہے، جو ملقحۃ کی جمع ہے یعنی ملقحہ۔ اعصار ہوا کا بگولہ جو عمودی شکل میں زمین سے آسمان تک اٹھتا ہے اور اس میں آگ ہوتی ہے۔ صِرّ سے مراد ٹھنڈک اور نُشُراً کا مطلب [illegible]

۴۳۸- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مدد باد صبا کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور عاد قوم کو گرم ہوا سے ہلاک کیا گیا۔

۴۳۹- حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ الْآيَةَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آسمان میں ابر کا ٹکڑا دیکھتے تو بے چین ہو کر کبھی آگے جاتے کبھی پیچھے ہٹتے، کبھی اندر جاتے کبھی باہر نکلتے اور آپ کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو جایا کرتا۔ جب آسمان سے باران رحمت کا نزول ہونے لگتا تو اس وقت آپ کو تسکین ہوتی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا خبر شاید یہ اسی طرح ہو جیسا قوم عاد نے دیکھا کہ:۔ جب انہوں نے عذاب کو دیکھی بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف۔ تا ۲۰

بَابُ ۲۹ ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ

وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّافُّونَ الْمَلَائِكَةُ.

فرشتوں کا بیان:۔ حضرت انس اور حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ یہودی فرشتوں سے حضرت جبریل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نحن الصافون سے فرشتے مراد ہے۔

۴۴۰- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

حضرت انس بن مالک، حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

سعيد وهشام قالا حدثنا قتادة حدثنا أنس بن مالك عن مالك بن صعصعة رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم بينا أنا عند البيت بين النائم واليقظان وذكر بين الرجلين فأتيت بطست من ذهب ملئ حكمة وإيمانا فشق من النحر إلى مراق البطن ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملئ حكمة وإيمانا وأتيت بدابة أبيض دون البغل وفوق الحمار البراق فانطلقت مع جبريل حتى أتينا السماء الدنيا قيل من هذا قال جبريل قيل من معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء فأتيت على آدم فسلمت عليه فقال مرحبا بك من ابن ونبي فأتينا السماء الثانية قيل من هذا قال جبريل قيل من معك قال محمد صلى الله عليه وسلم قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء فأتيت على عيسى ويحيى فقالا مرحبا بك من أخ ونبي فأتينا السماء الثالثة قيل من هذا قيل جبريل قيل من معك قيل محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء فأتيت يوسف فسلمت عليه قال مرحبا بك من أخ ونبي فأتينا السماء الرابعة قيل من هذا قيل جبريل قيل من معك قيل محمد صلى الله عليه وسلم قيل وقد أرسل إليه قيل نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء فأتيت على إدريس فسلمت عليه فقال مرحبا بك من أخ ونبي فأتينا السماء الخامسة قيل من هذا قال

فرمایا۔ میں خانہ کعبہ کے قریب خواب اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا۔ تو دو آدمیوں کا ذکر فرمایا جو میرے پاس سونے کا طشت لے کر آئے اور وہ ایمان و حکمت سے بھرا تھا پھر گلے سے لے کر پیٹ کے نیچے تک چیر دیا گیا۔ پھر پیٹ کو آبِ زمزم سے دھویا گیا پھر ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا اور میرے قریب ایک سفید جانور لایا گیا یعنی براق۔ جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ میں حضرت جبریل کے ساتھ چل پڑا۔ یہاں تک کہ آسمانِ دنیا تک پہنچے۔ پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا۔ جبریل ہے۔ پوچھا گیا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہا گیا مرحبا ان کے لیے۔ کیا بہترین آنے والے نے قدم رنجہ فرمایا۔ میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انھیں سلام کیا۔ انھوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ ایسے بیٹے اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم دوسرے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب دیا۔ جبریل ہے۔ دریافت کیا گیا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا گیا۔ کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ کہا۔ ان کے لیے مرحبا! کیا بہترین آنے والے کی تشریف آوری ہوئی۔ میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کے پاس پہنچا۔ دونوں حضرات نے فرمایا۔ ایسے بھائی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم تیسرے آسمان تک پہنچے۔ پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا۔ جبریل ہے۔ پوچھا گیا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا۔ کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہا۔ ان کے لیے مرحبا! کیا بہترین آنے والے نے قدوم میمنت لزوم سے نوازا ہے۔ وہاں میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انھیں سلام کیا۔ انھوں نے فرمایا۔ آپ کے لیے مرحبا اے بھائی اور نبی۔ پھر ہم چوتھے آسمان تک پہنچے۔ سوال کیا گیا۔ کون ہے؟ جواب دیا۔ جبریل ہے۔ سوال کیا گیا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ سوال کیا گیا۔ کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہا۔ ان کے لیے مرحبا! کیا بہترین آنے والے نے تشریف آوری سے مشرف فرمایا ہے۔

جبريل قيل ومن معك قيل محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء فأتينا على هارون فسلمت عليه فقال مرحبا بك من أخ ونبي فأتينا على السماء السادسة قيل من هذا قيل جبريل قيل من معك قيل محمد صلى الله عليه وسلم قيل وقد أرسل إليه مرحبا به ولنعم المجيء جاء فأتيت على موسى فسلمت عليه فقال مرحبا بك من أخ ونبي فلما جاوزت بكى فقيل ما أبكاك قال يا رب هذا الغلام الذي بعث بعدي يدخل الجنة من أمته أفضل مما يدخل من أمتي فأتينا السماء السابعة قيل من هذا قيل جبريل قيل من معك قيل محمد قيل وقد أرسل إليه مرحبا به ولنعم المجيء جاء فأتيت على إبراهيم فسلمت عليه فقال مرحبا بك من ابن ونبي فرفع لي البيت المعمور فسألت جبريل فقال هذا البيت المعمور يصلي فيه كل يوم سبعون ألف ملك إذا خرجوا لم يعودوا إليه آخر ما عليهم ورفعت لي سدرة المنتهى فإذا نبقها كأنه قلال هجر وورقها كأنه آذان الفيول في أصلها أربعة أنهار نهران باطنان ونهران ظاهران فسألت جبريل فقال أما الباطنان ففي الجنة وأما الظاهران النيل والفرات ثم فرضت علي خمسون صلوة فأقبلت حتى جئت موسى فقال ما صنعت قلت فرضت علي خمسون صلوة قال أنا أعلم بالناس منك عالجت بني إسرائيل أشد المعالجة وإن أمتك

میں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا، ایسے بھائی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم پانچویں آسمان تک پہنچے۔ وہاں پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا، جبریل ہے۔ پوچھا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ پوچھا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں کہا، ان کے لیے مرحبا کیا ہی بہترین آنے والا ہے جس نے ورود مسعود فرمایا۔ پھر میں حضرت ہارون کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا اے بھائی اور نبی۔ پھر ہم چھٹے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا کیا ہی اچھا تشریف لانے والا تشریف لایا ہے۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا ہے ایسے بھائی اور نبی کے لیے۔ جب میں آگے بڑھنے لگا تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے رلایا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے اے رب! یہ نوجوان جو میرے بعد مبعوث فرمایا گیا ہے جنت کے داخلے میں اس کی امت میری امت سے بہت بڑھ جائے گی۔ پھر ہم ساتویں آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب دیا۔ جبریل ہے۔ دریافت کیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں کہا مرحبا ان کے لیے کیا ہی بہترین آنے والے نے ورود فرمایا ہے۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مرحبا ہے ایسے بیٹے اور نبی کو۔ پھر میرے سامنے بیت المعمور ظاہر فرمایا گیا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا یہ بیت المعمور ہے، اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں، جب وہ پڑھ کر نکل جاتے ہیں تو ان کی پھر کبھی باری نہیں آتی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا اس پر بیر اتنے بڑے بڑے ہوئے ہیں جیسے ہجر کے مٹکے اور پتے ہاتھی کے کانوں جیسے ہیں۔ اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی ہیں۔ دو نہریں باطنی ہیں اور

لَا تُطِيقُ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ.

۳۳۱ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

فرشتے ہیں۔ میں نے حضرت جبرئیل سے پوچھا تو بتایا کہ اس میں ہر روز جنت میں جاتی ہیں اور نکلتی ہیں اور حضرت نبی۔ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض فرمائی گئیں پھر میں واپس لوٹا۔ یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے دریافت کیا امت کے لیے کیا بنایا؟ میں نے جواب دیا۔ مجھ پر پچاس نمازیں فرض فرمائی گئی ہیں۔ کہا میں لوگوں کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے بنی اسرائیل کو خوب خوب آزمایا ہے۔ آپ کی امت سے یہ نہیں ہو سکے گا۔ واپس جا کر اپنے رب سے کمی کا سوال کیجئے۔ میں واپس گیا اور کمی کا سوال کیا تو چالیس مقرر فرمادی گئیں پھر ایسے ہی کیا تو تیس کر دی گئیں پھر ایسا ہی کیا تو بیس کا حکم ہو گیا پھر عرض کیا تو دس کر دیں۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا۔ انہوں نے وہی کہا۔ عرض کیا گیا تو پانچ مقرر فرمادیں۔ میں پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا کیا بنایا ہے! میں نے جواب دیا پانچ رہ گئی ہیں۔ انہوں نے حسب سابق کہا میں نے جواب دیا کہ انہیں میں نے بھلائی کے ساتھ قبول کر لیا ہے۔ پھر ندا آئی کہ میں نے اپنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کا مادہ پیدائش (نطفہ) اپنی والدہ کے بطن میں جمع رہتا ہے پھر چالیس دن خون کی پھٹکی رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) کی شکل میں رکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور چار باتوں کا حکم دیتا ہے یعنی اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل، رزق، موت اور شقی ہے یا سعید، یہ چار باتیں لکھ دے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ پس کوئی تم میں سے نیک عمل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو قسمت کا لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جہنم جیسے کام کرنے شروع کر دیتا ہے اور کوئی دوزخیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن نوشتۂ تقدیر اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت جیسے عمل کرنے شروع کر دیتا ہے۔

ف: بچہ جب ماں کے پیٹ میں چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اس میں روح پھونکنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک فرشتہ آکر اس کی چار باتیں لکھ جاتا ہے (۱) کیسے عمل کرے گا (۲) کتنا رزق لے گا (۳) کب اور کیسے موت آئے گی (۴) جنت میں جائے گا یا جہنم میں۔

ظاہر ہے کہ یہ چاروں باتیں مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا سے ہیں جو علوم خمسہ سے ہے جن کو مفاتح الغیب کہا جاتا ہے جب ایک عام فرشتے کو جو مخلوق محدود ہے اللہ تعالیٰ غیب کی ان جزئیات سے مطلع فرما دیتا ہے تو پھر اُس ہستی کے غیر محدود علوم کا اندازہ کون کرسکے گا جو اولین و آخرین کے علوم کی جامع ہے یعنی جنہیں پروردگار عالم نے ساری کائنات کے مجموعی علم سے بھی زیادہ علم مرحمت فرمایا اور انہیں اپنا خلیفۂ اعظم مقرر فرمایا ہے۔ بعض حضرات کے خداداد علوم جو کثیر عظیم و وافر و متکثرہ ہیں، اُن کے انکار کا سبب مقام مصطفیٰ سے بے خبری کے باعث ہو سکتا ہے یا خارجیت کی بیماری کے سبب۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو عقل سلیم عطا فرمائے آمین بجاہ طٰہٰ و یٰس بجاہ سید المرسلین ——— یہ مضمون بخاری شریف کی اسی جلد کی حدیث ۵۵۱ اور ۵۱۰ کے تحت بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور اس کی متابعت ابوعاصم، ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابوہریرہ سے کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو ندا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبریل اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے، انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے جماعت کی شکل میں یوں نازل ہوتے ہیں جیسے بادل، پھر وہ آپس میں اس بات کا ذکر کرتے ہیں جس کا آسمان پر فیصلہ ہوا ہے۔ پس شیاطین کے کانوں میں اگر ایک آدھ بات بھی پڑ گئی تو اسے کاہنوں کو بتانے کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ اپنے پاس سے جوڑ لیتے ہیں۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب جمعۃ المبارک کا روز ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے آ جاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے کون

مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ.

آتا ہے پھر کون۔ جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو یہ بھی ڈائریاں بند کر کے ذکر الٰہی سننے اندر آ جاتے ہیں۔

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کا مسجد سے گذر ہوا اور حضرت حسان اشعار پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے جواب دیا۔ آپ مجھے شعر پڑھنے سے منع کر رہے ہیں حالانکہ اس کے اندر میں نے ان رسول خدا کے سامنے اشعار پڑھے ہیں جو آپ سے بہتر تھے پھر یہ حضرت حسان، حضرت ابوہریرہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا کہ تم ہجو کرنے والوں (مشرکین) کی ہجو کرو اور جبریل تمہارے ساتھ ہیں۔

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِي سِكَّةِ بَنِي غَنْمٍ زَادَ مُوسَى مَوْكِبَ جِبْرِيلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا گویا اب بھی اس غبار کو دیکھ رہا ہوں جو بنو غنم کی گلی میں اڑ رہا تھا۔ موسیٰ راوی نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ حضرت جبریل کے لشکر کی گرد تھی۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ يَأْتِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَيَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وحی آپ پر کس طرح آتی ہے؟ فرمایا: فرشتہ جب وحی لے کر میرے پاس آتا ہے تو گھنٹی جیسی آواز آنے لگتی ہے جب وہ مجھ سے جدا ہوتا ہے تو میں یاد کر لیا کرتا ہوں جو کچھ اس نے کہا ہے اور یہ وحی مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے۔ کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آ کر کلام کرتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَتْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جو راہ خدا میں ڈبل ہر چیز کا جوڑا خرچ کرے اسے جنت کے دربان ہر دروازے سے بلائیں گے یعنی کہیں گے ادھر سے آؤ۔ حضرت

خَزَنَةُ الْجَنَّةِ أَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ذَاكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

ابوبکر صدیق نے کہا، پھر ایسے آدمی کو کیا غم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے امید ہے کہ تم بھی ان لوگوں میں سے ہو۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَا لَا أَرٰى تُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! یہ جبریل ہیں، جو تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا وعلیہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ، یا نبی اللہ! آپ انہیں دیکھ رہے ہیں لیکن مجھے نظر نہیں آتے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جملہ ازواج مطہرات امت محمدیہ کی دینی اور ایمانی مائیں ہیں۔ ان سب کا ادب و احترام ملحوظ رکھنا ہمارے لیے لازم ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مال اور جان سے آپ کی خدمت کا بے مثال حق ادا کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بڑی محبت تھی اور ان کی موجودگی میں آپ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم تو حضرت ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور ان کے سوا آپ کی ساری اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی۔ اہل حق ان کی بارگاہ میں یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

سیدہ پہلی ماں کہف امن و اماں
حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام

ان کے بعد جن کو بھی آپ نے شرف زوجیت سے نوازا ان میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو سب سے پیاری تھیں۔ جتنی عورتوں سے آپ نے نکاح کیے ان میں سے کنواری صرف یہی تھیں۔ یہ انتہائی عالم فاضل اور ماہر تھیں۔ نصف دین ان سے مروی ہے حالانکہ سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر صرف اٹھارہ سال تھی۔ ازواج مطہرات میں سے آپ پر کسی کے بستر میں وحی نہیں آتی تھی سوائے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ حضرت عائشہ کی گود میں ہی آپ نے وصال فرمایا اور ان کا حجرہ ہی آپ کی آرام گاہ بنا۔ ان کی بڑی شان ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر تہمت لگی تو اللہ تعالیٰ نے ایک دودھ پیتے بچے سے گواہی دلوا کر انہیں پاک دامن ثابت کیا۔ حضرت مریم پر بہتان باندھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گواہی دلوائی حالانکہ وہ ابھی پیدا ہوئے تھے لیکن جب حضرت صدیقہ پر تہمت لگائی گئی تو ان کی صفائی میں خود پروردگار عالم نے گواہی دی اور سورۂ نور کی ابتدائی آیتیں نازل فرمائیں۔

بنت صدیق، آرام جان نبی
اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ح وَحَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا

خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

۳۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي جِبْرِيلُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ.

ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ اپنی انگلیوں پر پانچ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبرائیل نے کہا کہ جو شخص آپ کی امت سے اس حالت میں وفات پائے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا دوزخ میں نہیں جائے گا۔ بارگاہِ رسالت میں عرض کیا گیا، خواہ زنا یا چوری کرے؟ فرمایا، خواہ۔

۳۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّونَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے باری باری آتے ہیں، کچھ رات کے فرشتے ہیں، کچھ دن کے فرشتے ہیں اور ان کا اجتماع نماز فجر اور نماز عصر کے وقت ہوتا ہے۔ پھر وہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے لوگوں کے متعلق دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں، جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور

بَابٌ ۲۹۱ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

آمین کہنے میں فرشتوں کی موافقت۔

جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور فرشتے آسمان میں کہیں، تو جس کی آمین ان سے مل گئی اس کے سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔

۳۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ كَأَنَّهَا نُمْرُقَةٌ فَجَاءَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ فَقُلْتُ مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْوِسَادَةِ قَالَتْ وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا قَالَ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک تکیہ بھرا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں گویا وہ چھالی ہوئی تھیں۔ آپ تشریف لائے تو دونوں دروازوں کے درمیان کھڑے ہوگئے اور رخِ انور کا رنگ تبدیل ہوگیا۔ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کیا ہم سے کوئی غلطی سرزد ہوگئی؟ فرمایا، یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی، یہ تکیہ میں نے آپ کے لیے تیار کیا ہے تاکہ اس پر سر مبارک رکھ کر آپ آرام فرمایا کریں۔ فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور جس نے تصویر بنائی قیامت کے دن اسے عذاب دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جو بنایا

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو طلحہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کسی جاندار کی تصویر ہو۔

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهٗ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ حَجْرِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهٖ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ اَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيْرِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَالَ اِلَّا رَقْمٌ فِيْ ثَوْبٍ اَلَا سَمِعْتَهٗ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَهٗ۔

بسر بن سعید نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی بسر بن سعید کے ساتھ عبید اللہ خولانی بھی تھے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زیرِ تربیت تھے۔ ان دونوں حضرات کو حضرت زید بن خالد نے بتایا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بسر فرماتے ہیں کہ پھر حضرت زید بن خالد بیمار ہو گئے۔ ہم نے ان کی عیادت کی تو دیکھا کہ ان کے گھر میں تصویروں والا ایک پردہ ہے۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا: کیا انہوں نے تصویروں کے متعلق ہم سے حدیث بیان نہیں کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، کہا تھا کہ سوائے کپڑے کے نقوش کے، جو جز بے جان کے ہوں۔ کیا آپ نے یہ نہیں سنا تھا؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ کہا، کیوں نہیں، یہ بھی کہا تھا۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا کرو کیونکہ جس کا یہ قول فرشتوں کے قول سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر شخص اس وقت تک نماز میں مصروف شمار کیا جاتا ہے جب تک نماز اسے روکے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ صَلَاتِهِ أَوْ يُحْدِثْ.

۲۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ قَالَ سُفْيَانُ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ وَنَادَوْا يَا مَالِ.

۲۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

۲۴۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ

کاموں سے روکے رکھے اور جب تک وہ نماز کی جگہ سے نہ اٹھ جائے یا اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے اس وقت تک فرشتے یوں دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر وَنَادَوْا یَا مَالِکُ (سورۃ الزخرف، آیت ۷۷) پڑھتے سنا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود کی قرأت میں وَنَادَوْا یَا مَالِ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ بارگاہِ نبوی میں عرض گزار ہوئیں: کیا آپ پر احد کے روز سے بھی سخت کوئی دن آیا ہے؟ فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے سخت دن یوم عقبہ آیا، جب میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی۔ میں رنج و غم سے واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے عیاں تھے۔ جب ہوش میں آیا تو قرن الثعالب میں تھا۔ سر اٹھا کر دیکھا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ فگن تھا۔ میں نے اس کے اندر جبریل علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مجھے پکارا، پھر کہا: بیشک اللہ نے آپ کی قوم سے گفتگو اور ان کا جواب سن لیا ہے، لہٰذا ملک الجبال کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، چنانچہ کافروں کے متعلق آپ انہیں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پھر مجھے ملک الجبال نے پکارا اور سلام کیا، اس کے بعد کہا: یا رسول اللہ! آپ آپ کی مرضی پر منحصر ہے، اگر آپ چاہیں تو میں کوہِ اخشبین کو اٹھا کر ان لوگوں کے اوپر رکھ دوں! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اصلاب سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا، جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

ابو اسحاق شیبانی نے زر بن حبیش سے فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی (سورۂ

عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی. قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ رَاٰی جِبْرِیْلَ لَہٗ سِتُّمِائَۃِ جَنَاحٍ.

النجم، آیت ۹، ۱۰) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن مسعود نے حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے۔

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی قَالَ رَاٰی رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَآءِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی o (سورۃ النجم، آیت ۱۸) کے بارے میں فرمایا کہ آپ نے ایک سبز بادل دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ اَنْبَاَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّہٗ فَقَدْ اَعْظَمَ وَلٰکِنْ قَدْ رَاٰی جِبْرِیْلَ فِیْ صُوْرَتِہٖ وَخَلْقِہٖ سَادًّا مَا بَیْنَ الْاُفُقِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ جس کا یہ خیال ہے کہ حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اس نے بڑی غلطی کی کیونکہ حقیقت میں آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی صورت و خلقت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کے کناروں کو گھیر رکھا تھا۔

۳۶۸۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّاءُ بْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ عَنِ ابْنِ الْاَشْوَعِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا فَاَیْنَ قَوْلُہٗ. ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی. قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِیْلُ کَانَ یَاْتِیْہِ فِیْ صُوْرَۃِ الرَّجُلِ وَاِنَّہٗ اَتَاہُ هٰذِہِ الْمَرَّۃَ فِیْ صُوْرَتِہِ الَّتِیْ هِیَ صُوْرَتُہٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ارشاد باری تعالٰی ؛ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی o فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی o کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ حضرت جبرئیل تھے جو آپ کی بارگاہ میں بصورت آدمی حاضر ہوا کرتے تھے اور اس دفعہ وہ اپنی اس صورت میں آئے جو حقیقت ہی ہے، پس انہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر رکھا تھا۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰی حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ اللَّیْلَۃَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ قَالَا الَّذِیْ یُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَاَنَا جِبْرِیْلُ وَهٰذَا مِیْکَائِیْلُ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے۔ دونوں نے کہا جو آگ جلاتا ہے اس فرشتے کا نام مالک ہے اور وہ جہنم کا انچارج ہے اور میں جبرئیل ہوں، یہ میکائیل ہیں۔

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَیْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ تَابَعَہٗ اَبُوْ حَمْزَۃَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو مباشرت کے لیے بلاتا ہے اگر عورت انکار کر دے، پس آدمی نے اس سے ناراض ہو کر رات گزاری تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔ اس کی متابعت ابو حمزہ، ابن داؤد و ابو معاویہ نے

وَابْنُ دَاوُدَ وَأَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ .

اعمش سے کی ہے۔

۴۸۱ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى فَاهْجُرْ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ وَالرِّجْزُ الْأَوْثَانُ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ کچھ عرصے کے لیے مجھ پر وحی کا آنا بند رہا۔ اسی دوران میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی۔ میں نے آسمان کی جانب نگاہ کی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین اور آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ پس میں ڈر گیا یہاں تک کہ زمین پر گرنے لگا پھر میں اپنی اہلیہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کمبل اڑھاؤ مجھے کمبل اڑھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ سے فَاھْجُرْ تک وحی نازل فرمائی۔ ابوسلمہ کا قول ہے کہ الرجز سے بُت مراد ہیں۔

۴۸۲ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوْسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسَى رَجُلًا مَرْبُوْعًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ قَالَ أَنَسٌ وَأَبُوْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلَائِكَةُ الْمَدِيْنَةَ مِنَ الدَّجَّالِ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندمی رنگ، دراز قد اور گھنگریالے بالوں والے ہیں۔ گویا کہ قبیلہ شنوءہ کے ایک فرد ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ میانہ قد، میانہ جسم، رنگ سرخ و سفید اور سیدھے بالوں والے ہیں۔ پھر میں نے مالک داروغۂ جہنم اور دجال کو دیکھا۔ یہ ان نشانیوں میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھائیں۔ پس آپ کے دیکھنے پر تجھے شک نہیں ہونا چاہیے۔ انس و ابوبکرہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی ہے کہ مدینہ منورہ کی دجال سے فرشتے حفاظت کریں گے۔

بَابُ ۲۹۲ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ

جنت کی خوبیاں اور وہ پیدا ہو چکی ہے۔

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مُطَهَّرَةٌ مِنَ الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبُزَاقِ كُلَّمَا رُزِقُوْا أُتُوْا بِشَيْءٍ ثُمَّ أُتُوْا بِآخَرَ قَالُوْا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ أُتِيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ

ابوالعالیہ کا قول ہے کہ مُطَھَّرَۃٌ یعنی حوریں، حیض، پیشاب اور تھوک سے پاک ہیں۔ کُلَّمَا رُزِقُوْا جب انہیں ایک چیز کے بعد دوسری دی جائے گی تو کہیں گے ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ یعنی پہلے ملا

أُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَيَخْتَلِفُ فِي الطُّعُومِ. قُطُوفُهَا يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا. دَانِيَةٌ قَرِيبَةٌ. الْأَرَائِكُ السُّرُرُ. وَقَالَ الْحَسَنُ النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوهِ وَالسُّرُورُ فِي الْقَلْبِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلْسَبِيلًا حَدِيدَةُ الْجِرْيَةِ. غَوْلٌ وَجَعُ الْبَطْنِ. يُنْزَفُونَ لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. دِهَاقًا مُمْتَلِئًا. كَوَاعِبَ نَوَاهِدَ. الرَّحِيقُ الْخَمْرُ. التَّسْنِيمُ يَعْلُو شَرَابَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. خِتَامُهُ طِينُهُ مِسْكٌ. نَضَّاخَتَانِ فَيَّاضَتَانِ. يُقَالُ مَوْضُونَةٌ. مَنْسُوجَةٌ مِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ. وَالْكُوبُ مَا لَا أُذُنَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ. وَالْأَبَارِيقُ ذَوَاتُ الْآذَانِ وَالْعُرَى. عُرُبًا. مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنِجَةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَوْحٌ جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ وَالرَّيْحَانُ الرِّزْقُ وَالْمَنْضُودُ الْمَوْزُ وَالْمَخْضُودُ الْمُوقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ وَالْعُرُبُ الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ وَيُقَالُ مَسْكُوبٌ جَارٍ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ لَغْوًا بَاطِلًا. تَأْثِيمًا كَذِبًا. أَفْنَانٌ أَغْصَانٌ. وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ. مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ. مُدْهَامَّتَانِ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ.

۳۰۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

گی۔ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا یعنی ایک دوسری سے ملتی جلتی ہوں گی لیکن ذائقہ مختلف ہوگا۔ قُطُوفُهَا اس کے پھل جس طرح چاہیں توڑیں گے۔ دَانِیَۃ سے قریب مراد ہے۔ الْاَرَائِکُ تخت بعوض جمع۔ امام حسن بصری کا قول ہے کہ النَّضْرَۃ چہرے کی تازگی اور السرور دل کی خوشی کو کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ سَلْسَبِیْلًا تیز بہنے والی نہر ہے۔ غَوْلٌ پیٹ کا درد۔ یُنْزَفُوْنَ یعنی عقل سے محروم نہیں ہوں گے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ دِھَاقًا سے مراد بھرا ہوا ہے۔ کَوَاعِبَ سے ابھری ہوئی چھاتیاں مراد ہیں۔ الرَّحِیْقُ شراب۔ التَّسْنِیْم سے مراد اہل جنت کی شراب کے اوپر جو اعلیٰ ہوگی۔ خِتَامُہٗ یعنی اس کی مٹی مشک ہوگی۔ نَضَّاخَتَانِ یعنی چھلکتے ہوئے چشمے۔ مَوْضُوْنَۃ بنی ہوئی کو کہتے ہیں اور وَضِیْنُ النَّاقَۃِ یعنی اونٹنی کی جھول اسی سے ماخوذ ہے۔ اَلْکُوْبُ وہ برتن جس میں ٹونٹی اور دستہ نہ ہو۔ الْاَبَارِیْقُ ایسے برتن جن میں ٹونٹیاں اور دستے ہوں۔ عُرُبًا بھاری کو کہتے ہیں، اس کا واحد عَرُوْبٌ ہے جیسے صَبُوْرٌ کی جمع صُبُرٌ ہے۔ اہل مکہ اسے عَرِبَۃ، اہل مدینہ الغَنِجَۃ اور اہل عراق الشَّکِلَۃ کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ رَوْحٌ سے مراد جنت اور فراخ روزی اور الرَّیْحَان رزق۔ اَلْمَنْضُوْدُ کیلا، کیلا۔ اَلْمَخْضُوْدُ بوجھ سے جھکا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جس میں کانٹا نہ ہو۔ اَلْعُرُبُ ایسی عورتیں جن کو خاوند پسند کریں۔ کہتے ہیں کہ مَسْکُوْبٌ سے مراد جاری ہے۔ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَۃٍ یعنی اوپر نیچے بچھے ہوئے فرش۔ لَغْوًا باطل، بے کار۔ تَاْثِیْمًا جھوٹ۔ اَفْنَانٌ ٹہنیاں، شاخیں۔ جَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ یعنی جنت کے پھل بہت قریب ہوں گے۔ جو آسانی سے توڑے جا سکیں گے۔ مُدْھَامَّتَانِ جو زیادہ سبز ہونے کے باعث کالے معلوم ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت میں اس کی جگہ دکھائی جاتی ہے

فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ.

اور اگر جہنمی ہے تو جہنم میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

۴۷۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے دیکھا کہ اس میں غریب آدمی زیادہ ہیں اور دوزخ کا معائنہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔

۴۷۵ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا۔ میں محو خواب تھا کہ جنت میں ایک عورت کو دیکھتا ہوں کہ ایک محل کے اندر وضو کر رہی ہے۔ میں نے اس سے دریافت کیا۔ یہ محل کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا۔ حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ پس مجھے عمر کی غیرت یاد آگئی تو میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت عمر رونے لگے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرتا!

ف: معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی ہیں اور جنت میں اُن کے لیے مکان بھی مخصوص فرما دیا گیا ہے۔ یہ بشارت بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۵۵ اور ۵۶ کے تحت بھی موجود ہے۔ ملت اسلامیہ پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے احسانات ہیں لہٰذا ان کا ذکر کلمۂ خیر کے ساتھ ہی کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۷۶ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلَاثُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سِتُّونَ مِيلًا.

حضرت عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (جنت میں) خیمہ ہے تراشیدہ موتی کا جس کی اونچائی آسمان میں تیس میل ہے۔ اس کے ہر گوشے میں مومن کے لیے ایسی حوریں ہیں جنہیں دوسرے نہیں دیکھتے۔ ابو عبدالصمد، حارث بن عبید، ابو عمران کی روایت میں اونچائی ساٹھ میل ہے۔

۴۷۷ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو کچھ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے تیار کر رکھا ہے اسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا

وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ.

٣٢٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا.

٣٢٩ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ عَلَى إِثْرِهِمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقَمُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبْصُقُونَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ قَالَ أَبُو الْيَمَانِ يَعْنِي الْعُودَ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْإِبْكَارُ أَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ أَنْ أُرَاهُ تَغْرُبَ.

٣٣٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا

اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک آیا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔ (سورۃ السجدہ، آیت ۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو گروہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح تاباں و درخشاں ہوں گے۔ انہیں تھوکنے، ناک صاف کرنے اور قضائے حاجت کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور کنگھے سونے چاندی کے۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگے گا اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کو دو بیویاں ملیں گی جن کے گوشت کا مغز ان کی پنڈلیوں کے آر پار سے نظر آئے گا، ایسی حسینہ جمیل ہوں گی۔ ان لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں ذرا بھی بغض ہوگا۔ ان کے دل متحد ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں جو گروہ سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ روشن ستاروں کی طرح چمکتے ہوں گے۔ ان سب کے دل متحد ہوں گے۔ نہ ان کے درمیان کوئی اختلاف ہوگا نہ بغض۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی۔ ہر عورت ایسی حسینہ ہوگی کہ پنڈلی کا مغز گوشت کے اندر سے نظر آتا ہوگا۔ وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہوں گے۔ نہ وہ اس میں بیمار پڑیں گے، نہ ناک صاف کرنے کی ضرورت پیش آئے گی اور نہ تھوکیں گے۔ ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور کنگھے سونے کے اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا۔ ابو الیمان نے عود مراد لیا ہے اور ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔ مجاہد کا قول ہے کہ الابکار سے صبح مراد ہے اور العشی سے سورج کا غروب ہونے کے لیے ڈھلنا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،

فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.

۲۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا

۲۸۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِينِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا.

۲۸۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۲۸۴ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا.

۲۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں سب سے پہلے میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد داخل ہوں گے ان سے پہلے کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ یہاں تک کہ جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے بھی چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس کا ایک جبہ ہدیہ پیش کیا گیا۔ چونکہ آپ ریشم سے منع فرماتے تھے۔ سب لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ خوبصورت ہوں گے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ریشمی کپڑا پیش کیا گیا۔ لوگ اس کے خوبصورت اور ملائم ہونے پر متعجب تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہوں گے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے تب بھی طے نہیں کر سکے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سائے

اللہ علیہ وسلم قال إن في الجنة لشجرة يسير الراكب في ظلها مائة سنة واقرؤا إن شئتم وظل ممدود ولقاب قوس أحدكم في الجنة خير مما طلعت عليه الشمس أو تغرب.

٣٨٦ ۔ حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا محمد بن فليح حدثنا أبي عن هلال عن عبد الرحمن بن أبي عمرة عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر والذين على آثارهم كأحسن كوكب دري في السماء إضاءة قلوبهم على قلب رجل واحد لا تباغض بينهم ولا تحاسد لكل امرئ زوجتان من الحور العين يرى مخ سوقهن من وراء العظم واللحم

٣٨٧ ۔ حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال عدي بن ثابت أخبرني قال سمعت البراء رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما مات إبراهيم قال إن له مرضعا في الجنة.

٣٨٨ ۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني مالك بن أنس عن صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أهل الجنة يتراءون أهل الغرف من فوقهم كما يتراءون الكوكب الدري الغابر في الأفق من المشرق أو المغرب لتفاضل ما بينهم قالوا يا رسول الله تلك منازل الأنبياء لا يبلغها غيرهم قال بلى والذي نفسي بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين.

باب صفة أبواب الجنة وقال النبي صلى الله عليه وسلم من أنفق زوجين دعي من باب الجنة فيه عبادة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

٣٨٩ ۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا محمد بن

میں سو سال تک چلتا رہے گا۔ اگر تم چاہو تو (آیت) وظل ممدود پڑھ لو جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ اس ساری دنیا سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ چمکدار ستاروں سے زیادہ چمکیلے اور حسین ہوں گے۔ ان کے دل ایک ہوں گے آپس میں بغض و حسد کا نشان نہیں ہوگا۔ ہر شخص کی زوجیت میں دو حور عین ہوں گی۔ ان کی پنڈلیوں کا مغز ہڈی اور گوشت کے باہر سے نظر آئے گا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا وصال ہوا تو آپ نے فرمایا، بیشک جنت میں اس کی دودھ پلانے والی موجود ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک جنتی لوگ اپنے اوپر بالاخانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جس طرح افق میں مشرق یا مغرب کی جانب کسی روشن ستارے کو دیکھتے ہیں، اس فرق کے باعث جو ان مقامات کے درمیان ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! وہ تو انبیائے کرام کی منزلیں ہیں دوسرے وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ لوگ پہنچ سکیں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

جنت کے دروازوں کا بیان۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو راہ خدا میں ڈبل چیز خرچ کرے اسے جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔ اس کی حضرت عبادہ نے روایت کی ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

مُعَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ.

بَابُ ۲۹۳ صِفَةِ النَّارِ وَأَنَّهَا مَخْلُوقَةٌ

غَسَّاقًا يُقَالُ غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ وَكَأَنَّ الْغَسَاقَ وَالْغَسْقَ وَاحِدٌ. غِسْلِينٌ كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غِسْلِينٌ فِعْلِينٌ مِنَ الْغَسْلِ مِنَ الْجُرْحِ وَالدَّبَرِ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ حَصَبُ جَهَنَّمَ حَطَبٌ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ. حَاصِبًا الرِّيحُ الْعَاصِفُ. وَالْحَاصِبُ مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ ذَهَبَ. وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنْ حَصْبَاءِ الْحِجَارَةِ. صَدِيدٌ قَيْحٌ وَدَمٌ. خَبَتْ طَفِئَتْ. تُورُونَ تَسْتَخْرِجُونَ أَوْرَيْتُ أَوْقَدْتُ. لِلْمُقْوِينَ لِلْمُسَافِرِينَ وَالْقِيُّ الْقَفْرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صِرَاطُ الْجَحِيمِ سَوَاءُ الْجَحِيمِ وَوَسَطُ الْجَحِيمِ. لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيمِ. زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ صَوْتٌ شَدِيدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيفٌ. وِرْدًا عِطَاشًا. غَيًّا خُسْرَانًا. وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُسْجَرُونَ تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ. وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ. يُقَالُ ذُوقُوا بَاشِرُوا وَجَرِّبُوا. وَلَيْسَ هَذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ. مَارِجٌ خَالِصٌ مِنَ النَّارِ. مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ. مَرِيجٍ مُلْتَبِسٍ. مَرِجَ أَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ. مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے، اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

دوزخ کا بیان اور وہ پیدا کی جا چکی ہے۔

غساقا دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والی بدبودار پیپ کو کہتے ہیں، جیسے آنکھ اور زخم سے مادہ نکلتا ہے۔ شاید غساق اور غسق ایک ہیں۔ غسلین جو کسی چیز کو دھونے سے برآمد ہوتا ہے یعنی دھوون۔ بروزن فعلین اور غسل سے ہے جو زخموں سے نکلتا ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ حصب جہنم میں لفظ حصب حبشہ کی زبان کا ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جسے تیز ہوا پھینکے۔ یہ حاصب وہ جس کو تیز ہوا نے پھینکا اور اسی سے حصب جہنم ہے کہ جو جہنم میں پھینکا جائے۔ جیسے کافر اس میں پھینکے جائیں گے۔ اور جانے کو حصب فی الارض کہتے ہیں اور حصب حصباء الحجارۃ سے مشتق ہے۔ صدید سے پیپ اور خون مراد ہے۔ خبت بجھ گئی۔ تورون تم نکالنا چاہتے ہو۔ اوریت میں نے آگ روشن کی۔ للمقوین یعنی مسافروں کے لیے۔ القی میدان۔ ابن عباس کا قول ہے کہ صراط الجحیم سے دوزخ کا درمیانی حصہ مراد ہے۔ لشوبا من حمیم یعنی ان کے کھانے میں گرم پانی ملایا جائے گا۔ زفیر وشہیق، اونچی آواز اور دھیمی آواز۔ وردا پیاسے۔ غیا نقصان میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ یسجرون سے مراد ہے کہ ان پر آگ جلائی جائے گی۔ نحاس سے مراد تانبا ہے جو گرم کر کے سروں پر ڈالا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ذوقوا سے مراد ہے دیکھو اور آزماؤ، یہ منہ سے چکھنا نہیں ہے۔ مارج خالص آگ جیسا کہ مرج الامیر رعیتہ کہتے ہیں جب کہ وہ ایک دوسرے پر ظلم کرنے کی کھلی چھٹی دے۔ مریج مخلوط جیسا کہ کہتے ہیں مرج امر الناس یعنی خلط ملط ہو گیا، جیسے مرج البحرین اور مرجت دابتک ترکتہا بولتے ہیں۔

۴۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدْ حَتّٰى فَاءَ الْفَيْءُ يَعْنِي لِلتُّلُولِ ثُمَّ قَالَ أَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو نماز ظہر کے لیے آپ نے فرمایا۔ پھر ٹھنڈی کرو یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں سے اتر جائے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ نماز کو ٹھنڈی کرکے پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی سے ہے۔

۴۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کے وقت کو ٹھنڈا کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی سے ہوتی ہے۔

۴۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ فِي الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جہنم نے اپنے رب کے حضور صورت حال بیان کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے رب! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے لہٰذا اسے دو سانس لینے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی، ایک سانس سردیوں میں اور ایک گرمیوں میں۔ اسی کے سبب تم گرمی اور سردی کی شدت دیکھتے ہو۔

۴۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ كُنْتُ أُجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَأَخَذَتْنِي الْحُمّٰى فَقَالَ أَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَاءِ زَمْزَمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ أَوْ قَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ شَكَّ هَمَّامٌ.

حضرت ابن جمرہ ضبعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ کے اندر میں حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کہ مجھے بخار ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے آب زمزم سے ٹھنڈا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بخار جہنم کی تیزی سے ہے پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو یا فرمایا کہ آب زمزم سے ٹھنڈا کرو یہ ہمام راوی کا شک ہے۔

۴۹۴ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کے جوش سے ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۴۹۵ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخار

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ

جہنم کی تیزی سے ہوتا ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَآءِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخار کا سبب جہنم کی تیزی ہے، پس تم اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ (یعنی برابر) ہے۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ! یہ آگ بھی کافی گرم ہے فرمایا۔ وہ اس سے انہتر حصے زیادہ گرم ہے اور ہر حصہ میں اس کے برابر گرمی ہے۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَطَآءً يُّخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ

حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر پڑھتے ہوئے سنا۔ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ اور پکاریں گے۔ اے مالک!)

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قِيْلَ لِأُسَامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَرَوْنَ أَنِّيْ لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ إِنِّيْ أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُوْنَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لَّا أَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُوْلُ لِرَجُلٍ إِنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيْرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يُجَآءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ

حضرت ابووائل سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ فلاں (حضرت عثمان) کے پاس جا کر گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا۔ آپ تو یہی دیکھتے ہیں کہ میں نے ان سے گفتگو نہیں کی، کیا میں آپ کو سناتا؟ میں تنہائی میں ان سے گفتگو کرتا ہوں تاکہ فتنے کا دروازہ نہ کھلے اور کہیں مجھ سے ہی اس کی پہل نہ ہو جائے۔ نیز وہ تو ہمارے امیر اور سب لوگوں سے بہتر ہیں پھر بھلا میں کسی شخص سے ایسی بات کیسے کہہ سکتا ہوں جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سن چکا ہوں۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ نے آقا کو کیا فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، قیامت کے روز ایک آدمی کو لایا جائے گا، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ تو اس کی آنتیں آگ میں نکل پڑیں گی وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد

ثُمَّ ذَبَلَتِ الْبِئْرُ۔

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَهُ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَرُزِقَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ وَلَا تَحَيَّنُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

مجھے اندیشہ ہوا کہ انہیں کھولنے سے لوگوں میں فساد پیدا ہو جائے اس لیے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گردن پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ پھونک مارتا ہے کہ ابھی کافی رات پڑی ہے، ابھی اور سوتے رہو۔ اگر آدمی اٹھ بیٹھے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر نماز پڑھے تو ساری گرہیں کھل گئیں اور وہ ہشاش بشاش ہو کر خوش دل سے صبح گزارتا ہے۔ ورنہ بد دل اور سست رہتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اس شخص کا ذکر کیا گیا جو رات کو سو رہے اور صبح تک سویا رہا۔ فرمایا ایسے آدمی کے دونوں کانوں میں یا کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کا سے ہم بستر ہو اور کہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو تو ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے بچانا۔ تو انہیں جو بچہ مرحمت فرمایا جائے گا شیطان اسے ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سورج کا کنارہ طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو، یہاں تک کہ پوری طرح طلوع ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہونا شروع ہو جائے تب بھی نماز نہ پڑھو، یہاں تک کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔ پس سورج طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز

وَاِنَّمَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ اَوِ الشَّيْطَانِ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَ هِشَامٌ۔

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَّهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَمْنَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيَمْنَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ اَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّيْنَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

ادا کیا کرو، کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے یا شیاطین کے، معلوم نہیں ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ ہشام نے ان دونوں میں سے کیا کہا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روک دینا چاہئے۔ اگر وہ بات ماننے سے انکار کرے تو پھر منع کرنا چاہیے۔ اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑنا چاہیے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے صدقۂ فطر کی حفاظت پر متعین فرمایا۔ پس کوئی آیا اور کھانے کی چیزوں میں سے لپ بھر کے جانے لگا۔ پس میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ آگے باقی حدیث بیان کی۔ آخرکار چور نے کہا کہ جب تم بستر پر جانے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ برابر تمہاری حفاظت فرماتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آئے گا۔ (یہ سن کر) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس نے بات سچی کہی ہے حالانکہ خود جھوٹا ہے۔ وہ شیطان تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا اور فلاں کو کس نے؟ آخرکار دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب بات یہاں تک پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے جوارِ رحمت میں پناہ لینی چاہئے اور رک جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نوجوان ساتھی سے فرمایا:۔ ہمارا صبح کا کھانا لاؤ۔ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا۔ بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں۔ سورۃ الکہف، آیت ۶۲، ۶۳۔ حضرت موسیٰ کو تھکن اسی وقت ہوئی جب اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مشرق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔ بے شک فتنہ یہاں ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْنَحَ أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب اندھیرا چھانے لگے یا رات تاریک ہونے لگے تو اپنے بچوں کو باہر جانے سے روک دو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ جب عشاء کی پہلی ساعت گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے گھر کا دروازہ بند کرو۔ اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ بجھا دو۔ اللہ کا نام لے کر پانی کے برتن کا منہ بند کر دو۔ اللہ کا نام لے کر برتنوں پر ڈھکنے رکھ دو، نہ ملیں تو کوئی چیز اوپر رکھ دو۔

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معتکف تھے، تو میں رات کے وقت آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی۔ آپ نے مجھ سے گفتگو فرمائی، پھر میں کھڑی ہوئی اور واپس لوٹنے لگی تو آپ بھی مجھے پہنچانے کے لیے میرے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ اس وقت ان کا قیام حضرت اسامہ بن زید کے مکان

فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرِعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا سُوءًا أَوْ قَالَ شَيْئًا۔

٥١٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِي جُنُونٌ۔

٥١٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

٥١٣ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ فَذَكَرَهُ۔

٥١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

پر تھا۔ پس انصار میں سے دو آدمی پاس سے گزرے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو انہوں نے دیکھا تو جلدی سے گزرنے لگے۔ تو آپ نے فرمایا۔ ذرا ٹھہرو یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ دونوں نے کہا۔ سبحان اللہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا۔ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ میں ڈرا کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی برائی نہ ڈال دے یا فرمایا کوئی چیز نہ ڈال دے۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی آپس میں بدکلامی کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی رگیں پھول گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے ایسا کلمہ یاد ہے کہ اگر وہ منہ سے کہہ لیا جائے تو غصہ فرو ہو جائے۔ اگر کوئی أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہے تو غصہ جاتا رہتا ہے۔ لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ تم أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھ لو۔ اس نے جواب دیا۔ کیا مجھے جنون ہے!

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے: اے اللہ! مجھے شیطان سے بچا اور اس کو بھی شیطان سے بچا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ اگر ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو شیطان اسے ضرر نہیں پہنچا سکتا اور وہ اس پر مسلط ہو سکتا ہے۔ اعمش، سالم، کریب، ابن عباس سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ شیطان میرے سامنے آ گیا اور اس نے اپنا پورا زور لگایا کہ میں نماز توڑ دوں۔ تو اللہ تعالٰی نے مجھے اس پر غلبہ مرحمت فرما دیا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان بھاگ جاتا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَقَلْبِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى لَا يَدْرِيَ أَثَلَاثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا فَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعِهِ حِينَ يُولَدُ غَيْرَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعُنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ.

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَقُلْتُ مَنْ هٰهُنَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ أَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ وَقَالَ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَمَّارًا قَالَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ أَخْبَرَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تَتَحَدَّثُ فِي الْعَنَانِ وَالْعَنَانُ الْغَمَامُ بِالْأَمْرِ يَكُونُ فِي الْأَرْضِ فَتَسْمَعُ الشَّيَاطِينُ الْكَلِمَةَ فَتَقُرُّهَا فِي أُذُنِ الْكَاهِنِ كَمَا تُقَرُّ الْقَارُورَةُ فَيَزِيدُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ.

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ

ہے اور اس کی پھونک نکلتی جاتی ہے۔ جب اذان ختم ہو تو پھر آموجود ہوتا ہے۔ پھر جب تکبیر کہی جائے تو دوڑ جاتا ہے جب ختم ہو جائے تو پھر آدھمکتا ہے۔ یہاں تک کہ آدمی کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر، یہاں تک کہ آدمی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ وہ تیسری رکعت پڑھ رہا ہے یا چوتھی۔ اس صورت میں بھول چوک کے دو سجدے کرے (سجدۂ سہو)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب بھی کسی آدمی کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پہلو میں انگلی چبھوتا ہے جبکہ اس کی ولادت ہوتی ہے ماسوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انگلی چبھونے گیا تھا لیکن وہ پردے پر انگلی مار سکا۔

علقمہ سے روایت ہے کہ میں ملک شام گیا تو میں نے دریافت کیا کہ یہاں کون صحابی ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ حضرت ابو درداء ہیں۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ حضرات میں کوئی ایسے صاحب بھی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا ہو!

مغیرہ فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے جب دنیا میں واقع ہونے والے امور پر ابر میں چھپ کر گفتگو کرتے ہیں تو شیطان چپکے چوری سے سنتے ہیں اور ایک آدھ کلمہ سننے میں آجائے تو لے کے دوڑتے ہیں۔ پھر اسے کاہن کے کان میں یوں جا ڈالتے ہیں جیسے شیشی میں قارورہ (پیشاب) ڈالا جاتا ہے پھر کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ اپنے پاس سے ملاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ أَحَدُكُمْ فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطٰنُ۔

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے روکنے کی پوری کوشش کرے۔ جب جمائی لینے والا ہا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أَبِي أَبِي فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوا حَتّٰى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ۔ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ غزوۂ احد میں جب مشرکوں کو شکست ہوگئی تو شیطان چلایا، اے خدا کے بندو! پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس جو حضرات آگے تھے وہ مقابلے میں پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ پیچھے والوں میں حضرت حذیفہ کے والد محترم حضرت یمان بھی تھے یہ پکارتے ہی رہ گئے کہ خدا کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، لیکن خدا کی قسم باز نہ آئے اور انہیں قتل کر دیا گیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا، اللہ تعالٰی تمہیں معاف فرمائے۔ عروہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ کو آخری وقت تک اس کا افسوس رہا یہاں تک کہ وہ مالک حقیقی کی بارگاہ میں جا پہنچے۔

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلٰوةِ أَحَدِكُمْ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ یہ اچک لینا ہے اور شیطان اس طرح تمہاری نماز اچکتا ہے۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو مغیرہ، اوزاعی، یحیٰی، عبداللہ بن ابو قتادہ، ان کے والد محترم نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اگلی حدیث روایت کی ہے۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا خواب اللہ تعالٰی کی جانب سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے اور ڈر جائے تو چاہیے کہ بائیں جانب تھتکار دے اور کہے اعوذ باللہ من شرھا۔ پھر وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھے تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے، اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس روز شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ اس روز کوئی اس کے عمل سے بہتر عمل پیش نہیں کر سکتا مگر وہ شخص جو یہی کلمات اس سے زیادہ پڑھے۔

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ اس وقت آپ کی بارگاہ میں قریش کی چند عورتیں مصروف گفتگو تھیں اور اونچی آواز سے بول رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں جا کر چھپ گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں حاضر ہونے کی اجازت دی اور آپ تبسم فرما رہے تھے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ تبسم ریز رکھے۔ ارشاد فرمایا: مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس بیٹھی تھیں کہ جب انھوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں جا کر چھپ گئیں۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ سب سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے۔ پھر ان عورتوں سے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیوں نہیں ڈرتیں؟ انھوں نے جواب دیا: آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیز مزاج اور سخت دل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا ہوا دیکھتا ہے تو وہ تمہارے راستے کو چھوڑ کر

ف: سبحان اللہ! قربان جائیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوت روحانی پر کہ ان سے شیطان بھی خوف کھاتا تھا اور جس راستے سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزر جاتے تھے شیطان اس راستے کو چھوڑ دیتا تھا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ اس خصوصیت کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۵۰۰ میں بھی ہے۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیدار ہو تو اسے وضو کرنا چاہیے اور ناک میں تین دفعہ پانی ڈال کر صاف کرے کیونکہ شیطان اس کی ناک کے بانسے میں رات گزارتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ

جنات اور ان کے ثواب و عقاب کا بیان۔

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ اِلٰى قَوْلِهٖ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ. بَخْسًا نَقْصًا قَالَ مُجَاهِدٌ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلٰئِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ قَالَ اللّٰهُ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ. جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے رسول نہ آئے تھے؟ تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن دیکھنے سے ڈراتے ہوئے... تا عما یعملون۔ (سورۃ الانعام، آیت ۱۳۰ تا ۱۳۲)۔ بخسا سے نقصان مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ کافروں نے اللہ تعالیٰ اور جنات کے درمیان رشتہ داری قائم کر دی تھی۔ کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور فرشتوں کی ماں جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بے شک جن جانتے ہیں کہ انہیں حاضر کیا جائے گا یعنی حساب کے لیے۔ جند محضرون سے حساب کے لیے حاضر ہونا مراد ہے۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی صعصعہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ آپ بکریاں اور جنگل میں رہنا پسند کرتے ہیں جب آپ بکریاں لے کر جنگل میں ہوں اور نماز کے لیے اذان کہیں تو خوب اونچی آواز سے اذان کہنا کیونکہ جہاں تک موذن کی آواز جاتی ہے وہاں تک کے جن، انسان اور ہر چیز قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔ پھر حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: اور جب ہم نے تمہاری طرف

إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ إِلَى قَوْلِهِ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ. مَصْرِفًا مَعْدِلًا. صَرَفْنَا أَيْ وَجَّهْنَا.

ضلال مبین۔ (سورۃ الاحقاف، آیت ۲۹ تا ۳۲) مَصْرِفًا پھرنے کی جگہ۔ صَرَفْنَا متوجہ کرنا، رخ پھیرنا۔

* * *

باب ۲۷۷ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الثُّعْبَانُ الْحَيَّةُ الذَّكَرُ مِنْهَا، يُقَالُ الْحَيَّاتُ أَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْأَفَاعِي وَالْأَسَاوِدُ. آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا فِي مُلْكِهِ وَسُلْطَانِهِ. يُقَالُ صَافَّاتٍ بُسُطٌ أَجْنِحَتَهُنَّ. يَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِأَجْنِحَتِهِنَّ.

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا فَنَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَرَآنِي أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ. وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ. وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَآنِي أَبُو لُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ.

دیگر مخلوق کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اللہ نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۱۶۴) ابن عباس کا قول ہے کہ الثعبان سانپ کو کہتے ہیں، نر سانپ کو حیّات کہا جاتا ہے۔ سانپوں کی مختلف قسمیں ہیں جیسے جان سانپ، اژدہا، کالا ناگ وغیرہ۔ آخذ بناصیتہا یعنی سب اس کے ملک اور بادشاہی میں ہیں۔ صافات اپنے پروں کو پھیلائے ہوئے۔ یقبضن اپنے پروں کو مارنا، سمیٹنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران منبر پر فرماتے سنا کہ سانپوں کو مار دیا کرو۔ خاص طور پر انہیں جن کے سر پر دو نقطے ہوں اور چھوٹی دم والوں کو، کیونکہ ان کے کاٹنے سے بینائی جاتی رہتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں ایک سانپ کو مارنے کے لیے بل سے نکال رہا تھا تو حضرت ابو لبابہ نے آواز دی کہ اسے نہ مارو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ کہا، اس کے بعد آپ نے گھریلو سانپوں کو مارنے سے منع فرما دیا تھا جو گھروں میں رہتے ہیں۔ عبدالرزاق نے معمر سے اس کی روایت کی اور مجھے ابو لبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔ اس کی متابعت یونس، ابن عیینہ، اسحاق کلبی اور زبیدی نے کی۔ صالح، ابن ابو حفصہ، ابن مجمع، زہری، سالم، ابن عمر سے یوں مروی ہے۔ مجھے ابو لبابہ اور زید بن خطاب نے دیکھا۔

* * *

باب ۲۷۸ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ.

مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہیں جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرے۔

۵۲۹۔ حدثنا إسمعيل بن أبي أويس قال حدثني مالك عن عبد الرحمن بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي صعصعة عن أبيه عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك أن يكون خير مال الرجل غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ وقت قریب ہے جب مسلمانوں کا بہترین مال ان کی بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کے ٹیلوں اور برساتی مقامات پر رہے گا تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچا سکے۔

۵۳۰۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رأس الكفر نحو المشرق والفخر والخيلاء في أهل الخيل والإبل والفدادين أهل الوبر والسكينة في أهل الغنم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ کفر کا سر مشرق کی طرف ہے اور فخر و غرور گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے۔ کاشتکار گاؤں والوں میں ہیں اور سکون و اطمینان ان کو حاصل ہوگا جو بکریاں والے ہیں۔

۵۳۱۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن إسمعيل قال حدثني قيس عن عقبة بن عمرو أبي مسعود قال أشار رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده نحو اليمن فقال الإيمان يمان ههنا ألا إن القسوة وغلظ القلوب في الفدادين عند أصول أذناب الإبل حيث يطلع قرنا الشيطان في ربيعة ومضر۔

حضرت عقبہ بن عمرو ابو مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک یمن کی جانب اشارہ کر کے فرمایا۔ ایمان تو ادھر ہے خبردار ہو جاؤ کہ سخت دل اور سنگ دلی کاشتکاروں میں ہے جو اونٹوں کی دُمیں پکڑ کر چلاتے رہتے ہیں۔ جہاں سے شیطان کے دو سینگ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر سے نکلیں گے۔

۵۳۲۔ حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن جعفر بن ربيعة عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا سمعتم صياح الديكة فاسألوا الله من فضله فإنها رأت ملكا وإذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذوا بالله من الشيطان فإنه رأى شيطانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالٰی سے اس کا فضل و کرم مانگو کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہوتا ہے اور جب گدھے کو رینکتے ہوئے سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

۵۳۳۔ حدثنا إسحق أخبرنا روح أخبرنا ابن جريج قال أخبرني عطاء سمع جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جب رات تاریک ہونے لگے یا فرمایا جب شام ہو جائے تو بچوں کو باہر

الشياطين تنتشر حينئذ فإذا ذهب ساعة من الليل فخلوهم وأغلقوا الأبواب واذكروا اسم الله فإن الشيطان لا يفتح بابا مغلقا. قال وأخبرني عمرو بن دينار سمع جابر بن عبد الله نحو ما أخبرني عطاء ولم يذكر واذكروا اسم الله.

۵۳۴ - حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا وهيب عن خالد عن محمد عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فقدت أمة من بني إسرائيل لا يدرى ما فعلت وإني لا أراها إلا الفار إذا وضع لها ألبان الإبل لم تشرب وإذا وضع لها ألبان الشاء شربت فحدثت كعبا فقال أنت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقوله قلت نعم قال لي مرارا فقلت أفأقرأ التوراة.

۵۳۵ - حدثنا سعيد بن عفير عن ابن وهب قال حدثني يونس عن ابن شهاب عن عروة يحدث عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم قال للوزغ الفويسق ولم أسمعه أمر بقتله وزعم سعد بن أبي وقاص أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بقتله.

۵۳۶ - حدثنا صدقة أخبرنا ابن عيينة حدثنا عبد الحميد بن جبير بن شيبة عن سعيد بن المسيب أن أم شريك أخبرته أن النبي صلى الله عليه وسلم أمرها بقتل الأوزاغ.

۵۳۷ - حدثنا عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم اقتلوا ذا الطفيتين فإنه يطمس البصر ويصيب الحبل.

۵۳۸ - حدثني مسدد حدثنا يحيى عن هشام

رات کی ایک ساعت گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کر دو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا۔ عمرو بن دینار بھی جابر بن عبداللہ سے ایسا ہی روایت کرتے ہیں جیسے عطاء سے کی ہاں اتنا فرق ہے کہ اس میں واذکروا اسم اللہ نہیں ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہیں ان کا کیا بنا اور میرا تو یہ خیال ہے کہ یہ چوہے ہو گئے ہیں کیونکہ جب ان کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھا جائے تو نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی لیتے ہیں۔ پھر میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی تو انہوں نے پوچھا کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا فرماتے ہوئے خود سنا ہے۔ میں نے جواب دیا ہاں۔ انہوں نے کئی بار یہی پوچھا تو میں نے جواب دیا۔ اور کیا میں نے توریت میں پڑھا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرگٹ کو فویسق فرمایا ہے لیکن اس کے مارنے کا میں نے آپ سے حکم نہیں سنا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے مارنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو دھاری والے سانپ کو مار دیا کرو کیونکہ اس کے کاٹنے سے بینائی جاتی رہتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ وَقَالَ إِنَّهُ يُصِيبُ الْبَصَرَ وَيُذْهِبُ الْحَمْلَ.

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لنڈورے سانپ کو مارنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس کے ڈسنے سے بینائی جاتی رہتی ہے اور حمل گر جاتا ہے۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ ثُمَّ نَهَى قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَهُ فَوَجَدَ فِيهِ سِلْخَ حَيَّةٍ فَقَالَ انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ فَنَظَرُوا فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَكُنْتُ أَقْتُلُهَا لِذَلِكَ فَلَقِيتُ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ إِلَّا كُلَّ أَبْتَرَ ذِي طُفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوهُ.

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے پھر منع فرمانے لگے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گرائی جس میں سانپ کی کینچلی نکلی تو آپ نے فرمایا کہ سانپ کو دیکھو وہ کدھر ہے۔ لوگوں نے سانپ دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا، اسے مار ڈالو۔ تو اس وجہ سے میں بھی انہیں مارنے لگا۔ پھر میری حضرت ابو لبابہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی مجھے بتایا کہ لنڈورے اور دو دھاریوں والے کے سوا ہر ایک سانپ کو نہ مار دیا کرو۔ چونکہ یہ حمل کو ساقط کرتا اور بینائی کو ختم کر دیتا ہے۔ لہٰذا اسے مار دیا کرو۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا.

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر پہلے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے۔ پھر انہیں حضرت ابو لبابہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں (عوامر) کے مارنے سے منع فرمایا ہے، تو وہ اس سے رک گئے۔

بابٌ[۲۹۹] خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ.

پانچ جانور فاسق ہیں وہ حرم میں بھی مار دیئے جائیں۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں حرم میں بھی مار دینا چاہیے:۔ چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر انہیں کوئی احرام کی حالت میں بھی مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، یعنی بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا، کوا اور چیل۔

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ

حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

كَثِيرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبٌ عَنْ عَطَاءٍ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ.

روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا، رات کے وقت ا برتنوں کو ڈھانپ دو، پانی کے برتنوں کے منہ بند کر دو، دروازے کو بند کر لو اور اپنے بچوں کو عشاء کے وقت باہر جانے سے روک لو کیونکہ وہ جنات کے پھیل جانے اور شکار کرنے کا وقت ہے۔ اور سوتے وقت چراغ بجھا دو کیونکہ فویسقہ بتی کو کھینچ لیتا ہے اور گھر والے جل بھن جاتے ہیں۔ ابن جریج، حبیب، عطاء کی روایت میں فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ کی جگہ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ ہے۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا وَعَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ قَالَ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً وَتَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غار کے اندر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو سورہ والمرسلات نازل ہوئی، ہم اسے آپ کی زبان مبارک سے سیکھنے لگے، تو ایک سانپ اپنے بل سے نکلا، ہم اسے مارنے کے لیے دوڑے لیکن وہ ہم پر سبقت لے کر اپنے بل میں داخل ہو گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، وہ تمہارے شر سے بچ گیا، جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔ اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، عبد اللہ بن مسعود سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ ہم آپ کی زبان مبارک سے تر و تازہ سیکھ رہے تھے۔ ابو عوانہ، مغیرہ، حفص، ابو معاویہ، سلیمان بن قرم، اعمش، ابراہیم، اسود نے عبد اللہ بن مسعود سے یہ روایت کی ہے۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں ڈال دی گئی، اس نے وہ باندھ رکھی تھی لیکن نہ اسے کھانے کو دیتی تھی اور نہ چھوڑتی ہی تھی کہ وہ کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔ عبید اللہ، سعید المقبری، ابو ہریرہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیائے کرام میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے اترے تو انہیں کسی چیونٹی

مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً۔

نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے اس کی رہائش گاہ تلاش کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے درخت کے نیچے ڈھونڈ نکالی۔ پھر انہوں نے حکم دیا تو ساری چیونٹیوں کو جلا دیا گیا۔ پس اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ صرف ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہ ماری۔

بَابٌ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْأُخْرَى شِفَاءً۔

اگر مکھی کسی کے پینے کی چیز میں گر جائے۔

اس صورت میں اسے غوطہ دے لینا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَالْأُخْرَى شِفَاءً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینکنا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- ایک فاحشہ عورت کی صرف اس لیے مغفرت فرما دی گئی کہ اس کا گزر ایک ایسے کتے کے پاس سے ہوا جو ایک کنویں کی منڈیر کے پاس مارے پیاس کے لب دم پڑا ہانپ رہا تھا قریب تھا کہ پیاس سے مر جاتا۔ اس نے اپنا موزہ اتار کر دوپٹے سے باندھا اور پانی نکال کر اسے پلایا تو یہی اس کی بخشش کا سبب ہو گیا۔

ف: انسان کے لیے یہ بات انتہائی مفید اور دنیا و آخرت میں بڑی کام آنے والی ہے کہ وہ بیچاروں اور مجبور لوگوں کو آرام و راحت پہنچانے میں کوشاں رہے۔ جو مجبور لوگوں کے دکھ درد میں کام آتا رہے گا جب اس کے عزیز و اقارب اسے قبر کی اندھیری کوٹھری میں ڈال کر چلے آئیں گے تو اس بے کسی کے وقت میں خلاصہ خدا وند اس پر ترس کھائے گا جیسے وہ خدا کے مجبور و بے کس بندوں پر ترس کھاتا تھا ترس کھانے میں انسان ہی کی تخصیص نہیں جانوروں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنا چاہیے جیسا کہ اس حدیث میں فاحشہ عورت کے ترس کھانے کا ذکر ہے اور یہی عمل اس کی بخشش کا سبب بن گیا تھا۔ یہ واقعہ اسی جلد کی حدیث ۱۴۴ میں بھی ہے۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر

الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَئِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ فَقَالَ السَّائِبُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذِهِ الْقِبْلَةِ.

ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کتا پالا ہوا ہو اس کی نیکیوں میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر کمی ہوتی رہتی ہے ماسوائے کھیتی یا مویشیوں کی حفاظت والے کتے کے۔

حضرت سفیان بن ابوزہیر شنوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اگر کوئی ایسا کتا پالے جو نہ کھیتی کی حفاظت کے کام آئے نہ ریوڑ کی رکھوالی کے تو اس کی نیکیوں سے روزانہ ایک قیراط بھر کمی ہوتی رہے گی۔ سائب نے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات خود سنی ہے؟ جواب دیا۔ ہاں اس قبلہ کے رب کی قسم۔

كِتَابُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ

حضرات انبیائے کرام کا بیان

بَابُ خَلْقِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ صَلْصَالٌ طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ فَمَرَّتْ بِهِ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ أَنْ لَا تَسْجُدَ أَنْ تَسْجُدَ.

• حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی پیدائش۔ صلصال اس گیلی مٹی کو کہتے ہیں جس میں ریت کی ملاوٹ ہو، پھر وہ ایسے بجے جیسے ٹھیکری بجتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے بدبو مراد ہے۔ ان کے نزدیک یہ صل سے بنا ہے جیسے کہتے ہیں صرالباب یا کسی برتن کو اٹھاتے وقت جو آواز نکلتی ہے تو صرصر کہتے ہیں۔ فمرت بہ یعنی حضرت حوا کو برابر حمل ہوتا رہا اور وہ مدت پوری کرتی رہیں۔ اَنْ لَا تَسْجُدَ مراد ہے سجدہ کروں۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ

خلیفہ کی پیدائش کا فرشتوں میں اعلان۔

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ اِلَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ. فِیْ كَبَدٍ فِیْ شِدَّةِ خَلْقٍ وَرِیَاشًا الْمَالُ وَقَالَ غَیْرُهٗ. اَلرِّیَاشُ وَالرِّیْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ مَا تُمْنُوْنَ النُّطْفَةُ فِیْ اَرْحَامِ النِّسَآءِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ. اَلنُّطْفَةُ فِی الْاِحْلِیْلِ كُلُّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ فَهُوَ شَفْعٌ اَلسَّمَآءُ شَفْعٌ وَالْوِتْرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

فِیْ اَحْسَنِ خَلْقٍ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ خُسْرٍ. ضَلَالٍ ثُمَّ اسْتَثْنٰی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ لَازِبٍ لَازِمٌ نُنْشِئَكُمْ فِیْ اَیِّ خَلْقٍ نَّشَآءُ. نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ. نُعَظِّمُكَ. وَقَالَ اَبُو الْعَالِیَةِ فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَهُوَ قَوْلُهٗ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا فَاَزَلَّهُمَا فَاسْتَزَلَّهُمَا وَیَتَسَنَّهْ یَتَغَیَّرْ. اٰسِنٌ. مُتَغَیِّرٌ وَالْمَسْنُوْنُ الْمُتَغَیِّرُ حَمَاٍ جَمْعُ حَمْاَةٍ وَهُوَ الطِّیْنُ الْمُتَغَیِّرُ یَخْصِفَانِ اَخْذُ الْخِصَافِ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ یُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ وَیَخْصِفَانِ بَعْضَهٗ اِلٰی بَعْضٍ. سَوْاٰتُهُمَا. كِنَایَةٌ عَنْ فَرْجِهِمَا وَمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ هٰهُنَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَلْحِیْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ اِلٰی مَا لَا یُحْصٰی عَدَدُهٗ. قَبِیْلُهٗ جِیْلُهُ الَّذِیْ هُوَ مِنْهُمْ.

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا، میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۳۰) ابن عباس کا قول ہے کہ لَمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ میں لَمَّا، اِلَّا کے معنی میں ہے۔ فِیْ كَبَدٍ سے مراد سخت پیدائش ہے۔ رِیَاشًا سے مال مراد ہے۔ دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ الرِّیَاش و الرِّیْش ہم معنی ہیں۔ یعنی ظاہری لباس۔ مَا تُمْنُوْنَ سے وہ نطفہ مراد ہے جو عورتوں کے ارحام میں ڈالا جاتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ سے احلیل میں نطفے کا لوٹانا مراد ہے جس سے ہر چیز پیدا ہوتی ہے۔ شَفْعٌ جفت کو کہتے ہیں۔ آسمان بھی جفت ہیں۔

اَلْوِتْرُ وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ سے عمدہ پیدائش مراد ہے۔ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ ہیں۔ سوائے اہلِ ایمان کے۔ خُسْرٍ سے گمراہی مراد ہے لیکن اہلِ ایمان کا استثناء فرمایا گیا ہے۔ لَازِبٍ چپکنے والی۔ نُنْشِئَكُمْ یعنی جس شکل میں ہم چاہیں پیدا فرما دیں۔ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ تیری عظمت بیان کرتے ہیں۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ سے قرآنی دعا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا مراد ہے۔ فَاَزَلَّهُمَا یعنی ان دونوں کو بہکا دیا۔ یَتَسَنَّهْ سے خراب ہو جانا مراد ہے۔ اٰسِنٍ متغیر ہوا۔ اَلْمَسْنُوْنُ تغیر پذیر۔ حَمَاٍ، حَمْاَةٍ کی جمع ہے اور وہ سڑی ہوئی مٹی ہے۔ یَخْصِفٰنِ یعنی جنت کے پتے سے کہ ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑا۔ سَوْاٰتُهُمَا یہ شرمگاہوں سے کنایہ ہے۔ مَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ یہ اس وقت سے لے کر قیامت تک ہے۔ اہلِ عرب حِیْن اس ساعت کو بھی کہتے ہیں جس کی کوئی حد نہ ہو۔ قَبِیْلُهٗ وہ گروہ جس میں سے وہ آپ ہو۔

۳۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا قد ساٹھ ذراع (ہاتھ) تھا۔ پھر فرمایا کہ ان فرشتوں کو جا کر سلام کرو اور ان

مَا يُحَيُّوْنَكَ بِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ۔

سلام ہوگا۔ انھوں نے کہا۔ السلام علیکم۔ انھوں نے جواب دیا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی انھوں نے رحمۃ اللہ زائد کہا۔ پس جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔ اس وقت سے اب تک لوگوں کا قد برابر گھٹتا آرہا ہے۔

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ اِضَاءَةً لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ الْاَنْجُوْجُ عُوْدُ الطِّيْبِ اَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ پھر ان کے بعد داخل ہونے والے ان چمکدار تاروں کی مانند ہوں گے جو آسمان میں جگمگاتے ہیں۔ انھیں وہاں پیشاب کرنے، قضائے حاجت کے لیے جانے، تھوکنے اور ناک صاف کرنے کی حاجت نہ ہوگی۔ ان کے کنگھے سونے کے اور پسینہ مشک کا ہوگا۔ ان کی انگیٹھیاں سلگتی ہوں گی جن سے عود کی خوشبو آئے گی۔ ان کی بیویاں حور عین ہوں گی۔ سارے ایک ہی شخص یعنی اپنے باپ حضرت آدم کی صورت پر ہوں گے۔ جن کا قد ساٹھ ذراع (میٹر) تھا۔

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ الْغُسْلُ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَضَحِكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَا يُشْبِهُ الْوَلَدُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا ہیں اگر عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس کے لیے غسل کرنا ضروری ہو جاتا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ اس پر حضرت ام سلمہ ہنس پڑیں اور کہنے لگیں، کیا عورتوں کو بھی احتلام ہو جاتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ نہ ہو تو اولاد میں اس کی مشابہت کیوں ہوتی۔

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ۔ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن سلام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا علم ہوا تو بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، میں آپ سے تین ایسی باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں جن کا علم نبی کے سوا کسی کو نہیں ہوتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی کون سی ہے؟ (۲) وہ کھانا کون سا ہے

أو ما ينزع إلى أبيه ومن أي شيء ينزع إلى أخواله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خبرني بهن آنفا جبريل فقال عبد الله ذاك عدو اليهود من الملائكة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما أول أشراط الساعة فنار تحشر الناس من المشرق إلى المغرب وأما أول طعام يأكله أهل الجنة فزيادة كبد حوت وأما الشبه في الولد فإن الرجل إذا غشي المرأة فسبقها ماؤه كان الشبه له وإذا سبق ماؤها كان الشبه لها قال أشهد أنك رسول الله ثم قال يا رسول الله إن اليهود قوم بهت إن علموا بإسلامي قبل أن تسألهم بهتوني عندك فجاءت اليهود ودخل عبد الله البيت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أي رجل فيكم عبد الله بن سلام قالوا أعلمنا وابن أعلمنا وأخيرنا وابن أخيرنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفرأيتم إن أسلم عبد الله قالوا أعاذه الله من ذلك فخرج عبد الله إليهم فقال أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا رسول الله فقالوا شرنا وابن شرنا ووقعوا فيه۔

میں کو جنتی سب سے پہلے کھائیں گے؟ (۳) کس وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ اور کس وجہ سے اپنے ماموں وغیرہ کے مشابہ ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ باتیں تو مجھے جبرئیل ابھی بتا گئے ہیں۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ سارے فرشتوں میں سے یہود کے یہی تو دشمن ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب میں لے جائے گی اور اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کلیجی کا نچلا حصہ ہوگا۔ اور بچے کی مشابہت کا معاملہ یوں ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کے ہم بستر ہوتا ہے تو اگر پہلا انزال ہو جائے تو بچہ اس کے مشابہ ہوگا اور عورت کو اگر پہلے انزال ہوگا تو اس سے مشابہت رکھتا ہوگا۔ وہ عرض گزار ہوئے: میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر عرض پرداز ہوئے: یا رسول اللہ! یہود بڑی بہتان تراش قوم ہے۔ اگر انہیں میرے اسلام لانے کے متعلق پتہ چل گیا اس سے پہلے کہ آپ ان سے دریافت فرمائیں تو وہ مجھ پر الزام تراشی کریں گے۔ پس یہودی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضرت عبداللہ بن سلام گھر میں چھپ گئے۔ رسول اللہ نے دریافت فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تمہارے اندر کیسے آدمی ہیں؟ یہودی کہنے لگے وہ ہمارے سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں، وہ ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر آدمی کے بیٹے ہیں۔ پس رسول اللہ نے فرمایا۔ اگر تم یہ دیکھو کہ عبداللہ مسلمان ہو گئے ہیں تو؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بچائے۔ اب حضرت عبداللہ نکل کر ان کے پاس آ گئے اور کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے یہ ہم میں سب سے برا آدمی ہے اور سب سے برے آدمی کا بیٹا ہے۔ پھر ان پر طعن کرنے لگے۔

٥٥٠۔ حدثنا بشر بن محمد أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن همام عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه يعني لولا بنو إسرائيل لم يخنز اللحم ولولا حواء لم تخن أنثى زوجها۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا اور اگر حضرت حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی۔

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورتوں سے اچھا سلوک کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہنا۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنی والدہ کے شکم میں چالیس روز اسی طرح نطفے کی صورت میں رہتا ہے پھر وہ چالیس دن تک جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر وہ گوشت کی بوٹی بن کر اتنے ہی دن رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی جانب ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ چار باتیں لکھ دے (۱) اس کا عمل (۲) اس کی موت (۳) اس کا رزق (۴) شقی ہے یا سعید پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ بعض اوقات آدمی دوزخیوں جیسے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک میٹر کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر نوشتہ تقدیر غالب آجاتا ہو کر جنتیوں جیسے عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ کوئی آدمی جنتیوں جیسے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک میٹر کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن قسمت کا لکھا پیش آجاتا ہے اور جہنمیوں جیسے عمل کر کے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَكَّلَ فِي الرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهَا قَالَ يَا رَبِّ أَذَكَرٌ يَا رَبِّ أُنْثَى يَا رَبِّ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہوتا ہے۔ وہ عرض کرتا رہتا ہے کہ یا رب! یہ نطفہ ہے یا رب! یہ جما ہوا خون ہے۔ یا رب! یہ گوشت کی بوٹی ہے۔ جب اس کی تخلیق کا وقت ہوتا ہے تو عرض کرتا ہے، یا رب! یہ مرد ہے یا عورت! یا رب! یہ شقی ہے یا سعید؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے! یہ سب کچھ لکھ دیا جاتا ہے حالانکہ وہ اپنی والدہ کے شکم میں ہوتا ہے۔

۱۵۶۱ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ.

۱۵۶۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

بَابُ الْأَرْوَاحِ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ. قَالَ قَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِئَ الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا أَقْلِعِي أَمْسِكِي. وَفَارَ التَّنُّورُ نَبَعَ الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُودِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيرَةِ دَأْبٌ مِثْلُ حَالٍ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے فرمائے گا جس کو سب سے کم عذاب دیا جا رہا ہو گا کہ اگر تجھے دنیا کا سارا سامان دے دیا جائے تو کیا تو عذاب سے بچنے کے لیے انہیں فدیہ میں دے دیگا۔ جواب دیگا، ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت تھوڑا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا کہ میرے ساتھ [illegible]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بھی دنیا میں کوئی ناحق قتل کیا جاتا ہے تو اس خون کے گناہ کا حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے (قابیل) کو بھی ملتا ہے جس نے رسم قتل ایجاد کی تھی۔

روحیں فوج کی طرح جمع ہیں،

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ روحیں فوج کی طرح جمع ہیں۔ جن میں وہاں آشنائی ہو گئی ان کے درمیان یہاں الفت ہو گی لیکن جو وہاں ایک دوسری سے نا آشنا رہیں وہ یہاں بھی بیگانہ رہیں گی۔ یحییٰ بن ایوب نے بھی یحییٰ بن سعید سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (سورۂ ہود، آیت ۲۵) ابن عباس کا قول ہے کہ بادی الرای سے مراد ہے جو ہمارے لیے ظاہر ہوا۔ اقلعی روک لے۔ فار التنور پانی کا چھوٹ پڑا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ تنور سے سطح زمین مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ جودی جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ دأب حالت۔

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر عذاب۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرائے اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آئے تا آخر سورۂ نوح۔ نیز فرمان الٰہی ہے اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ، جب اس نے اپنی قوم سے

عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ اَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ ۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ ۔

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيْءُ نُوْحٌ وَاُمَّتُهٗ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ فَيَقُوْلُ لِاُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ فَيَقُوْلُ لِنُوْحٍ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتُهٗ فَنَشْهَدُ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ وَهُوَ قَوْلُهٗ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ ۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ

کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق گزرتا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا ... تا من المسلمین ۰ (سورہ یونس، آیت ۷۲-۷۱)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جس کا وہ اہل ہے پھر دجال کا ذکر فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر ایک نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی۔ لیکن میں تم سے ایک ایسی بات بھی کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی ہے پس خبردار ہو جاؤ کہ دجال کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی۔ بیشک دجال کانا ہے اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ لائے گا لیکن جسے جنت کہے گا وہ جہنم ہوگی۔ اور بیشک میں تمہیں اس کے پھندے میں پھنسنے سے ڈراتا ہوں جیسے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی امت کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا، کیا آپ نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ وہ جواب دیں گے، ہاں اے رب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے تک میرے احکام پہنچائے گئے؟ وہ جواب دیں گے کہ نہیں، بلکہ ہمارے پاس تو کوئی نبی آیا ہی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت نوح سے فرمائے گا کہ تمہارا گواہ یا بیان دینے والا کون ہے؟ عرض کریں گے، حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ اور ان کی امت گواہ ہے۔ پس یہ گواہی دیں گے کہ انہوں نے احکام پہنچا دیئے تھے اور یہی مطلب ہے اس ارشاد باری تعالیٰ کا اور بات یوں ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دعوت میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ کی خدمت میں بکری کی دستی کا گوشت

فـ ۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ شفیع اور صاحب مقام محمود صرف ایک ہی ہستی ہے اور وہ ہیں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پروردگار عالم نے خود قرآن مجید میں یوں فرمایا ہے۔

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ (۱۷:۷۹)

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔

مقام محمود ہی مقام شفاعت ہے۔ جب اس جگہ آپ جلوہ افروز ہوں گے تو اولین و آخرین سب آپ کی تعریف کریں گے۔ دوسری بڑی سے بڑی ہستیاں بھی اس وقت لب کشائی کی جرأت نہیں کر سکیں گی۔ اولو العزم پیغمبر تک نفسی نفسی سنائیں گے اور لوگوں سے اِذْهَبُوْٓا اِلٰى غَيْرِىْ ہی فرمائیں گے صرف آپ ہی وہ پیکر ناز فضیلت ہیں جو لوگوں سے اَنَا لَهَا فرمائیں گے یعنی شفاعت کرنے کے لیے آپ ہی مخصوص ہوں۔ آپ شفاعت کبریٰ فرمائیں گے تو آپ کے بعد جو انبیاء و صلحا شفاعت کریں گے وہ آپ کی شفاعت ہی کا ایک حصہ ہو گا اور جملہ شفاعت کرنے والے آپ ہی کی نیابت میں کریں گے۔ اس روز جس طرح آپ کی مانی جائے گی اور الشہب العزت میدان محشر میں جس طرح اپنے محبوب کی رضی کے مطابق فیصلے فرمائے گا۔ اسی کے باعث تو مولانا حسن رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر میں
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

یہ حدیث بخاری ترتیب کی اسی جلد میں حدیث ۱۵۹۲ اور ۱۶۲۲ کے تحت بھی ہے۔ احادیث شفاعت مختلف صحابہ کرام سے مروی ہیں اور مختلف الفاظ کے ساتھ حدیث کی متعدد کتابوں میں موجود ہیں۔ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں بعض احادیث الاربعین پیش کی ہیں اور تجلی الیقین کے اندر احادیث شفاعت کو خاص ترتیب کے ساتھ ایک ہی لڑی میں پرو کر پیش کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۹۶ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَّةِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت "فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ" کو عام مشہور قراءت کے مطابق تلاوت فرمایا۔

بَابٌ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْ

قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۔ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۔ اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ رَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۔ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۔ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۔ اِنَّهٗ مِنْ

حضرت الیاس علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے اور بیشک الیاس پیغمبروں میں سے ہے۔ جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا۔ کیا تم ڈرتے نہیں؟ کیا بعل کو پوجتے ہو اور اس کو چھوڑتے ہو جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے یعنی اللہ کو جو رب ہے تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا۔ پھر انہوں نے جھٹلایا تو وہ ضرور پکڑے ہوئے آئیں گے سوائے اللہ کے چنے ہوئے بندوں کے۔ اور ہم نے پچھلوں میں اس کا ذکر خیر باقی رکھا۔ (سورۃ والصّٰفّٰت آیت ۱۲۹)

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ ذکر خیر کے ساتھ تذکرہ فرمایا۔ سلام ہو الیاس پر

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اِلْيَاسَ هُوَ اِدْرِيْسُ.

بیشک وہ الیاس پر سلامتی ہو یونہی بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں سے ہے۔ (سورہ والصّٰفّٰت، آیت ۱۳۰ تا ۱۳۲) حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن عباس سے مذکور ہے کہ الیاس حقیقت میں حضرت ادریس علیہ السلام ہی کا نام ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا. قَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ. ح

۵۲۸ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كَانَ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِيْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهَا فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ اَطْبَقَهُ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَلَمَّا جَآءَ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ فَقَالَ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَآءَ اِذَا رَجُلٌ عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَّعَنْ يَّسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ فَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى ثُمَّ عَرَجَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ

حضرت ادریس علیہ السلام۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھا لیا۔ (سورۂ مریم، آیت ۵۷)۔ عبدان، عبداللہ، یونس، زہری سے ان کے متعلق روایت ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (شب معراج) میرے مکان کی چھت کھولی گئی اور میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، پھر اسے آب زمزم سے دھویا، پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت و ایمان سے لبریز تھا اور اسے میرے سینے میں انڈیل دیا اور پھر اسے بند کر دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف چڑھنے لگے۔ جب آسمان دنیا کے پاس پہنچے تو جبرئیل نے آسمان کے خازن سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ اس نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا۔ میں تو جبرئیل ہوں۔ پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ جواب دیا میرے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب ہم آسمان پر چلے گئے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے دائیں جانب آدمیوں کا ایک ہجوم ہے اور بائیں طرف بھی۔ جب وہ اپنے دائیں جانب دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں جانب دیکھتا ہے تو رونے لگتا ہے۔ پھر اس آدمی نے کہا۔ صالح نبی اور صالح بیٹے مرحبا۔ میں نے دریافت کیا کہ اے جبرئیل! یہ آدمی کون ہے؟ جواب دیا۔ یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں اور بائیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ پس دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے جہنمی۔ اسی لیے یہ دائیں طرف دیکھ کر ہنستے اور بائیں جانب دیکھ کر رو دیتے تھے۔ پھر جبرئیل مجھے لے کر اوپر چڑھنے لگے، حتیٰ کہ دوسرے آسمان تک جا پہنچے۔ اس کے خازن سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا گیا تو پہلے

بِخَازِنِهَا اِفْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ
الْأَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي
السَّمٰوٰتِ إِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَإِبْرٰهِيْمَ وَلَمْ
يُثْبِتْ لِيْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ
وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرٰهِيْمَ فِي
السَّادِسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ
بِإِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ
الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِدْرِيْسُ ثُمَّ
مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى
ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ
بِإِبْرٰهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ
الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا إِبْرٰهِيْمُ قَالَ
وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ
الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ
صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ
حَتّٰى أَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى مَا الَّذِيْ فَرَضَ عَلٰى
أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ
فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ
فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى
فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا
فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ
فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ
رَبِّيْ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ
الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ

کہا: جبرئیل سے سوال ہوا جیسے پہلے سے ... کھول دیا گیا۔ حضرت انس کا
بیان ہے کہ پھر آپ نے حضرت ... ذکر کیا، آسمانوں میں حضرت
ادریس، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم کو پایا اور یہ نہیں بتایا کہ ان
کے مقامات کہاں ہیں۔ البتہ اس کے سوا انہوں نے بیان کیا کہ حضرت
آدم کو آسمانِ دنیا پر پایا اور حضرت ابراہیم کو چھٹے آسمان پر۔ حضرت انس کا
بیان ہے کہ جب جبرئیل آپ کو لے کر حضرت ادریس کے پاس سے گزرے تو انہوں نے
کہا: صالح نبی اور صالح بھائی کو مرحبا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ جواب دیا
یہ حضرت ادریس ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا
صالح نبی اور صالح بھائی کو مرحبا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ جواب دیا
یہ حضرت عیسیٰ ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا تو انہوں نے
کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے کو مرحبا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ جواب
دیا: یہ حضرت ابراہیم ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ ابن حزم نے مجھے خبر دی
کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حبہ انصاری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ
نبی کریم نے فرمایا: پھر مجھے اوپر چڑھا لے جایا گیا یہاں تک کہ میں ایک ایسی
جگہ پہنچا جہاں سے میں قلموں کے چلنے کی آواز سن رہا تھا۔ ابن
حزم کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔ میں
اس حکم کے ساتھ واپس آتا تو میرا گزر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا۔
انہوں نے دریافت کیا: آپ کی امت پر کیا فرض کیا گیا ہے؟ میں نے جواب
دیا: ان پر پچاس نمازیں فرض ہوئی ہیں۔ کہا: اپنے رب کی جانب
لوٹیے کیونکہ آپ کی امت اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکے گی۔ میں اپنے رب
کی طرف لوٹا تو ایک حصہ کم کر دیا گیا۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس سے
گزرا تو انہوں نے کہا: اپنے رب کی طرف جائیے۔ پھر پہلے کی طرح
واقعہ بیان کیا تو ایک حصہ اور کم کر دیا گیا۔ میں حضرت موسیٰ کی جانب
گیا اور انہیں خبر دی تو کہنے لگے: اپنے رب کے حضور پھر جائیے کیونکہ
آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ میں اپنے رب کی بارگاہ میں
جا کر آیا تو یہ پانچ نمازیں رہ گئیں جو حقیقت میں پچاس ہیں کیونکہ میرے
ہاں کا فیصلہ ہے کہ میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوتی۔
پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا تو کہنے لگے: اپنے رب کے

رَبِّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى بِي السِّدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ.

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى. وَإِلٰى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَقَوْلِهِ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ إِلٰى قَوْلِهِ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ. فِيهِ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ شَدِيدَةٍ عَاتِيَةٍ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ. عَتَتْ عَلَى الْخُزَّانِ. سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا مُتَتَابِعَةً فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعٰى كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ أُصُولُهَا. فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ بَقِيَّةٍ.

٣٠٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ. قَالَ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ

حضور پھر جائیے۔ میں نے کہا اب مجھے اپنے رب کے حضور جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ پھر جبرئیل مجھے لے کر سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے۔ اسے ایسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا جنہیں میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو دیکھا کہ موتی اس کے سنگریزے اور مشک اس کی مٹی ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام اور عاد قوم۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور عاد کی طرف ان کی برادری سے ہود کو بھیجا۔ کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو۔ (سورۃ الاعراف، آیت ۶۵) نیز۔ جب اس نے ان کو سرزمین احقاف میں ڈرایا... تا نجزی القوم المجرمین۔ (سورۃ الاحقاف، آیت ۲۱ تا ۲۵) اس بارے میں عطاء، سلیمان، عائشہ صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عاد قوم کی تباہی۔ ارشاد ربانی ہے۔ اور رہے عاد، وہ ہلاک کیے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے۔ (سورۃ الحاقۃ آیت ۶) عاتیۃ یعنی اپنے منتظم کے قبضے سے باہر ہو گئی۔ وہ ان پر سات رات اور آٹھ دن متواتر چلتی رہی۔ حسوما سے مراد پے در پے چلنا ہے۔ اگر تو اس قوم کو دیکھتا تو کھجور کے کھوکھلے تنے معلوم ہوتے جڑ سے۔ پس کیا تو ان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے۔ باقیۃ کا معنی ہے جو باقی بچا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری مدد مشرقی ہوا کے ساتھ فرمائی گئی ہے اور قوم عاد مغربی ہوا سے ہلاک کی گئی تھی۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا۔ آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا یعنی اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی، عیینہ بن بدر الفزاری، زید طائی جو بعد میں بنو نبہان میں شامل ہو گئے، علقمہ بن علاثہ عامری جو پھر بنو کلاب میں جا شامل ہوئے۔ اس کو دیا۔ یہ بات قریش (مہاجرین) و انصار پر گراں گزری کہ نجد کے سرداروں کو مال دیا گیا اور ہمیں چھوڑ دیا گیا۔ آپ نے فرمایا، میں انہیں تالیف

وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ قَالُوا يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُ أَيَأْمَنُنِي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا أَوْ فِي عَقِبِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

خوب کے لیے دیتا ہوں۔ پھر ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں، رخسار نکلے ہوئے تھے، پیشانی آگے نکلی ہوئی، داڑھی گھنی اور سر منڈا ہوا (ٹنڈ) تھا کہنے لگا۔ اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا، اگر میں خدا کی نافرمانی کرتا ہوں تو اس کی اطاعت کون کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو اہل زمین کی امانت میرے سپرد فرمائی ہے لیکن تم مجھے امین ہی نہیں سمجھتے۔ ایک شخص نے اسے قتل کر دینے کی اجازت طلب کی۔ میرا خیال ہے شاید وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ لیکن آپ نے منع فرما دیا۔ جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل میں یا اس کے پیچھے ایسی جماعت ہے جو قرآن کریم کو خوب پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کیا کریں گے اور بت پرستوں سے صلح رکھیں گے۔ اگر میں ان لوگوں کو [illegible]

ف: ذوالخویصرہ سے متعلق یہ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۵۱۵، ۱۹۱۰، ۹۰۰، ۱۳۹۰ اور ۱۰۰۰ کے تحت بھی ہے۔ اس شخص کا نام حرقوص بن زہیر تھا۔ معلوم ہوا کہ بارگاہ رسالت میں ایسی جسارت کرنے والا شخص ہی واجب القتل تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رعایت برتی۔ اور اس کو قتل کر دینے کی اجازت نہ دی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چونکہ قیامت تک کے حالات و واقعات بھی کف دست کی طرح معلوم رہتے تھے لہٰذا انہیں ظاہری نگاہوں سے دیکھ کر سب کو آگاہ کر دیا کہ اس شخص کی نسل یعنی ذریت قیامت تک مختلف رنگوں میں منظر عام پر آتی رہے گی۔ یہ مسلمانوں میں غلو و بد اعتقادی کا تخم بار بار کر دیں گے۔ اور غیر مسلموں کے ہمنوا اور مددگار ہوں گے۔ مختلف احادیث میں ان کی کافی ظاہری نشانیاں بتائی گئی ہیں جبکہ احادیث مذکورہ میں ان کے ظاہر و باطن کا حال یوں بتایا گیا ہے۔

۱۔ ان کے اکثر لوگ نمازی ہوں گے اور نمازیں بھی خوب بنا سنوار کر پڑھیں گے جس کے باعث اہل سنت کے مسلمان اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر جانیں گے۔

۲۔ نمازوں جیسا حال ہی ان کے اور اہل سنت مسلمانوں کے روزوں کے درمیان ہوگا۔

۳۔ اہل سنت مسلمانوں کی نسبت قرآن کریم کی تلاوت یہ لوگ زیادہ کریں گے۔

۴۔ قرآن مجید ان کی زبانوں پر تو بہت رہے گا لیکن اس کا ان کے دلوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا کیونکہ وہ ملت ذوالخویصرہ کے حلق سے نیچے [illegible] نہیں پائے گا۔

۵۔ آپ نے بتایا کہ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ یعنی دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔۔۔۔ یہ بات ہر کسی کو بخوبی معلوم ہوگی کہ نماز، روزہ اور تلاوت وغیرہ عبادات میں امتیازی شان رکھنے کے باوجود وہ دین سے نکلے ہوئے ہوں گے، اُن کے دین سے نکلنے کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ توہین و تنقیص رسالت کی بیماری میں مبتلا ہوں گے جس کے باعث ایک جانب آدمی ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے تو دوسری طرف اس کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں لہٰذا ضائع شدہ اعمال و عبادات کا ظاہری حسن و جمال اس صورت میں انسان کو

کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

۶۔ مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کمان سے نکلا ہوا تیر جس طرح واپس نہیں آتا اسی طرح وہ اسلام کے ٹھیکیدار بننے والے دین کی طرف واپس نہیں آئیں گے۔ جب وہ مسلمان کہلوئیں گے مسلمانوں میں ہی شمار کیے جائیں گے بلکہ ظاہری اعمال و عبادات کے لحاظ سے وہ بڑے پکے مسلمان نظر آئیں گے۔ اُن کا دین میں واپس نہ آنا کس وجہ سے ہے، بات درحقیقت یہ ہے کہ وہ بعض غلط عقائد و نظریات اور خصوصاً توہین رسالت کے باعث اپنی ایمانی دولت کو ضائع کر چکے ہوں گے جس کے باعث اُن کے بظاہر خوشنما اعمال اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ کی وعید کے تحت ضائع ہو جاتے ہیں۔ جس کے باعث وہ شمار میں نہیں آئیں گے اور اُن پر آخرت میں ثواب مرتب نہیں ہوگا جیسے غیر مسلموں کے نیک اعمال پر آخرت میں کوئی ثواب مرتب نہیں ہوگا۔

۷۔ آپ نے اُن کی یہ خصلت بھی بتائی کہ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ۔ یعنی وہ اہلِ اسلام کو قتل کریں گے مسلمان کہلانے کے باوجود اپنے ہاتھوں کو اصلی مسلمانوں کے خون سے کیوں رنگین کریں گے، اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اصلی اور قدیمی مسلمان ان کی نگاہوں میں سرے سے مسلمان ہی نہیں ہوں گے بلکہ مشرک ہوں گے، جس کے باعث انہیں قتل کرنے کو یہ اپنی عبادت کی ہی شمار کر لیں گے اور جب جہاں انہیں تسلط حاصل ہو جائے گا وہاں اصلی اور قدیمی مسلمانوں کے لیے یہ بلائے ناگہانی ثابت ہوں گے اور اُن پر قیامت قائم کر دیں گے۔ دنیا میں ان کے غیظ و غضب کا نشانہ صرف اصلی مسلمان ہی ہوں گے۔

۸۔ خراجی خصلت ہے کہ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ یعنی وہ اہلِ اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر شرک سے نفرت کے باعث مسلمانوں کو قتل کرتے تو بت پرستوں کو نظر انداز کرتے لیکن درحقیقت اہلِ اسلام و مسلمین کی دشمنی اُن کے ہر رگ و ریشے میں سمائی ہوئی ہوگی جس کے باعث اصلی مسلمانوں سے ہمیشہ محاذ آرائی کریں گے۔ انہیں مرتدین طرح طرح کے الزامات عائد کرتے رہیں گے۔ اور ان کے راستوں میں کانٹے بچھانے میں بھی کسی کوتاہی کا مرتکب نہیں ہوں گے لیکن بت پرستوں کے اس طرح یا اور خدام بن کر رہیں گے کہ اُن کے لیے کا ملہ اور کامل دوست کے طور پر نظر آئیں گے۔

۹۔ حدیث ۱۰۰۱ میں حکم دیا گیا ہے کہ انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو۔ کیونکہ اُن کے قاتل کو قیامت کے روز ثواب ملے گا، معلوم ہوا کہ وہ گستاخ رسول ہوں گے کیونکہ گستاخ رسول کے سوا اور کسی کو قتل کرنے کی عام اجازت نہیں ہے۔

۱۰۔ حدیث ۱۴۲۰ میں آپ نے فرمایا کہ اگر میں انہیں پاؤں تو قوم ثمود کی طرح قتل کر ڈالوں! آخر آپ نے انہیں قتل کرنے کے لیے کیوں فرمایا جبکہ وہ ذکر و فکر ہوں گے۔ نماز روزے میں اصلی مسلمانوں سے کئی قدم آگے ہوں گے۔ قرآن کریم زیادہ وہی پڑھتے ہوں گے بلکہ منبر و محراب کی زینت ثابت ہونے والے اُن مسلمانوں کو آپ نے قوم ثمود کی طرح قتل کر دینے کے متعلق کیوں فرمایا۔ اسی بات پر ٹھنڈے دل سے غور کر لیا جائے تو اس سلسلے کی بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ آگے وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ سورۃ القمر، آیت ۱۵، ۱۷، ۲۲، ۳۲، ۴۰، ۵۱، پڑھتے ہوئے سنا۔

بَابُ قِصَّةِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَقَوْلِ اللّٰهِ

یاجوج ماجوج اور ذوالقرنین۔

فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

کر دیا ہے، پھر انگشتِ شہادت اور انگوٹھے سے حلقہ کر کے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہیں؟ فرمایا، ہاں۔ ایسا اس وقت ہوگا، جب خباثت بڑھ جائے گی۔

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَحَ اللهُ مِنْ رَّدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلَ هٰذَا وَعَقَدَ بِيَدِهٖ تِسْعِيْنَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے یاجوج و ماجوج کی دیوار اتنی کھول دی ہے اور ہاتھ کے حلقے سے نوّے کا عدد بنایا۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَّمِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا، اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ حاضر ہوں اور تیرا حکم ماننے کے لیے مستعد ہوں کیونکہ ہر قسم کی بھلائی تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہے۔ حکم ہوگا دوزخ والی فوج کو دوسروں سے الگ نکال دو۔ عرض کریں گے، دوزخ کی فوج کتنی نکالوں؟ حکم ہوگا، ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہ سن کر بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور حاملہ کا حمل گر جائے گا۔ لوگ ایسے نظر آئیں گے جیسے نشے میں ہوں حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! وہ ایک کون ہوگا؟ فرمایا، تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار یاجوج و ماجوج سے۔ پھر فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، میں یہ امید رکھتا ہوں کہ تم اہلِ جنت کا چوتھائی ہو گے۔ پس ہم نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا، میں امید کرتا ہوں کہ تم اہلِ جنت کا تہائی ہو گے۔ تو ہم نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا، میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہلِ جنت کا نصف ہو گے۔ ہم نے پھر اس دفعہ تکبیر کہی۔ پھر فرمایا، تم لوگوں میں اس طرح ہو جیسے سفید بیل کے جسم پر کالے بال یا جیسے کالے بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَاتَّخَذَ اللهُ اِبْرَاهِيْمَ

حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

۵۷۶۔ حدثنا یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وهب قال اخبرنی عمرو ان بکیرا حدثه عن کریب مولی ابن عباس عن ابن عباس رضی الله عنهما قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم البیت فوجد فیه صورة ابراهیم وصورة مریم فقال اما لهم فقد سمعوا ان الملائکة لا تدخل بیتا فیه صورة هذا ابراهیم مصور فما له یستقسم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں حضرت ابراہیم اور حضرت مریم کی تصویریں دیکھیں تو آپ نے فرمایا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جبکہ سن رکھا ہے کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ یہ حضرت ابراہیم کی تصویر پانسہ پھینکنے کے لیے ہی تو بنائی گئی ہے۔

۵۷۷۔ حدثنا ابراهیم بن موسی اخبرنا هشام عن معمر عن ایوب عن عکرمة عن ابن عباس رضی الله عنهما ان النبی صلی الله علیه وسلم لما رای الصور فی البیت لم یدخل حتی امر بها فمحیت ورای ابراهیم واسمٰعیل علیهما السلام بایدیهما الازلام فقال قاتلهم الله والله ان استقسما بالازلام قط۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اس میں جانا چھوڑ دیا یہاں تک کہ آپ کے حکم سے انہیں مٹایا گیا اور آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کے ہاتھوں میں فال کے تیر ہیں آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کرے خدا کی قسم ان بزرگوں نے کبھی تیر پھینک کر فال نہیں لی۔

۵۷۸۔ حدثنا علی بن عبد الله حدثنا یحیی بن سعید حدثنا عبید الله قال حدثنی سعید بن ابی سعید عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله عنه قیل یا رسول الله من اکرم الناس قال اتقاهم فقالوا لیس عن هذا نسألک قال فیوسف نبی الله ابن نبی الله ابن نبی الله ابن خلیل الله قالوا لیس عن هذا نسألک قال فعن معادن العرب تسألونی خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا قال ابو اسامة ومعتمر عن عبید الله عن سعید عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے معزز کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم ان کے بارے میں آپ سے نہیں پوچھتے۔ فرمایا۔ تو حضرت یوسف جو اللہ کے نبی ہیں، پھر اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور بھی اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئے ہم اس بارے میں بھی آپ سے دریافت نہیں کر رہے۔ فرمایا۔ تو تم قبائل عرب کے متعلق پوچھتے ہو۔ دیکھو جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہی ان میں سے زمانہ اسلام کے اندر بہتر ہیں، جبکہ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) حاصل کریں۔ ابو اسامہ اور معتمر نے عبید اللہ، سعید کی سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔

۵۷۹۔ حدثنا مؤمل حدثنا اسمٰعیل حدثنا عوف حدثنا ابو رجاء حدثنا سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی اللیلة اتیان فاتینا علی رجل طویل لا اکاد اری راسه طولا وانه

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے۔ پھر ہم ایک طویل القامت آدمی کے پاس پہنچے جن کا لمبائی کے باعث میں سر نہیں دیکھ سکتا تھا معلوم ہوا کہ وہ حضرت

إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابراہیم علیہ السلام تھے۔

۵۸۰. حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ أَوْ ك ف ر. قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسٰى فَجَعْدٌ آدَمُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سامنے لوگ دجال کا ذکر کر رہے تھے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر یا ک ف ر لکھا ہوا ہوگا۔ کہا میں نے تو یہ نہیں سنا لیکن حضور سے سنا ہے کہ اگر حضرت ابراہیم کو دیکھنا ہو تو مجھے دیکھ لو۔ اور حضرت موسیٰ جوان کا رنگ گندمی ہے وہ سرخ اونٹ پر سوار ہیں جس کو کھجور کی چھال کی نکیل ڈالی ہوئی ہے۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وادی کی جانب اتر رہے ہیں۔

۵۸۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُّومِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں بسولے سے اپنا ختنہ کیا تھا۔

۵۸۲. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِالْقَدُومِ مُخَفَّفَةً تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ تَابَعَهُ عَجْلَانُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

ابوالیمان، شعیب، ابوالزناد نے لفظ القدوم کو دال مشدد کے ساتھ نہیں بلکہ مخفف سے روایت کیا ہے۔ اس کی متابعت عبدالرحمن بن اسحاق نے ابوالزناد سے کی۔ عجلان نے بھی ابوہریرہ سے متابعت کی اور محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۸۳. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ الرُّعَيْنِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ماسوائے تین مواقع کے (یعنی بظاہر ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے آپ نے جھوٹ بولا ہو)

۵۸۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا حضرت ابراہیم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ماسوائے تین مواقع کے جو بظاہر کذب معلوم ہوتے ہیں۔ جن میں سے دو اللہ تعالیٰ کے متعلق ہیں جبکہ آپ نے فرمایا میں بیمار ہوں۔ بلکہ بتوں کے بڑے نے کیا ہوگا۔ تیسرے جب آپ حضرت سارہ کو لے کر ایک جگہ جا رہے تھے تو ایک ظالم بادشاہ کے شہر سے آپ کا گزر ہوا۔ کسی نے اسے بتا دیا کہ یہاں ایک ایسا آدمی آیا ہوا ہے جس کے ساتھ

أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هٰهُنَا
رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ
إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَ أُخْتِي
فَأَتَى سَارَةَ قَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ
مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ وَإِنَّ هٰذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ
أَنَّكِ أُخْتِي فَلَا تُكَذِّبِينِي فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا
فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ
فَأُخِذَ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ
اللّٰهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ
مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ
فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ
إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي
بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ
يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ
كَيْدَ الْكَافِرِ أَوِ الْفَاجِرِ فِي نَحْرِهِ وَ
أَخْدَمَ هَاجَرَ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تِلْكَ
أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ.

ایسی عورت ہے جو سب سے حسین ہے۔ اس نے آپ کو بلا بھیجا اور پوچھا کہ یہ عورت کون ہے؟ فرمایا: یہ میری بہن ہے۔ پھر آپ حضرت سارہ کے پاس آکر کہنے لگے: اے سارہ! اس وقت روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اس بادشاہ نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے بتایا کہ تم میری بہن ہو۔ لہٰذا تم مجھے جھٹلا نہ دینا۔ بادشاہ نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا۔ جب یہ اس کے پاس پہنچیں تو اس نے دست درازی کرنا چاہی تو خدا کی پکڑ میں آگیا۔ کہنے لگا: میرے لیے دعا کرو اب میں کوئی ضرر نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ دوسری بار پھر دست درازی کرنے لگا تو پکڑا گیا، جیسے پہلے پکڑا گیا تھا یا اس سے بھی سخت۔ کہنے لگا میرے لیے دعا کرو میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس نے اپنے ایک دربان کو بلا کر کہنے لگا: تم میرے پاس انسان کو نہیں لائے بلکہ شیطان کو لائے ہو۔ اس نے حضرت سارہ کی خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دے دیں۔ جب یہ واپس حضرت ابراہیم کے پاس پہنچیں تو وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے دریافت کیا کہ کیا گزری؟ جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے کافر یا فاجر کا فریب اسی کی جانب لوٹا دیا اور خدمت کے لیے حضرت ہاجرہ دلوا دیں۔ حضرت ابوہریرہ فرمایا

۵۰۵ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى أَوِ ابْنُ
سَلَامٍ عَنْهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

حضرت اُمِّ شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونکیں مارتا تھا۔

---

۵۰۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قُلْنَا
يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ
كَمَا تَقُولُونَ لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ بِشِرْكٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی" (سورہ الانعام، آیت ۸۲) یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو یہ

ألم تسمعوا إلى قول لقمان لابنه يا بني لا تشرك بالله إن الشرك لظلم عظيم.

باب يزفون: النسلان في المشي.

۵۸۷. حدثنا إسحاق بن إبراهيم بن نصر حدثنا أبو أسامة عن أبي حيان عن أبي زرعة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم يوما بلحم فقال إن الله يجمع يوم القيامة الأولين والآخرين في صعيد واحد فيسمعهم الداعي وينفذهم البصر وتدنو الشمس منهم فذكر حديث الشفاعة فيأتون إبراهيم فيقولون أنت نبي الله وخليله من الأرض اشفع لنا إلى ربك فيقول فذكر كذباته نفسي نفسي اذهبوا إلى موسى تابعه أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم

۵۸۸. حدثنا أحمد بن سعيد أبو عبد الله حدثنا وهب بن جرير عن أبيه عن أيوب عن عبد الله بن سعيد بن جبير عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يرحم الله أم إسماعيل لولا أنها عجلت لكان زمزم عينا معينا. قال الأنصاري حدثنا ابن جريج أما كثير بن كثير فحدثني قال إني وعثمان بن أبي سليمان جلوس مع سعيد بن جبير فقال ما هكذا حدثني ابن عباس قال أقبل إبراهيم بإسماعيل وأمه عليهم السلام وهي ترضعه معها شنة لم يرفعه ثم جاء بها إبراهيم وبابنها إسماعيل.

۵۸۹. حدثني عبد الله بن محمد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن أيوب السختياني وكثير بن

نصیحت نہیں سنی۔ اے میرے بیٹے! اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے (سورہ لقمان، آیت ۱۳)

تیز چلنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سب اگلوں اور پچھلوں کو ایک ہی جگہ جمع فرمائے گا تاکہ وہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں اور سب کو دیکھ سکیں اور سورج ان کے نزدیک کر دیا جائے گا۔ پھر حدیث شفاعت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے کہ آپ زمین پر اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ وہ اپنی بظاہر خلاف واقعہ باتوں کا ذکر کر کے فرمائیں گے۔ مجھے خود اپنی پڑی ہوئی ہے۔ مجھے اپنی پڑی ہوئی ہے، تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ حضرت انس سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہ پر رحم فرمائے اگر انہوں نے جلدی نہ فرمائی ہوتی تو زمزم ایک جاری چشمہ ہوتا۔ انصاری کا بیان ہے کہ ابن جریج نے ایسا ہی کہا۔ کثیر بن کثیر کا بیان ہے کہ میں اور عثمان بن ابو سلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے (یا) کہا میں نے تو حضرت ابن عباس سے ایسا نہیں سنا، ہاں یہ سنا ہے کہ حضرت ابراہیم اپنے ساتھ حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ علیہم السلام کو لے کر آئے۔ وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا۔ لیکن انہوں نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔ پھر حضرت ابراہیم اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کے ساتھ (مکہ مکرمہ کی جگہ پر) تشریف لائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عورتوں نے سب سے پہلے جنہوں نے کمربند ڈالنا سیکھا وہ حضرت اسمٰعیل کی والدہ

كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لَتُعَفِّيَ أَثَرَهَا عَلَى سَارَةَ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتَّى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ وَسِقَاءً فِيهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيمُ أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ آللَّهُ الَّذِي أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ إِذَنْ لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ حَتَّى بَلَغَ يَشْكُرُونَ وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا فَقَامَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ حَتَّى جَاوَزَتِ الْوَادِيَ ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَفَعَلَتْ

ہاجرہ تھیں۔ انہوں نے حضرت سارہ سے اپنے نشانات چھپانے کی غرض سے کمر بند ڈالا تھا۔ پھر حضرت ابراہیم انہیں اور ان کے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل کو لے آئے اور وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں۔ ان دونوں کو بیت اللہ کے قریب، مسجد کے اوپر والی جانب زمزم کی جگہ چھوڑ گئے۔ اس وقت مکہ مکرمہ میں ایک بھی آدمی آباد نہ تھا اور ان کے نزدیک پانی بھی نہ تھا۔ ان دونوں کو ایسی جگہ چھوڑ گیا۔ ان کے پاس ایک تھیلے میں کھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی تھا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام لوٹنے لگے تو حضرت اسمٰعیل کی والدہ ماجدہ نے ان کا پیچھا کیا اور کہنے لگیں، اے ابراہیم! آپ ایسی وادی میں ہمیں چھوڑ کر جس میں کوئی انسان اور چیز نہیں، کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کئی مرتبہ یہ استفسار کیا۔ لیکن انہوں نے ان کی جانب مڑ کر بھی نہ دیکھا بلکہ صرف یہی فرمایا، مجھے اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے۔ کہنے لگیں، یہ بات ہے تو وہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔ حضرت ابراہیم لوٹ گئے اور چلتے ہوئے یہاں تک کہ ثنیہ کے مقام پر پہنچے جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے تو بیت اللہ کی جانب منہ کر کے، دونوں ہاتھ اٹھا کر، ان لفظوں میں دعا کی: اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی (سورۂ ابراہیم، آیت ۳۷) یہاں تک کہ یشکرون تک پہنچے۔ حضرت اسمٰعیل کی والدہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور اسی پانی سے پیتی جاتی رہیں یہاں تک کہ مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا۔ جس کے باعث انہیں اور ان کے لخت جگر کو پیاس محسوس ہونے لگی۔ انہوں نے دیکھا کہ بچہ پیاس سے تڑپ رہا ہے یا فرمایا ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ وہ اس منظر کی تاب نہ لاتے ہوئے پانی کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئیں۔ قریب ہی صفا پہاڑ تھا اس پر چڑھ کر وادی کی جانب نظر دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر کوئی نہ آیا۔ پس یہ صفا سے اتر آئیں اور وادی میں آ کر دامن سمیٹ کر یوں دوڑیں جیسے کوئی سخت مصیبت زدہ آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ وادی کو طے کر لیا اور مروہ پہاڑی پر پہنچیں تو اس پر کھڑی ہو کر نظر دوڑائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر کوئی نہ آیا۔ پس یہی عمل انہوں نے سات مرتبہ کیا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی لیے لوگوں کو ان دونوں پہاڑیوں

ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَهٍ تُرِيدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ أَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهٖ أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهٖ حَتّٰى ظَهَرَ الْمَاءُ فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هٰهُنَا بَيْتَ اللهِ يَبْنِي هٰذَا الْغُلَامُ وَأَبُوهُ وَإِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيهِ السُّيُولُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهٖ وَشِمَالِهٖ فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوا إِنَّ هٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ فَأَقْبَلُوا قَالَ وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْفٰى ذٰلِكَ

کے درمیان دوڑا کرتے ہیں۔ جب یہ (آخری مرتبہ) مروہ پہاڑی پر چڑھیں تو انھوں نے ایک آواز سنی اور ان کے دل میں خیال آیا کہ اس کو سننا چاہیے۔ چنانچہ انھوں نے کان لگا کر سنا پھر کہنے لگیں: تو نے آواز تو سنا دی لیکن کاش! تیرے پاس کوئی آڑے وقت میں مدد کرنے والا بھی ہوتا۔ اسی دوران انھوں نے زمزم کے مقام پر ایک فرشتے کو دیکھا تو اس نے اپنی ایڑی ماری یا فرمایا کہ پر مارا، یہاں تک کہ پانی نکلنے لگا۔ وہ حوض کی شکل (ریت یا مٹی سے) بنا کر اسے روکنے لگیں اور پانی میں سے چلو بھر بھر کر اپنے مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ اس کے بعد پانی زمین سے ابلنے لگا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسمٰعیل کی والدہ پر رحم فرمائے، اگر انھوں نے زمزم کو کھلا چھوڑ دیا ہوتا یا فرمایا کہ چلو نہ بھرے ہوتے تو زمزم ایک جاری رہنے والا چشمہ ہوتا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انھوں نے پانی پیا اور بچے کو دودھ پلایا۔ فرشتے نے کہا: اپنی ہلاکت کا خیال بھی دل میں نہ آنے دینا کیونکہ یہاں بیت اللہ شریف ہے جس کو یہ لڑکا اور ان کے والد مل کر تعمیر کریں گے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا۔ بیت اللہ شریف سطح زمین سے کچھ بلند تھا جیسے ٹیلہ، سیلاب آتے تو کترا کر اس کے دائیں بائیں سے نکل جاتے تھے۔ حضرت ہاجرہ اسی آزمائش کی حالت میں وہاں رہتی تھیں کہ قبیلہ جرہم کے [illegible] کچھ لوگ ان کے پاس سے گزرے یا بنی جرہم کے کچھ افراد کدا کے راستے سے آتے ہوئے مکہ کے نشیب کی جانب اتر آئے۔ انھوں نے پرندوں کو چکر لگاتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ پرندے ضرور پانی پر چکر لگا رہے ہوں گے مگر اس وادی سے ہم بارہا گزرے لیکن یہاں پانی کا نشان نہیں پایا تھا۔ انھوں نے ایک یا دو آدمیوں کو پانی کا حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا۔ انھوں نے پانی دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو جا بتایا۔ وہ جلد از جلد وہاں آئے اور پانی کے پاس بیٹھی ہوئی حضرت اسمٰعیل کی والدہ سے کہنے لگے کیا آپ ہمیں یہاں اپنے پاس آباد ہونے کی اجازت دیتی ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں اجازت ہے لیکن پانی پر تمہارا کوئی حق نہیں ہوگا۔ وہ کہنے لگے، بہت اچھا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابراهیم بن نافع عن کثیر بن کثیر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی الله عنهما قال لما کان بین ابراهیم و بین اهله ما کان خرج باسمٰعیل و ام اسمٰعیل و معهم شنة فیها ماء فجعلت ام اسمٰعیل تشرب من الشنة فیدر لبنها علی صبیها حتی قدم مکة فوضعها تحت دوحة ثم رجع ابراهیم الی اهله فاتبعته ام اسمٰعیل حتی لما بلغوا کداء نادته من ورائه یا ابراهیم الی من تترکنا قال الی الله قالت رضیت بالله قال فرجعت فجعلت تشرب من الشنة و یدر لبنها علی صبیها حتی لما فنی الماء قالت لو ذهبت فنظرت لعلی احس احدا قال فذهبت فصعدت الصفا فنظرت و نظرت هل تحس احدا فلم تحس احدا فلما بلغت الوادی سعت و اتت المروة ففعلت ذلک اشواطا ثم قالت لو ذهبت فنظرت ما فعل تعنی الصبی فذهبت فنظرت فاذا هو علی حاله کانه ینشغ للموت فلم تقرها نفسها فقالت لو ذهبت فنظرت لعلی احس احدا فذهبت فصعدت الصفا فنظرت و نظرت فلم تحس احدا حتی اتمت سبعا ثم قالت لو ذهبت فنظرت ما فعل فاذا هی بصوت فقالت اغث ان کان عندک خیر فاذا جبریل فقال بعقبه هکذا و غمز عقبه علی الارض قال فانبثق الماء فدهشت ام اسمٰعیل فجعلت تحفر قال فقال ابو القاسم صلی الله علیه وسلم لو

یہ حضرت اسمٰعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ کو لے کر نکل کھڑے ہوئے جن کے پاس پانی سے بھرا ہوا ایک مشکیزہ تھا۔ حضرت اسمٰعیل کی والدہ مشکیزہ سے پانی پیتی رہیں تو ان کے بچے کے لیے دودھ جاری ہوتا رہا۔ جب مکہ مکرمہ میں پہنچے تو حضرت ابراہیم انہیں ایک درخت کے نیچے اتار کر اپنی بیوی حضرت سارہ کی جانب واپس لوٹ آئے۔ حضرت اسمٰعیل کی والدہ محترمہ نے ان کا پیچھا کیا اور مقام کداء پر پہنچ کر انہیں پیچھے سے آواز دی۔ اے ابراہیم! آپ ہمیں کس کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہم اللہ پر راضی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ واپس لوٹ آئیں، مشکیزے کا پانی پیتی رہیں اور ان کے بچے کے لیے دودھ جاری ہوتا رہا۔ لیکن جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے چاہا کہ کیوں نہ میں کسی اونچی جگہ پر جا کر دیکھوں تاکہ کوئی آدمی نظر آئے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ گئیں اور صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ پھر انہوں نے ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی شخص نظر آ جائے لیکن کوئی ایک بھی تو نظر نہ آیا۔ وہ وادی میں آ گئیں اور دوڑنے لگیں یہاں تک کہ مروہ پہاڑی پر جا پہنچیں۔ دائیں بائیں نظر ڈالتے ہوئے انہوں نے چند بار اسی طرح چکر لگائے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا۔ کیوں نہ میں جا کر دیکھوں کہ بچے کی حالت کیسی ہے؟ پس وہ گئیں اور دیکھا تو بچہ اسی حالت میں تھا گویا کہ وہ موت کے دروازے پر ہے۔ اس حالت نے ان کے دل کو بے قرار کیے رکھا۔ پھر انہوں نے دل میں کہا، کیوں نہ میں جا کر دیکھوں شاید کوئی آدمی نظر آ جائے۔ وہ جا کر صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ وہاں ادھر ادھر خوب نظر دوڑائی لیکن کوئی ایک بھی تو نظر نہ آیا یہاں تک کہ پورے سات چکر لگا لیے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا، میں جا کر بچے کا حال تو دیکھوں۔ اچانک انہوں نے ایک آواز سنی۔ کہنے لگیں اگر تیرے پاس بھلائی ہے تو ہماری مدد کر۔ جبرئیل علیہ السلام ان کے سامنے آ گئے۔ حضرت ابن عباس نے زمین پر ایڑی مار کر بتایا کہ حضرت جبرئیل نے اس طرح زمین پر ایڑی ماری تو چشمہ پھوٹ نکلا۔ اُمِ اسمٰعیل کو خدشہ لاحق ہوا کہ پانی زمین میں بہہ جائے گا، لہٰذا پانی کو روکنے لگیں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر پانی کو انہوں نے اس کے حال پر چھوڑا ہوتا تو زیادہ نکلتا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ پانی پیتی رہیں اور بچے کے لیے ان کا دودھ جاری ہوتا رہا۔ پھر

تركته كان الماء ظاهرا قال فجعلت
تشرب من الماء ويدر لبنها على صبيها
قال فمر ناس من جرهم ببطن الوادي
فإذا هم بطير كأنهم أنكروا ذاك وقالوا
ما يكون الطير إلا على ماء فبعثوا رسولهم
فنظر فإذا هم بالماء فأتاهم فأخبرهم
فأتوا إليها فقالوا يا أم إسماعيل أتأذنين
لنا أن نكون معك أو نسكن معك فبلغ ابنها
فنكح فيهم امرأة قال ثم إنه بدا لإبراهيم
فقال لأهله إني مطلع تركتي قال فجاء
فسلم فقال أين إسماعيل فقالت امرأته
ذهب يصيد قال قولي له إذا جاء غير عتبة
بابك فلما جاء أخبرته قال أنت ذاك
فاذهبي إلى أهلك قال ثم إنه بدا لإبراهيم
فقال لأهله إني مطلع تركتي قال فجاء
فقال أين إسماعيل فقالت امرأته ذهب
يصيد فقالت ألا تنزل فتطعم وتشرب
فقال وما طعامكم وما شرابكم قالت
طعامنا اللحم وشرابنا الماء قال اللهم
بارك لهم في طعامهم وشرابهم قال
فقال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم بركة
بدعوة إبراهيم قال ثم إنه بدا لإبراهيم
فقال لأهله إني مطلع تركتي فجاء فوافق
إسماعيل من وراء زمزم يصلح نبلا له
فقال يا إسماعيل إن ربك أمرني أن أبني
له بيتا قال أطع ربك قال إنه قد أمرني
أن تعينني عليه قال إذن أفعل أو كما
قال قال فقاما فجعل إبراهيم يبني
وإسماعيل يناوله الحجارة ويقولان

قبیلہ جرہم کے کچھ لوگوں کا اس وادی سے گزر ہوا تو انھوں نے پرندے دیکھے تو حیران ہو گئے اور کہنے لگے کہ پرندے تو صرف پانی کے پاس ہوتے ہیں۔ سو ایک آدمی کو بھیجا تو اس نے پانی دیکھ کر انھیں جا بتایا۔ وہ ان کے پاس آئے اور اُمِ اسمٰعیل سے کہنے لگے، کیا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ ہم آپ کے پاس رہیں یا آپ کے پاس سکونت اختیار کریں۔ پھر جب ان کا بچہ بیٹا بڑا ہو کر جوان ہوا تو ان میں سے ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابراہیم کے دل میں کچھ خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے، میں جنھیں چھوڑ کر آیا تھا ان کا حال معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ پہنچے، سلام کیا اور پوچھا کہ اسمٰعیل کہاں ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکار کھیلنے گئے ہیں۔ فرمایا، انھیں میری جانب سے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں۔ جب وہ آئے تو بیوی نے انھیں یہ بات بتا دی۔ فرمایا، وہ چوکھٹ تم ہو، لہٰذا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے کہ میں جنھیں چھوڑ آیا تھا ان کے حال سے خبردار ہونا چاہتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ پہنچ گئے اور پوچھا کہ اسمٰعیل کہاں ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکار کھیلنے گئے ہوئے ہیں۔ پھر عرض کیا کہ آپ اترتے کیوں نہیں تاکہ کچھ کھا پی لو۔ دریافت فرمایا، تم کیا کھاتے اور کیا پیتے ہو؟ جواب دیا ہم گوشت کھاتے اور پانی پیتے ہیں۔ دعا فرمائی، اے اللہ! انھیں ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہاں کی برکت حضرت ابراہیم کی دعا کے سبب ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے، میں جنھیں چھوڑ آیا تھا ان کے حالات پر مطلع ہونا چاہتا ہوں۔ وہ پہنچے تو حضرت اسمٰعیل کو زمزم کے پیچھے اپنے تیروں کو درست کرتے ہوئے پایا۔ فرمایا، اے اسمٰعیل! مجھے تمہارے رب نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کے لیے گھر تعمیر کروں۔ عرض کی، اپنے رب کا حکم مانیے۔ فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس میں تم مدد کرو۔ عرض کیا، ایسا ہی کیجیے یا جو کچھ فرمایا۔ راوی کا بیان ہے کہ دونوں باپ بیٹے کام پر آمادہ ہو گئے۔ حضرت ابراہیم تعمیر کرتے تھے اور حضرت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ حَتَّى ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَلَى نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَى حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

اسمٰعیل انہیں پتھر لا کر دیتے تھے اور دونوں کہتے: اے رب ہمارے! ہماری جانب سے قبول فرما، بیشک تو سنتا جانتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب دیواریں اتنی اونچی ہو گئیں کہ حضرت ابراہیم بڑھاپے کے باعث ان پر پتھر نہیں رکھ سکتے تھے تو اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے، جس کو مقام ابراہیم کہتے ہیں اور پتھر انہیں حضرت اسمٰعیل لا کر دیتے رہے اور دونوں کہتے: اے رب ہمارے! اسے ہماری طرف سے قبول فرما، بے شک تو سننے والا، جاننے والا ہے۔

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ.

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا، بیت الحرام۔ انہوں نے مزید دریافت کیا، پھر اس کے بعد؟ فرمایا، مسجد اقصیٰ۔ پھر سوال کیا، ان کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ فرمایا، چالیس سال۔ لیکن تمہارے لیے جہاں وقت ہو جائے تو اس جگہ نماز پڑھ لیا کرو، اسی میں تمہارے لیے فضیلت ہے۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔ اس کو عبد اللہ بن زید نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ

حضرت عبد اللہ بن عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم زوجۂ رسول خدا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کو تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم کی بنیادوں سے کم کر دیا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر کیوں تعمیر نہیں کروا دیتے۔ فرمایا، ایسا کیا جاتا اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر نزدیک نہ ہوتا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا: اگر یہ بات حضرت عائشہ نے واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو

عَائِشَةَ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ إِسْمٰعِيْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ.

میرا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں رکنوں کو جو حجر اسود کے نزدیک ہیں اسی وجہ سے بوسہ نہیں دیا کہ بیت اللہ ابراہیمی بنیادوں پر پورا نہیں بنایا گیا۔ اسمٰعیل کا قول ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن ابو بکر۔

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یوں کہو۔ اے اللہ درود بھیج حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد پر جیسے تو نے درود بھیجی آل ابراہیم پر اور برکت ڈال حضرت محمد اور ان کی ازواج و اولاد میں جیسے تو نے برکت ڈالی آل ابراہیم میں بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَّمُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ فَرْوَةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَأَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

حضرت عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے کعب بن عجرہ نے ملاقات کی تو کہنے لگے کیا میں تمہیں ایسا تحفہ دوں جو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ میں نے کہا ضرور مجھے ایسا تحفہ دیجئے۔ فرمایا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، یا رسول اللہ! آپ پر اہل بیت سمیت ہم کیسے درود بھیجا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ تو بتا دیا ہے۔ فرمایا، تم یوں کہا کرو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین پر یہ کلمات پڑھ کر دم کیا کرتے اور فرماتے کہ تمہارے جد امجد

وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

بھی حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق پر انہیں پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔
اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ - مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ

ف: شیطان کے شر سے اور نظر بد سے محفوظ رہنے کی خاطر ان کلمات کو پڑھ کر دم کرنا مسنون اور فادیت رکھتا ہے۔ کلام الٰہی کی کسی آیت یا حدیث میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں ان کو پڑھ کر دم کرنا یا تعویذ بنا کر شفا چاہنا جائز ہے کیونکہ کلمات خیر میں شفا اور دفع مضرت کی تاثیر ہوتی ہے مگر ان کے ذریعے خیر و برکت حاصل ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ ۳۴ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْلِهٖ وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي۔

ارشاد ربانی ہے: اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا حال بتاؤ۔ نیز فرمایا: "تاکہ میرے دل کو اطمینان ہو"۔

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم کی نسبت شک کرنے کے ہم زیادہ مستحق ہیں جبکہ انہوں نے کہا: اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے گا۔ فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں۔ عرض کی: کیوں نہیں، مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آ جائے۔ (سورہ البقرہ، آیت ۲۶۰) اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے وہ کسی طاقت ور رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے۔ اگر جیل میں مجھے اتنا رہنا پڑتا جتنا عرصہ حضرت یوسف رہے تو میں بلانے والے کی بات کو قبول کر لیتا۔

بَابُ ۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِسْمٰعِيلَ إِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا بیان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور کتاب میں اسمٰعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا۔ (سورۂ مریم، آیت ۵۴)

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنو اسلم کے بعض لوگوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حضرت اسمٰعیل کی اولاد! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارا باپ بھی تیر انداز تھا اور میں بھی تم میں سے فلاں گروہ کے ساتھ ہوں۔ تو ایک فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم کیسے تیر اندازی کریں جبکہ آپ مخالف فریق کے ساتھ ہیں۔ فرمایا: اچھا تیر اندازی کرو۔

بَابُ ۳۶ قِصَّةِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا

حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام

(سورۂ بقرہ، آیت ۲۶۰)

السَّلَامُ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ.

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا.

بَابُ ۳۱۸ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ. فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ. فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ. وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِلُوطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ.

بَابُ ۳۱۹ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ. قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ. بِرُكْنِهِ بِمَنْ مَعَهُ

اس بارے میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام۔ بلکہ تم میں کے خود موجود تھے
جب یعقوب کو موت آئی ... تا لہ مسلمون (سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۳)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے معزز کون ہیں؟ فرمایا ان میں وہ زیادہ باعزت ہیں جو متقی زیادہ ہیں۔ عرض گزار ہوئے، یا نبی اللہ! ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو سب سے معزز حضرت یوسف ہیں جن کے والد نبی، دادا نبی، پڑدادا حضرت خلیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ عرض پرداز ہوئے کہ ہم نے اس سلسلے میں بھی نہیں پوچھا۔ فرمایا تو تم مجھ سے قبائل عرب کے بارے میں دریافت کرتے ہو؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا، تو ان میں جو لوگ زمانۂ جاہلیت میں بہتر تھے وہی زمانۂ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ وہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔

حضرت لوط علیہ السلام۔

قرآن کریم میں ہے: اور لوط کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا بے حیائی پر آتے ہو حالانکہ تم دیکھ رہے ہو۔ کیا تم مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر، بلکہ تم جاہل لوگ ہو۔ تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا۔ مگر یہ کہ بولے، لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ لوگ تو ستھرا پن چاہتے ہیں۔ تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی، مگر اس کی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ وہ رہ جانے والوں میں ہے اور ہم نے ان پر ایک بارش برسائی۔ تو کیا ہی بری بارش تھی ڈرائے ہوئے لوگوں پر (سورۃ النمل آیت ۵۴ تا ۵۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالے حضرت لوط کی مغفرت فرمائے وہ ایک زبردست طاقت کی پناہ لینا چاہتے تھے۔

فرشتوں کا حضرت لوط کے پاس آنا۔

تو جب لوط کے گھر فرشتے آئے۔ کہا تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو (سورۃ الحجر

لِأَنَّهُمْ قُوَّتُهُ تَرْكَنُوا تَمِيلُوا فَأَنْكَرَهُمْ وَنَكِرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ يُهْرَعُونَ يُسْرِعُونَ دَابِرٌ آخِرٌ صَيْحَةٌ هَلَكَةٌ لِلْمُتَوَسِّمِينَ لِلنَّاظِرِينَ لَبِسَبِيلٍ لَبِطَرِيقٍ.

۶۰۱ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ.

آیت ۶۱) یا رکنہم وہ افراد جو ان کے ساتھ اور دست و بازو تھے۔ ترکنوا مائل ہوتے، جو فانکرہم، نکرہم، استنکرہم کا ایک ہی معنی ہے۔ یہرعون دوڑ رہے ہیں۔ دابر آخری۔ صیحۃ ہلاک کرنے والی۔ للمتوسمین دیکھنے والوں کے لیے۔ لبسبیل راستے میں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فہل من مدکر پڑھا۔

باب ۳۳۱ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا

وَقَوْلِهِ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ. الْحِجْرُ مَوْضِعُ ثَمُودَ وَأَمَّا حَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ.

ثمود قوم اور اصحاب حجر

ارشاد باری تعالٰی ہے: اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو (سورۂ ہود آیت ۶۱) نیز فرمایا: اور بیشک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا (سورۂ الحجر، آیت ۸۰) حجر ثمود قوم کی جگہ کا نام ہے۔ حرث حجر کا معنی حرام ہے کیونکہ ہر ممنوع چیز حجر محجور ہے اور ہر وہ عمارت جو تم بناؤ اور جس کے ذریعے زمین گھیرو وہ حجر ہے اسی لیے بیت اللہ کے حطیم والی جگہ کو حجر بھی کہتے ہیں گویا وہ محطوم سے مشتق ہے جیسے مقتول سے قتیل اور گھوڑی کو بھی حجر اور عقل کو حجر اور حجی کہا جاتا ہے اور حجر الیمامۃ ایک منزل ہے۔

۶۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ قَالَ انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُو عِزٍّ وَمَنَعَةٍ فِي قُوَّةٍ كَأَبِي زَمْعَةَ.

حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس شخص کا ذکر سنا جس نے حضرت صالح کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں۔ آپ نے فرمایا، اونٹنی کے لیے وہ شخص تیار ہوا تھا جو اپنی قوم میں عزت اور جتھے کے لحاظ سے طاقت ور تھا جیسے ابو زمعہ۔

۶۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَشْرَبُوا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوا مِنْهَا فَقَالُوا قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ الْعَجِينَ وَيُهَرِيقُوا ذَلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک کے موقع پر مقام حجر میں فروکش ہوئے تو آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ یہاں کے کنوئیں کا پانی نہ پینا اور نہ مشکوں میں بھرنا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے تو اس سے آٹا گوندھ لیا اور مشکیں بھر لی ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ وہ آٹا پھینک دو اور وہ پانی بہا دو۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ

الْمَاءِ. وَيُرْوَى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَأَبِي الشُّمُوسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِلْقَاءِ الطَّعَامِ. وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِهِ.

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ ثَمُودَ الْحِجْرَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَأَنْ يَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ. تَابَعَهُ أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ.

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ.

۶۰۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ.

بَابُ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ.

۶۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

نے انہیں کھانے پھینکنے کا حکم دیا۔ حضرت ابوذر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ وہ آٹا جو اس پانی سے گوندھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ثمود قوم کی جگہ یعنی مقام حجر میں اترے تو وہاں کے کنوئیں سے لوگوں نے پانی بھر لیا اور اس سے آٹا بھی گوندھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کے کنوئیں سے جو پانی بھرا ہے وہ بہا دو اور جو اس سے آٹا گوندھا ہے وہ اونٹوں کو کھلا دو اور آپ نے حکم دیا کہ اس کنوئیں سے پانی بھرو جس سے حضرت صالح کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔ اسامہ نے بھی نافع سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مقام حجر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ظالموں کے مکانات میں داخل نہ ہونا مگر روتے ہوئے۔ ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر سواری پر بیٹھے ہوئے آپ نے چہرہ انور کے اوپر چادر ڈال لی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ظالموں کی رہائش گاہوں میں داخل نہ ہونا مگر روتے ہوئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تمہارے اوپر بھی آ جائے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام۔ بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی (سورۃ البقرہ، آیت ۱۳۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کریم بن کریم بن

مُرُوهُ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ رَجُلٌ رَقِيقٌ.

پس حضرت ابوبکر برابر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں نمازیں پڑھاتے رہے۔ حسین بن زائدہ کی روایت میں رقیق کا لفظ آیا ہے یعنی نرم دل ہیں۔

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو رہائی مرحمت فرما۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو کافروں کے پنجے سے چھڑا۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت فرمائے۔ اے اللہ! ان پر ایسے قحط کے سال بھیج جیسے حضرت یوسف کے زمانے میں بھیجے تھے۔

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ابْنُ أَخِي جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت لوط پر رحم فرمائے بیشک وہ کسی مضبوط رکن کی پناہ لینا چاہتے تھے اور اگر میں قید خانے میں اتنے دن رہتا جتنے دن حضرت یوسف رہے تو بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا۔

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ عَمَّا قِيلَ فِيهَا مَا قِيلَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَانِ إِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ تَقُولُ فَعَلَ اللَّهُ بِفُلَانٍ وَفَعَلَ قَالَتْ فَقُلْتُ بِمَ قَالَتْ إِنَّهُ نَمَى ذِكْرَ الْحَدِيثِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَيُّ حَدِيثٍ فَأَخْبَرَتْهَا قَالَتْ فَسَمِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُمَّى بِنَافِضٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِهَذِهِ قُلْتُ حُمَّى أَخَذَتْهَا مِنْ أَجْلِ حَدِيثٍ تُحُدِّثَ بِهِ فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ .... حضرت ام رومان سے واقعۂ افک کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ میں اور عائشہ دونوں بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک انصاری عورت ہمارے پاس آ کر کہنے لگی کہ فلاں پر اللہ کی لعنت ہو بلکہ ہو ہی چکی۔ ام رومان نے کہا تم ایسا کیوں کہتی ہو؟ اس پر اس عورت نے کہا کہ بات کو اسی نے پھیلایا ہے۔ حضرت عائشہ نے پوچھا کونسی بات کو؟ تو اس نے واقعہ بیان کر دیا۔ دریافت کیا کہ کیا اس بہتان کو حضرت ابوبکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ تو حضرت عائشہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ جب انہیں ہوش آیا تو سردی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں (ام رومان) نے جواب دیا کہ اس بات کے سبب سے بخار ہو گیا ہے جو ان کے متعلق کی گئی ہے۔ پھر جب حضرت صدیقہ اٹھیں

وَاللّٰهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُوْنِيْ وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لَا تَعْذِرُوْنِيْ فَمَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ يَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا أَنْزَلَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ لَا بِحَمْدِ أَحَدٍ۔

رونے لگیں۔ (کہا) خدا کی قسم اگر اب میں قسم بھی کھاؤں تو تم اعتقاد نہیں کرو گے اور اگر کوئی عذر بیان کروں تو میرا عذر نہیں سنو گے۔ میری اور تمہاری مثال حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ بس جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس پر میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کی طلب گار ہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ نے جو چاہی وضاحت و شہادت نازل فرمائی۔ پس انہوں نے کہا: میں اللہ کا شکر اس کی حمد و ثنا کے ساتھ ادا کرتی ہوں نہ کہ کسی اور شخص کا۔

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتِ قَوْلَهُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوْا أَوْ كُذِبُوْا قَالَتْ بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ يَا عُرَيَّةُ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا بِذٰلِكَ قُلْتُ فَلَعَلَّهَا أَوْ كُذِبُوْا قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا وَأَمَّا هٰذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوْهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَتْ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوْا أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ. قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اسْتَيْأَسُوْا افْتَعَلُوْا مِنْ يَئِسْتُ مِنْهُ أَيْ مِنْ يُوْسُفَ لَا تَيْأَسُوْا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ. أَخْبَرَنِيْ عَبْدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

حضرت عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آیۂ مبارکہ: حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوْا (سورۂ یوسف، آیت ۱۱۰) میں کُذِّبُوْا ہے یا کُذِبُوْا؟ فرمایا: تشدید کے ساتھ ہے۔ ہر ایک نبی کو ان کی قوم نے جھٹلایا۔ عروہ نے کہا: خدا کی قسم، اس بات کا تو انہیں یقین تھا کہ ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا ہے اور یہ بات ظنی نہیں لیکن آیت میں ظن کے ساتھ ذکر ہے۔ فرمایا: اے عریّہ! واقعی انہیں اس بات کا یقین تھا۔ میں عرض گزار ہوا: شاید یہاں کُذِبُوْا ہو؟ فرمایا: معاذ اللہ! رسول اپنے رب کے ساتھ ایسا گمان نہیں رکھتے۔ بلکہ اس آیت میں مرسلین عظام کے متبعین مراد ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی لیکن جب مدتوں مصیبت میں رہے اور مدد آنے میں دیر ہوئی یہاں تک کہ قوم کے جن افراد نے جھٹلایا تھا ان کی جانب سے تو مایوسی ہو گئی لیکن پیروکاروں کے متعلق گمان ہونے لگا کہ اگر اللہ کی مدد آنے میں دیر ہوئی تو یہ بھی ہمیں جھوٹا بتانے لگیں گے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسْتَيْأَسُوْا يَئِسْتُ مِنْهُ سے باب افتعال ہے یعنی یوسف سے مایوس ہو گئے۔ لَا تَيْأَسُوْا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ کا مطلب ہے کہ امید رکھو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم حضرت یوسف ہیں جو خود نبی، ان کے والد حضرت یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پردادا حضرت ابراہیم ہیں۔ علٰی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

بَابٌ ۳۲۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَيُّوْبَ إِذْ

حضرت ایوب علیہ السلام: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور ایوب

فَنَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ. اُرْكُضْ: اِضْرِبْ. يَرْكُضُوْنَ: يَعْدُوْنَ.

١٤١٦- حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِىْ فِىْ ثَوْبِهٖ فَنَادٰی رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَّا غِنٰى لِىْ عَنْ بَرَكَتِكَ.

بَابٌ ٣٢٤ وَاذْكُرْ فِى الْكِتَابِ مُوْسٰى

اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا. وَ نَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا. كَلَّمَهٗ. وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا. يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَ لِلْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيْعِ نَجِيٌّ. وَيُقَالُ خَلَصُوْا نَجِيًّا اعْتَزَلُوْا نَجِيًّا. وَالْجَمِيْعُ اَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ.

بَابٌ ٣٢٥ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ.

١٤١٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَدِيْجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ اِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ يَقْرَأُ الْاِنْجِيْلَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِىْ

پکار اٹھا جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب مہربانی کرنے والوں سے بڑھ کر مہربانی کرنے والا ہے۔ (سورۂ انبیاء، آیت ۸۳) ارکض مار۔ یرکضون دوڑتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت ایوب برہنہ غسل فرما رہے تھے کہ ان کے اوپر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ یہ انہیں اٹھا کر کپڑے میں رکھنے لگے۔ ان کے رب نے پکارا اے ایوب! کیا جو کچھ تم دیکھتے ہو ان سے میں نے تمہیں مستغنی نہیں کر دیا؟ عرض گزار ہوئے اے رب۔ کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے تو بے نیاز نہیں ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو بیشک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا اور اسے ہم نے طور کی داہنی جانب سے ندا فرمائی اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا۔ (سورۂ مریم، آیت ۵۱، ۵۲) یعنی کلام کرنے کے لیے اور فرمایا: اور اپنی رحمت سے اسے اس کا بھائی ہارون عطا کیا، (غیب کی خبریں بتانے والا) نبی (سورۂ مریم، آیت ۵۳)۔ واحد کے لیے نجیا کہتے ہیں جبکہ اس کا تثنیہ اور جمع بھی ہے۔ اور خلصوا نجیا ہے کہ وہ مشورہ کرنے ایک طرف چلے گئے اور اس کی جمع انجیۃ آتی ہے یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں

فرعون کا چچا زاد بھائی حضرت شمعان۔

اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا ۔۔۔ مسرف کذاب۔ (سورۃ المؤمن، آیت ۲۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کے پاس دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ گئے اور وہ انہیں ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کو عربی میں پڑھا کرتے تھے۔ ورقہ نے پوچھا۔ آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ نے سب کچھ بتا دیا تو ورقہ نے کہا۔ یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر اللہ تعالیٰ نے اتارا۔ اگر مجھے آپ کا زمانہ

أنزل الله على موسى. وإن أدركني يومك أنصرك نصرا مؤزرا. الناموس صاحب السر الذي يطلعه بما يستره عن غيره.

باب ۲۳ قول الله عز وجل: وهل أتاك حديث موسى إذ رأى نارا إلى قوله بالواد المقدس طوى

آنست أبصرت. نارا لعلي آتيكم منها بقبس الآية. قال ابن عباس: المقدس المبارك. طوى اسم الوادي. سيرتها حالتها. والنهى التقى. بملكنا بأمرنا. هوى شقي. فارغا إلا من ذكر موسى. ردءا كي يصدقني، ويقال مغيثا أو معينا. يبطش ويبطش. يأتمرون يتشاورون. والجذوة قطعة غليظة من الخشب ليس فيها لهب. سنشد سنعينك، كلما عززت شيئا فقد جعلت له عضدا. وقال غيره: كلما لم ينطق بحرف أو فيه تمتمة أو فأفأة فهي عقدة. أزري ظهري. فيسحتكم فيهلككم. المثلى تأنيث الأمثل، يقول بدينكم. يقال: خذ المثلى خذ الأمثل. ثم ائتوا صفا، يقال: هل أتيت الصف اليوم؟ يعني المصلى الذي يصلى فيه. فأوجس أضمر خوفا. فذهبت الواو من خيفة لكسرة الخاء. في جذوع النخل على جذوعها. خطبك بالك. مساس مصدر ماسه مساسا. لننسفنه لنذرينه. الضحاء الحر. قصيه اتبعي أثره، وقد يكون أن تقص الكلام نحن نقص عليك. عن جنب عن بعد، وعن جنابة وعن اجتناب واحد. قال مجاهد: على

تو تیری پوری مدد کروں گا۔ الناموس اس رازدار کو کہتے ہیں جسے آدمی اپنے وہ بھید بھی بتا دیتا ہے جنہیں وہ دوسرے لوگوں پر ظاہر نہیں کیا کرتا۔

حضرت موسیٰ مقدس وادی میں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔ اور کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی جب اس نے ایک آگ دیکھی ... تا طوی (سورۂ طٰہٰ، آیت ۹ تا ۱۲) آنست میں نے دیکھی ہے ایک آگ۔ شاید میں اس میں سے تمہارے لیے کوئی چنگاری لاؤں (آیت ۱۰) ابن عباس کا قول ہے کہ المقدس سے مبارک مراد ہے۔ طوی وادی کا نام ہے۔ سیرتھا اس کی حالت۔ النھی پرہیزگاری۔ بملکنا اپنی مرضی سے۔ ھوی بدبخت۔ فارغا حضرت موسیٰ کی یاد سے خالی۔ ردءا تصدیق کرنے والا یا فریاد رس و مددگار ہے۔ یبطش، یبطش پکڑنا۔ یأتمرون مشورہ کرتے ہیں۔ الجذوۃ موٹی لکڑی کا جلا ہوا ٹکڑا جس سے لپٹ نہ نکل رہی ہو۔ سنشد عنقریب ہم تیری مدد کریں گے۔ جب تم کسی کے مددگار بن جاؤ تو گویا اس کے بازو ہو گئے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جب کوئی ایک حرف نہ بول سکے یا اس کی زبان میں لکنت ہو یا اٹکتا ہو تو یہ عقدہ ہے۔ أزری میری پیٹھ۔ فیسحتکم تاکہ تمہیں ہلاک کرے۔ المثلی امثل کا مؤنث ہے، دین کے لیے کہتے ہیں۔ خذ المثلی اور خذ الامثل بھی کہا جاتا ہے۔ ثم ائتوا صفا سے مراد ہے جیسے ھل اتیت الصف الیوم یعنی جہاں نماز پڑھی جاتی ہے کیا تم اس جگہ گئے؟ فاوجس دل میں خوف محسوس کیا۔ کسرۂ جاریہ کے باعث واو گر کر خیفۃ بن گیا۔ فی جذوع النخل کو علی کے معنی میں سمجھیں۔ خطبک تمہارا حال۔ مساس کا مصدر ماسہ مساسا ہے۔ لننسفنہ ہم اسے ضرور پھیلا دیں گے۔ الضحی گرمی، دھوپ۔ قصیہ اس کے پیچھے چل جا اور کبھی باتیں کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نحن نقص علیک۔ عن جنب دور سے، جنابۃ اور اجتناب کا ایک ہی مطلب ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ علی قدر سے وعدے کی جگہ مراد ہے۔ لا تنیا سست نہ ہونا۔

فَذَلِكَ مَوْعِدُهُ، لَا تَنِيَا لَا تَضْعُفَا، يَابِسًا مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ - الْحُلِيُّ الَّذِي اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ فَقَذَفْتُهَا أَلْقَيْتُهَا أَلْقَى صَنَعَ فَنَسِيَ مُوسَى هُمْ يَقُولُونَهُ أَخْطَأَ الرَّبَّ أَنْ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا فِي الْعِجْلِ.

٦١٨ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ تَابَعَهُ ثَابِتٌ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى، وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا.

٦١٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رَأَيْتُ مُوسَى وَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ بِهِ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا

یَبَسًا خشک۔ مِنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ وہ زیورات جو انہوں نے فرعون کے ساتھیوں سے مستعار لیے تھے۔ فَقَذَفْتُهَا تو میں نے اسے ڈال دیا۔ اَلْقٰی بنایا۔ فَنَسِیَ مُوْسٰی کہا کہ موسیٰ نے اپنے رب کو چھوڑ کر کہیں چلے گئے ہیں۔ اَنْ لَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ یہ بچھڑے کے بارے میں کہا گیا ہے۔

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے شب اسرا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں پانچویں آسمان پر پہنچا تو وہاں حضرت ہارون تھے۔ جبرئیل نے کہا حضرت ہارون کو سلام کیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دینے کے بعد کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ ثابت، عباد بن ابو علی، حضرت انس نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور تمہیں موسیٰ کی کچھ خبر آئی (سورۂ طٰہٰ، آیت ۹) اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقۃً کلام کیا۔ (سورۃ النساء، آیت ۱۶۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شب اسرا میں نے حضرت موسیٰ کو دیکھا وہ ایک دبلے پتلے اور سیدھے بالوں والے تھے گویا وہ قبیلہ شنوءہ کے ایک فرد ہیں۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا کہ وہ میانہ قد اور سرخ رنگ کے ہیں، گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں اور حضرت ابراہیم کی ساری اولاد میں ان کے مشابہ میں زیادہ ہوں۔ پھر میرے سامنے دو پیالے لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ جبرئیل نے کہا، جو دل چاہے نوش فرمائیے۔ میں نے دودھ والا پیالہ اٹھا کر پی لیا۔ کہنے لگے، آپ نے فطرت کو اختیار فرمایا ہے، اگر شراب پیتے تو آپ کی

إِلَيْكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

٦٢٠. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَقَالَ عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ.

٦٢١. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللهُ فِيهِ مُوسَى وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوسَى شُكْرًا لِلَّهِ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

بَابُ ٣٣ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ. وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي إِلَى قَوْلِهِ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ. يُقَالُ دَكَّهُ زَلْزَلَهُ فَدُكَّتَا فَدُكِكْنَ جَعَلَ الْجِبَالَ كَالْوَاحِدَةِ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا وَلَمْ يَقُلْ كُنَّ رَتْقًا

امت گمراہ ہو جاتی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو یہ کہنا زیبا نہیں کہ میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں۔ آپ نے انہیں ان کے والد کی جانب منسوب کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت موسیٰ دراز قد تھے گویا وہ قبیلہ شنوءہ کے فرد ہیں اور فرمایا کہ حضرت عیسیٰ گھنگریالے بالوں والے اور میانہ قد ہیں۔ آپ نے مالک یعنی داروغۂ جہنم اور دجال کا ذکر بھی فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو ان لوگوں کو آپ نے عاشورے کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ یہودی کہنے لگے کہ یہ بڑی عظمت والا دن ہے اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بچایا اور آل فرعون کو غرق کیا۔ تو شکر گزاری کے طور پر حضرت موسیٰ نے اس روز کا روزہ رکھا۔ آپ نے فرمایا۔ ہم یہودیوں کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں، چنانچہ آپ نے خود روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا [illegible]

توریت ملنا، کلام کرنا، خواہش دیدار۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں، تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ پہ نہ چلنا اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس کے رب نے کلام فرمایا، عرض کی اے رب میرے! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ تجھے دیکھوں فرمایا تو ہرگز نہ دیکھ سکے گا... تا اول المؤمنین۔ (سورۃ الاعراف، آیت ۱۴۲، ۱۴۳) دکہ، زلزلہ کو کہتے ہیں۔ فدکتا حقیقت میں فدککن ہے تاکہ تمام پہاڑوں کو ایک ہی شمار کر لیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان السموٰت

مُلْتَصِقَتَيْنِ. أُشْرِبُوا. ثَوْبٌ مُشْرَبٌ مَصْبُوغٌ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ. وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ رَفَعْنَا.

وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا یہاں آسمانوں کو ایک شمار کیا ہے اس لیے كُنَّ رَتْقًا مُلْتَصِقَتَيْنِ نہیں فرمایا أُشْرِبُوا پلائی گئی جیسے ثَوْبٌ مُشْرَبٌ کہتے ہیں۔ ابن عباس نے فرمایا کہ انْبَجَسَتْ پھوٹ نکلا وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ اور جب ہم نے پہاڑ کو اٹھایا۔

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ.

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش الٰہی کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا انہیں کوہ طور کی بے ہوشی کے بدلے میں محفوظ رکھا گیا۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خراب نہ ہوتا اور حضرت حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی۔

بَابٌ ۳۱۹ الطُّوفَانُ مِنَ السَّيْلِ

يُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ طُوفَانٌ. الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ. حَقِيقٌ حَقٌّ. سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ.

طوفان اور دیگر عذاب۔

طوفان اگرچہ پانی کے سیلاب کو کہتے ہیں لیکن لوگوں کے بکثرت مرنے کو بھی طوفان کہا جاتا ہے۔ الْقُمَّلُ چیچڑی جو چھوٹی جوں کی طرح ہوتی ہے۔ حَقِيقٌ سے مراد حق ہے۔ سُقِطَ شرمسار ہوا جو نادم ہوتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ پر گر پڑتا ہے۔

حَدِيثُ الْخَضِرِ مَعَ مُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ

حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہما السلام۔

حضرت ابن عباس اور حضرت حر بن قیس فزاری کے مابین حضرت موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ ابن عباس کہتے تھے کہ وہ حضرت خضر ہیں۔ تو حضرت ابی بن کعب کا وہاں سے گزر ہوا۔ ابن عباس نے انہیں بلایا اور کہا کہ ہم دونوں دوستوں میں حضرت موسیٰ کے اس ساتھی کے بارے میں اختلاف ہے جن سے ملنے کو جانے کے لیے انہوں نے راستہ پوچھا تھا۔ کیا آپ نے ان کے بارے میں رسول خدا

عباس فقال إني تماريت أنا وصاحبي هذا في صاحب موسى الذي سأل السبيل إلى لقيه هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر شأنه قال نعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: بينما موسى في ملإ من بني إسرائيل جاءه رجل فقال هل تعلم أحدا أعلم منك قال لا فأوحى الله إلى موسى بلى عبدنا خضر فسأل موسى السبيل إليه فجعل له الحوت آية وقيل له إذا فقدت الحوت فارجع فإنك ستلقاه فكان يتبع أثر الحوت في البحر فقال لموسى فتاه أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت وما أنسانيه إلا الشيطان أن أذكره فقال موسى ذلك ما كنا نبغي فارتدا على آثارهما قصصا. فوجدا خضرا فكان من شأنهما الذي قص الله في كتابه

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ جواب دیا، ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک روز موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے کہ کسی شخص نے آ کر ان سے سوال کیا، آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ فرمایا نہیں۔ پس اللہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے تو حضرت موسیٰ نے ان کی طرف جانے کا راستہ پوچھا۔ تو مچھلی کو ان کے لیے نشانی بنایا گیا اور کہا گیا کہ جب مچھلی گم ہو جائے تو اس جگہ کی طرف واپس لوٹ آنا تمہیں وہ مل جائیں گے۔ تو یہ دریا میں مچھلی کا نشان دیکھتے رہے۔ آخر ساتھی نوجوان نے حضرت موسیٰ سے کہا، بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی، اچنبھا ہے۔ موسیٰ نے کہا، یہی تو ہم چاہتے تھے۔ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے (سورۃ الکہف، آیت ۶۳ تا ۶۴) پس ان دونوں نے حضرت خضر کو پایا۔ پھر ان کے درمیان وہی کچھ ہوا جو اللہ تعالٰی نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

۱۲۵۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا عمرو بن دينار قال أخبرني سعيد بن جبير قال قلت لابن عباس إن نوفا البكالي يزعم أن موسى صاحب الخضر ليس هو موسى بني إسرائيل إنما هو موسى آخر فقال كذب عدو الله حدثنا أبي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم أن موسى قام خطيبا في بني إسرائيل فسئل أي الناس أعلم فقال أنا أعلم فعتب الله عليه إذ لم يرد العلم إليه فقال له بلى لي عبد بمجمع البحرين هو أعلم منك قال أي رب ومن لي به وربما قال سفيان أي رب وكيف لي به قال تأخذ حوتا فتجعله في مكتل حيثما

سعید بن جبیر راوی ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ نوف بکالی کا گمان ہے کہ حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے بلکہ یہ موسیٰ دوسرے ہیں۔ انہوں نے فرمایا، اس خدا کے دشمن نے غلط بیانی کی ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سن کر حدیث بیان فرمائی کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں وعظ کہنے کھڑے ہوئے تو کسی نے ان سے سوال کیا، لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا، میں۔ اللہ تعالٰی کو یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ انہوں نے علم کو خدا کی جانب نہیں پھیرا تھا۔ ان سے فرمایا، کیوں نہیں، دو دریاؤں کے سنگم پر ہمارا ایک بندہ رہتا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ وہ عرض گزار ہوئے، اے پروردگار! مجھے اس بندے تک کون

فَقَدَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ وَرُبَّمَا قَالَ فَهُوَ ثَمَّهْ وَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَرَقَدَ مُوسَى وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَقَالَ هَكَذَا مِثْلُ الطَّاقِ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللَّهُ قَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلَهُمَا عَجَبًا قَالَ لَهُ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا. رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ مُوسَى فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا قَالَ يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ اللَّهُ لَا تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ هَلْ أَتَّبِعُكَ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا إِلَى قَوْلِهِ إِمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ كَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ جَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ

پہنچا دے گا۔ کبھی سفیان یوں روایت کرتے۔ اے پروردگار! میں اس تک کیسے پہنچوں گا؟ فرمایا تم ایک مچھلی لے کر زنبیل میں ڈال لو۔ جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے میرا وہ بندہ وہیں ہوگا۔ کبھی یہ ثَمَّ کی جگہ ثَمَّہ روایت کرتے۔ پھر انھوں نے مچھلی لے کر زنبیل میں ڈال لی اور وہ اور نوجوان یوشع بن نون کو ساتھ لے کر چل پڑے، یہاں تک کہ ایک پتھر راستے میں آیا۔ دونوں اس پر سر رکھ کر لیٹ گئے حضرت موسیٰ کو نیند آ گئی اور مچھلی تڑپی، باہر نکلی اور کود کر دریا میں جا گری۔ تو اس نے سرنگ کی طرح سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پانی کے بہاؤ کو مچھلی کے لیے روک دیا اور طاق کی طرح اس کے لیے راستہ بنا دیا راوی نے اشارے سے بتایا کہ ایسا طاق۔ بہرحال وہ دونوں باقی دن اگلی رات اگلا دن برابر چلتے رہے یہاں تک کہ جب اس سے اگلا دن آیا تو نوجوان سے کہنے لگے، کھانا لاؤ ہمیں تو اس سفر میں بڑی تھکاوٹ ہوئی ہے۔ حضرت موسیٰ کو تھکاوٹ اسی وقت ہوئی تھی جب وہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی جگہ سے آگے نکل گئے تھے۔ نوجوان نے ان سے کہا، بھلا دیکھیے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبا ہے (سورۃ الکہف: آیت ۶۳، ۶۲) مچھلی کے لیے سمندر میں سرنگ بن جانا واقعی ان کے لیے تعجب کی بات تھی، تو حضرت موسیٰ نے اس سے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے تھے۔ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نقش دیکھتے (آیت ۶۴) یعنی دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے چلے اسی طرح یہاں تک کہ اسی پتھر کے پاس آ پہنچے۔ وہاں دیکھا کہ ایک آدمی کپڑوں میں لپٹا ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ نے انہیں سلام کیا۔ انھوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا۔ آپ کے ملک میں سلام کہاں سے آیا؟ جواب دیا میں موسیٰ ہوں۔ دریافت کیا بنی اسرائیل کے حضرت موسیٰ؟ فرمایا، ہاں۔ آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے اس علم ہدایت میں سے کچھ سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم فرمائی ہے۔ کہا اے موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم سکھایا ہے جو

السفينة فنقر في البحر نقرة أو نقرتين
قال له الخضر يا موسى ما نقص علمي و
علمك من علم الله إلا مثل ما نقص هذا
العصفور بمنقاره من البحر إذ أخذ
الفأس فنزع لوحا قال فلم يفجأ موسى
إلا وقد قلع لوحا بالقدوم فقال له موسى ما
صنعت قوم حملونا بغير نول عمدت إلى
سفينتهم فخرقتها لتغرق أهلها لقد جئت
شيئا إمرا قال ألم أقل إنك لن
تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما
نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا فكانت
الأولى من موسى نسيانا فلما خرجا من البحر
مروا بغلام يلعب مع الصبيان فأخذ
الخضر برأسه فقلعه بيده هكذا و
أومأ سفيان بأطراف أصابعه كأنه
يقطف شيئا فقال له موسى أقتلت نفسا
زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا
قال ألم أقل لك إنك لن تستطيع معي
صبرا قال إن سألتك عن شيء بعدها فلا
تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا
فانطلقا حتى إذا أتيا أهل قرية استطعما
أهلها فأبوا أن يضيفوهما فوجدا فيها
جدارا يريد أن ينقض مائلا أومأ بيده
هكذا وأشار سفيان كأنه يمسح شيئا
إلى فوق فلم أسمع سفيان يذكر مائلا
إلا مرة قال قوم أتيناهم فلم يطعمونا
ولم يضيفونا عمدت إلى حائطهم لو
شئت لاتخذت عليه أجرا قال هذا فراق
بيني وبينك سأنبئك بتأويل ما لم تستطع

آپ کو نہیں سکھایا اور آپ کو ایک ایسا علم مرحمت فرمایا ہے
جسے آپ کے برابر مجھے اللہ تعالیٰ نے تعلیم نہیں فرمایا۔ انہوں نے
دریافت کیا۔ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں؟ کہا اور آپ
میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے اور آپ صبر کریں کیسے جس بات
کی آپ کو خبر نہیں ہے ..... تا امرا (سورۃ الکہف، آیت ۶۶تا۶۹)
وہ ساحل سمندر کے ساتھ چل پڑے ان کے پاس سے ایک کشتی
گزری تو سوار ہونے کے لیے گفتگو کی۔ کشتی والوں نے حضرت خضر
کو پہچان کر سب کو سوار کر لیا اور بغیر کرایہ کے۔ جب وہ کشتی میں سوار
ہو گئے تو ایک چڑیا آکر کشتی کے ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک
یا دو چونچیں ماریں۔ حضرت خضر نے ان سے کہا، اے موسیٰ! میرے
اور آپ کے علم نے علم الٰہی کو اتنا بھی نہیں گھٹایا جتنا اس چڑیا نے
سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔ پھر اچانک حضرت خضر نے کلہاڑی لے
کر کشتی کا ایک تختہ نکال دیا۔ جب حضرت موسیٰ کی نظر پڑی تو کہنے لگے
یہ آپ نے کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر اجرت کے ہمیں کشتی میں بٹھا
لیا ہے لیکن آپ نے تختہ توڑ دیا بلکہ کشتی ہی ناکارہ کر دی تاکہ سوار
غرق ہو جائیں۔ یہ کوئی اچھا کام تو نہیں کیا۔ حضرت خضر نے کہا
کیا میں نے پہلے ہی نہیں کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے
حضرت موسیٰ نے کہا، میری بھول پر مواخذہ نہ کرو اور میرے کام میں
مجھ پر تنگی نہ ڈالو۔ یہ حضرت موسیٰ سے پہلی بھول ہوئی۔ جب دریا
سے نکلے تو ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو دوسرے لڑکوں
کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ تو حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑ لیا اور
اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اس طرح مروڑ دی۔ سفیان راوی نے اپنی انگلیوں
سے اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کسی چیز کو توڑ رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے
ان سے کہا، کیا تم نے ایک ستھری جان بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دی؟
بیشک تم نے بہت بری بات کی۔ کہا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ
ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے۔ کہا اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں
تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا۔ بیشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا
پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ان
سے کھانا مانگا، انہوں نے انہیں دعوت دینی قبول نہ کی۔ پھر دونوں نے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِبَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ.

۶۲۸۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَّخِلَاسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِّنْهُ فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ فَقَالُوْا مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ إِمَّا بَرَصٌ وَّإِمَّا أُدْرَةٌ وَّإِمَّا آفَةٌ وَّإِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ أَنْ يُّبَرِّئَهٗ مِمَّا قَالُوْا لِمُوْسٰى فَخَلَا يَوْمًا وَّحْدَهٗ فَوَضَعَ ثِيَابَهٗ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلٰى ثِيَابِهٖ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَأَخَذَ مُوْسٰى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَلَإٍ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَأَبْرَأَهٗ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهٗ فَلَبِسَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ أَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا.

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ

نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا، کہ بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا کہ۔ دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا ہمارے گناہ معاف ہوں (سورۃ البقرۃ آیت ۵۸) لیکن انہوں نے یہ حکم بدل دیا۔ وہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوتے اور کہتے جاتے حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ یعنی بال میں دانہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسٰی بڑے شرمیلے اور ستر پوش تھے۔ حیا کے باعث کوئی ان کے جسم کا ذرا سا حصہ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ بنی اسرائیل نے انہیں ستانے کے لیے کہنا شروع کر دیا کہ کسی بیماری کے باعث جسم کو اتنا چھپاتے ہیں۔ انہیں برص ہے یا ان کے خصیے پھول گئے یا کوئی اور بیماری ہے۔ اللہ تعالٰی کا ارادہ ہوا کہ ان کے الزامات سے حضرت موسٰی کو بری فرمائے۔ پس ایک روز حضرت موسٰی نے تنہائی میں جا کر کپڑے اتارے اور ایک پتھر پر رکھ دئے پھر غسل فرمانے لگے جب غسل سے فارغ ہوئے اور کپڑے لینے کے لیے پتھر کی جانب بڑھے تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ حضرت موسٰی نے پتھر کو مارنے کے لیے اپنا عصا لیا اور کہتے جاتے، اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر میرے کپڑے، یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس جا نکلے۔ ان لوگوں نے عریانی کی حالت میں دیکھ لیا کہ ان کی تخلیق تو بڑی حسین ہے اور لوگ جو الزامات لگاتے ہیں ان کا یہاں نشان تک نہیں ہے۔ پس پتھر ٹھہر گیا اور انہوں نے کپڑے لے کر پہن لیے اور اپنے عصا سے پتھر کی پٹائی کرنے لگے۔ ان کے مارنے کے باعث خدا کی قسم پتھر میں تین چار یا پانچ نشان پڑ گئے۔ اسی لیے اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسٰی کو ستایا تو اللہ نے اسے بری فرمایا، اس بات سے جو انہوں نے کہی اور موسٰی اللہ کے یہاں آبرو والا ہے۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۶۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتّٰى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

بَاب ۳۲ يَعْكُفُونَ عَلٰى أَصْنَامٍ لَهُمْ

مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ۔ وَلِيُتَبِّرُوا۔ يُدَمِّرُوا۔ مَا عَلَوْا مَا غَلَبُوا۔

۳۴۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِي الْكَبَاثَ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ قَالُوا أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا۔

بَاب ۳۳ وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً الْآيَةَ۔

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ۔ الْعَوَانُ النَّصَفُ بَيْنَ الْبِكْرِ وَالْهَرِمَةِ فَاقِعٌ صَافٍ۔ لَا ذَلُولٌ لَمْ يُذِلَّهَا الْعَمَلُ۔ تُثِيرُ الْأَرْضَ لَيْسَتْ بِذَلُولٍ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ مُسَلَّمَةٌ مِنَ الْعُيُوبِ۔ لَا شِيَةَ بَيَاضٌ صَفْرَاءُ إِنْ شِئْتَ سَوْدَاءُ وَيُقَالُ صَفْرَاءُ كَقَوْلِهِ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ۔ فَادَّارَأْتُمْ اخْتَلَفْتُمْ۔

بَاب ۳۴ وَفَاةِ مُوسٰى وَذِكْرِهِ بَعْدُ۔

۳۴۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا۔ اس تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مد نظر نہیں رکھا گیا ہے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ ناراض ہوئے حتیٰ کہ غصے کے آثار میں نے آپ کے چہرۂ انور پر دیکھے۔ پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ ستایا گیا لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

چند قرآنی لفظوں کی تشریح

اپنے بتوں کے آگے آسن مارے تھے (سورۃ الاعراف آیت ۱۳۸) مُتَبَّرٌ نقصان۔ لِیُتَبِّرُوا ہلاک کر دیے جائیں گے۔ ما علوا جب غلبہ پائیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ پیلو توڑ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کالے پیلو چنو کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتے ہیں لوگوں نے پوچھا، کیا آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا، کیا ایسا بھی کوئی نبی ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

اللہ کے ولی کی گائے۔

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا، خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو (سورۃ البقرہ آیت ۶۷) ابو العالیہ کا قول ہے۔ العوان سے بچیا اور بڈھی گائے کے درمیانی عمر والی۔ فاقع صاف۔ لا ذلول مشقت نہیں لی جاتی۔ تثیر الارض زراعت کی مشقت یا وغیرہ جوتنا۔ مسلمۃ عیب سے۔ لا شیۃ داغ نہیں ہے صفراء اگرچہ سیاہ کو بھی صفراء کہہ سکتے ہیں جیسے جمالات صفر کہا جاتا ہے۔ فادارأتم تم نے اختلاف کیا۔

حضرت موسیٰ کی وفات اور حالات مابعد۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا تو انہوں نے تھپڑ مارا سو وہ بارگاہ رب العزت کی طرف لوٹے اور

فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ. قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ قَالَ فَسَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٦٣٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ يَدَهُ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ.

٦٣٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ

عرض گزار ہوئے تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ فرمایا، پھر جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ کسی بیل پر پھیریئے تو آپ کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے بدلے ایک سال مل جائے گا۔ یہ عرض گزار ہوئے، اے رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا، پھر موت۔ عرض کی، تو ابھی آجائے۔ راوی کا بیان ہے، انہوں نے دعا کی کہ مجھے ارضِ مقدس سے اتنا نزدیک کر دیا جائے جہاں تک پتھر پھینکا جا سکے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں ان کی قبر مبارک راستے کے قریب سرخ ٹیلے کے نیچے دکھا دیتا۔ حضرت ابو ہریرہ سے بواسطہ دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور یہودی میں بدکلامی ہوگئی۔ مسلمان نے کہا، اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں سے چن لیا اور یوں قسم کھائی۔ پس یہودی نے کہا، قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں سے چنا۔ اس پر مسلمان نے یہودی کو طمانچہ رسید کر دیا۔ یہودی نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر اپنا اور اس مسلمان کا سارا واقعہ بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا، مجھے حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب سارے لوگ بے ہوش پڑے ہوں گے تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا، تو موسیٰ عرش کا کنارہ پکڑے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا ان میں ہیں جنہیں مستثنیٰ فرمایا ہوا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کے درمیان بحث ہوگئی۔ حضرت موسیٰ نے کہا، آپ وہی حضرت آدم تو ہیں جن کی لغزش نے انہیں جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا، آپ وہی موسیٰ تو ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت

فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى مَرَّتَيْنِ۔

اور کلام کے لیے چنا پھر بھی آپ مجھے ایسی بات پر ملامت کر رہے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے مقدر فرما دی گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا۔ اس بحث میں حضرت آدم حقیقت میں حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔

٦٣٤۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ هٰذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ پر امتیں پیش فرمائی گئیں تو میں نے ایک بہت بڑے گروہ کو دیکھا جس نے افق کو ڈھانپ رکھا تھا۔ کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ اپنی قوم و امت میں ہیں۔

بَابُ ٣٣٤ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ إِلَى قَوْلِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ۔

حضرت آسیہ زوجۂ فرعون۔

ارشاد ربانی ہے۔ اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی...... تامن القانتین (سورۃ التحریم، آیت ۱۱، ۱۲)

٦٣٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردوں میں سے تو کامل انسان بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سے آسیہ زوجۂ فرعون اور مریم بنت عمران کے سوا کامل کوئی نہیں ہوئی۔ عائشہ صدیقہ کو تمام عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر۔

ف: امم سابقہ میں سے حضرت آسیہ زوجۂ فرعون اور حضرت مریم بنت عمران تمام عورتوں سے کامل ہوئی ہیں جبکہ امت محمدیہ میں سب عورتوں سے افضل حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن ہیں۔ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ ان پانچوں میں سے سب سے افضل کون ہے تو اس بات کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور پھر اس کا رسول۔ ان میں سے ہر ایک کے فضائل و کمالات ایسے ہیں کہ ہر ایک کے متعلق گمان گزرتا ہے کہ شاید یہی سب سے افضل ہیں چونکہ اس بارے میں کوئی واضح نص ہماری نظر سے نہیں گزری لہٰذا یہی کہا جاسکتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ افضل ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں یہی ارشاد بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۹۵۱، ۹۵۵، ۹۵۰ اور ۹۶۲ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ٣٣٥ إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى الْآيَةَ لَتَنُوءُ لَتُثْقِلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُولِي الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ يُقَالُ

قارون۔ حضرت شعیب۔ اہل مدین۔

بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا (سورۃ القصص، آیت ۷۶) لتنوء بھاری ہوتی تھیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اولی القوۃ،

الرَّجِيمُ: الْمَرْجُومُ. وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ مِثْلُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ، وَيُوَسِّعُ عَلَيْهِ وَيُضَيِّقُ. وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا إِلَى أَهْلِ مَدْيَنَ لِأَنَّ مَدْيَنَ بَلَدٌ، وَمِثْلُهُ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ وَاسْأَلِ الْعِيرَ يَعْنِي أَهْلَ الْقَرْيَةِ وَأَهْلَ الْعِيرِ. وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا. لَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ يُقَالُ إِذَا لَمْ يَقْضِ حَاجَتَهُ ظَهَرْتَ حَاجَتِي وَجَعَلْتَنِي ظِهْرِيًّا قَالَ الظِّهْرِيُّ أَنْ تَأْخُذَ مَعَكَ دَابَّةً أَوْ وِعَاءً تَسْتَظْهِرُ بِهِ. مَكَانَتُهُمْ وَمَكَانُهُمْ وَاحِدٌ. يَغْنَوْا يَعِيشُوا. تَأْسَ تَحْزَنْ. آسَى أَحْزَنُ. وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَيْكَةُ الْأَيْكَةُ. يَوْمِ الظُّلَّةِ إِظْلَالُ الْغَمَامِ الْعَذَابَ عَلَيْهِمْ.

بَابُ ۲۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَهُوَ مُلِيمٌ قَالَ مُجَاهِدٌ مُذْنِبٌ. الْمَشْحُونُ الْمُوقَرُ. فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ الْآيَةَ. فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ بِوَجْهِ الْأَرْضِ وَهُوَ سَقِيمٌ. وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ مِنْ غَيْرِ ذَاتِ أَصْلٍ الدُّبَّاءِ وَنَحْوِهِ. وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ. وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ. كَظِيمٌ وَهُوَ مَغْمُومٌ.

۶۳۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ. ح حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ. زَادَ مُسَدَّدٌ يُونُسَ بْنِ مَتَّى.

جس کی تو حاجت نہ اٹھا سکے۔ وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ اسی طرح ہے جیسے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ یعنی روزی فراخ دیتا اور تنگ فرماتا ہے۔
اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو (سورۂ ہود، آیت ۸۴) مراد اہل مدین ہیں کیونکہ مدین تو شہر ہے۔ اس کی مثال وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ اور وَاسْأَلِ الْعِيرَ ہے۔ مراد ہیں گاؤں والے اور قافلے والے۔ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا اس سے بے توجہ ہوئے۔ جب تم کسی کی حاجت پوری نہ کرو تو کہے گا، میں نے اپنی حاجت کا اظہار کیا لیکن تم نے مجھے پس پشت ڈال دیا۔ ظہری کا قول ہے کہ تم اپنے ساتھ سواری یا برتن رکھو جس سے مدد حاصل کرو۔ مَكَانَتُهُمْ اور مَكَانُهُمْ کا مفہوم ایک ہے۔ يَغْنَوْا زندہ رہے۔ يَأْيَسْ غمگین ہونا۔ آسَى رنجیدہ ہونا۔ حسن کا قول ہے کہ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ یہ مذاق میں کہتے تھے۔ مجاہد کا قول ہے کہ أَيْكَةٌ سایہ کا دن عذاب کے بادلوں کا ان پر سایہ افگن ہو جانا۔

حضرت یونس علیہ السلام۔ ارشاد ربانی ہے:
اور بے شک یونس پیغمبروں سے ہے ... تا وَهُوَ مُلِيمٌ (سورۃ الصافات، آیت ۱۳۹ تا ۱۴۲)۔ مجاہد نے کہا گنہگار۔ الْمَشْحُونِ بھری ہوئی۔ پس اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا۔ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ پھر ہم نے اسے زمین پر ڈالا جبکہ وہ بیمار تھا اور ہم نے اس پر ایک درخت اگا دیا۔ تنے کے بغیر کدو کی بیل یا کوئی اور بیل اور اسے ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف بھیجا پس وہ ایمان لے آئے اور فائدہ حاصل کرتا ہے ایک مدت تک اور مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اسے پکارا تو وہ غم زدہ تھا۔ مَكْظُومٌ كَظِيمٌ سے بنا ہے یعنی مغموم۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں حضرت یونس سے بہتر ہوں۔ مسدد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یونس بن متی سے۔

٦٣٧۔ حدثنا حفص حدثنا شعبة عن قتادة عن أبي العالية عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما ينبغي لعبد أن يقول إني خير من يونس بن متى ونسبه إلى أبيه.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں اور آپ نے ان کی ان کے والد کی طرف نسبت کی۔

٦٣٨۔ حدثنا يحيى بن بكير عن الليث عن عبد العزيز بن أبي سلمة عن عبد الله بن الفضل عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه قال بينما يهودي يعرض سلعته أعطي بها شيئا كرهه فقال لا والذي اصطفى موسى على البشر فسمعه رجل من الأنصار فقام فلطم وجهه وقال تقول والذي اصطفى موسى على البشر والنبي صلى الله عليه وسلم بين أظهرنا فذهب إليه فقال أبا القاسم إن لي ذمة وعهدا فما بال فلان لطم وجهي فقال لم لطمت وجهه فذكره فغضب النبي صلى الله عليه وسلم حتى رئي في وجهه ثم قال لا تفضلوا بين أنبياء الله فإنه ينفخ في الصور فيصعق من في السموات ومن في الأرض إلا من شاء الله ثم ينفخ فيه أخرى فأكون أول من بعث فإذا موسى آخذ بالعرش فلا أدري أحوسب بصعقته يوم الطور أم بعث قبلي ولا أقول إن أحدا أفضل من يونس بن متى.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ کوئی یہودی اپنا سامان فروخت کر رہا تھا۔ اسے جو قیمت دی جا رہی تھی اس پر وہ راضی نہ تھا۔ پس کہنے لگا۔ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا۔ یہ اتنے میں یہ بات ایک انصاری نے سن لی تو کھڑے ہو کر اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا تم کہتے ہو کہ حضرت موسیٰ کو ساری نوع بشر سے چنا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم ہم میں جلوہ افروز ہیں۔ وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ اے ابوالقاسم! میں ذمی اور معاہد ہوں۔ فلاں کا کیا حال ہے جس نے میرے منہ پر طمانچہ مارا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا؟ انہوں نے واقعہ عرض کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو غصہ آیا اور غصے کے آثار چہرۂ انور سے نمایاں ہونے لگے۔ پھر فرمایا انبیائے کرام میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو کیونکہ جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان میں جتنی مخلوق ہے سب بے ہوش ہو جائے گی۔ مگر جس کو اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرشِ الٰہی کو پکڑے کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کوہِ طور کی بیہوشی کا بدلہ ہو گا یا وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے۔ میں تو یہ نہیں کہتا

٦٣٩۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة عن سعد بن إبراهيم سمعت حميد بن عبد الرحمن عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغي لعبد أن يقول أنا خير من يونس بن متى.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے افضل ہوں

باب ۳۳ واسألهم عن القرية التي كانت

بنی اسرائیل کا ہفتے کی حد توڑنا۔

حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ يُجَاوِزُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا شَوَارِعَ إِلَى قَوْلِهِ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ بَئِيسٍ شَدِيدٍ.

باب ۳۳۳ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا. الزُّبُرُ الْكُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُورٌ زَبَرْتُ كَتَبْتُ. وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ. قَالَ مُجَاهِدٌ سَبِّحِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ الدُّرُوعَ. وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ الْمَسَامِيرِ وَالْحَلَقِ وَلَا يُدِقَّ الْمِسْمَارَ فَيَتَسَلْسَلَ وَلَا يُعَظِّمْ فَيَفْصِمَ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ.

۳۰۶۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ. رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۰۶۴. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ لَهُ

ارشادِ ربانی ہے۔ اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا جو دریا کے کنارے تھی، جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے۔ (سورہ الاعراف، آیت ۱۶۳) یعنی حد سے نکلتے اور ہفتے کے بارے میں تجاوز کرتے تھے۔ جب ہفتے کے روز ان کے پاس مچھلیاں آتیں۔ شُرَّعًا پانی پر ابھری ہوئی۔ کُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِیْنَ، بِعَذَابٍ بَئِیْسٍ، سخت۔

حضرت داؤد علیہ السلام۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ اور داؤد کو زبور عطا فرمائی (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۵۵)۔ الزبر سے مراد کتابیں اور زبور اس کا واحد ہے۔ زبرت بمعنی کتبت لکھا۔ نیز فرمایا۔ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا فضل دیا۔ اے پہاڑو! اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو، اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کیا کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ (سورۂ السبا، آیت ۱۰، ۱۱) مسمار و زرہ بنانے کی کیلیں اور حلقے۔ پس نہ انہیں پتلی رکھو کہ ڈھیلی رہیں اور نہ موٹی بنا کر ٹوٹ جائیں۔ اور فرمایا۔ اور تم سب نیکی کرو، بیشک میں تمہارے کام دیکھ رہا ہوں (آیت ۱۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن (زبور) آسان فرما دیا گیا تھا۔ یہ اپنی سواری کو تیار کرنے کا حکم دیتے اور سواری پر زین کسی جائے اس سے پہلے ساری زبور پڑھ لیتے تھے اور صرف اپنے ہاتھ کی کمائی ہوئی روزی کھاتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ سے اسے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچائی گئی کہ میں نے یہ کہا ہے کہ خدا کی قسم، میں زندگی بھر جتنے دن روزہ رکھا کروں گا اور جتنی راتوں کو قیام کیا کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے یہ کہا ہے کہ میں زندگی بھر جتنے دن کو روزے رکھا کروں گا اور جتنی راتوں کو قیام کیا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَأَصُوْمَنَّ النَّھَارَ وَلَأَقُوْمَنَّ اللَّیْلَ مَا عِشْتُ قُلْتُ قَدْ قُلْتُہٗ قَالَ إِنَّکَ لَا تَسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّھْرِ ثَلٰثَۃَ أَیَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَۃَ بِعَشْرِ أَمْثَالِھَا وَذٰلِکَ مِثْلُ صِیَامِ الدَّھْرِ فَقُلْتُ إِنِّیْ أُطِیْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَأَفْطِرْ یَوْمَیْنِ قَالَ قُلْتُ إِنِّیْ أُطِیْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَأَفْطِرْ یَوْمًا وَذٰلِکَ صِیَامُ دَاوٗدَ وَھُوَ عَدْلُ الصِّیَامِ قُلْتُ إِنِّیْ أُطِیْقُ أَفْضَلَ مِنْہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ

٦٤٢۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ أَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِی الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّکَ تَقُوْمُ اللَّیْلَ وَتَصُوْمُ النَّھَارَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّکَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ ھَجَمَتِ الْعَیْنُ وَنَفِھَتِ النَّفْسُ صُمْ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ ثَلٰثَۃَ أَیَّامٍ فَذٰلِکَ صَوْمُ الدَّھْرِ أَوْ کَصَوْمِ الدَّھْرِ قُلْتُ إِنِّیْ أَجِدُنِیْ قَالَ مِسْعَرٌ یَعْنِیْ قُوَّۃً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَکَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا وَلَا یَفِرُّ إِذَا لَاقٰی۔

باب ۲۲ أَحَبُّ الصَّلٰوۃِ إِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ وَأَحَبُّ الصِّیَامِ إِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ عَلِیٌّ وَھُوَ قَوْلُ عَائِشَۃَ مَا أَلْفَاہُ السَّحَرُ عِنْدِیْ إِلَّا نَائِمًا۔

کروں گا۔ میں نے جواب دیا، ہاں میں کہتا ہوں۔ فرمایا، تم یہ نہیں کر سکو گے۔ یوں کرو کہ روزے رکھا کرو اور چھوڑا بھی کرو۔ راتوں کو قیام بھی کرو اور سویا بھی کرو۔ لہٰذا مہینے میں تین دن کے روزے رکھ لیا کرو، کیونکہ نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزے رکھنے جیسی بات ہو جائے گی۔ عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو ایک روزہ رکھ کر دو روز خالی چھوڑ دیا کرو۔ عرض گزار ہوا، میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا، تو ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن نہ رکھو۔ یہ داؤدی روزہ ہے اور سب سے معتدل روزہ۔ عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا، اس سے زیادہ میں فضیلت نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کیا میں تمہیں نہ بتاؤں جس سے تم دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو ہمیشہ قیام کرنے والے شمار ہو جاؤ؟ میں عرض گزار ہوا، ضرور بتائیے۔ فرمایا، اگر واقعی تم وہی کرو تو آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور اعضاء تھک جائیں گے۔ یوں کرو کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ یہ ہمیشہ روزہ رکھنے والی بات ہو جائے گی یا ایسی بات ہو جائے گی جیسے ہمیشہ روزے رکھے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اپنے اندر پاتا ہوں۔ مسعر کا قول ہے کہ طاقت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تو پھر داؤدی روزہ رکھو کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن چھوڑ دیتے۔ پس انہیں دشمن کے مقابلے سے بھاگنے کی نوبت پیش نہیں آتی تھی۔

داؤدی روزہ اور داؤدی قیام۔ داؤدی نماز اللہ تعالیٰ کو سب نمازوں سے پسند ہے اور داؤدی روزہ اللہ تعالیٰ کو سب روزوں سے پسند ہے۔ وہ آدھی رات تک سوتے، پھر تہائی رات قیام کرتے، اس کے بعد باقی چھٹا حصہ بھی سوتے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیا کرتے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا، میرے پاس رسول اللہ کو سوتے ہوئے سحر ہوتی۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو داؤدی روزہ سب روزوں سے پسند ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن چھوڑ دیتے۔ اللہ تعالیٰ کو داؤدی نماز سب نمازوں سے پسند ہے۔ وہ نصف رات تک سوتے، تہائی رات قیام کرتے پھر باقی چھٹا حصہ سوتے۔

بَابُ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ إِلَى قَوْلِهِ وَفَصْلَ الْخِطَابِ قَالَ مُجَاهِدٌ الْفَهْمُ فِي الْقَضَاءِ. وَلَا تُشْطِطْ لَا تُسْرِفْ. وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً يُقَالُ لِلْمَرْأَةِ نَعْجَةٌ وَيُقَالُ لَهَا أَيْضًا شَاةٌ وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا مِثْلُ وَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ ضَمَّهَا. وَعَزَّنِي غَلَبَنِي صَارَ أَعَزَّ مِنِّي أَعْزَزْتُهُ جَعَلْتُهُ عَزِيزًا فِي الْخِطَابِ يُقَالُ الْمُحَاوَرَةُ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ الشُّرَكَاءِ لَيَبْغِي إِلَى قَوْلِهِ إِنَّمَا فَتَنَّاهُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اخْتَبَرْنَاهُ. وَقَرَأَ عُمَرُ فَتَّنَّاهُ بِتَشْدِيدِ التَّاءِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ.

اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو، بیشک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے (سورۂ ص، آیت ۱۷) فَصْلَ الْخِطَابِ تک۔ مجاہد کا قول ہے کہ اس سے فیصلے کی سمجھ بوجھ مراد ہے۔ لَا تُشْطِطْ زیادتی نہ کر۔ وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً اس میں عورت کو نعجہ کہا ہے اور وہ شاۃ کے معنی میں آتا ہے۔ وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا، كَفَلَهَا زَكَرِيَّا کی طرح ہے، اپنے ساتھ ملا لیا۔ وَعَزَّنِي مجھ پر غالب آیا، میری نسبت طاقتور ثابت ہوا۔ أَعْزَزْتُهُ میں نے اسے غالب کر دیا۔ فِي الْخِطَابِ یہ محاورہ کے طور پر ہے۔ کہا تو نے دنبی کو اپنی دنبیوں میں ملانے کے لیے سوال کر کے زیادتی کی ہے اور بیشک اکثر شریک زیادتی کرتے ہیں ... إِنَّمَا فَتَنَّاهُ تک۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اس سے مراد ہے کہ ہم نے اسے آزمایا۔ حضرت عمر کی قراءت میں فَتَّنَّاهُ بعین تاء کی تشدید کے ساتھ ہے۔ پھر اس نے اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع لایا۔ (آیت ۲۴)

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَسْجُدُ فِي ص فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ حَتَّى أَتَى فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهِ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مجاہد نے دریافت کیا کہ کیا میں سورۂ ص میں سجدہ کروں، آپ نے آیت پڑھی۔ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ ... فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فرماتے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ حضرت انبیائے کرام کی پیروی کریں۔

۴۳۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ ص مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سورۂ ص کا سجدہ ضروری نہیں ہے لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

باب - قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ الرَّاجِعُ الْمُنِيبُ وَقَوْلِهِ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي وَقَوْلِهِ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ أَذَبْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ الْحَدِيدِ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ مَحَارِيبَ قَالَ مُجَاهِدٌ بُنْيَانٌ مَا دُونَ الْقُصُورِ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ كَالْحِيَاضِ لِلْإِبِلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْأَرْضِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ إِلَى قَوْلِهِ الشَّكُورُ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ الْأَرَضَةُ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ عَصَاهُ فَلَمَّا خَرَّ إِلَى قَوْلِهِ الْمُهِينِ. حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا الْأَصْفَادُ الْوَثَاقُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصَّافِنَاتُ صَفَنَ الْفَرَسُ رَفَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ حَتَّى تَكُونَ عَلَى طَرَفِ الْحَافِرِ الْجِيَادُ السِّرَاعُ جَسَدًا شَيْطَانًا رُخَاءً طَيِّبَةً حَيْثُ أَصَابَ حَيْثُ شَاءَ فَامْنُنْ أَعْطِ بِغَيْرِ حِسَابٍ بِغَيْرِ حَرَجٍ.

حضرت سلیمان علیہ السلام۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ، بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ہے (سورۂ ص، آیت ۳۰) لوٹنے والا، رجوع کرنے والا۔ اور اس کا قول کہ مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو۔ نیز اس کا قول کہ انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جو سلیمان کے ملک میں شیاطین پڑھتے تھے۔ اور ہوا کو سلیمان کے تابع کر دیا صبح کو ایک ماہ کی مسافت اور شام کو ایک ماہ کی مسافت طے کرا دیتی۔ اور ہم نے اس کے لیے لوہے کا چشمہ بہا دیا۔ اور جنات اس کے سامنے کام کرتے ...... مِنْ مَحَارِيبَ تک۔ بُنْيَانٌ محلات سے چھوٹی عمارتیں۔ اور تصاویر اور حوض جیسے لگن۔ ابن عباس کا قول ہے کہ زمین کے بڑے گڑھوں کی طرح وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ سے الشَّكُورُ تک۔ اور جب اس پر موت واقع ہو گئی تو دیمک نے ہی اس کی موت کا پتہ بتایا، جو اس کی لاٹھی کو کھا گئی اور جب وہ گر گیا ...... الْمُهِينِ۔ مال کی محبت کو اپنے رب کے ذکر سے قرآن کی کونچیں اور گردنیں کاٹنے لگے کیونکہ وہ ان کی گردن اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے رہے تھے۔ الْأَصْفَادُ بندھن۔ مجاہد کا قول ہے کہ صَافِنَاتٌ مشتق ہے صَفَنَ الْفَرَسُ سے۔ دونوں میں سے ایک پاؤں اٹھا کر سم کی نوک پر کھڑے ہو جانا۔ الْجِيَادُ تیز رفتار۔ جَسَدًا شیطان۔ رُخَاءً عمدہ، بہترین۔ حَيْثُ أَصَابَ جہاں چاہا۔ فَامْنُنْ عطا کرے۔ بِغَيْرِ حِسَابٍ بغیر تکلیف اور مضائقہ کے۔

۴۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبُطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا عِفْرِيتٌ مُتَمَرِّدٌ مِنْ إِنْسٍ أَوْ جَانٍّ مِثْلُ زِبْنِيَةٍ جَمَاعَتُهَا الزَّبَانِيَةُ.

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک شریر جن میرے پاس اچانک آیا تاکہ میری نماز تڑوا دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دی تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میرا ارادہ ہوا کہ اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ تم سب اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آگئی کہ اے رب! مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔ پس میں نے اسے ناکام لوٹا دیا۔ عفریت سے مراد سرکش ہے، خواہ انسان ہو یا جن۔ جیسے زبنیہ اس کی جمع الزبانیہ ہے۔

٦٣٧۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا أَحَدُ شِقَّيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ تِسْعِينَ وَهُوَ أَصَحُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا:۔ آج رات میں ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا۔ پس ہر عورت سوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ایک ساتھی نے ان سے کہا ان شاء اللہ، لیکن انہوں نے یہ الفاظ نہ کہے تو ایک کے سوا کوئی عورت حاملہ نہ ہوئی اور اس بچے کا بھی ایک پہلو بیکار تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اگر انہوں نے ان شاء اللہ کہا ہوتا تو بچے پیدا ہوکر ضرور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔ شعیب اور ابن ابوالزناد نے ۹۰ بیویوں کی روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے۔

٦٣٨۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ ثُمَّ قَالَ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ.

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا، مسجد حرام۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کون سی؟ فرمایا، پھر مسجد اقصیٰ۔ میں عرض گزار ہوا، ان دونوں کے درمیان کتنی مدت ہے؟ فرمایا، چالیس سال۔ پھر فرمایا، جہاں تجھے نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لیا کر، تیرے لیے وہ زمین ہی مسجد ہے۔

٦٣٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری اور

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ، وَقَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوُدَ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهِ لِلصُّغْرٰى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ.

بَابُ ۳۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ إِلٰى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ. وَلَا تُصَعِّرْ: الْإِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ.

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ فَنَزَلَتْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ.

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ

لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی تو پروانے اور دوسرے کیڑے اس میں آ گرنے لگے۔ پھر فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی گود میں اس کا بیٹا تھا۔ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک لڑکے کو لے کر بھاگ گیا۔ ساتھی عورت نے اسے بتایا کہ تمہارے لڑکے کو بھیڑیا لے گیا ہے دوسری کہنے لگی کہ تمہارا لڑکا لے گیا ہے۔ وہ اپنا جھگڑا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں۔ آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ پھر وہ دونوں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں۔ اور انہیں واقعہ بتایا۔ انہوں نے کہا چھری لاؤ۔ میں برابر کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو دے دیتا ہوں۔ چھوٹی عورت کہنے لگی، اللہ آپ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے یہ بیٹا اسی کا ہے۔ پس آپ نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ سکین کا لفظ میں نے اسی روز سنا ورنہ ہم چھری کے لیے مُدیہ کہا کرتے تھے۔

حضرت لقمان کا بیان۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کر... مختال فخور۔ (سورۂ لقمان، آیت ۱۲ تا ۱۸) ولا تصعر منہ نہ پھیر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت "الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم" نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کرتا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرا، بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے (سورۂ لقمان آیت ۱۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت "الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم" (سورۃ الانعام آیت ۸۲) نازل ہوئی تو اس نے مسلمانوں پر خوف طاری کر دیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ایسا کون ہے جو اپنی جان پر ظلم نہیں کرتا؟ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا جو لقمان نے نصیحت کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے! اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا، بیشک

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ.

شرک بڑا ظلم ہے۔ (سورۂ لقمان، آیت ۱۳)

باب ۳۳۳ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ الْآيَةَ. فَعَزَّزْنَا قَالَ مُجَاهِدٌ شَدَّدْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ.

ان کے لیے گاؤں والوں کی مثال بیان کرو۔

مجاہد نے کہا کہ فعززنا سے ہم نے مضبوط کیا مراد ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ طائرکم سے تمہاری مصیبتیں مراد ہیں۔

باب ۳۳۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا. إِذْ نَادٰى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا. قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا إِلٰى قَوْلِهِ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. مِثْلًا يُقَالُ رَضِيًّا مَرْضِيًّا عِتِيًّا عَصِيًّا عَتَا يَعْتُو! قَالَ رَبِّ أَنّٰى يَكُونُ لِي غُلَامٌ إِلٰى قَوْلِهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا. وَيُقَالُ صَحِيحًا فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحٰى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا فَأَوْحٰى فَأَشَارَ يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ إِلٰى قَوْلِهِ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا حَفِيًّا لَطِيفًا عَاقِرًا. الذَّكَرُ وَالْأُنْثٰى سَوَاءٌ.

حضرت زکریا علیہ السلام۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یہ مذکور ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی، جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا۔ عرض کی اے میرے رب! میری ہڈی کمزور ہو گئی اور سر سے بڑھاپے کا بھبوکا پھوٹا ۔۔۔ قبل سمیا (سورۂ مریم، آیت ۳ تا ۷)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ رضیا مرضیا کی طرح ہے۔ عتیا نافرمان، عتا یعتو سے ہے۔ عرض کی اے میرے رب! میرے لڑکا کس طرح ہوگا ۔۔۔ لیال سویا تک۔ اس سے مراد صحیح سالم ہے۔ پھر وہ محراب سے اپنی قوم کے پاس آیا۔ ہم نے وحی فرمائی ان کے لیے کہ صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔ فاوحی اشارہ کیا۔ اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے پکڑو ۔۔۔ یبعث حیا تک۔ حفیا مہربان۔ عاقرا اس بارے میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں۔

۳۱۵۲۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةٍ أُسْرِيَ بِهِ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ.

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ پھر اوپر چڑھے۔ یہاں تک کہ دوسرا آسمان آگیا۔ پس اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل۔ دریافت کیا، تمہارے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ جب وہاں پہنچا تو حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کو دیکھا، یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرئیل نے کہا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ کو سلام کرو۔ میں نے دونوں کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب کے بعد کہا، بھائی صالح اور نبی صالح مرحبا۔

باب ۳۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا

حضرت مریم کا بیان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اور کتاب میں مریم کو یاد کرو، جب اپنے گھر والوں سے مشرق کی طرف

إِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ إِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ إِلٰى قَوْلِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاٰلُ عِمْرَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَاٰلِ يٰسِيْنَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَيُقَالُ اٰلُ يَعْقُوْبَ أَهْلُ يَعْقُوْبَ فَإِذَا صَغَّرُوْا اٰلَ ثُمَّ رَدُّوْهُ إِلَى الْأَصْلِ قَالُوْا أُهَيْلٌ

۳۰۵۳ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَإِنِّيْ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

بَابٌ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ. ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُوْنَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُوْنَ يُقَالُ يَكْفُلُ يَضُمُّ كَفَلَهَا ضَمَّهَا مُخَفَّفَةً لَيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدُّيُوْنِ وَشِبْهِهَا.

۳۰۵۴ ۔ حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَآئِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيْجَةُ.

ایک جگہ الگ گئی (سورۂ مریم، آیت ۱۶)۔ اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا، اے مریم! اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی (سورۂ آل عمران، آیت ۴۵)۔ بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے (سورۂ آل عمران، آیت ۳۳)۔ آل یاسین اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا بیشک ابراہیم کے سب سے نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی۔ آل یعقوب حضرت یعقوب کے اہل خانہ ہیں، اصل میں یہ لفظ اہل ہے، تصغیر کے باعث اصل کی جانب لوٹاتے ہیں جیسے اُہَیل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب بھی کوئی آدمی پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو چھوتا ہے اور شیطان کے چھونے کی وجہ سے ہی وہ چیختا چلاتا ہے ماسوائے مریم اور ان کے صاحبزادے کے۔ پھر حضرت ابوہریرہ یہ آیت پڑھا کرتے: وَإِنِّيْ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (سورۂ آل عمران، آیت ۳۶)

حضرت مریم کا انتخاب۔ اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! بے شک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب ستھرا کیا اور آج سارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا۔ اے مریم! اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لیے سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔ یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہے اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۴۲ تا ۴۴)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اپنے وقت کی بہترین عورت مریم بنت عمران ہیں اور اپنے وقت کی بہترین عورت خدیجہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا يَمَصُّهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَصُّ إِصْبَعَهُ ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنْ الْجَبَابِرَةِ وَهَذِهِ الْأَمَةُ يَقُولُونَ سَرَقْتِ زَنَيْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ.

٦٥٨ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح و حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ لَقِيتُ مُوسَى قَالَ فَنَعَتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ وَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

٦٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنَ الرِّجَالِ

کی ایک عورت دودھ پلا رہی تھی تو اس کے پاس سے ایک خوبصورت سوار گزرا، وہ کہنے لگی، یا اللہ! میرے اس بیٹے کو اس جیسا بنا دینا۔ بچے نے اس کی پستان چھوڑ دی، سوار کی جانب متوجہ ہوا اور کہا اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ اس کے بعد پھر پستان چوسنے لگا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں گویا میں اب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انگلی چوستے دیکھ رہا ہوں۔ پھر اس کے پاس سے ایک لونڈی کا گزر ہوا۔ کہنے لگی اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا۔ لڑکے نے اس کا پستان چھوڑ دیا اور کہنے لگا، اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنانا۔ اس نے بچے سے پوچھا، یہ کیوں؟ جواب دیا وہ سوار ظالموں میں سے ہے اور اس عورت کو لوگ کہتے ہیں کہ چوری کرتی ہے، حالانکہ یہ ان میں سے کوئی کام نہیں کرتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، شب معراج میری حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں یوں بتایا کہ وہ دبلے پتلے اور دراز قد سیدھے بالوں والے ہیں جیسے قبیلہ شنوءہ کے۔ آپ نے فرمایا میری حضرت عیسیٰ سے بھی ملاقات ہوئی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان فرمایا کہ میانہ قد، سرخ رنگ والے اور ایسے تروتازہ ہیں گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں۔ اور میں حضرت ابراہیم کی ساری اولاد میں ان سے زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا ان میں جو مرغوب خاطر ہو لے لیجئے۔ میں نے دودھ لے کر پی لیا۔ پس کہا گیا کہ آپ نے فطرت کی راہ پائی ہے یا آپ نے فطرت کو پا لیا ہے۔ اگر آپ شراب لیتے تو امت گمراہ ہو جاتی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (شب معراج) میں نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ تو سرخ رنگ، گھنگریالے بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں، رہے موسیٰ تو وہ گندمی رنگ، اور سیدھے بالوں والے تھے گویا قبیلہ

الزُّطِّ.

۶۶۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعَرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ

۶۶۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَا وَاللهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسَى أَحْمَرُ وَلٰكِنْ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ هَلَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

۶۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ.

زط کے فرد ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز لوگوں میں دجّال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے جبکہ مسیح دجّال کانا ہوگا۔ اس کی داہنی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور۔ میں نے آج رات خواب میں ایک شخص کو کعبہ کے پاس دیکھا، جس کا رنگ گندمی ہے، بال کندھوں تک اور صاف سیدھے ہیں گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کعبے کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال گھنگریالے ہیں، داہنی آنکھ سے کانا ہے، جنہیں میں نے دیکھا ہے ان میں سے ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے کندھے پر رکھ کر کعبے کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ دجّال ہے۔ اسے عبید اللہ نے بھی نافع سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ سرخ رنگ کے ہیں، بلکہ آپ نے فرمایا ایک روز میں خواب میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا تو ایک آدمی کو دیکھا جس کا رنگ گندمی ہے، سیدھے بال ہیں، دو آدمیوں سے ٹیک لگا کر چل رہا ہے، اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا سر سے بال نچوڑ رہا ہے۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ ابن مریم ہیں۔ میں نے نگاہِ التفات سے دیکھا تو ایک اور نظر آیا جس کا رنگ سرخ، جسم موٹا اور بال گھنگریالے ہیں۔ وہ داہنی آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی آنکھ جیسے پھولا ہوا انگور جیسی ہے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجّال ہے۔ لوگوں میں وہ ابن قطن سے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں ابن مریم کے سب سے نزدیک ہوں اور سارے انبیاء علاتی اولاد کی طرح ہیں۔ میرے اور حضرت عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

عَنْ أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ذُكِرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ هُمُ الْمُرْتَدُّونَ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

اور بائیں جانب سے میرے چند ساتھیوں کو پکڑ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا یہ تو میرے صحابی ہیں۔ کہا جائے گا کہ یہ بیشک مرتد ہو گئے تھے اور آپ سے جدا ہوتے ہی یہ اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے پس میں وہ کہوں گا جو عبد صالح عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا کہ۔۔ اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے۔۔۔ الحکیم۔ (سورۃ المائدہ، آیت ۱۱۷، ۱۱۸) محمد بن یوسف

بَابُ ۲۳۹ نُزُوْلِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نازل ہونا۔

۶۶۸ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے عنقریب تم میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، وہ حاکم عادل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا، یہاں تک کہ ایک سجدہ کو دنیا وما فیہا سے بہتر خیال کیا جائے گا، پھر حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔ (سورۃ النساء، آیت ۱۵۹)

۶۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ عقیل اور اوزاعی نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر موجود ہیں اور قریب قیامت کے نزدیک خروج دجال کے وقت ان کا آسمان سے نزول ہوگا۔ وہ دجال کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے۔ نبی ہوتے ہوئے وہ امت محمدیہ کے ایک فرد کی حیثیت میں باقی دنیاوی زندگی گزاریں گے وہ شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اجتہادی مسائل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اجتہاد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہاد سے ملتا جلتا ہوگا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فہم گویا فہم نبوت کے بالکل قریب تھا۔ اس وقت حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی قیادت کر رہے ہوں گے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مسلمانوں کی لیڈرشپ سنبھالنے کے لیے عرض کریں گے لیکن امام مہدی قیادت پر بحال رکھیں گے اس حدیث میں اسی بات کا ذکر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ ۲۴۰ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بنی اسرائیل کے واقعات۔

عليه وسلم طفق يطرح خميصة على وجهه فإذا اغتم كشفها عن وجهه فقال وهو كذلك لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد يحذر ما صنعوا

۶۷۲۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن فرات القزاز قال سمعت أبا حازم قال قاعدت أبا هريرة خمس سنين فسمعته يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وإنه لا نبي بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون قالوا فما تأمرنا قال فوا ببيعة الأول فالأول أعطوهم حقهم فإن الله سائلهم عما استرعاهم.

۶۷۳۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم حدثنا أبو غسان قال حدثني زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لتتبعن سنن من قبلكم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتى لو سلكوا جحر ضب لسلكتموه قلنا يا رسول الله اليهود والنصارى قال فمن.

۶۷۴۔ حدثنا عمران بن ميسرة حدثنا عبد الوارث حدثنا خالد عن أبي قلابة عن أنس رضي الله عنه قال ذكروا النار والناقوس فذكروا اليهود والنصارى فأمر بلال أن يشفع الأذان وأن يوتر الإقامة.

۶۷۵۔ حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها كانت تكره أن يجعل يده في خاصرته وتقول إن اليهود تفعله. تابعه شعبة

پر سے ہٹا دیا۔ اسی حالت میں آپ نے فرمایا۔ یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت جنہوں نے انبیائے کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ ان کے اس فعل سے بچنا چاہیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے بنی اسرائیل کے انبیاء لوگوں پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے، ہاں عنقریب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ لوگ عرض گزار ہوئے، آپ ہمیں ان کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، یکے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرتے رہنا اور ان کی اطاعت کا حق ادا کرتے رہنا۔ پس اللہ تعالیٰ جو انہیں حکمران بنائے گا وہی حقوق کے بارے میں ان سے باز پرس کرے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ضرور تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طور اطوار کی اندھی پیروی کرو گے یعنی بالشت کے برابر بالشت اور ہاتھ کے برابر ہاتھ، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں جا گھسو گے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا ان سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا، اور کون ہوتے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اطلاع نماز کے لیے، لوگوں نے آگ جلانے اور ناقوس بجانے کا مشورہ دیا پھر یہود و نصاریٰ کے طریقوں کا ذکر ہوا (آخر میں) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان دوہری کہیں اور اقامت اکہری۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہیں کوکھ پر ہاتھ رکھنا ناپسند تھا اور فرماتی تھیں کہ ایسا یہود کرتے ہیں۔ شعبہ نے بھی اعمش سے اسے روایت

عَنِ الْأَعْمَشِ.

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ أَلَا فَأَنْتُمُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ أَلَا لَكُمُ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللَّهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيهِ مَنْ شِئْتُ.

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَاتَلَ اللَّهُ فُلَانًا أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا تَابَعَهُ جَابِرٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوا

کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہاری مزدوری کے وقت کی مثال ایسی ہے جیسی نماز عصر سے غروب آفتاب تک کی مثال۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کے اوقات کار کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مزدور لگائے کہ کون ہے جو ایک قیراط کے بدلے دوپہر تک کام کرے؟ پس یہود نے ایک قیراط کے بدلے دوپہر تک کام کیا۔ پھر اس نے کہا، کون ہے جو دوپہر سے عصر تک ایک قیراط کے عوض کام کرے؟ پس نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک قیراط کے بدلے کام کیا۔ پھر اس نے کہا، کون ہے جو عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے؟ پس وہ تم ہو، جنہوں نے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کام کیا اور اجرت میں دو دو قیراط پائے۔ خبردار ہو جاؤ کہ تمہارا اجر دگنا ہے۔ اس پر یہود و نصاریٰ ناراض ہو کر کہنے لگے۔ ہم نے کام زیادہ کیا مزدوری تھوڑی ملی۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ کیا میں نے تمہیں تمہارے حق سے کچھ کم دیا ہے؟ جواب دیا، نہیں۔ فرمایا، یہ تو میرا فضل ہے کہ جس کو جتنا چاہوں دے دوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے سنا، اللہ تعالٰی فلاں کو غارت کرے، کیا اسے معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اللہ تعالٰی نے یہود پر لعنت فرمائی کہ ان پر چربی حرام کی گئی تھی لیکن وہ اسے پگھلا کر فروخت کر دیا کرتے تھے۔ اس کی حضرت جابر نے بھی حضرت ابوہریرہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے سیکھ کر دوسروں کو پہنچاؤ خواہ ایک ہی آیت ہو۔ اور بنی اسرائیل کے واقعات بیان

عني ولو آية وحدثوا عن بني إسرائيل ولا حرج ومن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار.

٦٧٩ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني إبراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب قال قال أبو سلمة بن عبد الرحمن إن أبا هريرة رضي الله عنه قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن اليهود والنصارى لا يصبغون فخالفوهم

٦٨٠ - حدثني محمد قال حدثني حجاج حدثنا جرير عن الحسن حدثنا جندب بن عبد الله في هذا المسجد وما نسينا منذ حدثنا وما نخشى أن يكون جندب كذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان فيمن كان قبلكم رجل به جرح فجزع فأخذ سكينا فحز بها يده فما رقأ الدم حتى مات قال الله تعالى بادرني عبدي بنفسه حرمت عليه الجنة.

باب ۴۵۱ حديث أبرص وأعمى وأقرع في بني إسرائيل.

٦٨١ - حدثني أحمد بن إسحاق حدثنا عمرو بن عاصم حدثنا همام حدثنا إسحاق بن عبد الله قال حدثني عبد الرحمن بن أبي عمرة أن أبا هريرة حدثه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم وحدثني محمد حدثنا عبد الله بن رجاء أخبرنا همام عن إسحاق بن عبد الله قال أخبرني عبد الرحمن بن أبي عمرة أن أبا هريرة رضي الله عنه حدثه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن ثلاثة في بني إسرائيل أبرص وأقرع وأعمى بدا لله أن يبتليهم فبعث إليهم ملكا فأتى الأبرص فقال أي شيء أحب إليك قال لون

کرنے میں کوئی حرج نہیں اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک یہود و نصاریٰ اپنے بالوں کو نہیں رنگتے لیکن تم ان کے خلاف کیا کرو۔

حسن سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسجد میں حدیث بیان کی جس وقت سے ہم بھولے نہیں ہیں یہ خوف کہ جندب نے رسول خدا پر جھوٹ بولا ہو۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو زخم آگیا۔ اس نے بے قرار ہو کر چھری لی اور اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا خون اتنا جاری ہوا کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے خود فیصلہ کرکے میرے حکم پر سبقت کی ہے لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام کردی۔

بنی اسرائیل کے کوڑھی، اندھے اور گنجے کا واقعہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے (۱) کوڑھی (۲) اندھا (۳) گنجا۔ انہیں آزمانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ کوڑھی کے پاس آکر پوچھنے لگا، تجھے کون سی چیز سب سے پسند ہے؟ کہنے لگا کہ اچھا رنگ اور خوب صورت جلد تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اسے اچھا رنگ اور خوبصورت جلد دے دی۔ پھر پوچھا تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ کہنے لگا اونٹ یا گائے۔ راوی کو اس میں شک ہے کہ کوڑھی اور گنجے میں سے کس نے اونٹ مانگا اور کس نے گائے۔ اسے گابھن اونٹنی دے دی گئی اور

حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ
فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ
أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ هُوَ
شَكَّ فِي ذَلِكَ إِنَّ الأَبْرَصَ وَالأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا
الإِبِلُ وَقَالَ الآخَرُ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ
يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ
إِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا قَدْ قَذِرَنِي
النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ
فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً
حَامِلاً وَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ
شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ
بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ
فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً
وَالِدًا فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ
مِنْ إِبِلٍ وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ غَنَمٍ
ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ
رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلاَ
بَلاَغَ الْيَوْمَ إِلاَّ بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي
أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَ
الْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ
إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ
تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ
فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ
كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الأَقْرَعَ فِي
صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِ
هَذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا فَقَالَ
إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَ
أَتَى الأَعْمَى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ
وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي

کہا، تجھے اس میں برکت ہو۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا
اور کہنے لگا، تجھے کون سی چیز زیادہ پیاری ہے؟ وہ کہنے لگا، خوبصورت
بال اور یہ گنج جاتی رہے تاکہ لوگ میری عزت کریں۔ فرشتے نے
ہاتھ پھیرا تو گنج پن جاتا رہا اور خوب صورت بال اسے دے
دیئے۔ پوچھا، تجھے کونسا مال زیادہ پیارا ہے؟ جواب دیا، گائے
پس اسے گابھن گائے دی اور کہا، تجھے اس میں برکت ہو۔
پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور دریافت کیا، تجھے کیا چیز پسند
ہے؟ وہ کہنے لگا، اللہ تعالیٰ میری بینائی لوٹا دے، تاکہ میں لوگوں
کو دیکھوں۔ اس نے ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی
لوٹا دی۔ پھر دریافت کیا، تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟
کہنے لگا، بکری۔ فرشتے نے اسے گابھن بکری دے دی۔ تینوں
کے جانوروں نے خوب بچے جنے یہاں تک کہ اس کے اونٹوں
سے وادی بھر گئی، دوسرے کی گایوں سے اور تیسرے کی بکریوں سے۔
پھر فرشتہ کوڑھی کے پاس اس کی سابقہ شکل و صورت میں گیا اور
کہنے لگا، میں غریب آدمی ہوں، مسافری میں زاد راہ ختم ہو گیا
ہے، خدا کے سوا منزل مقصود پر کوئی پہنچانے والا نہیں اور پھر آپ
کا، تمہیں خدا اور تیرے سوا میں تم سے اسی خدا کے نام پر سوال کرتا ہوں جس
نے تمہیں اچھا رنگ، اچھی جلد اور دولت عطا فرمایا کہ اس سفر میں
میرے پہنچنے کا بندوبست کر دو۔ کہنے لگا، میں نے بہت
سے لوگوں کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ فرشتے نے کہا، شاید میں
تمہیں پہچانتا ہوں۔ کیا تم کوڑھی نہیں تھے کہ لوگ تم سے نفرت
کرتے تھے۔ غریب تھے تو اللہ تعالیٰ نے مال دیا۔ کہنے لگا،
یہ مال تو مجھے آباؤ اجداد کی میراث میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا،
اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلی حالت پر کر دے۔ پھر فرشتہ
گنجے کے پاس اس کی سابقہ شکل و صورت میں آیا اور اس سے بھی
اسی طرح کہا جو کوڑھی سے کہا تھا اور اس نے بھی کوڑھی کی طرح
سوال رد کر دیا۔ فرشتے نے کہا، اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں
پہلی حالت پر کر دے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس اس کی صورت
میں آ کر کہنے لگا، میں غریب مسافر ہوں، سفر میں زاد راہ ختم ہو گیا

سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِي وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ. فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ.

خدا اور تمہارے سوا منزلِ مقصود پر پہنچانے والا اور کوئی نہیں۔ میں تم سے اس ذات کے لیے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس نے تمہاری بینائی واپس لوٹائی، تاکہ میں سفر طے کر سکوں۔ جواب دیا۔ واقعی میں اندھا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر بینائی دی، میں غریب تھا مجھے غنی کیا۔ پس تم جتنا مال چاہو لے لو۔ خدا کی قسم، میں آج تمہیں ہرگز نہیں روکوں گا جو تم اللہ کے لیے لوگے۔ فرشتے نے کہا، مال اپنے پاس رکھو۔ تم تینوں کو آزمایا گیا ہے تم سے اللہ راضی اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پارہ — ١٤

بَابُ ٣٥٢ حَدِيْثُ الْغَارِ

٣٠٩۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّهُ وَاللّٰهِ يَا هٰؤُلَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَأَنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا فَقَالَ لِي إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ فَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا

غار کا واقعہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واقعہ یہ ہے کہ تم سے اگلے لوگوں میں سے تین آدمی سفر کر رہے تھے کہ بارش آ گئی وہ ایک غار میں داخل ہو گئے۔ سو اتفاق کہ غار کا راستہ ایک پتھر سے بند ہو گیا وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، تمہیں اب سچائی کے سوا کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ تم میں سے ہر آدمی اس کام کو بیان کر کے دعا کرے جس میں وہ خود کو سچا سمجھتا ہے۔ پس ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے تین صاع چاولوں پر ایک مزدور رکھا تھا۔ وہ اپنے چاول میرے پاس چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کے چاول بو دیے۔ ان سے اتنا غلہ ہوا کہ میں نے کئی گائے خرید لیں۔ پھر وہ اپنی مزدوری لینے آیا تو میں نے اس سے کہا، یہ گائیں تیری ہیں، انہیں لے جا۔ وہ کہنے لگا، میں نے تو صرف تین صاع چاول لینے تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ گائیں انہی تین صاع چاولوں سے خریدی ہوئی ہیں پس وہ انہیں ہانک کر لے گیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے محض تیرے خوف سے کیا تھا تو ہمارا غم دور فرما دے۔ پس وہ پتھر تھوڑا سا ہٹ گیا۔ دوسرا کہنے لگا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے والدین بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے میں روزانہ رات کو انہیں بکریوں کا دودھ پلایا کرتا تھا۔ ایک رات جب میں دودھ لے کر حاضر ہوا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ اس وقت میرے اہل و عیال بھوک سے تڑپ رہے تھے۔ میری عادت تھی کہ پہلے اپنے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا پھر اپنے بال بچوں کو۔ میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور یہ بھی ناگوار ہوا کہ دودھ پلائے بغیر انہیں چھوڑ کر

وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوعِ فَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ عَمٍّ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَقَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا.

باب ۲۵۳

۶۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتِ ابْنِي حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِي الثَّدْيِ وَمُرَّ بِامْرَأَةٍ تُجَرَّرُ وَيُلْعَبُ بِهَا فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ أَمَّا الرَّاكِبُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَهَا تَزْنِي وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَيَقُولُونَ تَسْرِقُ وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ.

چھوڑ دیا۔ پس میں صبح تک ان کے انتظار میں وہیں کھڑا رہا۔ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیرے خوف سے کیا تھا تو ہماری مشکل آسان فرما دے۔ لہٰذا پتھر تھوڑا سا اور ہٹ گیا، یہاں تک کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ تیسرا شخص کہنے لگا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جو مجھے سب سے پیاری تھی اور میں دل و جان سے اسے چاہتا تھا۔ میرا منشا تھا کہ اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کروں لیکن وہ سو دینار کے بغیر رضامند نہیں ہوتی تھی۔ میں نے تگ و دو کی تو سو دینار حاصل ہو گئے تو میں نے اس کے سپرد کر دیئے۔ اس نے خود کو میرے سامنے پیش کر دیا۔ جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو کہنے لگی: اللہ سے ڈرو اور شرعی حق کے بغیر بکارت کو نہ توڑو۔ میں اسی طرح اٹھ کھڑا ہوا اور سو دینار بھی چھوڑ دیئے۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے ایسا صرف تیرے خوف سے کیا تھا، تو ہمیں راستہ عطا فرما دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں راستہ دے دیا اور وہ باہر نکل آئے۔

بعض متفرق حالات و واقعات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک سوار اس کے پاس سے گزرا۔ کہنے لگی: اے اللہ! مرنے سے پہلے میرے بیٹے کو اس سوار جیسا کر دینا۔ بچے نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا اور پھر پستان چوسنے لگا۔ پھر ایک عورت گزری جسے لوگ گھسیٹتے اور اس سے کھیل رہے تھے۔ وہ عورت کہنے لگی: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس عورت جیسا نہ بنانا۔ بچے نے کہا: اے اللہ! مجھے ایسا ہی بنانا۔ پھر کہا کہ وہ سوار کافر ہے اور یہ عورت ایسی ہے کہ لوگ اس پر زنا کا الزام لگائیں تو کہتی ہے: میرے لیے اللہ کافی ہے۔ اگر اس کے متعلق کہیں کہ یہ چوری کرتی ہے تو یہ کہتی ہے: میرے لیے اللہ کافی ہے۔

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک کتا کسی کنوئیں کے گرد گھوم رہا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ عنقریب پیاس سے مرجائے گا۔ اسی اثنا میں بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کا ادھر سے گزر ہوا۔ اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس سے پانی نکال کر کتے کو پلا دیا۔ اس عمل کی وجہ سے اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ وَكَانَتْ فِي يَدَيْ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ

حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جس سال حج کیا تو منبر پر پاسبان کے ہاتھوں سے بالوں کا ایک گچھا لے کر فرمایا۔ اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں! میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح بال جوڑنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ فرمایا کرتے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال جوڑے۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ ماضی کی تم سے پہلی امتوں میں محدث حضرات (صاحب کشف والہام) ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت کے اندر تم میں سے کوئی ایسا ہے تو وہ عمر بن خطاب ہے۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِي

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ننانوے قتل کیے تھے۔ پھر اس کا حکم پوچھنے کی غرض سے ایک راہب کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّ تِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْأَلُ فَاَتٰی رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ هَلْ مِنْ تَوْبَۃٍ. قَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَجَعَلَ یَسْاَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ ائْتِ قَرْیَۃَ كَذَا وَكَذَا فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلٰٓئِكَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِكَۃُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ وَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰی هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ.

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَۃً اِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ بَقَرَۃٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٰذَا اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَیْنَمَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمِهٖ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاۃٍ فَطَلَبَ حَتّٰی كَاَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّیْ فَمَنْ لَهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَهَا غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ یَتَكَلَّمُ

اس نے جواب دیا، نہیں ہو سکتی۔ اس نے راہب کو بھی ملکِ عدم پہنچا دیا وہ اسی طرح مسئلہ پوچھتا رہا، یہاں تک کہ اس سے ایک آدمی نے کہا کہ تُو فلاں بستی میں چلا جا۔ قضائے الٰہی سے راستے میں اسے موت آگئی اور اس نے اپنا سینہ اس بستی کی جانب جھکا دیا۔ اب رحمت اور عذاب کے فرشتے آکر جھگڑنے لگے۔ پس جس بستی کی طرف وہ جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے نزدیک ہونے کا حکم دیا اور جس بستی سے وہ آیا تھا اسے پرے ہٹ جانے کا حکم فرمایا پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کی جائے وفات سے دونوں بستیوں کا فاصلہ ناپ لو۔ تو اس بستی سے ایک بالشت نزدیک نکلا۔ پس اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ ایک آدمی اپنے بیل کو ہانکے جا رہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہو کر مارنے لگا۔ بیل نے کہا ہمیں اس لیے نہیں بنایا گیا بلکہ ہمیں کھیتی باڑی کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے۔ لوگ حیران رہ گئے کہ بیل بول رہا ہے۔ حضور نے فرمایا، میں اس واقعے پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی، حالانکہ وہ موجود نہ تھے۔ پھر فرمایا، ایک آدمی ریوڑ چرا رہا تھا کہ بھیڑیا ایک بکری کو لے بھاگا اس نے کوشش کر کے بکری چھڑا لی۔ بھیڑیے نے کہا، اس روز بکری کون چھڑائے گا جب میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ لوگ متعجب ہوئے کہ بھیڑیا کلام کر رہا ہے۔ فرمایا میں اس واقعے کی صداقت پر یقین رکھتا

فَإِنِّي أُومِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ .

وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .

ہوں اور ابوبکر و عمر بھی اور وہ وہاں موجود نہ تھے اس کو حضرت ابوھریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

---

۶۸۹ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی آدمی نے دوسرے سے ایک زمین خریدی۔ پھر اس میں سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا پایا۔ مشتری نے بائع سے کہا کہ اپنا سونا لے لیجئے کیونکہ میں نے آپ سے زمین خریدی ہے نہ کہ سونا۔ زمین والے نے کہا زمین اور جو کچھ اس میں تھا سب کو فروخت کیا ہے۔ آخر کار انہوں نے ایک آدمی کو فیصلے کے لیے منصف مقرر کیا۔ منصف نے دونوں سے دریافت کیا، آپ کی اولاد ہے؟ ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا، میری ایک لڑکی ہے۔ منصف نے کہا، ان کا آپس میں نکاح کر دو اور یہ سونا ان دونوں پر خرچ کر کے باقی کو خیرات کر دو۔

۶۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أُسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ .

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ نے طاعون کے بارے میں جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہو، بیان فرمائیں۔ حضرت اسامہ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ طاعون ایک گندگی ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بھیجی گئی یا تم سے پہلے لوگوں میں۔ جب تم سنو کہ فلاں جگہ طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون پھیل جائے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے راہ فرار اختیار کر کے نہ نکلو۔ ابوالنضر کا قول ہے کہ جو نکلے گا تو فرار ہونے کی غرض سے ہی نکلے گا۔

۶۹۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ ابْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے مجھے بتایا کہ وہ ایک عذاب ہے، جس پر اللہ چاہتا ہے بھیج دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اہلِ ایمان کے لیے رحمت بنایا ہے۔ کوئی مومن ایسا نہیں جو طاعون میں پھنس جائے لیکن اپنے شہر ہی میں صبر سے ٹھہرا رہے اور یہ جانے کہ جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے اس کے سوا کوئی تکلیف اسے پہنچ نہیں سکتی پس اسے شہید کے برابر اجر ملے گا۔

۶۹۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت ہی پریشان تھے جس نے چوری کی تھی، لوگ کہنے لگے کہ اس بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کون کرے! بعض آدمیوں نے کہا حضرت اسامہ بن زید کے سوا ایسی جرأت اور کون کر سکتا ہے کیونکہ وہ رسول خدا کے چہیتے ہیں۔ پس اس بارے میں حضرت اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا کیا تم اللہ کی حدود کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا۔ بے شک تم سے پہلے اسی لیے ہلاک ہو گئے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ خدا کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

۶۹۳- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ الْهِلَالِيَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی آدمی کو ایک آیت پڑھتے سنا اور وہ آیت میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سنی تھی کہ آپ نے اس کے خلاف پڑھی تھی۔ میں نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو میں نے دیکھا کہ چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے آثار ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا تم دونوں ٹھیک ہو لیکن

صلى الله عليه وسلم فأخبرته فعرفت في وجهه الكراهية وقال كلاكما محسن ولا تختلفوا فإن من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا.

۶۹۴۔ حدثنا عمر بن حفص حدثنا الأعمش قال حدثني شقيق قال عبد الله كأني أنظر إلى النبي صلى الله عليه وسلم يحكي نبيا من الأنبياء ضربه قومه فأدموه وهو يمسح الدم عن وجهه ويقول اللهم اغفر لقومي فإنهم لا يعلمون.

۶۹۵۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن عقبة بن عبد الغافر عن أبي سعيد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أن رجلا كان قبلكم رغسه الله مالا فقال لبنيه لما حضر أي أب كنت لكم قالوا خير أب قال فإني لم أعمل خيرا قط فإذا مت فأحرقوني ثم اسحقوني ثم ذروني في يوم عاصف ففعلوا فجمعه الله عز وجل فقال ما حملك قال مخافتك فتلقاه برحمته وقال معاذ حدثنا شعبة عن قتادة سمعت عقبة بن عبد الغافر سمعت أبا سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم

۶۹۶۔ حدثنا مسدد حدثنا أبو عوانة عن عبد الملك بن عمير عن ربعي بن حراش قال قال عقبة لحذيفة ألا تحدثنا ما سمعت من النبي صلى الله عليه وسلم قال سمعته يقول إن رجلا حضره الموت لما أيس من الحياة أوصى أهله إذا مت فاجمعوا لي حطبا كثيرا ثم أوروا نارا حتى إذا أكلت لحمي وخلصت إلى عظمي فخذوها فاطحنوها فذروني في اليم

آپس میں اختلاف نہ کرنا کیونکہ تم سے پہلے اختلاف کے باعث ہلاک ہوگئے تھے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی حالت میں دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ انبیائے کرام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما رہے تھے جن کو ان کی قوم نے مارتے مارتے لہولہان کر دیا تھا اور وہ اپنے پُرنور چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے کہتے جاتے تھے:۔ اے اللہ! میری قوم کو بخش دے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے وافر مال عطا فرمایا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا، میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ اچھے باپ ہیں۔ کہنے لگا کہ میں نے نیکی کا کبھی کوئی کام نہیں کیا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے پیس ڈالنا اور جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو اڑا دینا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے ذرات کو جمع کر کے فرمایا۔ تجھے اس چیز نے آمادہ کیا؟ جواب دیا، تیرے خوف نے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی آغوش رحمت میں لے لیا۔ اسے حضرت ابو سعید خدری سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ ہمیں وہ حدیث کیوں نہیں سناتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے سنی ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ ایک آدمی کا جب موت کا وقت آیا اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا تو اپنے اہل و عیال کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سا ایندھن اکٹھا کر کے آگ جلانا، جب وہ میرے گوشت کو جلا کر ہڈیوں تک پہنچ جائے تو میرے جسم کو لے کر پیس ڈالنا اور کسی گرم ترین دن میں یا جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو دریا میں ڈال دینا۔ پس اللہ

فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَوْ رَاحٍ فَجَمَعَهُ اللهُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ.

نے اس کے اجزا کو جمع کیا اور فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا تیرے خوف سے۔ پس اس کی مغفرت فرمادی گئی۔ حضرت عقبہ کہتے ہیں کہ جب وہ بیان کر رہے تھے تو میں سن رہا تھا۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ فِي يَوْمٍ رَاحٍ.

موسیٰ، ابو عوانہ، عبدالملک کی روایت میں مذکورہ حدیث کے اندر ہے کہ اس نے کہا، جس روز تیز ہوا چلے۔

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ پس اس نے اپنے غلام سے کہہ دیا تھا کہ جب تو کسی غریب آدمی سے قرض مانگنے جائے تو درگزر سے کام لینا۔ شاید اس کے باعث اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے۔ جب وہ (مر کر) بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَنِيهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ فَأَمَرَ اللهُ الْأَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِي مَا فِيكِ مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ. وَقَالَ غَيْرُهُ مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی اپنی جان پر گناہوں کا بوجھ لادتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا۔ پھر میری راکھ کو ہوا میں اڑا دینا۔ خدا کی قسم اگر میرے رب نے مجھ پر قابو پا لیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی کو نہ دیا ہو۔ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کے اجزا کو جمع کر دے۔ زمین نے تعمیل کی۔ جب وہ آدمی اٹھ کھڑا ہوا تو اس سے فرمایا گیا، جو کچھ تو نے کیا ہے اس پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا؟ جواب دیا، اے رب! تیرے خوف نے۔ پس اسے بخش دیا۔ دوسری روایت میں مخافتک یا رب ہے۔

۷۰۰۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک عورت کو بلی کے باعث عذاب دیا گیا۔ اس نے بلی کو پکڑ کر باندھ کر رکھا اور وہ مر گئی۔ پس وہ عورت جہنم میں داخل کی گئی۔

حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِي النَّارِ لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.

کیونکہ نہ اسے کھلاتی تھی نہ پلاتی تھی اور جبکہ باندھے رکھتی تھی، چھوڑتی بھی نہ تھی تاکہ کم از کم وہ کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

۱۰۱ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ.

حضرت ابو مسعود عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کلامِ نبوت میں سے لوگوں نے یہ کلمہ پایا ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

۱۰۲ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں نے کلماتِ نبوت میں سے یہ کلمہ پایا ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کیے جا۔

۱۰۳ ۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص نے تکبر کی وجہ سے اپنی ازار (چادر، تہبند) لٹکائی ہوئی تھی وہ زمین میں دھنسا دیا گیا۔ وہ قیامت تک زمین میں دھنسا ہی چلا جائے گا۔ عبد الرحمٰن بن خالد نے بھی زہری سے یہ روایت کی ہے۔

۱۰۴ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ كُلِّ أُمَّةٍ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمٌ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم ہی پچھلے ہیں اور قیامت کے روز سب سے آگے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ دوسری امتوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد۔ آج کا دن (جمعہ) ہے جس میں لوگوں نے اختلاف کیا تو یہود کو اگلا دن ملا (یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ کو اس سے بھی اگلا (اتوار) روز ملا۔ اس روز (جمعہ کو) ہر مسلمان کو چاہیے کہ سات روز بعد تو اپنے سر اور جسم کو دھو ڈالے۔

۱۰۵ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما آخری مرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں خطبہ

بن أبي سفيان المدينة آخر قدمة قدمها فخطبنا فأخرج كبة من شعر فقال ما كنت أرى أن أحدا يفعل هذا غير اليهود وإن النبي صلى الله عليه وسلم سماه الزور يعني الوصال في الشعر. تابعه غندر عن شعبة

باب المناقب

باب قول الله تعالى يا أيها الناس إنا خلقناكم من ذكر وأنثى وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا إن أكرمكم عند الله أتقاكم وقوله واتقوا الله الذي تساءلون به والأرحام إن الله كان عليكم رقيبا. وما ينهى عن دعوى الجاهلية. الشعوب. النسب البعيد والقبائل دون ذلك.

٧٠٦ - حدثنا خالد بن يزيد الكاهلي حدثنا أبو بكر عن أبي حصين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما وجعلناكم شعوبا وقبائل قال الشعوب القبائل العظام والقبائل البطون.

٧٠٧ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله قال حدثني سعيد بن أبي سعيد عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قيل يا رسول الله من أكرم الناس قال أتقاهم قالوا ليس عن هذا نسألك قال فيوسف نبي الله

٧٠٨ - حدثنا قيس بن حفص حدثنا عبد الواحد حدثنا كليب بن وائل قال حدثتني ربيبة النبي صلى الله عليه وسلم زينب ابنة أبي سلمة قال قلت لها أرأيت النبي صلى الله عليه وسلم أكان من

دیا اور بالوں کا ایک گچھا نکال کر دکھاتے ہوئے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہود کے سوا ایسا کوئی اور کرتا ہو اور بالوں کو اس طرح جوڑ کر گچھا بنانے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زور (جھوٹ) کا نام دیا ہے۔ اسے غندر نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے۔

مناقب کا بیان

انسان کی بزرگی تقویٰ سے ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو۔ بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے (سورۃ الحجرات، آیت ۱۳)۔ اور ارشادِ ربانی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔ بیشک اللہ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے (سورۃ النساء، آیت ۱) اور دورِ جاہلیت کے دعاوی سے کیا چیز منع ہے۔ شعوب سے دور کا نسب اور قبائل سے نزدیک کا نسب مراد ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ شعوب سے (وجعلناکم شعوبا وقبائل میں) بڑے قبیلے اور قبائل سے ان کی شاخیں مراد ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا: جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگوں نے کہا: ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو پھر اللہ کا نبی یوسف سب سے معزز ہے۔

کلیب بن وائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ، یعنی زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ کو معلوم ہے کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ مضر سے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں مضر کی

مضر قالت فممن كان الا من مضر من بني النضر بن كنانة.

۹۰۰۔ حدثنا موسى حدثنا عبد الواحد حدثنا كليب حدثتني ربيبة النبي صلى الله عليه وسلم واظنها زينب قالت نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والحنتم والنقير والمزفت وقلت لها اخبريني النبي صلى الله عليه وسلم ممن كان من مضر كان قالت فممن كان الا من مضر كان من ولد النضر بن كنانة.

۱۰۔ حدثني اسحق بن ابراهيم اخبرنا جرير عن عمارة عن ابي زرعة عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تجدون الناس معادن خيارهم في الجاهلية خيارهم في الاسلام اذا فقهوا وتجدون خير الناس في هذا الشان اشدهم له كراهية وتجدون شر الناس ذا الوجهين الذي ياتي هؤلاء بوجه وياتي هؤلاء بوجه.

۱۱۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا المغيرة عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الناس تبع لقريش في هذا الشان مسلمهم تبع لمسلمهم وكافرهم تبع لكافرهم والناس معادن خيارهم في الجاهلية خيارهم في الاسلام اذا فقهوا تجدون من خير الناس اشد الناس كراهية لهذا الشان حتى يقع فيه.

باب ۵۵

۱۲۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن

اس شاخ سے تھے جو نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہے۔

کلیب کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ میرے خیال میں ان کا نام زینب ہے، انہوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تو نبے، سبز لاکھی برتن، روغنی برتن اور لکڑی کے کھدائی والے برتنوں سے منع فرمایا ہے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا مضر سے تھے؟ جواب دیا، اور کن میں سے ہوتے جبکہ آپ نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاؤ گے، جو دور جاہلیت میں بہتر تھے وہی خاندان دور اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) حاصل کریں۔ اور تم ایسے آدمی کو دیکھو گے کہ عام آدمیوں کو اس سے سخت نفرت ہوگی اور برے آدمی کو دیکھو گے کہ اس کے دو منہ ہوں گے۔ ایک منہ سے کہ ان کے پاس جائے گا اور دوسرا منہ لے کر ان کے پاس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ اس شان کے ساتھ قریش کے تابع ہیں کہ مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع اور کافر ان کے کافروں کے تابع ہیں اور لوگ کانوں کی طرح ہیں، زمانہ جاہلیت میں جو قبیلے بہتر تھے وہی زمانہ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) حاصل کریں۔ تم آج اسے بہترین انسان دیکھو گے جسے کل اسلام سے سخت نفرت تھی لیکن کیسی شان سے دائرہ اسلام میں آ کر گرا۔

قرابت اور بعض اچھی بری چیزوں کا بیان۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت الا المودۃ فی

شعبة حدثني عبد الملك عن طاوس عن ابن عباس رضي الله عنهما إلا المودة في القربى قال فقال سعيد بن جبير قربى محمد صلى الله عليه وسلم فقال إن النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن بطن من قريش إلا وله فيه قرابة فنزلت عليه إلا أن تصلوا قرابة بيني وبينكم.

۴۱۳۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن إسماعيل عن قيس عن أبي مسعود يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم من ههنا جاءت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب في الفدادين أهل الوبر عند أصول أذناب الإبل والبقر في ربيعة ومضر.

۴۱۴۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن أن أبا هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الفخر والخيلاء في الفدادين أهل الوبر والسكينة في أهل الغنم والإيمان يمان والحكمة يمانية سميت اليمن لأنها عن يمين الكعبة والشام لأنها عن يسار الكعبة المشأمة الميسرة واليد اليسرى الشؤمى والجانب الأيسر الأشأم.

باب مناقب قریش

۴۱۵۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال كان محمد بن جبير بن مطعم يحدث أنه بلغ معاوية وهو عنده في وفد من قريش أن عبد الله بن عمرو بن العاص يحدث أنه سيكون ملك من قحطان فغضب معاوية فقام فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال أما بعد فإنه بلغني أن رجالا منكم يتحدثون أحاديث ليست في كتاب الله ولا

القربیٰ کی تفسیر میں مروی ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ قربیٰ سے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت مراد ہے۔ ان کا بیان ہے کہ قریش کی کوئی شاخ (قبیلہ) ایسی نہیں کہ جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت نہ ہو لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی کہ تم میرے اور اپنے درمیان قرابت کو تو قائم رکھو۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا۔ فتنے اس جانب سے اٹھیں گے یعنی مشرق سے اور ظلم و ستم اور سنگ دلی اونٹوں والوں میں سے اور اونٹ گائے کی دم کے پاس کھڑے ہو کر چلانا ربیعہ اور مضر میں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ فخر و غرور اونٹ خیمے والوں میں ہے، سکون بکری والوں کے پاس ہے۔ ایمان یمن میں اور حکمت یمانی ہے۔ یمن کا نام اسی لیے یمین الکعبہ رکھا گیا ہے اور شام کعبہ کے بائیں جانب ہے۔ المشأمۃ بائیں جانب۔ بایاں ہاتھ۔ الشؤمیٰ بائیں جانب ہے الاشأم بھی کہتے ہیں۔

قریش کے مناقب۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر پہنچی جبکہ یہ قریش کے ایک وفد کے ساتھ ان کے پاس تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ قحطان میں سے عنقریب ایک بادشاہ ہوگا۔ حضرت معاویہ اس بات پر ناراض ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، اس کے بعد فرمایا۔ بیشک مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں

يُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُولٰئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ.

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ.

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدٍ ح قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ.

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ

ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ایسے لوگ تم میں جاہل ہیں۔ پس ان خواہش باتوں سے بچو کہ تمہیں گمراہ کریں گی کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک یہ دین کے محافظ رہیں اور جو کوئی ان سے عداوت رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ اوندھے منہ گرائے گا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت اس وقت تک قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی ہیں۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ نے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ کی نظر میں وہ اور ہم ایک ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہی چیز ہیں۔ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے ساتھ بنی زہرہ کے چند آدمیوں کو لے کر حضور عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے سبب وہ ان کے ساتھ بڑی نرمی سے پیش آئیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، اشجع اور غفار کے آزاد کردہ غلاموں کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا اور کوئی آقا نہیں ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے محبوب

النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر، وكان أبر الناس بها، وكانت لا تمسك شيئا مما جاءها من رزق الله إلا تصدقت، فقال ابن الزبير: ينبغي أن يؤخذ على يديها، فقالت: أيؤخذ على يدي، علي نذر إن كلمته، فاستشفع إليها برجال من قريش وبأخوال رسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة فامتنعت، فقال له الزهريون أخوال النبي صلى الله عليه وسلم منهم عبد الرحمن بن الأسود بن عبد يغوث والمسور بن مخرمة: إذا استأذنا فاقتحم الحجاب، ففعل، فأرسل إليها بعشر رقاب فأعتقتهم، ثم لم تزل تعتقهم حتى بلغت أربعين، فقالت: وددت أني جعلت حين حلفت عملا أعمله فأفرغ.

باب ۲۵۳ نزل القرآن بلسان قريش.

۲۰ ـ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا إبراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن أنس أن عثمان دعا زيد بن ثابت وعبد الله بن الزبير وسعيد بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن هشام فنسخوها في المصاحف، وقال عثمان للرهط القرشيين الثلاثة: إذا اختلفتم أنتم وزيد بن ثابت في شيء من القرآن فاكتبوه بلسان قريش، فإنما نزل بلسانهم. ففعلوا ذلك.

باب نسبة اليمن إلى إسماعيل، منهم أسلم بن أفصى بن حارثة بن عمرو بن عامر من خزاعة.

۲۱ ـ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن يزيد بن أبي عبيد حدثنا سلمة رضي الله عنه قال: خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على قوم من أسلم يتناضلون بالسوق فقال: ارموا بني إسماعيل

حضرت عبداللہ بن زبیر سے اللہ عدہ کی ان کے بڑے شفقت کرتے تھے حضرت صدیقہ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ انہیں روزی عطا فرماتا وہ راہ خدا میں خرچ کر دیتیں اور اپنے پاس کچھ نہیں رکھتی تھیں۔ ایک دن حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہہ دیا ان کے ہاتھ روکنا چاہیے۔ انہوں نے فرمایا کیا میرے ہاتھ روکے جاتے ہیں؟ بلکہ نذر مانی کہ اس سے کبھی کلام نہیں کروں گی۔ انہوں نے قریش کے متعدد افراد سے سفارش کروائی اور خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ننھیال والوں سے، لیکن انہوں نے سب کو انکار کر دیا۔ پھر بنو زہرہ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال والوں نے جن میں خاص طور پر عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث اور مسور بن مخرمہ نے عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ جب حضرت صدیقہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کریں تو تم چپ جانا۔ پس یہی کیا گیا پھر حضرت صدیقہ کے پاس دس غلام بھیجے گئے تو انہوں نے آزاد کر دیئے۔ اس کے بعد وہ بار بار بھیجے گئے

قرآن قریش کی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو بلایا پس انہوں نے قرآن کریم کو مصاحف کی شکل میں لکھا۔ حضرت عثمان نے قریش کے تینوں آدمیوں کی جماعت سے فرمایا کہ جب کسی لفظ کے بارے میں تمہارا اور زید بن ثابت کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن مجید ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا۔

یمن کی نسبت حضرت اسمٰعیل کی طرف ہے

جیسا اسلم بن افصیٰ بن حارثہ بن عمرو بن عامر جو ان کے خزاعہ خاندان سے ہیں۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کی جانب تشریف لے گئے تو ان لوگوں کو بازار میں تیراندازی کرتے دیکھا فرمایا اے بنی اسماعیل! تیراندازی کرو کیونکہ تمہارے جد امجد بھی تیرانداز تھے اور

وَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ فَأَمْسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالُوا ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ.

بَاب ۳۵۹

۲۲، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۲۳، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ.

۲۴، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا مِنْ هَذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، الْإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ

اور میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں یعنی ان میں سے ایک فریق کے ساتھ پس دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا! تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟ عرض گزار ہوئے ہم کس طرح تیر چلائیں جبکہ آپ بنی فلاں کے ساتھ ہیں۔ فرمایا: اچھا تیر اندازی کرو۔

نسب بدلنا سخت گناہ ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی جانب منسوب کرے تو اس نے کفر کیا اور جو ایسی قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کرے جس میں سے نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بہت بڑا بہتان ہے کہ کوئی آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرے یا ایسی چیز کو دیکھنے کا دعویٰ کرے جس کو اس نے نہیں دیکھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے فرمائی نہ ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے سے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں جن کے باعث ہم حرمت والے مہینوں کے سوا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے مجبور ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمائیں جن پر ہم خود بھی عمل کریں اور اپنے ان ساتھیوں تک بھی پہنچا دیں جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ ۱۔ اللہ پر ایمان رکھنے یعنی اس بات کی گواہی دینے کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوْا إِلَى اللّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

(۱) زکوٰۃ دینے اور (۵) مال غنیمت سے اللہ تعالیٰ کے لیے خمس ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں اور (۱) کدو کے برتنوں (۲) سبز لاکھی برتنوں (۳) لکڑی کے کرید ے ہوئے برتنوں اور (۴) روغنی برتنوں (ظروف شراب) سے منع کرتا ہوں۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا يُشِيْرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ خبردار ہو جاؤ فتنہ ادھر ہے، مشرق کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے، جہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔

بَابُ ذِكْرِ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ۔

اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل کا ذکر

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع کے لوگ ہمارے دوست ہیں، ان کا آقا اللہ اور رسول کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بر سر منبر فرمایا کہ قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی، قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامتی مرحمت فرمائی، قبیلہ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قبیلہ اسلم کو سلامتی عطا فرمادی اور قبیلہ غفار کی مغفرت فرمادی۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ۔

٢٩، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ

بَابٌ ٣٦١ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

٣٠، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

بَابٌ ٣٦٢ قِصَّةُ زَمْزَمَ

٣١، حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَخْزَمَ قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِي مُثَنَّى ابْنُ سَعِيدٍ

کیا تمہاری نظر میں جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبائل سے تمیم، بنی اسد، بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے قبیلے بہتر ہیں؟ ایک آدمی نے کہا کہ یہ تو ذلیل و خوار اور نامراد ہو گئے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا۔ وہ بنی تمیم، بنی اسد، بنی عبد اللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں۔

عبد الرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اقرع بن حابس نے کہا کہ آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے۔ یعنی اسلم، غفار اور مزینہ قبائل کے لوگ۔ ابن ابی یعقوب راوی کو شک ہے کہ شاید جہینہ کا نام بھی لیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم اسلم، غفار، مزینہ اور غالباً جہینہ کو بنی عامر، اسد اور غطفان سے بہتر دیکھتا ہے جو خائب و خاسر ہو گئے؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ آپ نے فرمایا، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک وہ قبیلے ضرور ان سے بہتر ہیں۔

بھانجا اور آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا۔ جب وہ جمع ہو گئے پھر ان سے فرمایا۔ کیا تمہارے اندر کوئی غیر تو نہیں ہے؟ کہنے لگے، ہمارے ایک بھانجے کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

آب زمزم کا واقعہ اور حضرت ابوذر کا مسلمان ہونا

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہم سے فرمایا۔ کیا میں تم سے حضرت ابوذر کے اسلام لانے کا واقعہ بیان نہ کروں؟

اكتم هذا الأمر وارجع إلى بلدك فإذا بلغك ظهورنا فأقبل فقلت والذي بعثك بالحق لأصرخن بها بين أظهرهم فجاء إلى المسجد وقريش فيه فقال يا معشر قريش إني أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله فقالوا قوموا إلى هذا الصابئ فقاموا فضربت لأموت فأدركني العباس فأكب علي ثم أقبل عليهم فقال ويلكم تقتلون رجلا من غفار ومتجركم وممركم على غفار فأقلعوا عني فلما أن أصبحت الغد رجعت فقلت مثل ما قلت بالأمس فقالوا قوموا إلى هذا الصابئ فصنع بي مثل ما صنع بالأمس وأدركني العباس فأكب علي وقال مثل مقالته بالأمس. قال فكان هذا أول إسلام أبي ذر رحمه الله

اے عزیز! تم اس بات کو چھپاؤ اور اپنے شہر کو لوٹ جاؤ۔ جب تم ہمارے غلبہ کی خبر سنو تو آ جانا۔ میں عرض گزار ہوا، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں تو لوگوں میں اس بات کو ڈنکے کی چوٹ کہوں گا۔ پس وہ مسجد حرام کی طرف گئے اور قریش وہاں موجود تھے۔ کہنے لگے، اے قریشیو! میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو۔ پس وہ کھڑے ہوئے اور مجھے مارنے لگے یہاں تک کہ نیم جان کر دیا۔ حضرت عباس میری مدد کو پہنچے اور مجھے چھڑا کر کہنے لگے، تمہاری خرابی ہو کیا تم غفار کے فرد کو قتل کرتے ہو، حالانکہ تمہاری تجارتی آمد و رفت اور گزرگاہ قبیلہ غفار کا ہے۔ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ اگلی صبح ہوئی تو میں پھر مسجد میں گیا اور جیسے سابق کہا۔ وہ کہنے لگے کہ اس بے دین کی خبر لو اور گزشتہ روز کی طرح آج بھی ہوا۔ حضرت عباس پھر میری مدد کو آ گئے اور میری ڈھال بن گئے اور پہلے کی طرح کلمات پھر فرمایا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحمت کرے یہ حضرت ابوذر کے اسلام لانے کی ابتدا ہے۔

۷۲۲۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن محمد عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال أسلم وغفار وشيء من مزينة وجهينة أو قال شيء من جهينة أو مزينة خير عند الله أو قال يوم القيامة من أسد وتميم وهوازن وغطفان.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: اسلم، غفار اور مزینہ و جہینہ یا فرمایا جہینہ و مزینہ اللہ کے نزدیک بہتر ہیں یا فرمایا کہ قیامت کے روز اسد، تمیم، ہوازن اور غطفان سے اللہ کے نزدیک بہتر ہیں۔

....

باب ذكر قحطان

قبیلہ قحطان کا ذکر۔

۷۲۳۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني سليمان بن بلال عن ثور بن زيد عن أبي الغيث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان کا ایک آدمی ڈنڈے کے ذریعے لوگوں پر حکومت نہ کرے یعنی لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔

....

باب ٣٦٤ مَا يُنْهٰى مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

٤٣٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتّٰى كَثُرُوا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا حَتّٰى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمْ فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ بْنُ سَلُولَ أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْخَبِيثَ لِعَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ۔

٤٣٥۔ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

باب ٣٦٥ قِصَّةِ خُزَاعَةَ

٤٣٦۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ۔

زمانۂ جاہلیت کی طرح بلانے کی ممانعت۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غزوہ میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور مہاجرین میں سے کتنے ہی افراد آپ کے پاس جمع تھے۔ ایک مہاجر بڑے خوش طبع تھے۔ انہوں نے مذاق کرتے ہوئے ایک انصاری کی کمر پر ہاتھ مارا۔ اس پر انصاری کو بہت غصہ آیا یہاں تک کہ دونوں نے اپنے اپنے لوگوں کو بلایا۔ انصاری نے آواز دی اے گروہ انصار! مہاجر پکارا اے جماعت مہاجرین! پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ یہ کیا کر رہے ہو جاہلیت کی طرح بلاتے ہو؟ پھر فرمایا: بتاؤ بات کیا ہوئی ہے؟ ایک مہاجر کا انصاری کو کمر پر مارنا آپ کے گوش گزار کیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں ایسا کرنا چھوڑ دو یہ تو بری بات ہے۔ عبد اللہ بن ابی جو سلول (رئیس منافقین) کہنے لگا: یہ ہم پر زیادتی ہوئی ہے، اگر ہم مدینہ لوٹے تو ضرور عزت والا ذلت والے کو وہاں سے نکال دے گا (یعنی عزت والا ہے (سورۂ منافقون، آیت ۸) اس پر حضرت عمر فاروق گویا ہوئے: یا رسول اللہ! کیا ہم اللہ کے اس خبیث بندے کو قتل نہ کر دیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کرو، لوگ کہیں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو رخساروں کو پیٹے، گریبان پھاڑے اور دور جاہلیت کی طرح لوگوں کو رونے کے لیے بلائے۔ (یہ حدیث دو سندوں کے ساتھ مروی ہے)

قبیلہ خزاعہ کا ذکر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ خزاعہ کا جد اصلی عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف ہے۔

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

بَابُ ٣٦٦ قِصَّةِ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ إِلَى قَوْلِهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ۔

بَابُ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ۔

۴۳۹۔ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي يَا بَنِي

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ بحیرہ وہ جانور ہے جو بتوں کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہو اور اس کا دودھ استعمال کرنے کا لوگوں کو ممانعت کر دی جاتی اور کوئی اس کا دودھ نہ دوہے اور سائبہ وہ جانور ہے جسے کفار اپنے جھوٹے خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی چیز نہ لادتے۔ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے عمرو بن عامر بن لحی خزاعی کو جہنم میں دیکھا کہ اپنی آنت گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رسم جاری کی تھی۔

زمزم کا واقعہ اور اہل عرب کی جہالت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر تجھے اہل عرب کی جہالت معلوم کرنے کی تمنا ہو تو سورۂ انعام کی آیت ایک سو تیس سے اگلی آیتیں تلاوت کر لے یعنی :۔ بے شک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انہیں روزی دی اللہ پر جھوٹ باندھنے کو، بے شک وہ بہکے اور راہ نہ پائی (سورۂ الانعام، آیت ۱۴۰)

دورِ اسلام یا جاہلیت میں اپنے آباؤ اجداد کی جانب منسوب ہونا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ بے شک کریم بن کریم بن کریم بن کریم تو حضرت یوسف بن حضرت یعقوب بن اسحاق بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ حضرت براء کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت :۔ اور اے محبوب! اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (سورۃ الشعراء، آیت ۲۱۴) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا، اے بنی فہر، اے بنی عدی، خاندانِ

يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ وَقَالَ لَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ۔

٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللّٰهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلَانِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا۔

بَابُ ٣٦٨ قِصَّةِ الْحَبَشِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ۔

٤٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى وَقَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ۔

بَابُ ٣٦٩ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَا يُسَبَّ نَسَبُهُ

٤٣ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ

قریش کی شاخیں۔ حضرت ابن عباس سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے قبائل کو ان کا نام لے کر بلایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بنی عبد مناف! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد المطلب! اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے والدۂ زبیر بن العوام یعنی رسول اللہ کی پھوپھی! اے فاطمہ بنت محمد! تم دونوں بھی اپنی جان کو اللہ سے بچاؤ۔ مجھے اللہ کی طرف سے تمہارا بھی ذاتی اختیار نہیں ہے ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو مجھ سے مانگ لو۔

حبشیوں کا ذکر اور رسول خدا کا انہیں بنی ارفدہ فرمانا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے۔ منیٰ کے دنوں میں میرے پاس دو لڑکیاں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا اوڑھ کر آرام فرما رہے تھے۔ حضرت ابو بکر نے لڑکیوں کو ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے چہرۂ اقدس سے کپڑا ہٹا کر فرمایا۔ اے ابو بکر! ان سے کچھ نہ کہو کیونکہ یہ عید کے ایام کے دن ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کپڑے میں ڈھانپ رکھا تھا اور میں حبشیوں کو مسجد میں مشق کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ حضرت ابو بکر نے انہیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ انہیں نہ روکو۔ اے بنی ارفدہ! تم تسلی سے اپنا کام کرتے رہو۔

جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے نسب کو برا بھلا نہ کہا جائے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسان نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔ میرے نسب

قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي قَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ. وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابٌ ۳۴ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَقَوْلِهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ.

۴۴ ۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ

۴۵ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ.

بَابٌ ۳۵ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى

کا کیا بنے گا؟ حسان عرض گزار ہوئے۔ میں آپ کے نسب کو یوں ان سے باہر نکال لونگا جیسے آٹے سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔ ہشام اپنے والد ماجد سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے سامنے حضرت حسان کو برا بھلا کہنے لگے تو آپ نے فرمایا۔ حسان کو برا نہ کہو کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دفاع کیا کرتے تھے۔

رسول خدا کے اسمائے گرامی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں (سورۃ الفتح، آیت ۲۹) اور ارشاد ربانی ہے: میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ (سورۃ الصف، آیت ۶)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد و احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمایا جائے گا اور میں عاقب یعنی آخری نبی ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش کی گالیوں اور ان کی لعنت سے کس طرح بچایا ہوا ہے؟ وہ مذمم کو گالیاں دیتے اور مذمم پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں تو محمد ہوں۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

رسول خدا کا آخری نبی ہونا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے مکان بنایا۔ اسے بالکل مکمل کر دیا اور بڑا

فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ۔

خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہوتے اور تعجب سے کہتے کہ کاش اس جگہ بھی اینٹ لگا دی جاتی۔

۷۳، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد پھرتے اور تعجب سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ فرمایا وہ اینٹ میں ہوں، میں سارے انبیاء سے آخری ہوں۔

ف: خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم یہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث اور اس جیسی کتنی ہی احادیث طیبہ میں بیان فرمایا ہے کہ آپ قصر نبوت کی آخری اینٹ ہیں۔ یہ ختم نبوت کی بہترین مثال ہے جو آپ نے سمجھانے کے لیے بیان فرمائی اور ذہن نشین کرا دیا کہ آپ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی لڑی میں سب سے آخری نبی ہیں، نہ آپ کے زمانے میں کوئی نبی تھا اور نہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔

تیرہ سو سال تک مسلمان اسی عقیدے پر قائم رہے لیکن متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت ہوئی تو انہوں نے اس کے خلاف سید احمد بریلوی صاحب (المتوفی ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۱ء) سے اس کے خلاف فتنہ کھڑا کرایا جس کو صرف بعض اہل علم ہی محسوس کر سکے اور منزل مقصود پر پہنچنے سے پہلے جلد ہی یہ فتنہ بالاکوٹ کی سرزمین میں دفن ہو کر رہ گیا۔ پھر اسی فتنہ کو زندہ کرنے اور نبوت کا دعویٰ کرنے کے لیے دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب (المتوفی ۱۲۹۷ھ) کو پیش کر دیا گیا۔ جنہوں نے حصول مقصد کے لیے ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ء میں تحذیر الناس نامی کتاب لکھ ڈالی کہ ختم نبوت کا جو مفہوم مسلمان سمجھتے چلے آ رہے تھے یہ تو بے وقوف لوگوں کا خیال ہے جبکہ اہل فہم کے نزدیک بلحاظ زمانہ آخری نبی ہونے میں فضیلت ہی کوئی نہیں۔ بتایا کہ اہل فہم یعنی برٹش گورنمنٹ کے پجاریوں کے نزدیک صورت حال یہ ہے کہ حضور بالذات نبی ہیں اور دیگر انبیائے کرام بالعرض نبی ہیں، ان سب کی نبوت آپ کا فیض ہے جیسے سورج سے چاند تاروں میں روشنی پہنچتی ہے۔ لہٰذا آپ کے زمانے میں بھی اور انبیاء کا ہونا ختم نبوت کے منافی نہیں بلکہ اگر آپ کے بعد بھی خواہ ہزاروں نبی پیدا ہو جائیں تب بھی ختم نبوت کے عقیدے کی صحت پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا۔

نانوتوی صاحب کا یہ عقیدہ سراسر غیر اسلامی ہے لیکن اس کے باوجود علمائے دیوبند تجاہل عارفانہ کی منافقت سے مسلمانوں کو یہی باور کرانے میں کوشاں ہیں کہ یہ عقیدہ نہ کفر ہے نہ تحذیر الناس کتاب کا کوئی جملہ عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے بلکہ تحذیر الناس تو ایسی کتاب ہے کہ ختم نبوت کی تائید میں ایسی بے نظیر کتاب اور کوئی کم از کم اردو لٹریچر میں تو ہے نہیں۔ پاک و ہند کے اندر بسنے والے اور سنی حنفی کہلانے والے تقریباً سوا سو سال سے آپس میں جھگڑ رہے ہیں لیکن فتنہ کو مٹانے اور حقیقت کو تسلیم کرنے کی بجائے علمائے دیوبند سے وصول ہو جانے

اور طاقت کے ذریعے اسے درست منوانے پر کمر بستہ ہیں۔

نانوتوی صاحب کی تحذیر الناس پر پورے ملک میں شور برپا تھا جس نے سنا وہی حیران تھا کہ یہ کیا قیامت آ رہی ہے۔ اکثر علماء اس کی مخالفت کر رہے تھے بلکہ اس کی کھل کر کسی کی تائید کرنے والا پورے ملک میں ایک عالم نہیں تھا۔ نانوتوی صاحب انتظار میں تھے کہ موافقین کی کچھ تعداد ہو جائے تو نبوت کا دعویٰ کر دیں جس کے لیے یہ چور دروازہ بنایا تھا لیکن حمایت کا انتظار کرتے ہوئے سن ۱۲۹۷ھ میں ملکِ عدم کی طرف سدھار گئے اور گورنمنٹ برطانیہ کا مقصد پورا نہ ہو سکا اس کام کے لیے تیسرے صاحب ہمت کی تلاش شروع کر دی۔

چنانچہ پنجاب میں جلد ہی مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مزید مریدین مل گئے حالات نے بتایا کہ ان تینوں بزرگوں کی نسبت جہنم میں چھلانگ لگاتے وقت مرزا صاحب سبقت لے گئے۔ انہوں نے محمد دعویٰ نبوت کے لیے وہی چور دروازہ استعمال کیا جو نانوتوی صاحب نے تحذیر الناس کے ذریعے بنایا تھا لیکن دروازے کے نام اور کام میں لفظی تبدیلی کر دی۔ انہوں نے کہا تھا کہ حضور بالذات نبی ہیں اور دوسرے انبیاء بالعرض جن کی آمد کے باعث عقیدۂ خاتمیت پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ انہوں نے کہا کہ حضور تشریعی نبی ہیں اور دیگر آنے والے غیر تشریعی ہوں گے لہٰذا ان کی آمد کے باعث عقیدۂ خاتمیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ نانوتوی صاحب نے کہا کہ نئے آنے والے نبی چونکہ حضور سے اکتسابِ فیض کر کے نبی بنیں گے لہٰذا ان کے سبب حضور کی خاتمیت کو کوئی ضعف نہیں پہنچے گا مرزا صاحب نے بتایا کہ آنے والے نبی چونکہ حضور کی مہر سے نبی بنیں گے لہٰذا ان کے آنے سے حضور کی خاتمیت کو کسی قسم کا حرف واقع نہیں ہو سکتا کیونکہ حضور کی مہر کے باعث آپ کے بعد آنے والے ظلی اور بروزی ہوں گے ———— یہ تھی عقیدۂ خاتمیت کے خلاف برطانوی گورنمنٹ کی شرارت جو سید احمد بریلوی، مولوی محمد قاسم نانوتوی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعے پروان چڑھائی۔ خاتمیت کے بارے میں سیدھا سادہ اسلامی عقیدہ یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قصرِ نبوت کی آخری اینٹ ہیں۔ آپ سب سے آخری نبی ہیں۔ آپ کی آمد کے بعد اللہ تعالیٰ نے کوئی اور نبی پیدا نہیں کیا اور نہ قیامت تک کسی اور نبی کو پیدا کرے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ.

رسولِ خدا کی عمر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔ ابن شہاب نے کہا کہ سعید بن المسیب نے بھی مجھے ایسا ہی بتایا ہے۔

بَابُ ۳۴۲ كُنْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۹ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي.

رسولِ خدا کی کنیت۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے تو کسی شخص نے کہا، اے ابوالقاسم! اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا۔ میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

بَابٌ ۳۴

۵۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ جَلْدًا مُعْتَدِلًا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَاكٍ فَادْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي۔

بَابُ ۳۵ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

بَابُ ۳۶ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام تو رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔

رسولِ خدا کی دعا کا اثر

جعید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید کو چورانوے سال کی عمر میں تندرست و توانا دیکھا۔ پھر فرمایا کہ میں تو یہی جانتا ہوں کہ میری سماعت و بصارت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے فیض یاب ہیں۔ میری خالہ مجھے لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار رہتا ہے تو آپ نے میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

مہرِ نبوت کا ذکر۔

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پس میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت دیکھی۔ ابن عبیداللہ کا قول ہے کہ الحجلہ سے مراد گھوڑے کی وہ سفیدی جو دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتی ہے۔ ابراہیم بن حمزہ کا قول ہے کہ حجلہ کے انڈے کی طرح۔

رسولِ خدا کے اوصافِ عالیہ کا ذکر۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نمازِ عصر پڑھ کر نکلے تو چلتے جا رہے تھے کہ امام حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا۔ پس انہیں اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور فرمایا۔

عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ.

٧٥٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشْبِهُهُ.

٧٥٦۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشْبِهُهُ قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ صِفْهُ لِي قَالَ كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا.

٧٥٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْفَقَةَ.

٧٥٨۔ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَيْخًا كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ.

٧٥٩۔ حَدَّثَنِي ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا آدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلَا سَبْطٍ رَجِلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَ

تم رسول خدا سے مشابہت رکھتے ہو علی سے مشابہت نہیں رکھتے اور حضرت علی ہنس رہے تھے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور امام حسن کی شکل و صورت آپ جیسی ہے۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور امام حسن بن علی علیہما السلام آپ کے مشابہ ہیں۔ حضرت ابو جحیفہ سے کہا گیا کہ حضور کے اوصاف بیان فرمائیے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا رنگ سفید تھا، بعض بال سفید ہو گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تیرہ اونٹنیاں مرحمت فرمانے کا وعدہ کیا تھا لیکن ہمیں عطا فرمانے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تھا۔

حضرت ابو جحیفہ سوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ کے نچلے ہونٹ کے نیچے ٹھوڑی مبارک میں کچھ بال سفید تھے۔

شمع نبوت کے پروانے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے حضور کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ نے دیکھا تو بوڑھے ہو گئے تھے؟ فرمایا آپ کی ٹھوڑی مبارک کے صرف چند بال سفید ہوئے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا، آپ لوگوں میں میانہ قد تھے یعنی نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست قد، پھول جیسا کھلا ہوا رنگ تھا، نہ بالکل سفید اور نہ گندمی۔ سر کے موئے مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا۔ مدینہ منورہ میں آپ دس سال جلوہ افروز رہے۔ آپ کے سر اقدس اور ریش مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ

بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِنْ شَعَرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيبِ ۔

٦٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ ۔

٦١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ ۔

٦٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ ۔

٦٣۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ إِلَى مَنْكِبَيْهِ ۔

٦٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي

نہ تھے۔ ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے بالوں میں سے ایک بال مبارک کی زیارت کی ہے تو اس کا رنگ سرخ تھا۔ میں نے اس بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ خوشبو سے سرخ ہو گیا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ رسول اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست قد۔ آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید تھا اور نہ گندمی۔ بال مبارک نہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں آپ کو مبعوث فرمایا، پھر مکہ مکرمہ میں دس سال جلوہ فرما رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں رونق افروز رہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی تو سر اقدس اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بلحاظ صورت سب لوگوں سے زیادہ حسین اور سیرت کے لحاظ سے سب میں خلیق تھے۔ نہ آپ بہت لمبے تھے اور نہ پست قد۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خضاب لگایا؟ جواب دیا نہیں کیونکہ صرف آپ کی دونوں کنپٹیوں میں ذرا سی سفیدی تھی۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ گیسوئے مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ میں نے آپ کو سرخ حلے میں ملبوس دیکھا اور ہرگز کسی کو آپ سے حسین و جمیل نہیں دیکھا۔ یوسف بن ابو اسحاق کا قول ہے کہ (گیسوئے مبارک) کندھوں تک تھے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم

إِسْحٰقَ قَالَ سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

٧٦٥. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ بِالْمَصِّيصَةِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ.

٧٦٦. حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا كَانَ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

٧٦٧. حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَأُسَامَةَ وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ.

٧٦٨. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور کیا تلوار کی طرح چمکدار تھا؟ فرمایا: نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔

....

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بطحا کی جانب تشریف لے گئے۔ پس آپ نے وضو فرمایا، پھر ظہر کی دو رکعتیں ادا کیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا تھا۔ عون نے اپنے والد سے اور ان سے حضرت جحیفہ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے پیچھے سے عورتیں گزر گئیں لہذا مرد کھڑے ہو گئے اور اپنے ہاتھوں کو حبیب پروردگار کے مبارک ہاتھوں سے ملا کر اپنے چہروں پر مل لیتے۔ میں نے بھی آپ کے دست مبارک کو پکڑا اور اپنے چہرے سے لگایا تو دیکھا کہ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک میں جب حضرت جبرئیل بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتے آپ کے بحر سخاوت میں طغیانی آجاتی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات میں حاضر بارگاہ مشغول ہوتے کیونکہ آپ ان سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو نفع پہنچانے میں چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایسی مسرت بھری حالت میں تشریف فرما ہوئے کہ چہرۂ انور کی ہر شکن جگمگا رہی تھی۔ فرمایا کیا تم نے نہیں سنا جو ایک قیافہ شناس نے زید اور اسامہ کے متعلق کہا ہے جبکہ اس نے ان دونوں کے قدم دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک قدم باپ کا اور دوسرا بیٹے کا ہے۔

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد محترم حضرت

عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ.

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا پھر توبہ قبول ہونے کے بعد جب میں نے حاضر بارگاہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا تو آپ کا پُرنور چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مسرور ہوتے تو آپ کا مبارک چہرہ نور بار ہو جاتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ ہم آپ کے چہرۂ انور ہی سے اس بات کا اندازہ کر لیا کرتے تھے۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے نسلِ انسانی کے بہترین زمانہ میں مبعوث فرمایا گیا زمانے پر زمانے گزرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے اس زمانے میں رکھا گیا جس میں اب موجود ہوں۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیسوئے مبارک کو ان کی حالت پر چھوڑے رکھتے جبکہ مشرکین کا معمول تھا کہ وہ سر کے بالوں کے دو حصے کرتے اور اہل کتاب ان کی حالت پر چھوڑا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل کتاب کی موافقت پسند تھی جب تک اس بارے میں حکم نازل نہ ہوا، حکم آنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیسوئے مبارک کے دو حصے کرنے لگے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحش گو اور بدکلامی کرنے والے نہ تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ تم میں بہترین افراد وہ ہیں جن کا اخلاق بہترین ہے۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت ملی تو

صلی اللہ علیہ وسلم بین أمرین إلا أخذ
أیسرہما ما لم یکن إثما فإن کان إثما کان
أبعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لنفسہ إلا أن
تنتہک حرمۃ اللہ فینتقم للہ
بہا.

۷۷۳ - حدثنا سلیمان بن حرب حدثنا حماد
عن ثابت عن أنس رضی اللہ عنہ قال ما مسست
حریرا ولا دیباجا ألین من کف النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ولا شممت ریحا قط أو عرفا قط أطیب من
ریح أو عرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

۷۷۴ - حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن شعبۃ
عن قتادۃ عن عبد اللہ بن أبی عتبۃ عن أبی سعید
الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم أشد
حیاء من العذراء فی خدرہا.

۷۷۵ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا یحیی و
ابن مہدی قالا حدثنا شعبۃ مثلہ وإذا کرہ
شیئا عرف فی وجہہ.

۷۷۶ - حدثنی علی بن الجعد أخبرنا شعبۃ عن
الأعمش عن أبی حازم عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
قال ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط
إن اشتہاہ أکلہ وإلا ترکہ.

۷۷۷ - حدثنا قتیبۃ بن سعید حدثنا بکر بن مضر
عن جعفر بن ربیعۃ عن الأعرج عن عبد اللہ ابن
مالک ابن بحینۃ الأسدی قال کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم إذا سجد فرج بین یدیہ حتی نری إبطیہ
قال وقال ابن بکیر حدثنا بکر بیاض إبطیہ.

۷۷۸ - حدثنا عبد الأعلی بن حماد حدثنا یزید
بن زریع حدثنا سعید عن قتادۃ أن أنسا رضی اللہ

آپ نے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ
ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے دوسروں
کی نسبت زیادہ دور رہتے۔ رسول اللہ تعالے
علیہ وسلم نے اپنی ذات کا کسی سے انتقام نہیں لیا، ہاں جب
کوئی خدا کی حرمت کے خلاف کرتا تو اس سے لوجہ اللہ
انتقام لیا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے
ریشم یا دیباج کو مس نہیں کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
مبارک ہتھیلی کے مانند ملائم ہو اور نہ خوشبو یا عطر ایسا
نہیں سونگھا جو نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی خوشبو یا عطر
(پسینہ) کی طرح خوشبودار ہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پردہ نشین
کنواری لڑکیوں سے بھی حیا میں بڑھے
ہوئے تھے۔

مذکورہ حدیث شعبہ سے بھی مروی ہے۔ اس میں یہ بھی
ہے۔ جب آپ کسی بات کو ناپسند فرماتے تو چہرۂ انور
سے اسے پہچان لیا جاتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے کسی کھانے میں کبھی عیب
نہیں نکالا۔ اگر رغبت ہوتی تو تناول فرما لیتے ورنہ
چھوڑ دیتے۔

حضرت عبد اللہ بن مالک بن بحینہ اسدی رضی اللہ تعالی
عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب سجدہ
کرتے تو بازوؤں کو اتنا علیحدہ رکھتے کہ ہم آپ کی بغلوں کو
دیکھ لیا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ بغلوں کی
سفیدی کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے

حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

علیہ وآلہ وسلم اپنے اونچے ہاتھ کسی دعا میں نہیں اٹھاتے تھے بجز استسقاء میں کیونکہ اس میں مبارک ہاتھوں کو اتنا بلند کرتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ ابْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ سَاقَيْهِ فَرَكَزَ الْعَنَزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ.

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اچانک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ بطحا میں ایک خیمے کے اندر جلوہ فرما تھے پھر حضرت بلال باہر نکلے، انہوں نے نماز کے لیے اذان کہی اور اندر چلے گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے تو لوگ اسے حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ اس کے بعد حضرت بلال اندر گئے اور نیزہ نکال لائے پھر رسول اللہ باہر تشریف لائے گویا میں آپ کی مبارک پنڈلیوں کی سفیدی اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ پس نیزہ گاڑ دیا گیا۔ پھر آپ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں۔ اس وقت آپ کے سامنے سے گدھے بھی گزرتے رہے اور عورتیں بھی۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو فُلَانٍ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی الفاظ گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔ دوسری روایت میں حضرت عائشہ نے عروہ بن زبیر سے فرمایا کیا تمہیں ابو فلاں (ابوہریرہ) پر تعجب نہیں آتا۔ وہ آ کر میرے حجرے کے ایک گوشے میں بیٹھ گئے اور مجھے سنانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں بیان کرنے لگے۔ اس وقت میں نماز میں مصروف تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے اٹھ کر چلے گئے۔ اگر میں انہیں پا لیتی تو ضرور ان سے پوچھتی کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح گفتگو فرمایا کرتے تھے جیسے آپ حضرات فرماتے ہیں۔

بَابٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ رَوَاهُ سَعِيدُ ابْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا۔

اس سلسلے میں سعید بن میناء نے حضرت جابر سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں کتنی نماز پڑھا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ

۴۸۱. حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَهٗ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُّوْحٰى اِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِيْ مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ اَوَّلُهُمْ اَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ اَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ اٰخِرُهُمْ خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى جَاءُوْا لَيْلَةً اُخْرٰى فِيْمَا يَرٰى قَلْبُهٗ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِيَاءُ تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ.

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْاِسْلَامِ.

۴۸۲. حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ فَاَدْلَجُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوْا فَغَلَبَتْهُمْ اَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوْقَظُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهٖ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ اَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ حَتَّى اسْتَيْقَظَ

کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ سب چار رکعتیں پڑھتے قرآن کی خوبی اور طوالت کے بارے میں کچھ نہ پوچھے۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی درستی و درازی کی کیا ہی بات ہے (تہجد کی آٹھ رکعت)۔ اس کے بعد تین رکعت (وتر) پڑھتے۔ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! وتر پڑھنے سے پہلے آپ سو گئے تھے! فرمایا، میری آنکھ سوتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کا ذکر فرماتے ہیں جو مسجد حرام سے شروع ہوئی تھی۔ حضرت جبریل کے آنے سے پہلے تین افراد (فرشتے) آئے اور آپ مسجد حرام کے اندر محو خواب تھے۔ ان میں سے ایک کہنے لگا وہ کون ہیں؟ دوسرے شخص نے کہا، وہ ان میں سب سے بہتر ہیں۔ تیسرا بولا، ان کے بہتر کو لے لو۔ پھر وہ غائب ہو گئے اور انہیں دیکھا نہیں گیا، یہاں تک کہ پھر کسی رات میں پہلے کی طرح نظر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن آپ کا قلب مبارک نہیں سوتا تھا اور جملہ انبیائے کرام کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا۔ پھر حضرت جبریل آپ کو لے کر آسمان کی طرف چڑھ گئے۔

اسلام میں نبوت کی نشانیاں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس رات بھر چلتے رہے اور صبح کے نزدیک جا کر قیام کیا۔ جب آرام کرنے لگے تو نیند نے سب پر ایسا غلبہ کیا کہ ہر طرح سو کر غنودہ ہو گیا۔ ہم میں جو سب سے پہلے بیدار ہوا وہ حضرت ابوبکر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگانے کی کوئی جرات نہیں کیا کرتا تھا یہاں تک کہ آپ خود ہی بیدار ہوں۔ پھر حضرت عمر جاگے۔ پھر حضرت ابوبکر حضور کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گئے اور بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ آپ اترے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص علیحدہ بیٹھا رہا اور

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ إِنَّهُ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَقُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا۔

اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اے فلاں! تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض کیا: جنابت نے مجھے روک رکھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لو۔ پھر رسول اللہ نے چند سواروں کے ہمراہ آگے بھیج دیا تاکہ ہم سب کو سخت پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ ہم چلے جا رہے تھے ہم نے ایک عورت سے دریافت کیا کہ پانی کہاں ہے؟ اس عورت نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا، تمہارے گھر والوں اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہنے لگی ایک رات دن کا۔ ہم نے کہا، اللہ کے رسول کے پاس چل۔ کہنے لگی کون اللہ کا رسول؟ ہم اس کی باتیں سنی ان سنی کرتے ہوئے اسے نبی کریم کی بارگاہ میں لے آئے۔ آپ سے بھی اس نے وہی گفتگو فرمائی جو ہم سے کی تھی۔ اس اب اس نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے۔ اب آپ نے اس کی دونوں مشکوں کو لانے کا حکم دیا اور ان کے دہانوں پر دست مبارک پھیرا۔ پس ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے پیٹ بھر کر پانی پیا یہاں تک کہ ہم خوب سیراب ہو گئے اور جتنے پانی کے برتن ہمارے پاس تھے سب بھر لیے، ماسوائے اس کے کہ ہم نے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ بہر حال اس کی مشکیں پانی کی زیادتی کے باعث اب بھی پھٹی جا رہی تھیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے اس میں سے لے آؤ۔ چنانچہ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کر دی گئیں تاکہ وہ اپنے گھر والوں کے لیے ساتھ لے جائے۔ (گھر جا کر) اس عورت نے کہا کہ میں نے بہت بڑے جادوگر کو دیکھا ہے یا پھر وہ نبی ہے جیسا کہ اس کے متعلق گمان کیا جاتا ہے۔ پس اس گاؤں والوں کو اللہ نے اس عورت کے ذریعے ہدایت دی۔ وہ مسلمان ہوئی اور دوسرے لوگوں نے بھی اسلام قبول کیا۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَ مِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ نے برتن کے اندر اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا، آپ کتنے تھے؟ جواب دیا تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔

۸۴ء۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ نمازِ عصر کا وقت ہو گیا ہے۔ لوگوں کو وضو کے لیے پانی کی ضرورت ہے لیکن انہیں مل نہیں رہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا دستِ مبارک رکھتے ہوئے، لوگوں کو حکم دیا کہ اس پانی سے وضو کرو۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سارے وضو کر چکے۔

۸۵ء۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَانْطَلَقُوا يَسِيرُونَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّؤُونَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيرٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَتَوَضَّؤُوا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتّٰى بَلَغُوا فِيمَا يُرِيدُونَ مِنَ الْوَضُوءِ وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ نَحْوَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی سفر کے لیے نکلے اور شمعِ نبوت کے ساتھ اس کے کچھ پروانے بھی تھے۔ وہ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو گیا لیکن وضو کے لیے پانی نہیں مل رہا تھا۔ ان میں سے ایک شخص گیا اور پیالے میں تھوڑا سا پانی لے آیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے لے کر وضو فرمایا۔ پھر اپنی چار انگلیاں پیالے کے اوپر رکھتے ہوئے فرمایا، کھڑے ہو جاؤ اور وضو کرو۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سارے وضو کر چکے اور وہ ستر یا اس کے لگ بھگ افراد تھے۔

۸۶ء۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ كَمْ كَانُوا قَالَ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہو گیا تو جن حضرات کے گھر مسجد کے نزدیک تھے وہ وضو کرنے چلے گئے اور کتنے ہی افراد رہ گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پتھر کا برتن پیش کیا گیا جس کے اندر پانی تھا۔ آپ نے اپنا دستِ مبارک پانی میں ڈال دیا لیکن برتن چھوٹا ہونے کے باعث ہاتھ کھلا نہ تھا تو انگلیوں کو ملا کر برتن میں ڈالا گیا اور سارے ہی حاضرین کو وضو کروا دیا گیا۔ میں نے پوچھا وہ کتنے افراد تھے؟ فرمایا، اسی آدمی تھے۔

۸۷ء۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ

العزيز بن مسلم حدثنا حصين عن سالم بن ابي الجعد عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال عطش الناس يوم الحديبية والنبي صلى الله عليه وسلم بين يديه ركوة فتوضأ فجهش الناس نحوه فقال ما لكم قالوا ليس عندنا ماء نتوضأ ولا نشرب الا ما بين يديك فوضع يده في الركوة فجعل الماء يثور بين اصابعه كامثال العيون فشربنا وتوضأنا قلت كم كنتم قال لو كنا مائة الف لكفانا كنا خمس عشرة مائة۔

۴۸۸۔ حدثنا مالك بن اسمعيل حدثنا اسرائيل عن ابي اسحق عن البراء رضي الله عنه قال كنا يوم الحديبية اربع عشرة مائة والحديبية بئر فنزحناها حتى لم نترك فيها قطرة فجلس النبي صلى الله عليه وسلم على شفير البئر فدعا بماء فمضمض ومج في البئر فمكثنا غير بعيد ثم استقينا حتى روينا وروت او صدرت ركائبنا۔

۴۸۹۔ حدثنا عبد الله بن يوسف اخبرنا مالك عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة انه سمع انس بن مالك يقول قال ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء قالت نعم فاخرجت اقراصا من شعير ثم اخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي ولاثتني ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه الناس فقمت عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه

کے روز لوگوں کو پیاس لگی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس سے آپ نے وضو فرمایا، پھر لوگ آپ کے گرد آکر جمع ہوگئے۔ دریافت فرمایا، تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ عرض گزار ہوئے، ہمارے پاس وضو کے لیے پانی نہیں ہے، بس یہی ذرا سا پانی ہے جو آپ کے حضور رکھا ہوا ہے۔ پس آپ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا تو پانی آپ کی انگشت ہائے مبارک سے ابل پڑا جیسے چشمے۔ پس ہم نے پیا اور وضو کیا۔ میں (سالم راوی) نے دریافت کیا، آپ اس وقت کتنے تھے؟ فرمایا، اگر ہم لاکھ ہوتے تب بھی پانی سب کے لیے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنویں کی منڈیر پر آبیٹھے اور پانی طلب فرمایا، اس سے کلی کی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ہم اس سے پانی پینے لگے یہاں تک کہ خوب سیراب ہوگئے اور ہمارے مویشی بھی سیراب ہوگئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے حضرت ام سلیم والدۂ حضرت انس سے فرمایا میں نے رسول اللہ کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے میرا خیال ہے کہ آپ بھوکے ہیں، کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور چند جو کی روٹیاں نکالیں، پھر اپنا ایک دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک حصے میں روٹیاں لپیٹ دیں پھر روٹیاں میرے کپڑے کے نیچے دبا کر باقی دوپٹہ مجھے اڑھا دیا اور مجھے رسول اللہ کی جانب روانہ کیا۔ میں روٹیاں لے کر گیا تو رسول اللہ کو مسجد میں پایا (شمع رسالت کے گرد چند پروانے بھی موجود تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہوگیا تو رسول اللہ نے فرمایا، کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا کھانا دے کر؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ پس رسول اللہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا، کھڑے ہو جاؤ۔ پھر آپ چل پڑے۔ میں ان سے آگے چل دیا اور جا کر حضرت

وسلم أرسلك أبو طلحة؟ فقلت: نعم. قال: بطعام؟ فقلت: نعم. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه: قوموا. فانطلق وانطلقت بين أيديهم حتى جئت أبا طلحة فأخبرته، فقال أبو طلحة: يا أم سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم. فقالت: الله ورسوله أعلم. فانطلق أبو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو طلحة معه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هلمي يا أم سليم ما عندك. فأتت بذلك الخبز، فأمر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت، وعصرت أم سليم عكة فأدمته، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله أن يقول، ثم قال: ائذن لعشرة. فأذن لهم فأكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا، ثم قال: ائذن لعشرة. فأذن لهم فأكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا، ثم قال: ائذن لعشرة، فأذن لهم فأكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا، ثم قال: ائذن لعشرة، فأكل القوم كلهم وشبعوا، والقوم سبعون أو ثمانون.

ابوطلحہ کو بتا دیا۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا اے ام سلیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر قریب خانہ پر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس ان کے کھلانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ عرض گزار ہوئیں۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس حضرت طلحہ فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو نکل کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ رسول خدا کے پاس جا پہنچے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ کو ساتھ لیا اور ان کے گھر جلوہ فرما ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں حاضر خدمت کر دیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ٹکڑے کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت ام سلیم نے سالن کی جگہ کپی سے سارا گھی نکال لیا۔ پھر رسول خدا نے اس پر وہی کچھ پڑھا جو خدا نے چاہا۔ پھر فرمایا کہ دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلاؤ۔ پس انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور چلے گئے۔ پھر فرمایا اور دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلاؤ۔ چنانچہ وہ بھی سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو کھانے کے لیے اور بلاؤ۔ پس انہیں بلایا گیا۔ وہ بھی شکم سیر ہو کر کھا چکے اور چلے گئے۔ پھر دس آدمیوں کو بلانے کے لیے فرمایا گیا اور اسی طرح جملہ حضرات نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ جملہ مہمان ستر یا اسی افراد تھے۔

ف: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اور ساری کائنات کے تاجدار یعنی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھوک کا احساس کر کے چند روٹیاں خدمت عالی میں ارسال کر دیں۔ قربان جائیں اس آقا کی سیرت طیبہ پر جس نے اپنی انتہائی بھوک پر شمع رسالت کے پروانوں کی بھوک کو ترجیح دے کر رہنمائی کر دی کہ وہ اپنی بھوک پر اپنوں کی بھوک کو ترجیح دے کر اس آقا کے نائب ہونے کا ثبوت پیش کیا کریں۔

روٹیاں تو چند تھیں جو صرف ایک یا دو حضرات کو شکم سیر کر سکتی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو تقسیم کرنے والی سرکار نے ان چند روٹیوں سے اپنے ستر یا اسی اصحاب کو شکم سیر کر دیا۔ جو ان حضرات نے کھانا کھایا وہ کہاں سے آ رہا تھا؟ کس راستے سے آ رہا تھا؟ یہ کسی کو نظر نہیں آیا لیکن ان حضرات نے شکم سیر ہو کر کھانا ضرور کھایا تھا۔ آپ کے اصحاب بھوکے تھے، مخلوق خدا کہیں مصیبت میں مبتلا ہوتی تھی۔ یہ مشکل رفع ہو انہیں اس بات کی بڑی حاجت تھی۔ آپ جب اور جس موقع پر چاہتے بھوک، پیاس، بیماری اور دیگر مصائب میں ان کی مشکل کشائی اور حاجت روائی فرمایا کرتے تھے۔ پروردگار عالم نے آپ کو یہ طاقت مرحمت فرمائی تھی۔ آپ خود بعض مصائب سے دو چار ہوتے۔ بھوک اور فاقوں کی نوبت آتی لیکن یہ تمام باتیں اضطراری نہیں بلکہ اختیاری تھیں۔ قربان رسالت ہے۔ یا عائشۃ لو شئت

يَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ ۔ یعنی اے عائشہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں۔ سبحان اللہ
اس حدیم المثال آقا کے اس ارشاد میں جو تو شئت مندرج ہوا ہے۔ اگر منکرین شان رسالت اس پر غور کریں تو جتنا غور کریں گے
اتنے ہی اُن کے خانہ ساز نظریات کے جال بکھرے بود دیگر سے ٹوٹتے چلے جائیں گے۔ پھر انہیں راسخ العقیدہ سنی مسلمان کبھی بھی مشرک نظر
نہیں آئیں گے اور وہ بھی سنی مسلمانوں کی طرح شان رسالت کے قصیدے پڑھتے ہوئے جھوم جھوم کر کہنے لگ جائیں گے۔

کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

۷۹۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وعلقمہ سے فرمایا۔ ہم برکت والے معجزات کو گنتے رہے ہیں جبکہ تم خوف دلانے والے معجزوں کو شمار کرنے میں لگے رہتے ہو۔ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہو گئی آپ نے فرمایا۔ کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ۔ ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے برتن میں اپنا دست مبارک ڈالا اور فرمایا۔ پاک پانی کی طرف آؤ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور برکت والا ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے ابل رہا تھا۔ علاوہ بریں ہم آپ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتے تھے۔

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرٌ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ آخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ انْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد نے پیچھے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ماسوائے جو کھجوروں کے درختوں سے پیدا وار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہوگا۔ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں۔ پس آپ کھجور کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیری کے گرد چکر لگایا اور دعا کی پھر دوسری ڈھیری کے۔ اس کے بعد آپ ایک ڈھیری پر بیٹھ گئے اور فرمایا۔ قرض خواہوں کو ناپ کر دیتے جاؤ۔ پس سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی کھجوریں بچ رہیں جتنی قرض میں دی تھیں۔

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ غریب آدمی تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ان اصحاب الصفۃ کانوا اناسا فقراء وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مرۃ من کان عندہ طعام اثنین فلیذھب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذھب بخامس او سادس او کما قال وان ابا بکر جاء بثلاثۃ وانطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعشرۃ وابو بکر ثلاثۃ قال فھو انا وابی وامی ولا ادری ھل قال امرأتی وخادمی بین بیتنا وبین بیت ابی بکر وان ابا بکر تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لبث حتی صلی العشاء ثم رجع فلبث حتی تعشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء بعد ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت لہ امرأتہ ما حبسک عن اضیافک او ضیفک قال او عشیتھم قالت ابوا حتی تجیء قد عرضوا علیھم فغلبوھم فذھبت فاختبأت فقال یا غنثر فجدع وسب وقال کلوا وقال لا اطعمہ ابدا وایم اللہ ما کنا ناخذ من اللقمۃ الا ربا من اسفلھا اکثر منھا حتی شبعوا وصارت اکثر مما کانت قبل فنظر ابو بکر فاذا شیء او اکثر قال لامرأتہ یا اخت بنی فراس قالت لا وقرۃ عینی لھی الآن اکثر منھا قبل بثلاث مرات فاکل منھا ابو بکر وقال انما کان الشیطان یعنی یمینہ ثم اکل منھا لقمۃ ثم حملھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصبحت عندہ وکان بیننا وبین قوم عھد فمضی الاجل فعرفنا اثنا عشر رجلا مع کل رجل منھم اناس اللہ اعلم کم مع کل رجل غیر انہ بعث معہ

سے فرمایا۔ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے وہ تیسرا ان میں سے لے جائے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ پانچواں یا چھٹا لے جائے۔ یا جو کچھ فرمایا۔ حضرت ابوبکر تین آدمیوں کو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت ابوبکر کے تین افراد تھے یعنی میرے والد، میری والدہ اور میں۔ ابو عثمان راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میری بیوی اور ہمارا خادم جو میرے اور حضرت ابوبکر کے گھر میں کام کیا کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے پاس کھایا۔ پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ نماز عشاء سے لوٹے تو وہیں رہے۔ جہاں تک کہ کافی رات گزر گئی تو گھر پہنچے۔ ان کی اہلیہ محترمہ نے دریافت کیا کہ مہمانوں کے پاس آنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟ فرمایا کیا تم نے انہیں کھانا کھلایا؟ عرض کی، انہوں نے کھانا آپ کی آمد پر موقوف رکھا، حالانکہ ان کے سامنے رکھا گیا تھا مگر وہ انکار ہی کرتے رہے۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں جا کر ایک طرف چھپ گیا۔ لیکن آپ مجھے برا بھلا کہتے رہے۔ پھر فرمایا تم لوگ کھاؤ میں کبھی یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم جو بھی لقمہ کھاتے تو اس کے نیچے اس سے زیادہ کھانا ہو جاتا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے زیادہ بچ رہا۔ حضرت ابوبکر نے جب کھانے کو دیکھا تو اتنا یا اس سے زیادہ نظر آیا۔ اپنی بیوی سے فرمانے لگے، اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ (وہ بولیں) نہیں، مجھے قسم میری آنکھ کی ٹھنڈک کی، پہلے کھانے سے یہ تین گنا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر نے بھی اس میں سے کھایا اور فرمایا وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ یعنی آپ نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا اور پھر اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ صبح تک کھانا بارگاہِ نبوت میں رہا۔ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا، جس کی آخری مدت ختم ہو گئی۔ بارہ آدمیوں کی سرکردگی میں لشکر تیار کیا گیا، ہر ایک کے ساتھ کافی آدمی تھے، جن کی گنتی اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ ہاں ان کے ساتھ آدمی بھیجے گئے۔ راوی کا

مَعَهُمْ قَالَ أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ

بیان ہے کہ اس کھانے میں سے ساری فوج نے کھایا، یا جو کچھ فرمایا۔

۳۰۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ایک دفعہ اہل مدینہ قحط سے دوچار ہو گئے۔ اسی دوران آپ جمعے کا خطبہ دے رہے تھے۔ کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہو گئے، بکریاں مر گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر آئے اور جمع ہو گئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی شخص یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر گر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ رک جائے۔ آپ نے تبسم ریزی کے دوران فرمایا: ہمیں چھوڑ کر ہمارے گرداگرد برسے۔ راوی نے دیکھا کہ بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف رہے گویا وہ تاج ہیں۔

ف: اس حدیث کے آخر میں ہے کہ آپ نے بادلوں سے حَوَالَيْنَا فرمایا۔ قربان جائیں اس تاجدار دو جہاں، سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کے حکم کو بادل بھی محسوس کر لیتے اور تعمیل ارشاد کرتے تھے۔ سنت حضرت نے فرمایا ہے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ یعنی جس نے رسول کا حکم مانا، یقیناً اس نے خدا کا حکم مانا۔ لہٰذا آئیے سب مل کر کہیں:

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

۳۰۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخُو أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب اسے چھوڑ کر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون گریہ و زاری کرنے لگا۔ پس آپ نے اس کے پاس آ کر دستِ شفقت پھیرا۔
اس حدیث کو عبد الحمید، عثمان بن عمرو، معاذ بن العلاء،

وَقَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوا لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا إِلَيْهِ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا.

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ.

۵۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ

نافع سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ نیز اس کو روایت کیا ہے ابو عاصم، ابن ابی رواد، نافع، ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ انصار میں سے کسی عورت یا مرد نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لیے منبر تیار کر دیں۔ فرمایا، جو تمہاری مرضی ہو۔ پس انہوں نے آپ کے لیے منبر تیار کر دیا۔ جب جمعہ کے روز آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو کھجور کی وہ لکڑی بچوں کی طرح رونے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور اسے سینے سے لگا لیا جیسے روتے ہوئے بچے کو منایا جاتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ اس وجہ سے رویا کہ اپنے پاس ذکر سنا کرتا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسجد نبوی کی چھت جب کھجور کی شاخوں کی ڈالی ہوئی تھی تو خطبہ دیتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک ستون سے ٹیک لگایا کرتے تھے۔ جب آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا اور آپ اس پر جلوہ افروز ہوئے تو ہم نے سنا کہ اس ستون سے اونٹنی کے بلبلانے جیسی آواز آ رہی تھی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جا کر اس پر اپنا دست شفقت رکھا تو وہ خاموش ہوا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اصحاب رسول سے دریافت کیا کہ تم میں سے فتنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کس کو یاد ہے۔ حضرت حذیفہ نے کہا، مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ فرمایا بیان کرو واقعی تم جرأت مند ہو۔ بیان کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کا فتنہ (آزمائش) اس کے اہل و عیال، اس کے مال اور اس کے ہمسایوں میں ہے جو اسے نماز، خیرات اچھی

إنك لجريء قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة الرجل في أهله وماله وجاره تكفرها الصلوة والصدقة والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر قال ليست هذا ولكن التي تموج كموج البحر قال يا أمير المؤمنين لا بأس عليك منها أن بينك وبينها بابا مغلقا قال يفتح الباب أو يكسر قال لا بل يكسر قال ذاك أحرى أن لا يغلق قلنا علم الباب قال نعم كما أن دون غد الليلة إني حدثته حديثا ليس بالأغاليط فهبنا أن نسأله وأمرنا مسروقا فسأله فقال من الباب قال عمر.

بات کہتا اور بری بات سے روکنے میں حائل ہوتے ہیں۔ فرمایا میں نے اس فتنہ کی بات نہیں کی بلکہ اس فتنہ کے بارے میں پوچھا ہے جو موج دریا کی طرح لہرائے گا۔ عرض گزار ہوئے، اے امیر المومنین! آپ کو اس فتنہ کا کیا خوف ہے جبکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ موجود ہے۔ فرمایا۔ بتاؤ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا؟ جواب دیا بلکہ توڑ دیا جائے گا۔ فرمایا پھر تو وہ اس قابل نہیں رہے گا کہ اسے دوبارہ بند کیا جاسکے۔ ہم نے پوچھا کیا انہیں دروازے کا علم تھا؟ حضرت حذیفہ نے جواب دیا ہاں اس طرح جیسے دن کے بعد رات آنے کا یقین ہوتا ہے، کیونکہ اس کے متعلق میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں غلطی کا شائبہ بھی نہیں لیکن ڈر کے مارے اس کے متعلق ہم نے سوال نہ کیا۔ ہم نے مسروق سے اس دروازے کے متعلق پوچھنے کو کہا تو حضرت حذیفہ نے بتایا کہ وہ دروازہ خود حضرت عمر تھے۔

۵۰۰۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب حدثنا أبو الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر وحتى تقاتلوا الترك صغار الأعين حمر الوجوه وتجدون من خير الناس أشدهم ذلف الأنوف كأن وجوههم المجان المطرقة وتجدون من خير الناس أشدهم كراهية لهذا الأمر حتى يقع فيه والناس معادن خيارهم في الجاهلية خيارهم في الإسلام وليأتين على أحدكم زمان لأن يراني أحب إليه من أن يكون له مثل أهله

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسی قوم سے تمہاری لڑائی نہ ہو جائے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور جب تک ترکوں سے لڑو جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے اوپر نیچے ڈھالیں اور اس وقت تم میں کو بہترین آدمی شمار کرو گے وہ حکمران بننے سے بہت ہی نفرت کرتا ہوگا سوائے اس کے کہ اس میں پھنس جائے اور لوگ کانوں کی طرح ہیں، جو دور جاہلیت میں اچھے تھے وہی عہد اسلام میں اچھے ہیں اور تم میں سے کسی پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس کے لیے میری زیارت اپنے مال و جان کی طرح ہر چیز سے عزیز ترین ہوگی۔

۴۹۹۔ حدثني يحيى حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا خوزا وكرمان من الأعاجم حمر الوجوه فطس الأنوف صغار الأعين وجوههم المجان المطرقة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم عجمیوں کی اقوام خوز و کرمان سے جنگ نہ کر لو، جن کے چہرے سرخ، ناکیں چپٹی اور آنکھیں چھوٹی ہیں۔ ان کے چہرے گویا پٹی ہوئی ڈھالیں ہیں۔ ان کے جوتے بالوں کے

نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ. تَابَعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سِنِيَّ أَحْرَصَ عَلَى أَنْ أَعِيَ الْحَدِيثَ مِنِّي فِيهِنَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَقُولُ وَقَالَ هٰكَذَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَهُوَ هٰذَا الْبَارِزُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُمْ أَهْلُ الْبَارِزِ.

۸۰۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ وَتُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَأَنَّ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ.

۸۰۲ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ.

۸۰۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَغْزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ.

ہوں گے ۔ ان کے سوا اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی روایت کیا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تین سال تک رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ۔ مجھے اپنی سابقہ عمر میں حدیثیں یاد کرنے کا اس درجہ شوق نہیں تھا ۔ جتنا ان تین سالوں میں رہا ۔ میں نے آپ کو دست مبارک کا اشارہ کرکے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور وہ یہی بازری ہیں ۔ سفیان نے ایک مرتبہ کہا کہ وہ بازر کے رہنے والے ہیں ۔

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے لڑو گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چمڑے کی ڈھالوں کے مانند ہوں گے ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم یہودیوں سے لڑائی کرو گے تو ان پر غالب آجاؤ گے ، یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا کہ اے مسلم ! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کر دے ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ جب وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو؟ جواب دیں گے ، ہاں ۔ پس وہ دشمن پر فتح پائیں گے ۔ پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے درمیان کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی صحبت سے مشرف ہوا ہو؟ وہ

۳۰۰۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى قُلْتُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عَدِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے آ کر فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا شخص آیا اور ڈاکہ زنی کا شکوہ کیا۔ پس آپ نے فرمایا، اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے کہا دیکھا تو نہیں لیکن سنا ضرور ہے۔ فرمایا، اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور دیکھ لو گے کہ ایک بڑھیا حیرہ سے چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی لیکن اسے خدا کے سوا کسی دوسرے کا خوف نہیں ہوگا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس وقت قبیلہ طے کے ڈاکوؤں کو کیا ہو جائے گا جنہوں نے ان شہروں میں آگ لگا رکھی ہے۔ پھر فرمایا، اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو ضرور تم کسریٰ کے خزانوں پر قابض ہو جاؤ گے۔ میں عرض گزار ہوا، کیا کسریٰ بن ہرمز کے؟ فرمایا، ہاں کسریٰ بن ہرمز کے۔ پھر فرمایا، اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو ضرور دیکھو گے کہ آدمی ہتھیلی کے برابر سونا لے کر نکلے گا یا چاندی لے کر تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرے لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔ یقیناً تم میں سے ہر ایک تنہا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور اس وقت تمہارے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو کسی کی ترجمانی کرے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا جس نے میرے احکام پہنچائے؟ پس وہ جواب دے گا، کیوں نہیں۔ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے وافر مال نہیں دیا تھا؟ عرض کرے گا، ضرور دیا تھا۔ وہ اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو جہنم ہی نظر آئے گی اور بائیں جانب دیکھے گا تب بھی جہنم نظر آئے گی۔ حضرت عدی کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا خیرات دے کر ہی سہی، جسے کھجور کا ایک ٹکڑا بھی نہ ملے وہ اچھی بات کہہ کر ہی جہنم سے بچے۔ حضرت عدی فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھ لیا کہ ایک بڑھیا نے حیرہ سے چل کر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہ تھا اور میں ان حضرات میں خود شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا تھا اور تمہاری عمر نے وفا کی تو نبی کریم ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا کہ ایک آدمی ہتھیلی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا، ضرور اسے بھی دیکھ لو گے اس

بِشْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۰۵۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ إِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنْ أَخَافُ

حدیث کی دوسری سند میں محل بن خلیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عدی سے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور غزوہ احد کے شہیدوں پر اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آکر آپ منبر پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا: بیشک میں تمہارا سہارا اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرما دی گئی ہیں اور بیشک مجھے یہ خوف نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی

ف: اس حدیث میں چار باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی ــــ بزرگوں نے فرمایا کہ اس حدیث سے لفظ صلوٰۃ کا دعا کے معنی میں ہونے پر استدلال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام نے اسے آپ کے خصائص میں شمار کیا ہے اور ایسا آپ نے ان حضرات پر کمال شفقت فرماتے ہوئے کیا۔

۲۔ اس حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا: "خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں" سبحان اللہ! زمین پر ہوتے ہوئے جنت کا حوض کوثر دیکھ پا رہے تھے اس سے شمال، جنوب، مشرق اور مغرب تک کی کوئی چیز کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے کیونکہ یہ چاروں اطراف تو حوض کوثر کی نسبت بہت نزدیک ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نگاہ مصطفیٰ سے کائنات کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اور آپ سے کوئی پوشیدہ ہو بھی کیوں جبکہ سب کچھ بنایا ہی آپ کی خاطر گیا ہے۔ یہ ساری دنیا تو معمولی سی انسانی عمر تک ہے بہت قلیل ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب پر تو فضل عظیم ہے یعنی وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا اور نیا کو ذکر کا خطر فرمانے کی بات آپ نے خدا کی قسم کے ساتھ موکد کر کے فرمائی ہے تاکہ منکرین شان رسالت پر حجت تمام ہو جائے جو آنکھیں کھلاتے ہوئے آپ کو دیوار کے پیچھے سے حالات اور اشیاء سے بھی بے خبر بتایا کرتے ہیں گے

۳۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ــــ "مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرما دی گئی ہیں" ــــ سبحان اللہ اور صرف زمین ہی کی نہیں دیگر احادیث کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز اور ہر خیر و برکت کی کنجیاں عطا فرما دی ہیں۔ آپ کو شہنشاہ دو جہاں اور سرور کون و مکان بنا دیا تھا۔ خلافت مطلق کا تاج آپ کے سر اقدس پر سجا دیا تھا۔ اسی لیے تو کہا جاتا ہے۔

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

۴۔ اس حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا: ــــ "بے شک خدا کی قسم! مجھے یہ خطرہ نہیں ہے کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیا کے جال میں پھنسنے کا خدشہ ہے" ــــ جاننا ضروری ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے بعد امت کے شرک کرنے کا کوئی خدشہ نہیں تھا جبکہ قیامت تک کے جملہ حالات آپ کو کف دست کی طرح نظر آتے تھے لیکن اب تیرھویں صدی سے ایسے مسلمان بھی پیدا ہوئے ہیں جنہیں قدیم عقائد و نظریات والے مسلمان اپنی مادرن خارجیت کے باعث مشرک نظر آتے ہیں کیونکہ ان ایسے مسلمانوں نے توہین رسالت

بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ.

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ وَمَنْ يُّشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ — وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِيْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ نَّوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا اِلَّا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ يَّزِيْدُ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ.

۸۱۱۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ قَالَ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ۔

حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى ابْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَ

کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب فتنے اٹھیں گے جن میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو ان فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنے اسے اپنی جانب کھینچ لیں گے۔ اس وقت اگر کوئی پناہ گاہ یا چھپنے کی جگہ مل سکے تو وہاں چھپ جانا چاہیئے اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے لیکن اس میں ابو بکر بن عبد الرحمٰن نے یہ بھی کہا ہے کہ نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے کہ جس کی وہ فوت ہو گئی گویا اس کے اہل وعیال اور مال و منال سب چھن گئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب تمہارے اوپر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی اور بعض ایسے کام ہوتے دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرو گے۔ عرض گذار ہوئے۔ یا رسول اللہ پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا۔ تمہارے اوپر جو حقوق ہوں وہ ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریش کا یہ قبیلہ عام لوگوں کو ہلاک کر دے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے۔ پھر آپ ہمارے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا۔ کاش! لوگ ان سے کنارہ کش رہتے۔ محمود، ابو داؤد، شعبہ، ابو التیاح نے بھی ابو زرعہ سے ایسا ہی سنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے

بَنِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ.

٨١٢ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ تَعَلَّمَ أَصْحَابِي الْخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ.

٨١٣ ـ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سنا ہے کہ میری امت کی بربادی قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروان نے یہ لڑکے ہی کہا ہے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو میں ان میں سے ہر ایک کا نام اور نسب بتا سکتا ہوں۔

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھتے رہتے لیکن میں شر کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں وہ مجھ سے وابستہ نہ ہو جائے۔ پس میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! عہد جاہلیت کے اندر ہم شر میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے یہ خیر بھیج دی۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا: ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا: ہے تو سہی لیکن اس میں کدورت ہوگی۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا چیز ہوگی؟ فرمایا ایک قوم راستہ بتائے گی لیکن میرے راستے کے علاوہ تم ان میں بھلائی اور برائی کا مجموعہ دیکھو گے۔ میں عرض پرداز ہوا۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا: ہاں، ایسے مبلغ ہوں گے جو لوگوں کو جہنم کے دروازوں کی طرف بلائیں گے۔ جو ان کے پاس آجائے گا اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہمیں ان کا کچھ حال بتائیے۔ فرمایا، وہ ہماری ہی قوم میں سے ہوں گے، ہماری ہی بولی میں گفتگو کریں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر میں انہیں پاؤں تو آپ میرے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے وابستہ رہنا۔ عرض کیا، اگر مسلمانوں کی اس وقت نہ جماعت ہو اور نہ امام؟ فرمایا، پھر تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا اور بہتر ہے کہ تم کسی درخت کی جڑ سے چمٹ جاؤ، یہاں تک کہ موت آئے اور تمہیں درخت سے وابستہ پائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری دو جماعتیں آپس میں جنگ

وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ

۳۱۸، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ
عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ
كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ.

• ۱۸، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا
نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَقْسِمُ قِسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ
بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ فَقَالَ
وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَ
خَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعْهُ
فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ
مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ
الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ
الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ
إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى
رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى
نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ
يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ
الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى
عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ
تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ
قَالَ

ذکر ہیں حالانکہ دونوں کا موقف ایک ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں
ہوگی جب تک تمہاری دو جماعتوں کی آپس میں لڑائی نہ ہو جائے۔
پس ان کے درمیان بڑی خونریز جنگ ہوگی، حالانکہ ان کا دعویٰ
و موقف ایک ہی ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب
تک دجّال اور کذاب منظر عام پر نہ آ جائیں، جن کی تعداد تیس کے لگ بھگ
ہے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ مال تقسیم
فرما رہے تھے۔ بس بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی آیا اور
کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! انصاف سے کام لو۔ آپ نے فرمایا،
تیری خرابی ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا!
اگر میں انصاف نہ کروں تو ناکام و نامراد رہ جاؤں گا۔ حضرت عمر
عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں اس
کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا، جانے دو کیونکہ اس کے اور بھی ساتھی ہیں
تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر جانو گے اور اپنے
روزوں کو ان کے روزوں کے بالمقابل یہ قرآن بہت پڑھیں گے
لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ دین سے ایسے
نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ اگر اس کے پھل
کی جگہ کو دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملے گا۔ پھر اس کے پر کو دیکھا جائے
تب بھی کچھ نہیں ملے گا اور ان دونوں کے درمیان والی جگہ کو
دیکھا جائے تب بھی کچھ نہ ملے گا، حالانکہ وہ گندگی اور خون کے درمیان
سے گزرا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہوگا،
جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی مانند یا گوشت کا لوتھڑا ہوگا
جب لوگوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں گے تو ان کا خروج ہوگا۔
حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ
یہ حدیث خود میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن

أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ.

٨١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

٨١١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ

ابو طالب نے ان لوگوں سے جنگ کی ہے اور میں بھی لشکرِ اسلام کے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ جب اسے لایا گیا تو اس کے اندر وہ تمام نشانیاں دیکھیں جو آپ نے بیان فرمائی تھیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتا ہوں تو مجھے آسمان سے گرنا اس بات کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ آپ کی جانب کسی بات کی غلط نسبت کروں اور جب کوئی ایسی بات کروں جس کا تعلق میرے اور تمہارے جھگڑے سے ہے۔ تو لڑائی دھوکا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آخر زمانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جو عمر کے لحاظ سے چھوٹے اور میزانِ عقل پر کھوٹے ہوں گے۔ وہ سرورِ کائنات کی حدیثیں بیان کریں گے لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے کمان سے تیر۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم جہاں بھی انہیں پاؤ وہیں قتل کر ڈالو کیونکہ قیامت کے روز ان کے قاتل کو ثواب ملے گا۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جماعت کے طور پر بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے جبکہ آپ چادر اوڑھے ہوئے کعبے کے زیرِ سایہ جلوہ افروز تھے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے مدد کیوں نہیں طلب فرماتے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے؟ ارشاد فرمایا، تم سے پہلے اگر کسی آدمی کے لیے گڑھا کھودا جاتا، پھر اس میں کھڑا کر کے اس کے سر پر آرہ رکھ دیا جاتا۔ پھر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے تو یہ سلوک بھی اسے دین سے نہیں ہٹاتا تھا اور لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت سے ہڈیوں تک پار کی جاتی تھیں،

دِينِهِ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرُ حَتّٰى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ.

لیکن یہ اذیت بھی انہیں دین سے نہیں ہٹا سکتی تھی۔ خدا کی قسم یہ دین مکمل ہو کر رہے گا یہاں تک کہ اگر کوئی سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا تو اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا اور صرف اپنی بکریوں پر بھیڑیے کا خوف ہوگا لیکن تم جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیس کی خبر لا کر دے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا۔ پس وہ گئے اور دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ پوچھا: آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ برا حال ہے کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز اونچی کر بیٹھا تھا لہٰذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے ہوں گے اور جہنمیوں میں میرا شمار ہو گیا ہوگا۔ اس آدمی نے آکر آپ سے گزارش کی کہ وہ یہ کچھ کہتے ہیں۔ پس حضرت موسیٰ بن انس فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بہت بڑی بشارت لے کر دوبارہ گیا۔ آپ نے فرمایا: ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ آپ جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہیں۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے سورۂ الکہف کی تلاوت کی اور ان کے گھر گھوڑا تھا، تو وہ بدکنے لگا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ اوپر ابر کا ٹکڑا سایہ فگن ہے۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! یہ سکینہ تھا جو قرآن کریم کی وجہ سے نازل ہوا یا قرآن مجید کی وجہ سے نازل فرمایا گیا۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِي

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والد محترم کے مکان پر تشریف لائے اور ان سے کجاوہ خریدا، پھر حضرت عازب سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو بھیج تاکہ اسے اٹھا کر میرے ساتھ چلے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اسے اٹھا کر ان کے ساتھ چل دیا۔ میرے والد ماجد بھی قیمت کو پرکھنے کی غرض سے نکلے۔ اس وقت میرے والد محترم نے ان سے کہا۔ اے ابوبکر! مجھے وہ

يُحَدِّثُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي
كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ
حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا
يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا
ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ وَ
سَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي
يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ
أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ
إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا
فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ
الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ
نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً
فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذَى
قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى
يَنْفُضُ فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي
إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي
مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ
اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى
بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ

قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَ
اتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِينَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى
بَطْنِهَا أُرَى فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ فَقَالَ
إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللَّهُ

واقعہ تو بتایئے جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
ہجرت کی تو آپ دونوں پر کیا گزری تھی؟ فرمایا: ہاں ہم ساری رات
صبح تک چلتے رہے، پھر دوپہر ہو گئی تو راستہ سنسان پڑ گیا اور کوئی
ایک آدمی بھی چلتا پھرتا نظر نہیں آتا تھا۔ پس ہمیں ایک بڑا سا پتھر
نظر آیا جس کا سایہ تھا اور وہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔ پس ہم اس
کے نزدیک اتر گئے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
ایک جگہ اپنے ہاتھ سے صاف کر دی تاکہ آپ وہاں سو جائیں۔ پس
میں نے اس جگہ ایک پوستین بچھا دی اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ!
سو جایئے اور میں آپ کے ارد گرد کا خیال رکھوں گا۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرمانے لگے اور میں پہرہ دیتا رہا۔ اس
دوران میں نے ایک چرواہے کو اس پتھر کی جانب آتے دیکھا۔ چرواہا بکریاں لیے
آ رہا تھا کہ اس پتھر سے وہی فائدہ حاصل کرنا چاہتا تھا جو ہم حاصل کر
رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے لڑکے! اس ریوڑ کا مالک کون ہے؟
اس نے مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے کسی شخص کا نام لیا۔ میں نے دریافت
کیا: کیا تمہاری کوئی بکری دودھ دیتی ہے؟ میں نے کہا: کیا تم
ہمیں دودھ دوہ دو گے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور ایک
بکری کو پکڑ لیا۔ جس کے تھن مٹی، بالوں اور نجاست سے لتھڑے
ہوئے تھے۔ ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن
عازب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مار کر بتایا!
کہ اس طرح اس نے تھن جھاڑے اور پھر اپنے پیالے میں دودھ
دوہ لیا۔ میرے پاس ایک چھاگل تھی جو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے پینے اور وضو کرنے کی غرض سے ہمراہ رکھتا تھا۔ پس
میں اس کے اندر دودھ لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ میں نے آپ کو جگانا پسند نہیں کیا لیکن میں نے آپ
کو بیدار پایا۔ پس میں نے دودھ میں کچھ پانی ڈال دیا تاکہ ٹھنڈا ہو جائے اور
عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! نوش فرمایئے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پی لیا اور
بہت خوش ہوئے۔ پھر فرمایا: کیا ابھی چلنے کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے اثبات
میں جواب دیا اور ہم چل پڑے جبکہ سورج ڈھل چکا تھا۔ اسی اثنا میں ہمارا پیچھا
کرتے ہوئے سراقہ بن مالک آ گیا۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! کوئی ہمارے

يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، تم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَذَكَرَ وَقَالَ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا۔ جب کسریٰ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور گزشتہ حدیث کی طرح ذکر کر کے فرمایا۔ ضرور تم ان دونوں کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ کرو گے۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کرامت مہد میں مسیلمہ کذاب آکر کہنے لگا۔ اگر محمد مجھے اپنا جانشین مقرر کر دیں تو میں ان کی پیروی کرنے کے لیے تیار ہوں اور اپنی قوم کے بہت سے آدمی لے کر آیا یہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف گئے اور آپ کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں ایک چھوٹی سی لکڑی تھی۔ یہاں تک کہ آپ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے اور فرمایا اگر تم مجھ سے اس لکڑی کے برابر بھی کوئی چیز مانگو تو تمہیں نہیں دوں گا۔ میں تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اگر تم نے اسلام سے پیٹھ پھیری تو اللہ تمہیں تباہ و برباد کر دے گا اور میں دیکھتا ہوں کہ جس شخص کا حال مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے وہ تم ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے فکر لاحق ہوئی۔ پس خواب میں میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس جب میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میں نے اس خواب کی تعبیر دو کذاب ٹھہرائے جو میرے بعد نکلیں گے۔

الْعَنْسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ

۸۲۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِينَ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ أَسَرَّ إِلَيَّ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي

ان میں سے ایک عنسی (اسود) اور دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلمہ کذاب ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی جگہ گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے جبکہ وہ مدینہ منورہ ہے جسے یثرب کہا جاتا تھا اور میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ درمیان سے ٹوٹ گئی۔ پس یہ وہی مصیبت ہے جو اہل ایمان پر جنگ احد میں پڑی۔ پس میں نے دوبارہ تلوار ہلائی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی۔ پس اس کی تعبیر وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور اہل ایمان کو جمع فرمایا۔ پھر میں نے خدا کی قسم گائے اور بھلائی دیکھی۔ گائے سے مراد غزوۂ احد میں شرکت کرنے والے مسلمان ہیں اور بھلائی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر کے بعد بھلائی اور سچا ثواب ہمیں عطا فرمایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ آئیں اور ان کا چلنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تھا۔ پس آپ نے اپنی لخت جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔ پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں۔ پس میں نے ان سے رونے کا سبب پوچھا لیکن آپ نے ان سے پھر کوئی بات چپکے کی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنا نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے ان سے پھر پوچھا تو جواب دیا کہ آپ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے۔ پس خیال ہے کہ میرا آخری وقت آپہنچا ہے اور بیشک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملو گی۔ تو اس بات نے مجھے ہنسا دیا۔

فَبَكَيْتُ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ.

۸۲۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ.

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ.

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عَصَّبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا

پھر آپ نے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمام جنتی عورتوں کی سردار تم ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار تم ہو۔ سو میں اس بات پر ہنس پڑی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو اپنے اس مرض میں بلایا جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ پھر سرگوشی کے انداز میں ان سے کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں پھر نزدیک بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میری وفات ہو جائے گی تو میں رونے لگی۔ پھر آپ نے سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سب سے پہلی میں ہوں جو ان کے پیچھے جاؤں گی، تو میں ہنس پڑی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب انہیں اپنے نزدیک بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے کہا۔ ہمارے لڑکے بھی تو ان جیسے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ یہ بدولت علم ہے۔ اور پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس سے آیت اذا جاء نصر اللہ والفتح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے آخری وقت سے مطلع فرمایا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کا جو مطلب میں جانتا ہوں وہی تم جانتے ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں جس میں وفات پائی تھی، باہر نکلے اور ایک چکنی پٹی سر سے باندھی ہوئی تھی۔ آخر کار آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ دوسرے لوگ تو بڑھتے جا رہے ہیں لیکن انصار گھٹتے جائیں گے یہاں تک کہ یہ لوگوں میں اتنے رہ جائیں گے جیسے آٹے میں نمک۔ پس جو تم میں سے حاکم بنے اور وہ لوگوں کو نفع یا نقصان

حَتّٰى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ فَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پہنچا سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی قدر کرے اور جوان میں سے غلط کار ہوں ان سے درگزر کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ آخری مجلس تھی جس میں آپ بیٹھے۔

. . . .

۸۳۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہمراہ امام حسن کو لے کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروا دے گا۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر اور حضرت زید کی خبر آنے سے پہلے ان کی شہادت کے بارے میں بتا دیا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

ف: یہ بات تفصیل سے پہلے اسی جلد کی حدیث ۲۰۵، ۲۰۹، ۴۳۵ اور ۴۴۳ کے تحت گزر چکی ہے اور ان میں سے کسی حدیث کے تحت اس کا تفصیلی حاشیہ بھی ہے۔ لہٰذا آپ کے اس خبر دینے اور جنگ موتہ کے ان حالات کے بارے میں وہ حاشیہ ملاحظہ فرمایا جائے۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ وَأَنّٰى يَكُونُ لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا يَعْنِي امْرَأَتَهُ أَخِّرِي عَنِّي أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَدَعُهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس قالین ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے! ارشاد فرمایا۔ یاد رکھو عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ پس آج میں جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہوں کہ اپنا قالین مجھ سے دور پرے ہٹالو تو وہ جواب دیتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں فرمایا تھا کہ تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ پس میں خاموش ہو جاتا ہوں۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ عمرہ کرنے کے لئے نکلے اور امیہ بن خلف ابو صفوان کے پاس ٹھہرے اور امیہ شام کی طرف جاتے ہوئے جب مدینہ منورہ سے گزرتا تو

النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبَيْنِ.

٨٣٦. حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ايْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ.

٨٣٧. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا

کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لیا اور ان کے ہاتھ میں اس ڈول کا چرس بن گیا۔ میں نے لوگوں میں ایسا کوئی جوان مرد نہیں دیکھا جو ان کی طرح چرس کھینچ سکے۔ انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ تمام لوگ سیراب ہو گئے۔ ہمام سے حضرت ابوہریرہ سے ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر نے دو ڈول نکالے۔

ابوعثمان روایت ہیں۔ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ام سلمہ آپ کے پاس موجود تھیں۔ پس وہ آپ سے گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے دریافت فرمایا۔ یہ کون تھے؟ یا جو کچھ بھی فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ دحیہ تھے۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم، میں نے تو انہیں دحیہ کلبی ہی سمجھا تھا لیکن میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبرئیل تھے۔ یا جو کچھ فرمایا۔ معتمر کے والد نے ابوعثمان سے دریافت کیا کہ یہ حدیث آپ نے کس سے سنی ہے؟ جواب دیا۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

آیت کریمہ کا مفہوم، ارشاد باری تعالیٰ ہے، جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا جانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بے شک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہودیوں نے حاضر ہو کر بتایا کہ ان کے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ تم رجم کے بارے میں توریت کے اندر کیا حکم پاتے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم زانیوں کو ذلیل کرتے اور کوڑے لگاتے ہیں۔ پس حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اس میں رجم کا حکم موجود ہے۔ پس توریت لا کر اسے پڑھا گیا تو ایک آدمی نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور آگے پیچھے کا مضمون پڑھنے لگا۔ حضرت

حَتّٰى اَتٰى اَهْلَهٗ .

۸۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ .

۸۳۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ قَالَ مُعَاذٌ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هٰذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّامِ .

۸۳۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا شَبِيْبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِيْنَارًا يَشْتَرِيْ لَهٗ بِهٖ شَاةً فَاشْتَرٰى لَهٗ بِهٖ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ وَجَاءَهٗ بِدِيْنَارٍ وَشَاةٍ فَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ فِيْ بَيْعِهٖ وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْهُ قَالَ سَمِعَهٗ شَبِيْبٌ مِّنْ عُرْوَةَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ شَبِيْبٌ اِنِّيْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُخْبِرُوْنَهٗ عَنْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ وَقَدْ رَاَيْتُ فِيْ دَارِهٖ سَبْعِيْنَ فَرَسًا قَالَ سُفْيَانُ يَشْتَرِيْ لَهٗ شَاةً كَاَنَّهَا اُضْحِيَّةٌ .

۸۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

گئے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے، یہاں تک کہ جب قیامت آئے گی تو اس وقت بھی وہی غالب ہوں گے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے دین پر قائم رہے گا۔ جو انہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرے یا مخالفت کرے تو انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔ عمیر! مالک بن یخامر، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ وہ شام میں ہوں گے۔ حضرت معاویہ فرماتے ہیں کہ مالک کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ سے سنا ہے کہ وہ شام میں ہیں۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بکری خریدنے کے لیے ایک دینار دیا، پس میں نے آپ کے لیے اس میں سے دو بکریاں خرید لیں۔ پھر ان میں سے ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ دیا اور بکری اور دینار لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوگیا۔ پس آپ نے ان کی تجارت میں برکت کے لیے دعا کی۔ چنانچہ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس سے بھی منافع حاصل کر لیتے۔ اسے سفیان حسن بن عمارہ، شبیب، عروہ کا قبیلہ اور حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں۔ ہاں شبیب نے یاد داشت حضرت عروہ سے یہ سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں سے وابستہ ہے۔

شبیب فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے دردولت پر ستر گھوڑے دیکھے۔ سفیان فرماتے ہیں کہ بکری جو خریدی گئی شاید وہ قربانی کے لیے تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ بھلائی قیامت تک وابستہ رہے گی۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی رکھ دی گئی ہے۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَسِتْرًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ كَذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑے تین مقاصد کے لیے ہوتے ہیں۔ کسی کے لیے باعث ثواب، کسی کے لیے پردہ پوشی کا سبب اور کسی کے لیے گناہ کا موجب۔ وہ شخص جس کے لیے گھوڑا رکھنا باعث ثواب ہے جو جہاد کے لیے گھوڑا باندھے، پھر کسی چراگاہ یا باغ میں اسے چرنے کے لیے لمبی سی رسی سے باندھ دے تو جتنی دور تک اس چراگاہ یا باغ کی اس رسی کے سبب سے تسلط ہو گا اسی قدر اس کو نیکیاں ملیں گی، پھر وہ رسی توڑ کر ایک دو ٹیلے تک دوڑ جائے تو اس کی لید تک کے بدلے ثواب ملے گا۔ کسی نہر سے پانی پی لے حالانکہ مالک کا ارادہ اسے پانی پلانے کا نہ ہو تب بھی اس کے لیے نیکیاں ملیں گی۔ اگر کوئی عزت کو چھپانے یعنی پردہ پوشی کرنے اور مانگنے سے بچنے کی خاطر گھوڑا رکھے اور اس کے حق کا جو بوجھ اس کی گردن اور پیٹھ پر رکھا ہے اسے فراموش نہ کرے تو یہ گھوڑا اس کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہو گا۔ اگر تکبر یا دکھاوے کے باعث گھوڑا رکھے یا مسلمانوں کی مخالفت میں تو یہ اس کے لیے بوجھ ہو گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اس کے متعلق سوائے اس جامع و یکتا آیت کے اور کچھ نازل نہیں ہوا "جو ذرہ بھر نیکی کرے گا اسے دیکھے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے تو اسے دیکھ لے گا" (سورۃ زلزال)

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ صَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ وَلَجَأُوا إِلَى الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت خیبر پہنچے تو وہ لوگ اپنی کسّیاں وغیرہ لے کر نکل رہے تھے۔ جب انھوں نے آپ کو دیکھا تو "محمد اور ان کی فوج" کہتے ہوئے واپس قلعے کی جانب دوڑے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ

فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ.

بلند کرکے اللہ اکبر کہا اور فرمایا۔ خیبر برباد ہوگیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ایسے کافروں کی صبح خراب ہوکر رہتی ہے۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ حَدِيثًا بَعْدَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نے آپ کی بہت ساری حدیثیں سنی ہیں لیکن یاد کچھ بھی نہیں رہتا۔ فرمایا، اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دی۔ آپ نے اپنے ہاتھوں سے اس میں لپ بھر کر ڈالا اور فرمایا کہ اسے اپنے جسم سے لگالو۔ پس میں نے لگالی، تو اس کے بعد میں کبھی کسی حدیث کو نہیں بھولا۔

بَابٌ ۳۳۳ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ رَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ.

صحابۂ کرام کے فضائل۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی یا مسلمان کی حالت میں آپ کو دیکھا وہ آپ کے اصحاب میں سے ہے۔

ف: قربان جائیں اس فرمانے کے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چادر پھیلائی پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے ایک لپ ڈالا لپ میں کیا ڈالا یہ کسی کو نظر نہ آیا کسی نے کچھ بھی نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بانٹنے والے نے کیا عطا فرمایا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا پایا! ہاں حضرت ابوہریرہ کو بغیر طلب کے یہ دولت بے بہا بارگاہ مصطفوی سے مل گئی کہ اس کے بعد وہ کسی حدیث کو نہ بھولے۔ اسی لیے تو امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے شانِ مصطفوی کے بارے میں فرمایا ہے۔

وہ خدا ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب وہ بکثرت جمع ہوکر جہاد کریں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو۔ پس لوگ کہیں گے کہ ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہوجائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ کثیر تعداد میں جمع ہوکر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت پائی ہو، وہ جواب دیں گے، ہاں، پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ گروہ کثیر تعداد میں اکٹھے ہوکر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ تمہارے درمیان کیا کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ.

۸۵۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ.

۸۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ.

بَابُ ۳۸۲ مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَقَالَ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا. قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ.

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا

کے اصحاب کی صحبت سے مشرف ہونے والوں کی صحبت کا شرف حاصل کیا ہو ؟ لوگ اثبات میں جواب دیں گے تو انہیں بھی فتح حاصل ہو جائے گی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب زمانوں سے میرا زمانہ بہتر ہے۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے، پھر جو ان کے بعد ہوں گے، پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ حضرت عمران فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ اپنے بعد آپ نے دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ پھر تمہارے بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ انہیں گواہ بھی نہیں بنایا جائے گا لیکن گواہی دیں گے۔ وہ خیانت کریں گے حالانکہ انہیں امین نہیں بنایا گیا ہوگا اور نذر مانیں گے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے۔ وہ بڑے موٹے تازے ہوں گے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو اپنی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے اور قسم سے ان کی گواہی ہو گی۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ جب ہم چھوٹے تھے تو ہمارے بزرگ قسم کھانے اور وعدہ کرنے پر ہمیں پیٹا کرتے تھے۔

مہاجرین کے فضائل و مناقب: ان میں سے حضرت ابوبکر عبد اللہ بن ابو قحافہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے، اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی سچے ہیں (سورہ الحشر، آیت ۸) اور ارشاد ربانی ہے: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی ..... تا معنا (سورہ التوبہ، آیت ۴۰)۔ حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ غار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت

إسرائيل عن أبي إسحاق عن البراء قال اشترى
أبو بكر رضي الله عنه من عازب رحلا بثلاثة
عشر درهما فقال أبو بكر لعازب مر البراء
فليحمل إلي رحلي فقال عازب لا حتى تحدثنا كيف
صنعت أنت ورسول الله صلى الله عليه وسلم حين
خرجتما من مكة والمشركون يطلبونكم قال ارتحلنا
من مكة فأحيينا أو سرينا ليلتنا ويومنا حتى
أظهرنا وقام قائم الظهيرة فرميت ببصري هل
أرى من ظل فآوي إليه فإذا صخرة أتيتها
فنظرت بقية ظل لها فسويته ثم فرشت
للنبي صلى الله عليه وسلم فيه ثم قلت له
اضطجع يا نبي الله فاضطجع النبي صلى الله
عليه وسلم ثم انطلقت أنظر ما حولي هل أرى
من الطلب أحدا فإذا أنا براعي غنم يسوق غنمه
إلى الصخرة يريد منها الذي أردنا فسألته
فقلت له لمن أنت يا غلام فقال لرجل من
قريش سماه فعرفته فقلت هل في غنمك من
لبن قال نعم قلت فهل أنت حالب لنا قال نعم
فأمرته فاعتقل شاة من غنمه ثم أمرته أن
ينفض ضرعها من الغبار ثم أمرته أن ينفض كفيه
فقال هكذا ضرب إحدى كفيه بالأخرى فحلب
لي كثبة من لبن وقد جعلت لرسول الله صلى
الله عليه وسلم إداوة على فمها خرقة فصببت
على اللبن حتى برد أسفله فانطلقت به إلى النبي
صلى الله عليه وسلم فوافقته قد استيقظ فقلت
اشرب يا رسول الله فشرب حتى رضيت ثم قلت
قد آن الرحيل يا رسول الله قال بلى فارتحلنا
والقوم يطلبوننا فلم يدركنا أحد منهم غير
سراقة بن مالك بن جعشم على فرس له فقلت

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (میرے والد) حضرت عازب
سے تیرہ درہم میں ایک کجاوہ خریدا۔ پھر حضرت ابو بکر نے حضرت
عازب سے کہا کہ براء سے کہیے کہ کجاوہ اٹھا کر میرے ساتھ لے
چلے۔ عازب نے کہا اس وقت تک نہیں جب تک آپ ہمیں یہ نہ بتا دیں
کہ آپ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا جب کہ آپ
دونوں مکے سے نکلے اور مشرکین آپ کی تلاش میں تھے۔ انہوں نے بتایا کہ جب ہم
مکے سے کوچ کیا تو ایک رات اور ایک دن چلتے رہے یہاں تک
کہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا۔ پس میں نے ادھر ادھر نظر دوڑائی کہ کوئی سایہ
نظر آئے تو اس کے نیچے ٹھہریں۔ پس ایک پتھر کے پاس آئے تو اس کا کچھ سایہ
دیکھا پس میں نے اس جگہ کو ہموار کر کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
آرام کے لیے وہاں فرش بچھا دیا۔ پھر عرض گزار ہوا یا نبی اللہ آرام فرمائیے
پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمانے لگے۔ پھر میں دیکھنے لگا کہ ادھر ادھر
چھپا ہوا کوئی آدمی تو نظر نہیں آتا۔ اسی اثنا میں ایک چرواہا اپنی بکریاں ہانکتا ہوا اسی چٹان
کی جانب آتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ بھی اس پتھر سے وہی کچھ چاہتا تھا جو ہم نے چاہا۔
میں نے اس سے پوچھا کہ اے لڑکے! تم کس کے ہو؟ اس نے جواب دیا فلاں
قریشی کا جس کا اس نے نام بتایا تو میں نے پہچان لیا۔ پھر میں نے دریافت کیا
کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو میں نے
کہا کیا تم دودھ دوہو گے؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ میں نے اس سے دوہنے
کے لیے کہا تو اس نے اپنے ریوڑ سے ایک بکری پکڑ کر اس کی ٹانگیں باندھ دیں۔
میں نے کہا اس کے تھن غبار سے صاف کرو اور پھر ہتھیلیوں کو۔ (راوی نے ہاتھ
جھاڑ کر بتایا) راوی نے اپنی ایک ہتھیلی دوسری پر مار کر بتایا کہ اس طرح۔
پس اس نے ایک برتن میں دودھ نکال دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خاطر ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔
پھر میں نے دودھ میں پانی ڈالا جس سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں
اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بیدار
پایا۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! دودھ نوش فرمائیے۔ آپ نے نوش
فرمایا اور بہت خوش ہوئے۔ پھر میں عرض پرداز ہوا۔ یا رسول اللہ! چلنے کا
وقت ہو گیا ہے۔ فرمایا بہت اچھا۔ پس ہم وہاں سے چل دیئے اور قوم ہماری تلاش
میں سرگرداں تھی لیکن کسی ایک نے بھی ہمارا کھوج نہ پایا سوائے سراقہ بن مالک

هذا الطلب قد لحقنا يا رسول الله فقال لا تحزن إن الله معنا.

۸۵۴۔ حدثنا محمد بن سنان حدثنا همام عن ثابت عن أنس عن أبي بكر رضي الله عنه قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم وأنا في الغار لو أن أحدهم نظر تحت قدميه لأبصرنا فقال ما ظنك يا أبا بكر باثنين الله ثالثهما.

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم سدوا الأبواب إلا باب أبي بكر قاله ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

۸۵۵۔ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا أبو عامر حدثنا فليح قال حدثني سالم أبو النضر عن بسر بن سعيد عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس وقال إن الله خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك العبد ما عند الله قال فبكى أبو بكر فعجبنا لبكائه أن يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد خير فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو المخير وكان أبو بكر أعلمنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أمن الناس علي في صحبته وماله أبا بكر ولو كنت متخذا خليلا غير ربي لاتخذت أبا بكر ولكن أخوة الإسلام ومودته لا يبقين في المسجد باب إلا سد إلا باب أبي بكر.

باب فضل أبي بكر بعد النبي صلى الله عليه وسلم.

۸۵۶۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا سليمان عن يحيى بن سعيد عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال كنا نخير بين الناس في زمن النبي صلى الله عليه وسلم فنخير أبا بكر ثم عمر بن الخطاب

جعشم کے پر گھوڑے پر سوار جو کہ آرہا تھا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ ہماری تلاش میں آپہنچا ہے۔ فرمایا کوئی غم نہیں بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا جبکہ ہم غار میں تھے کہ اگر کسی کافر نے اپنے قدموں کی طرف نظر کی تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ پس آپ نے فرمایا۔ ان دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت۔

فرمانِ رسالت ہے کہ تمام دروازے بند کردیے جائیں سوائے در ابوبکر کے۔ اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ خواہ دنیا میں سے یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ان دونوں میں سے ایک کو پسند کرلے۔ پس اس بندے نے اسے پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر حضرت ابوبکر رونے لگے۔ ہمیں ان کے رونے پر تعجب آیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی شخص کے متعلق بتا رہے تھے کہ اسے اختیار دیا گیا۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود اپنے اختیار کے متعلق فرمایا تھا تو ہم پر واضح ہوگیا کہ حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اپنی صحبت اور اپنے مال کے ساتھ سب سے زیادہ احسان مجھ پر ابوبکر نے کیا ہے۔ اگر میں خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو بیشک وہ ابوبکر ہوتے۔ لیکن اسلامی اخوت اور مودت کا رشتہ تو موجود ہے۔ آئندہ مسجد میں کسی کا

حضرت ابوبکر تمام صحابہ سے افضل ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں جب ہم صحابہ کرام کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے تو سب پر حضرت ابوبکر کو ترجیح دیا کرتے، پھر حضرت عمر بن خطاب کو پھر حضرت عثمان بن عفان کو۔ رضی اللہ تعالیٰ

ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ

٨٥٧. حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي. حَدَّثَنَا مُعَلَّى وَمُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ.

٨٥٨. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ أَنْزَلَهُ أَبًا يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ.

بَابٌ

٨٥٩. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَقُولُ الْمَوْتَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ.

٨٦٠. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ.

٨٦١. حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ

اگر رسول خدا کسی کو خلیل بناتے تو ابوبکر کو بناتے۔

یہ حدیث حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔

ان سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو انھیں (ابوبکر کو) خلیل بناتا لیکن اسلامی اخوت افضل ہے۔

حضرت عبد اللہ بن ابو ملیکہ فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کے پاس لکھا کہ دادا کی میراث کا حکم بتایا جائے۔ انھوں نے جواب دیا کہ جس ہستی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر اس امت سے میں کسی کو خلیل بناتا، انھوں نے دادا کو باپ کے درجے میں رکھا ہے یعنی حضرت ابوبکر نے۔

حضرت ابوبکر کے دیگر فضائل۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہوئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ پھر کسی وقت آنا۔ عرض گزار ہوئی کہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ اس کی مراد وفات سے تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک وہ وقت میں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر اپنی چادر کا کنارا پکڑے ہوئے حاضر ہوئے

الرَّاعِي فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي وَبَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي أُومِنُ بِذَلِكَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خُيَلَاءَ قَالَ مُوسَى فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهُ۔

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

اس چیر پھاڑ کے دن اس کا محافظ کون ہوگا جس روز میرے سوا ان کا چرواہا اور کوئی نہیں ہوگا؟ اسی طرح ایک شخص بیل کو ہانک کر لے جارہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہوگیا۔ بیل نے اسے مخاطب کرکے کہا کہ مجھے اس لیے تو پیدا نہیں فرمایا گیا، بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ لوگوں نے تعجب سے سبحان اللہ کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ان واقعات کی صحت پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں سویا ہوا تھا کہ خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول بھی تھا۔ میں نے اس سے اتنے ڈول نکالے جتنے اللہ تعالیٰ نے چاہے۔ پھر ابن ابو قحافہ (ابوبکر) نے ایک یا دو ڈول نکالے۔ ان کی آب کشی میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر وہ ڈول چرس بن گیا اور ابن خطاب نے سنبھال لیا۔ میں نے کسی جوانمرد کو عمر کی طرح پانی کھینچتے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ سب کو سیراب کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ازراہ تکبر کپڑا لٹکائے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ میرے کپڑے کا ایک کونہ لٹک جاتا ہے، لہٰذا اب میں احتیاط کیا کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسا ازراہ تکبر نہیں کرتے۔ موسیٰ بن عقبہ نے سالم سے دریافت کیا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر نے مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ کہا ہے؟ جواب دیا، نہیں بلکہ میں نے تو ثَوْبَہٗ سنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے تو اسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا، جو مجاہد ہے اسے جہاد والے دروازے سے، جو خیرات کرتا ہے اسے خیرات والے دروازے سے اور جو روزے رکھے گا اسے روزوں والے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر کہنے لگے جو ان سارے دروازوں سے بلایا جائے اسے تو خدشہ ہی گیا۔ پھر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ فرمایا، ہاں اے ابوبکر! مجھے امید ہے کہ تم ایسے لوگوں میں سے ہو۔

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ اللَّهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا الْحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللَّهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر مقام سنح میں تھے۔ اسمٰعیل راوی کا قول ہے کہ وہ مدینہ منورہ کا بالائی حصہ ہے۔ پس حضرت عمر کھڑے ہو کر کہنے لگے، خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات نہیں پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا۔ خدا کی قسم میرے دل میں یہی بات سمائی ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور تندرست کر کے اٹھائے گا۔ .... اور ضرور آپ کافروں کے ہاتھ پیر کاٹیں گے پس حضرت ابوبکر آگئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے کپڑا ہٹایا، آپکو بوسہ دیا اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ حیات و ممات دونوں میں پاکیزہ رہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو موت کا مزہ دوبارہ پھر کبھی نہیں چکھائے گا۔ پھر آپ باہر نکلے

فقال إنك ميت وإنهم ميتون وقال وما محمد إلا رسول قد خلت من قبله الرسل أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا وسيجزي الله الشاكرين قال فنشج الناس يبكون قال واجتمعت الأنصار إلى سعد بن عبادة في سقيفة بني ساعدة فقالوا منا أمير ومنكم أمير فذهب إليهم أبو بكر وعمر بن الخطاب وأبو عبيدة بن الجراح فذهب عمر يتكلم فأسكته أبو بكر وكان عمر يقول والله ما أردت بذلك إلا أني قد هيأت كلاما قد أعجبني خشيت أن لا يبلغه أبو بكر ثم تكلم أبو بكر فتكلم أبلغ الناس فقال في كلامه نحن الأمراء وأنتم الوزراء فقال حباب بن المنذر لا والله لا نفعل منا أمير ومنكم أمير فقال أبو بكر لا ولكنا الأمراء وأنتم الوزراء هم أوسط العرب دارا وأعربهم أحسابا فبايعوا عمر أو أبا عبيدة فقال عمر بل نبايعك أنت فأنت سيدنا وخيرنا وأحبنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذ عمر بيده فبايعه وبايعه الناس فقال قائل قتلتم سعد بن عبادة فقال عمر قتله الله - وقال عبد الله بن سالم عن الزبيدي قال عبد الرحمن بن القاسم أخبرني القاسم أن عائشة رضي الله عنها قالت شخص بصر النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال في الرفيق الأعلى ثلاثا وقص الحديث قالت فما كانت من خطبتهما من خطبة

اور فرمایا: اے قسم کھانے والے! صبر سے کام لے۔ جب حضرت ابوبکر نے کلام کیا تو حضرت عمر بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: سنو! جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو یقیناً وہ وفات پا چکے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا، تو اس کا خدا زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا اور اس نے فرمایا ہے: بیشک اے محبوب! تم نے انتقال فرمانا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے (سورۃ الزمر، آیت ۳۰) اور فرمایا ہے: اور محمد تو ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے اور رسول ہو چکے۔ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھرے گا، اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو صلہ دے گا (سورۃ آل عمران، آیت ۱۴۴) راوی کا بیان ہے کہ لوگ بے اختیار رونے لگے۔ وہ فرماتے ہیں کہ انصار حضرت سعد بن عبادہ کے ہاں سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر کہنے لگے کہ ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک آپ (مہاجرین) میں سے۔ پس حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عمر بولنے لگے تو حضرت ابوبکر نے انہیں روکا۔ حضرت عمر کہتے تھے کہ میں کچھ نہ کہتا لیکن میرے ذہن میں ایک ایسی بات آئی جس نے مجھے حیران کیا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر کی رسائی وہاں نہ پہنچ پائے گی۔ پھر حضرت ابوبکر نے گفتگو شروع کی اور بلیغ لفظوں میں کلام فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ امارت ہماری ہے اور وزارت آپ کی۔ اس پر حضرت حباب بن منذر نے کہا کہ خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا بلکہ ایک امیر ہم میں سے اور ایک آپ میں سے ہوگا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا: ایسا نہیں بلکہ امیر ہم میں سے ہوں اور وزراء آپ، کیونکہ یہ لوگ عرب کے لحاظ سے قریش کی مرکزی حیثیت ہے اور حسب و نسب کی رو سے یہ بہترین شمار ہوتے ہیں۔ پس آپ حضرت عمر یا حضرت ابوعبیدہ میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لیجیے۔ پس حضرت عمر نے کہا: ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار ہیں، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اللہ کے سب سے زیادہ منظور نظر ہیں۔ پس حضرت عمر نے ان کا

إلا نفع الله بها لقد خوف عمر الناس وإن فيهم لنفاقا فردهم الله بذلك ثم لقد بصر أبو بكر الناس الهدى وعرفهم الحق الذي عليهم وخرجوا به يتلون وما محمد إلا رسول قد خلت من قبله الرسل إلى الشاكرين.

٨٦٨ ـ حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان حدثنا جامع بن أبي راشد حدثنا أبو يعلى عن محمد بن الحنفية قال قلت لأبي أي الناس خير بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أبو بكر قلت ثم من قال عمر وخشيت أن يقول عثمان قلت ثم أنت قال ما أنا إلا رجل من المسلمين.

٨٦٩ ـ حدثنا قتيبة بن سعيد عن مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض أسفاره حتى إذا كنا بالبيداء أو بذات الجيش انقطع عقد لي فأقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على التماسه وأقام الناس معه وليسوا على ماء وليس معهم ماء فأتى الناس أبا بكر فقالوا ألا ترى ما صنعت عائشة أقامت برسول الله صلى الله عليه وسلم والناس معه وليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء أبو بكر ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع رأسه على فخذي قد نام فقال حبست رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت فعاتبني وقال ما شاء الله أن يقول وجعل يطعنني بيده في

حضرت ابوبکر کی بیعت کرلی پھر دوسرے تمام حضرات نے بھی بیعت کرلی۔ اس وقت کہا گیا کہ آپ حضرات نے حضرت سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا اگرچہ قتل ہے تو یہ اللہ نے کیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ آخر کار

نفاق سے شفا ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے محفوظ رکھا۔ پھر جب حضرت ابوبکر نے لوگوں کو ہدایت دکھائی اور ہر حق کو پہچان لیا تو یہ آیت پڑھتے ہوئے وما محمد الا رسول سے الی الشاکرین تک تلاوت کرتے ہوئے باہر نکلے۔

حضرت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد محترم حضرت علی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا، حضرت ابوبکر ہیں۔ میں نے پوچھا، پھر کون ہے؟ فرمایا پھر حضرت عمر ہیں اور میں حضرت عثمان کا نام لینے سے ڈرا۔ میں نے پوچھا، پھر آپ ہیں؟ فرمایا، میں نہیں بلکہ مسلمانوں میں سے ایک عام شخص ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ پس اس کو تلاش کروانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا۔ دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن پانی کسی کے پاس بھی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے حضرت عائشہ نے کیسی صورت حال سے دوچار کر دیا کہ رسول اللہ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرنا پڑا جبکہ نہ یہ پانی کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا۔ تو نے رسول اللہ اور لوگوں کو روک دیا حالانکہ یہ پانی کی جگہ نہیں اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ انہوں نے مجھے ڈانٹا۔ جو اللہ نے چاہا وہ ان سے کہلوایا اور انہوں نے میرے پہلو میں کچوکے بھی مارے لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ

[illegible]

خاصرتي فلا يمنعني من التحرك إلا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذي فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أصبح على غير ماء فأنزل الله آية التيمم فقال أسيد ابن الحضير ما هي بأول بركتكم يا آل أبي بكر فقالت عائشة فبعثنا البعير الذي كنت عليه فوجدنا العقد تحته.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک آرام فرماتے رہے اور پانی بھی نہ تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور سب نے تیمم کیا۔ حضرت اسید بن حضیر کہنے لگے، اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اونٹ کو اٹھایا، جس پر میں سوار تھی تو ہار بھی اسی اونٹ کے نیچے سے مل گیا۔

۸۲۰۔ حدثنا آدم بن أبي إياس حدثنا شعبة عن الأعمش قال سمعت ذكوان يحدث عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تسبوا أصحابي فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه تابعه جرير وعبد الله بن داود وأبو معاوية ومحاضر عن الأعمش.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو، اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو تو وہ ان کے ایک مُد یا نصف کے برابر بھی ثواب نہیں پہنچے گا۔ نیز جریر، عبداللہ بن داؤد، ابو معاویہ، محاضر نے بھی اعمش سے اس کی متابعت کی ہے۔

۸۲۱۔ حدثنا محمد بن مسكين أبو الحسن حدثنا يحيى بن حسان حدثنا سليمان عن شريك بن أبي نمر عن سعيد بن المسيب قال أخبرني أبو موسى الأشعري أنه توضأ في بيته ثم خرج فقلت لألزمن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولأكونن معه يومي هذا قال فجاء المسجد فسأل عن النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا خرج ووجه ها هنا فخرجت على إثره أسأل عنه حتى دخل بئر أريس فجلست عند الباب وبابها من جريد حتى قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجته فتوضأ فقمت إليه فإذا هو جالس على بئر أريس وتوسط قفها وكشف عن ساقيه ودلاهما في البئر فسلمت عليه ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت لأكونن بواب رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم فجاء أبو بكر فدفع الباب فقلت من هذا فقال أبو بكر فقلت على رسلك ثم ذهبت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے وضو کر کے باہر نکلے اور دل میں کہنے لگے کہ آج میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کروں گا اور ضرور آپ کے ساتھ رہوں گا۔ پس یہ مسجد میں آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے بتایا کہ ادھر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ نقشِ قدم دیکھتے اور پوچھتے ہوئے چلتے رہے یہاں تک کہ بئر اریس پر جا پہنچے۔ پس میں دروازے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی شاخوں کا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ نے وضو فرما لیا تو میں اٹھ کر خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ بئر اریس پر بیٹھے تھے منڈیر کے درمیان پنڈلیاں کھول لیں اور انہیں کنوئیں میں لٹکایا۔ میں سلام کر کے لوٹ آیا اور دروازے پر آ کر بیٹھ گیا۔ اپنے دل میں سوچا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان بن کر رہوں گا۔ پھر حضرت ابوبکر آئے اور انہوں

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يُرِيدُ أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ تُصِيبُكَ. فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَ شَرِيكٌ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ.

نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا، ابوبکر۔ میں نے کہا کہ ٹھہریئے۔ پھر میں جاکر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! یہ ابوبکر ہیں اور حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ۔ میں نے آگے بڑھ کر حضرت ابوبکر سے کہا کہ اندر جائیے اور رسول خدا آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس حضرت ابوبکر آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب چبوترے پر بیٹھ گئے، اپنی ٹانگیں کنوئیں میں لٹکالیں اور پنڈلیاں کھول دیں، جیسا کہ رسول اللہ نے کیا تھا۔ میں واپس آکر اپنی اسی جگہ بیٹھ گیا۔ میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ چکا تھا اور وہ بھی میرے ساتھ آنا چاہتے تھے۔ میں نے سوچا کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کی بہتری چاہے گا کاش! وہ میرے بھائی کو بھی ساتھ لے آئے۔ اتنے میں کسی نے دروازہ ہلایا، میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا کہ عمر بن خطاب ہوں۔ میں نے کہا ذرا ٹھہریئے۔ پھر میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا سلام عرض کیا اور کہا، حضرت عمر اجازت طلب کرتے ہیں؟ فرمایا انہیں اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری سنادو۔ میں گیا اور کہا کہ اندر آجایئے اور رسول خدا آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس وہ اندر آئے اور چبوترے پر رسول اللہ کے بائیں جانب بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پیر کنوئیں میں لٹکالیے۔ پھر میں واپس آکر بیٹھ گیا اور اپنے جی میں کہا کہ کاش! اللہ تعالیٰ فلاں (ان کے بھائی) کے ساتھ بھی بھلائی کا ارادہ فرماتے۔ پس کسی نے دروازہ ہلایا، میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا، عثمان بن عفان ہے۔ میں نے کہا، ذرا ٹھہریئے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا۔ فرمایا، انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سناؤ اور ایک مصیبت انہیں پہنچے گی۔ پس میں نے انہیں داخل ہونے کے لیے کہا اور کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی خوشخبری سناتے ہیں اور ایک مصیبت آپ کو پہنچے گی۔ وہ اندر داخل ہوئے تو چبوترے کو بھرا ہوا دیکھ کر دوسری جانب جا بیٹھے۔ شریک نے سعید بن مسیب کا قول نقل کیا کہ اس سے میں ان کی قبریں مراد لیتا ہوں۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَهِیْدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان ایک روز اُحد پہاڑ پر چڑھے تو ان کے باعث اسے وجد آگیا۔ آپ نے فرمایا، اُحد ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

ف: یہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق شہید فرمایا۔ معلوم ہوا کہ آپ کو پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ ان دونوں حضرات کو شہید کیا جائے گا۔ یہی بات اسی جلد کی حدیث ۳۸۸ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا اَنَا عَلٰی بِئْرٍ اَنْزِعُ مِنْهَا وَجَاءَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَاَخَذَ اَبُوْبَکْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهٗ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ یَدِ اَبِیْ بَکْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِیْ یَدِهٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِّنَ النَّاسِ یَفْرِیْ فَرِیَّهٗ فَنَزَعَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ. قَالَ وَهْبٌ الْعَطَنُ مَبْرَكُ الْاِبِلِ یَقُوْلُ حَتّٰی رَوِیَتِ الْاِبِلُ فَاَنَاخَتْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوران خواب میں ایک کنوئیں سے پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس ابوبکر اور عمر بھی آگئے۔ پھر ابوبکر نے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر ابوبکر کے ہاتھ سے وہ ابن خطاب نے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں چرس بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو ایسا جوان مرد نہیں دیکھا جو ان کا سا کام کرسکے حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے۔ ابن وہب کا قول ہے کہ العطن اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ یعنی اونٹ سیراب ہو گئے تو انہیں ان کے ٹھکانوں پر بٹھا دیا گیا۔

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْحُسَیْنِ الْمَکِّیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِهٖ اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ یَقُوْلُ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ کُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ یَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَیْكَ لِاَنِّیْ کَثِیْرًا مَّا کُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُنْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کے درمیان کھڑا تھا، پس انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کے لیے دعا کی جبکہ ان کا جنازہ تابوت پر رکھا جا چکا تھا تو ایک آدمی نے میرے پیچھے سے اپنے ہاتھوں کو میرے کندھوں پر رکھتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے مجھے امید واثق تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور آپ کے دونوں بزرگوں کے ساتھ رکھے گا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بار بار فرماتے ہوئے سنا کرتا: میں، ابوبکر اور عمر تھے۔ میں، ابوبکر اور عمر

وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

٨٧٥۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَوَضَعَ رِدَاءَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ فَقَالَ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ۔

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

٨٧٦۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ۔

٨٧٧۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

نے کیا۔ میں ابوبکر اور عمر گئے۔ اسی لیے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور ان دونوں حضرات کے ساتھ رکھے گا۔ جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حضرت علی بن ابوطالب تھے۔

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے دریافت کیا کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے بڑا سلوک جو کیا وہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ عقبہ بن ابی معیط ایسی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے آپ کی مبارک گردن میں چادر ڈال کر سختی کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنا شروع کیا۔ پس حضرت ابوبکر آگئے اور اسے ہٹاتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تحقیق تمہارے پاس اپنے رب سے معجزے لے کر آیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب کے مناقب۔

حضرت عمر ابوحفص قرشی عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے (شب معراج) خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ابوطلحہ کی بیوی رمیصا کو دیکھا اور میں نے چپل سنی تو میں نے پوچھا یہ کس کے قدموں کی آواز ہے؟ جواب ملا یہ بلال ہے اور میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت تھی۔ میں نے پوچھا یہ کس کا مکان ہے؟ جواب ملا کہ حضرت عمر کا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آگئی۔ اس پر حضرت عمر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے

سعيد بن المسيب أن أبا هريرة رضي الله عنه قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ قال بينا أنا نائم رأيتني في الجنة فإذا امرأة تتوضأ إلى جانب قصر فقلت لمن هذا القصر فقالوا لعمر فذكرت غيرته فوليت مدبرا فبكى عمر وقال أعليك أغار يا رسول الله۔

٨٤٨۔ حدثني محمد بن الصلت أبو جعفر الكوفي حدثنا ابن المبارك عن يونس عن الزهري قال أخبرني حمزة عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم شربت يعني اللبن حتى أنظر إلى الري يجري في ظفري أو في أظفاري ثم ناولت عمر فقالوا فما أولته قال العلم۔

٨٤٩۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن نمير حدثنا محمد بن بشر حدثنا عبيد الله قال حدثني أبو بكر بن سالم عن سالم عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أريت في المنام أني أنزع بدلو بكرة على قليب فجاء أبو بكر فنزع ذنوبا أو ذنوبين نزعا ضعيفا والله يغفر له ثم جاء عمر بن الخطاب فاستحالت غربا فلم أر عبقريا يفري فريه حتى روي الناس وضربوا بعطن قال ابن جبير العبقري عتاق الزرابي وقال يحيى الزرابي الطنافس لها خمل رقيق مبثوثة كثيرة۔

٨٥٠۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثني أبي عن صالح عن ابن شهاب أخبرني عبد الحميد أن محمد بن سعد أخبره أن أباه قال ح حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا إبراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب عن عبد الحميد

کہ آپ نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ایک مکان کے کسی گوشے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے پایا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ مکان کس کا ہے؟ جواب دیا۔ حضرت عمر کا۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آگئی اس لیے الٹے پاؤں لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رونے لگے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کرسکتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سو رہا تھا کہ دوران خواب میں اتنا دودھ پیا جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس (دودھ) سے کیا مراد ہے؟ فرمایا! علم مراد ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایسے کنوئیں سے ڈول کے ساتھ پانی نکال رہا ہوں، جس پر چرخی لگی ہوئی ہے۔ پھر ابوبکر آئے انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن کمزوری کے ساتھ، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ اس کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول چرس بن گیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگ جانوروں کو سیراب کرکے ان کے ٹھکانے پر لے گئے۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ عبقری سے مراد زرابی ہے، یحییٰ کا قول ہے کہ زرابی بمعنی لمبے حاشیے اور جھالر والے قالین۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں گفتگو کر رہی تھیں اور گفتگو بھی خوب اونچی آواز سے کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطاب نے اجازت

ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي فَإِذَا عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ أَنِّي

طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے دہان مبارک کو تبسم ریز رکھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ان عورتوں پہ حیران ہوں جو میرے پاس بیٹھی تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! آپ زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا۔ اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔ عورتوں نے جواب دیا۔ ہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت گیر اور سخت دل ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب شیطان تمہیں کسی راستے پہ چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

. . . .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمر مسلمان ہوگئے اس وقت سے ہم برابر کامیاب ہوتے آرہے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو تابوت پر رکھا گیا تو لوگوں کا جمگھٹا ہوگیا۔ آپ کا جنازہ اٹھنے سے پہلے لوگ دعائیں مانگتے اور نمازیں پڑھتے رہے اور میں بھی ان میں تھا۔ اچانک ایک شخص نے میرا کندھا پکڑ لیا اور وہ حضرت علی تھے۔ پھر انہوں نے حضرت عمر کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا۔ آپ کے بعد ایسا کوئی شخص نہیں جیسے آپ کے برابر محبوب ہو کر وہ خدا کی بارگاہ میں آپ جیسے عمل لے کر جائے۔ خدا کی قسم، میں تو یہی گمان کرتا تھا

كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ.

۸۸۳ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ وَكَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ.

۸۸۴ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

۸۸۵ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ.

کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جناب کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا اور یہ میں نے اس لیے خیال کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور ابوبکر و عمر تھے، میں اور ابوبکر و عمر گئے ہیں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے ہیں اور ابوبکر و عمر نکلے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوہِ اُحد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان تھے۔ پہاڑ کو وجد آیا تو آپ نے ٹھوکر مارتے ہوئے فرمایا۔ احد ٹھہر جا، تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عمر کے بعض حالات پوچھے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات پا جانے کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب جیسا نیک اور سخی نہیں دیکھا، گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہو گئی تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا۔ تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ عرض گزار ہوا، میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا، تم ان کے ساتھ ہو جن سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہمیں اتنا کسی چیز نے خوش نہیں کیا۔ جتنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان نے کیا کہ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں اور ابوبکر و عمر سے۔ لہٰذا امیدوار ہوں کہ ان کی محبت کے باعث ان حضرات کے ساتھ رہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے دوسری روایت ہے کہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام فرمایا جاتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان میں سے میری امت کے اندر بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا کہ بھیڑیئے نے حملہ کرکے اس میں سے ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے چھپا کے اس سے بکری چھڑا لی۔ بھیڑیئے نے اس کی جانب متوجہ ہو کر کہا۔ بتا درندوں کے دن ان کی حفاظت کون کرے گا جبکہ میرے سوا ان کا چرواہا اور کوئی نہ ہوگا۔ لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس واقعے کی صحت پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی۔ حالانکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر وہاں موجود نہ تھے۔

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں سو رہا تھا کہ لوگوں کو میری خدمت میں پیش کیا گیا۔ وہ قمیص پہنے ہوئے تھے۔ پس کسی کی قمیص تو سینے تک آتی تھی اور کسی کی اس سے بھی اونچی تھی لیکن جب عمر کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو ان کی قمیص زمین پر گھسٹ رہی تھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا تعبیر لیتے ہیں؟ ؟

قَالَ الدِّينَ.

۸۸۹ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ. قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بِهَذَا.

فرمایا: دین۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا اور انہوں نے تکلیف کا اظہار فرمایا تو حضرت ابن عباس نے کہا۔ گویا وہ تسلی دیتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اے امیر المومنین! اگر یہ (بری) وقت ہے تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب رہے ہیں اور ان کی صحبت سے اچھی طرح فیض یاب ہوئے ہیں پھر جب وہ جدا ہو گئے تو آپ سے خوش تھے۔ پھر آپ حضرت ابوبکر کے مصاحب رہے اور ان کے ساتھ آپ کی خوب اچھی صحبت رہی۔ پھر جب وہ پردہ فرما گئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ کی صحابۂ کرام سے صحبت رہی اور یہ صحبت بھی بہت اچھی رہی۔ اگر آپ ان سے جدا ہوں گے تو ضرور اس حالت میں جدائی ہوگی کہ وہ آپ سے راضی ہوں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا: یہ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اور ان کی رضا کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا۔ پھر جو آپ نے حضرت ابوبکر کی صحبت اور ان کے راضی ہونے کا ذکر کیا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جو اس نے میرے اوپر فرمایا۔ جزع و فزع کی بات جو آپ دیکھ رہے ہیں تو یہ آپ کی اور دیگر اصحاب رسول کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے پاس زمین کے برابر بھی سونا ہوتا تو عذاب الٰہی کو دیکھنے سے پہلے اسے آپ حضرات پر نثار کر دیتا۔ حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ میں حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا۔

۸۹۰ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ کے ایک باغ کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ پس ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر تھے۔ پس میں نے انہیں وہ بشارت دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ.

۱۸۹۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبِي عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْفِرْ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ.

۱۸۹۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

فرمایا تھا۔ پس انھوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھلوانا چاہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دو۔ پس میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر تھے۔ پس جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ میں نے انہیں بتا دیا پس انھوں نے خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی نے دروازہ کھلوانے کے لیے کہا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دو لیکن ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، وہ میں نے انہیں بتا دیا۔ انھوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

....

حضرت عثمان کے مناقب

اسم گرامی عثمان بن عفان ابو عمرو قرشی رضی اللہ عنہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بیر رومہ کنوئیں کو کھودے اس کے لیے جنت ہے۔ پس اسے حضرت عثمان نے کھود دیا اور جو جنگی لشکر کا سامان مہیا کرے اس کو جنت ملے گی تو حضرت عثمان نے سامان فراہم کر دیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے کا خیال رکھنے کے لیے فرمایا پس ایک آدمی نے آ کر اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابو بکر تھے۔ پھر دوسرے شخص نے آ کر اجازت مانگی، تو فرمایا انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ معلوم ہوا کہ وہ حضرت عمر تھے۔ پھر ایک اور آدمی نے اجازت مانگی تو آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو لیکن ایک مصیبت کے ساتھ جو انہیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن

قال حماد وحدثنا عاصم الأحول وعلي بن الحكم سمعا أبا عثمان يحدث عن أبي موسى بنحوه، وزاد فيه عاصم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان قاعدا في مكان فيه ماء قد انكشف عن ركبتيه أو ركبته فلما دخل عثمان غطاها.

عثمان تھے۔ حضرت ابو موسیٰ کی دوسری روایت بھی اسی طرح ہے لیکن عاصم راوی نے اس میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں پانی تھا اور آپ نے اپنے دونوں گھٹنے کھولے ہوئے تھے یا ایک گھٹنا، لیکن جب حضرت عثمان آئے تو آپ نے اسے ڈھانپ لیا۔

٩٩٣ ـ حدثني أحمد بن شبيب بن سعيد قال حدثني أبي عن يونس قال ابن شهاب أخبرني عروة أن عبيد الله بن عدي بن الخيار أخبره أن المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن الأسود بن عبد يغوث قالا ما يمنعك أن تكلم عثمان لأخيه الوليد فقد أكثر الناس فيه فقصدت لعثمان حتى خرج إلى الصلاة قلت إن لي إليك حاجة وهي نصيحة لك قال يا أيها المرء منك أراه قال أعوذ بالله منك فانصرفت فرجعت إليهم إذ جاء رسول عثمان فأتيته فقال ما نصيحتك فقلت إن الله سبحانه بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق وأنزل عليه الكتاب وكنت ممن استجاب لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم فهاجرت الهجرتين وصحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورأيت هديه وقد أكثر الناس في شأن الوليد قال أدركت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت لا ولكن خلص إلي من علمه ما يخلص إلى العذراء في سترها قال أما بعد فإن الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق فكنت ممن استجاب لله ولرسوله وآمنت بما بعث به وهاجرت الهجرتين كما قلت وصحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم وبايعته فوالله ما عصيته ولا غششته

عبیداللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ آپ حضرت عثمان سے ان کے رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق گفتگو کیوں نہیں کرتے جبکہ لوگ ولید کے بارے میں شکایات کرتے ہیں۔ پس میں نے حضرت عثمان سے ملنے کا ارادہ کیا یہاں تک کہ وہ نماز کے لیے نکلے۔ میں نے کہا، مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں فائدہ آپ کا ہے۔ فرمایا، اے آدمی آپ کا! معمر کا قول ہے کہ آپ نے فرمایا، آپ سے خدا پناہ دے۔ پس میں واپس لوگوں کے پاس آ بیٹھا کہ حضرت عثمان کا قاصد چلا آیا تو میں ان کے پاس حاضر ہو گیا۔ فرمایا، آپ کیا نصیحت کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی۔ آپ ان میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات مانی، ہجرت کا دوہرا شرف حاصل کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو بچشم خود دیکھا۔ اکثر لوگ ولید کے طرز عمل سے شاکی ہیں۔ حضرت عثمان نے پوچھا، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں لیکن آپ کے بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں بھی ان میں سے تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی اور اس پر ایمان لایا جس کے ساتھ آپ مبعوث فرمائے گئے تھے اور واقعی میں نے دونوں ہجرت کی ہیں جیسا کہ آپ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف پایا اور آپ سے بیعت کی لیکن خدا کی قسم، نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا، یہاں تک کہ وہ بارگاہ خداوندی میں پہنچ گئے پھر حضرت ابوبکر کے ساتھ

أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ. وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَمَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ قَالَ اسْكُنْ أُحُدُ أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ.

بَابُ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ وَالْاِتِّفَاقِ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَ حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللَّهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ

اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہارے لیے بھی غازیانِ بدر کے برابر اجر اور حصہ ہے۔ رہی بیعت رضوان سے غائب ہونے والی بات تو مکہ مکرمہ کی سرزمین میں حضرت عثمان سے زیادہ کوئی اور معزز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بجائے اسی کو بھیجتے اور بیعت رضوان کا واقعہ تو ان کے مکہ مکرمہ میں تشریف لے جانے کے بعد پیش آیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کے لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اس کے بعد اسے دوسرے دست مبارک پر مار کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا اب یہ جاؤ اور ان

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے، تو اسے وجد آگیا۔ پس آپ نے فرمایا۔ ٹھہر جا احد! میرا خیال ہے کہ آپ نے ٹھوکر بھی لگائی۔ کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت عثمان کی خلافت پر صحابہ کا اتفاق۔

عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو زخمی ہونے سے چند روز پہلے مدینہ منورہ میں دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے ان سے فرما رہے تھے۔ آپ دونوں نے یہ کیا کیا؟ فلاں زمین پر اتنا لگان مقرر کرتے وقت کیا آپ کو خوف نہیں کہ یہ ناقابل برداشت ہے؟ آپ کیوں نہ ڈرے؟ دونوں حضرات نے جواب دیا کہ ہم نے جو لگان مقرر کیا وہ قابل برداشت ہے اور اس میں قطعاً زیادتی نہیں کی۔ پھر فرمایا۔ غور کرو کہیں اتنا بوجھ تو نہیں رکھ دیا جو برداشت نہ کیا جا سکے؟ راوی کا بیان ہے کہ دونوں نے جواب دیا، جی نہیں۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ رکھا تو عراق کی بیوہ عورتوں کو اتنا مالدار کر دوں گا کہ میرے بعد وہ کبھی کسی شخص کی محتاج نہ بنیں گی۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس کے چوتھے روز آپ کو یہ صدمہ لاحق ہوا

الی رجل یعرفہ ابدا قال فما اتت علیہ الا اربعۃ حتی اصیب۔ قال انی لقائم ما بینی وبینہ الا عبد اللہ بن عباس غداۃ اصیب وکان اذا مر بین الصفین قال استووا حتی اذا لم یر فیہن خللا تقدم فکبر وربما قرا سورۃ یوسف او النحل او نحو ذلک فی الرکعۃ الاولی حتی یجتمع الناس فما ہو الا ان کبر فسمعتہ یقول. قتلنی او اکلنی الکلب حین طعنہ فطار العلج بسکین ذات طرفین لا یمر علی احد یمینا ولا شمالا الا طعنہ حتی طعن ثلاثۃ عشر رجلا من المسلمین طرح علیہ برنسا فلما ظن العلج انہ ماخوذ نحر نفسہ وتناول عمر ید عبد الرحمن بن عوف فقدمہ فمن یلی عمر فقد رای الذی اری. واما نواحی المسجد فانہم لا یدرون غیر انہم قد فقدوا صوت عمر وہم یقولون سبحان اللہ سبحان اللہ فصلی بہم عبد الرحمن صلاۃ خفیفۃ فلما انصرفوا قال یا ابن عباس انظر من قتلنی فجال ساعۃ ثم جاء فقال غلام المغیرۃ قال الصنع قال نعم قال قاتلہ اللہ لقد امرت بہ معروفا الحمد للہ الذی لم یجعل میتتی بید رجل یدعی الاسلام قد کنت انت وابوک تحبان ان تکثر العلوج بالمدینۃ وکان اکثرہم رقیقا فقال ان شئت فعلت ای ان شئت قتلنا فقال کذبت بعد ما تکلموا بلسانکم

گیا۔ عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ جس دن آپ کو یہ صدمہ پہنچا تو میرے اور آپ کے درمیان صرف حضرت عبد اللہ بن عباس تھے اور جب آپ نماز صفوں کے درمیان سے گزرتے تو صفیں سیدھی کرنے کے لیے فرماتے اور جب آپ کو کوئی خلل نظر نہ آتا تو تکبیر تحریمہ کہتے۔ بسا اوقات آپ پہلی رکعت میں سورۂ یوسف، سورۂ نحل یا ان جیسی کوئی دوسری سورت پڑھتے تاکہ لوگ شامل ہو جائیں۔ ابھی آپ نے تکبیر تحریمہ ہی کہی تھی کہ آواز آئی مجھے کتے نے قتل کر دیا یا کاٹ کھایا ہے جبکہ اس نے آپ کو زخمی کیا۔ پس وہ غلام دو دھاری چھری لیے ہوئے بھاگ کھڑا ہوا اور دائیں بائیں جس کے پاس سے گزرتا اسی کو زخمی کرتا جاتا۔ یہاں تک کہ اس نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا جن میں سے سات حضرات تو اپنے حقیقی مالک کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ مسلمانوں میں سے ایک نے جب یہ منظر دیکھا تو اپنا برساتی کوٹ اس کے اوپر ڈال دیا اور پکڑ لیا۔ غلام نے دیکھا کہ اب وہ گرفتار ہو گیا ہے تو اسی چھری سے خودکشی کر لی۔ حضرت عمر نے حضرت عبد الرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا کیونکہ وہ آپ کے نزدیک تھے۔ پس جو کچھ میں نے دیکھا وہ ان حضرات نے بھی دیکھا جو نزدیک تھے لیکن جو مسجد کے کناروں پر تھے انہیں کچھ معلوم نہ ہوا سوائے اس کے کہ حضرت عمر کی زبان سے سبحان اللہ سبحان اللہ سن رہے تھے۔ پس حضرت عبد الرحمن نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا۔ ابن عباس! ذرا دیکھو تو سہی مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ ایک تھوڑی دیر دیکھتے رہے، پھر واپس آکر عرض گزار ہوئے کہ مغیرہ کے غلام نے۔ فرمایا کاریگر نے؟ جواب ملا، ہاں۔ فرمایا: خدا اسے غارت کرے میں نے تو اس سے اچھی بات ہی کی تھی۔ خیر خدا کا شکر ہے کہ میری موت کسی مدعی اسلام کے ہاتھوں نہیں آئی۔ آپ اور آپ کے والد محترم یہ چاہتے تھے کہ مدینہ منورہ میں بکثرت غلام ہو جائیں، اور ان کے پاس سب سے زیادہ غلام تھے۔ پس انہوں نے عرض کیا کہ اگر آپ چاہیں تو ایسا کر دیں اور اگر آپ چاہیں تو ہم انہیں قتل کر دیں۔ میں نے جواب دیا۔ جب وہ آپ کی بولی بولنے لگے، آپ کے قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے اور آپ کی طرح حج کرنے لگے تو انہیں قتل کرنا مناسب نہیں ہے۔ پھر آپ اپنے دولت خانے پر تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ

إِلَى مَا صَنَعُوا فِيكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فَقَائِلٌ يَقُولُ لَا بَأْسَ. وَقَائِلٌ يَقُولُ أَخَافُ عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ يُثْنُونَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وُلِّيتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ. قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الْأَرْضَ قَالَ رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثَوْبِكَ وَأَتْقَى لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ إِنْ وَفَى لَهُ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ وَلَا تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَأَدِّ عَنِّي هَذَا الْمَالَ انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً

کے ساتھ گئے اور لوگوں پر یہ اتنی بڑی مصیبت آئی کہ پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔ پس کسی نے تو کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے اور کوئی کہتا کہ حالت خطرے سے باہر نہیں ہے۔ پھر آپ کو نبیذ پلایا گیا تو وہ شکم کے راستے ہی خارج ہو گیا۔ اس کے بعد دودھ پلایا گیا تو وہ بھی زخم کے راستے نکل گیا۔ پس لوگوں کو آخری وقت صاف نظر آنے لگا۔ پھر ہم سب آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کی تعریفیں کرتے ہوئے آئے۔ پھر ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا۔ اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ کو بشارت ہے کیونکہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار فرمائی اور اسلام لانے میں پہل کی کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اور جب خلیفہ بنائے گئے تو عدل فرمایا اور آخر میں شہادت۔ آپ نے فرمایا۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ خواہ ان میں سے کچھ بھی نہ ہو لیکن میرے اوپر کوئی گناہ نہ ہو۔ جب وہ شخص جانے لگا تو اس کی چادر زمین کو چھو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ اس لڑکے کو میرے پاس واپس بلاؤ۔ فرمایا۔ اے بھتیجے! کپڑا اوپر اٹھا کر رکھا کرو کیونکہ اس سے تمہارا کپڑا بچا رہے گا اور یہ تیرے رب کو پسند ہے۔ اے عبد اللہ بن عمر! ذرا دیکھو کہ میرے اوپر کتنا قرض ہے۔ جب حساب کیا تو چھیاسی ہزار درہم کے لگ بھگ قرض نکلا۔ فرمایا۔ اس کی ادائیگی کے لیے اگر عمر کی اولاد کا مال کافی نکلے تو ان کے مال سے ادا کر دینا۔ اگر یہ کافی نہ ہو تو بنی عدی بن کعب میں کسی سے قرض لے لینا۔ اگر یہ بھی ناکافی ہو تو قریش میں سے کسی سے مانگ لینا لیکن ان کے سوا کسی دوسرے کے مال سے میرا قرض ادا نہ کرنا۔ اب ام المومنین حضرت عائشہ کی خدمت میں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ عمر آپ کو سلام کہتے ہیں اور امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں ہوں اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ پس انہوں نے سلام کیا اور اجازت طلب کی۔ جب اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ بیٹھی ہوئی رو رہی ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ حضرت عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا۔ میں تو وہاں خود دفن ہونے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن آج میں اپنی ذات پر انہیں ترجیح دیتی ہوں۔ جب یہ

يبكي فقال يقرأ عليك عمر بن الخطاب السلام ويستأذن أن يدفن مع صاحبيه فقالت كنت أريده لنفسي ولأوثرن به اليوم على نفسي فلما أقبل قيل هذا عبد الله بن عمر قد جاء قال ارفعوني فأسنده رجل إليه فقال ما لديك قال الذي تحب يا أمير المؤمنين أذنت قال الحمد لله ما كان من شيء أهم إلي من ذلك فإذا أنا قضيت فاحملوني ثم سلم فقل يستأذن عمر بن الخطاب فإن أذنت لي فأدخلوني وإن ردتني ردوني إلى مقابر المسلمين وجاءت أم المؤمنين حفصة والنساء تسير معها فلما رأيناها قمنا فولجت عليه فبكت عنده ساعة واستأذن الرجال فولجت داخلا لهم فسمعنا بكاءها من الداخل فقالوا أوص يا أمير المؤمنين استخلف قال ما أجد أحق بهذا الأمر من هؤلاء النفر أو الرهط الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عنهم راض فسمى عليا وعثمان والزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن وقال يشهدكم عبد الله بن عمر وليس له من الأمر شيء كهيئة التعزية له فإن أصابت الإمرة سعدا فهو ذاك وإلا فليستعن به أيكم ما أمر فإني لم أعزله عن عجز ولا خيانة وقال أوصي الخليفة من بعدي بالمهاجرين الأولين أن يعرف لهم حقهم ويحفظ لهم حرمتهم وأوصيه بالأنصار خيرا الذين تبوءوا الدار والإيمان من قبلهم أن يقبل من محسنهم

واپس پہنچے تو کہا گیا کہ عبداللہ بن عمر آ گئے۔ فرمایا مجھے اٹھاؤ۔ پس ایک شخص نے سہارا دے کر آپ کو بٹھا دیا۔ فرمایا کیا جواب ہے؟ عرض گزار ہوئے، اے امیر المومنین! جو آپ چاہتے تھے یعنی اجازت دے دی۔ فرمایا خدا کا شکر ہے میرے نزدیک کسی بات کو اس سے زیادہ اہمیت نہیں ہے اور جب میری وفات ہو جائے تو میرا جنازہ اٹھا کر ان کے پاس لے جانا اور سلام عرض کر کے کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں۔ اگر اجازت مرحمت فرما دیں تو مجھے اندر داخل کر دینا اور اگر انکار فرمائیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ ام المومنین حضرت حفصہ تشریف لائیں اور ان کے ساتھ کچھ عورتیں بھی تھیں۔ جب ہم نے انہیں دیکھا تو ہم ان سے الگ ہو گئے۔ پس وہ آپ کے پاس گئیں اور تھوڑی دیر روتی رہیں۔ پھر آدمیوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو ہم نے ان کے رونے کی آواز سنی۔ ہم اندر داخل ہو کر عرض گزار ہوئے، اے امیر المومنین! وصیت فرمائیں اور کسی کو خلیفہ بنائیں۔ فرمایا میں ان چند حضرات کے سوا اور کسی کو خلافت کا اہل نہیں پاتا کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ ان سے راضی تھے پھر آپ نے نام گنائے یعنی حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمن بن عوف ہیں۔ آپ جو حضرات کے پاس عبداللہ بن عمر حاضر رہا کرے گا لیکن اس کا خلافت سے کوئی تعلق نہیں، یہ ان کی تسلی کے لیے فرمایا۔ اگر خلافت سعد کو مل جائے تو وہ اس کے اہل ہیں ورنہ جو بھی خلیفہ بنے وہ ان سے مدد لے اور میں نے انہیں کسی نااہلی یا خیانت کے باعث معزول نہیں کیا تھا۔ پھر فرمایا کہ میں اپنے بعد میں خلیفہ بننے والے کے لیے وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کا حق پہچانے اور ان کی عزت و حرمت کی حفاظت کرے۔ اور انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ بھلائی کی جائے کیونکہ وہ ہجرت اور ایمان کے گھر میں پہلے سے آباد تھے۔ پس ان کے نیک لوگوں کی قدر کی جائے اور جو غلطی کر بیٹھیں ان سے درگزر کیا جائے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک کیا جائے کیونکہ وہ اسلام کے محافظ، کمائی کا ذریعہ اور دشمنوں کو تباہ کرنے والے ہیں۔ ان سے صرف فاضل مال لیا جائے مگر ان کی رضامندی سے اور بدوی عرب لوگوں کے ساتھ بھی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہی عرب

وَأَنْ يَعْفُوَ عَنْ مُسِيئِهِمْ. وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ. وَأُوصِيهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدَّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي فَسَلَّمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ أَدْخِلُوهُ فَأُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةٍ مِنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ. فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللهُ عَلَيَّ أَنْ لَا آلُوَ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَاللهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيثَاقَ قَالَ ارْفَعْ

کی اصل اور اسلام کا مادہ ہیں۔ جہاں ان کے اموال سے لیا جائے وہ ان کے غریبوں کو لوٹا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ انہیں اپنے وعدے کی طرح پورا کیا جائے۔ اگرچہ ان کی خاطر جنگ کرنا پڑے اور طاقت سے زیادہ کسی سے کام نہ لیا جائے۔ جب آپ کا وصال ہو گیا تو ہم آپ کو لے کر چل پڑے تو حضرت عبداللہ بن عمر بارگاہِ صدیقہ میں سلام عرض کرنے کے بعد عرض گزار ہوئے کہ حضرت عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں۔ فرمایا انہیں اندر لے آؤ۔ پس انہیں اندر لے جایا گیا اور ان کے دونوں صاحبوں کے پاس رکھ دیا گیا۔ جب ان کے دفن سے فارغ ہوئے تو نامزد حضرات ایک جگہ مل بیٹھے۔ پس حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف نے کہا کہ اس معاملے کو تین حضرات میں لے آئیے۔ حضرت زبیر نے کہا کہ میں حضرت علی کے حق میں دستبردار ہوتا ہوں۔ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں حضرت عثمان کے حق میں ہٹتا ہوں۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں نے اپنا حق حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو دے دیا۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ اب ان حضرات میں سے جو کنارہ کش ہونے کے لیے کہے گا ہم بارِ خلافت اسی کے اوپر رکھیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اسلام کے حقوق کی نگرانی اپنی حفاظت سے مقدم ہے۔ پس دونوں بزرگ (حضرت عثمان و حضرت علی) خاموش ہو گئے۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن نے کہا، کیا آپ دونوں حضرات انتخاب کا معاملہ میرے سپرد کرنے کے لیے تیار ہیں؟ خدا کی قسم میں بھی افضل سے عدول نہیں کروں گا۔ دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا۔ پس انہوں نے دونوں میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا اور کہا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرابت دار اور اسلام لانے میں پہل کرنے والے ہیں، جیسا کہ آپ خود بھی جانتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر میں خلافت کا فیصلہ آپ کے حق میں کروں تو آپ پر انصاف کرنا لازم ہوگا۔ اور اگر میں حضرت عثمان کے متعلق فیصلہ کروں تو ان کی بات سننا اور ان کی اطاعت کرنا آپ کے لیے ضروری ہوگا۔ پھر انہوں

يَدَهُ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ وَّ دَلَجَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يُبَايِعُوْنَهُ۔

بَابٌ ٣٩ مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ۔

٨٩٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْا أَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوْا يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأْتُوْنِيْ بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

٨٩٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

نے حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بھی اسی طرح کہا۔ جب دونوں حضرات سے پکا وعدہ لے لیا تو کہا: اے حضرت عثمان! اپنا ہاتھ اٹھاؤ اور پھر ان سے بیعت کر لی، پھر حضرت علی نے بیعت کی، پھر تمام لوگ ٹوٹ پڑے اور سب نے ان کی بیعت کر لی۔

حضرت علی کے فضائل و مناقب۔

حضرت علی ابن ابو طالب قرشی ہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو الحسن ہے۔ ان کے بارے میں رسول خدا نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول خدا نے جب وصال فرمایا تو آپ ان سے راضی تھے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل میں یہ جھنڈا ضرور اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح مرحمت فرمائے گا۔ لوگ تمام رات اسی حسرت میں رہے کہ دیکھیے صبح کس خوش نصیب کو جھنڈا عطا فرمایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو ہر ایک یہ تمنا لیے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسے مرحمت ہو۔ آپ نے فرمایا: علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا۔ انہیں بلا کر لاؤ۔ پس انہیں آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ پس وہ اس طرح شفایاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہی نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے انہیں جھنڈا عطا فرما دیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اس وقت تک لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا۔ خاموشی کے ساتھ جاؤ اور جب تم ان کے میدان میں جا اترو تو پہلے انہیں اسلام کی طرف بلانا اور جو ان پر واجب ہے یعنی اللہ کا حق ہے وہ انہیں بتانا۔ پس خدا کی قسم، اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں کے ہونے سے بہتر ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر

يزيد بن أبي عبيد عن سلمة قال كان علي
قد تخلف عن النبي صلى الله عليه وسلم في
خيبر وكان به رمد فقال أنا أتخلف عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج علي
فلحق بالنبي صلى الله عليه وسلم فلما
كان مساء الليلة التي فتحها الله في صباحها
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأعطين
الراية أو ليأخذن الراية غدا رجلا يحبه
الله ورسوله أو قال يحب الله ورسوله يفتح
الله عليه فإذا نحن بعلي وما نرجوه فقالوا هذا
علي فأعطاه رسول الله صلى الله عليه وسلم
الراية ففتح الله عليه.

۹۰۰- حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا
عبد العزيز بن أبي حازم عن أبيه أن رجلا جاء
إلى سهل بن سعد فقال هذا فلان لأمير
المدينة يدعو عليا عند المنبر قال
فيقول ماذا قال يقول له أبو تراب فضحك
قال والله ما سماه إلا النبي صلى الله عليه
وسلم وما كان له اسم أحب إليه منه
فاستطعمت الحديث سهلا وقلت يا أبا
عباس كيف قال دخل علي على فاطمة ثم خرج
فاضطجع في المسجد فقال النبي صلى الله عليه
وسلم أين ابن عمك قالت في المسجد فخرج
إليه فوجد رداءه قد سقط عن ظهره وخلص
التراب إلى ظهره فجعل يمسح التراب عن ظهره
فيقول اجلس يا أبا تراب مرتين.

۹۰۱- حدثنا محمد بن رافع حدثنا حسين
عن زائدة عن أبي حصين عن سعد بن عبيدة
قال جاء رجل إلى ابن عمر فسأله عن عثمان

کے سبب حضرت علی آنکھیں دکھنے کے باعث نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی فوج میں شامل نہیں ہوسکے تھے۔ انہوں نے سوچا کہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ کر رہ گیا ہوں۔ پس
حضرت علی نکل کھڑے ہوئے اور رسول اللہ علیہ وسلم سے جا ملے۔
جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح مرحمت
فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح یہ جھنڈا میں خود
ایسے شخص کو دوں گا یا ایسے شخص کے سپرد کروں گا، جس کو اللہ اور اس کا
رسول دوست رکھتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست
رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے فتح سے نوازے گا۔ اچانک ہماری ملاقات
حضرت علی سے ہوئی حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی کوئی امید نہ تھی۔
پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا
اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح مرحمت فرمائی۔

حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی
نے حضرت سہل بن سعد سے شکایت کی کہ فلاں شخص حضرت علی کو منبر پر
بیٹھ کر برا بھلا کہتا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا۔ آخر وہ کہتا کیا
ہے؟ جواب دیا۔ وہ ان کو ابوتراب کہتا ہے۔ یہ سن کر ہنس پڑے
اور فرمایا۔ خدا کی قسم، ان کا یہ نام تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
رکھا ہے اور خود حضرت علی کو یہ نام اپنے اصل نام سے بھی پیارا
ہے۔ پس راوی کو حضرت سہل سے پوری حدیث سننے کی طمع ہوئی
اور کہنے لگے، اے ابوعباس! واقعہ کیا تھا؟ فرمایا۔ حضرت علی ایک
روز حضرت فاطمہ کے پاس گئے اور پھر مسجد میں آکر لیٹ گئے۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟
انہوں نے جواب دیا کہ مسجد میں ہیں۔ آپ تشریف لے گئے اور انہیں
دیکھا کہ چادر ان کی پیٹھ سے ہٹ گئی ہے اور ان کی پیٹھ مٹی سے
آلودہ ہو گئی تھی۔ آپ ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور
دو مرتبہ فرمایا کہ اے ابوتراب! اٹھو۔

حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی
حضرت ابن عمر کے پاس آیا اور ان سے شان عثمان کے بارے میں
استفسار کیا۔ انہوں نے ان کے نیک اعمال بیان کرکے فرمایا۔

فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوؤُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَجَلْ فَأَرْغَمَ اللّٰهُ بِأَنْفِكَ ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ قَالَ هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوؤُكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللّٰهُ بِأَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ۔

یہ باتیں تجھے بری لگی ہوں گی؟ اس نے کہا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ پھر اس نے شانِ علی کے متعلق سوال کیا۔ انہوں نے ان کی بھی خوبیاں بیان کیں اور فرمایا وہ ایسے ہیں کہ ان کا گھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے درمیان ہے اور پوچھا کہ یہ باتیں بھی تجھے بری لگی ہوں گی؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا، اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و خوار کرے۔ جا دفع ہو اور مجھے نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا۔

۹۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلٰثِينَ وَتُسَبِّحَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَتَحْمَدَا ثَلٰثَةً وَثَلٰثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو چکی پیسنے سے تکلیف ہوتی تھی۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کرنے کی غرض سے گئیں لیکن دولت خانے پر آپ کو نہ پایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کو موجود دیکھ کر انہیں وجہ بتا دی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کی وجہ بتائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں اٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا، اپنی اپنی جگہ رہو۔ پس آپ ہمارے درمیان رونق افروز ہو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ آپ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم نے مجھ سے سوال کیا؟ جب تم اپنے بستروں پر لیٹنے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو۔ یہ تم دونوں کے لیے خادم سے بہتر ہے۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی (علیہما السلام)

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ

حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی نے ان سے فرمایا۔ پہلے تم جس طرح فیصلے کیا کرتے تھے اب بھی اسی طرح کرو، کیونکہ

للناس فانی اکرہ الاختلاف حتی یکون للناس جماعۃ او اموت کما مات اصحابی فکان ابن سیرین یری ان عامۃ ما یروی عن علی الکذب۔

میں اختلاف کو برا سمجھتا ہوں اور لوگوں کو متحد رہنا چاہیے یا مجھے موت آجائے جس طرح میرے ساتھی موت کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔ امام ابن سیرین کا خیال ہے کہ حضرت علی کے متعلق اکثر روایتیں جھوٹی ہیں۔

باب ۲۹۲ مناقب جعفر بن ابی طالب وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشبھت خلقی وخلقی

حضرت جعفر بن ابوطالب کے مناقب

۹۰۵۔ حدثنا احمد بن ابی بکر حدثنا محمد بن ابراہیم بن دینار ابو عبد اللہ الجھنی عن ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان الناس کانوا یقولون اکثر ابو ہریرۃ وانی کنت الزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشبع بطنی حتی لا آکل الخمیر ولا البس الحبیر ولا یخدمنی فلان وفلانۃ وکنت الصق بطنی بالحصباء من الجوع وان کنت لاستقرئ الرجل الآیۃ ھی معی کی ینقلب بی فیطعمنی وکان اخیر الناس للمساکین جعفر بن ابی طالب کان ینقلب بنا فیطعمنا ما کان فی بیتہ حتی ان کان لیخرج الینا العکۃ التی لیس فیھا شیء فنشقھا فنلعق ما فیھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ بڑی حدیثیں بیان کرتے ہیں حالانکہ میں بھوک کے باعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر پڑا رہتا تھا، ورنہ مجھے نان کھانے، لباس فاخرہ پہننے یا لونڈی غلام رکھنے کی طمع نہ تھی۔ میں بھوک کے مارے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ اس کے باوجود اگر میں کسی شخص سے کہتا کہ مجھے فلاں آیت سناؤ، حالانکہ وہ مجھے بھی یاد ہوتی تو مقصد یہ ہوتا کہ شاید وہ مجھے کھانا کھلائے اور غریبوں کے ساتھ سب سے زیادہ نیکی کا سلوک کرنے والے حضرت جعفر بن ابوطالب تھے وہ ہمیں کھانا کھلاتے جو بھی ان کے گھر میں ہوتا، یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس کپی لے آتے۔ اگر اس میں کچھ نہ ہوتا تو اسے توڑ ڈالتے تو جو کچھ اس میں ہوتا ہم اسے چاٹ لیتے۔

۹۰۶۔ حدثنی عمرو بن علی حدثنا یزید بن ہارون اخبرنا اسماعیل بن ابی خالد عن الشعبی ان ابن عمر رضی اللہ عنہما کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حضرت جعفر کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ کو سلام کرتے تو کہا کرتے۔ اے دو پروں یا بازوؤں والے کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو۔

باب ۲۹۳ ذکر العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

حضرت عباس بن عبد المطلب کا ذکر۔

۹۰۷۔ حدثنا الحسن بن محمد حدثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری حدثنی ابی عبد اللہ بن

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ قحط سے دوچار ہوتے تو حضرت

الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ۔

باب ۳۹۲ مَنَاقِبُ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْقَبَةُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

۱۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ يَعْنِيْ مَالَ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيْدُوْا عَلَى الْمَأْكَلِ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيْلَتَكَ وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ فَتَكَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا

عمر بن خطاب ہمیشہ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے:۔ اے اللہ! ہم تیرے نبی کے وسیلے سے بارش مانگا کرتے تھے اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے محترم چچا کو وسیلہ بناتے ہیں، پس ہم پر بارش برسا۔ راوی کا بیان ہے کہ بارش ہو جاتی۔

حضرت فاطمہ کی فضیلت۔

رسول خدا کی قرابت کے فضائل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت فاطمہ علیہا السلام کے مناقب اور آپ نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ نے ابوبکر صدیق کے پاس آدمی بھیج کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے میراث کا مطالبہ کیا، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فئے کے طور پر مرحمت فرمایا اور وہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فرمایا ہوا تھا جیسے مدینہ منورہ کی کچھ زمین، باغ فدک اور خیبر کے خمس سے جو باقی بچا تھا۔ حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا وارث کوئی نہیں بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آل محمد اس مال میں سے کھائیں گے یعنی اللہ کے مال سے لیکن کھانے کی ضرورت سے زیادہ نہیں لیں گے۔ خدا کی قسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ فرمایا ہوا مال جس طرح آپ کے مبارک عہد میں خرچ ہوتا تھا میں اس میں قطعی کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور میں اسی طرح عمل کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ پھر حضرت علی بھی آ گئے اور انہوں نے فرمایا:۔ اے ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت کو پہچانتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قرابت کا ذکر فرمایا اور حق کا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا:۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت اس سے زیادہ عزیز ہے کہ اپنی قرابت سے اچھا سلوک

شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ.

٩٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي.

٩١٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ.

بَاب٢١٥ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّونَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ.

٩١١ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصَى فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقَالُوهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ أَحْسِبُهُ الْحَارِثَ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ فَقَالَ عُثْمَانُ وَقَالُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا الزُّبَيْرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ

کریں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی آپ کے اہل بیت کی محبت میں ہے۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے، جس نے اسے غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں کہا کہ اپنے اسی مرض میں میرا وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی۔ پھر آپ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے پیچھے آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

حضرت زبیر بن عوام کے مناقب۔

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ وہ رسول خدا کے حواری تھے اور حواری مددگار کو کہتے ہیں۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے مروان بن الحکم نے بتایا کہ نکسیر کے سال جب حضرت عثمان کو سخت نکسیر پھوٹی کہ وہ حج بھی نہ کر سکے اور وصیت بھی کر لی تو قریش میں سے ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ فرمایا، کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ پوچھا کس کو؟ بتاؤ، پس وہ خاموش ہو گیا۔ پھر دوسرا آدمی آیا۔ میرا خیال ہے کہ وہ حارث تھے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو خلیفہ بنا دیجئے۔ حضرت عثمان نے پوچھا، کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ دریافت کیا، کس کو؟ بتاؤ، پس وہ خاموش ہو گئے۔ فرمایا شاید لوگ حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جہاں تک مجھے علم ہے وہ ان

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٩١٢ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي سَمِعْتُ مَرْوَانَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقِيلَ ذَاكَ قَالَ نَعَمْ الزُّبَيْرُ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ ثَلَاثًا.

٩١٣ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ.

٩١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ قَالَ أَوَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

٩١٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ.

بَابُ ٣٦٦ ذِكْرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ

یہ بہترین آدمی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ زیادہ محبت تھی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے مروان سے سنا کہ وہ حضرت عثمان کے پاس تھے تو ایک آدمی آکر کہنے لگا کہ کسی کو خلیفہ مقرر فرما دیجئے۔ فرمایا کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں۔ فرمایا، خدا کی قسم وہ تو تم سب سے بہتر ہیں، یہ تین مرتبہ فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کا ایک حواری ہوا ہے اور بے شک میرا حواری زبیر بن عوام ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے دنوں میں حضرت عمر بن ابی سلمہ اور میں عورتوں کی حفاظت پر تھے۔ میں نے اپنے والد محترم، حضرت زبیر کو دو تین مرتبہ بنی قریظہ کی جانب آتے جاتے دیکھا اور آپ گھوڑے پر سوار تھے۔ جب میں واپس لوٹا تو عرض گزار ہوا کہ ابا جان! میں نے آپ کو آتے جاتے دیکھا ہے۔ فرمایا، اے بیٹے! کیا تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کون ہے کہ جو بنو قریظہ جا کر ان کی مجھے خبر لا کر دے۔ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا یعنی ارشاد فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جنگ یرموک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں۔ پس یہ ان پر حملہ آور ہو گئے اور ان کے کندھے پر دو زخم آئے اور وہ اس زخم کے ادھر ادھر تھے جو جنگ بدر میں آیا تھا۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب میں کم سن تھا تو ان زخموں کی جگہ میں انگلیاں ڈال کر کھیلا کرتا تھا۔

حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے مناقب۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بوقت وصال ان

رَاجِع

۹۱۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِيْ قَاتَلَ فِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيْثِهِمَا۔

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِيْ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ۔

بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ

وَبَنُوْ زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ۔

۹۱۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ جَمَعَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَأَنَا ثُلُثُ الْإِسْلَامِ۔

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ أَسْلَمْتُ فِيْهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّيْ لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ۔ تَابَعَهُ أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ إِنِّيْ لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبَعِيْرُ أَوِ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ

ان سے راضی تھے

حضرت ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جن لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بذاتِ خود شرکت فرمائی ان میں بعض لمحات ایسا بھی ہوتا کہ حضرت طلحہ اور حضرت سعد کے سوا آپ کے پاس کوئی نہ رہتا۔ یہ انہوں نے ان دونوں حضرات سے سنا۔

حضرت قیس بن ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوطلحہ کے اس بازو کو شل دیکھا جس کے ساتھ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے حملے کو روکا تھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کے مناقب۔

یہ بنو زہرہ سے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ننہال ہے۔ ان کا اسم گرامی سعد بن مالک ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد کو فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد میں میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع کیا یعنی فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ اسلام قبول کرنے والوں میں میرا تیسرا نمبر ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس روز میں مسلمان ہوا اس وقت تک (دو حضرات کے سوا) اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ میں سات روز اسی حالت میں رہا اور مسلمان ہونے والوں میں تیسرا شخص میں ہوں۔ ایسی ہی ابو اسامہ نے ہاشم سے روایت کی ہے۔

قیس نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں عرب کا وہ سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کرتے تو کھانے کو کچھ میسر نہ آتا اور درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے یہاں تک کہ ہمارا فضلہ بھی اونٹوں اور بکریوں کے فضلے کی طرح بالکل سخت ہوتا۔ پھر بھی بنی اسد میری مسلمانی پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ

باب ذِكْرِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَدِيثِ الْمَخْزُومِيَّةِ فَصَاحَ بِي قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَلَمْ تَحْتَمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

باب

۱۲۶۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى رَجُلٍ يَسْحَبُ ثِيَابَهُ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْظُرْ مَنْ هٰذَا لَيْتَ هٰذَا عِنْدِي قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک قیافہ شناس آیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجود تھے اس وقت اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ دونوں لیٹے ہوئے تھے۔ قیافہ شناس نے کہا کہ ان میں سے ایک قدم باپ کا اور ایک بیٹے کا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سن کر بہت مسرور ہوئے۔ یہ بات آپ کو اتنی بھلی معلوم ہوئی کہ حضرت صدیقہ کو بھی بتائی۔

حضرت اسامہ بن زید کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت نے (چوری کر کے) قریش کو پریشانی میں پھنسا دیا وہ کہنے لگے کہ حضرت اسامہ بن زید کے سوا سفارش کی جرأت اور کون کر سکتا ہے کیونکہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ میں نے زہری کی خدمت میں جا کر ان سے مخزومی عورت کی اس روایت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ (علی نے) سفیان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے کسی سے سنا تو نہیں ہاں ایوب بن موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہوا دیکھا ہے جو انہوں نے زہری، عروہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔ لوگ کہنے لگے کہ اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے؟ کسی کو عرض کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ آخر کار حضرت اسامہ بن زید بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ بیشک بنی اسرائیل میں جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور غریب چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے حالانکہ اگر فاطمہ بھی ایسا کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

حضرت محمد بن اسامہ کا ذکر۔

عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت ابن عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ مسجد نبوی کے گوشے میں کپڑے گھسیٹ رہا ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ دیکھو یہ کون ہے؟ کاش یہ میرے نزدیک ہوتا۔ ایک شخص نے کہا۔ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا آپ اسے پہچانتے نہیں؟ یہ تو

أَمَا تَعْرِفُ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ قَالَ فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ

٩٢٧ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ ابْنِ أُمِّ أَيْمَنَ وَكَانَ أَيْمَنُ ابْنُ أُمِّ أَيْمَنَ أَخَا أُسَامَةَ لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ مَنْ هَذَا قُلْتُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ ابْنِ أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

محمد بن اسامہ ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے اپنا سر جھکا لیا اور ہاتھوں سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے محبت کرتے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اور امام حسن کو گود میں لے کر کہا کرتے: اے اللہ مجھے ان دونوں سے محبت ہے تو بھی ان سے محبت فرما۔ حضرت اسامہ بن زید کے مولیٰ سے منقول ہے کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن ان کے اخیافی بھائی اور انصاری تھے۔ انہیں حضرت ابن عمر نے دیکھا کہ رکوع اور سجدہ درست نہیں کرتے تو فرمایا اپنی نماز کا اعادہ کرو۔

دوسری روایت میں حضرت اسامہ بن زید کے مولیٰ حرملہ سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حجاج بن ایمن آئے اور انہوں نے رکوع اور سجدہ صحیح نہیں کیے۔ تو آپ نے فرمایا کہ نماز دوبارہ پڑھو۔ جب وہ واپس چلے گئے تو حضرت ابن عمر نے مجھ سے پوچھا۔ یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے محبت کرتے۔ پھر حضرت ام ایمن کی اولاد سے آپ کی محبت کے واقعات بیان کیے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ مجھ سے بعض دوستوں نے سلیمان والی روایت میں یہ بھی کہا ہے کہ ام ایمن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گود کھلایا تھا۔

بَابٌ ٣٢ مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

٩٢٨ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر کے مناقب۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ میں اگر کوئی شخص خواب دیکھتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اسے بیان کیا کرتا۔ مجھے بھی تمنا تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ کے سامنے بیان کروں۔ چنانچہ رسول خدا کے مبارک زمانے کے اندر میں مجرد لڑکا تھا اور مسجد میں سویا کرتا تھا۔ پس میں نے خواب میں

وَسَلَّمَ كُنْتُ غُلَامًا أَعْزَبَ فَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا۔

فرشتوں کو دیکھا جو مجھے پکڑ کر لے گئے یہاں تک کہ دوزخ کے قریب لے گئے جو ایک کنوئیں کی طرح تھی اور کنوئیں کی طرح اس کے دو کنارے تھے اور اس کے اندر کتنے ہی لوگ تھے جنہیں پہچان کر میں کہنے لگا: میں دوزخ سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ ڈرو مت۔ پس میں نے حضرت حفصہ کے سامنے یہ خواب بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا۔ آپ نے فرمایا: عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے۔ کاش! وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ سالم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عبداللہ رات کو ذرا سے کم سوتے تھے۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبداللہ (ابن عمر) نیک آدمی ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عمار اور حضرت حذیفہ کے مناقب۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِي قَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَاللَّيْلِ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں شام کے ملک میں گیا پھر میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ مجھے کوئی اچھا ہمنشین عطا فرما۔ پھر میں ایک جماعت کے قریب گیا اور ان کے پاس جا بیٹھا۔ اسی اثنا میں ایک بڑے میاں میرے پہلو میں آ بیٹھے۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا، ابو الدرداء۔ میں نے کہا، بیشک میں نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالی مجھے کوئی اچھا سا ہمنشین عطا فرمائے۔ پس اللہ تعالی نے آپ کو بھیج دیا ہے انہوں نے دریافت فرمایا: آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میں کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ فرمایا کیا آپ لوگوں کے پاس ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) نہیں ہیں جو رسول خدا کی نعلین مبارک، تکیہ اور چھاگل اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ کیا آپ لوگوں کے پاس وہ نہیں ہیں جن کو اللہ تعالی نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان کے شر سے محفوظ رکھا ہے یعنی حضرت عمار بن یاسر۔ کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت حذیفہ نہیں ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ایسے اسرار کو بھی جانتے تھے جنہیں کوئی

إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى ۔ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ ۔

دوسرا نہیں جانتا تھا۔ پھر انہوں نے فرمایا۔ بتاؤ عبداللہ بن مسعود سورۃ الیل کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ پس میں نے پڑھ کر سنائی وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۔ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ۔ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم مجھے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ اسی طرح پڑھائی ہے۔ گویا اپنے مبارک منہ سے میرے منہ میں ڈال دیا۔

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ أَوِ السِّرَارِ قَالَ بَلَى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى قُلْتُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ مَا زَالَ بِي هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ شام کی طرف گئے اور جب مسجد میں داخل ہوئے تو دعا کی: اے اللہ! مجھے کوئی نیک ہمنشین عطا فرما۔ پھر حضرت ابو درداء کے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں کوفے کا رہنے والا ہوں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں میں وہ صاحب اسرار نہیں کہ جن بھیدوں کو دوسرا نہیں جانتا تھا، یعنی حضرت حذیفہ۔ میں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ رکھا، یعنی عمار بن یاسر۔ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں جو مسواک والے ہیں یعنی عبداللہ بن مسعود۔ میں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: عبداللہ بن مسعود وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی، وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی، کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی۔ فرمایا: ہمیشہ یہ لوگ میرے پیچھے پڑے رہتے ہیں یہاں تک کہ مجھے اس سے ہٹا دینا چاہتے ہیں جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھا ہے۔

باب ۲۲ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے مناقب

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور ہماری اس امت کے لیے ابو عبیدہ ابن الجراح امین ہیں۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمْ يَعْنِي أَمِيْنًا حَقَّ أَمِيْنٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر حاکم بنا کر ایسے شخص کو بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔ آپ کے اصحاب منتظر رہے۔ پس آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو روانہ فرمایا۔

بَابٌ ۲۰۵ ذِكْرُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

حضرت مصعب بن عمیر کا ذکر۔

بَابٌ ۲۰۶ مَنَاقِبُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ۔

امام حسن اور امام حسین کے مناقب

نافع بن جبیر نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ رسول خدا نے امام حسن کو سینے سے لگالیا۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوْسٰى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلٰى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُوْلُ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور امام حسن آپ کے پہلو میں تھے، کبھی آپ لوگوں کی جانب دیکھتے اور کبھی ان کی طرف۔ پس میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرادے گا۔

۹۳۵ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَأْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اور امام حسن کو لیا ہوا تھا اور فرما رہے تھے۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما، یا جو کچھ فرمایا۔

۹۳۶ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهٖ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسین علیہ السلام کا سر مبارک طشت میں رکھ کر عبید اللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ ٹھونگے مارنے لگا اور آپ کے حسن و جمال پر نکتہ چینی کی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور امام عالی مقام نے وسمہ کا

شغل کیا ہوا تھا۔

۹۳۷۔ حدثنا حجاج بن المنهال حدثنا شعبة قال اخبرني عدي قال سمعت البراء رضي الله عنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم والحسن على عاتقه يقول اللهم اني احبه فاحبه۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما۔

۹۳۸۔ حدثنا عبدان اخبرنا عبد الله قال اخبرني عمر بن سعيد بن ابي حسين عن ابن ابي مليكة عن عقبة بن الحارث قال رأيت ابا بكر رضي الله عنه وحمل الحسن وهو يقول بابي شبيه بالنبي ليس شبيه بعلي وعلي يضحك۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: میرے باپ کی قسم، تم رسول خدا کے مشابہ ہو حضرت علی کے مشابہ نہیں ہو اور حضرت علی ہنس رہے تھے۔

۹۳۹۔ حدثني يحيى بن معين وصدقة قالا اخبرنا محمد بن جعفر عن شعبة عن واقد بن محمد عن ابيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال ابو بكر ارقبوا محمدا صلى الله عليه وسلم في اهل بيته۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کی محبت میں ہے۔

۹۴۰۔ حدثني ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام بن يوسف عن معمر عن الزهري عن انس وقال عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهري اخبرني انس قال لم يكن احد اشبه بالنبي من الحسن بن علي۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بڑھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشابہ نہ تھا۔

۹۴۱۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن محمد بن ابي يعقوب سمعت ابن ابي نعم سمعت عبد الله بن عمر وسأله عن المحرم قال شعبة احسبه يقتل الذباب فقال اهل العراق يسألون عن الذباب وقد قتلوا ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ وقال النبي صلى الله عليه وسلم هما ريحانتاي من الدنيا۔

ابن ابی نعم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کر دیا تھا، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں یہ میرے دو پھول ہیں۔

باب ٣٣ مَنَاقِبُ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ.

۹۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا.

۹۴۳ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللّٰهِ.

باب ٣٤ ذِكْرُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۹۴۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ.

باب ٣٥ مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۹۴۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَ

حضرت بلال بن رباح مولیٰ ابوبکر کے مناقب

رسول خدا نے ان سے فرمایا کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر فرماتے تھے حضرت ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار حضرت بلال کو آزاد کیا تھا۔

حضرت قیس بن ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال نے حضرت ابوبکر سے کہا: اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو مجھے اپنے پاس رکھیے اور اگر رضائے الٰہی کے لیے خریدا ہے تو آزاد کر دیجئے تاکہ میں وہ کام کروں جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہے۔

حضرت ابن عباس کا ذکر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے مبارک سینے سے لگا کر دعا کی اور اے اللہ! اسے حکمت سکھا دے۔

حضرت خالد بن ولید کے مناقب

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کے بارے میں لوگوں کو ان کی خبر آنے سے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ چنانچہ فرمایا اب جھنڈے کو زید نے سنبھالا، پس شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے اٹھایا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے اور آپ کی دونوں آنکھیں اشک بار تھیں۔ یہاں تک کہ جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے

عيناه تذرفان حتى أخذها سيف من سيوف الله حتى فتح الله عليهم.

باب مناقب سالم مولى أبي حذيفة رضي الله عنه

۹۳۶ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن إبراهيم عن مسروق قال ذكر عبد الله عند عبد الله بن عمرو فقال ذاك رجل لا أزال أحبه بعد ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم: استقرئوا القرآن من أربعة، من عبد الله بن مسعود فبدأ به، وسالم مولى أبي حذيفة وأبي بن كعب ومعاذ بن جبل، قال لا أدري بدأ بأبي أو بمعاذ.

باب مناقب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه

۹۳۷ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن سليمان قال سمعت أبا وائل قال سمعت مسروقا قال قال عبد الله بن عمرو إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن فاحشا ولا متفحشا وقال إن من أحبكم إلي أحسنكم أخلاقا وقال استقرئوا القرآن من أربعة من عبد الله بن مسعود وسالم مولى أبي حذيفة وأبي بن كعب ومعاذ بن جبل.

۹۳۸ حدثنا موسى عن أبي عوانة عن مغيرة عن علقمة دخلت الشام فصليت ركعتين فقلت اللهم يسر لي جليسا فرأيت شيخا مقبلا فلما دنا قلت أرجو أن يكون استجاب قال من أين أنت قلت من أهل الكوفة قال أفلم يكن فيكم صاحب النعلين والوساد والمطهرة أولم يكن فيكم الذي أجير من الشيطان أولم يكن فيكم صاحب السر الذي لا يعلمه غيره.

ایک تلوار نے پکڑا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح مرحمت فرمائی۔

حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ کے مناقب

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تو ایسے شخص ہیں جن کو میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں، جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو، عبداللہ بن مسعود سے ابتدا فرمائی، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ابی بن کعب کا نام پہلے لیا یا معاذ بن جبل کا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کے مناقب

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضول بات کہنے والے اور فضول کام کرنے والے نہ تھے اور آپ نے فرمایا کہ مجھے تم میں سے وہ آدمی زیادہ پسند ہے جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہے اور فرمایا کہ قرآن کریم چار آدمیوں سے پڑھو، عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شام گیا، پھر دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی، اے اللہ! مجھے کوئی ہمنشین عطا فرما۔ پس میں نے ایک بوڑھے کو آتے ہوئے دیکھا، جب وہ میرے نزدیک آ گئے تو میں نے کہا، امید ہے کہ میری دعا مستجاب ہوئی۔ بزرگ نے پوچھا، آپ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے کہا، کوفے سے۔ انہوں نے فرمایا، کیا آپ میں وہ حضرت عبداللہ بن مسعود نہیں جو نعلین مبارک، تکیہ اور چھاگل اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت عمار بن یاسر نہیں جن کو شیطان سے محفوظ رکھا گیا ہے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت

كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ وَاللَّيْلِ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ أَقْرَأَنِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ إِلَى فِيَّ فَمَا زَالَ هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يَرُدُّونِي.

۹۴۹ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ

۹۵۰ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ، قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكُثْنَا حِينًا مَا نُرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

۹۵۱ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۵۲ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ إِنَّهُ فَقِيهٌ.

حذیفہ سے تھیں، جو ان لوگوں کے بھی جاننے والے ہیں جنہیں دوسرے نہیں جانتے؟ اچھا بتلیے کہ عبداللہ بن مسعود سورۂ واللیل کو کس طرح پڑھتے ہیں؟ پس میں پڑھنے لگا: واللیل اذا یغشی، والنہار اذا تجلی، والذکر والانثی۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ مجھے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سورت اسی طرح پڑھائی تھی۔ لیکن

عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ سے دریافت کیا کہ ہمیں ایسے شخص کا نام بتلایئے جو عادت اور سیرت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قریب تر ہو، تاکہ ہم ایسے بزرگ سے دین حاصل کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں کسی ایسے شخص سے واقف نہیں جو عادت اور سیرت میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہو۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی ہم دونوں یمن سے مدینہ منورہ آئے تو ہم یہاں کافی مدت رہے۔ ہم یہی سمجھتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں کیونکہ ہم انہیں اور ان کی والدہ محترمہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے جاتے اکثر دیکھا کرتے تھے۔

حضرت معاویہ کا ذکر۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے نماز عشاء کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھی۔ ان کے پاس حضرت ابن عباس کا آزاد کردہ غلام بھی تھا۔ اس نے واپس آکر حضرت ابن عباس کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ان سے کچھ نہ کہنا کیونکہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوتے رہے ہیں۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا کہ آپ کی امیر المومنین معاویہ کے بارے میں کیا رائے ہے جبکہ وہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بیشک وہ فقیہ ہیں۔

۹۵۳ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ عَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْنَاهُ یُصَلِّیْهَا وَلَقَدْ نَهٰی عَنْهُمَا یَعْنِی الرَّكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

بَابُ ۳۳ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَیِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

۹۵۴ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ۔

بَابُ ۳۴ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

۹۵۵ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِیْلُ یُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تَرٰی مَا لَا اَرٰی تُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۵۶ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِیْرٌ وَلَمْ یَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

۹۵۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ لوگ ایک ایسی نماز پڑھتے ہیں حالانکہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام کے مناقب

رسول خدا نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے۔ پس جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! یہ جبریل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ "عَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ"۔ لیکن آپ (یعنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو کچھ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردوں میں سے کامل بہت سے افراد ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجۂ فرعون کے سوا کوئی کامل نہ ہوئی اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید کی تمام کھانوں پر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عائشہ کی تمام عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت

النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ.

۹۵۸ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقْدَمِيْنَ عَلَى فَرَطِ صِدْقٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ.

۹۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاهَا.

۹۶۰ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيهِ بَرَكَةً.

۹۶۱ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ جَعَلَ يَدُوْرُ فِي نِسَائِهِ وَيَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا حِرْصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِيْ سَكَنَ.

۹۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِيْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُهُ عَائِشَةُ فَمُرِيْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

تمام کھانوں پر ہے۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ بیمار پڑیں تو حضرت ابن عباس عیادت کے لیے آئے اور کہنے لگے۔ اے ام المومنین! آپ ایسی جگہ جا رہی ہیں جہاں سچے پیش رو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق موجود ہیں۔

ابو وائل فرماتے ہیں کہ جب (جنگ جمل سے پہلے) حضرت علی نے حضرت عمار اور امام حسن کو کوفہ بھیجا تاکہ ان لوگوں کو اپنی مدد پر مائل کریں تو حضرت عمار نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ (حضرت عائشہ) دنیا اور آخرت میں (رسول) خدا کی بیوی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو آزمایا ہے کہ ان (حضرت علی) کی پیروی کریں گے یا ان (حضرت عائشہ) کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنی ہمشیرہ حضرت اسماء سے ہار عاریۃً لیا تھا لیکن وہ گم ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کئی حضرات کو اس کی تلاش میں روانہ کیا۔ پس نماز کا وقت ہو گیا اور بعض حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پانی نہ ملنے کی شکایت کی، اس پر تیمم کی آیت نازل ہو گئی۔ حضرت اُسید بن حضیر نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ جو تکلیف آپ کو پہنچی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آسانی فرما دی اور عام مسلمانوں کو برکت حاصل ہو گئی۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اپنے آخری مرض میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باری ازواج مطہرات میں سے جس کے ہاں ہوتی تو فرماتے کہ کل میری باری کس کے ہاں ہوگی؟ یہ حضرت عائشہ کے گھر کی طمع کے باعث تھا جب ان کی باری آئی تو آپ کو سکون ہوا۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول خدا کی خدمت میں ہدیے حضرت عائشہ کی باری کے روز پیش کیا کرتے تھے۔ اس پر تمام ازواج مطہرات حضرت ام سلمہ کے پاس جمع ہوئیں اور کہنے لگیں۔ اے ام سلمہ! خدا کی قسم لوگ اپنے ہدیے بارگاہ رسالت میں اس روز پیش کرتے ہیں جب عائشہ صدیقہ کے ہاں باری ہوتی ہے حالانکہ بھلائی کی ہمیں بھی اسی طرح ضرورت ہے جیسی

يَأْمُرَ النَّاسَ يُهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا۔

طرح عائشہ کو ہے۔ لہذا آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ رسول خدا لوگوں کو یہ حکم فرما دیں کہ میری خدمت میں ہدیے پیش کریں خواہ میں کسی جگہ یا کسی مکان میں ہوں۔ پس حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا، تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ جب انہوں نے دوسری مرتبہ یہ بات دہرائی تو آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ! مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ پہنچاؤ، کیونکہ خدا کی قسم، عائشہ کے سوا تم میں سے کسی کے لحاف کے اندر مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ــــ ۱۵

باب ۳۵ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ، وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوْتُوْا.

انصار کے مناقب۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور جنھوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا، دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو وہ دیئے گئے (سورۃ الحشر، آیت ۹)

۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَرَأَيْتَ اسْمَ الْأَنْصَارِ كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهِ أَمْ سَمَّاكُمُ اللّٰهُ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللّٰهُ كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنَسٍ فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْأَنْصَارِ وَمَشَاهِدَهُمْ وَيُقْبِلُ عَلَيَّ أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ فَيَقُوْلُ فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا.

غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انصار نام کے بارے میں پوچھا کہ یہ نام آپ حضرات نے خود رکھا ہے یا اللہ تعالیٰ نے اس نام سے موسوم فرمایا ہے؟ جواب دیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ نام رکھا ہے۔ جب ہم حضرت انس کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ میری یا قبیلہ ازد کے کسی فرد کی جانب متوجہ ہو کر فرماتے:۔ آپ کی قوم نے فلاں روز فلاں کارنامہ انجام دیا تھا۔

۹۶۳۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوْا فَقَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دُخُوْلِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ.

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ بعاث کا دن اپنے رسول کی کامیابی کے لیے مقرر فرما رکھا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ان کی جماعتیں منتشر ہو گئیں اور ان کے بعض سردار مارے گئے جبکہ بعض زخمی ہوئے تو یہ دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے ان لوگوں کے اسلام میں داخل ہونے کا مقرر فرمایا (یعنی انصار کے لیے)

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَأَعْطَى قُرَيْشًا وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ إِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْأَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُوْنَ فَقَالُوْا هُوَ الَّذِيْ بَلَغَكَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز بعض انصار کہنے لگے کہ مال قریش (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے، یہ کتنی عجیب بات ہے حالانکہ قریش (کفار مکہ) کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے لیکن ہمارا مال غنیمت ان کے سپرد کیا جا رہا ہے، جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا:۔ تمہارے متعلق مجھ تک یہ بات پہنچی ہے اور تم جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ انھوں نے جواب دیا کہ واقعی آپ تک صحیح خبر پہنچی ہے۔ فرمایا۔ کیا تم اس بات

قال اولا ترضون ان یرجع الناس بالغنائم الی بیوتہم وترجعون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بیوتکم لو سلکت الانصار وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار او شعبہم

باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لولا الہجرۃ لکنت من الانصار قالہ عبد اللہ بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۰۶۶۔ حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبۃ عن محمد بن زیاد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم او قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم لو ان الانصار سلکوا وادیا او شعبا لسلکت فی وادی الانصار ولولا الہجرۃ لکنت امرأ من الانصار فقال ابو ہریرۃ ما ظلم بابی وامی اووہ ونصروہ او کلمۃ اخری۔

باب اخاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین المہاجرین والانصار۔

۱۰۶۷۔ حدثنا اسمعیل بن عبد اللہ قال حدثنی ابراہیم بن سعد عن ابیہ عن جدہ قال لما قدموا المدینۃ اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین عبد الرحمن وسعد بن الربیع قال لعبد الرحمن انی اکثر الانصار مالا فاقسم مالی نصفین ولی امرأتان فانظر اعجبہما الیک فسمہا لی اطلقہا فاذا انقضت عدتہا فتزوجہا قال بارک اللہ لک فی اہلک ومالک این سوقکم فدلوہ علی سوق بنی قینقاع فما انقلب الا ومعہ فضل من اقط وسمن ثم تابع الغدو ثم جاء یوما وبہ اثر صفرۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مہیم قال تزوجت قال

پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال غنیمت لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ تعالیٰ کے رسول کو لے کر اپنے گھروں کو جاؤ؟ اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں گے تو میں بھی انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

انصار کے بارے میں ارشادِ رسولِ عربی۔

حضرت عبداللہ بن زید نے رسولِ خدا سے روایت کی ہے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، یا یہ فرمایا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر انصار کسی بھی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ آپ نے یہ خلافِ حقیقت نہیں فرمایا کیونکہ انصار نے آپ کو جگہ دی اور آپ کی مدد کی تھی۔ یا صرف دوسری بات کی۔

مہاجرین و انصار کی مواخات قائم فرمانا۔

ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ نے حضرت عبدالرحمان اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمائی۔ پس انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا کہ بحاظِ مال میری حالت انصار میں سب سے اچھی ہے، میں اپنے مال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ نیز میری دو بیویاں ہیں، پس ان میں سے جو آپ کو پسند ہو اس کا نام بتائیے تاکہ میں اسے طلاق دے دوں اور عدت گزرنے پر آپ اس سے شادی کر لیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال و دولت میں برکت دے۔ مجھے تو اپنا بازار بتا دیجئے۔ انہوں نے بنی قینقاع کا بازار بتا دیا۔ جب وہ واپس لوٹے تو کچھ پنیر اور گھی ان کے پاس تھا۔ پھر اسی

كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ شَكَّ إِبْرَاهِيمُ.

۹۶۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَآخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا سَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا سُقْتَ فِيهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

۹۶۹ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ قَالَ لَا قَالَ يَكْفُونَنَا الْمَؤُونَةَ وَتُشْرِكُونَا فِي التَّمْرِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

بَابُ حُبِّ الْأَنْصَارِ

۹۷۰ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور دیکھتے رہ گئے۔ چنانچہ ایک روز جب وہ آئے تو ان کے اوپر زردی کا نشان تھا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق پوچھا تو عرض گزار ہوئے کہ میں نے شادی کر لی ہے۔ دریافت فرمایا کہ کتنا مہر دیا ہے؟ جواب دیا: ...

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تشریف لائے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمائی تھی اور یہ بڑے مالدار تھے۔ پس حضرت سعد نے کہا کہ انصار اس بات سے واقف ہیں کہ ان میں سب سے زیادہ مال میرے پاس ہے۔ پس میں اپنے مال کو اپنے اور آپ کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں، ان میں سے جو آپ کو پسند آئے میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں۔ لہٰذا جب وہ حلال ہو جائے تو آپ اس سے نکاح کر لینا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال میں برکت فرمائے۔ اس روز جب وہ (بازار سے) لوٹے تو منافع میں کچھ گھی اور پنیر لے کر آئے۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد جب یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ان کے اوپر زرد دھبے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں دریافت کیا تو عرض گزار ہوئے کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ پوچھا: مہر کتنا دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے۔ دو گٹھلی کے برابر سونا یا سونے کی گٹھلی۔ فرمایا: ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری سے ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ ہمارے اور ان (مہاجرین) کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ یوں کرو کہ محنت وہ کریں اور تم پیداوار سے انہیں حصہ دے دیا کرو۔ عرض گزار ہوئے: بسر و چشم۔

انصار کی محبت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ لَا یُحِبُّہُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُہُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّہُمْ أَحَبَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ أَبْغَضَہُمْ أَبْغَضَہُ اللّٰہُ ۔

۹۷۱ ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاہِیْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ آیَۃُ الْإِیْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآیَۃُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَیَّ ۔

۹۷۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَأَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْیَانَ مُقْبِلِیْنَ قَالَ حَسِبْتُ أَنَّہُ قَالَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اللّٰہُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَیَّ قَالَہَا ثَلَاثَ مِرَارٍ ۔

۹۷۳ ۔ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاہِیْمَ بْنِ کَثِیْرٍ حَدَّثَنَا بَہْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ أَخْبَرَنِیْ ہِشَامُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَۃٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہَا صَبِیٌّ لَہَا فَکَلَّمَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ إِنَّکُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَیَّ مَرَّتَیْنِ ۔

بَابُ أَتْبَاعِ الْأَنْصَارِ ۔

۹۷۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَۃَ عَنْ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِکُلِّ نَبِیٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاکَ فَادْعُ اللّٰہَ أَنْ یَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِہٖ فَنَمَیْتُ ذٰلِکَ إِلَی ابْنِ أَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِکَ زَیْدٌ ۔

۹۷۵ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

سنا یا کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور ان سے عداوت نہیں رکھے گا مگر منافق۔ جو ان سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے عداوت رکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے عداوت رکھے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

رسول خدا نے فرمایا مجھے انصار سب لوگوں سے پیارے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کی) بعض عورتوں اور بچوں کو آتے ہوئے دیکھا ۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں کسی شادی سے آ رہے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سروقد کھڑے ہو گئے اور تین مرتبہ آپ نے فرمایا:۔ خدا گواہ ہے کہ تم مجھے تمام لوگوں سے پیارے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت اپنے بچے کو لیے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم مجھے سب لوگوں سے پیارے ہو۔

انصار کی پیروی کا بیان۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے آپ کی پیروی کی ہے لہٰذا دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیروکاروں کو ہم میں شمار فرمائے۔ پس آپ نے دعا کی۔ میں (عمرو راوی) نے یہ ابوحمزہ کو انصار میں سے ایک آدمی سے فرماتے ہوئے۔

مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّهُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ۔

بَابُ ٣٤ فَضْلِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ۔

٧٦٩۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيرٍ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ۔

٧٧٠۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ قَالَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ وَبَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَبَنُو الْحَارِثِ وَبَنُو سَاعِدَةَ۔

٧٧١۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ

سنا کہ انصار بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور بیشک ہم نے آپ کی پیروی کی ہے۔ پس دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیروکاروں کو بھی ہم میں شمار فرمائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! ان کے پیروکاروں کو ان میں شمار فرما۔ (عمرو راوی) کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا۔ زید نے ایسا ہی کہا ہے۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ زید بن ارقم ہیں۔

انصار کے گھرانوں کی فضیلت۔

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار کے گھرانوں میں سے بنو نجار سب سے بہتر ہیں، پھر بنو عبد الاشہل، پھر بنو حارث بن خزرج اور پھر بنو ساعدہ۔ ویسے انصار کا ہر گھرانہ ہی بہتر ہے۔ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھرانے پر دوسرے گھرانوں کو فضیلت دی ہے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ کا گھرانہ بھی کتنے ہی گھرانوں پر فضیلت رکھتا ہے ـــ حضرت ابو اسید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دوسری روایت بھی اسی طرح کی ہے لیکن اس میں سعد کی جگہ سعد بن عبادہ ہے۔

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین انصار، یا یہ فرمایا کہ انصار کے گھرانوں میں سے بہترین بنو نجار، بنو عبد الاشہل، بنو حارث اور بنو ساعدہ ہیں۔

حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک انصار کے گھرانوں میں سے بہترین گھرانہ بنو نجار کا ہے، پھر بنو عبد الاشہل کا، پھر بنو حارث کا اور پھر بنو ساعدہ کا۔ اگرچہ انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ جب ان کی ملاقات حضرت سعد بن عبادہ سے ہوئی تو حضرت اسید نے کہا کیا

الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو
أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيَّرَ الْأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا أَخِيرًا فَأَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خُيِّرَ دُورُ
الْأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا فَقَالَ أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ
تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ
اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٩٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ
بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا
تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي
أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

٩٨٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ
إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَ
مَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ.

٩٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ
فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
مِثْلَهَا قَالَ إِمَّا لَا فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي فَإِنَّهُ
سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أُثْرَةٌ.

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلِحِ
الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

٩٨٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ

آپ نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے بہترین
گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں آخر میں رکھا۔ تو حضرت سعد نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ!
آپ نے انصار کے بہترین گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں آخر میں رکھا
ہے۔ فرمایا کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تمہیں انصار کے
بہترین لوگوں میں شمار کیا گیا ہے۔

رسول خدا کی انصار کو تلقین۔

حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا،
اے گروہ انصار! صبر کرو یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے
ایک آدمی بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا آپ
مجھے حاکم مقرر نہیں فرمائیں گے جس طرح فلاں کو حاکم مقرر فرمایا ہے۔ ارشاد
فرمایا، تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی
جائے گی۔ لہٰذا صبر سے کام لینا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا، تم
میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جائے گی، لہٰذا
صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو اور ہمارے ملنے
کی جگہ حوض کوثر ہے۔

یحییٰ بن سعید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے سنا جبکہ وہ ان کے ساتھ ولید کی طرف جا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے لیے بحرین کی جاگیریں لکھ دی جائیں
وہ عرض گزار ہوئے کہ اس وقت تک ایسا نہ کیجئے جب تک ہمارے
مہاجر بھائیوں کو بھی اسی طرح جاگیریں نہ دی جائیں۔ فرمایا اگر پسند نہیں
تو صبر سے کام لو یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو، میرے بعد تم دیکھو
گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔

انصار اور مہاجرین کے لیے رسول خدا نے دعا کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

فَأَطْفِئَاهُ وَتُرِيَاهُ أَنَّكُمَا تَأْكُلاَنِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ.

یہی مہمان کے ساتھ یقین ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں حالانکہ دونوں ساری رات بھوکے رہے ۔ جب صبح کے وقت وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تمہاری رات کی کارگزاری سے خدا بہت خوش ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں ۔ اگرچہ انہیں شدید حاجت ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں ۔ (سورۃ الحشر، آیت ۹)

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.

انصار کی نیکیاں قبول کرو اور خطاؤں سے درگزر کرو۔

۹۰۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ أَخُو عَبْدَانَ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو انہیں روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھا کہ آپ کس بات پر رو رہے ہیں؟ جواب دیا کہ ہمیں اپنی مجلسوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھنا یاد آرہا ہے۔ پس یہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور صورتِ حال عرض کی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے چادر کا ایک سرا سرِ مبارک پر پٹی کی طرح باندھ دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور منبر پر یہ آپ کا آخری بیٹھنا تھا۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا: میں تمہیں انصار کے بارے میں نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ معدہ کی تھیلی کے مانند میرے محرمِ راز ہیں۔ ان پر جو واجب تھا اسے وہ ادا کر چکے اور ان کا حق باقی ہے لہٰذا ان کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرنا اور جو ان میں قصوروار ہوں ان سے درگزر کرنا۔

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ (آخری ایام میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ آپ نے دونوں کندھوں پر چادر اوڑھ رکھی تھی اور سرِ مبارک سے چکنی پٹی باندھی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: دوسرے لوگ بڑھیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے، یہاں تک کہ

يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ.

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.

بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۸۹۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا أَوْ أَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۹۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ اهْتَزَّ السَّرِيرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ

ان کی تعداد صرف اتنی رہ جائے گی جیسے آٹے میں نمک۔ پس جو کوئی تم میں سے کسی کام کا اختیار رکھے جس کے ذریعے کسی کو نقصان یا نفع پہنچا سکے تو اس کو چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی نیکی کو نظر استحسان سے دیکھے اور ان کے قصوروار افراد سے درگزر کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار معدہ کی تھیلی کے مترادف محرم اسرار ہیں۔ دوسرے لوگ عنقریب بڑھتے جائیں گے لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے۔ پس ان کے نیک لوگوں کی نیکیوں کو قبول کرنا اور قصوروار افراد سے درگزر کرنا۔

حضرت سعد بن معاذ کے مناقب۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حلہ تحفے کے طور پر پیش کیا گیا۔ پس آپ کے اصحاب ہاتھ پھیر پھیر کر اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے۔ فرمایا۔ تم اس کے ملائم ہونے پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے عمدہ ہوں گے یا یہ فرمایا کہ اس سے بھی نرم ہوں گے۔ حضرت انس نے بھی حضور سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی وفات کے وقت عرش بھی ہل گیا تھا۔ نیز اعمش، ابوصالح، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ایک شخص نے حضرت جابر سے کہا کہ حضرت براء تو یہ کہتے ہیں کہ تخت ہل گیا تھا، تو انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں قبیلوں کے درمیان پوشیدہ شکر رنجی تھی، ورنہ میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ کا عرش ہل گیا تھا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر بنی قریظہ کے یہودی (قلعہ سے باہر نکل

حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

بَابُ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتَّى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا۔ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۹۹۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

بَابُ مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا۔

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا

آئے۔ پھر انہیں بلایا گیا تو آپ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب مسجد کے قریب پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بہترین آدمی کے لیے تعظیمی قیام کرو یا اپنے سردار کے لیے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے سعد! یہ لوگ تمہارے حکم پر باہر آگئے ہیں۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ جوان میں لڑنے کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے حکم الٰہی کے مطابق فیصلہ کیا ہے یا فرشتے کے علم کے مطابق۔

حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اندھیری رات میں دو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے نکلے تو ان دونوں حضرات کے آگے آگے ایک نور تھا۔ جب دونوں اپنے گھروں کو جانے کے لیے جدا ہوئے تو وہ نور الگ الگ دونوں کے ساتھ ہو گیا۔ حضرت معمر نے ثابت اور حضرت انس کے واسطے سے کہا ہے کہ وہ حضرت اُسید بن حضیر اور دوسرے ایک انصاری تھے۔ حماد نے ثابت اور حضرت انس کے واسطے سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آنے والے حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر تھے۔

حضرت معاذ بن جبل کے مناقب

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے پڑھو۔ ابن مسعود، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، اُبی اور معاذ بن جبل سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت سعد بن عبادہ کی منقبت

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ واقعہ افک سے پہلے وہ نیک آدمی تھے۔

حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ لَهُ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيرٍ.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار کے گھرانوں میں بہترین گھرانہ بنو نجار کا ہے، پھر بنو عبد الاشہل کا، پھر بنو حارث بن خزرج کا اور پھر بنو ساعدہ کا۔ ویسے انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ جو قدیم الاسلام تھے، انھوں نے کہا کہ میرے خیال میں ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ پس ان سے کہا گیا کہ آپ کو بھی تو کتنے ہی لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اُبی بن کعب کے مناقب

٩٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انھوں نے فرمایا کہ وہ ایسے آدمی ہیں جن سے میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چار آدمیوں سے قرآن کریم حاصل کرو۔ چنانچہ سب سے پہلے عبداللہ بن مسعود کا نام لیا، پھر سالم مولی ابو حذیفہ، معاذ بن جبل اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہم کا۔

٩٩٦ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اُبی سے فرمایا:- بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں سورۃ لم یکن الذین کفروا پڑھ کر سناؤں۔ عرض کی، کیا میرا نام لے کر؟ فرمایا، ہاں۔ پس یہ رونے لگے۔

بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زید بن ثابت کے مناقب

٩٩٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيٌّ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبُو زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں چار خوش نصیب حضرات نے قرآن کریم جمع کیا اور چاروں ہی انصار سے تھے یعنی اُبی، معاذ بن جبل، ابو زید اور زید بن ثابت۔ حضرت انس سے پوچھا گیا کہ ابو زید کون ہیں تو انھوں نے جواب دیا کہ وہ میرے ایک چچا ہیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو طلحہ کے مناقب

۹۹۸۔ حدثنا ابو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزیز بن انس رضی اللہ عنہ قال لما کان یوم احد انھزم الناس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو طلحۃ بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مجوب بہ علیہ بحجفۃ لہ وکان ابو طلحۃ رجلا رامیا شدید القد یکسر یومئذ قوسین او ثلاثا وکان الرجل یمر معہ الجعبۃ من النبل فیقول انثرھا لابی طلحۃ فاشرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینظر الی القوم فیقول ابو طلحۃ یا نبی اللہ بابی انت وامی لا تشرف یصیبک سھم من سھام القوم نحری دون نحرک ولقد رایت عائشۃ بنت ابی بکر وام سلیم وانھما لمشمرتان اری خدم سوقھما تنقزان القرب علی متونھما تفرغانہ فی افواہ القوم ثم ترجعان فتملانھا ثم تجیئان فتفرغانہ فی افواہ القوم ولقد وقع السیف من یدی ابی طلحۃ اما مرتین واما ثلاثا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر تتر بتر ہو گئے تھے تو حضرت ابو طلحہ آپ کے لیے ڈھال کی طرح بن کر رہے۔ حضرت ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے اور ان کی کمان کی تانت بڑی سخت تھی۔ اس روز ان کی دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئیں۔ جب کوئی شخص ترکش لے کر ادھر سے گزرتا تو رسول خدا فرماتے: تیروں کو ابو طلحہ کے آگے ڈال دو۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر اونچا کر کے ملاحظہ فرمانے لگے تو حضرت ابو طلحہ عرض گزار ہوئے: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر اونچا کر کے نہ دیکھیے، مبادا کافروں کا کوئی تیر آپ کو لگ جائے۔ حضور آپ پر قربان ہونے کے لیے میں حاضر ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ بنت ابو بکر اور حضرت ام سلیم کو دیکھا کہ دونوں نے اپنے دامن اٹھائے ہوئے ہیں کہ پیروں کے زیور نظر آتے تھے اور دونوں اپنی پیٹھ پر مشکیں لاد کر لا رہی تھیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلانے میں مصروف تھیں۔ پھر واپس جا کر پانی لاتی تھیں۔ اس روز حضرت ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ (تلوار گر گئی)۔

باب مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

حضرت عبد اللہ بن سلام کے مناقب

۹۹۹۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال سمعت مالکا یحدث عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاحد یمشی علی الارض انہ من اھل الجنۃ الا لعبد اللہ بن سلام قال وفیہ نزلت ھذہ الآیۃ وشھد شاھد من بنی اسرائیل الآیۃ قال لا ادری قال مالک الآیۃ او فی الحدیث۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے زمین پر چلنے والے کسی شخص کے متعلق یہ نہیں سنا کہ وہ اہل جنت سے ہے ماسوائے حضرت عبد اللہ بن سلام کے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ”اور بنی اسرائیل سے ایک شخص نے گواہی دی“ وغیرہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ آیت کا لفظ امام مالک نے اپنی طرف سے کہا ہے یا حدیث میں موجود ہے۔

۱۰۰۰۔ حدثنی عبد اللہ بن محمد حدثنا ازھر السمان عن ابن عون عن محمد عن قیس بن عباد قال کنت جالسا فی مسجد المدینۃ فدخل رجل

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا، جس کے چہرے پر خشوع و خضوع کے آثار نمایاں تھے۔

على وجهه أثر الخشوع فقالوا هذا رجل من أهل الجنة فصلى ركعتين تجوز فيهما ثم خرج وتبعته فقلت إنك حين دخلت المسجد قالوا هذا رجل من أهل الجنة قال والله ما ينبغي لأحد أن يقول ما لا يعلم وسأحدثك لم ذاك رأيت رؤيا على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فقصصتها عليه ورأيت كأني في روضة ذكر من سعتها وخضرتها وسطها عمود من حديد أسفله في الأرض وأعلاه في السماء في أعلاه عروة فقيل له ارق قلت لا أستطيع فأتاني منصف فرفع ثيابي من خلفي فرقيت حتى كنت في أعلاها فأخذت بالعروة فقيل له استمسك فاستيقظت وإنها لفي يدي فقصصتها على النبي صلى الله عليه وسلم قال تلك الروضة الإسلام وذلك العمود عمود الإسلام وتلك العروة عروة الوثقى فأنت على الإسلام حتى تموت وذاك الرجل عبد الله بن سلام و قال لي خليفة حدثنا معاذ حدثنا ابن عون عن محمد حدثنا قيس بن عباد عن ابن سلام قال وصيف مكان منصف.

لوگ کہنے لگے کہ یہ اہل جنت سے ہے۔ پھر اس نے مختصر سی دو رکعتیں پڑھیں اور چلا گیا۔ میں بھی اس کے پیچھے چلا گیا اور میں نے اس سے کہا۔ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت سے ہے؟ جواب دیا۔ خدا کی قسم! ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ کسی کے لیے بھی ایسی بات کہیں جس کا ہمیں علم نہ ہو۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ لوگوں نے ایسا کیوں کہا۔ میں نے عہد نبوی میں ایک خواب دیکھا اور اسے آپ کے سامنے بیان کیا تھا۔ خواب یہ دیکھا کہ میں ایک وسیع و عریض اور سرسبز و شاداب باغ کے اندر ہوں۔ اس باغ میں لوہے کا ایک ستون ہے جس کا نچلا سرا زمین میں اور اوپر والا آسمان میں ہے اور چوٹی سے ایک کنڈا ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ اس ستون پر چڑھو۔ میں نے کہا۔ میں کس طرح چڑھ سکتا ہوں۔ پس ایک غلام میرے نزدیک آیا اور اس نے پیچھے سے میرے کپڑے سمیٹے تو میں چڑھنے لگا یہاں تک کہ ستون کے اوپر والے حصے تک جا پہنچا اور میں نے کنڈے کو پکڑ لیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ اسے مضبوطی سے پکڑنا۔ جب میں بیدار ہوا تو وہ میرے ہاتھ میں تھا۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ باغ تو اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈا اسلام کی مضبوط رسی ہے پس تم آخری وقت تک اسلام پر قائم رہو گے۔ وہ شخص حضرت عبداللہ بن سلام تھے۔ حضرت عبداللہ بن سلام سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے لیکن اس میں منصف کی جگہ وصیف ہے۔

١٠٠١ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن سعيد بن أبي بردة عن أبيه أتيت المدينة فلقيت عبد الله بن سلام رضي الله عنه فقال ألا تجيء فأطعمك سويقا وتمرا وتدخل في بيت ثم قال إنك بأرض الربا بها فاش إذا كان لك على رجل حق فأهدى إليك حمل تبن أو حمل شعير أو حمل قت فلا تأخذه فإنه ربا ولم يذكر النضر وأبو داود ووهب عن شعبة البيت.

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا۔ انہوں نے کہا کیا آپ میرے ساتھ نہیں چلیں گے تاکہ میں آپ کو ستو اور کھجوریں کھلاؤں۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے کہا۔ آپ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں سود کا عام رواج ہے۔ جب آپ کا کسی آدمی پر قرض ہو اور وہ آپ کو گھاس، چارہ یا کوئی دوسری حقیر سی چیز بھی تحفے کے طور پر دے تو اسے نہ لیں کیونکہ وہ سود میں شمار ہوگی۔ اس حدیث کے اندر شعبہ والی روایت میں بیت کا لفظ نہیں ہے۔

باب تزويج النبي صلى الله عليه وسلم خديجة وفضلها رضي الله عنها

رسول خدا کا حضرت خدیجہ سے نکاح کرنا اور حضرت خدیجہ کی فضیلت

۱۰۰۲۔ حدثني محمد أخبرنا عبدة عن هشام بن عروة عن أبيه قال سمعت عبد الله بن جعفر قال سمعت عليا رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول.

محمد، عبدہ، ہشام بن عروہ، عروہ، عبداللہ بن جعفر، حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (پہلی سند) یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۱۰۰۳۔ حدثني صدقة أخبرنا عبدة عن هشام عن أبيه قال سمعت عبد الله بن جعفر عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير نسائها مريم وخير نسائها خديجة.

حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم ہیں اور اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ ہیں۔

۱۰۰۴۔ حدثنا سعيد بن عفير حدثنا الليث قال كتب إلي هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت ما غرت على امرأة للنبي صلى الله عليه وسلم ما غرت على خديجة هلكت قبل أن يتزوجني لما كنت أسمعه يذكرها وأمره الله أن يبشرها ببيت من قصب وإن كان ليذبح الشاة فيهدي في خلائلها منها ما يسعهن.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا گئی تھیں، لیکن میں آپ کو ان کا ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالٰی نے آپ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو ان کے ملنے والی عورتوں کو حسب حال گوشت بھیجتے۔

۱۰۰۵۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حميد بن عبد الرحمن عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت ما غرت على امرأة ما غرت على خديجة من كثرة ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم إياها قالت وتزوجني بعدها بثلاث سنين وأمره ربه عز وجل أو جبريل عليه السلام أن يبشرها ببيت في الجنة من قصب.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے اتنا مجھے کسی دوسری پر رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے۔ حالانکہ میرا نکاح ان کے تین سال بعد ہوا تھا اور اللہ تعالٰی نے براہ راست یا جبریل علیہ السلام کے ذریعے آپ کو یہ حکم فرمایا تھا کہ خدیجہ کو جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے۔

۱۰۰۶۔ حدثني عمر بن محمد بن حسن حدثنا أبي حدثنا حفص عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت ما غرت على أحد من نساء النبي صلى الله عليه وسلم ما غرت على خديجة وما رأيتها ولكن كان النبي صلى الله عليه وسلم يكثر ذكرها وربما ذبح الشاة ثم يقطعها أعضاء

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے تھے اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ کر کے انہیں حضرت خدیجہ کی ملنے والی عورتوں کے

ثم يبعثها في صدائق خديجة فربما قلت له كأنه لم يكن في الدنيا امرأة إلا خديجة فيقول إنها كانت وكانت وكان لي منها ولد.

۱۰۰۷۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن إسماعيل قال قلت لعبد الله بن أبي أوفى رضي الله عنهما بشر النبي صلى الله عليه وسلم خديجة قال نعم ببيت من قصب لا صخب فيه ولا نصب.

۱۰۰۸۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا محمد بن فضيل عن عمارة عن أبي زرعة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال أتى جبريل النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله هذه خديجة قد أتت معها إناء فيه إدام أو طعام أو شراب فإذا هي أتتك فاقرأ عليها السلام من ربها ومني وبشرها ببيت في الجنة من قصب لا صخب فيه ولا نصب وقال إسماعيل بن خليل أخبرنا علي بن مسهر عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت استأذنت هالة بنت خويلد أخت خديجة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فعرف استئذان خديجة فارتاع لذلك فقال اللهم هالة قالت فغرت فقلت ما تذكر من عجوز من عجائز قريش حمراء الشدقين هلكت في الدهر قد أبدلك الله خيرا منها.

بیلے بھیجے۔ کبھی میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے تو آپ فرماتے، ہاں وہ ایسی ہی یگانۂ روزگار تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔

حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو بشارت دی تھی؟ جواب دیا، ہاں ایسے محل کی بشارت دی تھی جس میں نہ شور و غل ہوگا اور نہ رنج و مشقت اور وہ موتی کا محل ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبریل آ کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! یہ حضرت خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر رہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔ جب یہ آپ کے پاس آ جائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہیے اور انہیں جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے، جس میں کوئی شور یا تکلیف نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ اسے حضرت خدیجہ کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر کانپ اٹھے۔ پھر فرمایا، خدایا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا، پس میں عرض گزار ہوئی کہ آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑھیا کو اتنا یاد فرماتے رہتے ہیں، جنہیں فوت ہوئے بھی ایک زمانہ بیت گیا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان نعم البدل عطا نہیں فرما دیا ہے!

ف: حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی شان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بے پناہ محبت تھی۔ حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ، حضرت فاطمہ، حضرت مریم اور حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن تمام جہان کی عورتوں سے افضل ہیں۔ نہیں کہا جا سکتا کہ ان پانچوں میں سب سے افضل کون ہے کیونکہ ہر ایک کے فضائل و کمالات حیران کن ہیں لہٰذا یہ بات اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امت محمدیہ کی پہلی مومنہ اور ایمانی ماں ہیں۔ انہوں نے حضور کا حق رفاقت اس وقت ادا کیا جب ایک جہان آپ کا دشمن تھا۔ یہ جان اور مال سے محبوب پروردگار پر نثار تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساری اولاد بھی ان سے ہے، سوائے حضرت ابراہیم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہزادہ رسول کے جو بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے اور حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔ ان کی موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرا نکاح نہیں کیا تھا بلکہ ان کے وصال کے بعد بھی آپ اپنی ازواج مطہرات سے اکثر ان کا تذکرہ فرمایا کرتے اور ان کی تعریف کیا کرتے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا اُن کے لیے سلام پیش کرنا، جنت میں ایک ہی موتی کے محل کی بشارت دینا اور خود پروردگار عالم کا ان کے لیے سلام بھیجنا ان کی عظمت کے روشن دلائل ہیں۔ یہ سب ثمرات ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جان و مال سے پروانہ وار نثار ہونے اور مشکل ترین حالات میں ہر خطرے سے بے نیاز ہو کر نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حقِ رفاقت ادا کرنے کے۔ اسی لیے اہل ایمان اپنی سب سے پہلی دینی و ایمانی ماں کی خدمت میں یوں عرض گزار رہا کرتے ہیں۔

سیدہ، پہلی ماں، کہفِ امن و اماں
حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام

بَابُ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی کا ذکر۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام سے نہیں روکا اور جب بھی آپ نے مجھے دیکھا تو مسکراتے ہوئے دیکھا۔ نیز حضرت جریر بن عبد اللہ سے بواسطہ قیس روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں ایک گھر تھا جسے ذوالخلصہ کہا جاتا تھا۔ بعض لوگ اسے کعبۂ یمانیہ اور کعبۂ شامیہ بھی کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مجھ سے فرمایا، کیا تم ذوالخلصہ کے بارے میں مجھے راحت پہنچاؤ گے؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں قبیلۂ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ اس کی جانب روانہ ہوا اور جا کر اسے توڑ پھوڑ دیا اور جتنے لوگ اس کے قریب ملے ان سب کو تہ تیغ کر دیا۔ پس ہم نے آکر

بَابُ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۱۰۲۔ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ

حضرت حذیفہ بن یمان عبسی کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگِ احد کے روز (ابتدا میں) جب کافروں کو واضح شکست ہو گئی تو ابلیس نے چیخ پکار مچائی کہ اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو۔ پس اگلے لوٹ کر پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد بھی بعض مسلمانوں کے

عَلَىٰ أُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَنَادَى أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أَبِي أَبِي فَقَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوا حَتّٰى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ أَبِي فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.

بَابُ ذِكْرِ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَىٰ ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَىٰ ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ قَالَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ.

بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

۱۰۱۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَىٰ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَأَبَىٰ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ إِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَىٰ أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَىٰ قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُولُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللّٰهُ وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ

نرغے میں تھے یہ پکارے اے خدا کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں میرے والد ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ان کی چیخ پکار کسی نے نہ سنی اور انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ حضرت عروہ کے والد ماجد کا بیان ہے کہ خدا کی قسم، اس سانحہ کا حضرت حذیفہ کو ہمیشہ صدمہ رہا یہاں تک کہ وہ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو گئے۔

حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہیں جس کی ذلت مجھے آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ محبوب ہو لیکن آج روئے زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کی عزت مجھے آپ کے گھرانے سے زیادہ محبوب ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے یہ بھی کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے اپنی جان کی قسم، بیشک ابوسفیان کنجوس آدمی ہیں تو اگر میں ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر بچوں کو کھلاؤں تو کیا حرج ہے؟ فرمایا، میرے خیال میں ضرورت کے مطابق تو جائز ہے۔

زید بن عمرو بن نفیل کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نزولِ وحی سے پہلے زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے نچلے حصے میں ملاقات ہوئی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دسترخوان بچھایا گیا۔ تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا پھر زید نے کہا کہ میں بھی اس میں سے نہیں کھایا کرتا جسے تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ میں تو اسی میں سے کھاتا ہوں جس پر بوقت ذبح اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ زید بن عمرو قریش کے ذبیحہ کو پسند نہیں کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا، اسی نے آسمان سے اس کے لیے پانی اتارا، زمین سے اس کے لیے چارہ اگایا پھر تم اسے خدا کے سوا دوسروں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ وہ ایسا

ثم تذبحونها على غير اسم الله إنكارا لذلك وإعظاما له. قال موسى حدثني سالم بن عبد الله ولا أعلمه إلا تحدث به عن ابن عمر أن زيد بن عمرو بن نفيل خرج إلى الشام يسأل عن الدين ويتبعه فلقي عالما من اليهود فسأله عن دينهم فقال إني لعلي أن أدين دينكم فأخبرني فقال لا تكون على ديننا حتى تأخذ بنصيبك من غضب الله قال زيد ما أفر إلا من غضب الله ولا أحمل من غضب الله شيئا أبدا وأنى أستطيعه فهل تدلني على غيره قال ما أعلمه إلا أن يكون حنيفا قال زيد وما الحنيف قال دين إبراهيم لم يكن يهوديا ولا نصرانيا ولا يعبد إلا الله فخرج زيد فلقي عالما من النصارى فذكر مثله فقال لن تكون على ديننا حتى تأخذ بنصيبك من لعنة الله قال ما أفر إلا من لعنة الله ولا أحمل من لعنة الله ولا من غضبه شيئا أبدا وأنى أستطيع فهل تدلني على غيره قال ما أعلمه إلا أن يكون حنيفا قال وما الحنيف قال دين إبراهيم لم يكن يهوديا ولا نصرانيا ولا يعبد إلا الله فلما رأى زيد قولهم في إبراهيم عليه السلام خرج فلما برز رفع يديه فقال اللهم إني أشهد أني على دين إبراهيم. وقال الليث كتب إلي هشام عن أبيه عن أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما قالت رأيت زيد بن عمرو بن نفيل قائما مسندا ظهره إلى الكعبة يقول يا معاشر قريش والله ما منكم على دين إبراهيم غيري وكان يحيي الموءودة يقول للرجل إذا أراد أن

کو برا سمجھتے ہوئے انکار کیا کرتے تھے — یہ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمر سے ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل ملک شام کی طرف گئے تاکہ کسی سے پوچھ کر برحق دین کی اتباع کریں۔ پس انہیں ایک یہودی عالم ملا۔ انہوں نے اس کے دین کے بارے میں پوچھا اور کہا کہ شاید میں تمہارا دین اختیار کر لوں۔ وہ کہنے لگا کہ تم ہمارے دین میں اس وقت نہیں آ سکتے جب تک غضب الٰہی سے اپنا حصہ حاصل نہ کر لو۔ انہوں نے کہا کہ میں تو خدا کے غضب سے ہی تو بھاگتا ہوں اور خدا کا ذرا سا قہر بھی برداشت کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ پس کیا تم مجھے کسی دوسرے دین کے بارے میں بتا سکتے ہو؟ وہ کہنے لگا کہ مجھے حنیف کے سوا اور کسی دین کا پتہ نہیں ہے۔ زید نے پوچھا کہ حنیف دین کونسا ہے؟ جواب دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو یہودیت و نصرانیت کے علاوہ ہے اور اس میں خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نہیں کی جاتی۔

پس زید وہاں سے چلے گئے اور ایک نصرانی عالم سے ملے، اس سے بھی ایسا ہی پوچھا تو اس نے کہا، تم ہمارے دین پر اس وقت تک نہیں آ سکتے جب تک کہ اللہ کی لعنت سے اپنا حصہ حاصل نہ کرو۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں تو خدا کی لعنت سے ہی تو دور بھاگتا ہوں نیز خدا کی لعنت اور اس کے غضب کو ذرا بھی برداشت کرنے کی مجھ میں ہرگز طاقت نہیں ہے۔ پس کیا تم مجھے کسی اور دین کے بارے میں بتاؤ گے؟ اس نے جواب دیا کہ میں دین حنیف کے سوا اور کسی دین کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ پوچھا کہ حنیف کیا ہے؟ جواب دیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو نہ یہودیت ہے، نہ نصرانیت اور نہ اس میں خدا کے سوا کسی کی عبادت کی جاتی ہے۔ جب زید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ان کی زبانی یہ فیصلہ دیکھا تو ان کے پاس سے چلے گئے باہر آئے تو ہاتھ اٹھا کر کہا: اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں ابراہیمی دین پر ہوں — حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کہ کعبہ سے پشت لگا کر

يَقْتُلَ ابْنَتَهُ مَا تَقْتُلُهَا إِنَّ أَكْفِيكَهَا مُؤْنَتَهَا فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مُؤْنَتَهَا.

بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ إِزَارِي إِزَارِي فَشُدَّ عَلَيْهِ إِزَارُهُ.

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتَّى كَانَ عُمَرُ فَبَنَى حَوْلَهُ حَائِطًا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ جَدْرُهُ قَصِيرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

بَابُ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُهُ.

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا

کرتے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے گروہ قریش! خدا کی قسم میرے سوا تم میں سے کوئی بھی ابراہیمی دین پر نہیں ہے اور وہ زندہ درگور کی جانے والی لڑکی کو بھی بچاتے تھے اور جب کوئی آدمی اپنی لڑکی کو اس طرح مار ڈالنے کا ارادہ کرتا تو کہتے کہ اسے قتل نہ کرو، تمہاری بجائے میں اس کی پرورش کروں گا۔

تعمیر کعبہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خانہ کعبہ کی تعمیر ہونے لگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس دونوں پتھر اٹھا کر لاتے۔ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنا تہبند کندھے پر رکھ لو تاکہ پتھروں کی رگڑ نہ لگے (تعمیل کرنے پر اتنوں نے زبردستی ایسا کر دیا) تو آپ زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان سے لگ گئیں۔ جب افاقہ ہوا تو یہی کہہ رہے تھے میرا تہبند، میرا تہبند۔ پس آپ کا تہبند باندھ دیا گیا۔

عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن ابی یزید دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کعبہ کے گرد دیوار نہ تھی اور لوگ بیت اللہ کے گرد نماز پڑھتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر نے اپنے عہد خلافت میں اس کے گرد دیوار بنوائی۔ عبیداللہ کہتے ہیں کہ وہ دیوار نیچی تھی۔ پھر مزید تعمیر حضرت ابن زبیر نے کروائی۔

جاہلیت کا زمانہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانۂ جاہلیت کے اندر قریش عاشورے کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی عاشورے کا روزہ رکھتے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ خود اس کا روزہ رکھتے اور دوسرے لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرماتے۔ جب ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہو گئی تو جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانۂ

ابن طاؤس عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كانوا يرون أن العمرة في أشهر الحج من الفجور في الأرض وكانوا يسمون المحرم صفرًا ويقولون إذا برأ الدبر وعفا الأثر حلت العمرة لمن اعتمر قال فقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه رابعة مهلين بالحج فأمرهم النبي صلى الله عليه وسلم أن يجعلوها عمرة قالوا يا رسول الله أي الحل قال الحل كله.

۱۰۲۲۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال كان عمرو يقول حدثنا سعيد بن المسيب عن أبيه عن جده قال جاء سيل في الجاهلية فكسا ما بين الجبلين قال سفيان ويقول إن هذا لحديث له شأن.

۱۰۲۳۔ حدثنا أبو النعمان حدثنا أبو عوانة عن بيان أبي بشر عن قيس بن أبي حازم قال دخل أبو بكر على امرأة من أحمس يقال لها زينب فرآها لا تكلم فقال ما لها لا تكلم قالوا حجت مصمتة قال لها تكلمي فإن هذا لا يحل هذا من عمل الجاهلية فتكلمت فقالت من أنت قال امرؤ من المهاجرين قالت أي المهاجرين قال من قريش قالت من أي قريش أنت قال إنك لسؤول أنا أبو بكر قالت ما بقاؤنا على هذا الأمر الصالح الذي جاء الله به بعد الجاهلية قال بقاؤكم عليه ما استقامت بكم أئمتكم قالت وما الأئمة قال أما كان لقومك رؤوس وأشراف يأمرونهم فيطيعونهم قالت بلى قال فهم أولئك على الناس.

۱۰۱۸۔ حدثني فروة بن أبي المغراء أخبرنا

جاہلیت میں) لوگ کہتے: حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر گناہ کرنا ہے اور وہ محرم کے مہینے کو بھی صفر کہا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کا زخم بھر جائے اور اس کا نشان مٹ جائے اس وقت عمرہ کرنا جائز ہوتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حج کا احرام باندھے ہوئے چوتھی تاریخ کو مکہ معظمہ پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنا لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم پر کیا چیز حلال ہو جائے گی؟ فرمایا، سب کچھ حلال ہو جائے گا۔

سعید بن مسیب اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت کے اندر سیلاب آیا تو دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ پر چھا گیا۔ سفیان راوی کا قول ہے کہ یہ لوگ اس کو بہت ہی عظیم واقعہ شمار کرتے تھے۔

قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبیلۂ احمس کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب تھا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ کلام نہیں کرتی۔ دریافت فرمایا کہ اسے کیا ہوا بولتی نہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ اس نے خاموشی کے حج کی نیت کی ہوئی ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ بات کرو کیونکہ یہ کرنا جائز نہیں بلکہ یہ زمانۂ جاہلیت کا عمل ہے۔ پس وہ بول پڑی اور پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا۔ میں مہاجرین میں سے ایک آدمی ہوں۔ کہنے لگی، کون سے مہاجرین؟ فرمایا، قریش سے۔ پوچھا، آپ کون سے قریش میں سے ہیں؟ فرمایا، اری سوالات کی گٹھڑی! میں ابو بکر ہوں۔ کہنے لگی کہ اس نیک کام پر جو اللہ تعالیٰ نے زمانۂ جاہلیت کے بعد ہمارے پاس بھیجا ہے ہم کب تک قائم رہیں گے؟ فرمایا، جب تک تمہارے پیشوا قائم رہیں گے۔ کہنے لگی، ہمارے پیشوا کون ہیں؟ فرمایا، تمہاری قوم میں ایسے رئیس اور معزز لوگ تو ہوں گے کہ جن باتوں کا تم کو حکم دیں ان پر خود بھی عمل کریں؟ جواب دیا، کیوں نہیں۔ فرمایا، بس وہی لوگ تمہارے پیشوا ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک

عَلِیُّ بْنُ مُسْہِرٍ عَنْ ہِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ اَسْلَمَتِ امْرَاَۃٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ
الْعَرَبِ وَکَانَ لَہَا حِفْشٌ فِی الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَکَانَتْ
تَاْتِیْنَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا فَاِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِیْثِہَا قَالَتْ ۔

وَیَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِیْبِ رَبِّنَا
اَلَا اِنَّہٗ مِنْ بَلْدَۃِ الْکُفْرِ اَنْجَانِیْ

فَلَمَّا اَکْثَرَتْ قَالَتْ لَہَا عَائِشَۃُ وَمَا یَوْمُ الْوِشَاحِ
قَالَتْ خَرَجَتْ جُوَیْرِیَۃٌ لِبَعْضِ اَہْلِیْ وَعَلَیْہَا وِشَاحٌ
مِنْ اَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْہَا فَانْحَطَّتْ عَلَیْہِ الْحُدَیَّا وَ
ہِیَ تَحْسِبُہٗ لَحْمًا فَاَخَذَتْہُ فَاتَّہَمُوْنِیْ بِہٖ فَعَذَّبُوْنِیْ
حَتّٰی بَلَغَ مِنْ اَمْرِیْ اَنَّہُمْ طَلَبُوْا فِیْ قُبُلِیْ فَبَیْنَا ہُمْ
حَوْلِیْ وَاَنَا فِیْ کَرْبِیْ اِذْ اَقْبَلَتِ الْحُدَیَّا حَتّٰی وَازَتْ
بِرُءُوْسِنَا ثُمَّ اَلْقَتْہُ فَاَخَذُوْہُ فَقُلْتُ لَہُمْ ہٰذَا
الَّذِی اتَّہَمْتُمُوْنِیْ بِہٖ وَاَنَا مِنْہُ
بَرِیْئَۃٌ۔

حبشی عورت اسلام لے آئی جو کسی عرب کی لونڈی تھی۔ اس کی جھونپڑی
چونکہ مسجد کے پاس تھی لہٰذا ہمارے پاس آجاتی اور باتیں کیا کرتی۔
جب وہ اپنے دل کا کہنے سے فارغ ہو جاتی تو یہ
شعر پڑھا کرتی۔

ہار کی چوری ہوئی از عجائبات نادرات
خالق اکبر نے شہر کفر سے بخشی نجات

جب اس نے متعدد مرتبہ ایسا ہی کیا تو حضرت عائشہ نے اس سے پوچھا
کہ ہار کا دن کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ میرے مالک کی ایک لڑکی باہر نکلی جس نے
چمڑے کا ہار پہن رکھا تھا۔ پس اس سے گر گیا اور گوشت سمجھ کر ایک چیل
لے اڑی۔ لوگوں نے تہمت مجھ پر لگائی اور مجھے خوب مارا پیٹا یہاں تک کہ
انہوں نے مدد کرتے ہوئے میری شرمگاہ تک کی تلاشی لی۔ جب مجھ پر یہ
ستم ڈھایا جا رہا تھا اور لوگ میرے اردگرد جمع تھے تو چیل اڑتی ہوئی آئی
اور وہی ہار اس نے ہمارے سروں پر ڈال دیا۔ پس انہوں نے لے لیا۔ میں نے
کہا کہ آپ میرے اوپر تہمت لگا رہے تھے حالانکہ میں اس جرم سے پاک
ہوں۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ کَانَ حَالِفًا
فَلَا یَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰہِ فَکَانَتْ قُرَیْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِہَا
فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کھانی ہو تو خدا
کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے۔ قریش اپنے باپ دادا کی قسمیں
کھایا کرتے تھے لیکن تم اپنے آباؤ اجداد کی قسمیں نہ کھاؤ۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ
وَہْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ
الْقَاسِمِ حَدَّثَہٗ اَنَّ الْقَاسِمَ کَانَ یَمْشِیْ بَیْنَ یَدَیِ
الْجَنَازَۃِ وَلَا یَقُوْمُ لَہَا وَیُخْبِرُ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ
کَانَ اَہْلُ الْجَاہِلِیَّۃِ یَقُوْمُوْنَ لَہَا یَقُوْلُوْنَ اِذَا رَاَوْہَا
کُنْتِ فِیْ اَہْلِکِ مَا اَنْتِ مَرَّتَیْنِ۔

عبدالرحمن بن قاسم سے روایت ہے کہ حضرت قاسم
جنازے کے آگے چلا کرتے اور جنازے کو دیکھ کر کھڑے
نہیں ہوا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت
کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں لوگ جنازے
کو دیکھ کر کھڑے ہوتے اور مردے کو مخاطب کرکے دو دفعہ
یوں کہتے: "تو اب بھی اپنے اہل و عیال کے پاس ہے جیسا پہلے تھا۔"

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ
قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا لَا یُفِیْضُوْنَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین مزدلفہ
سے اس وقت لوٹتے جب ثبیر پہاڑ پر دھوپ
آجاتی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فعل

مِنْ جَمْعٍ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلٰى ثَبِيرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ وَكَأْسًا دِهَاقًا قَالَ مَلْأَى مُتَتَابِعَةٌ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اسْقِنَا كَأْسًا دِهَاقًا۔

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِي مَا هٰذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لُحُومَ الْجَزُورِ إِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ قَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِي نُتِجَتْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ قَالَ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الْأَنْصَارِ وَكَانَ يَقُولُ لِي فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا۔

میں بھی ان کی مخالفت فرمائی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی مزدلفہ سے لوٹ آئے۔

حصین نے حضرت عکرمہ کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ کاسًا دِہاقًا کا مطلب لبالب بھرا ہوا پیالہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد بزرگوار کو فرماتے ہوئے سنا کہ زمانہ جاہلیت میں کہا کرتے تھے ہمیں بھرا ہوا جام پلاؤ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے سچی بات وہ جو لبید شاعر نے کہی ہے کہ: خبردار ہو جاؤ، اللہ تعالٰی کے سوا ہر چیز فانی ہے۔ اور قریب تھا کہ امیہ بن ابو الصلت مسلمان ہو جاتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک غلام رکھا ہوا تھا جس سے آپ خراج لیا کرتے تھے۔ ایک روز وہ کوئی کھانے کی چیز لایا تو حضرت ابوبکر نے اسے کھا لیا۔ غلام عرض گزار ہوا کہ آپ کو معلوم ہے یہ چیز کیسی تھی؟ حضرت ابوبکر نے دریافت فرمایا۔ کیسی تھی؟ جواب دیا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی کو میں آئندہ کی باتیں (کہانت) بتایا کرتا تھا جبکہ میں کہانت سے نابلد تھا صرف اسے دھوکا دیا کرتا تھا۔ آج وہ مجھ سے ملا تو اس نے یہ چیز دی جو آپ نے کھائی ہے۔ پس حضرت ابوبکر نے منہ میں انگلی ڈال کر اپنے پیٹ سے سارا کھایا پیا نکال پھینکا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ حَبَلُ الحَبَلَہ کے وعدے پر اونٹ کا گوشت بیچا کرتے تھے۔ حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی کا بچہ پیدا ہو پھر وہ بچہ جوان ہو کر حاملہ ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ہمیں انصار کی باتیں سنایا کرتے۔ ایک روز مجھ سے فرمایا آپ کی قوم نے فلاں دن ایسا کیا اور فلاں دن تمہاری قوم نے فلاں کام کیا۔

بَابُ الْقَسَامَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

۱۰۲۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ أُخْرَى فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هٰذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ. قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَتَبَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا آلَ قُرَيْشٍ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ فَوَلِيتُ دَفْنَهُ قَالَ قَدْ كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكُثَ حِينًا. ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ يَا آلَ قُرَيْشٍ قَالُوا هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ قَالُوا هٰذِهِ بَنُو هَاشِمٍ قَالَ أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ قَالُوا هٰذَا أَبُو طَالِبٍ

زمانہ جاہلیت کی قسامت۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قسامت کا پہلا واقعہ بنی ہاشم ہی میں واقع ہوا تھا۔ ہوا یوں کہ بنی ہاشم کے کسی فرد کو ایک شخص نے مزدور رکھا۔ جو قریش کی دوسری شاخ سے تھا۔ تو یہ اس کے اونٹ پر اس کے ساتھ جا رہا تھا تو ان کے پاس سے بنی ہاشم کا کوئی دوسرا فرد گزرا، اس کے تھیلے کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے مزدور سے کہا کہ ایک بندھن سے میری مدد کرو تاکہ میں اپنی بوری باندھ لوں اور اونٹ نہ بھاگ سکے۔ اس نے بندھن دے دیا اس نے اپنی تھیلا باندھ لی۔ جب انہوں نے پڑاؤ ڈالا تو ایک کے سوا سب اونٹوں کے گھٹنے باندھ دیئے۔ قریشی نے ہاشمی سے کہا کہ دوسرے اونٹوں کی طرح اس اونٹ کو کیوں نہیں باندھا گیا؟ اس نے جواب دیا کہ رسی نہیں ہے۔ اس نے پوچھا کہ اس کی رسی کہاں گئی؟ اس نے واقعہ بیان کر دیا۔ تو قریشی نے اسے ایسی لاٹھی ماری کہ ہاشمی مرنے لگا۔ پھر اس کے پاس سے ایک یمنی کا رہنے والا گزرا تو ہاشمی نے اس سے پوچھا کیا تم ہر سال حج کے لیے جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ ہر سال تو نہیں ہاں کبھی کبھی ضرور جاتا ہوں۔ کہا جب بھی تم سے ہو سکے تو کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟ اس نے جواب دیا ضرور۔ کہا کہ جب تمہیں موسم حج میں بیت اللہ کی حاضری نصیب ہو تو پکارنا: اے قریش! جب وہ تم سے مخاطب ہوں تو کہنا اے بنی ہاشم! جب وہ تم سے مخاطب ہو جائیں تو ان سے ابو طالب کے متعلق پوچھنا اور انہیں بتانا کہ فلاں ہاشمی کو ایک رسی کی وجہ سے قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ پیغام دے کر وہ مزدور مر گیا۔ جب وہ قریشی واپس پہنچا تو ابو طالب کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے آدمی کو کیا ہوا؟ جواب دیا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا لیکن میں نے علاج معالجے میں کوئی کسر نہ چھوڑی لیکن وہ مر گیا اس لیے میں اسے دفن کر کے واپس لوٹ آیا ہوں۔ انہوں نے کہا تم سے اس کے متعلق یہی امید تھی۔ آخر کار اس واقعہ کو مدت گزر گئی اور ایک دفعہ حج کے موسم میں جب وہ آدمی مکہ کرمہ آیا!

قال أمرني فلان أن أبلغك برسالة
أن فلانا قتله في عقال فأتاه أبو طالب
فقال له اختر منا إحدى ثلاث. إن شئت
أن تؤدي مائة من الإبل فإنك قتلت
صاحبنا وإن شئت حلف خمسون من
قومك أنك لم تقتله فإن أبيت
قتلناك به فأتى قومه فقالوا نحلف فأتته
امرأة من بني هاشم كانت تحت رجل منهم
قد ولدت له فقالت يا أبا طالب أحب أن
تجيز ابني هذا برجل من الخمسين ولا تصبر
يمينه حيث تصبر الأيمان ففعل فأتاه
رجل منهم فقال يا أبا طالب أردت خمسين
رجلا أن يحلفوا مكان مائة من الإبل
يصيب كل رجل بعيران هذان بعيران
فاقبلهما عني ولا تصبر يميني حيث تصبر
الأيمان فقبلهما وجاء ثمانية وأربعون
وحلفوا. قال ابن عباس فوالذي نفسي
بيده ما حال الحول ومن الثمانية و
الأربعين عين تطرف.

١٠٣٨ - حدثني عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو
أسامة عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي
الله عنها قالت كان يوم بعاث يوما قدمه
الله لرسوله صلى الله عليه وسلم فقدم رسول
الله صلى الله عليه وسلم وقد افترق ملؤهم
وقتلت سرواتهم وجرحوا فقدمه الله لرسوله
صلى الله عليه وسلم في دخولهم في الإسلام
وقال ابن وهب أخبرنا عمرو عن بكير بن
الأشج أن كريبا مولى ابن عباس حدثه
أن ابن عباس رضي الله عنهما قال ليس

جس کو وصیت کی گئی تھی تو اس نے آواز دی، اے آل قریش!
لوگوں نے جواب دیا کہ قریش یہ ہیں۔ اس نے پھر کہا۔ اے آل بنی
ہاشم! لوگوں نے کہا بنی ہاشم یہ ہیں۔ اس نے پوچھا کہ ابوطالب
کون ہیں! بتایا گیا کہ یہ ابوطالب ہیں۔ کہا کہ مجھے آپ کے فلاں
آدمی نے آپ تک پہنچانے کے لیے پیغام دیا تھا جس کو ایک رسی
کے بدلے قتل کر دیا گیا تھا۔ پس ابوطالب قاتل کے پاس پہنچے اور
اس سے کہا کہ تین میں سے کوئی ایک بات اختیار کرو کیونکہ تم نے
ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے اس لیے چاہو تو دیت کے سو اونٹ
ادا کر دو۔ بصورت دیگر تمہاری قوم کے پچاس آدمی قسم دے دیں کہ
تم نے اسے قتل نہیں کیا۔ اگر تمہیں اس سے بھی انکار ہو تو اس کے بدلے ہم تمہیں
قتل کر دیں گے۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو انہوں نے کہا ہم قسم دیں گے
پھر ابوطالب کے پاس ایک ہاشمی عورت مقتول کی بہن آئی جو کہ ان کی
قوم میں بیاہی تھی اور ان سے اس کا ایک لڑکا بھی تھا۔ اس نے کہا،
اے ابوطالب! میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ نے جو پچاس آدمیوں کی
قسمیں لینی ہیں تو میرے لڑکے سے قسم نہ لینا جہاں کھڑا کر کے قسم
لی جاتی ہے۔ انہوں نے یہ بات منظور کر لی۔ پھر قاتل کی قوم سے
ایک آدمی آ کر کہنے لگا اے ابوطالب! آپ نے سو اونٹوں کے بدلے پچاس
آدمیوں کی قسم چاہی ہے تو ایک آدمی کی قسم کے بدلے دو اونٹ ہوئے
پس میری قسم کے بدلے یہ دو اونٹ وصول کر لیجئے۔ آپ نے یہ بھی منظور

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ بعاث
کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی آمد سے پہلے رکھا۔ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف
لائے تو ان لوگوں میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی۔
ان کے سردار مارے جا چکے تھے اور کتنے ہی زخمی
پڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس روز کو پہلے مقرر
فرما کر ان کے اسلام میں داخل ہونے کا راستہ
ہموار کر دیا تھا ـــ نیز حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صفا اور مروہ کی درمیانی
وادی کے اندر دوڑنا سنت نہیں ہے۔ بات یوں ہے

السعی ببطن الوادی بین الصفا والمروۃ سنۃ انما کان اھل الجاھلیۃ یسعونھا ویقولون لا نجیز البطحاء الا

کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ دوڑا کرتے اور کہتے کہ ہم کو تیز دوڑ کر ہی طے کریں گے۔

۱۰۲۹ حدثنا عبد اللہ بن محمد الجعفی حدثنا سفیان اخبرنا مطرف سمعت ابا السفر یقول سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول یا ایھا الناس اسمعوا منی ما اقول لکم واسمعونی ما تقولون ولا تذھبوا فتقولوا قال ابن عباس قال ابن عباس من طاف بالبیت فلیطف من وراء الحجر ولا تقولوا الحطیم فان الرجل فی الجاھلیۃ کان یحلف فیلقی سوطہ او نعلہ او قوسہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں کہ اے لوگو! جو میں کہتا ہوں اسے غور سے سنو اور مجھے سناؤ جو تم کہنا چاہتے ہو اور بغیر سمجھے نہ جانا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بیت اللہ کا طواف کرے تو حجر کے پیچھے سے طواف کرے اور حطیم کو بیت اللہ سے خارج نہ سمجھو اگرچہ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی قسم کھاتا تو اپنا کوڑا یا جوتہ یا کمان یہاں پہ ڈال جاتا تھا۔

۱۰۳۰ حدثنا نعیم بن حماد حدثنا ھشیم عن حصین عن عمرو بن میمون قال رأیت فی الجاھلیۃ قردۃ اجتمع علیھا قردۃ قد زنت فرجموھا فرجمتھا معھم۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت کے اندر میں نے دیکھا کہ بندروں نے اکٹھے ہو کر ایک زانی بندر کو سنگسار کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی پتھر مارے۔

۱۰۳۱ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان عن عبید اللہ سمع ابن عباس رضی اللہ عنہما قال خلال من خلال الجاھلیۃ الطعن فی الانساب والنیاحۃ ونسی الثالثۃ قال سفیان ویقولون انھا الاستسقاء بالانواء۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی کے نسب پر طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا یہ زمانہ جاہلیت کی عادتوں میں سے ہیں۔ تیسری بات کو عبید اللہ راوی بھول گئے۔ سفیان راوی فرماتے ہیں کہ تیسری بات بارش کو ستاروں کے ذریعے سمجھنا ہے۔

باب مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانۃ بن خزیمۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

رسول خدا کی بعثت کا بیان۔

آپ کا نسب یوں ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم ابن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

۱۰۳۲ حدثنا احمد بن ابی رجاء حدثنا النضر عن ہشام عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال انزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ کی عمر چالیس سال تھی اس کے بعد آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے۔

وهو ابن اربعين فمكث بمكة ثلث عشرة سنة ثم امر بالهجرة فهاجر الى المدينة فمكث بها عشر سنين ثم توفي صلى الله عليه وسلم

پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ مدینہ منورہ کو ہجرت فرما گئے اور وہاں دس سال رہنے کے بعد وفات پا گئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه من المشركين بمكة۔

مشرکین مکہ نے رسول خدا اور آپ کے ساتھیوں سے جو سلوک کیا۔

۱۰۳۳۔ حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا بيان واسمعيل قالا سمعنا قيسا يقول سمعت خبابا يقول اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو متوسد بردة وهو في ظل الكعبة وقد لقينا من المشركين شدة فقلت الا تدعو الله فقعد وهو محمر وجهه فقال لقد كان من قبلكم ليمشط بمشاط الحديد ما دون عظامه من لحم او عصب ما يصرفه ذلك عن دينه ويوضع المنشار على مفرق راسه فيشق باثنين ما يصرفه ذلك عن دينه وليتمن الله هذا الامر حتى يسير الراكب من صنعاء الى حضرموت ما يخاف الا الله زاد بيان والذئب على غنمه۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خانہ کعبہ کے سائے میں چادر کا تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ ان دنوں مشرکین کی جانب سے ہم پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے جا رہے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ اٹھ بیٹھے اور مبارک چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا تم سے پہلے لوگوں کے گوشت اور پٹھوں سے پرے ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں پھیری جاتی تھیں لیکن یہ چیز بھی انہیں دین سے نہیں ہٹاتی تھی اور آرہ ان کے سر پر درمیان میں رکھ کر چلایا جاتا اور دو ٹکڑے کر دیئے جاتے لیکن ان کے دین سے یہ چیز بھی انہیں نہ ہٹا سکی اور اس دین کو اللہ تعالیٰ ضرور مکمل فرمائے گا یہاں تک کہ سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور خدا کے سوا اسے کسی کا خوف نہ ہوگا۔ بیان کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ بھیڑیئے کا اپنی بکریوں کے متعلق خوف نہ ہوگا۔

۱۰۳۴۔ حدثنا سليمن بن حرب حدثنا شعبة عن ابي اسحق عن الاسود عن عبد الله رضي الله عنه قال قرا النبي صلى الله عليه وسلم النجم فسجد فما بقي احد الا سجد الا رجل رايته اخذ كفا من حصا فرفعه فسجد عليه وقال هذا يكفيني فلقد رايته بعد قتل كافرا بالله۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ النجم کی تلاوت (فرمائی) پھر سجدہ کیا اور کوئی ایسا نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو سوائے ایک شخص کے کہ اس کو میں نے دیکھا کہ ہاتھ میں کنکریاں اٹھائیں اور ان پر سجدہ کر لیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے یہی کافی ہے۔ پس میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ حالت کفر میں قتل کر دیا گیا ہے

۱۰۳۵۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن ابي اسحق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله رضي الله عنه قال بينا النبي صلى الله عليه وسلم ساجد وحوله ناس من قريش جاء عقبة بن ابي معيط بسلا جزور فقذفه على ظهر النبي صلى الله عليه وسلم فلم يرفع راسه فجاءت فاطمة عليها السلام فاخذته من ظهره ودعت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور قریش کے کچھ افراد آپ کے اردگرد موجود تھے کہ عقبہ بن ابی معیط ایک اونٹ کی اوجھڑی لے کر آیا اور اسے آپ کی پشت مبارک پر ڈال دیا۔ آپ برابر سجدے کی حالت میں رہے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام آئیں اور اسے آپ کی پشت مبارک سے ہٹایا اور اس شرارت کے مرتکب کے خلاف دعا کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! سرداران قریش کی گرفت

عَلَى مَنْ حَضَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى قَالَ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ قَالَ مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَقَدْ أَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ الْآيَةَ فَهٰذِهِ لِأُولٰئِكَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ نَدِمَ

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَفَعَهُ عَنِ

فرمایا: یعنی ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف، شعبہ کو اس میں شک ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں جنگ بدر میں مقتول دیکھا تو انہیں کنوئیں میں ڈال دیا گیا ماسوائے امیہ یا ابی کے کہ اس کا جوڑ جوڑ علیحدہ ہو گیا تھا اس لیے کنوئیں میں نہ ڈالا جا سکا۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمن ابن ابزیٰ نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کا مطلب دریافت کروں: (۱) اور کسی ایسے شخص کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے (۲) اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ پس میں نے حضرت ابن عباس سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ پہلی آیت سورۃ الفرقان والی مشرکین مکہ کے متعلق ہے کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے اللہ کے حرام ٹھہرائے ہوئے نفس کو قتل کیا، اللہ کے سوا دوسرے معبود کو پوجا بھی اور بے حیائی کے کام بھی کئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ "سوائے اس کے جو توبہ کرے اور ایمان لائے" پس یہ آیت ان لوگوں کے متعلق ہے اور دوسری سورۃ النساء کی آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو اسلام اور اس کی فرضیت کو پہچان کر پھر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے۔ پس میں (سعید بن جبیر) نے ابن عباس کا قول مجاہد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ سوائے اس کے جو نادم ہو کر تائب ہو جائے۔

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے دریافت کیا کہ مشرکین نے جو سب سے سخت سلوک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا، مجھے اس کے بارے میں بتائیے۔ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجر کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر پوری طاقت کے ساتھ گلا گھونٹنا شروع کر دیا۔ پس حضرت ابوبکر آئے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پرے کیا اور فرمایا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

النبي صلى الله عليه وسلم قال أتقتلون رجلا أن

۱۰۳۸- حدثني يحيى بن عروة عن عروة قلت لعبد الله بن عمرو. وقال عبدة عن هشام عن أبيه يقول ربي الله الآية تابعه ابن إسحاق قيل لعمرو بن العاص وقال محمد بن عمرو عن أبي سلمة حدثني عمرو بن العاص.

باب إسلام أبي بكر الصديق رضي الله عنه.

۱۰۳۹- حدثني عبد الله بن حماد الآملي قال حدثني يحيى بن معين حدثنا إسماعيل بن مجالد عن بيان عن وبرة عن همام بن الحارث قال قال عمار بن ياسر رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما معه إلا خمسة أعبد وامرأتان وأبو بكر.

باب إسلام سعد.

۱۰۴۰- حدثني إسحاق أخبرنا أبو أسامة حدثنا هاشم قال سمعت سعيد بن المسيب قال سمعت أبا إسحاق سعد بن أبي وقاص يقول ما أسلم أحد إلا في اليوم الذي أسلمت فيه ولقد مكثت سبعة أيام وإني لثلث الإسلام.

باب ذكر الجن وقول الله تعالى قل أوحي إلي أنه استمع نفر من الجن.

۱۰۴۱- حدثني عبيد الله بن سعيد حدثنا أبو أسامة حدثنا مسعر عن معن بن عبد الرحمن قال سمعت أبي قال سألت مسروقا من آذن النبي صلى الله عليه وسلم بالجن ليلة استمعوا القرآن فقال حدثني أبوك يعني عبد الله أنه آذنته بهم شجرة.

۱۰۴۲- حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا عمرو بن يحيى بن سعيد قال أخبرني جدي عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه كان يحمل مع النبي صلى الله عليه وسلم إداوة لوضوئه وحاجته فبينما هو يتبعه بها فقال من هذا فقال أنا أبو هريرة فقال ابغني أحجارا أستنفض بها ولا تأتني بعظم

ابن اسحاق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

(۱) یحییٰ بن عروہ، عروہ، حضرت عبداللہ بن عمرو

(۲) عبدہ، ہشام، ان کے والد، عمرو ابن العاص

(۳) محمد بن عمرو، ابوسلمہ، عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت صدیق اکبر کا اسلام قبول کرنا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک وہ وقت تھا جبکہ) میں نے پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی اور کو نہیں دیکھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت سعد بن ابی وقاص کا مسلمان ہونا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس روز میں نے اسلام قبول کیا اس روز اور کوئی مسلمان نہیں ہوا۔ بلکہ سات روز تک میں اسلام میں تیسرا شخص رہا۔

جنات کا ذکر

ارشاد ربانی ہے۔ فرماؤ کہ میری طرف وحی کی گئی کہ جنوں کی ایک جماعت نے غور سے قرآن سنا

عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس نے بتایا کہ رات جنوں نے آپ کی زبانی قرآن کریم سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تمہارے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود نے بتایا کہ آپ کو ان کے متعلق ایک درخت نے بتایا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک برتن میں وضو اور حاجت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے تھا۔ اسی اثنا میں کہ میں آپ کے پیچھے جا رہا تھا کہ آپ نے فرمایا۔ کون ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں ابوہریرہ ہوں۔ فرمایا، میرے لیے پتھر تلاش کرو تاکہ میں استنجا کروں لیکن ہڈی اور لید نہ لانا۔ پس میں نے

ولا بروثة فأتيته بأحجار أحملها في طرف ثوبي حتى وضعتها إلى جنبه ثم انصرفت حتى إذا فرغ مشيت معه فقلت ما بال العظم والروثة قال هما من طعام الجن وإنه أتاني وفد جن نصيبين ونعم الجن فسألوني الزاد فدعوت الله لهم أن لا يمروا بعظم ولا بروثة إلا وجدوا عليها طعاما.

باب إسلام أبي ذر رضي الله عنه

۱۰۴۳۔ حدثني عمرو بن عباس حدثنا عبد الرحمن بن مهدي حدثنا المثنى عن أبي جمرة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما بلغ أبا ذر مبعث النبي صلى الله عليه وسلم قال لأخيه اركب إلى هذا الوادي فاعلم لي علم هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي يأتيه الخبر من السماء واسمع من قوله ثم ائتني فانطلق الأخ حتى قدمه وسمع من قوله ثم رجع إلى أبي ذر فقال له رأيته يأمر بمكارم الأخلاق وكلاما ما هو بالشعر فقال ما شفيتني مما أردت فتزود وحمل شنة له فيها ماء حتى قدم مكة فأتى المسجد فالتمس النبي صلى الله عليه وسلم ولا يعرفه وكره أن يسأل عنه حتى أدركه بعض الليل فاضطجع فرآه علي فعرف أنه غريب فلما رآه تبعه فلم يسأل واحد منهما صاحبه عن شيء حتى أصبح ثم احتمل قربته وزاده إلى المسجد وظل ذلك اليوم ولا يراه النبي صلى الله عليه وسلم حتى أمسى فعاد إلى مضجعه فمر به علي فقال أما نال للرجل أن يعلم منزله فأقامه فذهب به معه

آپ کی خدمت میں پتھر پیش کر دئے جو میں نے پٹے باندھے ہوئے تھے اور آپ کے پہلو میں رکھ دئے اور واپس لوٹ آیا۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو میں حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا۔ ہڈی اور لید سے منع فرمانے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا یہ دونوں جنات کی خوراک ہیں۔ میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا تھا اور وہ بہت اچھے جن تھے۔ انہوں نے اپنی خوراک کے بارے میں مجھ سے مطالبہ کیا۔ میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یہ جب ہڈی یا لید کے پاس سے گزرے تو اس پر اپنی خوراک پائیں۔

حضرت ابوذر کا اسلام لانا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوذر کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم سوار ہو کر اس وادی کی طرف جاؤ اور اس شخص کے بارے میں معلومات حاصل کرو جو اپنے نبی ہونے اور اپنے پاس آسمانی خبروں کے آنے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کی بات سننا، پھر میرے پاس آنا۔ پس ان کا بھائی روانہ ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا اور آپ کی باتیں سن کر ابوذر کی طرف واپس لوٹ گیا۔ پھر انہیں بتایا کہ وہ شخص اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے اور اس کے پاس جو کلام ہے وہ شاعری نہیں۔ ابوذر کہنے لگے کہ تمہارے بیان سے میری تسلی نہیں ہوئی۔ پس یہ زاد راہ اور ایک مشکیزے میں پانی لے کر مکہ میں پہنچ گئے۔ پھر جب مسجد میں گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو رہی لیکن آپ سے متعارف نہ تھے اور کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ آیا۔ اسی جستجو میں رات ہو گئی اور یہ لیٹ گئے۔ پس حضرت علی نے انہیں دیکھ لیا اور جان گئے کہ یہ مسافر ہے۔ یہ بھی انہیں دیکھ کر پیچھے ہو گئے۔ صبح ہو گئی لیکن ایک نے دوسرے سے کچھ بھی نہ پوچھا۔ چنانچہ یہ اپنا زاد راہ اور مشکیزہ لے کر پھر مسجد میں آ گئے۔ یہ دن بھی انتظار میں گزر گیا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا۔ شام کے وقت یہ پھر لیٹنے کی جگہ پر آ گئے تو ان کے پاس سے حضرت علی گزرے تو دل میں کہنے لگے کہ اس آدمی کو اپنی منزل مقصود نہیں ملی تاکہ وہاں قیام کرتا۔

لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ

بَابُ إِسْلَامِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ.

پس انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور دونوں میں سے کسی نے ایک دوسرے سے کچھ نہ پوچھا جب تیسرا روز ہوا تو حضرت علی نے اسی طرح انہیں اپنے پاس ٹھہرایا اور فرمایا کہ تم مجھے اپنے آنے کی وجہ کیوں نہیں بتاتے؟ جواب دیا اگر آپ میری رہنمائی کرنے کا پکا عہد و پیمان کریں تو میں اپنے مقصد کا اظہار کر سکتا ہوں۔ انہوں نے وعدہ کر لیا، تو انہوں نے مقصد ظاہر کر دیا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ آپ نے جو بات سنی ہے سچی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب صبح ہو جائے تو آپ میرے پیچھے چلنا۔ اگر کسی مقام پر مجھے تمہارے لئے خطرہ نظر آیا تو میں ٹھہر جاؤں گا اور اس طرح بیٹھوں گا جیسے پیشاب کرتا ہوں پھر جب چلوں تو تم بھی میرے پیچھے پیچھے رہنا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا پہنچے اور یہ بھی ساتھ ہی پہنچ گئے۔ جب انہوں نے آپ کی باتیں سنیں تو اسی جگہ اسلام قبول کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں میرا پیغام دو۔ یہ عرض گزار ہوئے قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تو لوگوں کے سامنے اس کلمۂ حق کا چیخ پکار کر اعلان کرتا ہوں گا۔ پس یہ نکل کر باہر مسجد میں آ گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ پس لوگوں نے کھڑے ہو کر انہیں مارنا پیٹنا شروع کر دیا یہاں تک کہ زمین پر لٹا دیا۔ اتنے میں عباس آ کر ان پر جھک گئے اور کہا، تمہارا خانہ خراب ہو، کیا تم یہ نہیں جانتے کہ یہ قبیلہ غفار کا ایک فرد ہے اور شام کی تجارت کے لئے بھی تمہاری گزرگاہ یہی علاقہ ہے پھر ان کو ان کے نیچے سے چھڑا لیا۔ دوسرے روز بھی انہوں نے ویسا ہی اعلان کیا تو لوگوں نے پھر انہیں مارا پیٹا اور حضرت عباس نے انہیں بچایا۔

حضرت سعید بن زید کا اسلام قبول کرنا۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کی مسجد میں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے دیکھا کہ عمر مجھے مسلمان ہونے کے باعث باندھ کر مارنے والے تھے کیونکہ وہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اور حضرت عثمان کے ساتھ جو کچھ تم نے کیا اگر ان کی جگہ کوہ احد بھی ہوتا تو وہ بھی پھٹ جاتا۔

بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ.

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا إِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِي فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُونَ فَقَالُوا نُرِيدُ هٰذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ.

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ.

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا

حضرت عمر بن خطاب کا مسلمان ہونا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسلام قبول کیا ہے اس روز سے ہم برابر غلبہ حاصل کرتے جا رہے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے بعد میرے والد محترم خوف کے مارے اپنے گھر میں رہنے لگے۔ اسی دوران ان کے پاس عاص بن وائل سہمی ابو عمرو آیا جس نے ریشمی حلہ اور ریشمی کناری کا کرتا پہنا ہوا تھا۔ وہ بنی سہم سے تھا جو عہد جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے اس نے آپ سے حال پوچھا تو انہوں نے جواب دیا۔ مجھے تمہاری قوم سے خطرہ ہے کہ مسلمان ہونے کے باعث مجھے قتل کر دیں گے۔ اس نے کہا کہ میری امان میں ہونے کے سبب وہ ایسا نہیں کر سکتے جب اس نے یہ کہا تو آپ مطمئن ہو گئے۔ پھر عاص باہر نکلا تو اتنے لوگوں کو دیکھا جن سے وادی بھری ہوئی تھی۔ پوچھا۔ تمہارا ارادہ کیا ہے؟ جواب دیا۔ ہم عمر بن خطاب کو قتل کرنے آئے ہیں جو اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ کہا۔ اسے قتل کرنا اب تمہارے بس کا کام نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب عمر مسلمان ہوئے تو لوگ ان کے گھر کے گرد جمع ہو کر کہنے لگے کہ عمر اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ میں ان دنوں لڑکپن کی عمر میں تھا اور مکان کی چھت پر تھا۔ پس ایک آدمی آیا جس نے ریشمی قبا پہنی ہوئی تھی۔ اس نے کہا کہ عمر اگر اپنے دین سے پھر گیا ہے تو کوئی بات نہیں۔ میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ لوگ ادھر ادھر چلے گئے۔ میں نے پوچھا۔ یہ آدمی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عاص بن وائل ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس کے متعلق آپ نے فرمایا ہو کہ میرے خیال میں یہ اس طرح ہے اور وہ آپ کے خیال کے مطابق نہ نکلی ہو۔ ایک دفعہ حضرت عمر بیٹھے تھے۔

كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ فَقَالَ لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي أَوْ إِنَّ هٰذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي قَالَ كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَإِبْلَاسَهَا وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا وَلُحُوقَهَا بِالْقِلَاصِ وَأَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ يَا جَلِيحْ أَمْرٌ نَجِيحْ رَجُلٌ فَصِيحْ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هٰذَا ثُمَّ نَادَى يَا جَلِيحْ أَمْرٌ نَجِيحْ رَجُلٌ فَصِيحْ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ هٰذَا نَبِيٌّ

١٠٣٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِلْقَوْمِ لَوْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ عَلَى الْإِسْلَامِ أَنَا وَأُخْتُهُ وَمَا أَسْلَمَ وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ.

کہ ایک خوبصورت آدمی کا آپ کے پاس سے گزر ہوا۔ فرمایا کہ یا تو میرا گمان غلط ہے یا یہ شخص اپنے جاہلیت کے دین پر ہے ورنہ کاہن ہے لہٰذا اسے بلا کر یہ بات پوچھی گئی۔ اس نے کہا کہ اس سے پہلے میں نے نہیں دیکھا کہ کسی مسلمان سے ایسا پوچھا گیا ہو۔ فرمایا: میں تجھے اس وقت تک جانے نہیں دوں گا جب تک تو مجھے اصل بات نہیں بتائے گا۔ وہ کہنے لگا کہ زمانہ جاہلیت کے اندر میں کاہن تھا۔ فرمایا: تیری کاہن عورت نے سب سے عجیب بات تجھ تک کون سی پہنچائی تھی؟ اس نے بتایا کہ ایک روز میں بازار میں تھا کہ وہ میرے پاس خوف زدہ حالت میں آئی اور کہنے لگی کہ کیا تو جنات کو نہیں دیکھتا کہ آسمان سے اوندھے کر کے بھگائے گئے ہیں جس کے باعث وہ خوف زدہ اور ناامید ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ ایک دفعہ میں بھی بتوں کے پاس سو رہا تھا تو ایک آدمی بچھڑا لے کر آیا۔ پھر اسے ذبح کیا تو اس کے اندر سے اس زور کی آواز نکلی کہ ایسی سخت آواز میں نے کبھی نہیں سنی تھی۔ اس میں سے کہا گیا کہ اے دشمن! ایک کام کی بات بتاتا ہوں جس سے کہ مراد حاصل ہو جائے کہ ایک فصیح البیان یہ کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو لوگ وہاں سے بھاگ گئے لیکن میں نے کہا کہ میں تو اس وقت تک نہیں ہلوں گا جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ اس کے بعد کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ پھر یہی آواز آئی کہ اے دشمن! ایک کام کی بات بتاتا ہوں جس سے مراد بر آئے کہ ایک فصیح البیان یوں کہہ رہا ہے کہ اے اللہ! تیرے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے۔ میں اٹھ کر چلا آیا۔ ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ لوگوں میں چرچا ہونے لگا کہ یہ نبی ہے۔

قیس کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن زید کو میں نے قوم سے فرماتے ہوئے سنا۔ کاش! تم دیکھتے کہ اسلام قبول کرنے پر عمر نے مجھے اور اپنی ہمشیرہ کو باندھ دیا تھا جبکہ وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور جو کچھ تم نے حضرت عثمان کے ساتھ کیا تو ان کی جگہ اگر کوہِ احد بھی ہوتا تو ممکن ہے وہ بھی پھٹ جاتا۔

بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ ۔ ۳۵

۱۰۵۰ ۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْوَھَّابِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اَھْلَ مَکَّۃَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرِیَھُمْ اٰیَۃً فَاَرَاھُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَیْنِ حَتّٰی رَاَوْا حِرَاءً بَیْنَھُمَا

۱۰۵۱ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی فَقَالَ اشْھَدُوْا وَذَھَبَتْ فِرْقَۃٌ نَحْوَ الْجَبَلِ ۔ وَقَالَ اَبُو الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ انْشَقَّ بِمَکَّۃَ وَتَابَعَہٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ۔

شق القمر کا معجزہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کرکے دکھا دیئے، یہاں تک کہ کوہ حرا ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان آگیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ جب شق القمر کا معجزہ دکھایا گیا تو ہم نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ہمراہ منٰی میں تھے۔ آپ نے فرمایا، لوگو! گواہ رہنا۔ اور ایک ٹکڑا پہاڑ کی دوسری طرف چلا گیا تھا۔ ابوالضحٰی مسروق عبداللہ بن مسعود سے راوی ہیں کہ چاند کا پھٹنا مکہ میں ہوا تھا۔ محمد بن مسلم، ابن ابو نجیح، مجاہد نے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۵۲ ۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَۃَ عَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰی زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت کی ہے کہ شق القمر کا معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد کرامت مہد میں واقع ہوا تھا۔

۱۰۵۳ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ۔

معمر نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ شق القمر (چاند پھٹنے) کا معجزہ واقع ہو چکا ہے۔

بَابُ ھِجْرَۃِ الْحَبَشَۃِ ۔ ۳۶

وَقَالَتْ عَائِشَۃُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرِیْتُ دَارَ ھِجْرَتِکُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَیْنَ لَابَتَیْنِ فَھَاجَرَ مَنْ ھَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِیْنَۃِ وَرَجَعَ عَامَّۃُ مَنْ کَانَ ھَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبَشَۃِ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ

حبشہ کی جانب ہجرت۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تمہاری ہجرت کی جگہ خواب میں دیکھی، جو کھجوروں والی اور دو پہاڑوں کے درمیان ہے، پس کچھ لوگ براہ راست مدینہ منورہ ہجرت کرگئے اور بعض نے سرزمین حبشہ کی جانب ہجرت

فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا لَهُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَكَانَ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيمَا فَعَلَ بِهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَانْتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَهِيَ نَصِيحَةٌ فَقَالَ أَيُّهَا الْمَرْءُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلٰوةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمِسْوَرِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ وَقَالَ لِي فَقَالَا قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا إِذْ جَاءَنِي رَسُولُ عُثْمَانَ فَقَالَا لِي قَدِ ابْتَلَاكَ اللّٰهُ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ آنِفًا قَالَ فَتَشَهَّدْتُ ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتَ بِهِ وَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ أَخِي أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ فَقَالَ

کی تھی وہ بھی مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ اسے ابو موسیٰ اور اسماء نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبیداللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمان بن اسود بن عبد یغوث نے کہا کہ آپ حضرت عثمان سے ان کے رضاعی بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق گفتگو کیوں نہیں کرتے جبکہ ولید کے بارے میں لوگوں کو شکایات ہیں۔ عبیداللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان سے ملنے گیا جبکہ وہ نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ پس میں نے کہا کہ مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں آپ کا فائدہ ہے؟ فرمایا، تمہارے جیسے انسان سے اللہ پناہ دے۔ پس میں واپس لوٹ آیا۔ جب میں نے نماز پڑھ لی تو مسور اور ابن عبد یغوث کے پاس جا بیٹھا اور جو کچھ میں نے حضرت عثمان سے اور انہوں نے مجھ سے کہا تھا وہ انہیں بتا دیا۔ وہ دونوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اسی اثنا میں کہ میں ان دونوں حضرات کے پاس بیٹھا تھا تو حضرت عثمان کا قاصد آ گیا۔ دونوں حضرات نے مجھ سے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے آزمائش میں ڈال دیا۔ پس میں گیا، یہاں تک کہ ان کی خدمت میں جا پہنچا۔ فرمایا، وہ کیا نصیحت تھی جس کا تم نے ابھی ذکر کیا تھا؟ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ اور رسول کی گواہی دی، پھر کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے اور ان پر کتاب نازل فرمائی ہے اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی، اس پر ایمان لائے، سب سے پہلی دو ہجرتیں کیں اور حضور کی پاکیزہ روش کو دیکھا۔ تو اکثر لوگ ولید بن عقبہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں لہٰذا آپ پر حق ہے کہ اس پر حد جاری فرمائیں۔ فرمایا، اے بھتیجے! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں، لیکن آپ کے بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے کنواری لڑکی کو پردے میں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ وَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ فَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ قَالَ بَلٰى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ، فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ، وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ.

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِيكَ الصُّوَرَ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی اور جس کے ساتھ آپ مبعوث فرمائے گئے میں اس پر ایمان لایا اور میں نے سب سے پہلی دو ہجرتیں کیں، جیسا کہ تم نے کہا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور بیعت کا شرف حاصل کیا اور خدا کی قسم نہ میں نے آپ کی کبھی نافرمانی کی اور نہ آپ کو دھوکا دیا یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا پھر اللہ نے حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنایا تو خدا کی قسم نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا پھر اللہ نے حضرت عمر کو خلیفہ بنایا تو خدا کی قسم نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا پھر مجھے خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا بھی وہی حق نہیں جو ان حضرات کا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں۔ فرمایا تو یہ کیا باتیں ہیں جو تمہاری جانب سے مجھے پہنچ رہی ہیں۔ رہا جو تم نے ولید بن عقبہ کے بارے میں ذکر کیا، تو ان شاء اللہ ہم اس بارے میں حق کا دامن پکڑے رہیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ولید کو چالیس کوڑے مارے گئے یعنی آپ نے حضرت علی کو کوڑے مارنے کا حکم دیا کیونکہ کوڑے وہی مارا کرتے تھے۔ یونس اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے روایت کی ہے جس میں ہے۔ کیا میرا تم پر وہ حق نہیں جو ان حضرات کو حاصل تھا؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ نے ہم سے اس گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، جس میں بہت تصویریں تھیں۔ پھر ہم نے اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا جب ان میں کوئی نیک آدمی ہوتا اور مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس کی تصویر اس میں نقش کر دیتے۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق یہی لوگ ہوں گے۔

حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حبشہ سے آئی تو چھوٹی سی بچی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اوڑھنے کے لیے دوپٹہ مرحمت فرمایا جس پر درختوں کی تصویریں تھیں۔

اللہ علیہ وسلم خمیصۃ لہا اعلام فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح الاعلام بیدہ ویقول سناہ سناہ قال الحمیدی یعنی حسن حسن۔

۱۰۵۷۔ حدثنا یحیی بن حماد حدثنا ابو عوانۃ عن سلیمان عن ابراہیم عن علقمۃ عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی فیرد علینا فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا علیہ فلم یرد علینا فقلنا یا رسول اللہ انا کنا نسلم علیک فترد علینا قال ان فی الصلوۃ شغلا فقلت لابراہیم کیف تصنع انت قال ارد فی نفسی۔

۱۰۵۸۔ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامۃ حدثنا برید بن عبد اللہ عن ابی بردۃ عن ابی موسی رضی اللہ عنہ بلغنا مخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن بالیمن فرکبنا سفینۃ فالقتنا سفینتنا الی النجاشی بالحبشۃ فوافقنا جعفر بن ابی طالب فاقمنا معہ حتی قدمنا فوافقنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح خیبر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکم انتم یا اہل السفینۃ ہجرتان۔

باب موت النجاشی

۱۰۵۹۔ حدثنا ابو الربیع حدثنا ابن عیینۃ عن ابن جریج عن عطاء عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین مات النجاشی مات الیوم رجل صالح فقوموا فصلوا علی اخیکم اصحمۃ۔

۱۰۶۰۔ حدثنا عبد الاعلی بن حماد حدثنا یزید

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر اپنا دست مبارک پھیرتے رہے اور فرماتے جاتے سَنَاہ سَنَاہ۔ حمیدی فرماتے ہیں یعنی اچھا ہے، اچھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تب بھی جواب مرحمت فرمایا کرتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے ہمیں جواب نہ دیا۔ ہم عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! جب ہم آپ کو سلام کیا کرتے تو آپ جواب مرحمت فرمایا کرتے تھے۔ فرمایا، نماز میں (خدا کے ساتھ) مصروفیت ہے۔ میں (سلیمان) نے ابراہیم سے پوچھا کہ اس موقع پر آپ کیا کرتے ہیں؟ فرمایا، اپنے دل میں جواب دے لیا کروں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت فرمانے کی خبر پہنچی تو ہم یمن میں تھے۔ پس ہم ایک کشتی پر سوار ہو گئے تو کشتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہمیں حضرت جعفر بن ابوطالب مل گئے۔ پس ان کے ساتھ ہم بھی رہنے لگے۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ خیبر کو فتح فرما چکے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔

نجاشی کی وفات۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی وفات کے وقت فرمایا کہ نیک آدمی وفات پا گیا ہے پس کھڑے ہو جاؤ اور اپنے بھائی اصحمہ پر نماز جنازہ پڑھو۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما

بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ.

فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی، پس ہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھ لیں اور میں (حضرت جابر) دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

۱۰۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. يحذ عبد العمّي.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالے عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور نماز میں چار تکبیریں (زائد) کہیں۔ اسی کے مثل یزید نے روایت کی ہے۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ. وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ کے وفات پانے کی خبر اپنے اصحاب کو اسی روز دے دی تھی، جس روز وفات ہوئی۔ اور فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔ دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ گاہ میں صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں (زائد) کہیں۔

ف: اس باب کی چاروں حدیثیں حبشہ کے بادشاہ حضرت نجاشی اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق ہیں ان سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں۔

۱۔ حبشہ کے نصرانی بادشاہ نجاشی اصحمہ نے اسلام قبول کر لیا تھا۔
۲۔ نجاشی اصحمہ نے اگرچہ اپنے مسلمان ہونے کی تشہیر نہیں کی تھی لیکن اللہ اور رسول کی بارگاہ میں اس کا مسلمان ہونا مقبول ہو گیا تھا۔
۳۔ اگر کوئی مسلمان دار الکفر میں مر جائے اور وہاں اس پر نماز جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ ہو تو دار الاسلام میں اس کی نماز جنازہ ہونی چاہیے۔
۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے وفات پانے کی خبر صحابہ کرام کو اسی روز دے دی تھی۔ خواہ آپ انہیں خود دیکھ رہے تھے اور خواہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو خبر دی ہو۔

۵۔ نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں، جیسا کہ اس باب کی تیسری اور چوتھی حدیث میں ہے۔
نجاشی کی نمازِ جنازہ کے باعث بعض لوگ غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں حالانکہ غائبانہ نمازِ جنازہ جائز نہیں ہے۔ چودہویں صدی کے مجدّد
برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ) نے ۱۳۲۱ھ میں اس مسئلے پر ایک استنادی تحقیقی فتویٰ الہادی الحاجب کے نام
سے مرتب فرمایا تھا۔ ادارہ خوشتر رضویہ مصری شاہ، لاہور والوں نے اسے کتابی شکل میں بھی شائع کیا ہے۔ حقائق کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تو اسی رسالے
میں دیکھا جائے یہاں اس رسالے کی چند عبارتیں پیشِ خدمت ہیں۔

۱۔ مذہبِ مہذب حنفی میں جنازہ غائب پر بھی محض ناجائز ہے۔ ائمہ حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر بھی اجماع ہے۔ خاص اس کا جزئیہ بھی صریح
ہر رسالے کے علاوہ تمام عبارات مسئلہ اتفاقی بھی اسی سے متعلق کہ حالانکہ نمازِ غائب کو تکرارِ صلوٰۃ جنازہ لازم۔ بلادِ اسلام میں جہاں مسلمان انتقال کرے
نماز ضرور ہوگی اور دوسری جگہ خبر کے بعد ہی پہنچے گی وہاں امام اہل سنت نے کافی ہیں اس مسئلہ کو اسی کی فرع ٹھہرایا، اگرچہ وہ دونوں بھی مستقل ہیں
(ص ۵۰)

۲۔ زمانۂ اقدس میں صدہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دوسرے مواضع میں وفات پائی۔ کسی کی حدیث صحیح صریح سے ثابت نہیں کہ حضور
نے غائبانہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ کیا وہ محتاج رحمت والا نہ تھے؟ کیا معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عام طور پر ان کی نمازِ جنازہ
نہ پڑھنا اسی کی دلیل روشن و واضح ہے کہ جنازہ غائب پر نماز ناممکن تھی ورنہ ضرور پڑھتے کہ مقتضی بکمال وفور موجود اور مانع مفقود، لاجرم نہ
پڑھنا قصداً باز رہنا تھا اور جس امر سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے مانع بالقصد احتراز فرمائیں وہ ضرور امر خیر یا مشروع نہیں ہو سکتا۔
(ص ۵۲، ۵۳)

۳۔ دور سے کسی شخص کی میت پر صلوٰۃ کا ذکر صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔ واقعۂ نجاشی، واقعۂ معاویہ لیثی، و واقعۂ امرائے موتہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ان میں اول و دوم بلکہ سوم کا بھی جنازہ حضور پر نور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا، تو غائب پر نہ ہوئی بلکہ
حاضر پر۔ اور دوم و سوم کی سند صحیح نہیں اور لفظ صلوٰۃ بمعنی نماز میں صریح نہیں۔ ان کی تفصیل بعونہٖ تعالیٰ ابھی آتی ہے۔ (ص ۵۳)

۴۔ اگر فرض ہی کر لیجیے کہ ان تینوں واقعوں میں نماز پڑھی تو بار بار حصر کے اس اہتمام عظیم و موفور اور تمام اموات کی اس حاجت شدیدہ
رحمت و از ترسو کے صدہا پر کیوں نہ پڑھی؟ اور بھی حاجت حضور و حاجت شدیدہ مغفرت و رحمت حضور ان پر بھی رؤف و رحیم تھے۔ نماز سب پڑھنی
میں نہ ہونا اس اہتمام عظیم کا جواب نہ ہوگا نہ تمام اموات کی اس حاجت شدیدہ کا علاج۔ وہ محبوب بالمؤمنین رؤف رحیم ان کی شان ہے۔ صدہا ایک کی تشکیل
فرمانا اور صدہا کو چھوڑنا کب ان کے کرم کے شایاں ہے؟ یہ حالات و اشارات کے ملاحظہ سے عام طور پر یک سر صرف ایک بار دو تین بار
خود ہی بتا رہے تھے کہ وہاں کوئی خصوصیت خاصہ تھی جس کا حکم عام نہیں ہو سکتا۔ حکم عام وہی عدم جواز ہے، جس کی بنا پر عام احتراز ہے۔ (ص ۵۴)

۵۔ اب واقعۂ بیر معونہ کو یاد کیجیے۔ مدینہ طیبہ کے ستر جگر پارے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص پیارے، اجلہ علمائے صحابہ
کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کفار نے دغا سے شہید کر دیا۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا سخت و شدید غم و الم ہوا۔ ایک مہینہ کامل
خاص نماز کے اندر کفار نابکار پر لعنت فرماتے رہے مگر ہرگز منقول نہیں کہ ان پیارے محبوبوں پر نماز پڑھی ہو۔ (ص ۵۴)

۶۔ اہلِ انصاف کے نزدیک کلام تو اسی قدر سے تمام ہو گیا مگر ہم ان وقائع ثلاثہ کا بھی باذنہٖ تعالیٰ تصفیہ کریں ______ واقعۂ اولیٰ ______
جب اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ حبش نے حبشہ میں انتقال کیا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو خبر دی، مصلیٰ میں جا

کہ صفیں باندھ کر چار تکبیریں کہیں۔ رواہ الستۃ عن ابی ہریرۃ والشیخان عن جابر کنت فی الصف الثانی والثالث رضی اللہ عنہما اور اسی کے مثل صحیح ابن حبان میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی مرگیا اٹھو اس پر نماز پڑھو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں۔ حضور نے چار تکبیریں کہیں۔ صحابہ کو یہی ظن تھا کہ ان کا جنازہ حضور کے سامنے ہے۔ صحیح ابو عوانہ میں انہیں سے ہے ۔ ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ حضور کے آگے موجود ہے۔ (ص ۵۵)

۷۔ ثالثاً ۔ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دار الکفر میں ہوا وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی، لہٰذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی۔ اسی بنا پر امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کے لیے یہ باب وضع کیا الصلوٰۃ علی المسلم یلیہ اہل الشرک فی بلد آخر (ص ۵۶)

۸۔ اب بھی خصوصیت نجاشی ماننے سے چارہ نہ ہوگا جبکہ اور موتیں بھی ایسی ہوئیں اور نماز غائب کسی پر نہ پڑھی گئی .... اس نماز سے مقصود اس کی اشاعت اسلام تھی .... یعنی یہاں بالفعل حق کو بے رابطہ اصلی بہ تشریف لے گئے کہ جماعت کثیر ہو (ص ۵۸)

۹۔ غیر مقلدوں کے بھوپالی امام نے عون الباری میں حدیث نجاشی کی نسبت کہا ۔ اس سے ثابت ہوا کہ غائب پر نماز جائز ہے اگرچہ جنازہ غیر جہت قبلہ میں ہو اور نمازی قبلہ کو ۔ اقول ۔ یہ ایک سخت اجہلی کہ از تقلید اساس کے اور جا پر ثبت جہل شدید ہے۔ نجاشی کا جنازہ حبشہ میں تھا اور حبشہ مدینہ طیبہ سے جانب جنوب ہے اور مدینہ طیبہ کا قبلہ جنوب ہی کو ہے تو جنازہ غیر جہت قبلہ میں کب تھا؟ .... تو ان مجتہد صاحب کا جہل قابل تماشا ہے جن کو سمت قبلہ تک معلوم نہیں۔ پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان کے جنازہ پر نماز ان کی غیر سمت پر پڑھنے کا ادعا دوسرا جہل ہے۔ حدیث میں تصریح ہے کہ حضور نے جانب حبشہ نماز پڑھی رواہ الطبرانی عن حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ص ۵۸، ۵۹)

۱۰۔ وہابیہ کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں یہاں عجیب تماشا کیا ہے۔ ملا استیعاب سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاویہ لیثی پر نماز پڑھی۔ پھر کہا استیعاب میں اسی قصہ کا مثل معاویہ بن مقرن کے حق میں ابو امامہ سے روایت کیا، پھر کہا نیز اس کا مثل انس سے ترجمہ معاویہ بن معاویہ مزنی میں روایت کیا۔ اس میں یہ وہم دلاتا ہے کہ گویا یہ تین صحابی جدا جدا ہیں، جن پر نماز غائب مروی ہے

حالانکہ یہ محض جہل یا تجاہل ہے۔ وہ ایک ہی صحابی ایک معاویہ نام، ان کے نسب و نسبت میں راویوں سے اضطراب واقع ہوا۔ کسی نے لیثی، کسی نے معاویہ، کسی نے معاویہ بن مقرن۔ ابو عمر نے معاویہ بن مقرن مزنی کو ترجیح دی کہ صحابہ میں معاویہ بن معاویہ کوئی معلوم نہیں اور حافظ نے اصابہ میں معاویہ بن معاویہ مزنی کو ترجیح دی اور لیثی کہنے کو ملاقتیں کی غلط بتایا اور معاویہ بن مقرن کو ایک اور صحابی مانا جن کے لیے یہ روایت نہیں۔ بہر حال صاحب قصہ شخص واحد ہیں اور شوکانی کا ایہام تثلیث محض باطل ہے۔ ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں فرمایا ۔ معاویۃ بن معاویۃ المزنی ویقال اللیثی ویقال معاویۃ بن مقرن المزنی۔ قال ابو عمر و باصحاب ..... یعنی معاویہ بن معاویہ مزنی اور کہا گیا ہے معاویہ بن مقرن مزنی۔ ابو عمر نے کہا۔ یہی صواب سے نزدیک تر ہے۔ پھر حدیث انس کے طریق اول سے پہلے طور پر نام ذکر کیا اور طریق دوم سے دوسرے طور پر اور حدیث ابو امامہ سے تیسرے طور پر (حاشیہ ص ۶۰)

۱۱۔ سب سے زیادہ یہ کہ وہ شہدائے معرکہ ہیں اور جنگ موتہ کے سپہ سالار ہیں۔ نماز غائب جائز ماننے والے شہید معرکہ پر نماز نہیں مانتے تو باجماع فریقین یہاں صلوٰۃ بمعنی دعا ہونا لازم۔ جس طرح محمد، امام اصطلحی شافعی، امام قسطلانی شافعی اور امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ علیٰ

قبور شہدائے احد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلوٰۃ بمعنی دعا ہے جیسے یہ جانتا ہے کما اشرنا و فی المنتقی الی جواز، حالانکہ وہاں تو صَلّٰی عَلٰی اَھْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَہٗ عَلَی الْمَیِّتِ۔ ہے یہاں اس قدر بھی نہیں وہابیہ کے بعض جاہلان بے خرد مثل شوکانی صاحب نیل الاوطار اسی جگہ بنی اصول معانی یوں لکھتے ہیں کہ صلوٰۃ بمعنی نماز حقیقت شرعیہ ہے اور بلا دلیل حقیقت سے عدول ناجائز۔

اقول: اولاً: ان مجتہد بننے والوں کو اتنی خبر نہیں کہ حقیقت شرعیہ صلوٰۃ بمعنی ارکان مخصوصہ ہے اور یہ معنی خود نماز جنازہ میں کہاں کہ اس میں نہ رکوع ہے نہ سجود نہ قرأت، نہ قعود۔ ثانیاً: خود علماء تصریح فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ صلوٰۃ مطلقہ نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ وہ دعائے مطلق اور صلوٰۃ مطلقہ میں برزخ ہے کما اشار الیہ البخاری فی صحیحہ ما اطال فیہ۔ امام محقق نے تصریح فرمائی کہ نماز جنازہ پر اطلاق صلوٰۃ مجاز ہے۔ عینی شرح بخاری میں ہے۔ سماها صلوة ليس فيها ركوع ولا سجود۔ عمدۃ القاری میں ہے۔ لكن التسمية ليست بطريق الحقيقة ولا بطريق الاشتراك ولكن بطريق المجاز (ص ٦٦)

صلوٰۃ کے ساتھ جب علیٰ فلاں مذکور ہو تو ہرگز اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہو سکتی بلکہ اور ہو سکتی ہے۔ قال الله تعالى: يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما۔ اللهم صل وسلم وبارك عليه وعلى آله كما تحب وترضى وقال تعالى: وصل عليهم ان صلوتك سكن لهم وقال صلى الله تعالى عليه وسلم اللهم صل على آل ابى اوفى۔ کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ اے الٰہی آل ابی اوفی پر نماز پڑھ یا ان کا جنازہ پڑھ؟ کیا صلوٰۃ علیہ شرعاً یہی معنی مقصود نہیں؟

۱۲۔ آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ نماز غائب و تکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں حق امام کا شافعی المذہب ہونا اس ناجائز کو ہمارے لیے کیونکر جائز کر سکتا ہے؟ ______ الا یہ کہ اس مذہب میں کہنا پڑتا ہے۔

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا
کس نے یہ حق نما شاہ احمد رضا

بَابُ تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ

مشرکین کا رسولِ خدا کی مخالفت پر قسمیں کھانا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا جبکہ آپ نے حنین کا ارادہ کر لیا تھا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں کفار نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

بَابُ قِصَّةِ اَبِيْ طَالِبٍ

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَغْنَيْتَ عَنْ

ابو طالب کا ذکر۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ اپنے چچا ابو طالب کو آپ سے کیا نفع پہنچا جبکہ وہ آپ کی حمایت کیا کرتے اور آپ کی خاطر لوگوں کا غصہ مول لیا کرتے تھے؟

عَمَّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

فرمایا: اب وہ صرف ٹخنوں تک آگ میں ہیں اور اگر میں (درمیان میں) نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتے۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتّٰى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَهُ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ وَنَزَلَتْ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ.

حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس ابوجہل بیٹھا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے چچا! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو تاکہ اس کلمہ کے باعث میں آپ کے لیے بارگاہ خداوندی میں کچھ عرض کرسکوں۔ تو ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے: اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ وہ برابر یہی بات دہراتے رہے تو ابوطالب نے ان سے آخری کلام یہ کیا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں برابر ان کے لیے استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ فرما دیا جائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: نبی اور ایمان والوں کے لیے مناسب نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں، جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔ اور سورۃ القصص آیت ۵۶ نازل ہوئی: بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ.

بے شک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے چچا (ابوطالب) کا ذکر ہوا، تو آپ نے فرمایا کہ شاید قیامت کے روز میری شفاعت انہیں کچھ فائدہ پہنچائے کہ انہیں دوزخ کے درمیانی درجے میں کر دیا جائے، جہاں آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچے لیکن اسی کے باعث ان کا دماغ کھولنے لگے گا۔

ف: اس حدیث میں ابوطالب کے کفر پر مرنے کا بیان ہے، اسلام قبول نہ کرنے کا بیان ہے۔ پس ایسی حدیث ۹۶۹ اور ۱۰۴۲ میں بھی بیان زیر تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد تھے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بڑی تعریف کرتے، شفقت فرماتے اور انتہائی نازک حالات میں اپنے بھتیجے کی حمایت اور طرف داری کرتے رہے جس کے باعث دشمن آپ کے خلاف انتہائی اقدام سے مجبور رہ جاتے تھے۔ یہ سب کچھ تھا لیکن ان کے اسلام قبول کر لینے کے معتبر اور قابل اطمینان دلائل نہیں ہیں۔ بعض حضرات کچھ کمزور دلائل کے سہارے انہیں صاحب ایمان منوانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ بہرصورت حال کچھ بھی سہی لیکن ابولہب کی طرح

ان کا کفر قطعی بھی نہیں ہے۔ ہر مسلمان کو یہی چاہیے کہ کافر کو کافر ہی اور شرعی طریقے پر ایمان سے متاثر ہے۔

چودھویں صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر شرح المطالب فی مبحث ابی طالب کے نام سے ایک رسالہ لکھا اور اس میں تیرہ آیات، بیس احادیث اور ائمہ صحابہ کرام و تابعین عظام و علمائے اسلام کے ایک سو چھیالیس اقوال سے ثابت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کا آخری وقت تک دولت اسلام و ایمان سے بہرہ ور ہونا ثابت نہیں ہو سکا۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

۱۰۹۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بِهٰذَا وَقَالَ تَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ.

ابراہیم بن حمزہ، ابو حازم اور دراوردی، یزید سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں دماغ کی جگہ ام دماغ (بھیجا) کا لفظ ہے۔

بَابُ حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى.

آیت سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی ... کا بیان۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ پاک ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا (سورۂ بنی اسرائیل، آیت پہلی)

۱۰۹۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے واقعہ معراج کے سلسلے میں مجھے جھٹلایا تو میں حجر کے مقام پر کھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دیا۔ پس اس کی جو نشانیاں وہ پوچھتے میں اس کی طرف دیکھ کر بتا دیتا تھا۔

بَابُ الْمِعْرَاجِ

معراج شریف۔

۱۰۹۹ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلَى هٰذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ

حضرت انس بن مالک اور حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معراج شریف کا واقعہ یوں سنایا کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا اور کبھی یوں کہا کہ حجر میں تھا۔ تو میرے پاس ایک آنے والا آیا۔ پھر اس نے کچھ کہا جو میں سن رہا تھا پھر اس نے یہاں تک چیر دیا۔ میں نے جارود سے اس کا مطلب پوچھا جو میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حلق سے ناف کے نیچے تک اور میں نے حضرت انس سے (سنا) زیر ناف تک سنتا ہے۔ پھر میرا دل نکالا گیا۔ اس کے بعد سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا، پھر میرے دل کو دھو کر اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سفید

قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُودُ هُوَ الْبُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ أَنَسٌ نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ قَالَ هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ

جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، تو جارود نے ان سے کہا کہ اے ابو حمزہ! کیا وہ براق تھا؟ حضرت انس نے جواب دیا: ہاں۔ وہ (جانور) اپنا ایک قدم حد نظر کے برابر دور رکھتا تھا۔ پھر میں اس پر سوار ہو گیا اور حضرت جبرئیل مجھے لے کر چل دیے، یہاں تک کہ پہلا آسمان آ گیا۔ پس دروازہ کھلوانا چاہا تو کہا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید، کیسا اچھا آنے والا آیا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اوپر گیا تو دیکھا حضرت آدم تشریف فرما ہیں۔ کہا: یہ آپ کے والد حضرت آدم ہیں، انہیں سلام کیجیے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر کہا: صالح بیٹے اور صالح نبی مرحبا۔ پھر اوپر چڑھنے لگے یہاں تک کہ دوسرا آسمان آ گیا اور اسے کھلوانا چاہا تو کہا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا: کیا انہیں بلایا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید، کیا اچھا آنے والا آیا ہے۔ پس دروازہ کھولا گیا اور میں اوپر گیا تو حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دونوں خالہ زاد بھائیوں کو پایا۔ جبرئیل نے کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ ہیں، انہیں سلام کیجیے۔ تو میں نے انہیں سلام کیا اور دونوں حضرات نے سلام کا جواب دیا، پھر کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر تیسرے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل۔ دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا: خوش آمدید، کیسی مبارک ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر چوتھے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔

قِيلَ أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ

دریافت کیا۔ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید کیا مقدس ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریس تشریف فرما تھے۔ کہا: یہ حضرت ادریس ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان تک پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا۔ کون ہے؟ جواب دیا۔ جبرئیل ہوں۔ پوچھا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا گیا کہ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہا گیا: خوش آمدید کیسی مبارک ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تشریف فرما تھے۔ کہا: یہ حضرت ہارون ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھے لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ ہم چھٹے آسمان تک پہنچے تو دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا۔ جبرئیل ہوں۔ دریافت کیا۔ تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا۔ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہا: خوش آمدید! کیا بہترین تشریف لانے والے نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت موسیٰ جلوہ افروز تھے۔ کہا: یہ حضرت موسیٰ ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا، پھر کہا۔ صالح بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ جب میں آگے بڑھنے لگا تو وہ رو پڑے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کس بات پر روئے؟ جواب دیا، میں اس بات پر رویا کہ یہ لڑکا میرے بعد مبعوث فرمایا گیا ہے لیکن میری امت کی نسبت اس کے امتی زیادہ تعداد میں داخل جنت ہوں گے۔ پھر مجھے لے کر ساتویں آسمان تک پہنچے اور حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا آپ کون ہیں؟ جواب دیا۔ جبرئیل ہوں۔ دریافت کیا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ محمد رسول اللہ ہیں۔ پوچھا گیا: انہیں

ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلَوٰةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوٰةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَوٰةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ

دریافت کیا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، خوش آمدید، کیسی مبارک ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تشریف فرما تھے۔ کہا یہ آپ کے جدِ امجد ہیں انہیں سلام کیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا، پھر کہا، صالح بیٹے اور صالح نبی مرحبا۔ پھر مجھ پر سدرۃ المنتہیٰ ظاہر فرمایا گیا تو اس کے پھل (بیر) ہجر کے مٹکوں جیسے تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے۔ کہا گیا، یہی سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ اس کی چار نہریں تھیں، دو ظاہری اور دو باطنی۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ نہریں کیسی ہیں؟ جواب دیا کہ باطنی نہریں تو جنت کی ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھ پر بیت المعمور ظاہر فرمایا گیا۔ پھر میرے سامنے ایک برتن میں شراب، دوسرے میں دودھ اور تیسرے میں شہد پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ لے لیا۔ کہا، یہ فطرت ہے لہٰذا آپ اور آپ کی امت فطرت پر قائم رہیں گے۔ پھر مجھ پر رات دن میں پچاس نمازیں فرض فرمائی گئیں۔ جب میں واپس لوٹا اور میرا گذر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا تو پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کا۔ کہنے لگے، آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور خدا کی قسم میں اس چیز کا آپ سے پہلے تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ اس امر کی بڑی کوشش کر کے دیکھ لی ہے۔ آپ بارگاہِ خداوندی میں واپس جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کریں۔ میں واپس گیا تو دس نمازیں کم کر دی گئیں۔ پھر حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور اسی طرح گفتگو ہوئی اور واپس لوٹا تو دس اور کم کر دی گئیں۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا اور اسی طرح کی گفتگو ہوئی تو میں واپس لوٹا اور دس نمازیں مزید کم فرما دی گئیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس واپس گیا تو حسبِ سابق گفتگو ہوئی۔ پس لوٹا تو روزانہ دس نمازیں پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو پھر وہی گفتگو ہوئی تو میں واپس لوٹا اور روزانہ پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت روزانہ

جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي۔

پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور میں آپ سے پہلے اس بات کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل پر تو بڑی کوشش کر کے دیکھ لیا ہے۔ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جایئے اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال پیش کیجیے۔ فرمایا، میں نے اپنے رب سے اتنی مرتبہ درخواست کی ہے کہ اب مجھے شرم محسوس ہونے لگی ہے لہٰذا رضا و رغبت سے سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔ فرمایا جب میں آگے بڑھا تو آواز آئی۔ میں نے اپنا فرض جاری فرما دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی فرما دی۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشادِ باری تعالیٰ "اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تم کو دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو" (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۶۰) کے متعلق فرمایا ہے کہ اس سے آنکھ کا دیکھنا مراد ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا گیا جس رات آپ کو بیت المقدس تک سیر کرائی گئی تھی۔ اور فرمایا کہ قرآن کریم میں جو شجرۃ الملعونہ آیا ہے اس سے مراد تھوہر کا درخت ہے۔

بَابُ وُفُودِ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ۔

انصار کے وفود کی آمد اور بیعتِ عقبہ۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطُولِهِ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن کعب وہ ہیں جو اپنے والد حضرت کعب بن مالک کو بینائی سے محروم ہو جانے پر راستہ بتانے کی خدمت کے لیے مامور تھے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ پورا واقعہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے جبکہ آپ غزوۂ تبوک کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ ابن بکیر کا قول ہے کہ ان کے واقعہ میں یہ بات بھی ہے کہ بیعتِ عقبہ کی رات میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا جبکہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا پکا وعدہ کیا تھا اور اس حاضری کے برابر مجھے غزوۂ بدر کی حاضری بھی پسند نہیں اگرچہ لوگوں میں غزوۂ بدر کی حاضری کا چرچا بہت زیادہ ہے۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دونوں ماموں بیعتِ عقبہ کے وقت اپنے

رضي الله عنهما يقول شهد بي خالاي العقبة قال أبو عبد الله قال ابن عيينة أحدهما البراء بن معرور.

ساتھ لے گئے تھے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ کے قول کے مطابق ان میں سے ایک کا نام براء بن معرور تھا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

۱۰۷۳۔ حدثني إبراهيم بن موسى أخبرنا هشام أن ابن جريج أخبرهم قال عطاء قال جابر أنا وأبي وخالاي من أصحاب العقبة.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں، میرے والد محترم اور میرے دونوں ماموں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بیعت عقبہ کرنے والوں میں شامل تھے۔

۱۰۷۴۔ حدثني إسحاق بن منصور أخبرنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا ابن أخي ابن شهاب عن عمه قال أخبرني أبو إدريس عائذ الله أن عبادة بن الصامت من الذين شهدوا بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن أصحابه ليلة العقبة أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وحوله عصابة من أصحابه تعالوا بايعوني على أن لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا أولادكم ولا تأتوا ببهتان تفترونه بين أيديكم وأرجلكم ولا تعصوني في معروف فمن وفى منكم فأجره على الله ومن أصاب من ذلك شيئا فعوقب به في الدنيا فهو له كفارة ومن أصاب من ذلك شيئا فستره الله فأمره إلى الله إن شاء عاقبه وإن شاء عفا عنه قال فبايعته على ذلك.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حضرات میں سے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اہل مدینہ کے ساتھ بیعت عقبہ میں بھی شامل تھے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت یہ فرمایا جبکہ آپ کے گرد صحابۂ کرام کی ایک جماعت تھی کہ آؤ میرے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کرو کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، نہ چوری کرو گے، نہ زنا کرو گے۔ نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے، جان بوجھ کر جھوٹا بہتان نہ جڑو گے اور اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ پس جو اپنا وعدہ پورا کرے اس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جس سے ان امور میں کوتاہی واقع ہو جائے اور دنیا میں اسے سزا ملے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہو جائے گی اور جس سے کسی قسم کی کوتاہی سرزد ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ رب العزت کے سپرد، اگر چاہے اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے بھی اس بات پر

۱۰۷۵۔ حدثنا قتيبة حدثنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن أبي الخير عن الصنابحي عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه أنه قال إني من النقباء الذين بايعوا رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال بايعناه على أن لا نشرك بالله شيئا ولا نسرق ولا نزني ولا نقتل النفس التي حرم الله ولا ننتهب ولا نعصي بالجنة

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان بارہ نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے، چوری نہ کریں گے، زنا نہیں کریں گے، کسی ایسی جان کو قتل نہیں کریں جو اللہ نے حرام قرار دی ہے، لوٹ مار نہیں کریں گے اور رسول خدا کی نافرمانی نہ کریں گے۔ اگر اس کے مطابق عمل کریں گے

قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ.

وسلم کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے تین سال پہلے ہو گیا تھا۔ پس آپ نے دو سال یا کم و بیش توقف فرمایا، پھر حضرت عائشہ صدیقہ سے نکاح کر لیا جبکہ ان کی عمر چھ سال تھی اور جب ان کی رخصتی ہوئی تو عمر نو سال تھی۔

بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ

رسولِ خدا اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کو ہجرت کرنا

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ إِلٰى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ إِلٰى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ.

حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابوہریرہ نے رسولِ خدا سے روایت کی کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی زمین کی جانب ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال تو یہ تھا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے جبکہ ہے وہ مدینہ سابقہ یثرب۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُّغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِّنْ إِذْخِرٍ وَّمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

ابووائل فرماتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی۔ پس بعض تو ہم میں سے وہ ہیں جو دنیا سے چلے گئے اور دنیا میں انہیں کچھ بھی صلہ نہ ملا۔ ایسے ہی حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیر ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا۔ جب ہم اس کے ساتھ سر کو ڈھانپتے تھے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو ڈھانپتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ سر ڈھک دیا جائے اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی جائے۔ ہم میں سے بعض وہ ہیں جن کے پھل پک گئے ہیں اور وہ انہیں توڑ رہے ہیں۔

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ پس جس نے دنیا حاصل کرنے یا عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت کا بدلہ وہی ہے جس کے لیے ہجرت کی۔ اور جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس

إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کے رسول کی ہجرت شمار کی جائے گی۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔

اسحاق بن یزید دمشقی، یحییٰ بن حمزہ، ابو عمرو اوزاعی، عبدہ بن ابو لبابہ، مجاہد بن جبر مکی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ الْيَوْمَ فَقَالَتْ كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ۔

عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں عبید بن عمیر لیثی کے ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ کی زیارت کے لیے گیا اور ان سے ہجرت کا حکم دریافت کیا۔ فرمایا قبل از یں اہل ایمان کو اپنا دین بچانے کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف بھاگنا پڑتا تھا، اس طرف سے کہ کہیں وہ فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں، لیکن آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے۔ آج اپنے رب کی جہاں کوئی چاہے عبادت کر سکتا ہے۔ ہاں اب جہاد اور نیت کا ثواب ہے۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ هِشَامٌ فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ وَقَالَ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا نَبِيَّكَ وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ انصاری کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اس سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں کہ تیری راہ میں اس قوم سے لڑنا رہوں جنہوں نے تیرے رسول کی تکذیب کی اور انہیں وطن سے نکالا۔ اے اللہ! میرا خیال ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی ختم کر دی ہے۔ ابان بن یزید، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں یوں ہے کہ جنہوں نے تیرے نبی کو جھٹلایا اور انہیں وطن سے نکالا یعنی قریشی کافروں نے۔

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكُثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا تو آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ پھر آپ تیرہ سال مکہ میں رہے اور وحی نازل ہوتی رہی۔ پھر آپ کو ہجرت کرنے کا حکم فرمایا گیا تو آپ ہجرت فرما گئے اور اس کے دس سال بعد آپ کا وصال ہوا تو عمر مبارک تریسٹھ سال تھی

عشر سنین ومات وھو ابن ثلاث وستین

تھی۔

۱۰۸۵۔ حدثنی مطر بن الفضل حدثنا روح بن عبادۃ حدثنا زکریاء بن اسحاق حدثنا عمرو بن دینار عن ابن عباسؓ قال مکث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ ثلاث عشرۃ وتوفی وھو ابن ثلاث وستین۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم (بعثت کے بعد) تیرہ سال مکہ معظمہ میں رہے اور وفات کے وقت آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

۱۰۸۶۔ حدثنا اسماعیل بن عبد اللہ قال حدثنی مالک عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ عن عبید یعنی ابن حنین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زھرۃ الدنیا ما شاء وبین ما عندہ فاختار ما عندہ فبکی ابو بکر وقال فدیناک بآبائنا وامھاتنا فعجبنا لہ وقال الناس انظروا الی ھذا الشیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زھرۃ الدنیا وبین ما عندہ وھو یقول فدیناک بآبائنا وامھاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو المخیر وکان ابو بکر ھو اعلمنا بہ۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من امن الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابا بکر ولو کنت متخذا خلیلا من امتی لاتخذت ابا بکر الا خلۃ الاسلام لا یبقین فی المسجد خوخۃ الا خوخۃ ابی بکر۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا۔ بے شک ایک بندے کو اللہ تعالےٰ نے یہ اختیار دیا ہے کہ دنیا کی جتنی رونق وہ چاہے اسے دے دی جائے اور دوسری چیز آخرت۔ پس اس بندے نے اس چیز کو اختیار کر لیا ہے جو خدا کے پاس ہے۔ پس حضرت ابو بکر رونے لگے اور کہا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ ہمیں یہ رونا تعجب خیز نظر آیا اور بعض لوگوں نے کہا کہ ذرا ان بڑے میاں کو تو دیکھیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تو کسی بندے کا ذکر فرما رہے ہیں کہ اسے اللہ تعالےٰ نے یہ اختیار دیا کہ اسے دنیا کی خوشحالی عطا فرما دی جائے یا جو خدا کے پاس ہے اور یہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ (جب چند روز بعد آپ کا وصال ہوا تو ہم سمجھ گئے کہ) جس کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور حضرت ابو بکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ جس نے اپنی صحبت اور مال کے ساتھ مجھ پر احسان کیا وہ ابو بکر ہیں اور میں اپنی امت میں سے اگر کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا، ہاں اسلامی اخوت تو موجود ہے اور مسجد میں کسی کی کھڑکی کھلی نہ رہے سوائے ابو بکر کی کھڑکی کے۔

۱۰۸۷۔ حدثنا یحیی بن بکیر حدثنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی

اللیث عن عقیل قال ابن شہاب فاخبرنی عروۃ بن الزبیر ان عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لم اعقل ابوی قط الا وھما یدینان الدین ولم یمر علینا یوم الا یاتینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرفی النھار بکرۃ وعشیۃ فلما ابتلی المسلمون خرج ابوبکر مھاجرا نحو ارض الحبشۃ حتی بلغ برک الغماد لقیہ ابن الدغنۃ وھو سید القارۃ فقال این ترید یا ابابکر فقال ابوبکر اخرجنی قومی فارید ان اسیح فی الارض واعبد ربی قال ابن الدغنۃ فان مثلک یا ابابکر لا یخرج ولا یخرج انک تکسب المعدوم وتصل الرحم وتحمل الکل وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق وانا لک جار ارجع واعبد ربک ببلدک وارتحل معہ ابن الدغنۃ فطاف ابن الدغنۃ عشیۃ فی اشراف قریش فقال لھم ان ابابکر لا یخرج مثلہ ولا یخرج اتخرجون رجلا یکسب المعدوم ویصل الرحم ویحمل الکل ویقری الضیف ویعین علی نوائب الحق فلم تکذب قریش بجوار ابن الدغنۃ وقالوا لابن الدغنۃ مر ابابکر فلیعبد ربہ فی دارہ فلیصل فیھا ولیقرا ما شاء ولا یوذینا بذلک ولا یستعلن بہ فانا نخشی ان یفتن نساءنا وابناءنا فقال ذلک ابن الدغنۃ لابی بکر فلبث ابوبکر بذلک یعبد ربہ فی دارہ ولا یستعلن بصلاتہ ولا یقرا فی غیر دارہ ثم بدا لابی بکر فابتنی

اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اس وقت سے اپنے والدین کو دین کی دولت سے مالا مال ہی پایا۔ اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام دو مرتبہ ہمارے پاس تشریف نہ لائے ہوں۔ جب مسلمانوں کو زیادہ تنگ کیا جانے لگا تو حضرت ابوبکر حبشہ کی جانب ہجرت کر کے جانے لگے۔ جب برک الغماد کے مقام پر پہنچے تو ابن الدغنہ ملا، جو قبیلہ قارہ کا سردار تھا۔ کہنے لگا اے ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا: میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے پس میں زمین میں سیاحت کر کے اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں۔ ابن الدغنہ نے کہا اے ابوبکر! آپ جیسا آدمی نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے کیونکہ آپ غریبوں کی مدد کرتے، صلہ رحمی فرماتے، بیکسوں کا بوجھ برداشت کرتے، مہمانوں کی ضیافت کرتے اور راہ حق میں پیش آنے والے مصائب کے اندر مدد کرتے ہیں۔ لیجئے میں آپ کو پناہ دیتا ہوں، واپس لوٹیے اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کیجئے۔ چنانچہ آپ ابن الدغنہ کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔ پھر ابن الدغنہ شام کے وقت تمام سرداران قریش کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ ابوبکر جیسا آدمی نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے۔ کیا تم ایسے آدمی کو نکال دینا چاہتے ہو جو غریبوں کی مدد کرتا، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا، بیکسوں کی کفالت کرتا، مہمانوں کی ضیافت کرتا اور راہ حق میں پیش آنے والے مصائب کے اندر مدد کرتا ہے۔ قریش نے ابن الدغنہ کے امان دینے کی تکذیب نہ کی۔ بلکہ ابن الدغنہ سے صاف کہہ دیا کہ ابوبکر سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت کیا کریں۔ وہ گھر میں نماز پڑھیں اور گھر میں جو چاہیں پڑھیں اور آواز سے پڑھ کر ہمیں اذیت نہ پہنچائیں۔ اگر وہ آواز سے پڑھیں گے تو ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکر سے یہ بات کہہ دی۔ پس حضرت ابوبکر اسی طرح رہے اور گھر میں عبادت اتنی کرتے رہے نہ نماز میں اونچی آواز سے قرأت

مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ وَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَ
اَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ
وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ اِذَا
قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَيْشٍ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ
عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا اِنَّا كُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلٰى
اَنْ يَعْبُدَ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى
مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ فَاَعْلَنَ بِالصَّلٰوةِ وَالْقِرَاءَةِ
فِيْهِ وَاِنَّا قَدْ خَشِيْنَا اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا
فَانْهَهُ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى اَنْ يَعْبُدَ رَبَّهٗ
فِيْ دَارِهٖ فَعَلَ وَاِنْ اَبٰى اِلَّا اَنْ يُعْلِنَ بِذٰلِكَ
فَسَلْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا قَدْ كَرِهْنَا
اَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ اِلٰى اَبِيْ
بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِيْ عَاقَدْتُ لَكَ
عَلَيْهِ فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِمَّا اَنْ
تَرْجِعَ اِلَيَّ ذِمَّتِيْ فَاِنِّيْ لَا اُحِبُّ اَنْ
تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّيْ اُخْفِرْتُ فِيْ رَجُلٍ عَقَدْتُ
لَهٗ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَاِنِّيْ اَرُدُّ اِلَيْكَ جِوَارَكَ وَ
اَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِيْنَ اِنِّيْ اُرِيْتُ دَارَ
هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا
الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ
وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَتَجَهَّزَ اَبُوْبَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ
لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكَ
فَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ يُؤْذَنَ لِيْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَهَلْ

پڑھتے اور نہ کسی دوسرے کے گھر میں پڑھتے پھر حضرت ابوبکر
کے دل میں خیال آیا تو آپ نے گھر کے سامنے مسجد بنائی، اس
میں نماز پڑھتے اور تلاوت کیا کرتے تھے۔ پس مشرکین کی عورتیں
اور بچے آپ کے گرد جمع ہو جاتے وہ بڑے تعجب کے
ساتھ آپ کو دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر بڑے نرم دل
تھے، جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو انہیں اپنی آنکھوں پر
قابو اختیار نہ رہتا تھا۔ سرداران قریش اس بات سے بہت سٹپٹائے
اور انہوں نے ابن الدغنہ کو بلایا۔ جب وہ آیا تو کہنے لگے کہ ہم نے
تمہارے امان دینے کے باعث ابوبکر کو امان دی تھی اور اس شرط پر
کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کیا کریں گے لیکن انہوں نے
تجاوز کر کے اپنے گھر کے سامنے مسجد بنا لی ہے جس میں وہ اعلانیہ
نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے ہیں۔ جس کے باعث ہمیں ڈر ہے کہ
ہماری عورتیں اور ہمارے بچے فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ پس انہیں
ایسا کرنے سے منع کر دیجئے۔ اگر وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت
کرنے پر اکتفا کر سکیں تو ٹھیک ہے اور اگر اس سے انکار کریں اور علانیہ
یہ کام کرنا چاہیں تو ان سے کہو کہ تمہاری ذمہ داری واپس کر دیں
کیونکہ ہمیں نہ تمہاری عہد شکنی منظور ہے اور نہ ہم یہ برداشت کر
سکتے ہیں کہ ابوبکر یہ کام علانیہ کرتے رہیں۔ پس ابن الدغنہ اس وقت
حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ آپ کو بخوبی معلوم
ہے کہ میں نے قریش سے کس شرط پر معاہدہ کیا تھا پس اگر ہو سکے تو
آپ اس شرط پر قائم رہیں یا میری ذمہ داری واپس کر دیجئے کیونکہ میں
یہ پسند نہیں کرتا کہ میں ایک آدمی کے متعلق معاہدہ کر کے رسوا
ہوں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ میں تمہاری امان واپس کرتا ہوں
اور صرف اللہ رب العزت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امان پر
زیادہ راضی ہوں ان دنوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ
ہی میں جلوہ افروز تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا
مجھے خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے اور یہاں کھجوروں
کے درخت ہیں اور وہ دو سنگستانوں کے درمیان واقع ہے۔
پھر جس نے بھی ہجرت کی تو وہ مدینہ منورہ گیا۔ اور جن حضرات نے

تَرْجُو ذٰلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ
نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ
السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ. فَبَيْنَمَا
نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ
الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ
يَأْتِينَا فِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَ
أُمِّي وَاللّٰهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ
قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ
أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِحْدَى
رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَاهُمَا
أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ
فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ
نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ
سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي
جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ
عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ
شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ

حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی ان میں سے اکثر مدینہ طیبہ پہنچ گئے
حضرت ابوبکر نے بھی مدینہ منورہ جانے کی تیاری کی، تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم ذرا ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی
اجازت ملنے کی امید ہے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے: میرے
ماں باپ قربان، کیا آپ کو بھی ہجرت کی امید ہے؟ فرمایا: ہاں۔
پس حضرت ابوبکر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی
خاطر رکے رہے اور ان کے پاس جو دو اونٹنیاں تھیں انہیں چار مہینے
تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔ ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ
صدیقہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز دوپہر کے وقت ہم حضرت
ابوبکر کے مکان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی کہنے والے نے حضرت
ابوبکر سے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک پر کپڑا
ڈالے ہوئے تشریف لا رہے ہیں، حالانکہ ایسے وقت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت
ابوبکر کہنے لگے کہ میرے ماں باپ قربان، خدا کی قسم آپ جو ایسے وقت
تشریف لا رہے ہیں تو ضرور کوئی خاص بات ہے۔ یہ فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر اجازت طلب فرمائی۔ پس آپ کو
اجازت دے دی گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل
ہوئے اور حضرت ابوبکر سے فرمایا: اپنے پاس سے سب کو ہٹا
دو۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ
قربان، یہ تو آپ کے اپنے گھر والے ہیں۔ فرمایا: مجھے ہجرت کی
اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ!
میرے ماں باپ قربان، کیا مجھے ساتھ چلنے کی اجازت ہے؟ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے:۔
یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان ان دونوں میں سے ایک اونٹنی
آپ لے لیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم قیمتاً
لیں گے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جلدی میں جو کچھ ہو سکا ہم نے
دونوں کے لیے تیار کیا۔ چنانچہ ہم نے چمڑے کی ایک تھیلی میں
تھوڑا سا کھانا بھر دیا۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر نے اپنے کمربند
کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس کے ساتھ تھیلی کا منہ باندھا۔ اسی لیے

فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيفِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا وَالْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ ابْنَ جُعْشُمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ

ان کا نام گھر بند والی پڑ گیا۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر ثور پہاڑ کی ایک غار میں چلے گئے اور تین رات تک اسی میں چھپے رہے۔ عبداللہ بن ابوبکر ان دونوں نوجوان اور ہوشیار سمجھ دار تھے۔ یہ رات دونوں حضرات کے پاس گزارتے اور علی الصبح مکہ میں قریش کے پاس پہنچ جاتے گویا رات یہیں گذاری ہے۔ پس وہ قریش سے جو بھی مکروفریب کی بات سنتے تو ان دونوں حضرات کو اندھیرا ہوتے ہی بتا دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ بھی ان کے قریب ہی بکریاں چرایا کرتا تھا اور جب رات کا اندھیرا چھا جاتا تو بکریاں ان کے پاس لے آتا۔ اور یہ دونوں حضرات بکریوں کا دودھ پی کر آرام سے رات گزارتے۔ اسی طرح عامر بن فہیرہ منہ اندھیرے بکریوں کو ہانک کر لے جاتا اور تینوں رات ایسا ہی کرتا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے قبیلہ بنی دیل کے ایک شخص کو جو بنی عبد بن عدی سے تھا راستہ بتانے کے لیے اجرت پر رکھ لیا۔ وہ راستہ بتانے میں بڑا ماہر تھا۔ وہ بنی عاص بن وائل سہمی کا حلیف اور کفار قریش کے دین پر تھا انہوں نے اسے امین بنا کر اپنی سواریاں اس کے سپرد کر دی تھیں اور تین رات کے بعد سواریوں کو غار ثور پر لانے کا وعدہ لیا تھا۔ یعنی تیسری رات کی صبح کو۔ عامر بن فہیرہ اور راستہ بتانے والا ان حضرات کو ساحل کے ساتھ ساتھ لے کر چلے۔ سراقہ بن جعشم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے متعلق یہ اعلان کر رہے تھے کہ جو شخص انہیں قتل کرے یا گرفتار کر کے لائے تو ہر ایک کے بدلے سو اونٹ انعام میں ملیں گے۔ ایسے میں اپنی قوم بنی مدلج کی مجلس میں جو بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آگے بڑھا، ہمارے پاس آ کر کھڑا ہوا جبکہ ہم بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگا۔ اے سراقہ! میں نے ابھی چند لوگوں کو ساحل پر دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہیں۔ سراقہ نے کہا میں جان گیا کہ یہ وہی ہیں لیکن میں نے

فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَحَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الِالْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلَانِي إِلَّا أَنْ قَالَ أَخْفِ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيمٍ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان سے کہا کہ یہ وہ نہیں ہیں بلکہ انھیں تو میں نے دیکھا ہے کہ فلاں اور فلاں ابھی ابھی ہمارے سامنے گئے ہیں۔ اس کے بعد میں تھوڑی دیر تو مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر کھڑا ہوا اپنے گھر میں داخل ہوا اور اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ میرے گھوڑے کو فلاں ٹیلے کے پرے لے کر کھڑی رہے۔ پھر میں اپنا نیزہ لے کر گھر کے پیچھے سے نکلا اور نیزے کے پھل کے ساتھ زمین پر لکیر کھینچتا ہوا چلا اور اوپر والے سرے کو جھکایا ہوا تھا۔ پھر گھوڑے کے پاس آ کر اس پر سوار ہو گیا اور اپنی منزلِ مقصود تک جب پہنچنے کی غرض سے اسے سرپٹ دوڑایا، یہاں تک کہ میں ان کے نزدیک جا پہنچا۔ لیکن میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں اس سے گر پڑا۔ میں نے کھڑے ہو کر ترکش میں ہاتھ ڈالا اور تیروں سے فال نکالی کہ میں ان لوگوں کا کچھ بگاڑ سکوں گا یا نہیں۔ پس فال میری مرضی کے خلاف نکلی لیکن میں گھوڑے پر سوار ہو گیا اور فال کی بھی پرواہ نہ کی۔ جب گھوڑا مجھے ان کے نزدیک لے گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلاوت فرمانے کی آواز سنی اور آپ کسی جانب مطلقاً نہیں دیکھ رہے تھے جبکہ حضرت ابوبکر کی نظریں اکثر ادھر ادھر لگی ہوئی تھیں۔ اچانک میرے گھوڑے کی اگلی ٹانگیں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئیں اور میں گھوڑے سے گر پڑا۔ میں نے اپنے گھوڑے کو ڈانٹا تاکہ وہ آگے بڑھے، لیکن وہ اپنی اگلی ٹانگوں کو نہ نکال سکا۔ جب وہ اپنی ٹانگوں کے پھنس جانے کے باوجود سیدھا کھڑا ہوا تو ایسی گرد اڑی کہ آسمان تک پھیل گئی گویا کہ دھواں ہے۔ میں نے تیروں سے فال لی اور اس دفعہ بھی فال میری مرضی کے خلاف نکلی۔ پس میں نے ان حضرات سے امان مانگی۔ پس وہ ٹھہر گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ جب میرے ساتھ یہ گزری تو دل میں یہ خیال جم گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین عنقریب غالب ہو کر رہے گا۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ آپ کی قوم نے تو اوقات انعام مقرر کیا ہوا ہے اور لوگوں نے آپ کے متعلق جتنے بھی منصوبے بنائے

لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا تِجَارًا
قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ
وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوا
يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُونَهُ
حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا
أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوتِهِمْ أَوْفَى
رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ لِأَمْرٍ يَنْظُرُ
إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ
يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا مَعَاشِرَ
الْعَرَبِ هَذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ فَثَارَ
الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ
الْيَمِينِ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَ
ذَلِكَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ فَقَامَ
أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ
مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ
عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَبِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ
لَيْلَةً وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى
وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ
عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ

تھے وہ سارے عرض کر دئے۔ اس کے کھانے پینے کا جو سامان
میرے پاس تھا وہ پیش کر دیا لیکن آپ نے کچھ نہیں لیا اور دونوں
حضرات نے کچھ کہا ما سوائے اس کے کہ ہمارے متعلق کسی
کو کچھ نہ بتانا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے لیے امان لکھوا دیجئے
تو آپ نے عامر بن فہیرہ کو لکھنے کا حکم فرمایا اور اس نے چمڑے
کے ایک ٹکڑے پر امان لکھ دی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
چلے گئے۔ ابن شہاب نے حضرت عروہ بن زبیر کی زبانی بیان کیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زبیر ملے جو مسلمانوں کے ایک قافلہ
کے ساتھ شام سے تجارت کر کے آ رہے تھے۔ پس انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کو پہننے کے لیے سفید کپڑے دئے۔
مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ معظمہ سے
نکلنے کی خبر سن لی تھی۔ پس وہ روزانہ صبح کے وقت آپ کا استقبال کرنے
کے لیے مقام حرہ تک آتے۔ انتظار کرتے رہتے اور دوپہر گرم ہونے پر
واپس لوٹتے تھے۔ ایک روز جب وہ آپ کا طویل انتظار کر کے واپس
لوٹے اپنے گھروں میں پہنچے تو کسی ضرورت سے ایک یہودی کسی ٹیلے پر
چڑھا اور اس نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی
آ رہے ہیں، جو سفید کپڑوں میں ملبوس صاف نظر آ رہے تھے۔ پس یہودی
بے اختیار بلند آواز سے چلایا اے گروہ عرب! جن کا تم انتظار کر رہے تھے وہ
تو آ گئے۔ مسلمانوں نے اپنے ہتھیار لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا آگے بڑھ کر حرہ کے پیچھے استقبال کیا۔ آپ نے ان کے ساتھ دائیں
جانب کا راستہ اختیار فرمایا یہاں تک کہ بنی عمرو بن عوف میں جا اترے
یہ دوشنبہ یعنی پیر کا روز اور ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چپ چاپ بیٹھ گئے اور لوگوں سے مخاطب ہونے کے لیے حضرت
ابوبکر کھڑے رہے۔ پس انصار میں سے جو آتا جس نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی زیارت نہ کی ہوتی وہ حضرت ابوبکر کو سلام کرتا۔ یہاں تک کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ آ گئی تو حضرت ابوبکر نے آپ کے اوپر
اپنی چادر تان لی اور سایہ کیے کھڑے رہے تو لوگوں نے پہچانا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کون ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں دس
راتوں سے کچھ زیادہ عرصہ اقامت پذیر رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی

وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ مِرْبَدًا
لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَّسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي حَجْرِ
أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِيْنَ بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهٗ مَسْجِدًا
فَقَالَا لَا بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ بَنَاهُ
مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهٖ وَيَقُوْلُ وَهُوَ
يَنْقُلُ اللَّبِنَ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرَ هٰذَا
أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرُ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ
الْآخِرَهْ فَارْحَمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ فَتَمَثَّلَ
بِشِعْرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يُسَمَّ لِي قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ
غَيْرِ هٰذَا الْبَيْتِ۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ وَفَاطِمَةَ عَنْ
أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا صَنَعْتُ سُفْرَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ حِيْنَ أَرَادَا الْمَدِيْنَةَ
فَقُلْتُ لِأَبِي مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُهٗ إِلَّا نِطَاقِي
قَالَ فَشُقِّيْهِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّيْتُ ذَاتَ
النِّطَاقَيْنِ۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ تَبِعَهٗ سُرَاقَةُ بْنُ
مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلَا

جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے یعنی مسجد قبا اور اسی میں رسول اللہ نماز
ادا فرماتے رہے۔ پھر آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ آپ کے ساتھ چل
رہے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ اس جگہ پہنچے جہاں مدینہ منورہ میں
مسجد نبوی ہے اور جس میں آج مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ اس جگہ کھجوریں
سکھایا جاتا تھا اور وہ اسعد بن زرارہ کے دو یتیم بچوں یعنی سہل اور سہیل
کی تھی۔ جب آپ کی اونٹنی اس جگہ بیٹھ گئی تو رسول اللہ نے فرمایا کہ انشاء اللہ
ہم اس جگہ کو ٹھہرا کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مفت لینے
سے انکار کیا اور انہیں قیمت ادا فرمائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مسجد کی بنیاد رکھی اور آپ بھی مسلمانوں کے ساتھ اینٹیں اٹھا
اٹھا کر لاتے تھے اور کہتے تھے۔ اے رب! یہ خیبر کا بوجھ اٹھانا
نہیں بلکہ یہ تو نیکی اور پاکیزگی ہے۔ نیز یہ بھی کہا۔ اے اللہ!
اجر تو آخرت کا اجر ہے۔ پس انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔ پھر کسی
مسلمان (حضرت عبداللہ بن رواحہ) کا آپ نے ایک شعر پڑھا۔ ابن
شہاب نے کہا ہے کہ احادیث میں ہمیں یہ خبر نہیں ملی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شعر کے علاوہ کوئی اور
شعر پورا پڑھا ہو۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے لیے کھانا تیار کیا جبکہ
آپ نے مدینہ منورہ جانے کا ارادہ فرمایا۔ فرمایا۔ میں نے اپنے
والد ماجد سے عرض کی کہ مجھے توشہ دان کا منہ باندھنے کے
لیے اپنے کمربند کے سوا اور کوئی چیز مل نہیں رہی ہے۔ فرمایا
اسی کو پھاڑ دو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو میرا نام ذات
النطاقین یعنی دو کمربند والی پڑ گیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے تو سراقہ
بن جعشم نے آپ کا پیچھا کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف
دعا کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ عرض گزار ہوا کہ آپ اللہ
تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے، میں آپ کو کوئی ضرر نہیں پہنچاؤں گا۔
پس آپ نے اس کے لیے دعا کی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

[illegible]

أَمَرْتُ لَهُ فَدَعَالَهُ قَالَ فَعَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيْهِ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ

۱۰۹۰ ـ حَدَّثَنِيْ زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ. تَابَعَهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى

۱۰۹۱ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيْقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۹۲ ـ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ وَأَبُوْ بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ وَنَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌّ لَا يُعْرَفُ قَالَ فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُوْلُ

وسلم کو پیاس محسوس ہوئی تو آپ کا گزر جب ایک چرواہے کے پاس سے ہوا۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ میں نے ایک برتن لے کر اس میں دودھ نکالا اور آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اتنا دودھ نوش فرمایا۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عبداللہ بن زبیر میرے پیٹ میں تھے۔ جب میں نے ہجرت کی تو پورے دنوں تھی۔ میں مدینہ منورہ میں پہنچی اور قباء میں ٹھہری تو قباء کے اندر بچے کی ولادت ہوئی۔ میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئی اور بچے کو آپ کی گود میں دے دیا۔ آپ نے اس کے لیے دعا کی اور ایک کھجور چبا کر بچے کے منہ میں ڈالی۔ چنانچہ یہ پہلی چیز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن عبداللہ کے پیٹ میں گیا۔ اس کے بعد آپ نے چبائی ہوئی کھجور اس کے منہ میں رکھی اور اس کے لیے دعائے برکت کی۔ یہ پہلا بچہ ہے جو دارالاسلام میں پیدا ہوا۔ اسی طرح خالد بن مخلد، علی بن مسہر، ہشام، عروہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تو یہ حاملہ تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سب سے پہلا بچہ جو دارالاسلام میں پیدا ہوا وہ عبداللہ بن زبیر ہے۔ اسے بارگاہ نبوت میں لایا گیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کھجور لے کر چبائی اور اسے عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس جو چیز عبداللہ کے پیٹ میں سب سے پہلے گئی وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے تو آپ حضرت ابوبکر سے آگے تھے۔ پس حضرت ابوبکر کی مثال اس بوڑھے جیسی تھی جس کو ہر کوئی جانتا ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نوجوان کی طرح تھے جو زیادہ متعارف نہ ہو۔ پس جو آدمی بھی ملتا تھا وہ حضرت ابوبکر سے پوچھتا کہ

يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُولُ هٰذَا الرَّجُلُ يَهْدِيْنِي السَّبِيْلَ قَالَ فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيْقَ وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيْلَ الْخَيْرِ فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اصْرَعْهُ فَصَرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مُرْنِي بِمَ شِئْتَ قَالَ فَقِفْ مَكَانَكَ لَا تَتْرُكَنَّ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَهُ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاؤُوا إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِمَا وَقَالُوا ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَحَفُّوْا دُوْنَهُمَا بِالسِّلَاحِ فَقِيْلَ فِي الْمَدِيْنَةِ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْرَفُوْا يَنْظُرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ فَأَقْبَلَ يَسِيْرُ حَتّٰى نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوْبَ فَإِنَّهُ لَيُحَدِّثُ أَهْلَهُ إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ فِي نَخْلٍ لِأَهْلِهِ يَخْتَرِفُ لَهُمْ فَعَجِلَ أَنْ يَضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيْهَا فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ بُيُوْتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ فَقَالَ أَبُو أَيُّوْبَ أَنَا

اور یہ آپ کے آگے کون ہے؟ وہ جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ بتانے والا ہے۔ پوچھنے والا اس سے یہی سمجھتا کہ راستہ بتانے والا لیکن ان کی مراد یہی ہوتی تھی کہ یہ مجھے بھلائی کا راستہ بتانے والے ہیں۔ جب حضرت ابوبکر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک سوار نظر آیا جو نزدیک آ چکا تھا۔ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ یہ سوار ہمارے نزدیک آ پہنچا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف توجہ فرمائی اور دعا کی کہ اے اللہ! اسے گرا دے۔ گھوڑے نے اسے گرا دیا اور کھڑا ہو کر ہنہنانے لگا۔ پھر وہ عرض گزار ہوا اے نبی اللہ! اس خادم کو جو چاہیں حکم فرمائیں۔ فرمایا تم اپنے گھر ہی رہو اور ہماری جانب کسی کو نہ آنے دینا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ صبح کو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور شام کو آپ کا دلی خیر خواہ ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حرہ کے مقام پر اترے اور آپ نے انصار کو بلایا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دونوں حضرات کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔ پھر وہ عرض گزار ہوئے کہ آپ دونوں حضرات مطمئن ہو کر سوار ہو جائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر دونوں سوار ہو گئے اور انصار مسلح ہو کر آپ کے ساتھ ہو گئے۔ مدینہ منورہ کے اندر یہی آواز گونج رہی تھی کہ نبی اللہ تشریف لے آئے، نبی اللہ کی تشریف آوری ہو گئی۔ لوگ اونچے مقامات پر چڑھ کر دیکھتے اور یہی کہتے کہ نبی اللہ نے قدم رنجہ فرمایا، نبی اللہ تشریف لے آئے۔ آپ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابو ایوب کے مکان پر جا کر اتر گئے۔ جب آپ اس مکان میں گھر والوں سے مصروف گفتگو تھے تو عبداللہ بن سلام نے بھی اس تشریف آوری کی خبر سنی۔ وہ اس وقت اپنے گھر والوں کے باغ میں کھجوریں توڑ رہے تھے۔ وہ توڑی ہوئی کھجوریں اپنے ساتھ لیے آئے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتیں سنیں اور پھر اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے ساتھیوں میں سے کس کا گھر قریب ہے؟ حضرت ابوایوب عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! یہ میرا گھر ہے اور یہ

الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ فَقَالَ إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُولُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ.

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ وَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ

کہا گیا کہ یہ بھی تو مہاجرین سے ہیں پھر ان کا وظیفہ چار ہزار درہم سالانہ سے کیوں گھٹایا گیا؟ فرمایا کہ اس نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی تھی لہٰذا یہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتا جنہوں نے تنہا ہجرت کی تھی۔

محمد بن کثیر، سفیان، اعمش، ابو وائل، حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی اور ہمارا مقصد صرف رضائے الٰہی تھا لہٰذا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو اس دنیا سے چلے گئے اور اپنے اجر میں سے یہاں کچھ بھی نہ چکھا۔ ایسے حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیر ہیں جنہوں نے غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کیا۔ پس ان کے کفن کے لیے ہمیں ماسوائے ایک کمبل کے اور کچھ بھی نہ ملا۔ جب اس کمبل سے ہم ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ان کا سر چھپا دیا جائے اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دی۔ جبکہ ہم میں سے وہ حضرات بھی ہیں جن کے دنیا میں ہی پھل پک گئے اور وہ ان سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر نے دریافت کیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد ماجد نے آپ کے والد ماجد سے کیا کہا تھا؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ کہنے لگے کہ میرے ابا جان نے آپ کے ابا جان سے کہا تھا کہ اے ابو موسیٰ! کیا آپ کو یہ بات مسرور نہیں کرتی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے مسلمان ہوئے، آپ کے ساتھ ہجرت کی، آپ کے ساتھ رہ کر جہاد کیا اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے سامنے کیے وہ قائم رہیں اور جتنے عمل ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابری کی سطح پر چھٹکارے

نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذٰلِكَ فَقَالَ أَبِي لٰكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي.

۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ. قَالَ وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ.

۱۹۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ ابْتَاعَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ

نجات ہو جائے یعنی ثواب یا عذاب کچھ نہ ملے۔ تو آپ کے والد محترم نے میرے والد محترم سے کہا۔ خدا کی قسم ایسا نہ ہو کیونکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیا، نمازیں پڑھیں روزے رکھے اور بہت سے نیکی کے کام کیے اور کتنے ہی افراد ہمارے ہاتھوں دولت اسلام سے مالا مال ہوئے، لہٰذا ہمیں اس کے اجر کی امید ہے۔ پس میرے والد محترم نے کہا:۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں عمر کی جان ہے، میں تو یہی پسند کرتا ہوں کہ ہمارے عمل تو قائم رہیں اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابری کی سطح پر ہی نجات ہو جائے۔ پس میں نے جواب دیا کہ بے شک آپ کے والد ماجد میرے والد ماجد سے بہتر ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے جب یہ کہا جاتا کہ آپ نے اپنے والد ماجد سے پہلے ہجرت کی تھی تو وہ ناراض ہو جاتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت عمر ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ آرام فرما تھے، لہٰذا ہم واپس اپنے گھر کو لوٹ آئے۔ پھر حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا کہ جا کر دیکھو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے ہیں؟ پس میں گیا اور جب اندر داخل ہوا تو میں نے آپ سے بیعت کی اور اس کے بعد حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا کہ آپ بیدار ہو چکے ہیں۔ پھر ہم بڑی تیزی کے ساتھ آپ کی جانب روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بیعت کی اور پھر میں نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے حضرت عازب سے ایک پالان خریدا۔ پس میں اسے اٹھا کر آپ کے ساتھ لے چلا۔ پس حضرت عازب نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر ہجرت کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ لوگ ہماری تلاش میں تھے۔ لہٰذا ہم غار سے رات کے وقت

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْثَثْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِّنْ ظِلٍّ قَالَ فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَّعِيْ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِيْ غُنَيْمَةٍ يُرِيْدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِيْ أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ أَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهِ فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ وَمَعِيْ إِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأْتُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِيْ إِثْرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ عَلٰى أَهْلِهِ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمّٰى فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ.

نکلے اور ایک رات دن برابر چلتے رہے یہاں تک کہ دوپہر کا وقت ہو گیا تو ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا تو ہم اس کے پاس آئے اور اس کا تھوڑا سا سایہ تھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پوستین بچھا دیا جو میرے پاس تھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر لیٹ گئے۔ میں ادھر ادھر دیکھنے کیلئے نکلا تو ایک چرواہا نظر آیا۔ جو سامنے سے آ رہا تھا اور ہماری طرح اسے بھی اس پتھر کے سایہ کی ضرورت تھی میں نے اس سے پوچھا کہ تو کس کا غلام ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں کا۔ میں نے پوچھا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا تو دودھ دوہ سکتا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر اس نے ریوڑ میں سے ایک بکری پکڑی۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھن صاف کر لو۔ پھر اس نے ایک برتن میں دودھ نکالا۔ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ایک چھاگل تھی جس میں پانی تھا اور اس کا منہ کپڑے سے باندھا ہوا تھا پس میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ڈالا جس سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر کے میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! نوش فرمائیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتنا دودھ نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر ہم چل پڑے اور تلاش کرنے والے سرگرداں پھر رہے تھے۔ حضرت براء فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر کے ساتھ ان کے دولت خانے میں پہنچا تو ان کی صاحبزادی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی تھیں۔ انہیں بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان کے والد محترم نے ان کا منہ چوما اور دریافت فرمایا کہ اے میری ننھی منی بیٹیا! تیرا کیا حال ہے؟

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَقَالَ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتَّى قَنَأَ لَوْنُهَا.

علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں جلوہ فرمایا تو آپ کے ساتھیوں میں سے سیاہ و سفید بالوں والا حضرت ابوبکر کے سوا اور کوئی نہ تھا اور انہوں نے وسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا۔
دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ کے اصحاب میں حضرت ابوبکر سب سے سن رسیدہ تھے۔ انہوں نے اپنی ریش مبارک پر مہندی لگا کر وسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا جس کے باعث اس کا رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هَذِهِ الْقَصِيدَةَ رَثَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ ؎

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الشِّيزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ
وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ
تُحَيِّي بِالسَّلَامَةِ أُمُّ بَكْرٍ
وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامِ
يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے قبیلہ کلب کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام ام بکر تھا۔ ہجرت کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر نے اسے طلاق دے دی تھی اور اس کے بعد اس کے چچازاد بھائی نے اس سے نکاح کر لیا تھا۔ یہی وہ شاعر ہے جس نے کفار قریش کے مرثیے میں یہ شعر کہے تھے

وہ کیسے بدر کے ہنگام تھے نادر پیالے
سجے قیمتی سے تھے کوہان اونٹوں کے نرالے
گڑھے میں دفن ہو کر رہ گئی ان کی امارت
شراب اور رقص پر تھے رنگ جو مرنے والے
ہوا یہ قول ام بکر کے کام و دہن سے
ہے کیا اب خاک جینا مٹ گئے جب سب جیالے
یہ کہتا ہے نبی ہم سے کہ ہم مر کر جئیں گے
عجب ہے، کون سے جو ہڈیوں میں جان ڈالے

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا. قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ اثْنَانِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا.

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُوْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.

بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِيْنَةَ.

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

وسلم کے ساتھ تھا۔ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کافروں کے قدم نظر آنے لگے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے نبی اللہ! اگر انہوں نے نیچے جھانک کر دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ فرمایا اے ابوبکر! خاموش رہو کیونکہ ہم دونوں کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے ہجرت کے متعلق پوچھنے لگا۔ فرمایا: تجھ پر افسوس، یہ کام بڑا مشکل ہے۔ پھر فرمایا اچھا بتا، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔ دریافت فرمایا، کیا ان سے خیرات دیتا ہے؟ عرض گزار ہوا، ہاں۔ پوچھا، کیا ان کا دودھ بھی خیرات کرتا ہے؟ جواب اثبات میں دیا۔ پھر فرمایا کہ پانی پلانے کے دن بھی مسکینوں میں دودھ بانٹتا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تو چاہے سمندر پار جا کر عمل کر لیکن تیری نیکیوں میں سے اللہ تعالے ذرا بھی کمی نہیں فرمائے گا۔

رسول خدا کی اصحاب سمیت مدینہ منورہ میں جلوہ گری

حضرت براء رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ہمارے پاس سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم آئے پھر حضرت عمار بن یاسر اور حضرت بلال آئے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَتْ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

ہیں کہ سب سے پہلے مدینہ منورہ میں ہمارے پاس جو آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے۔ پھر حضرت بلال، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمار بن یاسر آئے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب آئے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیس اصحاب کو ساتھ لائے تھے۔ پھر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنی خوشی مناتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جتنی خوشی انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ہوئی۔ یہاں تک کہ لونڈیاں بھی یہی کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں طوال مفصل کی سورتوں میں سے سبح اسم ربک الاعلیٰ سورت پڑھ چکا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال کو بخار آنے لگا۔ میں دونوں حضرات کے پاس جاتی اور پوچھتی، ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے ہیں؟ وہ فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکر کو بخار چڑھتا تو یہ شعر پڑھتے۔ ؎

ہوتا ہے شاد آدمی اہل و عیال سے
حالانکہ موت ہے قریب اس کے نعال سے

اور حضرت بلال کا جب بخار اترتا تو بلند آواز سے یہ شعر پڑھنے لگتے۔ ؎

کاش کہ میں اپنی وادی میں گزاروں ایک شب
ہو نباتات جلیل اذخر کا نظارہ عجیب

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَاٰمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ. تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى فِي اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

کیا گذر ہوگا مرا آب مجنہ پر کبھی !
کیا طفیل و شامہ کی ہوگی زیارت پھر کبھی اب

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ صورت حال عرض کی۔ آپ نے دعا مانگی۔ اے اللہ! مدینے کی ہمیں ایسی محبت عطا فرما جیسی ہمیں مکے سے محبت بخشی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کی ہوا کو ہمارے لیے صحت بخش بنا اس کے صاع اور مد (پیمانوں) میں برکت دے اور

عبید اللہ بن عدی بن خیار فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰے عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالٰے نے حضرت محمد صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو سچا دین دے کر مبعوث فرمایا اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات مانی اور اس چیز پر ایمان لایا جس کے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے تھے، پھر میں نے دو مرتبہ ہجرت کی اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف نصیب ہوا اور میں نے آپ سے بیعت کی۔ پس خدا کی قسم، نہ میں نے کبھی آپ کی نافرمانی کی نہ کبھی آپ کو دھوکا دیا، یہاں تک کہ آپ کو اللہ تعالٰے نے اپنے پاس بلا لیا۔ اسحاق کلبی نے بھی زہری سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اپنے گھر والوں کی جانب واپس لوٹے جبکہ منیٰ میں اقامت پذیر تھے۔ یہ حضرت عمر کے دور خلافت میں ان کا آخری حج تھا۔ پس میں انہیں مل گیا تو حضرت عبد الرحمان نے فرمایا کہ میں نے ان (حضرت عمر) سے کہا تھا کہ اے امیر المومنین! یہ حج کا موسم ہے، اس موقع پر ہر قسم کے لوگ جمع ہیں، لہٰذا میری رائے

إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاعَ النَّاسِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَأَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ۔

یہ ہے کہ یہاں کے بجائے آپ مدینہ منورہ میں لوگوں سے خطاب فرمانا، کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں آپ کو اہل فقہ (دین کی سمجھ رکھنے والے) اور قوم کے معزز افراد اور سمجھ دار لوگ مل جائیں گے۔ حضرت عمر نے جواباً فرمایا کہ بہت خوب۔ میں مدینہ منورہ ہی جاکر لوگوں سے خطاب کرنے کھڑا ہوں گا۔

١١٠٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكَى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتَّى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَا أَدْرِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ۔ قَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللَّهِ الْيَقِينُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَمَا أَدْرِي وَاللَّهِ وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ قَالَتْ فَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ فَنِمْتُ فَأُرِيتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذَلِكِ عَمَلُهُ۔

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت اپنی والدہ حضرت ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو ایک انصاری عورت تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، روایت کرتے ہیں کہ جب انصار نے مہاجرین کو آباد کرنے کی غرض سے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعون میرے حصے میں آئے۔ حضرت ام العلاء فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان میرے پاس آکر بیمار ہوگئے۔ اگرچہ میں نے ان کی خوب دیکھ بھال کی لیکن ان کا انتقال ہوگیا۔ ہم نے انہیں کفن پہنا دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے کہا۔ اے ابو سائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کرم فرمایا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ قربان، میں تو نہیں جانتی لیکن ان پر کرم نہ ہوا تو اور کس پر ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا تو وقت آگیا اور بھروسہ اللہ پر ہے اور خدا کی قسم، میں ان کے متعلق بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہو کر خود نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ خدا کی قسم، میں آج کے بعد کسی انسان کی پاکیزگی بیان نہیں کروں گی۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے ان کلمات کا بڑا افسوس ہوا۔ جب میں سو گئی تو مجھے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون کی ایک نہر نظر آئی جو جاری تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر یہ خواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ان کا عمل ہے۔

١١٠٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ۔

ہیں کہ جنگ بُعاث کے دن کو اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے ہی مقرر فرما دیا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو اہل مدینہ کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے اور یہی بات ان کے اسلام میں داخل ہونے کا سبب بنی۔

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَإِنَّ عِيدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز حضرت ابوبکر میرے گھر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے۔ اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں ایسے اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بُعاث میں پڑھے تھے۔ حضرت ابوبکر نے دو مرتبہ فرمایا: یہ شیطانی گانا! پس نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوبکر! انہیں رہنے دو۔ بے شک ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور ان کی عید کا دن آج ہے۔

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں اترے یعنی اس قبیلے میں جس کو بنو عمرو بن عوف کہتے ہیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ آپ ان کے پاس چودہ روز اقامت پذیر رہے۔ پھر آپ نے بنو نجار کے گروہ کو بلایا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ مسلح ہو کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر جلوہ افروز ہیں اور آپ کے پیچھے حضرت ابوبکر کی سواری ہے اور آپ کے چاروں طرف بنی نجار کے افراد ہیں۔ یہاں تک کہ آپ حضرت ابو ایوب کے مکان کے سامنے اتر گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ جہاں نماز کا وقت ہوتا آپ اسی جگہ نماز پڑھ لیتے، یہاں تک کہ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز

حيث أدركته الصلوة ويصلي في مرابض الغنم قال ثم إنه أمر ببناء المسجد فأرسل إلى ملإ بني النجار فجاءوا فقال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا فقالوا لا والله لا نطلب ثمنه إلا إلى الله قال فكان فيه ما أقول لكم كانت فيه قبور المشركين وكانت فيه خرب وكان فيه نخل فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبور المشركين فنبشت وبالخرب فسويت وبالنخل فقطع قال فصفوا النخل قبلة المسجد قال وجعلوا عضادتيه حجارة قال جعلوا ينقلون ذاك الصخر وهم يرتجزون ورسول الله صلى الله عليه وسلم معهم يقولون اللهم إنه لا خير إلا خير الآخره فانصر الأنصار والمهاجره.

ادا کر لی جاتی۔ پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا اور بنی نجار کی جماعت کو بلایا۔ جب وہ حاضر ہو گئے تو فرمایا اے بنی نجار! تم اپنا باغ مجھے بیچ دو۔ وہ عرض گزار ہوئے۔ خدا کی قسم ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے مگر اللہ تعالیٰ سے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بتاتا ہوں کہ وہاں کیا چیزیں تھیں۔ وہاں مشرکین کی قبریں تھیں ویران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے مشرکین کی قبریں تو کھود دی گئیں۔ ویرانے کو ہموار کروا دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیے گئے۔ پھر مسجد سے قبلہ کی جانب ایک قطار میں درختوں کی لکڑیاں رکھ دی گئیں اور دروازے کی جگہ پتھر لگا دیے گئے۔ پس لوگ پتھر اٹھا کر لاتے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان کے شریک تھے آپ کی زبان مبارک پر یہ تھا: اے اللہ! بھلائی نہیں مگر آخرت کی بھلائی پس انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔

باب إقامة المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه.

فریضۂ حج ادا کرنے کے بعد مہاجرین کا مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا۔

١١١٢ - حدثني إبراهيم بن حمزة حدثنا حاتم عن عبد الرحمن بن حميد الزهري قال سمعت عمر بن عبد العزيز يسأل السائب ابن أخت النمر ما سمعت في سكنى مكة قال سمعت العلاء بن الحضرمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث للمهاجرين بعد الصدر.

عبدالرحمان بن حمید الزہری فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن اخت النمر سے دریافت کرتے ہوئے سنا کہ مکہ مکرمہ میں حج کے بعد ٹھہرنے کے بارے میں آپ نے کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت علاء بن حضرمی سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہاجر کے لیے منیٰ سے لوٹنے کے بعد مکہ مکرمہ میں صرف تین روز ٹھہرنا درست ہے۔

باب

اسلامی سن واقعۂ ہجرت سے شمار کیا جاتا ہے

١١١٣ - حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا عبد العزيز عن أبيه عن سهل بن سعد قال ما عدوا من مبعث النبي صلى الله عليه وسلم ولا من وفاته ما عدوا إلا من مقدمه المدينة.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلامی تاریخ نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے شمار کی گئی اور نہ آپ کی وفات سے بلکہ آپ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری سے اسے شمار کیا جاتا ہے۔

١١١٤ - حدثنا مسدد حدثنا يزيد بن زريع

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْأُوْلٰى تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ۔

پہلے ہر نماز کی دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو چار رکعتیں فرض فرما دی گئیں اور سفر کی نماز اپنی پہلی حالت پر رہی۔ عبدالرزاق نے بھی معمر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَمَرْثِيَتِهِ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ۔

شمع رسالت کی اپنے پروانوں کے لیے دعائے مغفرت

١١٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَأَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قَالَ فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ الثُّلُثُ يَا سَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا آجَرَكَ اللّٰهُ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ حجۃ الوداع کے سال میں (مکہ مکرمہ میں) ایسا بیمار پڑا کہ موت کا سایہ میرے اوپر منڈلانے لگا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری تکلیف کس حد کو پہنچ گئی ہے یہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے کافی مال عطا فرمایا ہے اور ایک لڑکی کے سوا میرا وارث کوئی نہیں۔ کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ عرض گزار ہوئے۔ کیا آدھے کی کروں؟ فرمایا نہیں۔ فرمایا اے سعد! تہائی کی وصیت کرو اور تہائی بھی اگرچہ زیادہ ہے۔ تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔ احمد بن یونس نے ابراہیم سے یہ بھی روایت کی ہے کہ تم اپنی اولاد کو چھوڑ جاؤ اور جو کچھ تم رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرو گے اس کا اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی۔ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ فرمایا تم پیچھے رہ کر یہاں نہیں رہو گے اور جو کوئی رضائے الٰہی کے لیے کام کرے تو اس کے درجات میں اضافہ ہوتا ہے اور رفعت ملتی ہے اور شاید تم مدتوں زندہ رہو کہ تمہارے ذریعے بہت سے لوگوں کا فائدہ ہو اور کتنے ہی افراد کو نقصان پہنچے۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت

تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ وَلٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ۔

کو قبول فرما اور انہیں ان کی ایڑیوں پر واپس نہ لوٹا۔ لیکن قابلِ افسوس حضرت سعد بن خولہ ہیں، جن کی وفات مکہ مکرمہ میں واقع ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے انتقال کا ملال ہی رہا ـــــ دوسری روایت میں ہے کہ انہیں پیچھے چھوڑنے کا ملال رہا۔

بَابُ كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ۔

رسولِ خدا نے اپنے اصحاب میں کس طرح اخوت قائم فرمائی

حضرت عبدالرحمان بن عوف فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمائی ـــ حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رسولِ خدا نے حضرت سلمان اور حضرت ابوالدرداء کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم فرمایا۔

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِي عَلَى السُّوقِ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا سُقْتَ فِيهَا فَقَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخات قائم فرمائی تو انھوں نے ان سے اپنا نصف مال اور بیویاں بانٹ لینے کے لیے کہا تو حضرت عبدالرحمٰن کہنے لگے:۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال و منال میں برکت دے مجھے تو آپ بازار کے متعلق بتا دیں۔ چنانچہ انھوں نے کوئی چیز بیچ کر نفع میں کچھ پنیر اور گھی کما لیا۔ کچھ دنوں کے بعد انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے اوپر زردی کا کچھ اثر نظر آرہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے عبدالرحمٰن! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے:۔ یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔ دریافت فرمایا: مہر کتنا دیا؟ عرض کی ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ فرمایا۔ اب ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری میسر آسکے۔

باب ۳۶۵

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جا کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو عبداللہ بن سلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيْهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ بِهِ جِبْرِيْلُ آنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوْتِ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّيْ قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوْا بِإِسْلَامِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوْهُ قَالَ هٰذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

کہ کچھ پوچھیں۔ انھوں نے عرض کی کہ میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں پوچھتا ہوں جنھیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ (۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی (۲) اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا (۳) بچہ کبھی باپ کی شکل پر اور کبھی ماں کی صورت پہ کیوں ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے ابھی بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے کہ وہ تو فرشتوں میں سے یہود کے دشمن ہیں۔ بہر حال آپ نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے گھیر کر مغرب کو لے جائے گی۔ اور وہ کھانا جس کو جنتی لوگ سب سے پہلے کھائیں گے مچھلی کی کلیجی کا زائد حصہ ہوگا۔ رہی بچے والی بات تو جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو بچہ مرد کی شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب رہے تو بچہ عورت کی شکل پر ہوتا ہے۔ ان نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہود بڑی فتنہ انگیز قوم ہے، پس آپ ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیے اس سے پہلے کہ انھیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہو۔ پس یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارے اندر عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے وہ ہم میں بہترین آدمی کا بیٹا ہے نیز ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل آدمی کا بیٹا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو پھر! کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھے۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا اور انھوں نے یہی جواب دیا۔ تو حضرت عبداللہ باہر نکل آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ کہنے لگے، یہ ہم میں بدترین ہے اور بدترین کا

١١١٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ لِي دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللهِ أَيَصْلُحُ هٰذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهُ. وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقَالَ نَسِيئَةً إِلَى الْمَوْسِمِ أَوِ الْحَجِّ.

عبدالرحمٰن بن مطعم فرماتے ہیں کہ میرے ایک ساجھی نے بازار میں چند چیزیں ادھار فروخت کیں تو میں نے تعجب سے پوچھا کہ کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تعجب کی کیا بات ہے بلکہ خدا کی قسم ہم تو ہمیشہ بازار میں ایسا کرتے رہے لیکن کوئی معترض نہ ہوا۔ پھر میں نے حضرت براء بن عازب سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم اسی طرح خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ جو لین دین ہاتھوں ہاتھ ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ایسی خرید و فروخت ادھار جائز نہیں ہے، مزید آپ حضرت زید بن ارقم سے بھی دریافت کر لیں کیونکہ وہ ہمارے درمیان بہت بڑے تاجر ہیں، مگر انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ سفیان نے کئی مرتبہ فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو تشریف آوری سے مشرف فرمایا تو ہم یہ تجارت کیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ موسم حج کی ادھار پر۔

بَابُ إِتْيَانِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

هَادُوا صَارُوا يَهُودَ وَأَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ

رسولِ خدا کی خدمت میں یہود کا آنا۔

یعنی جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے۔ هَادُوا سے یہودی ہونا مراد ہے۔ هُدْنَا یعنی ہم نے توبہ کی۔ هَائِدٌ سے توبہ کرنے والا مراد ہے۔

١١١٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَآمَنَ بِي الْيَهُودُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھ پر دس یہودی بھی ایمان لے آتے تو یقیناً سارے یہودی مسلمان ہو جاتے۔

١١٢٠ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغُدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ

أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَإِذَا أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ يُعَظِّمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْفَرَ اللهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ۔

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ۔

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشورہ کی تعظیم کرتے اور اس کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس روزے کے زیادہ حق دار ہیں لہٰذا آپ نے یہ روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورے کا روزہ رکھتے دیکھا اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس روز حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے فرعون پر غالب کیا تھا۔ لہٰذا اس کی تعظیم کرتے ہوئے ہم اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے نسبت ہم حضرت موسیٰ سے زیادہ قریب ہیں پھر آپ نے اس کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیسوئے مبارک میں مانگ نہیں نکالا کرتے تھے لیکن مشرکین نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب بھی مانگ نہیں نکالتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس کام کا حکم نہ فرمایا جاتا اس میں اہل کتاب کی موافقت پسند تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی مانگ نکالنے لگے تھے۔

۱۱۲۳- حَدَّثَنِیْ زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هُمْ اَهْلُ الْکِتٰبِ جَزَّؤُہُ اَجْزَآءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِہٖ وَکَفَرُوْا بِبَعْضِہٖ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے توریت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے تھے۔ ایک حصے پر ایمان لانا دوسرے کے ساتھ کفر کرنا ان کا معمول تھا۔

بَابُ اِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی کا اسلام قبول کرنا

۱۱۲۴- حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِیْقٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ اَبِیْ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ اَنَّہٗ تَدَاوَلَہٗ بِضْعَۃَ عَشَرَ مِنْ رَبٍّ اِلٰی رَبٍّ.

حسن بن شقیق، معتمر، ان کے والد، ابوعثمان، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دس سے زیادہ مالکوں کے قبضے میں یکے بعد دیگرے بکتے رہے تھے۔

۱۱۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ اَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ.

محمد بن یوسف، سفیان، عوف، ابوعثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رام ہرمز کا رہنے والا ہوں۔

۱۱۲۶- حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِکٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتْرَۃٌ بَیْنَ عِیْسٰی وَمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِتُّمِائَۃِ سَنَۃٍ.

حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابوعوانہ، عاصم الاحول، ابوعثمان، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ زمانۂ فترت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کا عرصہ ہے اس کی مدت چھ سو سال ہے۔

بفضلہ تعالیٰ پندرھواں پارہ ختم ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پارہ ــــ ۱۶

كِتَابُ الْمَغَازِي

غزوات کا بیان

بَابُ غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ أَوِ الْعُسَيْرَةِ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ أَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْوَاءَ ثُمَّ بُوَاطَ ثُمَّ الْعُشَيْرَةَ

۱۱۲۷ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرَةُ فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ الْعُشَيْرَةُ.

غزوہ عشیرہ یا عسیرہ

ابن اسحاق کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے ابواء پھر بواط اور پھر عشیرہ کا غزوہ فرمایا۔

ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے غزوے فرمائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ انیس۔ میں نے پوچھا کہ ان کے ہمراہ آپ نے کتنے غزوات میں شرکت کی۔ جواب دیا سترہ میں۔ میں نے دریافت کیا کہ پہلا غزوہ کون سا ہے؟ عسیرہ یا عشیرہ۔ جب میں نے قتادہ سے ذکر کیا تو جواب دیا عشیرہ۔

☆ بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقْتَلُ بِبَدْرٍ.

۱۱۲۸ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ صَدِيقًا لِأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ نَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُعْتَمِرًا فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لِأُمَيَّةَ انْظُرْ لِي سَاعَةَ خَلْوَةٍ لَعَلِّي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَلَقِيَهُمَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَنْ هَذَا مَعَكَ فَقَالَ هَذَا سَعْدٌ.

مقتولین بدر کا ذکر زبان رسالت سے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کی امیہ بن خلف سے دوستی تھی۔ امیہ جب مدینہ منورہ آتا تو حضرت سعد کے پاس ٹھہرتا اور حضرت سعد جب مکہ مکرمہ جاتے تو امیہ کے پاس قیام فرماتے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حضرت سعد عمرہ کرنے گئے اور جب مکہ مکرمہ میں امیہ کے پاس ٹھہرے تو انہوں نے امیہ سے فرمایا مجھے تنہائی کا ایسا وقت بتا کہ بیت اللہ کا طواف کر سکوں۔ تو یہ اس کے ساتھ دوپہر کے وقت نکلے۔ تو ان دونوں کو ابوجہل مل گیا اور کہنے لگا۔ اے ابو صفوان! یہ تمہارے ساتھ کون ہے۔ امیہ نے جواب دیا کہ یہ سعد ہیں۔ پس ابوجہل نے حضرت سعد سے کہا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بڑے اطمینان سے مکہ مکرمہ میں طواف کر رہے ہو اور تم لوگوں نے دین سے پھرنے والوں کو پناہ دے رکھی ہے جبکہ تمہارا یہ خیال ہے کہ تم ان کی مدد اور اعانت کر رہے ہو۔ خدا کی قسم اگر تمہارے ساتھ ابو صفوان (امیہ) نہ ہوتے تو تم

فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ أَلَا أَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا وَقَدْ أَوَيْتُمُ الصُّبَاةَ وَزَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ تَنْصُرُونَهُمْ وَتُعِينُونَهُمْ أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنَّكَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمًا فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ وَرَفَعَ صَوْتَهُ عَلَيْهِ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي هَذَا لَأَمْنَعَنَّكَ مَا هُوَ أَشَدُّ عَلَيْكَ مِنْهُ طَرِيقَكَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ أُمَيَّةُ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ سَعْدٌ دَعْنَا عَنْكَ يَا أُمَيَّةُ فَوَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُمْ قَاتِلُوكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَفَزِعَ لِذَلِكَ أُمَيَّةُ فَزَعًا شَدِيدًا فَلَمَّا رَجَعَ أُمَيَّةُ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ يَا أُمَّ صَفْوَانَ أَلَمْ تَرَيْ مَا قَالَ لِي سَعْدٌ قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِيَّ فَقُلْتُ لَهُ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَقَالَ أُمَيَّةُ وَاللَّهِ لَا أَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَنْفَرَ أَبُو جَهْلٍ النَّاسَ قَالَ أَدْرِكُوا عِيرَكُمْ فَكَرِهَ أُمَيَّةُ أَنْ يَخْرُجَ فَأَتَاهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي تَخَلَّفُوا مَعَكَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ أَبُو جَهْلٍ حَتَّى قَالَ أَمَّا إِذْ غَلَبْتَنِي فَوَاللَّهِ لَأَشْتَرِيَنَّ أَجْوَدَ بَعِيرٍ بِمَكَّةَ ثُمَّ قَالَ أُمَيَّةُ يَا أُمَّ صَفْوَانَ جَهِّزِينِي فَقَالَتْ لَهُ يَا أَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ لَا مَا أُرِيدُ أَنْ أَجُوزَ مَعَهُمْ إِلَّا قَرِيبًا فَلَمَّا خَرَجَ أُمَيَّةُ أَخَذَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا عَقَلَ بَعِيرَهُ فَلَمْ يَزَلْ بِذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبَدْرٍ

اپنے اہل و عیال کی جانب صحیح سالم لوٹ کر نہیں جا سکتے تھے۔ حضرت سعد نے اسے بآواز بلند جواب دیا۔ خدا کی قسم، اگر تو مجھے طواف سے روکے گا تو میں تجھے ایسی چیز سے روک دوں گا جو تجھ پر اس سے بھی گراں گذرے گی یعنی تیرا مدینہ (تجارت شام) کا راستہ۔ امیہ نے ان سے کہا۔ اے سعد! ابو الحکم کے سامنے آواز بلند نہ کرو، یہ وادی والوں کے سردار ہیں۔ حضرت سعد نے فرمایا۔ اے امیہ! زیادہ حمایت نہ کرو، خدا کی قسم، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ تمہیں قتل کریں گے۔ پوچھا کیا مکہ میں؟ جواب دیا، میں نہیں جانتا۔ پس امیہ اس خبر سے بہت خوف زدہ ہوا اور اپنی بیوی سے جا کر کہنے لگا۔ اے ام صفوان! تمہیں معلوم ہے کہ سعد نے میرے حق میں کیا کہا ہے؟ بیوی نے کہا بتاؤ تو سہی کہ انہوں نے تمہارے متعلق کیا کہا ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ کہتے ہیں کہ محمد نے ان لوگوں سے کہا ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ میں نے ان سے پوچھا کیا مکہ میں؟ تو جواب دیا کہ یہ معلوم نہیں۔ پس امیہ کہنے لگا خدا کی قسم، میں مکہ سے نکلوں گا ہی نہیں۔ جب جنگ بدر کا موقع آیا تو ابو جہل نے لوگوں سے کہا کہ اپنے قافلے کو جا کر بچاؤ۔ لیکن امیہ نے نکلنا پسند نہ کیا۔ پس ابو جہل اس کے پاس آ کر کہنے لگا۔ اے ابو صفوان! جب لوگ تمہیں پیچھے رہا ہوا دیکھیں گے تو وہ بھی رک جائیں گے کیونکہ تم وادی والوں کے سردار ہو۔ ابو جہل برابر اصرار کرتا رہا تو امیہ نے کہا جب تم نے مجھے لاجواب کر دیا ہے تو خدا کی قسم میں مکہ کا سب سے تیز رفتار اونٹ خریدوں گا۔ پھر امیہ نے کہا۔ اے ام صفوان! میرے لیے سامان سفر تیار کرو۔ وہ کہنے لگی۔ اے ابو صفوان! کیا آپ اپنے یثربی (مدنی) بھائی کی بات بھول گئے ہیں؟ جواب دیا کہ نہیں، جانا نہیں چاہتا بلکہ صرف تھوڑی دور تک ان کا ساتھ دینے جاؤں گا۔ جب امیہ نکل گیا تو ہر منزل پر اونٹ کو پیچھے باندھتا اور ہمیشہ اسی طرح کرتا رہا۔ یہاں تک کہ میدان بدر میں جا پہنچا جہاں اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کروا دیا۔

◆ ◆ ◆

☆ بَابُ قِصَّةِ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ

غزوۂ بدر کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے۔ تو اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار

أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ. بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ. وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ. لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ. وَقَالَ وَحْشِيٌّ قَتَلَ حَمْزَةُ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ الْآيَةَ.

۱۱۲۹ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي تَخَلَّفْتُ عَنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتَبْ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ.

☆ بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ. وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ. إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا

جو یاد کرو جب اے محبوب! تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر، ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آ پڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہاری خوشی کے لیے اور اس لیے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے اور مدد نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کے پاس سے۔ اس لیے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ دے یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد پھر جائیں (سورۂ آل عمران آیت ۱۲۴ تا ۱۲۷) وحشی کا قول ہے کہ حضرت حمزہ نے غزوۂ بدر میں طعیمہ بن عدی بن خیار کو قتل کیا تھا۔ ارشاد خداوندی ہے اور یاد کرو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں میں سے ایک تمہارے لیے ہے۔

عبد اللہ بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں کسی غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا، ماسوائے غزوۂ تبوک کے سوا یہ کہ میں غزوۂ بدر میں بھی شامل نہیں ہوا تھا اور اس میں شامل نہ ہونے والے کسی فرد پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قافلۂ قریش کے ارادے سے نکلے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کے دشمنوں سے بغیر کسی تیاری کے ٹکراؤ کروا دیا۔

◆ ◆ ◆

آیت ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ﴾ کا بیان

ارشاد باری ہے: جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری سن لی کہ میں مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار سے اور یہ تو اللہ نے نہ کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لیے کہ تمہارے دل چین پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ جب اس نے تمہیں اونگھ سے گھیر دیا تو اس کی طرف سے چین تھی اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کرے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمائے اور تمہارے دلوں کی ڈھارس بندھائے اور اس سے تمہارے قدم جما دے۔ جب اے محبوب! تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم مسلمانو

مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ. ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ.

کو ثابت قدم رکھو، عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا، تو کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو

۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُّ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُوْنَ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّهُ يَعْنِيْ قَوْلَهُ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد بن اسود کا ایک ایسا عمل دیکھا کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتا تو میں اسے دنیا کی ہر نعمت سے عزیز تر سمجھتا۔ بات یہ ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کافروں سے لڑنے کے لیے مسلمانوں کو بلا رہے تھے۔ تو یہ عرض گزار ہوئے۔ ہم ہرگز وہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی کہ تم اور تمہارا رب دونوں جا کر لڑو، بلکہ ہم آپ کے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے پروانہ وار رہیں گے۔ پس میں نے دیکھا کہ ان کی بات سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ دمک اٹھا تھا۔

◆ ◆ ◆

ف: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کافروں کے خلاف جہاد کرنے کے لیے کہا تو ان کی قوم نے اپنے نبی کو بڑا مایوس کن اور بیباکانہ جواب دیا تھا جس کا قرآن کریم نے یوں ذکر کیا ہے

فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ۔ (۵ : ۲۴)

تو آپ جائیے اور آپ کا رب، تم دونوں لڑو، ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

اس کے برعکس جب نبی آخر الزمان، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو کافروں سے جہاد کرنے کے لیے کہا تو شمع رسالت کے پروانوں میں سے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے: — یا رسول اللہ! ہم وہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے کہی تھی کہ جائیں آپ اور آپ کا رب دونوں جا کر لڑیں، ہم اسی جگہ بیٹھے رہیں گے حضور! ہم آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے ان سے لڑیں گے اور پوری دنیا کو دکھا دیں گے کہ شمع پر پروانے یوں نثار ہوا کرتے ہیں۔ ——

ان کا یہ جواب سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ فرطِ مسرت سے دمک اٹھا تھا۔ اس حدیث کے راوی یعنی ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے امام اعظم یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ الفاظ اس وقت میں نے کہے ہوتے تو یہ بات مجھے دنیا کی ہر نعمت سے زیادہ عزیز ہوتی۔ اس بات کا ذکر اسی جلد کی حدیث ۱۶۲۲ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں یہ الفاظ ادا کیے: اے اللہ! تجھ سے میری التجا ہے کہ اپنا عہد اور وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو تیری کبھی عبادت نہ ہو۔ اتنا کہنے پر حضرت ابوبکر نے آپ کا دست مبارک

إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ.

تمام کر دیں کی بس اتنا ہی کافی ہے۔ پس آپ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے اب جماعت بھاگ جائے گی اور پیٹھیں پھیر لیں گے۔ اصحاب بدر؟

بدری اور غیر بدری صحابہ برابر نہیں۔

باب

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّهُ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ.

عبداللہ بن حارث کے آزاد کردہ غلام مقسم کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ سے یہ مراد ہے کہ جو جنگ بدر میں شامل نہ تھے وہ شاملین بدر کے برابر نہیں ہو سکتے۔

بَابُ عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

اصحاب بدر کی تعداد

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے لیے مجھے اور حضرت ابن عمر کو کم سن شمار کیا گیا تھا۔

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اسْتُصْغِرْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَئِذٍ وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا عَلَى سِتِّينَ وَالْأَنْصَارُ نَيِّفًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے اور حضرت ابن عمر کو جنگ بدر کے لیے کم عمر شمار کیا گیا۔ غزوۂ بدر میں شامل ہونے والے مہاجرین کی تعداد ساٹھ سے کچھ اوپر اور انصار دو سو چالیس سے کچھ زیادہ تھے۔

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا أَنَّهُمْ كَانُوا عِدَّةَ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَازُوا مَعَهُ النَّهَرَ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ الْبَرَاءُ لَا وَاللَّهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے مجھے بتایا ہے کہ بدر کی لڑائی میں شرکت فرمانے والے حضرات کی تعداد ان اصحاب طالوت کے برابر تھی جنہوں نے ان کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا۔ ان کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔ حضرت براء فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ان کے ساتھ نہر کو مومن کے سوا اور کوئی پار کر ہی نہیں سکا تھا

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَحَدَّثُ أَنَّ عِدَّةَ أَصْحَابِ بَدْرٍ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ وَلَمْ يُجَاوِزْ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثَمِائَةٍ.

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپس میں کہا کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد اصحاب طالوت کے برابر ہے جنہوں نے ان کے ساتھ نہر پار کی تھی اور مومن کے سوا کوئی پار نہیں کر سکا تھا۔ ان کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ بِعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

ہیں کہ ہم آپس میں یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ ہے۔ یعنی اصحاب طالوت کے برابر، جنہوں نے ان کے ساتھ نہر عبور کی تھی اور ان کے ساتھ مومن کے سوا دوسرا نہر کو عبور نہیں کر سکا تھا۔

☆ بَابُ ۳۳۸ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفَّارِ قُرَيْشٍ شَيْبَةَ وَعُتْبَةَ وَالْوَلِيدِ وَأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَهَلَاكِهِمْ

رسول خدا کا سرداران قریش کی ہلاکت کے لیے دعا کرنا۔ اور وہ شیبہ، عتبہ، ولید اور ابو جہل بن ہشام وغیرہ ہیں۔

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَدَعَا عَلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ فَأَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رو ہو کر قریش کے کچھ افراد (سرداروں) کی ہلاکت کے لیے دعا کی یعنی شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ اور ابو جہل بن ہشام کے لیے پس میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں نے میدان بدر کے اندر پڑے ہوئے دیکھا، دھوپ سے ان کی لاشیں پھول گئی تھیں اور وہ گرم ترین دن تھا۔

☆ بَابُ ۳۳۹ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ

ابو جہل کا قتل ہونا۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَتٰى أَبَا جَهْلٍ وَبِهِ رَمَقٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے روز میں ابو جہل کی لاش کے پاس پہنچا جبکہ اس میں زندگی کی کچھ رمق ابھی باقی تھی پس ابو جہل کہنے لگا جن لوگوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی ہے؟

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ أَأَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابو جہل کا کیا بنا؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور دیکھا کہ اسے عفراء کے دونوں بیٹوں نے اتنا زخمی کیا ہے کہ وہ سسکیاں لے رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ تو ابو جہل ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے اس کی داڑھی پکڑ لی، تو وہ کہنے لگا کہ جن آدمیوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے یا ان لوگوں میں کوئی ایسا ہے جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو؟ احمد بن یونس کی روایت میں بھی أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ کا لفظ ہے۔

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا۔ کون جا کر ابوجہل کو دیکھ کر اس کا حال بتاتا ہے؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور اسے اس حالت میں پایا کہ حضرت عفراء کے دونوں بیٹوں کی ضربوں سے نڈھال ہو کر سسکیاں لے رہا تھا پس انہوں نے اس کو داڑھی سے پکڑ لیا۔ تو ابوجہل ہے؟ کہنے لگا ایک آدمی کو ان کی قوم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر کوئی ہے؟ یا یہ کہ تم نے قتل کیا ہے؟

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَحْوَهُ.

ابن المثنیٰ، معاذ بن معاذ، سلیمان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ ابْنَيْ عَفْرَاءَ.

علی بن عبداللہ، یوسف بن ماجشون، صالح بن ابراہیم، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے واقعات بدر میں حضرت عفراء کے دونوں صاحبزادوں کے کارنامے کی اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ أَوْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَارِثِ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةُ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز اپنے پروردگار کے حضور جھگڑا چکانے کے لیے میں سب سے پہلے دو زانو بیٹھوں گا۔ قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ آیت: "یہ دو فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے" (سورۃ الحج، آیت ۱۹) اسی سلسلے میں نازل فرمائی گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جنگ بدر میں پہل کی۔ یعنی ادھر سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ یا ابوعبیدہ ابن الحارث اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔

۱۱۲۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ نَزَلَتْ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فِي سِتَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت: "یہ دو فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے"۔ قریش کے چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی جن میں ادھر سے حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث ہیں اور ادھر سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تھے۔

۱۱۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي ضُبَيْعَةَ وَهُوَ

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت: "یہ دو

مولى بني سدوس حدثنا سليمان التيمي عن أبي مجلز عن قيس بن عباد قال علي فينا نزلت هذه الآية هذان خصمان اختصموا في ربهم.

۱۱۴۷ - حدثنا يحيى بن جعفر أخبرنا وكيع عن سفيان عن أبي هاشم عن أبي مجلز عن قيس بن عباد سمعت أبا ذر يقسم لنزلت هؤلاء الآيات في هؤلاء الرهط الستة يوم بدر نحوه.

۱۱۴۸ - حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا هشيم أخبرنا أبو هاشم عن أبي مجلز عن قيس قال سمعت أبا ذر يقسم قسما إن هذه الآية هذان خصمان اختصموا في ربهم نزلت في الذين برزوا يوم بدر حمزة وعلي وعبيدة بن الحرث وعتبة وشيبة ابني ربيعة والوليد بن عتبة

۱۱۴۹ - حدثني أحمد بن سعيد أبو عبد الله حدثنا إسحق بن منصور السلولي حدثنا إبراهيم بن يوسف عن أبيه عن أبي إسحق سأل رجل البراء وأنا أسمع قال أشهد علي بدرا قال بارز وظاهر.

۱۱۵۰ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله قال حدثني يوسف بن الماجشون عن صالح بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف عن أبيه عن جده عبد الرحمن قال كاتبت أمية بن خلف فلما كان يوم بدر فذكر قتله وقتل ابنه فقال بلال لا نجوت إن نجا أمية.

۱۱۵۱ - حدثنا عبدان بن عثمان قال أخبرني أبي عن شعبة عن أبي إسحق عن الأسود عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قرأ والنجم فسجد بها وسجد من معه غير أن شيخا أخذ كفا

فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑتے ہمارے ہی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

٭ ٭ ٭

قیس بن عباد کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ یہ آیتیں جنگ بدر میں بالمقابل ہونے والے مذکورہ چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور پھر گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی۔

حضرت قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر کو قسم کھا کر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آیت :- "یہ دو فریق جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑتے" ان چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو میدان بدر میں بالمقابل ہوئے تھے۔ یعنی ادھر سے حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ بن حارث اور ادھر سے عتبہ و شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔

ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا اور میں سن رہا تھا کہ کیا حضرت علی جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہ صرف شامل ہوئے بلکہ مقابلے پر نکلے اور غالب رہے تھے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امیہ بن خلف سے (زمین کے بارے میں) ایک تحریری معاہدہ کیا تھا۔ جب بدر کا روز آیا تو انہوں نے امیہ اور اس کے بیٹے کے قتل ہونے کا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ حضرت بلال اس روز کہہ رہے تھے کہ اگر آج امیہ بچ کر نکل گیا تو مجھے میری نجات نہیں ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم کی تلاوت فرمائی پھر اس کے ساتھ سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے (امیہ بن خلف) کے کہ اس نے ذرا سی مٹی اٹھا کر پیشانی

بن عبادة حدثنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة قال ذكر لنا أنس بن مالك عن أبي طلحة أن نبي الله صلى الله عليه وسلم أمر يوم بدر بأربعة وعشرين رجلا من صناديد قريش فقذفوا في طوي من أطواء بدر خبيث مخبث وكان إذا ظهر على قوم أقام بالعرصة ثلاث ليال فلما كان ببدر اليوم الثالث أمر براحلته فشد عليها رحلها ثم مشى واتبعه أصحابه وقالوا ما نرى ينطلق إلا لبعض حاجته حتى قام على شفة الركي فجعل يناديهم بأسمائهم وأسماء آبائهم يا فلان بن فلان ويا فلان بن فلان أيسركم أنكم أطعتم الله ورسوله فإنا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربكم حقا قال فقال عمر يا رسول الله ما تكلم من أجساد لا أرواح لها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفس محمد بيده ما أنتم بأسمع لما أقول منهم. قال قتادة أحياهم الله حتى أسمعهم قوله توبيخا وتصغيرا ونقيمة وحسرة وندما

۱۵٦ - حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا عمرو عن عطاء عن ابن عباس الذين بدلوا نعمة الله كفرا قال هم والله كفار قريش قال عمرو هم قريش ومحمد صلى الله عليه وسلم نعمة الله وأحلوا قومهم دار البوار قال النار يوم بدر.

۱۱۵۷ - حدثني عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة عن هشام عن أبيه قال ذكر عند عائشة أن ابن عمر رفع إلى النبي صلى الله عليه

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے روز کفار قریش کے چوبیس سرداروں کی لاشوں کو ایک گندے کنوئیں میں پھینکنے کا حکم فرمایا تھا۔ چنانچہ ان گندے لوگوں کو ایک گندے کنوئیں میں پھینک دیا گیا آپ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی قوم پر غلبہ حاصل ہوتا تو تین دن میدان میں قیام فرمایا کرتے تھے۔ جب میدان بدر میں تیسرا دن آیا تو اپنی سواری کا حکم فرمایا۔ چنانچہ آپ کی اونٹنی پر کجاوہ کس دیا گیا۔ جب آپ چل پڑے تو صحابہ کرام بھی آپ کے پیچھے چل رہے اور ان حضرات کا بیان ہے کہ ہم تو یہ سمجھے تھے کہ آپ کسی حاجت کے تحت جا رہے ہیں، یہاں تک کہ آپ اس کنوئیں کی منڈیر پر جا پہنچے اور ان لوگوں کے نام مع ولدیت لے کر مخاطب فرمایا کہ اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں! کیا یہ بات تمہیں اچھی لگتی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے۔ بے شک ہمارے رب نے ہم سے جو سچا وعدہ فرمایا تھا وہ ہمیں حاصل ہو گیا۔ تمہارے جس چیز کا اللہ نے تمہارے ساتھ سچا وعدہ کیا تھا وہ تمہیں مل گئی ہے یا نہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن کے اندر روحیں نہیں ہیں۔ پس رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک گونہ زندگی ڈال دی تاکہ وہ سنیں اور آپ کے ارشاد عالی سے ان کو رنج پہنچے، ذلت و رسوائی اور حسرت و ندامت کا اظہار ہو جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: "جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا ہے" (سورۂ ابراہیم، آیت ۲۸) میں ناشکری سے بدلنے والے کفار قریش ہیں۔ عمرو بن دینار کا قول ہے کہ ناشکری کرنے والے قریش ہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت ہیں اور انہیں تباہی کے گھر اتارنے سے مراد یہ ہے کہ بدر کے میدان میں انہیں واصل جہنم کیا۔

ہشام نے اپنے والد گرامی حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے حضرت ابن عمر کی اس مرفوع روایت کا ذکر ہوا کہ "اہل و عیال کے رونے سے میت کو اس کی قبر میں

وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ قَالَتْ وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ تَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ.

١١٥٨ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ الَّذِي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى حَتَّى قَرَأَتِ الْآيَةَ.

☆ بَابُ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا.

١١٥٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيْحَكِ أَوَهَبِلْتِ أَوَجَنَّةٌ

عذاب ہوتا ہے! تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ میت کو اس کی خطاؤں یا اور گناہوں پر عذاب دیا جاتا ہے اور اہل و عیال اس پر روتے رہ جاتے ہیں اور یہ تو اس ارشاد کے مطابق ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ آپ اس گڑھے پر کھڑے ہوئے جس میں مشرکین کے مقتولین بدر پڑے ہوئے تھے تو آپ نے ان سے خطاب فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ میرے ارشاد کو یہ سن رہے ہیں بلکہ یہ فرمایا تھا کہ انہیں اب معلوم ہو گیا ہے کہ میں جو کچھ ان سے کہتا تھا وہ حق ہے پھر حضرت صدیقہ نے یہ آیت پڑھی "بیشک تمہارے سنانے سے نہیں سنتے مُردے" سورہ نمل، آیت ۸۰ اور نیز "اور تم قبروں میں پڑے ہوئے لوگوں کو سنانے والے نہیں" (سورہ فاطر، آیت ۲۲) ۱۲ یا یہ کہ حضرت صدیقہ کی مراد یہ تھی کہ وہ جہنم میں اپنے ٹھکانوں پر پہنچ گئے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا "کیا تم نے اپنے رب کے سچے وعدے کو پا لیا؟" پھر فرمایا کہ یہ میری بات کو سن رہے ہیں جب اس بات کا حضرت عائشہ سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ انہیں اب خوب ہی معلوم ہو گیا ہے کہ جو کچھ میں کہتا تھا وہ حق ہے اور پھر انہوں نے "کہ بے شک مُردے تمہارے سنانے سے نہیں سنتے" آخر آیت تک پڑھی۔

اصحاب بدر کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن سراقہ نے (روز بدر میں) جامِ شہادت نوش کیا اور وہ نوعمر تھے۔ ان کی والدہ ماجدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! آپ کو تو خوب معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنا پیار تھا۔ پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں اور معاملہ اگر خدانخواستہ برعکس ہے تو دیکھ لیجئے کہ میرا کیا حال ہو گیا ہے! آپ نے فرمایا۔ تجھ پر افسوس ہے، کیا تو پگلی ہو گئی ہے! کیا خدا کی ایک ہی جنت ہے؟ اس کی جنتیں تو بہت

وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ.

١١٦٠ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَالزُّبَيْرَ وَكُلُّنَا فَارِسٌ قَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلٰى بَعِيرٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعَنَا كِتَابٌ فَأَنَخْنَاهَا فَالْتَمَسْنَا فَلَمْ نَرَ كِتَابًا فَقُلْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ أَهْوَتْ إِلٰى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ حَاطِبٌ وَاللّٰهِ مَا بِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَهُ هُنَاكَ مِنْ عَشِيرَتِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ أَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ إِلٰى أَهْلِ بَدْرٍ

سارے باغ ہیں اور بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، حضرت ابو مرثد اور حضرت زبیر کو حکم دیا کہ سوار ہو کر چلو یہاں تک کہ جب روضہ خاخ کے پاس پہنچ گئے تو مشرکین کی ایک عورت ملے گی جس کے پاس حاطب بن ابو بلتعہ کا خط ہے جو مشرکین کی طرف لکھا گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ عورت ہمیں مل گئی اور وہ اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پس ہم نے اس سے خط کے لیے کہا۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلاشی لی۔ پھر بھی کوئی خط نہ ملا۔ پس ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہرگز غلط نہیں ہو سکتا۔ لہذا یا تو خط نکال دے ورنہ ہم تجھے ننگی کر دیں گے۔ جب اس نے ہماری سختی دیکھی تو اپنے تہبند کے اندر سے ایک خط نکالا جو کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے، پس مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حاطب سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت حاطب عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم مجھے کچھ بھی نہیں ہوا کیونکہ میں دل و جان سے اللہ پر اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرا ارادہ ہوا کہ ان لوگوں پر کوئی احسان کر دوں تاکہ میری جانوں اور مال کو وہ لوگ تباہ نہ کریں جبکہ حضور کے اصحاب میں سے ایسا ایک بھی شخص نہیں ہے جس کے وہاں رشتہ دار نہ ہوں جو اس کے اہل و عیال اور مال و منال کی حفاظت کر رہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بیان سن کر فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہیں لہذا کوئی انہیں برا نہ کہے۔ حضرت عمر پھر عرض گزار ہوئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے، لہذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اتار دوں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا اس نے جنگ بدر میں حصہ نہیں لیا تھا؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اہل بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان سے

فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔

فرمایا تھا کہ اب تم جو چاہو کرو، تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی ہے یا تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت عمر کی آنکھوں سے آنسو ☆

ف: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جملہ انبیائے کرام کے اصحاب سے افضل اور اُمتِ محمدیہ کے افضل ترین افراد ہیں۔ بعد میں پیدا ہونے والا کوئی فردِ اُمت کسی بھی فردِ صحابہ سے افضل نہیں ہے۔ صحابہ کرام میں سے اصحابِ بدر سب سے افضل ہیں جن کی تعداد تین سو تیرہ ہے جبکہ یہی تعداد اصحابِ طالوت کی تھی اور گنتی میں اتنے ہی رسولِ عظام ایک جگہ جملہ انبیائے کرام میں فضیلت کے لحاظ سے سرِ فہرست ہیں۔ سوادِ ملت کے عدیم المثال نگہبان، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) نے مکتوبات امام ربانی، دفتر اول کے مکاتیب کی تعداد بھی حصولِ برکت کی خاطر ۳۱۳ ہی رکھی تھی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدری صحابہ کے متعلق پروردگارِ عالم نے مژدہ فرمایا ہے کہ اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ـــــ یعنی اب تم جو چاہو کرو، کیونکہ تمہارے لیے جنت واجب ہو گئی یا بے شک میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ بدری صحابہ میں سے حضرات عشرہ مبشرہ سب سے افضل ہیں اور اصحابِ بدر کے بعد جملہ صحابہ کرام سے اصحابِ بیعتِ رضوان افضل ہیں۔

ہر صحابی اُمتِ محمدیہ کے افضل ترین افراد میں سے ہے۔ ان بزرگوں میں سے کسی کے خلاف ذرا بھی زبان کھولنا اپنی عاقبت برباد کرنا اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈالنا ہے۔ وہ جملہ حضرات اُمتِ محمدیہ اور نبی زمن و زمان کے مخدوم و محسن ہیں۔ صحابہ کرام کے مابین جو بعض ناخوشگوار واقعات بھی ہوئے، ان کی وجہ سے ہمیں فریق نہیں بننا چاہیے، وہ ہر بزرگ کا ذکر پورے احترام سے کرنا چاہیے۔ ان واقعات میں پروردگارِ عالم کی بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں جنہیں ہم سمجھ نہیں سکتے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لینے گئے اور وہاں ایک عرصہ معتکف رہنا پڑا۔ بعد میں قوم کے بعض افراد نے حضرت ہارون علیہ السلام کا کہنا نہ مانا اور سامری کے بہکانے پر بچھڑے کی پوجا کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ واپس آ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ صورتِ حال دیکھی تو اسے حضرت ہارون علیہ السلام کی کوتاہی پر محمول کیا اور ان کی پٹائی شروع کر دی۔ جس طرح اس واقعہ کے باوجود ہم حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام میں سے کسی کو خاطی نہیں کہہ سکتے، بلکہ دونوں کا ادب کرنے کے پابند ہیں، اسی طرح ایسے ہی جھگڑے والے ہر صحابی کا ادب کرنا از روئے شرع ہمارے لیے ضروری ہے اور ان میں سے ہم کسی کو بھی خاطی کہنے کے مجاز نہیں ہیں۔

☆ باب

جنگِ بدر کے بارے میں بعض ضروری باتیں۔

۱۱۶۱ـ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ۔

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا کہ جب دشمن تمہارے قریب آ جائے اس وقت تیر اندازی کرنا اور اپنے تیروں کو ضائع ہونے سے بچانا۔

۱۱۶۲ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے روز

☆ جاری ہو گئے اور کہنے لگے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي كَثَرُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ۔

فرمایا۔ جب کافر لوگ چل کر تمہارے نزدیک آ جائیں تو تیر اندازی کرنا اور اپنے تیروں کو ضائع نہ ہونے دینا۔

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جبیر کو پچاس تیراندازوں کا سردار مقرر فرمایا تھا لیکن ہمارے ستر آدمی شہید ہوئے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر افتاد پڑی یعنی ستر قیدی ہوئے اور ستر مارے گئے۔ اسی لیے ابوسفیان نے کہا تھا کہ آج کا دن گویا بدر کے دن کا بدلہ ہوگیا اور جنگ ڈول کی طرح ہوتی ہے۔

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خیر (بھلائی) تو وہ ہے جو جنگ احد کے بعد ہمیں بخشی گئی اور سچائی کا صلہ وہ ہے جو جنگ بدر کے بعد عنایت فرمایا گیا تھا۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا الْتَفَتُّ فَإِذَا عَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي فَتَيَانِ حَدِيثَا السِّنِّ فَكَأَنِّي لَمْ آمَنْ بِمَكَانِهِمَا إِذْ قَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ يَا عَمِّ أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ يَا ابْنَ أَخِي وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قَالَ عَاهَدْتُ اللهَ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ دُونَهُ فَقَالَ لِي الْآخَرُ سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ مِثْلَهُ قَالَ فَمَا سَرَّنِي أَنِّي بَيْنَ رَجُلَيْنِ مَكَانَهُمَا فَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ فَشَدَّا عَلَيْهِ مِثْلَ الصَّقْرَيْنِ حَتَّى ضَرَبَاهُ وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر میں صف کے اندر تھا کہ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دو کم سن لڑکے نظر آئے، گویا ان دونوں کی موجودگی سے میں غیر محفوظ ہو رہا تھا استے میں ایک نے دوسرے سے چھپا کر مجھ سے پوچھا: چچا جان! مجھے ابوجہل تو دکھا دیجئے میں نے کہا: اے بھتیجے! تم اس کا کیا کرو گے؟ جواب دیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ اگر اسے دیکھ پاؤں تو قتل کر کے چھوڑوں گا یا جام شہادت نوش کر جاؤں گا۔ پھر دوسرے لڑکے نے پہلے سے چھپاتے ہوئے مجھ سے یہی بات کہی۔ وہ فرماتے تھے کہ اب مجھے اس بات کی تمنا نہ رہی کہ میں ان کے بجائے دو مردوں کے درمیان ہوتا۔ آخر میں نے انہیں اشارے سے ابوجہل بتا دیا تو وہ اس پر شاہین کی طرح جھپٹ پڑے اور اس پر پے در پے ضربیں لگائیں۔ وہ دونوں (معاذ اور معوذ) حضرت عفراء کے صاحبزادے تھے۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ذُكِرَ لَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا مَرِضَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَرَكِبَ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ تَعَالَى النَّهَارُ وَاقْتَرَبَتِ الْجُمُعَةُ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ

۱۱۶۸۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَنْ مَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تُرَجِّينَ النِّكَاحَ فَإِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَكَانَ أَبُوهُ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے جمعہ کے روز انہیں بتایا کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بیمار ہیں، جو بدری صحابہ میں ہیں تو وہ ان کی عیادت کے لیے سوار ہو کر چل پڑے۔ حالانکہ سورج اچھا خاصا بلند ہو جانے کے باعث نماز جمعہ کا وقت قریب تھا، لیکن انہوں نے جمعہ ترک کر دیا۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ میرے والد محترم نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کے لیے خط لکھا کہ حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ سے وہ ارشاد معلوم کریں جو ان کے سوال پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو حضرت عمر بن عبداللہ بن ارقم نے حضرت عبداللہ بن عتبہ کو جواب دیتے ہوئے تحریر کیا کہ حضرت سبیعہ بنت حارث نے مجھے بتایا ہے کہ وہ حضرت سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں، جو بنی عامر بن لوی سے تھے اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کا حجۃ الوداع کے موقع پر انتقال ہو گیا اور اس وقت یہ حاملہ تھیں۔ ان کی وفات کے تھوڑے دنوں بعد جب بچے کی پیدائش ہو گئی اور نفاس سے پاک ہو گئیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کی خاطر بناؤ سنگار کر لیا۔ پس ان کے پاس قبیلہ بنی عبدالدار کا ایک آدمی ابوالسنابل بن بعکک آیا اور ان سے کہنے لگا کہ تمہیں کیا ہو گیا کہ پیغام دینے والوں کے لیے تیار ہو بیٹھی ہو، تم تو نکاح کرنا چاہتی ہو۔ خدا کی قسم، تمہارا نکاح اس وقت تک ہرگز درست نہیں جب تک چار ماہ دس دن کی مدت پوری نہ کر لو۔ سبیعہ فرماتی ہیں کہ جب اس نے یہ کہا تو میں نے اپنے کپڑے پہنے اور شام کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بارے میں آپ سے دریافت کیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ بچے کی پیدائش کے بعد میں حلال ہو گئی ہوں اور نکاح کر سکتی ہوں اگر میں چاہوں ــ محمد بن ایاس بن البکیر سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے، جن کے والد ماجد (ایاس بن بکیر) جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

باب شهود الملئكة بدرا

۱۱۶۹۔ حدثني إسحاق بن إبراهيم أخبرنا جرير عن يحيى بن سعيد عن معاذ بن رفاعة بن رافع الزرقي عن أبيه وكان أبوه من أهل بدر قال جاء جبريل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما تعدون أهل بدر فيكم قال من أفضل المسلمين أو كلمة نحوها قال وكذلك من شهد بدرا من الملئكة۔

۱۱۷۰۔ حدثنا سليمن بن حرب حدثنا حماد عن يحيى عن معاذ بن رفاعة بن رافع وكان رفاعة من أهل بدر وكان رافع من أهل العقبة فكان يقول لابنه ما يسرني أني شهدت بدرا بالعقبة قال سأل جبريل النبي صلى الله عليه وسلم بهذا۔

۱۱۷۱۔ حدثنا إسحق بن منصور أخبرنا يزيد أخبرنا يحيى سمع معاذ بن رفاعة أن ملكا سأل النبي صلى الله عليه وسلم وعن يحيى أن يزيد بن الهاد أخبره أنه كان معه يوم حدثه معاذ هذا الحديث فقال يزيد فقال معاذ إن السائل هو جبريل عليه السلام۔

۱۱۷۲۔ حدثني إبراهيم بن موسى أخبرنا عبد الوهاب حدثنا خالد عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم بدر هذا جبريل آخذ برأس فرسه عليه أداة الحرب۔

باب

۱۱۷۳۔ حدثني خليفة حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري حدثنا سعيد عن قتادة عن أنس قال مات أبو زيد ولم يترك عقبا وكان بدريا۔

غزوۂ بدر میں فرشتوں کا آنا۔

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں جو غزوۂ بدر میں شامل تھے کہ حضرت جبرئیل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ فرمایا میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں۔ یا ایسا ہی کوئی دوسرا لفظ استعمال فرمایا حضرت جبرئیل نے کہا کہ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔

حضرت معاذ بن رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم رفاعہ بدری صحابی ہیں اور میرے جد امجد حضرت رافع بیعت عقبہ والوں سے ہیں۔ وہ (حضرت رافع) اپنے صاحبزادے حضرت رفاعہ سے فرماتے تھے کہ مجھے غزوۂ بدر میں شامل ہونے کی اتنی خوشی نہیں جتنی بیعت عقبہ کی ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ حضرت جبرئیل نے نبی کریم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا، جیسا کہ مذکور ہوا۔

یحیٰی بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن رفاعہ نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یحیٰی فرماتے ہیں کہ یزید بن الہاد نے مجھے بتایا کہ جس روز حضرت معاذ نے یہ حدیث بیان کی تو میں آپ کے ساتھ تھا یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ نے فرمایا تھا کہ دریافت کرنے والے فرشتے کا نام حضرت جبرئیل علیہ السلام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا کہ یہ حضرت جبرئیل ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر تھاما ہوا ہے اور ہتھیار زیب تن کئے ہوئے ہیں۔

غزوۂ بدر سے بعد کی باتیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوزید صحابی لاولد انتقال کر گئے اور غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

۱۱۷۴۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف حدثنا اللیث قال حدثنی یحیی بن سعید عن القاسم بن محمد عن ابن خباب ان ابا سعید بن مالک الخدری قدم من سفر فقدم الیہ اھلہ لحما من لحوم الاضحی فقال ما انا باکلہ حتی اسال فانطلق الی اخیہ لامہ وکان بدریا قتادۃ بن النعمان فسالہ فقال انہ حدث بعدک امر نقض لما کانوا ینھون عنہ من اکل لحوم الاضحی بعد ثلثۃ ایام۔

حضرت ابو سعید بن مالک خدری رضی اللہ عنہ جب سفر سے اپنے اہل و عیال میں واپس آئے تو ان کے گھر والوں نے ان کے سامنے قربانی کے گوشت میں سے پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت تک اسے نہیں کھاؤں گا جب تک اپنے ماں جائے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان سے نہ پوچھ لوں جو بدری صحابی ہیں۔ جب ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ آپ کے جانے کے بعد سابقہ حکم منسوخ ہو گیا یعنی پہلے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے کی ممانعت تھی۔

۱۱۷۵۔ حدثنی عبید بن اسمعیل حدثنا ابو اسامۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ قال قال الزبیر لقیت یوم بدر عبیدۃ بن سعید بن العاص وھو مدجج لا یری منہ الا عیناہ وھو یکنی ابو ذات الکرش فقال انا ابو ذات الکرش فحملت علیہ بالعنزۃ فطعنتہ فی عینہ فمات قال ھشام فاخبرت ان الزبیر قال لقد وضعت رجلی علیہ ثم تمطات فکان الجھد ان نزعتھا وقد انثنی طرفاھا قال عروۃ فسالہ ایاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہ فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذھا ثم طلبھا ابو بکر فاعطاہ فلما قبض ابو بکر سالھا ایاہ عمر فاعطاہ ایاھا فلما قبض عمر اخذھا ثم طلبھا عثمان منہ فاعطاہ ایاھا فلما قتل عثمان وقعت عند ال علی فطلبھا عبد اللہ بن الزبیر فکانت عندہ حتی قتل۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت زبیر نے فرمایا بدر کے روز میں عبیدہ بن سعید بن العاص سے ملا جو بالکل لوہے میں چھپا ہوا تھا اسے دونوں آنکھوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا تھا اس کی کنیت ابو ذات الکرش تھی وہ کہنے لگا کہ میں ابو ذات الکرش ہوں۔ پس حضرت زبیر نے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ میں برچھی مار کر ختم کر دیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ مجھے حضرت زبیر کا فرمان بتایا گیا کہ میں نے اس پر اپنا پاؤں رکھ کر زور لگایا اور بڑی مشکل سے وہ برچھی نکالی تھی جس کے باعث اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہو گئے تھے۔ عروہ کا بیان ہے کہ اس برچھی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگا تو انہوں نے پیش کر دی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو انہوں نے لے لی۔ پھر حضرت ابوبکر نے طلب کی تو انہیں دے دی۔ جب حضرت ابوبکر کا وصال ہو گیا تو اسے حضرت عمر نے مانگا۔ لہٰذا انہیں دے دی۔ جب حضرت عمر کا وصال ہو گیا تو انہوں نے لے لی۔ جب حضرت عثمان نے ان سے طلب کی تو انہیں بھی دے دی۔ جب حضرت عثمان شہید کر دیے گئے تو یہ حضرت علی کی اولاد کے پاس آ گئی۔ آخر کار حضرت عبداللہ بن زبیر نے ان سے مانگ لی اور شہید ہونے تک ان کے پاس رہی۔

۱۱۷۶۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی ابو ادریس عائذ اللہ بن عبد اللہ ان عبادۃ بن الصامت وکان شھد بدرا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بایعونی۔

ابو ادریس عائذ اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت نے کہا جو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ حضرت ابو حذیفہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے حضرت سالم کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ اور اپنی بھتیجی یعنی ہند بنت ولید بن عتبہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا، جبکہ سالم ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے چنانچہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو حضرت زید کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا۔ زمانۂ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ جب کوئی کسی کو متبنیٰ بنا لیتا تو وہ اس کے مال میں سے میراث پاتا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ تم ان کو ان کے حقیقی باپ کی نسبت سے پکارو۔ پس حضرت سہلہ زوجہ ابو حذیفہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں پھر باقی حدیث بیان کی۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولِي هٰكَذَا وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ۔

خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ حضرت ربیع بنت معوذ نے فرمایا کہ شب زفاف کے بعد میرے غریب خانے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ اس وقت چند لڑکیاں دف بجا کر جنگ بدر میں مارے جانے والے اپنے بزرگوں کی شان میں قصیدہ گا رہی تھیں۔ آخر کار ایک لڑکی نے کہا کہ ہم میں ایسا نبی تشریف فرما ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مت کہو بلکہ وہی کہے جاؤ جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

يونس حدثنا أحمد بن صالح حدثنا عنبسة حدثنا يونس عن الزهري أخبرنا علي بن حسين أن حسين بن علي عليهم السلام أخبره أن عليا قال كانت لي شارف من نصيبي من المغنم يوم بدر وكان النبي صلى الله عليه وسلم أعطاني مما أفاء الله عليه من الخمس يومئذ فلما أردت أن أبتني بفاطمة عليها السلام بنت النبي صلى الله عليه وسلم واعدت رجلا صواغا في بني قينقاع أن يرتحل معي فنأتي بإذخر فأردت أن أبيعه من الصواغين فنستعين به في وليمة عرسي فبينا أنا أجمع لشارفي من الأقتاب والغرائر والحبال وشارفاي مناخان إلى جنب حجرة رجل من الأنصار حتى جمعت ما جمعت فإذا أنا بشارفي قد أجبت أسنمتهما وبقرت خواصرهما وأخذ من أكبادهما فلم أملك عيني حين رأيت المنظر قلت من فعل هذا قالوا فعله حمزة بن عبد المطلب وهو في هذا البيت في شرب من الأنصار عنده قينة وأصحابه فقالت في غنائها ألا يا حمز للشرف النواء فوثب حمزة إلى السيف فأجب أسنمتهما وبقر خواصرهما وأخذ من أكبادهما قال علي فانطلقت حتى أدخل على النبي صلى الله عليه وسلم وعنده زيد بن حارثة وعرف النبي صلى الله عليه وسلم الذي لقيت فقال ما لك قلت يا رسول الله ما رأيت كاليوم عدا حمزة على ناقتي فأجب أسنمتهما وبقر خواصرهما وها هو ذا في بيت معه شرب فدعا النبي صلى الله عليه وسلم بردائه فارتدى ثم انطلق يمشي واتبعته أنا وزيد بن حارثة حتى جاء البيت الذي فيه حمزة فاستأذن عليه فأذن له فطفق النبي صلى الله عليه وسلم يلوم حمزة فيما فعل فإذا حمزة ثمل محمرة عيناه فنظر حمزة إلى النبي صلى الله عليه وسلم ثم صعد النظر فنظر إلى ركبته

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت سے میرے حصے میں ایک عمر رسیدہ اونٹنی آئی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت کے اپنے خمس میں سے اس روز مرحمت فرمائی تھی۔ اس وقت میں نے ارادہ کر لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر حضرت فاطمہ علیہا السلام کی رخصتی کا بندوبست کروں۔ پس میں نے اپنے ساتھ بنی قینقاع کے ایک سنار کو تیار کیا کہ ہم دونوں جا کر اونٹنیوں پر اذخر گھاس لائیں پھر فروخت کر کے اسے بیچ کر نکاح کے ولیمہ کا بندوبست کیا جائے۔ پس اس خیال سے میں پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ فراہم کر رہا تھا اور اونٹنیاں میں نے ایک انصاری کے مکان کے سامنے بٹھا رکھی تھیں۔ جب سامان لے کر میں اونٹنیوں کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کسی نے ان کے کوہان کاٹ لئے ہیں اور پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ میں نے پوچھا کہ یہ حرکت کس نے کی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت حمزہ کی کارگزاری ہے جو بعض انصار کے ساتھ اس گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں۔ ایک مغنیہ ان کے پاس گا بجا رہی ہے اور یار دوستوں کا مجمع لگا ہوا ہے۔ بات یہ ہوئی کہ لونڈی نے گانے میں کہا کہ اے حمزہ! ان موٹی اونٹنیوں کو کاٹ لو۔ چنانچہ حضرت حمزہ تلوار لے کر اٹھے، اونٹنیوں کے کوہان کاٹے اور پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لیں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضر ہو گیا اور آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ بھی موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے دیکھتے ہی میری کیفیت پہچان لی اور فرمایا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! آج جیسا افسوس ناک دن مجھ پر پہلے کبھی نہیں آیا۔ حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ستم ڈھایا کہ ان کے کوہان کاٹ لئے اور ان کے پیٹ چاک کر کے کلیجیاں نکال لی ہیں۔ وہ اس وقت ایک گھر میں بیٹھے ہوئے شراب پی رہے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ردائے مبارک منگوائی، اسے اوپر ڈالا اور چل پڑے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے چل دئیے، یہاں تک کہ اس گھر پر پہنچ گئے جس میں حضرت حمزہ تھے۔ آپ نے اجازت طلب فرمائی۔ اجازت ملنے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکان کے اندر داخل ہوئے اور اس حرکت

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ

فرمایا کہ آدمی کا اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔

۱۱۸۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي إِمَارَتِهِ أَخَّرَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الْعَصْرَ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَدَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ جَدُّ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا أُمِرْتَ كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور امارت میں حاکم کوفہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز عصر میں تاخیر کر دی۔ جب ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری آئے جو زید بن حسن کے نانا اور بدری صحابی تھے، تو انہوں نے فرمایا: آپ کو معلوم ہے کہ حضرت جبرئیل نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچوں نمازیں پڑھائی تھیں اور بتایا تھا کہ اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بشیر بن ابو مسعود اپنے والد سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کرتے تھے۔

۱۱۸۵ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيهِ.

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں جو رات میں پڑھے تو اسے کفایت کریں گی۔ عبدالرحمن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود کی زیارت کی جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور اس کے متعلق ان سے دریافت کیا تو انہوں نے اسی طرح مجھ سے حدیث بیان کی۔

۱۱۸۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَهُ.

یحییٰ بن بکیر، لیث، عقیل، ابن شہاب، محمود بن الربیع نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور انصار میں سے غزوۂ بدر میں شامل ہوئے تھے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ احمد بن صالح، عنبسہ، یونس، ابن شہاب نے حصین بن محمد سے جو بنی سالم کے سرداروں سے تھے، اس حدیث کے بارے میں پوچھا جو محمود بن الربیع نے عتبان بن مالک سے روایت کی ہے۔ تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۱۱۸۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَ

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے جو بنی عدی کے سردار تھے اور ان کے والد ماجد غزوۂ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

كَانَ مِنْ أَكَابِرِ بَنِيْ عَدِيٍّ وَكَانَ أَبُوْهُ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُوْنٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ خَالُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

۱۱۸۸ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ قُلْتُ لِسَالِمٍ فَتُكْرِيْهَا أَنْتَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ رَافِعًا أَكْثَرَ عَلَى نَفْسِهِ ۔

۱۱۸۹ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رِفَاعَةَ بْنَ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا ۔

۱۱۹۰ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُوْمِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوْا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ فَقَالُوْا أَجَلْ يَا رَسُوْلَ

ساتھ شریک ہوئے تھے کہ حضرت عمر نے حضرت قدامہ بن مظعون کو بحرین کا گورنر مقرر فرمایا تھا اور یہ غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت حفصہ کے ماموں ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

حضرت رافع بن خدیج نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کہا کہ ان کے دونوں چچا جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے انہوں نے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قابل کاشت زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ میں (زہری) نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے کہا کہ آپ تو کرایہ پر دیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ بات یہ ہے کہ رافع نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے۔

آدم، شعبہ، حصین بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن شداد بن الہاد لیثی فرماتے ہیں کہ حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں حضرت مسور بن مخرمہ نے بتایا کہ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ جو بنی عامر بن لؤی کے حلیف اور غزوۂ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو جزیہ لانے کے لیے بحرین روانہ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بحرین کے درمیان صلح ہو چکی تھی اور آپ نے حضرت علاء بن الحضرمی کو ان پر حاکم مقرر فرمایا تھا۔ پس حضرت ابوعبیدہ مال لے کر بحرین سے واپس آگئے۔ جب انصار نے حضرت ابوعبیدہ کی واپسی کے متعلق سنا تو نماز فجر میں سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ آپ کے سامنے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا، میرا خیال ہے تم نے سنا ہوگا کہ ابوعبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ عرض گزار ہوئے، جی ہاں یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا، خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو۔ خدا کی قسم، مجھے تمہارے مفلس ہو جانے کا ڈر نہیں ہے بلکہ ڈر تو اس

اللہِ قَالَ فَابْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا یَسُرُّکُمْ فَوَاللہِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی اَنْ تُبْسَطَ عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ قَبْلَکُمْ فَتَنَافَسُوْهَا کَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِکَکُمْ کَمَا اَهْلَکَتْهُمْ۔

اس بات کا ہے کہ تم ایسے خوشحال نہ ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ خوشحال ہو گئے تھے اور پھر تم بھی ایک دوسرے سے حسد اسی طرح جلنے لگو جیسے وہ جلتے تھے اور دنیا کا مال کہیں تمہیں بھی اسی طرح ہلاک نہ کر دے جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

١١٩١ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا کَانَ یَقْتُلُ الْحَیَّاتِ کُلَّهَا حَتّٰی حَدَّثَهٗ اَبُوْ لُبَابَةَ الْبَدْرِیُّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُیُوْتِ فَاَمْسَکَ عَنْهَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر قسم کے سانپوں کو مار دیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت ابو لبابہ بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سفید سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے، تو یہ ان سانپوں کو مارنے سے رک گئے۔

• • •

١١٩٢ - حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهٗ قَالَ وَاللہِ لَا تَذَرُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور پھر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اجازت مرحمت فرمائیے کہ اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم! ایسا نہ کرو بلکہ ان کی طرف ایک درہم اور پیسہ بھی نہ چھوڑنا۔

١١٩٣ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عُبَیْدِ اللہِ بْنِ عَدِیٍّ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ ح وَحَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِیْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءُ بْنُ یَزِیْدَ اللَّیْثِیُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِیُّ اَنَّ عُبَیْدَ اللہِ بْنَ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْکِنْدِیَّ وَکَانَ حَلِیْفًا لِبَنِیْ زُهْرَةَ وَکَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اِنْ لَقِیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْکُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰی یَدَیَّ بِالسَّیْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّیْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلہِ اَاَقْتُلُهٗ یَا رَسُوْلَ اللہِ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ

ابو عاصم، ابن جریج، زہری، عطاء بن یزید، عبید اللہ بن عدی

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں —

عبید اللہ بن عدی خیار کا بیان ہے کہ حضرت مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی زہرہ کے حلیف اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضور مجھے بتائیے۔ اگر کسی کافر سے میری لڑائی ہو جائے اور خوب ڈٹ کر مقابلہ ہو، یہاں تک کہ وہ تلوار کی ضرب سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے اور پھر کسی درخت کی پناہ لے کر کہنے لگے کہ میں تو خدا کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں۔ یا رسول اللہ! جب اس نے یہ بات کہہ دی تو کیا ایسی حالت میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب تم اسے قتل نہ کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کو کاٹ دیا ہے اور یہ بات اس نے کہی ہے وہ ہاتھ کاٹنے کے بعد

صلى الله عليه وسلم لا تقتله فقال يا رسول الله انه قطع احدى يدي ثم قال ذلك بعد ما قطعها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتله فان قتلته فانه بمنزلتك قبل ان تقتله وانك بمنزلته قبل ان يقول كلمته التي قال.

ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب تم اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اب اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے اس مقام پر ہوگا جو اس کو قتل کرنے سے پہلے تمہارا تھا اور تم اس کے اس مقام پر ہوگے جو اس کلمہ کے کہنے سے پہلے اس کا تھا۔

◆ ◆ ◆

۱۱۹۴ - حدثني يعقوب بن ابراهيم حدثنا ابن علية حدثنا سليمان التيمي حدثنا انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر من ينظر ما صنع ابو جهل فانطلق ابن مسعود فوجده قد ضربه ابنا عفراء حتى برد فقال انت ابا جهل قال ابن علية قال سليمان هكذا قالها انس قال انت ابا جهل قال وهل فوق رجل قتلتموه قال سليمان او قال قتله قومه قال وقال ابو مجلز قال ابو جهل فلو غير اكار قتلني.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے روز فرمایا۔ کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابوجہل کا کیا بنا؟ پس حضرت ابن مسعود گئے اور دیکھا کہ حضرت عفراء کے صاحبزادوں کی ضربوں سے نڈھال ہو کر لب دم ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ تو ہی ابوجہل ہے؟ ابن علیہ اور سلیمان کہتے ہیں کہ حضرت انس نے بتایا کہ یہ کہا تھا۔ کیا تو ہی ابوجہل ہے؟ اس نے جواب دیا۔ کیا اس سے بڑا آدمی کوئی ہے جس کو تم نے قتل کیا ہو؟ سلیمان کہتے ہیں کہ یا اس نے یہ کہا۔ جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو۔ ابومجلز کا بیان ہے کہ ابوجہل نے مرتے وقت کہا۔ کاش! مجھے کسان کے علاوہ کوئی اور قتل کرتا۔

۱۱۹۵ - حدثنا موسى حدثنا عبد الواحد حدثنا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله حدثني ابن عباس عن عمر لما توفي النبي صلى الله عليه وسلم قلت لابي بكر انطلق بنا الى اخواننا من الانصار فلقينا منهم رجلان صالحان شهدا بدرا فحدثت عروة بن الزبير فقال هما عويم بن ساعدة ومعن بن عدي.

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ چلیے انصاری بھائیوں کے پاس چلیں۔ پس ہمیں راستے میں دو انصاری ملے جو نیک خصلت تھے اور دونوں غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ جب یہ حدیث میں عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت عروہ بن زبیر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرت عویم بن ساعدہ اور حضرت معن بن عدی تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

۱۱۹۶ - حدثنا اسحق بن ابراهيم سمع محمد بن فضيل عن اسمعيل عن قيس كان عطاء البدريين خمسة آلاف خمسة آلاف وقال عمر لافضلنهم على من بعدهم.

قیس کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے بدری صحابہ کا پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے حضرات کو دوسرے اصحاب پر ترجیح دیتا ہوں۔

۱۱۹۷ - حدثني اسحق بن منصور حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهري عن محمد بن جبير عن ابيه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ الطور پڑھتے ہوئے سنا اور یہ پہلا موقع ہے کہ ایمان میرے دل میں جاگزیں ہوا

يعني أتى التمر بالطور وذلك أول ما وقر الإيمان في قلبي وعن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال في أسارى بدر لو كان المطعم بن عدي حيا ثم كلمني في هؤلاء النتنى لتركتهم له وقال الليث عن يحيى عن سعيد بن المسيب وقعت الفتنة الأولى يعني مقتل عثمان فلم تبق من أصحاب بدر أحدا ثم وقعت الفتنة الثانية يعني الحرة فلم تبق من أصحاب الحديبية أحدا ثم وقعت الثالثة فلم ترتفع وللناس طباخ

۱۱۹۸۔ حدثنا الحجاج بن منهال حدثنا عبد الله بن النميري حدثنا يونس بن يزيد قال سمعت الزهري قال سمعت عروة بن الزبير وسعيد بن المسيب وعلقمة بن وقاص وعبيد الله بن عبد الله عن حديث عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كل حدثني طائفة من الحديث قالت فأقبلت أنا وأم مسطح فعثرت أم مسطح في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت بئس ما قلت تسبين رجلا شهد بدرا فذكر حديث الإفك.

۱۱۹۹۔ حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا محمد بن فليح بن سليمان عن موسى بن عقبة عن ابن شهاب قال هذه مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يلقيهم هل وجدتم ما وعدكم ربكم حقا قال موسى قال نافع قال عبد الله قال ناس من أصحابه يا رسول الله تنادي ناسا أمواتا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أنتم بأسمع لما قلت منهم قال أبو عبد الله فجميع من شهد بدرا من قريش ممن ضرب له

حضرت جبیر ابن مطعم کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیرانِ بدر کے متعلق فرمایا کہ اگر مطعم بن عدی آج زندہ ہوتے اور ان قیدیوں کی بابت سفارش کرتے تو میں انہیں چھوڑ دیتا۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جب پہلا فتنہ رونما ہوا یعنی حضرت عثمان شہید کئے گئے تو شرکائے بدر میں سے کوئی ایک صاحب بھی موجود نہ تھے۔ پھر دوسرا فتنہ حرہ کا ہوا، تو اس وقت حدیبیہ والوں میں سے کوئی نہ تھا اور جب تیسرا فتنہ ہوا تو وہ اس وقت تک نہ ہٹا سکا جب تک فہم و فراست والے حضرات موجود رہے۔

زہری فرماتے ہیں کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے سنا کہ چاروں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ سے متعلق حدیث کا ایک حصہ بیان کیا کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا۔ میں اور ام مسطح قضائے حاجت کے لیے نکلیں تو والدۂ مسطح کا پاؤں چادر میں الجھا اور وہ گر پڑیں، تو انہوں نے اپنے بیٹے مسطح کو برا بھلا کہا ستیاناس کر دیا۔ میں نے کہا۔ آپ بدری صحابی کو سب و شتم کر رہی ہیں! پھر انہوں نے تہمت کا پورا واقعہ بیان کیا۔

ابن شہاب نے کہا کہ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات اور پھر غزوۂ بدر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مقتولینِ بدر سے خطاب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے وہ پا لیا جس کا تمہارے رب نے سچا وعدہ فرمایا تھا؟ حضرت عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ آپ کے اصحاب میں سے کئی حضرات عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ مردوں سے کلام فرما رہے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قریش میں سے جو حضرات غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور

وثمانون رجلا وكان عروة بن الزبير يقول
قال الزبير قسمت سهمانهم فكانوا مائة
والله أعلم

۱۳۰۰ - حدثنا إبراهيم بن موسى أخبرنا
هشام عن معمر عن هشام بن عروة عن
أبيه عن الزبير قال ضربت يوم بدر
للمهاجرين بمائة سهم.

باب تسمية من سمي من أهل بدر
في الجامع الذي وضعه أبو عبد الله على
حروف المعجم النبي محمد بن عبد الله الهاشمي
صلى الله عليه وسلم إياس بن البكير. بلال
بن رباح مولى أبي بكر القرشي. حمزة بن عبد
المطلب الهاشمي حاطب بن أبي بلتعة حليف
لقريش. أبو حذيفة بن عتبة بن ربيعة
القرشي حارثة بن الربيع الأنصاري قتل
يوم بدر وهو حارثة بن سراقة كان في النظارة
خبيب بن عدي الأنصاري خنيس بن حذافة السهمي
رفاعة بن رافع الأنصاري رفاعة بن عبد المنذر
أبو لبابة الأنصاري الزبير بن العوام القرشي
زيد بن سهل أبو طلحة الأنصاري أبو زيد الأنصاري
سعد بن مالك الزهري. سعد بن خولة
القرشي سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل القرشي
سهل بن حنيف الأنصاري ظهير بن رافع الأنصاري
وأخوه عبد الله بن عثمان أبو بكر الصديق
القرشي عبد الله بن مسعود الهذلي عتبة
بن مسعود الهذلي. عبد الرحمن بن عوف
الزهري عبيدة بن الحارث القرشي عبادة
بن الصامت الأنصاري. عمر بن الخطاب العدوي
عثمان بن عفان القرشي خلفه النبي

جنھیں مال غنیمت سے حصہ دیا گیا ان کی تعداد اکاسی ہے اور حضرت عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت زبیر نے فرمایا: ان کے حصے میں نے تقسیم کئے تھے اور وہ سو حضرات تھے۔ آگے خدا بہتر جانتا ہے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، معمر، ہشام بن عروہ، عروہ، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے مال غنیمت سے مہاجرین حضرات کو سو حصے مرحمت فرمائے گئے تھے۔

شرکائے بدر کے اسمائے گرامی۔

جن کو امام بخاری نے بطریق تہجی ترتیب دیا ہے۔ (۱) النبی محمد مصطفیٰ بن عبداللہ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ایاس بن بکیر (۳) بلال بن رباح مولیٰ ابوبکر قرشی (۴) حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی (۵) حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریش (۶) ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۷) حارثہ بن ربیع انصاری۔ ان کا نام حارثہ بن سراقہ بھی ہے۔ یہ بدر کے دن شہید ہو گئے۔ حالانکہ کم سن تھے اور صرف جنگ کا نظارہ دیکھنے گئے تھے (۸) خبیب بن عدی انصاری (۹) خنیس بن حذافہ بن سہمی (۱۰) رفاعہ بن عبداللہ ابولبابہ انصاری (۱۲) زبیر بن العوام قرشی (۱۳) زید بن سہل ابوطلحہ انصاری (۱۴) ابو زید انصاری (۱۵) سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص (۱۶) سعد بن خولہ قرشی (۱۷) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی (۱۸) سہل بن حنیف انصاری (۱۹) ظہیر بن رافع انصاری (۲۰) ان کے بھائی مظہر (۲۱) عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشی (۲۲) عبداللہ بن مسعود ہذلی (۲۳) عتبہ بن مسعود ہذلی (۲۴) عبدالرحمن بن عوف زہری (۲۵) عبیدہ بن الحارث قرشی (۲۶) عبادہ بن صامت انصاری (۲۷) عمر بن خطاب عدوی (۲۸) عثمان بن عفان قرشی۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی کی علالت کے باعث چھوڑ گئے تھے لیکن مال غنیمت سے انھیں حصہ مرحمت فرمایا تھا۔ (۲۹) علی بن ابوطالب ہاشمی (۳۰) عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی (۳۱) عقبہ بن عمرو انصاری۔ (۳۲) عامر بن ربیعہ عنزی (۳۳) عاصم بن ثابت انصاری

صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنتہ وضرب لہ بسہمہ. علی بن ابی طالب الہاشمی. عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لؤی. عقبۃ بن عمرو الانصاری. عامر بن ربیعۃ العنزی. عاصم بن ثابت الانصاری. عویم بن ساعدۃ الانصاری. عتبان بن مالک الانصاری. قدامۃ بن مظعون. قتادۃ بن النعمان الانصاری. معاذ بن عمرو بن الجموح. معوذ بن عفراء واخوہ. مالک بن ربیعۃ ابو اسید الانصاری. مرارۃ بن الربیع الانصاری. معن بن عدی الانصاری. مسطح بن اثاثۃ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف. مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرۃ. ہلال بن ابی امیۃ الانصاری رضی اللہ عنہم.

(۳۴) عویم بن ساعدہ انصاری (۳۵) عتبان بن مالک انصاری (۳۶) قدامہ بن مظعون (۳۷) قتادہ بن نعمان انصاری (۳۸) معاذ بن عمرو بن الجموح (۳۹) معوذ بن عفراء (۴۰) معوذ کے بھائی حضرت معاذ (۴۱) مالک بن ربیعہ ابو اسید انصاری (۴۲) مرارہ بن ربیع انصاری (۴۳) معن بن عدی انصاری (۴۴) مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف۔

(۴۵) مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنو زہرہ۔

(۴۶) ہلال بن ابی امیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

باب حدیث بنی النضیر ومخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہم فی دیۃ الرجلین وما ارادوا من الغدر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. قال الزہری عن عروۃ کانت علی راس ستۃ اشہر من وقعۃ بدر قبل احد وقول اللہ تعالیٰ ہو الذی اخرج الذین کفروا من اہل الکتاب من دیارہم لاول الحشر وجعلہ ابن اسحاق بعد بئر معونۃ واحد.

۱۳۰۱۔ حدثنا اسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق اخبرنا ابن جریج عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر قال حاربت النضیر وقریظۃ فاجلی بنی النضیر واقر قریظۃ ومن علیہم حتی حاربت قریظۃ فقتل رجالہم وقسم نساءہم واولادہم واموالہم بین المسلمین الا بعضہم لحقوا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فآمنہم واسلموا واجلی

بنی نضیر کا بیان

یعنی رسول خدا کا دو آدمیوں کی دیت کے سلسلے میں ان کے پاس تشریف لے جانا اور ان کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دھوکا بازی کرنا۔ زہری نے حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ یہ واقعہ جنگ بدر کے چھ ماہ بعد جنگ احد سے پہلے کا ہے، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پہلے حشر کے لیے (سورۃ الحشر آیت ۲) ابن اسحاق نے بھی واقعہ بئر معونہ اور جنگ احد کے بعد ذکر کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ نے لڑائی کی تو بنی نضیر کو جلاوطن کر دیا گیا اور بنی قریظہ پر احسان کر کے انہیں رہنے دیا گیا۔ جب انہوں نے دوبارہ لڑائی کی تو ان کے مردوں کو قتل کر دیا، ان کی عورتیں اور بچے اور مال و اسباب مسلمانوں میں بانٹ دیا گیا۔ سوائے ان لوگوں کے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے یعنی ایمان لا کر مسلمان ہو گئے۔

چنانچہ مدینہ منورہ کے سارے یہودی یعنی بنی قینقاع جو

يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِيْ قَيْنُقَاعٍ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُوْدَ بَنِيْ حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ.

حضرت عبداللہ بن سلام کے ہم قوم تھے، بنی حارثہ کے یہود اور مدینہ طیبہ کے دوسرے تمام یہود ملک بدر کر دیئے گئے۔

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُوْرَةُ النَّضِيْرِ تَابَعَهُ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ.

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے سورۃ الحشر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے سورۃ النضیر کہو۔ ہشیم نے بھی ابو بشر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيْهِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ.

سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بعض لوگ نے کھجور کے چند درخت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مخصوص کر چھوڑے تھے، یہاں تک کہ جب بنی قریظہ اور بنی نضیر پر فتح پائی تو وہ درخت لوٹا دیے گئے۔

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ.

(الحشر: ۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے بعض درخت نذر آتش کروا دیے اور بعض کٹوا دیے تھے جو بویرہ (باغ) میں تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیے، یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا۔

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ قَالَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ؎

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ
حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

قَالَ فَأَجَابَهُ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ ؎

أَدَامَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيْعٍ
وَحَرَّقَ فِيْ نَوَاحِيْهَا السَّعِيْرُ
سَتَعْلَمُ أَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ
وَتَعْلَمُ أَيَّ أَرْضَيْنَا تَضِيْرُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت نذر آتش کروا دیے تھے۔ اس پر حضرت حسان بن ثابت نے کہا ہے: ؎

ہو گئی بنی لوئی کی ذلیست اب آسان
آگ کی لپیٹ میں ہے بویرہ کا بستان

راوی کا بیان ہے کہ ابو سفیان بن حارث نے جواب دیتے ہوئے کہا تھا۔ ؎

رکھے خدا بحالت موجودہ کے انکے قیام
حرق ہو آگ سے اس کی ہر نواحی وہ تمام
دیکھ لو گے کون ہے محفوظ ہے غم عنقریب
کون پائے گا زیاں اور کس کا ہوگا بد نصیب

بَابُ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ وَيُقَالُ سَلَّامُ بْنُ أَبِي الْحُقَيْقِ كَانَ بِخَيْبَرَ وَيُقَالُ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ هُوَ بَعْدَ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ.

ابو رافع عبداللہ بن ابو حقیق کا قتل۔

اس کو سلام بن ابو حقیق بھی کہتے ہیں خیبر میں رہتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ سرزمین حجاز میں اس کا اپنا قلعہ تھا۔

زہری کہتے ہیں کہ یہ کعب بن اشرف کے بعد قتل کیا گیا۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کے لیے چند آدمی بھیجے، پس وہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور ان حضرات میں حضرت عبداللہ بن عتیک بھی تھے۔ اس وقت وہ سو رہا تھا اور اسی حالت میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلَى وَتَدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عَلَالِيَّ لَهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع یہودی کے لیے انصار سے چند حضرات کو بھیجا اور حضرت عبداللہ بن عتیک کو ان پر امیر مقرر فرمایا۔ ابو رافع جو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاتا اور دشمنوں کی مدد کرتا تھا سرزمین حجاز میں اس کا قلعہ تھا۔ جب یہ حضرات وہاں پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانوروں کو لا رہے تھے۔ حضرت عبداللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ اسی جگہ بیٹھ جائیں۔ میں جاتا ہوں اور دربان سے کوئی بہانہ کر کے اندر جانے کی کوشش کروں گا۔ پس وہ دروازے کے نزدیک جا پہنچے اور اپنے کپڑے اس طرح سمیٹ کر بیٹھ گئے جیسے کوئی رفع حاجت کے لیے بیٹھا ہو۔ دوسرے لوگ اندر داخل ہو چکے تھے تو دربان نے انہیں آواز دی کہ اے عبداللہ کے بندے! اگر اندر آنا ہے تو جلدی آ جاؤ میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں۔ میں بھی اندر داخل ہو کر ایک جانب چھپ گیا۔ جب تمام لوگ داخل ہو گئے تو دربان نے دروازہ بند کیا اور چابیاں ایک کیل کے ساتھ لٹکا دیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اٹھا، چابیاں لیں، دروازہ کھولا اور ابو رافع کے پاس بالا خانے پہ قصہ خوانی ہو رہی تھی۔ جب قصہ خوان اس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کی طرف چڑھنے لگا اور میں جس کمرے میں سے گزرتا اسے اندر سے بند کر لیتا تھا تاکہ کوئی دوسرا داخل نہ ہو سکے اور اگر لوگوں کو میرا پتہ لگ جائے تو ان کے پہنچنے تک ابو رافع کا کام تمام کر دوں۔ آخر میں اس تک پہنچ گیا جو ایک اندھیرے کمرے میں اپنے اہل و عیال کے

فَأَضَعُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ أَتَّكِئُ عَلَيْهِ حَتَّى سَمِعْتُ صَوْتَ الْعَظْمِ ثُمَّ خَرَجْتُ دَهِشًا حَتَّى أَتَيْتُ السُّلَّمَ أُرِيدُ أَنْ أَنْزِلَ فَأَسْقُطُ مِنْهُ فَانْخَلَعَتْ رِجْلِي فَعَصَبْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ أَصْحَابِي أَحْجُلُ فَقُلْتُ انْطَلِقُوا فَبَشِّرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ النَّاعِيَةُ فَقَالَ أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ قَالَ فَقُمْتُ أَمْشِي مَا بِي قَلَبَةٌ فَأَدْرَكْتُ أَصْحَابِي قَبْلَ أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ.

تعالیٰ علیہ وسلم کو جا کر یہ خوش خبری سنا دیجئے کیونکہ میں اس وقت تک یہاں سے نہ ہلوں گا۔ جب تک اس کی موت کا اعلان نہ سن لوں جب صبح ہونے والی تھی تو اعلان کرنے والے نے ابو رافع کی موت کا اعلان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں چلنے کے لیے کھڑا ہوا تو خوشی کے مارے مجھے تکلیف کا بھی احساس نہ رہا اور اپنے ساتھیوں سے جا ملا۔ قبل اس کے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچتے، میں نے خود حاضر ہو کر آپ کو خوش خبری جا سنائی۔

☆ بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ. أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ. وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ. وَقَوْلِهِ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ حَتَّى إِذَا فَشِلْتُمْ

غزوۂ اُحد کا بیان۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور یاد کرو اے محبوب! جب تم صبح کو اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے، مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے اور اللہ سنتا جانتا ہے (سورۂ آل عمران آیت ۱۲۱)۔ نیز ارشاد ربانی ہے: اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ، تم ہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں اور اس لیے کہ اللہ پہچان کرا دے ایمان والوں کی اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لیے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کر دے اور کافروں کو مٹا دے۔ کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی اور تم تو موت کی تمنا کیا کرتے تھے، اس کے ملنے سے پہلے، تو اب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے (آیت ۱۳۹ تا ۱۴۳)۔ نیز فرمایا ہے: اور بے شک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جبکہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا ڈالا اور

وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ

نافرمانی کی، بعد اس کے کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تھا تمہاری خوشی کی بات۔ تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا۔ پھر تمہارا منہ ان سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے اور بے شک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ مسلمانوں پر فضل کرتا ہے (آیت ۱۵۲) —— یہ بھی فرمایا ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں' (آیت ۱۶۹)

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا جِبْرِيلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ وَعَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے روز فرمایا کہ یہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر پکڑا ہوا ہے اور جنگی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر آئے ہیں۔

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا قَالَ فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہیدانِ احد پر آٹھ سال کے بعد بھی اس طرح نماز پڑھی جیسے زندہ سے مردوں کو رخصت کرتے ہیں۔ پھر خورشید رسالت نے منبر پر طلوع فرمایا اور ارشاد ہوا کہ میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور تمہارے اوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے بلکہ تمہارے متعلق تو مجھے دنیاداری کی محبت کا ڈر ہے، جس کے باعث تم ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار میں نے اسی موقع پر کیا تھا۔

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِينَا الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ وَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ احد کے روز جب ہمارا مشرکین سے ٹکراؤ ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازوں کی ایک جماعت پر حضرت عبداللہ

وسلم جيشا من الرجالة وأمر عليهم عبد الله وقال لا تبرحوا إن رأيتمونا ظهرنا عليهم فلا تبرحوا وإن رأيتموهم ظهروا علينا فلا تعينونا فلما لقيناهم هربوا حتى رأيت النساء يشتددن في الجبل رفعن عن سوقهن قد بدت خلاخلهن فأخذوا يقولون الغنيمة الغنيمة فقال عبد الله عهد إلي النبي صلى الله عليه وسلم أن لا تبرحوا فأبوا فلما أبوا صرف وجوههم فأصيب سبعون قتيلا وأشرف أبو سفيان فقال أفي القوم محمد فقال لا تجيبوه فقال أفي القوم ابن أبي قحافة فقال لا تجيبوه فقال أفي القوم ابن الخطاب فقال إن هؤلاء قتلوا فلو كانوا أحياء لأجابوا فلم يملك عمر نفسه فقال كذبت يا عدو الله أبقى الله عليك ما يخزيك قال أبو سفيان أعل هبل فقال النبي صلى الله عليه وسلم أجيبوه قالوا ما نقول قال قولوا الله أعلى وأجل قالوا أبو سفيان لنا العزى ولا عزى لكم فقال النبي صلى الله عليه وسلم أجيبوه قالوا ما نقول قال قولوا الله مولانا ولا مولى لكم قال أبو سفيان يوم بيوم بدر والحرب سجال وتجدون مثلة لم آمر بها ولم تسؤني.

١٢١٥۔ أخبرني عبد الله بن محمد حدثنا سفيان عن عمرو عن جابر قال اصطبح الخمر يوم أحد ناس ثم قتلوا شهداء.

١٢١٦۔ حدثنا عبدان حدثنا عبد الله

یہاں تک کہ ہم کو مردار کے پرندے اچک لیں تو اپنی جگہ نہ چھوڑنا خواہ یہ دیکھو کہ ہم ان پر غالب آ گئے ہیں، اور خواہ یہ دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آگئے ہیں تو ہماری مدد کو نہ آنا۔ جب ہماری کافروں سے مڈبھیڑ ہوئی تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ میں نے ان کی عورتوں کو دیکھا کہ پنڈلیاں کھولے، اپنے کپڑے اٹھائے پہاڑ پر دوڑی جا رہی ہیں ان کی پازیبیں نظر آ رہی ہیں۔ پس یہ دیکھ کر تیر اندازوں میں سے کچھ غنیمت غنیمت کہنے لگے تو حضرت عبداللہ بن جبیر نے ان سے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا کہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے، لیکن انہوں نے ان کی بات نہ مانی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے منہ پھر گئے اور ان کے ستر آدمی شہید ہو گئے۔ چنانچہ ابو سفیان نے اونچی جگہ پر چڑھ کر یہ آواز دی کہ کیا اس جماعت میں محمد موجود ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا کیا اس جماعت میں ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکر) ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسے جواب نہ دو۔ اس نے پھر کہا۔ کیا اس جماعت میں ابن خطاب ہے؟ پھر خود ہی کہنے لگا یہ سب مارے جا چکے ہیں، اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے۔ حضرت عمر اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور بے اختیار جواب دیا۔ اے خدا کے دشمن! تجھے ذلیل کرنے کے لیے اللہ نے ان سب کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ ابو سفیان نے کہا، ہبل کا بول بالا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے جواب دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا جواب دیں؟ تو آپ نے فرمایا، یہ جواب دو کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بلند ہے۔ ابو سفیان کہنے لگا کہ ہمارا عزیٰ ہے اور تمہارا کوئی عزیٰ نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے جواب دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا جواب دیں؟ فرمایا یہ کہو کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے۔ ابو سفیان نے کہا، آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے اور لڑائی تو ڈول کی طرح ہوتی ہے۔ تم اپنے مردوں کو دیکھو گے کہ ان کے کان ناک کاٹے ہوئے ہیں، اگرچہ میں نے انہیں یہ حکم نہیں دیا تھا لیکن مجھے اس حرکت پر افسوس بھی نہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یوں معلوم ہوا ہے کہ غزوہ احد کے روز بعض حضرات نے صبح کے وقت شراب پی اور مقابلے کے وقت جام شہادت نوش کر گئے۔

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ان کے

أخبرنا شعبة عن سعد بن إبراهيم عن أبيه
إبراهيم أن عبد الرحمن بن عوف أتي بطعام
وكان صائما فقال قتل مصعب بن عمير
وهو خير مني كفن في بردة إن غطي رأسه
بدت رجلاه وإن غطي رجلاه بدا رأسه
وأراه قال وقتل حمزة وهو خير مني
ثم بسط لنا من الدنيا ما بسط أو قال
أعطينا من الدنيا ما أعطينا وقد خشينا
أن تكون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل يبكي
حتى ترك الطعام.

والے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف روزے سے تھے۔ جب ان کے سامنے
دسترخوان کو، کھانا رکھا گیا تو کہنے لگے۔ حضرت مصعب بن عمیر کو شہید کیا گیا اور
وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انہیں چادر کا کفن پہنایا گیا تھا۔ اگر ان کا سر چھپاتے تو پاؤں
کھل جاتے تھے اور پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ راوی کا خیال ہے
کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت حمزہ بھی مجھ سے بہتر تھے جنہیں شہید
کیا گیا۔ ہمیں دنیا کی دولت سے مالا مال کر دیا گیا ہے اور خوب کشادگی
زیادہ کی گئی ہے۔ ڈر ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں ہی نہ
دے دیا گیا ہو۔ پھر زار و قطار رونے لگے اور کھانا بھی
نہ کھایا۔

◆ ◆ ◆

١٢١٧- حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا
سفيان عن عمرو سمع جابر بن عبد الله قال
قال رجل للنبي صلى الله عليه وسلم يوم
أحد أرأيت إن قتلت فأين أنا قال في الجنة
فألقى تمرات في يده ثم قاتل حتى قتل.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی
نے احد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ تو ارشاد
فرمایئے، اگر میں اس لڑائی میں مارا جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ فرمایا!
جنت میں۔ تو انہوں نے کھجوریں ہاتھ سے ڈال دیں، جو کھا رہے تھے
پھر کافروں سے جا بھڑے اور جام شہادت نوش کر گئے

١٢١٨- حدثنا أحمد بن يونس حدثنا زهير
حدثنا الأعمش عن شقيق عن خباب قال
هاجرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
نبتغي وجه الله فوجب أجرنا على الله فمنا
من مضى أو ذهب لم يأكل من أجره شيئا
كان منهم مصعب بن عمير قتل يوم أحد
لم يترك إلا نمرة كنا إذا غطينا بها رأسه
خرجت رجلاه وإذا غطي بها رجلاه خرج
رأسه فقال لنا النبي صلى الله عليه وآله وسلم
غطوا بها رأسه واجعلوا على رجله الإذخر
أو قال ألقوا على رجله من الإذخر ومنا من
أينعت له ثمرته فهو يهدبها.

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رضائے الٰہی کے لیے ہجرت کی پس ہمارا
اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ جبکہ ہم میں سے بعض وہ حضرات
بھی ہیں جنہوں نے یہیں اپنا اجر چکھا بھی نہیں تھا۔ ایسے
حضرات میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر ہیں جو غزوہ
احد میں شہید ہو گئے تھے، جنہوں نے پیچھے صرف ایک
کمبل چھوڑا تھا جب ان کے ساتھ ہم ان کا سر چھپاتے تو پیر
کھل جاتے اور جب ان کے پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔
پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ ان کے ساتھ
ان کا سر چھپا دو اور ان کے پیروں پر اذخر گھاس ڈال دو یا یہ فرمایا کہ
ان کے پیروں کو اذخر سے چھپا دو۔ جبکہ ہم میں سے بعض وہ حضرات بھی ہیں
جن کے پھل پک چکے اور وہ انہیں چن رہے ہیں۔

١٢١٩- أخبرنا حسان بن حسان حدثنا محمد
بن طلحة حدثنا حميد عن أنس رضي الله عنه أن

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا، حضرت انس
بن نضر، غزوۂ بدر کے وقت موجود نہ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ پہلے غزوہ

عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللهُ مَا أُجِدُّ فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهُزِمَ النَّاسُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ أَيْنَ سَعْدُ إِنِّي أَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ دُونَ أُحُدٍ فَمَضَى فَقُتِلَ فَمَا عُرِفَ حَتَّى عَرَفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِبَنَانِهِ وَبِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ.

میں تو میں موجود نہ تھا اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں دوبارہ کبھی سعادت میسر آئی تو اللہ تعالیٰ میری کارگزاری دکھا دے گا۔ پس جب غزوۂ احد میں شریک ہوئے اور جب مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا میں ان حضرات کی کارگزاری میں ساتھ دینے سے بیزار ہوں اور مشرکین کے اقدام سے اپنی برأت کا اظہار کرتا ہوں۔ پس انہوں نے تلوار لے کر فوج کی جانب پیش قدمی فرمائی۔ راستے میں انہیں حضرت سعد بن معاذ ملے تو ان سے فرمایا۔ اے سعد! کہاں جاتے ہو؟ مجھے تو احد کی اس طرف سے جنت کی خوشبو آرہی ہے۔ پھر بڑھتے چلے گئے اور جامِ شہادت نوش فرمایا۔ ان کی لاش پہچانی نہ جا سکی یہاں تک کہ ان کی ہمشیرہ نے کسی تل یا انگلی کی بدولت انہیں پہچانا کیونکہ ان کے مبارک جسم پر نیزے، تلوار اور تیر کے اسّی سے زیادہ زخم آئے تھے۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (خلافت عثمان کے دور میں) ہم قرآن کریم جمع کر رہے تھے تو سورۂ الاحزاب کی ایک آیت ہمیں نہیں مل رہی تھی حالانکہ اس کو بارہا تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا۔ ہم اسے تلاش کرتے رہے تو وہ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی۔ (یعنی:) پھر وہ مرد ہیں مسلمانوں میں سے جنہوں نے سچا کر دکھایا جو اللہ سے عہد کیا تھا۔ تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی انتظار میں ہے اور وہ ذرا نہ بدلے (آیت ۲۳) تو ہم نے اسے قرآن مجید کی متعلقہ سورت میں لکھ دیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ خَرَجَ مَعَهُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد کے لیے نکلے تو ساتھ نکلنے والوں میں سے بعض لوگ (منافقین) آپ کا ساتھ چھوڑ کر واپس لوٹ گئے۔ ان کے متعلق مسلمانوں کے دو گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ کہتا تھا کہ ہمیں پہلے ان سے لڑنا چاہیے اور دوسرا گروہ

وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ نُقَاتِلُهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا نُقَاتِلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ

ان سے لڑنے کے حق میں نہ تھا۔ تو اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی ـــ تو تمھیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے؟ اور اللہ نے انھیں اوندھا کر دیا ان کے کوتکوں کی وجہ سے (سورۃ النساء آیت ۸۸)۔ اور اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ (مدینہ منورہ) طیبہ ہے، گنہگاروں کو اس طرح نکال پھینکتا ہے جیسے بھٹی چاندی کے میل کو نکال دیتی ہے۔

بَابُ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ.

آیت اِذْ ھَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْکُمْ کا بیان۔

جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی دکھائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے (سورۃ آل عمران، آیت ۱۲۲)

١٢٢٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا بَنِي سَلِمَةَ وَبَنِي حَارِثَةَ وَمَا أُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللّٰهُ يَقُولُ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا.

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے متعلق یہ آیت "اور جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی دکھائیں" نازل ہوئی تو اس دو گروہوں سے بنی سلمہ اور بنی حارثہ مراد ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی اور اللہ تعالٰی نے فرما دیا کہ وہ دونوں گروہوں کا مددگار ہے۔

١٢٢٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاذَا بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي تِسْعَ أَخَوَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجْمَعَ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ وَلٰكِنِ امْرَأَةً تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ. قَالَ أَصَبْتَ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے جابر! کیا تم نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پھر فرمایا: کنواری عورت سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں عرض گزار ہوا، کنواری سے نہیں بلکہ بیوہ سے۔ فرمایا: کیا کنواری عورت تمھارا دل خوش کر دیتی ہے؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! غزوۂ احد میں جب میرے والد محترم کو شہید کر دیا گیا تو پیچھے نو صاحبزادیاں چھوڑیں، پس بہنوں کی موجودگی میں یہ بات مجھے پسند نہ آئی کہ ان جیسی ایک ناتجربہ کار لڑکی کا اور اضافہ کروں، لہٰذا میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان کی کنگھی چوٹی کرنے کے ساتھ ان کی دیکھ بھال کر سکے۔ فرمایا: ٹھیک کیا۔

١٢٢٣۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم کی شہادت غزوۂ احد میں ہو گئی تھی۔ ان کے اوپر کافی قرض تھا

سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ نَثَلَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

نکال کر دیتے ہوئے فرمایا۔ میرے ماں باپ تم پر قربان، تیر اندازی کرو۔

****

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

یحییٰ بن سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوۂ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو میرے لیے جمع فرمایا تھا۔

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبَوَيْهِ كِلَيْهِمَا يُرِيدُ حِينَ قَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَهُوَ يُقَاتِلُ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے روز میرے لیے اپنے والدین کریمین دونوں کو جمع فرمایا۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ جب وہ لڑ رہے تھے تو آپ نے فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدٍ.

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا کسی کے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا ہو۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن مالک کے سوا اور کسی کے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا ہو۔ کیونکہ غزوۂ احد کے روز میں نے خود آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے سعد! تیر اندازی کرو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ زَعَمَ أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي يُقَاتِلُ فِيهِنَّ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا

ابوعثمان کا بیان ہے کہ ایک جنگ (غزوۂ احد) میں جب کہ آپ نے خود بھی جنگ آزمائی فرمائی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے سوا اور کوئی نہیں رہا تھا۔ یہ واقعہ راوی نے ان دونوں حضرات سے سنا تھا۔

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف

حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْمِقْدَادَ وَسَعْدًا رضی اللہ عنہم فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنِّيْ سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ اُحُدٍ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت مقداد اور حضرت سعد بن ابی وقاص کی صحبت میں رہا ہوں لیکن اس بارے میں کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے نہیں سنا، سوائے اس کے کہ میں نے حضرت طلحہ کو غزوۂ احد کے حالات بیان کرتے ہوئے سنا ہے (رضی اللہ تعالٰی عنہم)

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ۔

قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ایک ہاتھ کو شل (بیکار) دیکھا تھا کیونکہ اس کے ساتھ انہوں نے غزوۂ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے وار روکا تھا۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهٗ وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ النَّزْعِ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهٗ بِجَعْبَةٍ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ انْثُرْهَا لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَا تُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ اَبِيْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو حضرت ابو طلحہ ڈھال سے کر سراپا آپ کے آگے ڈھال بنے ہوئے تھے۔ حضرت ابو طلحہ بڑے تیر انداز اور مضبوط کمان والے تھے اس روز ان کے ہاتھوں دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئی تھیں۔ جب کوئی شخص ان کے سامنے سے ترکش لے کر گزرتا تو حضور اس سے فرماتے کہ انہیں ابو طلحہ کے سامنے ڈال دو۔ راوی کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کو اٹھا کر انہوں کو دیکھتے تو حضرت ابو طلحہ عرض کرتے: میرے ماں باپ آپ پر قربان، سر مبارک کو نہ اٹھائیے، مبادا کافروں کا کوئی تیر خدا نخواستہ آ لگے۔ حضور پر قربان ہونے کے لیے اس خادم کا سینہ موجود ہے۔ اور میں نے حضرت عائشہ بنت ابو بکر اور حضرت ام سلیم کو دیکھا اور دونوں نے اپنے کپڑے اوپر چڑھائے ہوئے ہیں جس کے باعث پنڈلیاں نظر آ رہی ہیں اور اپنی پیٹھ پر مشکیزے اٹھا کر لاتی ہیں، پیاسے لوگوں کو پلاتی ہیں اور پھر واپس جا کر پانی بھر کر لاتی ہیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلاتی ہیں —— نیز حضرت ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار بھی گر پڑی تھی۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ

أبو أسامة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت لما كان يوم أحد هزم المشركون فصرخ إبليس لعنة الله عليه أي عباد الله أخراكم فرجعت أولاهم فاجتلدت هي وأخراهم فبصر حذيفة فإذا هو بأبيه اليمان فقال أي عباد الله أبي أبي قال قالت فوالله ما احتجزوا حتى قتلوه فقال حذيفة يغفر الله لكم قال عروة فوالله ما زالت في حذيفة بقية خير حتى لحق بالله بصرت علمت من البصيرة في الأمر وأبصرت من بصر العين ويقال بصرت وأبصرت واحد.

باب قول الله تعالى: إن الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان إنما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا ولقد عفا الله عنهم إن الله غفور حليم

١٢٣٦ . حدثنا عبدان أخبرنا أبو حمزة عن عثمان بن موهب قال جاء رجل حج البيت فرأى قوما جلوسا فقال من هؤلاء القعود قالوا هؤلاء قريش قال من الشيخ قالوا ابن عمر فأتاه فقال إني سائلك عن شيء أتحدثني قال أنشدك بحرمة هذا البيت أتعلم أن عثمان بن عفان فر يوم أحد قال نعم قال فتعلمه تغيب عن بدر فلم يشهدها قال فتعلم أنه تخلف عن بيعة الرضوان فلم يشهدها قال نعم قال فكبر قال ابن عمر تعال لأخبرك ولأبين لك عما سألتني عنه

غزوۂ احد میں جب مشرکین کو ہزیمت ہو گئی تو ابلیس لعنۃ اللہ علیہ چلایا، اے خدا کے بندو! تمہارے پیچھے کافر آ گئے، ان سے بچو۔ پس اگلے پچھلوں پر ٹوٹ پڑے۔ پس حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد حضرت یمان بھی مسلمانوں کے گھیرے میں تھے۔ انہوں نے آواز دی کہ خدا کے بندو! یہ تو میرے ابا جان ہیں، میرے ابا جان ہیں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا، خدا کی قسم لوگوں نے فوراً ہاتھ نہ روکے اور انہیں شہید کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ کو اس کا ساری عمر افسوس رہا یہاں تک کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بصیرۃ میں لفظ بصرت حقیقت میں بصیرت سے ہے اور ابصرت سے مراد آنکھ سے دیکھنا ہے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ بصرت اور ابصرت دونوں

آیت: اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ کا بیان۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں، انہیں شیطان ہی نے لغزش دی ان کے بعض اعمال کے باعث اور بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمایا، بے شک اللہ بخشنے والا حلم والا ہے (سورۂ آل عمران)

عثمان بن موہب کا بیان ہے کہ ایک شخص (یزید بن بشر) حج بیت اللہ کی غرض سے آیا تو وہاں بہت سے لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون حضرات ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ قریش ہیں۔ اس نے پھر پوچھا کہ وہ بڑے میاں کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ہیں۔ پس وہ ان کے نزدیک آیا اور کہنے لگا۔ میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، کیا بے آپ مجھے مطلع فرمائیں اور میں آپ کو حرمت بیت اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ بات ... آپ کے علم میں ہے کہ حضرت عثمان نے غزوۂ احد سے راہ فرار اختیار کی تھی؟ جواب دیا، ہاں۔ اس نے کہا، کیا آپ اس بات سے باخبر ہیں کہ وہ غزوۂ بدر سے بھی غائب رہے اور اس میں شریک نہ ہوئے۔ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شامل نہیں تھے۔ انہوں نے کہا، ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ پس اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔

أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ عُثْمَانَ وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ.

ذرا ٹھہرو! جو کچھ تم نے ان کے متعلق پوچھا ہے میں تمہیں اس کی حقیقت بتا دوں۔ غزوۂ احد سے فرار ہونے کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔ جہاں تک غزوۂ بدر میں شامل نہ ہونے کی بات ہے تو ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی تھیں جو ان دنوں بیمار تھیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہیں غزوۂ بدر میں شامل ہونے والوں کے برابر اجر اور مال غنیمت سے حصہ ملے گا۔ رہی بیعتِ رضوان میں شامل نہ ہونے کی بات تو مکہ کی سرزمین میں اگر کوئی دوسرا حضرت عثمان سے زیادہ اثر و رسوخ والا ہوتا تو ان کی جگہ اسے بھیجا جاتا، لیکن آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا اور بیعتِ رضوان تو حضرت عثمان کے مکہ معظمہ جانے کے بعد ہوئی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دائیں دست مبارک کے لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے دوسرے دست مبارک پر مار کر بولے۔

بَابٌ ۳۸۵ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ. تُصْعِدُونَ تَذْهَبُونَ أَصْعَدَ وَصَعِدَ فَوْقَ الْبَيْتِ.

آیت: اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ کا بیان

جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے تھے اور دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا اور معافی اس لیے سنائی کہ جو ہاتھ سے گیا اور جو افتاد پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۱۵۳)

تُصْعِدُوْنَ بلندی پر چڑھنا اور گھر کے اوپر چڑھنا

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے روز حضرت عبداللہ بن جبیر کو پیدل فوج کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ جب پھر حضرات شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تو ان کے متعلق ہی وہ آیت نازل ہوئی کہ رسول ان کو دوسری جماعت سے پکار رہے تھے۔ یعنی وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ۔ فِیْ اُخْرٰىكُمْ۔

☆ بَابُ ۳۸۰ ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشٰى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْ أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ.

آیت، مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً کا بیان۔

پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری کہ تمہاری ایک جماعت کو گھیرے ہوئی تھی اور ایک گروہ کو اپنی جان کی پڑی تھی اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے، جاہلیت کے گمان۔ کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے تم فرماؤ کہ اختیار تو سارا اللہ کا ہے۔ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں ہمارا کچھ بس ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ تم فرماؤ کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے اور اس لیے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے کھول دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔
(سورۂ آل عمران، آیت ۱۵۴)

۱۲۳۸۔ وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ تَغَشَّاهُ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ حَتّٰى سَقَطَ سَيْفِيْ مِنْ يَدِيْ مِرَارًا يَسْقُطُ وَاٰخُذُهٗ وَيَسْقُطُ وَاٰخُذُهٗ.

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا۔ غزوۂ احد کے روز میں ان لوگوں میں تھا جن کو نیند نے دبا لیا تھا۔ یہاں تک کہ کئی مرتبہ میرے ہاتھ سے تلوار گر گئی تھی۔ وہ گر پڑتی اور میں اسے اٹھا لیتا وہ پھر گر پڑتی اور میں پھر اسے اٹھا لیتا تھا۔

* * *

☆ بَابُ ۳۸۱ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ.

آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ کا بیان۔

یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں، یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (سورۂ آل عمران، آیت ۱۲۸)

۱۲۲۹۔ قَالَ حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو زخمی کر دیا گیا تھا، تو آپ نے فرمایا: وہ قوم کیسے نجات پا سکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا، اس پر (سورۂ آل عمران کی آیت ۱۲۸) نازل ہوئی۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع سے جب سر مبارک اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کے بعد یہ دعا کی: اے اللہ! فلاں فلاں اور فلاں پر لعنت فرما۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں (الی آخرہ) آیت۔ حنظلہ بن ابو سفیان کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کی ہلاکت کے لیے دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔
(سورۂ آل عمران، آیت ۱۲۸)

باب ذِكْرِ أُمِّ سَلِيطٍ

۱۲۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي عِنْدَكَ يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ بِهِ وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

ام سلیط کا ذکر۔

ثعلبہ بن ابو مالک کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ کی مستورات کے درمیان چادریں تقسیم فرمائیں تو ان میں سے ایک بہترین چادر باقی بچ گئی۔ جو حضرات آپ کے پاس تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ اے امیر المومنین! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صاحبزادی کو دے دیجئے جو آپ کے دولت خانے میں ہے۔ ان کا اشارہ حضرت ام کلثوم بنت علی کی جانب تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ام سلیط ان سے زیادہ حقدار ہے۔ حضرت ام سلیط انصار کی ان عورتوں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ حضرت عمر نے یہ بھی فرمایا کہ غزوۂ احد کے روز ہمارے لیے مشکیزے بھی پانی بھر کر لاتی تھیں۔

بَابُ قَتْلِ حَمْزَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

١٢٣٢ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْفَضْلِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ قَالَ لِي عُبَيْدُ اللهِ فَلَمَّا قَدِمْنَا حِمْصَ قَالَ لِي عُبَيْدُ اللهِ هَلْ لَكَ فِي وَحْشِيٍّ نَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ حَمْزَةَ قُلْتُ نَعَمْ وَكَانَ وَحْشِيٌّ يَسْكُنُ حِمْصَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَقِيلَ لَنَا هُوَ ذَاكَ فِي ظِلِّ قَصْرِهِ كَأَنَّهُ حَمِيتٌ قَالَ فَجِئْنَا حَتَّى وَقَفْنَا عَلَيْهِ بِيَسِيرٍ فَسَلَّمْنَا فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ وَعُبَيْدُ اللهِ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِهِ مَا يَرَى وَحْشِيٌّ إِلَّا عَيْنَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ يَا وَحْشِيُّ أَتَعْرِفُنِي قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا وَاللهِ إِلَّا أَنِّي أَعْلَمُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ قِتَالٍ بِنْتُ أَبِي الْعِيصِ فَوَلَدَتْ لَهُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أَسْتَرْضِعُ لَهُ فَحَمَلْتُ ذَلِكَ الْغُلَامَ مَعَ أُمِّهِ فَنَاوَلْتُهَا إِيَّاهُ فَلَكَأَنِّي نَظَرْتُ إِلَى قَدَمَيْكَ قَالَ فَكَشَفَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ قَالَ نَعَمْ إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ بِبَدْرٍ فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ إِنْ قَتَلْتَ حَمْزَةَ بِعَمِّي فَأَنْتَ حُرٌّ قَالَ فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلٌ بِحِيَالِ أُحُدٍ

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری کا بیان ہے کہ میں نے عبید اللہ بن عدی بن خیار کے ساتھ سفر کیا۔ جب ہم حمص پہنچے تو عبید اللہ نے مجھ سے کہا کہ ہم حضرت وحشی کے پاس جا کر شہادتِ حمزہ کا حال دریافت نہ کریں؟ اور حضرت وحشی ان دنوں حمص میں اقامت پذیر تھے۔ ہم نے ان کے متعلق لوگوں سے دریافت کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ اپنی دیوار کے سائے میں اس طرح بیٹھے ہوئے ہیں جیسے پھولی ہوئی مشک۔ جعفر کا بیان ہے کہ تھوڑی ہی دیر میں ہم حضرت وحشی کے پاس جا پہنچے۔ پس ہم نے سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ ان کا بیان ہے کہ عبید اللہ نے اپنے عمامہ کے ساتھ خود کو یوں چھپایا کہ ان کی آنکھوں اور پیروں کے سوا وحشی کو اور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ پھر عبید اللہ نے کہا اے حضرت وحشی! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ پہچانتا تو نہیں، ہاں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے شادی کی تھی جس کا نام ام قتال بنت ابو العیص تھا۔ اس کے بطن سے مکہ مکرمہ میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا۔ میں نے اس کے لیے دودھ پلانے والی تلاش کی تھی، لہٰذا میں اس کی والدہ کے ساتھ اسے اٹھا کر لے گیا تھا۔ اب تمہارے قدموں کو دیکھ کر محسوس کر رہا ہے کہ گویا وہی بچہ میرے پاس ہے۔ جعفر کا بیان ہے کہ یہ سن کر عبید اللہ نے اپنا چہرہ کھول دیا اور کہنے لگے کیا آپ یہ بتائیں گے کہ حضرت حمزہ کو کس طرح شہید کیا تھا؟ جواب دیا: ہاں۔ حضرت حمزہ نے طعیمہ بن عدی بن خیار کو میدانِ بدر میں قتل کیا تھا۔ مجھ سے میرے آقا جبیر بن مطعم نے کہا کہ اگر حمزہ کو میرے چچا کے بدلے قتل کر دو تو تم آزاد ہو۔ ان کا بیان ہے کہ جب لوگ عینین کے سال لڑنے کے لیے نکلے اور عینین کوہِ احد کی پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑی

إليه رجل من الأنصار فضربه بالسيف على هامته قال قال عبد الله بن الفضل فأخبرني سليمان بن يسار أنه سمع عبد الله بن عمر يقول فقالت جارية على ظهر بيت وا أمير المؤمنين قتله العبد الأسود

بیچ مارا تو وہ اس کے کندھوں سے پار نکل گیا۔ اتنے میں ایک انصاری بھی اس پر ٹوٹ پڑے۔ پس میں نے کھوپڑی پر تلوار سے بھی ایک ضرب لگائی۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ایک لونڈی نے مکان کی چھت پر کھڑی ہو کر کہا۔ اے امیر المومنین! مبارک ہو کہ مسیلمہ کو ایک کالے غلام نے قتل کر دیا ہے۔

☆ باب ما أصاب النبي صلى الله عليه وسلم من الجراح يوم أحد.

رسولِ خدا کا غزوۂ احد میں زخمی ہونا

۱۳۴۳۔ حدثنا إسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام سمع أبا هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتد غضب الله على قوم فعلوا بنبيه يشير إلى رباعيته اشتد غضب الله على رجل يقتله رسول الله صلى الله عليه وسلم في سبيل الله.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالٰے اس قوم سے سخت ناراض ہے جس نے اپنے نبی کے دانت شہید کیے اور اپنے سامنے کے دندان مبارک کی جانب اشارہ فرمایا۔ اللہ تعالٰے کا سخت غضب ہے اس شخص (ابی بن خلف) پر جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے راہِ خدا میں قتل کیا تھا۔

۱۳۴۴۔ حدثني مخلد بن مالك حدثنا يحيى بن سعيد الأموي حدثنا ابن جريج عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس قال اشتد غضب الله على من قتله النبي صلى الله عليه وسلم في سبيل الله اشتد غضب الله على قوم دموا وجه نبي الله صلى الله عليه وسلم.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت کی ہے کہ اس شخص (ابی بن خلف) پر اللہ تعالٰی کا سخت غضب ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راہِ خدا میں قتل کیا تھا نیز اس قوم پر اللہ کا سخت غضب ہے جس نے اللہ کے نبی کا چہرہ مبارک خون آلودہ کیا تھا۔

۱۳۴۵۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا يعقوب عن أبي حازم أنه سمع سهل بن سعد وهو يسأل عن جرح رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال والله إني لأعرف من كان يغسل جرح رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن كان يسكب الماء وبما دووي قال كانت فاطمة عليها السلام بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تغسله وعلي يسكب

ابوحازم فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰے عنہ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے بخوبی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے زخم کو کس نے دھویا، پانی کس نے ڈالا اور کیا دوائی استعمال کی گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسولِ خدا تو دھوتی تھیں اور حضرت علی بھری ہوئی ڈھال سے پانی ڈال رہے

الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ وَأَلْصَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَئِذٍ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَكُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ.

۱۲۳۶ ۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَمَّى وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تھے جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے تو خون اور بھی زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم میں بھر دی تو خون بہنا بند ہو گیا۔ اور اس روز آپ کے سامنے کے دندان مبارک شہید کر دیے تھے اور آپ کے مبارک چہرے کو زخمی کر دیا تھا کیونکہ سر مبارک کا خود ٹوٹ گیا تھا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا بڑا غضب ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا اور اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر بڑا غضب ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے کو لہولہان کیا تھا۔

بَابُ ۲۹۲ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ.

آیت :- الذین استجابوا للہ والرسول کا بیان ۔

۱۲۳۷ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ قَالَتْ لِعُرْوَةَ يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ أَبُوكَ مِنْهُمُ الزُّبَيْرُ وَأَبُو بَكْرٍ لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ خَافَ أَنْ يَرْجِعُوا قَالَ مَنْ يَذْهَبُ فِي إِثْرِهِمْ فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آیت :- وہ جو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے انہیں زخم پہنچ چکا تھا، ان کے نیکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لیے بڑا ثواب ہے (سورۂ آل عمران، آیت ۱۷۲) کے متعلق حضرت عروہ سے فرمایا :- اے بھانجے! تمہارے والد محترم حضرت زبیر اور تمہارے نانا جان حضرت ابو بکر بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غزوۂ احد میں مشرکین کی جانب سے صدمہ پہنچا تو خدشہ ہوا کہ کہیں وہ پھر نہ پلٹ پڑیں۔ آپ نے فرمایا، ان لوگوں کے حالات کون معلوم کرتا ہے؟ ایسے مسلمانوں میں سے ستر حضرات اس کام پر گئے جن میں حضرت ابو بکر اور حضرت زبیر بھی تھے۔

بَابُ ۲۹۳ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنْهُمْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْيَمَانُ وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ.

شہیدانِ احد کا بیان ۔

ان حضرات میں حضرت حمزہ، حضرت یمان، حضرت انس بن نضر اور حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں۔

۱۲۳۸ ۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ

قتادہ فرماتے ہیں کہ ہماری نظر میں عرب کا ایسا کوئی قبیلہ نہیں جو انصار کے برابر راہِ خدا میں شہید ہو کر قیامت کی سرخروئی حاصل کر گئے ہوں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک

بينه وبينه واد، خرجت مع الناس إلى القتال
فلما اصطفوا للقتال خرج سباع فقال
هل من مبارز؟ قال فخرج إليه حمزة بن
عبد المطلب فقال يا سباع يا ابن أم
أنمار مقطعة البظور أتحاد الله و
رسوله صلى الله عليه وسلم؟ قال ثم
شد عليه فكان كأمس الذاهب قال و
كمنت لحمزة تحت صخرة فلما دنا
مني رميته بحربتي فأضعها في ثنته
حتى خرجت من بين وركيه قال فكان
ذاك العهد به فلما رجع الناس رجعت
معهم فأقمت بمكة حتى فشا فيها
الإسلام ثم خرجت إلى الطائف
فأرسلوا إلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم رسولا فقيل لي إنه لا يهيج
الرسل فخرجت معهم حتى قدمت
على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فلما رآني قال آنت وحشي؟ قلت نعم قال
أنت قتلت حمزة؟ قلت قد كان من الأمر
ما بلغك قال فهل تستطيع أن تغيب
وجهك عني؟ قال فخرجت فلما قبض
رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج
مسيلمة الكذاب قلت لأخرجن إلى
مسيلمة لعلي أقتله فأكافئ به حمزة قال
فخرجت مع الناس فكان من أمره ما كان
قال فإذا رجل قائم في ثلمة جدار كأنه
جمل أورق ثائر الرأس قال فرميته
بحربتي فأضعها بين ثدييه حتى
خرجت من بين كتفيه قال ووثب

ہے اور ان کے درمیان ایک نالہ ہے۔ پس میں بھی لڑنے کے
لیے لوگوں کے ساتھ نکلا۔ جب سباع پہلوان نے میدان
میں نکل کر مبارز طلب کیا تو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اس
کے مقابلے پر آئے اور فرمایا۔ اے سباع! اے ام انمار کے
بیٹے، جو بچوں کے ختنے کیا کرتی تھی، تم بھی اللہ اور اس کے
رسول کی مخالفت کرتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ
نے اسے یوں ملک عدم پہنچایا جیسے گزرا ہوا کل۔ میں نے
ٹھان لیا کہ پھر میں حضرت حمزہ کے لیے ایک پتھر کی آڑ میں چھپ
گیا۔ جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے اپنا نیزہ پھینک
کر مارا جو ان کے زیر ناف لگا اور سرین سے پار ہو گیا۔ ان کا بیان ہے
کہ یہ حضرت حمزہ کا آخری وقت تھا۔ جب لوگ جنگ سے واپس
لوٹے تو میں بھی واپس لوٹا اور مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہا۔ جب
اس سرزمین میں اسلام پھیل گیا تو میں طائف چلا گیا۔ اہل طائف نے
مجھے قاصد بنا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب بھیجا
اور بتایا کہ وہ قاصدوں کو تکلیف نہیں پہنچایا کرتے۔ پس میں
دوسرے لوگوں کے ساتھ چل دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا۔
کیا تم وحشی ہو؟ میں عرض گزار ہوا، ہاں۔ فرمایا۔ کیا حمزہ کو تم نے
شہید کیا تھا؟ میں نے جواب دیا۔ ایسی بات ہے جو پوری طرح
آپ کے علم میں ہے۔ فرمایا۔ کیا تم مجھ سے اپنا منہ چھپا سکتے ہو؟
ان کا بیان ہے کہ پھر میں باہر نکل آیا۔ پس جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور مسیلمہ کذاب نبوت کا دعویٰ کرتا ہوا
نکلا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بھی مسلمانوں کے ساتھ اس سے
لڑنے کے لیے نکلوں گا، شاید اسے قتل کر سکوں اور یہ حضرت
حمزہ کے قتل کرنے کا کفارہ ہو جائے۔ پس میں بھی لوگوں کے
ساتھ نکلا اور جو ہوا سو ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی
دیوار کی آڑ میں کھڑا تھا جس کا رنگ اونٹ کے مانند تھا اور
اس نے اپنا سر چھپایا ہوا تھا۔ میں نے جانتے ہوئے کہ مسیلمہ
یہی ہے اپنا وہی نیزہ سنبھالا اور پھینک کر اس کی چھاتی کے بیچ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ سَبْعُونَ قَالَ وَكَانَ بِئْرُ مَعُونَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَوْمُ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ.

۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا.

وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَبْكِي وَأَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيهِ أَوْ مَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ.

۱۲۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ بِهِ اللَّهُ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے غزوہ احد میں ان کے ستر افراد شہید ہوئے اور بئر معونہ کے واقعہ میں اور اسی قدر جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ بئر معونہ کا واقعہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں ہوا تھا اور یمامہ کا واقعہ حضرت ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں ہوا جبکہ مسیلمہ کذاب سے جنگ ہوئی تھی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہیدان احد میں سے دو دو حضرات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں جمع فرمایا۔ پھر دریافت فرماتے کہ ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ یاد تھا۔ جب کسی ایک کی جانب اشارہ کر دیا جاتا تو آپ لحد میں پہلے اسے رکھواتے اور فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان سب پر گواہ ہوں اور حکم فرمایا کہ انہیں اسی طرح خون میں لتھڑے ہوئے دفن کر دیا جائے نیز ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی اور نہ انہیں غسل دیا گیا۔ نیز حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا تو میں رونے لگا اور ان کے چہرے سے کپڑے کو ہٹاتا۔ چنانچہ صحابہ کرام مجھے ایسا کرنے سے منع کرتے رہے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے منع نہیں فرمایا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (میری پھوپھی سے) فرمایا۔ ان پر نہ رو یا ان پر کیوں روتی ہو، ان کا جنازہ اٹھنے تک فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیے رہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک خواب میں یہ دیکھا کہ تلوار ہلائی تو اس کی نوک ٹوٹ گئی۔ اس کی تعبیر وہی صدمہ ہے جو مسلمانوں کو بروز غزوہ احد اٹھانا پڑا۔ پھر میں نے دوبارہ ہلائی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے بعد میں فتح رحمت فرمائی اور ان میں اتفاق پیدا کر دیا۔ اسی خواب کے اندر میں نے گائیں دیکھیں

فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى أَوْ ذَهَبَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا كَانَ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غُطِّيَ بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ أَوْ قَالَ أَلْقُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

• بَابٌ (۳۹) أُحُدٌ يُحِبُّنَا قَالَهُ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا.

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا

اور اس کی تعبیر یہی ہے جو غزوۂ احد میں مسلمانوں کے سامنے آئی۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رضائے الٰہی کے لیے ہجرت کی تھی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا۔ ہم میں سے بعض حضرات وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے اجر سے یہاں کچھ بھی نہیں دیکھا جیسے حضرت مصعب بن عمیر یہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور پیچھے صرف ایک کمبل چھوڑا تھا جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے تھے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا سر چھپا دو اور اسکے پیروں پر اذخر ڈال دو یا یہ فرمایا کہ اسکے پیروں پہ تھوڑی سی اذخر ڈال دو اور ہم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنکے پھل پک گئے اور وہ ان سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

فرمانِ رسالت ہے کہ احد پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے۔ عباس بن سہل، ابو حمید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ پہاڑ (احد) ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوہِ احد نظر آیا تو آپ نے فرمایا:۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھریلی جگہوں کے درمیان کی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے، اور

فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا.

شہدائے احد پر اس طرح نماز پڑھی جیسے میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ میں پہلے جا کر تمہارے کام درست کرنے والا ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں، اور میں اپنے حوض کوثر کو اب بھی دیکھ رہا ہوں نیز مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا فرمائی گئی ہیں یا مجھے زمین کی چابیاں عطا فرمائی گئی ہیں۔ خدا کی قسم مجھے یہ خطرہ تمہارے متعلق نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے، بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ تم کہیں دنیا میں نہ پھنس جاؤ۔

بَابٌ ۳۱ غَزْوَةُ الرَّجِيْعِ وَرِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبِئْرِ مَعُوْنَةَ وَحَدِيْثُ عَضَلٍ وَّالْقَارَةِ وَعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ وَّخُبَيْبٍ وَّاَصْحَابِهٖ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ اَنَّهَا بَعْدَ اُحُدٍ

غزوۂ رجیع اور رعل، ذکوان اور بئر معونہ کا بیان ہے نیز عضل، قارہ اور عاصم بن ثابت، خبیب اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے نقل کیا کہ یہ غزوۂ احد سے بعد کی بات ہے۔

◆ ◆ ◆

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَّهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِّنْ هُذَيْلٍ يُّقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لِحْيَانَ فَتَبِعُوْهُمْ بِقَرِيْبٍ مِّنْ مِّائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰى اَتَوْا مَنْزِلًا نَّزَلُوْهُ فَوَجَدُوْا فِيْهِ نَوَى تَمْرٍ تَزَوَّدُوْهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوْا هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَتَبِعُوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰى لَحِقُوْهُمْ فَلَمَّا انْتَهٰى عَاصِمٌ وَّاَصْحَابُهٗ لَجَؤُوْا اِلٰى فَدْفَدٍ وَّجَآءَ الْقَوْمُ فَاَحَاطُوْا بِهِمْ فَقَالُوْا لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ اِنْ نَّزَلْتُمْ اِلَيْنَا اَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِيْ ذِمَّةِ كَافِرٍ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَقَاتَلُوْهُمْ حَتّٰى قَتَلُوْا عَاصِمًا فِيْ سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ وَبَقِيَ خُبَيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ (جاسوسی ٹولی) روانہ فرمایا اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاری کو امیر مقرر کیا جو حضرت عاصم بن عمر بن خطاب کے ماموں تھے۔ جب یہ حضرات عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان والے مقام پر پہنچے جسے لحیان والے کہتے ہیں کسی نے ان کے متعلق بتا دیا۔ یہ ہذیل قبیلے کی ایک شاخ ہے۔ پس انہوں نے سو کے قریب تیر انداز ان کی تلاش میں بھیج دیئے۔ وہ ان کے پیروں کے نشانات کی تلاش میں ہو لئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھہرنے کی ایک جگہ پر کھجور کی گٹھلیاں دیکھ کر کہا کہ یہ تو یثرب (مدینہ طیبہ) کی کھجوریں معلوم ہوتی ہیں۔ پس وہ قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے پیچھے چلتے گئے۔ جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہ لوگ قریب آ گئے تو یہ ایک ٹیلے پر چڑھ گئے۔ کافروں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ اگر تم نیچے اتر آؤ اور خود کو ہمارے سپرد کر دو تو ہم یہ عہد و پیمان کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم نے کہا۔ ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جانے کے لئے مطلق تیار نہیں۔ پھر دعا کی۔ اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مطلع فرما۔ دشمنوں نے تیر برسانے شروع کر دیئے جس سے حضرت عاصم اور ان کے سات ساتھی شہید ہو گئے اور باقی

وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ
فَلَمَّا أَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ
فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ
فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِي
مَعَهُمَا هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ
فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَلَمْ
يَفْعَلْ فَقَتَلُوهُ وَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَزَيْدٍ
حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ فَاشْتَرَى خُبَيْبًا بَنُو
الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ
قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا
حَتَّى إِذَا أَجْمَعُوا قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوسَى مِنْ بَعْضِ
بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ قَالَتْ
فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِي فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَاهُ
فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَزِعْتُ فَزْعَةً
عَرَفَ ذَاكَ مِنِّي وَفِي يَدِهِ الْمُوسَى فَقَالَ
أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَاكَ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَكَانَتْ تَقُولُ مَا رَأَيْتُ
أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ لَقَدْ رَأَيْتُهُ
يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ
ثَمَرَةٌ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ وَمَا كَانَ
إِلَّا رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ فَخَرَجُوا بِهِ مِنَ
الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فَقَالَ دَعُونِي أُصَلِّي
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ
تَرَوْا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ
فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ
هُوَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا ثُمَّ
قَالَ ؏

مَا أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي

تھی حضرت ان کے عہد و پیمان کا یقین کرتے ہوئے نیچے اتر آئے یعنی
حضرت خبیب، حضرت زید بن دثنہ، تیسرے کوئی اور حضرت
عبداللہ بن طارق جب انہوں نے خود کو ان کے سپرد کر دیا تو وہ
کمانوں سے تانت نکال کر ان کی مشکیں باندھنے لگے۔ تیسرے
ساتھی نے دیکھا کہ یہ تو شروع ہی میں دغا بازی کرنے لگے تو فرمایا کہ
میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا۔ مجھے اس کی نسبت اپنے مقتول
بھائیوں کے پاس پہنچ جانا زیادہ پسند ہے۔ کافروں نے ان کو ساتھ
بہت کھینچا تانی کی لیکن یہ مطلق آمادہ نہ ہوئے تو آخر وہ (انہیں
قتل کر کے) حضرت خبیب اور حضرت زید کو لے کر چلے گئے یہاں تک
دونوں حضرات کو فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد کا
ہے چنانچہ حضرت خبیب کو بنو حارث بن عامر بن نوفل نے خرید
لیا کیونکہ غزوۂ بدر میں انہوں نے حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔
حضرت خبیب کافی دنوں تک ان کی قید میں رہے۔ تو انہوں نے
قتل کرنے کی ٹھان لی تھا انہوں نے حارث کی ایک بیٹی سے استرا
مانگا۔ عورت نے استرا دے دیا وہ اپنے بچے کی طرف سے غافل ہو گئی
اور بچہ ادھر جاتا ہوا حضرت خبیب کے پاس چلا گیا انہوں نے
اسے اپنی ران پر بٹھا لیا جب اس نے بچے کو ان کے پاس دیکھا تو
بہت گھبرائی حضرت خبیب نے اس کی پریشانی کو محسوس
کرتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم ڈرتی ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا
میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ عورت کہتی تھی کہ
میں نے خبیب سے زیادہ نیک کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ بیشک میں نے
ایک روز انہیں انگور کھاتے ہوئے دیکھا اور گچھا ان کے ہاتھ میں
تھا۔ حالانکہ ان دنوں مکہ میں کوئی پھل نہیں ملتا تھا اور جیسے
وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ بیشک یہ وہ روزی تھی جو اللہ تعالیٰ
انہیں مرحمت فرماتا تھا جب بنی حارث انہیں قتل کرنے کی
خاطر حرم کی حدود سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت خبیب
نے کہا مجھے دو رکعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے۔ جب انہوں
نے چھوڑ دیا تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا خدا
کی قسم میں یہ دو رکعتیں کافی دیر میں پڑھتا لیکن اس وجہ سے دیر تک

وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٍ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحٰرِثِ فَقَتَلَهٗ وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ إِلٰى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِّنْ جَسَدِهٖ يَعْرِفُوْنَهٗ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيْمًا مِّنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُّسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ۔

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ الَّذِيْ قَتَلَ خُبَيْبًا هُوَ أَبُوْ سِرْوَعَةَ۔

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِحَاجَةٍ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَعَرَضَ لَهُمْ حَيَّانِ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ رِعْلٌ وَّذَكْوَانُ عِنْدَ بِئْرٍ يُقَالُ لَهَا بِئْرُ مَعُوْنَةَ فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكُمْ أَرَدْنَا إِنَّمَا نَحْنُ مُجْتَازُوْنَ فِيْ حَاجَةٍ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَذٰلِكَ بَدْءُ الْقُنُوْتِ وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَسَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا عَنِ الْقُنُوْتِ أَبَعْدَ الرُّكُوْعِ أَوْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَاءَةِ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاغٍ مِّنَ الْقِرَاءَةِ۔

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْ عَلٰى أَحْيَاءٍ

کی ذرا بھی تم پرواہ نہیں مجھے کو کریں موت سے ڈرتا نہیں، پھر دعا مانگی۔ اے اللہ! انہیں گن گن کر تباہ کر، چن چن کر قتل کر اور ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ، پھر یہ اشعار پڑھے: ؎

مجھے جب قتل ہونا ہے مسلماں ہو کر کیا غم، جانے کس پہلو پر راہِ خدا میں گر کیا ہوں میں
ہے یہ سب ہی یاں اسی کی ذات کے لیے، اگر وہ چاہے تو برکت عطا فرمائے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے اعضا پر

پھر عقبہ بن حارث نے کھڑے ہو کر انہیں قتل کر دیا اور قریش نے حضرت عاصم بن ثابت کی طرف چند آدمی بھیجے تاکہ ان کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ لائیں جس سے ان کی پہچان ہو سکے کیونکہ انہوں نے ان کے بڑوں میں سے غزوۂ بدر میں ایک کو جہنم واصل کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی شکل جیسا دل بھیج دیا جنہوں نے کسی کو ان کی لاش کے پاس پھٹکنے بھی نہیں دیا اور وہ ناکام رہے۔

عبد اللہ بن محمد، سفیان، عمرو نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت خبیب کے قاتل کا نام (کنیت) ابو سروعہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ستر افراد کو ایک ضرورت کے تحت روانہ فرمایا جنہیں قاری حضرات کہا جاتا تھا چنانچہ بنو سلیم کے قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان والوں نے انہیں ایک کنوئیں کے پاس گھیر لیا جس کو بئر معونہ کہتے تھے۔ انہوں نے کہا بخدا! قسم ہم کسی سے لڑنے نہیں آئے بلکہ ہمیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حاجت (قرآن کریم پڑھانے) کے تحت بھیجا ہے۔ اس کے باوجود ان لوگوں نے انہیں شہید کر دیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں ان لوگوں کی ہلاکت کے لیے دعائے قنوت کی ابتدا یہیں سے ہوئی اور اس سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔ عبد العزیز کا قول ہے کہ حضرت انس سے قنوت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ رکوع کے بعد ہے یا قرأت ختم کرنے کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: بلکہ قرأت ختم کر لینے کے بعد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد عرب کے بعض قبیلوں کی ہلاکت کے لیے

مِنَ الْعَرَبِ

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رِعْلًا وَّذَكْوَانَ وَعُصَیَّةَ وَبَنِیْ لَحْیَانَ اسْتَمَدُّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَدُوٍّ فَاَمَدَّهُمْ بِسَبْعِیْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّیْهِمُ الْقُرَّاءَ فِیْ زَمَانِهِمْ كَانُوْا یَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَیُصَلُّوْنَ بِاللَّیْلِ حَتّٰی كَانُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قَتَلُوْهُمْ وَغَدَرُوْا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَنَتَ شَهْرًا فِی الصُّبْحِ عَلٰی اَحْیَاءِ الْعَرَبِ عَلٰی رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَیَّةَ وَبَنِیْ لَحْیَانَ قَالَ اَنَسٌ فَقَرَاْنَا فِیْهِمْ قُرْاٰنًا ثُمَّ اِنَّ ذٰلِكَ رُفِعَ بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا اَنَّا لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَاَرْضَانَا وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ یَدْعُوْا عَلٰی اَحْیَاءٍ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ عَلٰی رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَیَّةَ وَبَنِیْ لَحْیَانَ زَادَ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ اُولٰٓئِكَ السَّبْعِیْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا كِتَابًا نَحْوَهٗ۔

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالَهٗ اَخٌ لِّاُمِّ سُلَیْمٍ فِیْ سَبْعِیْنَ رَاكِبًا وَّكَانَ رَئِیْسَ الْمُشْرِكِیْنَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَیْلِ خَیَّرَ بَیْنَ ثَلٰثِ خِصَالٍ فَقَالَ یَكُوْنُ لَكَ اَهْلُ السَّهْلِ وَلِیْ اَهْلُ الْمَدَرِ اَوْ اَكُوْنُ خَلِیْفَتَكَ اَوْ اَغْزُوْكَ بِاَهْلِ غَطَفَانَ بِاَلْفٍ وَّاَلْفٍ

دعا کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبائل رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان والے اپنے دشمنوں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے امداد کے طلب گار ہوئے۔ آپ نے ستر انصار کے ساتھ ان کی مدد فرمائی۔ اس زمانے میں ہم انہیں قاری حضرات کہا کرتے تھے، وہ دن کو لکڑیاں لاتے اور رات کو نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب یہ حضرات بئر معونہ کے پاس پہنچے تو انہیں قتل کر دیا گیا اور ان کے ساتھ دھوکا کیا۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ایک مہینہ تک صبح کی نماز میں قبائل عرب سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عصیہ اور قبیلہ بنو لحیان کے لئے قنوت پڑھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ان کے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت پڑھا کرتے تھے جو بعد میں منسوخ ہو گئی تھی: ہماری یہ خبر قوم کو پہنچا دی جائے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک صبح کی نماز میں قنوت پڑھی اور قبائل عرب میں سے قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان، قبیلہ عصیہ، قبیلہ بنی لحیان کی ہلاکت کیلئے دعا کی۔ خلیفہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ ستر حضرات انصار سے تھے جو بئر معونہ پر شہید کیے گئے اور اس حدیث میں لفظ قرآن سے کتاب مراد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے ماموں جان یعنی میری والدہ ماجدہ حضرت ام سلیم کے بھائی کی سرکردگی میں ستر سواروں کو روانہ فرمایا۔ مشرکین کے سردار عامر بن طفیل نے بارگاہ رسالت میں تین شرطیں پیش کی تھیں۔ اس نے کہا کہ (۱) دیہات پر آپ کی اور شہر والوں پر میری حکومت ہو (۲) مجھے اپنا خلیفہ نامزد کر دیا جائے (۳) ورنہ اہل غطفان کے دو ہزار افراد کے ساتھ آپ پر حملہ کر دوں گا۔ پس عامر کو ام فلاں کے گھر میں طاعون کی بیماری نے آدبوچا اور

فَمِنَ عَامِرٍ فِي بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْ آلِ فُلَانٍ ائْتُونِي بِفَرَسِي فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَانْطَلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَعْرَجُ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ قَالَ كُونَا قَرِيبًا حَتَّى آتِيَهُمْ فَإِنْ آمَنُونِي كُنْتُمْ وَإِنْ قَتَلُونِي أَتَيْتُمْ أَصْحَابَكُمْ فَقَالَ أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغْ رِسَالَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ وَأَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ حَتَّى أَنْفَذَهُ بِالرُّمْحِ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقُتِلُوا كُلُّهُمْ غَيْرَ الْأَعْرَجِ كَانَ فِي رَأْسِ جَبَلٍ فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَيْنَا ثُمَّ كَانَ مِنَ الْمَنْسُوخِ إِنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سکتے تھا کہ اس خاندان کے گھر میں تو مجھے بھی اونٹ جیسی گلٹی نکل آئی ہے۔ پس بھاگنے کے لیے گھوڑا منگوایا اور اس کی پیٹھ پر ہی ملک عدم کو راہی ہو گیا۔ پس میرے ماموں حضرت حرام بن ملحان جو حضرت ام سلیم کے بھائی تھے انہوں نے ایک لنگڑے آدمی .... کو ساتھ لیا۔ پھر کافروں کے پاس گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر یہ مجھے امن دیں تو میرے پاس آ جانا اور اگر مجھے قتل کر دیں تو اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جانا۔ پس انہوں نے کہا۔ کیا تم مجھے امان دیتے ہو تاکہ میں تمہارے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دوں۔ یہ پیغام سنانے لگے۔ تو انہوں نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا۔ جس نے پیچھے سے آ کر ان کو نیزہ مارا۔ ہمام راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں، یہاں تک کہ نیزہ ان کے جسم سے پار ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا۔ اللہ اکبر کعبے کے رب کی قسم میں تو کامیاب ہو گیا۔ پھر انہوں نے ان کے ساتھیوں کو بھی جا لیا اور اس لنگڑے بزرگ کے سوا باقی سب کو شہید کر دیا۔ وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک آیت نازل فرمائی جو بعد میں منسوخ ہو گئی تھی کہ بیشک ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے۔ پھر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیس دن صبح کو رعل، ذکوان، بنی لحیان اور عصیہ قبائل کی ہلاکت کے لیے دعا کی جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے تھے۔

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ قَالَ بِالدَّمِ هٰكَذَا فَنَضَحَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بئر معونہ کے روز جب حضرت حرام بن ملحان میرے ماموں جان کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے اپنا خون لے کر اپنے منہ اور اپنے سر پر مل لیا اور فرمایا۔ رب کعبہ کی قسم، یقیناً میں تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

۱۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ حِينَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کفار کی جانب سے ایذا رسانی کی شدت ہو گئی تو حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکل جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا۔ ابھی ٹھہرے رہو۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ کیا آپ

الأذى فقال له أقم فقال يا رسول الله أتطمع أن يؤذن لك فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إني لأرجو ذلك قالت فانتظره أبو بكر فأتاه رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم ظهرا فناداه فقال أخرج من عندك فقال أبو بكر إنما هما ابنتاي فقال أشعرت أنه قد أذن لي في الخروج فقال يا رسول الله الصحبة فقال النبي صلى الله عليه وسلم الصحبة قال يا رسول الله عندي ناقتان قد كنت أعددتهما للخروج فأعطى النبي صلى الله عليه وسلم إحداهما وهي الجدعاء فركبا فانطلقا حتى أتيا الغار وهو بثور فتواريا فيه فكان عامر بن فهيرة غلاما لعبد الله بن الطفيل بن سخبرة أخو عائشة لأمها وكانت لأبي بكر منحة فكان يروح بها ويغدو عليهم ويصبح فيدلج إليهما ثم يسرح فلا يفطن به أحد من الرعاء فلما خرج خرج معهما يعقبانه حتى قدما المدينة فقتل عامر بن فهيرة يوم بئر معونة وعن أبي أسامة قال قال هشام بن عروة فأخبرني أبي قال لما قتل الذين ببئر معونة وأسر عمرو بن أمية الضمري قال له عامر بن الطفيل من هذا فأشار إلى قتيل فقال له عمرو بن أمية هذا عامر بن فهيرة فقال لقد رأيته بعد ما قتل رفع إلى السماء حتى إني لأنظر إلى السماء بينه وبين الأرض ثم وضع فأتى النبي صلى الله عليه وسلم خبرهم فنعاهم فقال إن أصحابكم قد أصيبوا وإنهم قد سألوا ربهم فقالوا ربنا أخبر عنا إخواننا بما رضينا عنك ورضيت عنا فأخبرهم عنهم وأصيب يومئذ فيهم عروة بن أسماء بن الصلت فسمي عروة به ومنذر بن

یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو اجازت ملنے تک ٹھہرا رہوں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یقیناً یہی امید ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر آپ کی انتظار میں تھے۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کے وقت تشریف لائے، اور فرمایا کہ اپنے پاس سے دوسرے افراد کو ہٹا دیجیے۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یہ دونوں تو میری بیٹیاں ہیں۔ فرمایا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میں ساتھ رہوں گا؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ساتھ رہو گے۔ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جو میں نے سفر کے لئے تیار کی ہیں۔ پس ان میں سے جدعاء نامی اونٹنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی۔ اب دونوں حضرات سوار ہو کر غار ثور تک پہنچ گئے اور اس میں چھپ گئے۔

پس حضرت عائشہ صدیقہ کے ماں جائے بھائی حضرت عبداللہ بن طفیل بن سخبرہ کا غلام عامر بن فہیرہ دن کو صبح و شام دودھ والی اونٹنیاں حضرت ابوبکر کے پاس لے آتا تھا اور رات کو صبح تک رہتا اور پھر چلا جاتا تھا۔ چرواہوں میں سے کوئی بھی اس بات سے واقف نہیں تھا۔ جب دونوں حضرات غار سے نکلے تو راستہ بتانے کے لئے ان دونوں کو ساتھ لے لیا یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ حضرت عامر بن فہیرہ کو بئر معونہ کے روز شہید کر دیا گیا تھا۔ حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ جب بئر معونہ والے حضرات کو شہید کر دیا گیا اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری قید کر لئے گئے تو ایک لاش کی جانب اشارہ کر کے عامر بن طفیل نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کس کی لاش ہے؟ عمرو بن امیہ نے جواب دیا کہ یہ حضرت عامر بن فہیرہ ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے انہیں شہادت کے بعد دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے یہاں تک کہ میں نے انہیں زمین و آسمان کے درمیان معلق دیکھا تھا اور پھر نیچے رکھ دیئے گئے۔ پس نبی کریم کو اس واقعہ سے اللہ نے مطلع فرما دیا اور آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ تمہارے بھائی جام شہادت نوش کر گئے ہیں اور جب فوت ہوئے تو اپنے پروردگار سے دعا کی تھی کہ ہمارے بھائیوں کو اس بات کی خبر پہنچا دی جائے کہ ہم تجھ (اللہ) سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔ پس رب تعالیٰ نے ان حضرات کی خبر

عُرْوَةُ وَسُمِّيَ بِهِ مُنْذِرًا۔

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُوا عَلَىٰ رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُولُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا يَعْنِي أَصْحَابَهُ بِبِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا حِينَ يَدْعُوا عَلَىٰ رِعْلٍ وَلَحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَىٰ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا أَصْحَابِ بِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّىٰ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوا قَوْمَنَا فَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ۔

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَهُ قَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَنَّهُ كَانَ بَعَثَ نَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا إِلَىٰ نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ فَظَهَرَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُوا عَلَيْهِمْ۔

بَابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْأَحْزَابُ

پہنچا دی گئی۔ کہ وہ شہید ہو گئے اور نبی عروہ بن اسماء بن الصلت بھی تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینے تک قبیلہ رعل اور قبیلہ ذکوان کی ہلاکت کے لئے دعا کی اور آپ فرمایا کرتے کہ قبیلہ عصیہ والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیئے گئے تو آپ نے صبح کے وقت تیس دن تک قبیلہ رعل، قبیلہ ذکوان اور قبیلہ عصیہ کے ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی جنہوں نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی تھی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بئر معونہ کے مقام پر شہید ہونے والے صحابہ کرام کے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت نازل فرمائی تھی جو بعد میں منسوخ ہو گئی کہ ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دی جائے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں۔

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نماز میں قنوت بھی پڑھی جاتی ہے؟ فرمایا ہاں میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا اسکے بعد؟ فرمایا۔ رکوع سے پہلے میں نے کہا کہ فلاں شخص نے تو مجھے آپکے حوالے سے بتایا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد کے لئے فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے خلاف واقعہ کہا ہے۔ بیشک رسول اللہ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے لیکن صرف ایک مہینے تک کیونکہ آپ نے بعض اصحاب کو جنہیں قاری حضرات کہا جاتا تھا اور تعداد ستر تھی انہیں مشرکین کی جانب بھیجا۔ حالانکہ ان کافروں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان قبل ازیں عہد ہو چکا تھا تو ان لوگوں نے ان صحابہ کو قتل کر دیا جو اُن کے اور رسول اللہ کے مابین ہوا تھا پس رسول اللہ ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کرتے رہے۔

غزوۂ خندق یا غزوۂ احزاب۔

قَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ كَانَتْ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ أَرْبَعٍ

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَهُ۔

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ۔

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِيْ غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهُ۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلَى

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ شوال کے مہینے میں ۴ھ کے اندر ہوا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو غزوہ احد کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اور وہ چودہ سال کے تھے لیکن آپ نے انہیں شامل ہونے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی۔ پھر جب جنگ خندق کے موقع پر انہیں پیش کیا گیا تو اجازت مرحمت فرما دی گئی جبکہ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودنے کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ کچھ حضرات خندق کھودتے تھے اور ہم اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی۔ اے اللہ! زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خندق کی جانب تشریف لے گئے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مہاجرین اور انصار صبح کے وقت ہی خندق کھود رہے ہیں حالانکہ سردی کڑاکے کی تھی۔ ان کے پاس غلام بھی نہ تھے جن سے یہ کام لیا جاتا جب آپ نے ان کی مشقت اور بھوک ملاحظہ فرمائی تو بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے۔ اے اللہ! زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے، پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما اور وہ آپ کے جواب میں کہتے ہے

ہم نے کی ہے بیعت حضرت سید الانام پر
زندگی میں کاربند ہیں جادۂ اسلام پر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار مدینہ طیبہ کے گرد خندق کھودتے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر دوسری جگہ ڈالتے اور یہ کہتے جاتے تھے۔

مصطفیٰ کے ہاتھ پر ہم تو مسلماں ہو گئے
اب خدا کے حکم رسالت پر ہیں پروانہ وار

قَالَ يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ ؎

اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ
فَبَارِكْ فِي الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

قَالَ يُؤْتَوْنَ بِمِلْءِ كَفِّيْ مِنَ الشَّعِيْرِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ بِاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ تُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَالْقَوْمُ جِيَاعٌ وَهِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيْحٌ مُنْتِنٌ۔

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرًا فَقَالَ اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ اَوْ اَهْيَمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ائْذَنْ لِيْ اِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِيْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ عِنْدِيْ شَعِيْرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِيْنُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْاَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ اَنْ تَنْضَجَ فَقُلْتُ طُعَيِّمٌ لِيْ فَقُمْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَرَجُلٌ اَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ لَهُ قَالَ كَثِيْرٌ طَيِّبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰى اٰتِيَ فَقَالَ قُوْمُوْا فَقَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى امْرَاَتِهِ قَالَ وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

راوی کا بیان ہے کہ ان باتوں کو جواب دیتے ہوئے شمع رسالت کی زبان مبارک پر یہ کلمات جاری ہوتے جاتے:
اے اللہ! بھلائی تو حقیقت میں آخرت کی بھلائی ہے، پس انصار اور مہاجرین کو اپنی برکت عطا فرما۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اس وقت اگر ایک ہتھیلی بھر جو بھی میسر آتے تو انہیں بدمزہ چربی میں پکا کر سب حضرات کے سامنے رکھ دیا جاتا۔ اور وہ اس کو بانٹ کر کھا لیتے حالانکہ وہ حلق کو چھیلتا اور اس سے بدبو آتی تھی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم خندق کھود رہے تھے تو ایک سخت پتھر نکل آیا۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یہ بہت بڑا پتھر نکل آیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں خود خندق میں اترتا ہوں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور شکم مبارک سے پتھر بندھا ہوا تھا اور ہم نے بھی تین دن سے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال لے کر اس پتھر پر ماری تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرما دیجئے۔ پس میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کی ایسی حالت میں دیکھا ہے جو میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ پس بتاؤ کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے کہا، تھوڑے سے جو ہیں اور ایک بکری کا بچہ۔ پس میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور بیوی نے جو پیسے یہاں تک کہ گوشت ہانڈی میں پکنے کے لئے رکھ دیا گیا۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا جبکہ آٹا گوندھ کر رکھ لیا اور ہانڈی پکنے کے قریب ہو گئی۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کے لئے کھانا تیار کروایا ہے پس آپ ایک دو حضرات کو ساتھ لے کر تشریف لے چلیں۔ فرمایا، کتنا کھانا پکایا ہے؟ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ فرمایا: یہ کافی ہے اور بہت اچھا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ وہ ہانڈی کو نہ اتارے اور تنور سے روٹیاں نہ نکالے جب تک میں نہ آ جاؤں۔ پس آپ نے مہاجرین و انصار سے فرمایا کہ کھانے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ جب میں بیوی کے پاس جا کر کہنے لگا کہ خدا کی بندی! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ هَلْ سَأَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَغْرِفُ حَتَّى شَبِعُوْا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ قَالَ كُلِيْ هٰذَا وَأَهْدِيْ فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ۔

تو سارے مہاجرین و انصار کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں۔ کہنے لگیں کیا حضور نے آپ سے کچھ پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ پس آپ نے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ اندر چلو اور شور و غل نہ کرنا۔ پھر روٹیاں توڑ کر ان پر گوشت ڈالا اور ہانڈی سے گوشت اور تنور سے روٹیاں لے کر انہیں ڈھک دیتے تھے اور صحابۂ کرام کے سامنے رکھتے جاتے۔ آپ برابر روٹیاں توڑ کر لوگوں کو دیتے رہے یہاں تک کہ سارے شکم سیر ہو گئے اور کھانا بچ بھی رہا۔ آپ نے فرمایا، اب تم بھی کھاؤ اور جن کے ہاں کھانا بھیجنا ہے ان کے ہاں بھی بھیج دو کیونکہ آج کل لوگوں کو بھوک نے ستا رکھا ہے۔

ف: اس حدیث اور اس سے اگلی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک عظیم الشان معجزے کا ذکر ہے جس کے باعث اہل ایمان کے دلوں کو اپنے حلیم اور شفیق آقا کی عظمت و شفقت کے باعث بڑا سہارا مل جاتا ہے۔ جنگ خندق ہونے سے پہلے حفاظت کی خاطر مدینہ طیبہ کے گرد خندق کھودی جا رہی تھی۔ ان دنوں مدینہ منورہ میں بڑی غذائی قلت تھی۔ اکثر صحابہ کرام فاقوں کا شکار تھے۔ ان دونوں حدیثوں کے راوی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تین دن سے کچھ کھایا نہ تھا۔ شمع رسالت کے پروانوں کی یہ حالت تھی تو یَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ فرمانے والے آقا کے شکم اطہر پر بھی پتھر بندھا ہوا تھا جو اس بات کی نشانی تھی کہ اللہ جل شانہٗ کے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی فاقے سے ہیں، تاکہ کسی کو کوئی شکوہ نہ رہے اور وہ آقا کی بھوک کو دیکھ کر اپنی بھوک کو بھلا دیں۔

بھوک کی مصیبت میں صحابۂ کرام مبتلا تو تھے جبکہ محنت و مشقت کے وقت بھوک کی تکلیف اور بڑھ جاتی ہے۔ اس مشقت کے وقت رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی شمع رسالت کے ان عدیم المثال پروانوں کے پاس رہ کر ان کا غم غلط کر رہے تھے بلکہ خود بھی اس مشقت میں ان کے شریک کار ہو کر انہیں فخر دے رہے تھے اور دوسری جانب مشقت کشوں کو سرگرم کر رہے تھے۔ سر براہان مملکت کے لیے یہ دستور عمل مرتب ہوا تاکہ وہ دونوں جہانوں کے بادشاہ و محبوب اکبر کے نمونۂ عمل کی سیرت طیبہ کا یہ پہلو دیکھیں اور اپنے دلوں کو سنت نبوی کی جانب مائل کریں کیونکہ اسلام میں بادشاہی یہی ہے کہ رعایا پر حکومت کی جائے۔

صحابہ کرام بھوک کی تکلیف میں تھے، مذکورہ بالا طرز عمل ان حضرت کی اس تکلیف کا روحانی یا جانی بندوبست تھا۔ آگے ظاہری بندوبست اور علاج بھی کیا جاتا ہے اور ایسے طریقے پر کہ نہ اس سے پہلے کوئی ایسا بندوبست کر سکا تھا اور نہ آئندہ کر سکے گا۔ ان سے بھوک کی بلا دفع کی۔ ان کی حاجت معاشی غذائی اور سامان کی مشکل کشائی کی، وہ ایسے طریقے پر کہ یہ عقل انسانی اس کے سمجھنے سے قاصر ہے۔ کھانا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر سے کھلوایا، جبکہ ان کے پاس صرف ایک صاع جو کے آٹے کی روٹیاں تھیں۔ تقریباً اتنے ہی گوشت کا سالن ہو گا۔ ایک ہزار سے زائد صحابہ کرام کو شکم سیر کر دیا۔ بکری کے گوشت کے ساتھ پیٹ بھر کر روٹیاں کھلوا دیں۔ کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تیار کردہ کھانے میں سے ذرا بھی نہیں گھٹا۔ ان کے گھر ضیافت کے لیے جتنا آٹا گوندھا گیا تھا اور جتنا گوشت پکایا گیا تھا وہ ایک ہزار افراد کے کھا لینے کے بعد بھی موجود ہے اگرچہ کھانے والے بظاہر اسی کھانے میں سے کھا رہے تھے لیکن درحقیقت اس میں سے ذرا بھی کھانا کم کیا نہیں گیا تھا۔

پھر حضرت جابر کے گھر سے جو ایک ہزار سے زائد افراد نے کھانا کھایا وہ کہاں سے آیا؟ کس راستے سے آیا؟ کس کے ذریعے آیا؟ ——

جانِ بہار اور ایمان عقل کے گوشے سے دور رہئے کیونکہ یہ رب اکرم کے خلیفۂ اعظم نے اپنے اصحاب مکرم کی ضیافت فرمائی تھی۔ اور ایسے طریقے سے اہتمام کیا کہ باکمال دیکھتے ہی رہ جائیں، عقل انسانی دیدۂ حیران ہو جائے۔ اگر کچھ سمجھ میں آئے گا تو صرف اُس وقت آئے گا، جب اِس آیت کی کچھ رمز سمجھے گی۔

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ (۸ : ۱۷)

اور (اے محبوب!) وہ خاک جو تم نے پھینکی، تم نے نہ پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

اور کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ بعید نہیں کہ الٹے کچھ نہیں پڑے گا۔ عقل بے عقل ہو کر رہ جائے گی۔ اگر وہ محبوب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قرآنی زاویۂ نظر سے دیکھے گی۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ (۴۸ : ۱۰)

وہ جو (اے محبوب!) تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

جب اِس زاویہ سے دیکھا جائے گا تو کوئی اشکال نہیں رہے گا۔ عظمتِ مصطفیٰ کا کچھ تصور دل اور دماغ میں سمائے گا۔ گندم سے بھرے ہوئے اور گوشت کی پکتی ہوئی ہانڈی میں جو آپ نے لعابِ دہن ڈالا تھا اس کی قدر و قیمت کا کسی قدر اندازہ ہوگا اور ذہن سوچنے پر مجبور ہوگا کہ اُن کے لعابِ دہن کی یہی کرشمہ سازیاں صحابۂ کرام اپنی سر کی آنکھوں سے دیکھتے رہے تھے۔ اُن کے جسم اطہر سے لگ جانے والی ہر چیز کا کمال اُن کی آنکھوں کے سامنے آتا رہتا تھا۔ اس پر بھلا وہ آپ کے لعابِ دہن یا آپ کے جسم اطہر سے لگ جانے والے وضو کے پانی کو کس طرح زمین پر گر جانے دیتے۔ کیوں نہ ان چیزوں کو دنیا و مافیہا سے گراں مایہ شمار کرتے اور انہیں حاصل کرنے کی پوری کوشش کرتے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اِس زاویۂ نظر سے دیکھنا ہی ایمان کا کمال ہے اور اِس زاویہ سے انہیں نہ دیکھنا ہی اصل گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اہلِ اسلام کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ آمین۔

۱۲۶۱ ۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى

سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک لگی ہے۔ پس میں اپنی بیوی کے پاس گھر گیا اور کہنے لگا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ سو اُنہوں نے بوری نکالی تو اس میں ایک صاع جَو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا۔ پس میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور بیوی نے جَو پیس لئے۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں بنا کر انہیں ہانڈی میں ڈال لیا۔ جب میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے کی خاطر جانے لگا تو بیوی نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے شرمسار نہ کرنا۔ میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لا تفضحنی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبمن معہ فجئتہ فساررتہ فقلت یا رسول اللہ ذبحنا بہیمۃ لنا وطحنا صاعا من شعیر کان عندنا فتعال انت ونفر معک فصاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا اہل الخندق ان جابرا قد صنع سورا فحی ہلا بکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلن برمتکم ولا تخبزن عجینکم حتی اجیء فجئت وجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقدم الناس حتی جئت امراتی فقالت بک وبک فقلت قد فعلت الذی قلت فاخرجت لہ عجینا فبصق فیہ وبارک ثم عمد الی برمتنا فبصق وبارک ثم قال ادع خابزۃ فلتخبز معی واقدحی من برمتکم ولا تنزلوہا وہم الف فاقسم باللہ لقد اکلوا حتی ترکوہ وانحرفوا وان برمتنا لتغط کما ہی وان عجیننا لیخبز کما ہو۔

نے عاجز ہوکر گرسنگی کے انداز میں عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جَو کا آٹا ہے پس آپ چند حضرات کو ساتھ لیکر تشریف لے چلیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باآواز بلند فرمایا کہ اے خندق والو! جابر نے تمہارے لئے ضیافت کا بندوبست کیا ہے لہٰذا آ جاؤ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آنے تک ہانڈی نہ اتارنا اور روٹیاں نہ پکانا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ لوگوں کے آگے آگے تھے۔ جب میں گھر گیا تو بیوی نے گھبرا کر مجھ سے کہا کہ آپ نے تو میرے ساتھ وہی بات کر دی جس کا خطرہ تھا۔ میں نے کہا کہ تم نے جو مجھ سے کہا۔ وہ میں نے عرض کر دیا تھا۔ پس حضور نے آٹے میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا مانگی پھر ہانڈی میں لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ روٹی پکانے والی ایک اور بلا لو تاکہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کر دیتی جائے اور فرمایا کہ ہانڈی کو نیچے نہ اتارنا۔ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ خدا کی قسم سب نے کھانا کھایا یہاں تک کہ شکم سیر ہوکر چلے گئے اور کھانا پیچھے ہی چھوڑ گئے۔ سو دیکھا گیا تو ہانڈی میں اتنا ہی گوشت موجود تھا جتنا پکنے کے لئے رکھا تھا اور ہمارا آٹا بھی اتنا ہی تھا جتنا کہ پکانے سے پہلے تھا۔

۱۲۷۲۔ حدثنی عثمان بن ابی شیبۃ حدثنا عبدۃ عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا اذ جاءوکم من فوقکم ومن اسفل منکم واذ زاغت الابصار قالت کان ذاک یوم الخندق۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشادِ باری تعالیٰ "جب کافر تم پر آئے تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے اور جب ٹھٹھک کر رہ گئیں نگاہیں" (سورۃ الاحزاب، آیت ۱۰) کے بارے میں فرمایا کہ اس میں جنگ خندق کی کیفیت بیان فرمائی گئی ہے۔

۱۲۷۳۔ حدثنا مسلم بن ابراہیم حدثنا شعبۃ عن ابی اسحق عن البراء قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینقل التراب یوم الخندق حتی اغمر بطنہ او اغبر بطنہ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے شکم مبارک کو مٹی نے چھپا لیا تھا یا شکم مبارک گرد آلود ہو گیا تھا اور آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے۔

يَقُولُ ؎ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا
وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ أَبَيْنَا أَبَيْنَا۔

تو ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار
کیسے بن سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
ہم پہ اے رحمٰن فرما اپنی رحمت کا نزول
ہوں مقابل دشمنوں سے کہ قلعۂ مرصوص دار
ہر کسیں گاہ سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر
اُن کے فتنوں اور مکروں سے رہیں ہم ہوشیار
اور لفظ اَبَیْنَا ادا کرتے وقت آپ آواز کو بلند فرمالیتے تھے۔

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری پُروا ہوا یاد نسیم کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے جبکہ قوم عاد کو پچھوا گرم ہوا کے ذریعے ہلاک کیا گیا تھا۔

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ وَخَنْدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ يَنْقُلُ مِنْ تُرَابِ الْخَنْدَقِ حَتّٰى وَارَى عَنِّي الْغُبَارُ جِلْدَةَ بَطْنِهِ وَكَانَ كَثِيرَ الشَّعْرِ فَسَمِعْتُهُ يَرْتَجِزُ بِكَلِمَاتِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَنْقُلُ مِنَ التُّرَابِ يَقُولُ ؎
اللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا
قَالَ ثُمَّ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ بِآخِرِهَا

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ احزاب یا خندق کے دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ خندق کی مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے شکم مبارک کی جلد پر گرد و غبار پڑی ہوئی تھی اور آپ کے جسم اطہر پر بال کافی تھے۔ میں نے سنا کہ آپ مٹی ڈھوتے ہوئے حضرت ابن رواحہ کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

تو ہدایت گر نہ فرماتا ہمیں پروردگار
کیسے بن سکتے تھے ہم بندے ترے طاعت گزار
ہم پہ اے رحمٰن فرما اپنی رحمت کا نزول
ہوں مقابل دشمنوں کے قلعۂ مرصوص دار
ہر کسیں گاہ سے بدخواہوں کی ہم ہوں باخبر
اُن کے فتنوں اور مکروں سے رہیں ہم ہوشیار
راوی کا بیان ہے کہ آخری مصرعہ آپ آواز کھینچ کر پڑھتے تھے۔

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ

حضرت عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ سب سے پہلی جنگ

دِينَارًا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ أَوَّلُ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ يَوْمُ الْخَنْدَقِ.

جس کے اندر میں نے شمولیت کی وہ غزوہ خندق ہے۔

۱۲۷۷ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتِ الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَهَلَّا أَجَبْتَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجِنَانِ قَالَ حَبِيبٌ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ قَالَ مَحْمُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهَا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے گیسوئے مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ لوگوں نے خلافت کے بارے میں جو کچھ کیا وہ آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں اگرچہ مجھے بذات خود خلافت سے کچھ دلچسپی نہیں ہے۔ فرمایا تم لوگوں سے جا کر ملو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے اور مجھے ڈر ہے کہ تمہارے نہ جانے کے باعث ان میں نااتفاقی نہ ہو جائے۔ پس ان کے حکم کی تعمیل میں انہیں جانا پڑا جب لوگ منتشر ہو گئے تو حضرت معاویہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ جو خلیفہ بننے کا ارادہ رکھتا ہے وہ ہمارے سامنے بات کرے کیونکہ ہم اس سے بلکہ اس کے باپ سے بھی زیادہ حق دار ہیں۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ آپ نے انہیں جواب کیوں نہ دیا؟ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں جواب دینا چاہتا تھا اور میرے دل کا ارادہ ہوا کہ آپ سے خلافت کا وہ زیادہ مستحق ہے جو اسلام کی خاطر آپ سے اور آپ کے باپ سے جنگ کر چکا ہے لیکن میں ڈرا کہ یہ بات کہنے سے مسلمانوں کے اتحاد کو نقصان پہنچے گا اور خون بہے گا۔ پس میں اس ثواب کو یاد کر کے خاموش رہا جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیار کر رکھا ہے۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ واقعی آپ نے مسلمانوں کو فساد سے محفوظ رکھا اور خونریزی سے بچا لیا ہے۔ محمود نے عبدالرزاق سے جو روایت کی ہے، اس میں نسواتہا کی جگہ نوساتہا ہے۔

۱۲۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا.

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دنوں میں فرمایا کہ اب ہم ان لوگوں پر چڑھائی کیا کریں گے اور یہ ہم پر کبھی چڑھائی نہیں کر سکیں گے۔

۱۲۷۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ احزاب کے وقت جب کافروں کی فوجیں نظر آئیں تو میں نے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اب ہم ان پر چڑھائی کیا کریں گے یہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکیں

أَجْلَى الْأَحْزَابُ عَنْهُ الْآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ.

گے اور ہم ان کی جانب چل کر جایا کریں گے۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللهُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ خندق کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دیا ہے جنہوں نے آفتاب غروب ہو جانے تک ہمیں نماز عصر پڑھنے نہ دی۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے روز غروب آفتاب کے بعد حضرت عمر بن خطاب کفار قریش کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں آفتاب غروب ہونے تک نماز عصر نہیں پڑھ سکا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وادی بطحان میں آئے کہ آپ نے نماز کے لئے وضو فرمایا اور ہم نے بھی نماز کے لئے وضو کیا۔ پھر غروب آفتاب کے بعد پہلے آپ نے نماز عصر اور پھر نماز مغرب پڑھائی۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقع پر فرمایا۔ کون ہے جو کافروں کی خبر لا کر دے؟ حضرت زبیر عرض گزار ہوئے: میں حاضر ہوں۔ پھر فرمایا، کافروں کی خبر کون لا کر دے گا؟ حضرت زبیر نے جواب دیا: میں۔ پھر ارشاد ہوا، کافروں کی خبر کون لا کر دے گا؟ پس حضرت زبیر بولے، میں لاؤں گا۔ آپ نے فرمایا۔ ہر نبی کا ایک حواری (خاص ساتھی) ہوا ہے اور میرا حواری زبیر ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (جنگ خندق کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے

كَانَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ۔

١٢٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَعَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

١٢٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْغَزْوِ أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

بَابُ مَرْجِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ وَمُحَاصَرَتِهِ إِيَّاهُمْ۔

١٢٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ فَاخْرُجْ إِلَيْهِمْ قَالَ فَإِلَى أَيْنَ قَالَ هٰهُنَا وَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جس نے اپنے لشکر کو غالب کیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کافروں کی فوجوں کو مغلوب کیا۔ اس اکیلے کے بعد اور کوئی کچھ بھی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احزاب کے وقت کافروں کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی۔ اے اللہ کتاب کو نازل فرمانے والے، جلدی حساب لینے والے کافروں کو شکست دینے والے! اے اللہ! ان کافروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوات، حج یا عمرہ سے واپس آتے تو پہلے تین مرتبہ تکبیر کہتے پھر زبان مبارک پر یہ کلمات ہوتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ہم اسی کی طرف لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اسی نے کافروں کی فوجوں کو شکست دی ہے۔

غزوہ خندق سے فراغت اور بنی قریظہ کا محاصرہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے فارغ ہو کر دولت خانے کی جانب لوٹے تو ہتھیار اتار کر غسل فرمانے لگے تو حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیے ہیں لیکن خدا کی قسم ہم نے ابھی ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اب کدھر کا ارادہ ہے؟ جواب دیا کہ ادھر کا اور بنی قریظہ کی جانب اشارہ کیا۔ پس نبی کریم

وَسَلَّمَ الْيَهُودَ.

صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جانب تشریف لے گئے۔

١٢٨٧- حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبِ جِبْرِيلَ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں حضرت جبریل کے گھوڑے کے غبار کو اب بھی دیکھ رہا ہوں جو بنی غنم کی گلیوں میں بھر گیا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی جانب ان کی سرکوبی کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

١٢٨٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذَلِكَ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ.

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے روز فرمایا کہ کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جاکر۔ پس بعض حضرات کو راستے میں عصر کا وقت ہو گیا گروہ کہنے لگے کہ ہم منزل مقصود پر پہنچ کر ہی نماز پڑھیں گے اور بعض حضرات نے راستے میں پڑھ لی اور فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھنے سے تو منع نہیں فرمایا گیا۔ اس صورت حال کا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی فریق پر بھی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

١٢٨٩- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَإِنَّ أَهْلِي أَمَرُونِي أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ الَّذِينَ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي تَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكَهُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيهَا أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكِ كَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَاللَّهِ حَتَّى أَعْطَاهَا حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ كَمَا قَالَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ کھجوروں کے درخت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کر دیا کرتے تھے۔ جب بنی قریظہ اور بنی نضیر کو فتح کر لیا گیا اور آپ نے وہ درخت واپس دیے تو میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے درختوں کا سوال کروں تاکہ آپ وہ سارے یا ان میں سے چند واپس فرما دیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت ام ایمن کو عطا فرما دیئے تھے۔ پس حضرت ام ایمن بھی آگئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈال کر فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں یہ وہ درخت تمہیں ہرگز نہیں دیں گے کیونکہ حضور عطا فرما چکے ہیں یا جو کچھ فرمایا۔ نبی کریم نے ان سے فرمایا کہ اتنے ہی درخت دوسرے لے لو لیکن وہ یہی کہتی رہیں کہ خدا کی قسم ہرگز نہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ نے دس گنا درخت دینے کا وعدہ بھی فرمایا یا جو کچھ فرمایا۔

١٢٩٠- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَزَلَ أَهْلُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر بنی قریظہ قلعہ سے نیچے اتر آئے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کو بلانے کے لئے پیغام بھیجا پس وہ بارگا و

الخيمة ما هذا الذي يأتينا من قبلكم فإذا سعد يغذو جرحه دمًا فمات منها رضي الله عنه.

١٢٩٢ - حدثنا الحجاج بن منهال أخبرنا شعبة قال أخبرني عدي أنه سمع البراء قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لحسان اهجهم أو هاجهم وجبريل معك وزاد إبراهيم بن طهمان عن الشيباني عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قريظة لحسان بن ثابت اهج المشركين فإن جبريل معك.

باب (٢٩٩) غزوة ذات الرقاع وهي غزوة محارب خصفة من بني ثعلبة من غطفان فنزل نخلا وهي بعد خيبر لأن أبا موسى جاء بعد خيبر وقال عبد الله بن رجاء أخبرنا عمران القطان عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى بأصحابه في الخوف في غزوة السابعة غزوة ذات الرقاع قال ابن عباس صلى النبي صلى الله عليه وسلم الخوف بذي قرد وقال بكر بن سوادة حدثني زياد بن نافع عن أبي موسى أن جابرا حدثهم صلى النبي صلى الله عليه وسلم بهم يوم محارب وثعلبة وقال ابن إسحاق سمعت وهب بن كيسان سمعت جابرا خرج النبي صلى الله عليه وسلم إلى ذات الرقاع من نخل فلقي جمعا من غطفان فلم يكن قتال وأخاف الناس بعضهم بعضا فصلى النبي صلى الله عليه وسلم ركعتي الخوف وقال يزيد عن سلمة غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم القرد.

١٢٩٣ - حدثنا محمد بن العلاء حدثنا أبو

یہ تمہاری طرف سے کیا چیز آ رہی ہے پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو حضرت سعد بن معاذ کے زخم کا خون ہے۔ وہ اسی زخم کے باعث اپنے حقیقی مالک کی بارگاہ میں جا پہنچے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو کیونکہ جبریل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ حضرت براء بن عازب کی دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کہو کیونکہ حضرت جبریل بھی تمہارے ساتھ ہیں۔

غزوہ ذات الرقاع کا بیان

یہ جنگ محارب قبیلے سے ہوئی جو خصفہ کی اولاد سے اور وہ بنی ثعلبہ سے ہیں جو قبیلہ غطفان کی شاخ ہے۔ پس آپ نخلستان میں جا اترے اور یہ جنگ خیبر کے بعد ہوئی کیونکہ حضرت ابو موسیٰ اشعری جنگ خیبر کے بعد حبشہ سے آئے تھے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز خوف ساتویں غزوہ یعنی غزوہ ذات الرقاع میں پڑھائی تھی۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز خوف غزوہ ذی قرد میں پڑھائی۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز خوف محارب اور ثعلبہ کی جنگ میں پڑھائی۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نخلستان سے نکل کر ذات الرقاع کی طرف گئے سو وہاں قبیلہ غطفان کی فوج ملی لیکن جنگ نہ ہوئی بلکہ ایک دوسرے کو مرعوب ہی کرتے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز خوف کی دو رکعتیں پڑھیں۔ یزید نے حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ قرد میں شرکت کی تھی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم

فَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثِنْتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ۔

چلے جائیں۔ پھر دوسرے لوگ آئیں اور امام ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھے تو امام کی پوری دو رکعت ہو گئیں اور آنے والے دوسری رکعت کا رکوع اور دونوں سجدے بھی کر لیں (پھر وہ امام کے ساتھ سلام پھیر دیں)

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسدد، یحییٰ، شعبہ، عبدالرحمٰن بن قاسم، قاسم بن محمد، صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابو حثمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کی روایت کی ہے۔

۱۲۹۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ الْقَاسِمَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ حَدَّثَهُ قَوْلَهُ۔

محمد بن عبید اللہ، ابن ابو حازم، یحییٰ، القاسم بن محمد، صالح بن خوات نے بھی مذکورہ حدیث کی حضرت سہل بن ابو حثمہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، جو نجد کی جانب کیا تھا۔ پس ہم دشمن کے بالمقابل ہوئے تو ان کے لئے صف بندی کر لی۔

۱۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ فَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہوں میں سے ایک کے ساتھ نماز خوف ادا کی، دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل ڈٹا رہا۔ پھر یہ اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے گئے اور وہ گروہ آگیا پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر دیا۔ پھر یہ گروہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی باقی ایک رکعت پڑھ لی۔ پھر وہ گروہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی رکعت پڑھی۔

۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانٌ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی جانب ایک غزوہ میں شرکت کی تھی۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ

عن سنان بن أبي سنان الدؤلي عن جابر بن عبد الله أخبره أنه غزا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نجد فلما قفل رسول الله صلى الله عليه وسلم قفل معه فأدركتهم القائلة في واد كثير العضاه فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم وتفرق الناس في العضاه يستظلون بالشجر ونزل رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت سمرة فعلق بها سيفه قال جابر فنمنا نومة ثم إذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعونا فجئنا فإذا عنده أعرابي جالس يدعونا فجئنا فإذا عنده أعرابي جالس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن هذا اخترط سيفي وأنا نائم فاستيقظت وهو في يده صلتا فقال لي من يمنعك مني قلت الله فها هو ذا جالس ثم لم يعاقبه رسول الله صلى الله عليه وسلم

وقال أبان حدثنا يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن جابر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بذات الرقاع فإذا أتينا على شجرة ظليلة تركناها للنبي صلى الله عليه وسلم فجاء رجل من المشركين وسيف النبي صلى الله عليه وسلم معلق بالشجرة فاخترطه فقال تخافني قال لا قال فمن يمنعك مني قال الله فتهدده أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وأقيمت الصلوة فصلى بطائفة ركعتين ثم تأخروا وصلى بالطائفة الأخرى ركعتين وكان للنبي صلى الله عليه وسلم أربع وللقوم ركعتين وقال مسدد عن أبي عوانة عن أبي بشر اسم الرجل غورث بن الحارث وقاتل فيها محارب خصفة وقال أبو الزبير عن جابر كنا

سے شرکت کی۔ جو آپ نے نجد کی جانب فرمایا تھا جب آپ واپس لوٹے تو ہم بھی ساتھ تھے۔ آخر کار ایک ایسی وادی میں قیلولہ کا وقت ہو گیا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ اتر گئے اور لوگ درختوں کا سایہ تلاش کرتے ہوئے ادھر ادھر بکھر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببول کے نیچے ٹھہر گئے اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہمیں سوئے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آواز دی۔ جب ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ جب میں سویا ہوا تھا تو اس نے میری تلوار سونت لی۔ تو میں بیدار ہو گیا لیکن تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ پس اس نے مجھ سے کہا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا۔ اللہ۔ پس وہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ ذات الرقاع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے اسے نبی کریم کے لئے چھوڑ دیا۔ پس مشرکین میں سے ایک آدمی آیا۔ اور نبی کریم کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے تلوار اتار لی اور کہا۔ مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا اللہ۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اسے ڈانٹا۔ پھر نماز قائم کی گئی پس آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور وہ ہٹ گئے۔ اس کے بعد دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ یوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہو گئیں اور قوم کے ہر فریق کی دو دو رکعتیں۔ مسدد، ابو عوانہ، ابو بشر سے راوی ہیں کہ اس آدمی کا نام غورث بن حارث تھا اور یہ جہاد محارب خصفہ سے کیا تھا۔ ابو الزبیر سے حضرت جابر نے فرمایا کہ

مع النبي صلى الله عليه وسلم يعني صلاة الخوف
وقال أبو هريرة صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم
غزوة نجد صلاة الخوف وإنما جاء أبو هريرة إلى
النبي صلى الله عليه وسلم أيام خيبر.

باب غزوة بني المصطلق من خزاعة

وهي غزوة المريسيع قال ابن إسحاق وذلك سنة
ست وقال موسى بن عقبة سنة أربع وقال
النعمان بن راشد عن الزهري كان حديث
الإفك في غزوة المريسيع.

١٣٠٢ - حدثنا قتيبة بن سعيد أخبرنا إسماعيل
ابن جعفر عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن محمد
بن يحيى بن حبان عن ابن محيريز أنه قال دخلت
المسجد فرأيت أبا سعيد الخدري فجلست إليه فسألته
عن العزل قال أبو سعيد خرجنا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم في غزوة بني المصطلق فأصبنا سبيا من
سبي العرب فاشتهينا النساء واشتدت علينا العزبة
وأحببنا العزل فأردنا أن نعزل وقلنا نعزل و
رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أظهرنا قبل
أن نسأله فسألناه عن ذلك فقال ما عليكم أن
لا تفعلوا ما من نسمة كائنة إلى يوم القيامة إلا و
هي كائنة.

١٣٠٣ - حدثنا محمود حدثنا عبد الرزاق أخبرنا
معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن جابر بن عبد الله
قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة
نجد فلما أدركته القائلة وهو في واد كثير العضاه
فنزل تحت شجرة واستظل بها وعلق سيفه فتفرق
الناس في الشجر يستظلون وبينا نحن كذلك
إذ دعانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئنا
فإذا أعرابي قاعد بين يديه فقال إن هذا

کہ ایک نخلستان میں ہم نبی کریم کے ساتھ تھے تو ہم نے نماز خوف ادا
کی حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم کے ہمراہ غزوۂ نجد میں
نماز خوف پڑھی اور حضرت ابوہریرہ جنگ خیبر کے دنوں میں نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

غزوہ بنی مصطلق کا بیان

بنی مصطلق بنی خزاعہ کی شاخ ہیں اور اسے
غزوہ مریسیع کہتے ہیں۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ یہ ۶ھ
میں ہوا موسیٰ بن عقبہ ۴ھ میں بتاتے ہیں۔ نعمان بن راشد
نے زہری کے حوالے سے بتایا کہ بہتان کا واقعہ بھی غزوہ مریسیع میں ہوا تھا

ابن محیریز کا بیان ہے کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو
میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا پس میں ان کے پاس
بیٹھ گیا اور ان سے عزل کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت ابوسعید
نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لئے نکلے تو
عرب کی کچھ لونڈیاں ہمارے ہاتھ لگیں۔ ہمیں عورتوں کی تمنا ہوئی کیونکہ
خواہش نے ہم پر غلبہ کیا ہوا تھا۔ لہٰذا ہم عزل کرنا چاہتے تھے ہم نے
عزل کرنے کے لئے کہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی موجودگی مد نظر تھی۔ پس ہم نے اس کے متعلق آپ سے
دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم ایسا نہ
کرو تو اس میں تمہارا نقصان کیا ہے بشنو۔ قیامت
تک جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر
رہے گی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ نجد کیا اور جب قیلولہ کا
وقت ہو گیا تو آپ ایک وادی میں کانٹے دار درخت بہت تھے پس آپ
ایک درخت کے سائے میں اتر گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔
صحابہ کرام بھی سائے کی وجہ سے ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ تھوڑی دیر
بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم حاضر خدمت
ہو گئے۔ دیکھا تو ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ فرمایا۔
جب میں سویا ہوا تھا تو یہ میرے نزدیک آیا۔ اس نے میری تلوار اٹھا لی

أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِي فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي مُخْتَرِطٌ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قُلْتُ اللَّهُ فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هَذَا قَالَ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

پس میں بیدار ہو گیا وہ میرے سر کے پاس کھڑا تھا اس نے تلوار سونت کر کہا، بتاؤ اب مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا اللہ، پھر تلوار کو نیام میں کر کے بیٹھ گیا جو یہ سامنے موجود ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی سزا نہیں دی۔

بَابُ غَزْوَةِ أَنْمَارٍ

۱۳۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا

غزوۂ انمار کا بیان

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ انمار میں نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سواری پر مشرق کی جانب منہ کر کے نفل نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابُ حَدِيثِ الْإِفْكِ وَالْأَفَكِ بِمَنْزِلَةِ النِّجْسِ وَالنَّجَسِ يُقَالُ إِفْكُهُمْ.

بہتان تراشی کا واقعہ

افک گویا نجس کے قائم مقام ہے اسی لئے بہتان کو افک کہتے ہیں۔

۱۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتَ لَهُ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ قَالُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ان چاروں حضرات نے حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کی روایت کی ہے جو بہتان لگانے والوں نے لگایا تھا ان میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے جبکہ ان میں سے بعض کو دوسرے بعض سے حدیث کا زیادہ حصہ یاد تھا۔ چونکہ ہر ایک کا بیان بالکل درست تھا، لہذا میں نے ہر ایک کے بیان کردہ الفاظ کو جو انہوں نے مجھ سے بحوالہ حضرت عائشہ بیان کئے ایک ہی لڑی میں پرو دیا ہے اور ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اگرچہ بعض کو بعض سے زیادہ واقعہ یاد تھا۔ انکا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے کہ کس کو ساتھ لے جانا ہے جس کے نام قرعہ نکل آتا وہ سفر میں آپ کے ساتھ جاتی رہتی۔ چنانچہ ایک غزوہ میں جانے سے پہلے آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکل آیا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر گئی اس کے بعد پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا پس میں پردے کے ساتھ ہودج میں سوار کرائی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ

شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ قَالَتْ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْبُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ

گئی اور اس میں بیٹھ گئی۔ پس ہم نے سفر کیا یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب آگئے تو اس منزل سے رات کے وقت چلنے کا حکم دیا۔ جب آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تو اس وقت میں تقاضائے حاجت کے لیے لشکر سے دور چلی گئی۔ جب فارغ ہو کر اپنی سواری کے پاس آئی اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا ظفار یمنی ہار ٹوٹ کر کہیں گر گیا تھا۔ پس میں اپنے ہار کو تلاش کرنے کے لیے واپس لوٹی اور مجھے اس کی تلاش میں کافی دیر ہو گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ جن لوگوں کے سپرد مجھے سوار کرانے کا کام تھا وہ آگے بڑھے اور انہوں نے میرے ہودے کو اٹھا کر اس سواری پر رکھ دیا جس پر سوار ہوتی تھی اور وہ یہی سمجھے کہ میں ہودے کے اندر ہوں۔ ان دنوں عورتیں بھی گوشت کی کمی کی وجہ سے ہلکی پھلکی ہوتی تھیں کیونکہ ان کی غذا سادہ اور غیر مرغن ہوتی تھی۔ ان لوگوں کو ہودے کے اٹھانے اور اونٹ پر رکھتے ہوئے بھی اس کا ہلکے پن کا احساس نہ ہوا کیونکہ میں کم عمر لڑکی تھی۔ پس لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل دیئے۔ ہار مجھے اس وقت ملا جب لشکر اس جگہ سے کوچ کر گیا تھا۔ نہ کوئی ساتھ اس وقت کوئی پکارنے والا تھا اور نہ جواب دینے والا۔ پس میں اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئی اور یہ خیال کیا کہ جب وہ مجھے نہ پائیں گے تو میری تلاش میں ادھر آئیں گے۔ اسی اثنا میں کہ میں وہاں بیٹھی ہوئی تھی میری آنکھیں بند ہونے لگیں اور میں سو گئی۔ چنانچہ حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی لشکر کے پیچھے رہا کرتے تھے۔ وہ صبح کے وقت میرے نزدیک آئے کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ کوئی آدمی سو رہا ہے۔ پس انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ پس میں ان کی زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کے الفاظ سن کر جاگ اٹھی۔ میں نے انہیں دیکھ کر چادر سے اپنا سر چھپا لیا اور خدا کی قسم نہ ہم نے کوئی گفتگو کی اور میں نے کلمات انا للہ کے سوا ان کے منہ سے ایک لفظ بھی سنا۔ وہ اپنی سواری سے اترے۔ اس کے پیر باندھے۔ پھر میں کھڑی ہوئی اور اس پر سوار ہو گئی۔ وہ آگے آگے پیدل چلتے ہوئے مجھے لے چلے یہاں تک کہ ہم سخت گرمی کے وقت دوپہر دن چڑھے لشکر میں

حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَوَاللَّهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ وَهَوَى حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَهُمْ نُزُولٌ قَالَتْ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ قَالَ عُرْوَةُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ فَيُقِرُّهُ وَيَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِي نَاسٍ آخَرِينَ لَا عِلْمَ لِي بِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنَّ كِبْرَ ذَلِكَ يُقَالُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ إِنَّهُ الَّذِي قَالَ۔

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَلِكَ يَرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ نَقَهْتُ فَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ

جا پہنچے اور انہوں نے پڑاؤ ڈال دیا تھا۔ آپ فرماتی ہیں کہ پھر جس کو ہلاک ہونا تھا وہ بہتان لگا کر ہلاک ہوا، اور جس نے بہتان کو سب سے زیادہ ہوا دی وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ عروہ فرماتے ہیں مجھے معلوم ہوا کہ جب اس بدبخت کے پاس اس بہتان کا ذکر ہوتا تو بڑی دلچسپی سے اس کا ذکر کرتا۔ اسے حقیقت پر مبنی قرار دیتا اور اسے بڑے مزے سے سنتا اور بیان کرتا۔ حضرت عروہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ بہتان لگانے والوں میں سے حضرت حسان بن ثابت، حضرت مسطح بن اثاثہ اور حضرت حمنہ بنت جحش کے سوا مجھے اور کسی کے نام کا علم نہیں ہے، ہاں ان کی ایک جماعت تھی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ان لوگوں کی قیادت عبداللہ بن ابی بن سلول کر رہا تھا۔ عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے کوئی حضرت حسان کو برا بھلا کہے۔ فرماتی تھیں کہ یہ وہی شخص ہے جس نے یہ کہا ہے۔

بے شک فدا ماں باپ میرے اور میں بر مصطفیٰ
عزت و آبرو میری حضرت پہ بیت کی وفا

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگوں میں بہتان کے متعلق چرچا ہوتا رہا اگرچہ مجھے اس بارے میں کچھ بھی معلوم نہ تھا لیکن یہ شک میری طبیعت میں اضافہ کرتا رہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لطف و کرم بیماری سے پہلے جیسا نہ دیکھا۔ میری بیماری کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے اور حال دریافت کرکے واپس تشریف لے جاتے تھے پس یہ بات تو مجھے شک میں ڈالتی تھی لیکن اٹھائے ہوئے طوفان بدتمیزی کا مجھے کوئی علم ہی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ میں کچھ صحت یاب ہوئی تو حضرت مسطح کی والدہ ماجدہ کے ساتھ رفع حاجت کے لئے باہر نکلی اور ہمارا معمول اس مقصد کے لئے رات کے وقت باہر جانے کا تھا اور یہ ان دنوں کی بات ہے

قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا قَالَتْ وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ الْغَائِطِ وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ ابْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ أَيْ هَنْتَاهُ وَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ وَقُلْتُ مَا قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ قَالَتْ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ لَهُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهُ مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ ابْنَ

جب ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بنے تھے اور اہل عرب کی شروع سے عادت یہی ہے کہ اس مقصد کے لئے جنگل میں جاتے تھے۔ کیونکہ گھروں کے نزدیک بیت الخلاء بنانا ہمارے لئے تکلیف کا باعث ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں گئی اور ام مسطح بنت ابو رہم بن عبد المطلب بن عبد مناف۔ ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیق کی والدہ ہیں۔ ان کے صاحبزادے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب ہے۔ جب میں والدہ مسطح کے ساتھ فارغ ہو کر گھر کی جانب واپس لوٹی تو ام مسطح کا پیر چادر میں الجھ گیا اور وہ گر پڑیں۔ پس انہوں نے کہا، مسطح کا برا ہو۔ پس میں نے کہا کہ آپ نے بری بات کہی ہے۔ کیا آپ ایسے شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا۔ پس انہوں نے کہا اے بھولی بھالی! شاید آپ نے سنا ہی نہیں کہ اس نے کیا کہا ہے! یہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا بتاؤ انہوں نے کیا کہا ہے؟ پس انہوں نے مجھے بہتان تراشنے والوں کی بات بتائی۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر تو بیماری بہت ہی بڑھ گئی۔ جب میں گھر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے پس سلام کر کے فرمایا کہ تمہارا حال کیسا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں؟ ان کا بیان ہے کہ میں اپنے والدین سے اس خبر کی تحقیق کرنا چاہتی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ پس میں نے اپنی والدہ محترمہ سے کہا، امی جان! لوگ کیا باتیں کرتے رہتے ہیں؟ فرمایا اے بیٹی! اس بات کا غم نہ کھاؤ۔ خدا کی قسم، یہ تو ہوتا ہی آیا ہے کیونکہ جب کوئی عورت خوبصورت ہو، اور خاوند بھی اسے چاہے تو سوکنیں عموماً ایسا فریب گھڑتی ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے تعجب سے سبحان اللہ کہا کہ لوگ اتنی بڑی بات منہ پر لانے لگے۔ ان کا بیان ہے کہ پھر تو میں ساری رات روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمے اور نہ صبح تک مجھے نیند آئی اور صبح کے وقت بھی میں رو رہی تھی۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی آنی رکی تھی تاکہ ان دونوں سے

أبي طالب وأسامة بن زيد حين استلبث الوحي يسألهما ويستشيرهما في فراق أهله قالت فأما أسامة فأشار على رسول الله صلى الله عليه وسلم بالذي يعلم من براءة أهله وبالذي يعلم لهم في نفسه فقال أسامة أهلك ولا نعلم إلا خيرا وأما علي فقال يا رسول الله لم يضيق الله عليك والنساء سواها كثير وسل الجارية تصدقك قالت فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بريرة فقال أي بريرة هل رأيت من شيء يريبك قالت بريرة والذي بعثك بالحق ما رأيت منها أمرا قط أغمصه غير أنها جارية حديثة السن تنام عن عجين أهلها فتأتي الداجن فتأكله قالت فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من يومه فاستعذر من عبد الله بن أبي وهو على المنبر فقال يا معشر المسلمين من يعذرني من رجل قد بلغني عنه أذاه في أهلي والله ما علمت عليه إلا خيرا فلقد ذكروا رجلا ما علمت عليه إلا خيرا وما يدخل على أهلي إلا معي قالت فقام سعد بن معاذ أخو بني عبد الأشهل فقال أنا يا رسول الله أعذرك فإن كان من الأوس ضربت عنقه وإن كان من إخواننا من الخزرج أمرتنا ففعلنا أمرك قالت فقام رجل من الخزرج وكانت أم حسان بنت عمه من فخذه وهو سعد بن عبادة وهو سيد الخزرج قالت وكان قبل ذلك رجلا صالحا ولكن احتملته الحمية فقال لسعد كذبت لعمر الله لا تقتله ولا تقدر على

اپنی اہل مطہرہ کو چھوڑ دینے کے بارے میں پوچھیں اور مشورہ کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی جو آپ کی اہلیہ کی برأت سے پوری طرح باخبر تھے۔ وہ ان کی طہارت کی پاک دامنی سے بدرجہ ثبوت واقف تھے کہنے لگے کہ حضور کی اہلیہ محترمہ سے متعلق بھلائی کے سوا ہم کچھ بھی نہیں جانتے۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں فرماتا کہ اور عورتیں ان کے علاوہ اور بھی بہت ہیں۔ باقی آپ اس لڑکی (حضرت بریرہ) سے دریافت فرمائیں، یہ آپ کو سچ بتلائے گی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا۔ اے بریرہ!
کوئی بات دیکھی ہے؟ بریرہ عرض گزار ہوئی کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں نے تو شک و شبہ والی قطعاً کوئی بات نہیں دیکھی، سوائے اس کے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں یہاں تک کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہے اور بکری آکر اسے کھا جاتی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے پھر عبداللہ بن ابی کی شکایت فرمائی جبکہ آپ منبر پر جلوہ افروز ہو کر آپ نے فرمایا۔ اے مسلمانو! کون ہے جو اس شخص سے میرا بدلہ لے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائی ہے خدا کی قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا نیز جس شخص کا ذکر کرتے ہیں اس کے اندر بھی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا وہ میرے گھر میں داخل ہوتا تو میرے ساتھ۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس پر بنی عبد الاشہل کے بھائی حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کا بدلہ میں لوں گا اگر وہ شخص قبیلہ اوس سے ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر قبیلہ خزرج والے ہمارے بھائیوں میں سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر خزرج والوں میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا کیونکہ حضرت حسان کی والدہ اس کے چچا کی بیٹی اور اسی کے قبیلے سے تھی وہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ تھے۔ وہ فرماتی ہیں کہ پہلے وہ نیک آدمی تھا لیکن اس موقع پر پڑ گئی

قِبَلِ وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ
يُقْتَلَ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ
فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ
لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ
فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ
يَقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَ
سَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ كُلَّهُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ
وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي
وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا
أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتَّى إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ
كَبِدِي فَبَيْنَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي
فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا
فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ
دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا
فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي
مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا
يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا
فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتِ
أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ
فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ
قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً
فَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِّي فِيمَا قَالَ فَقَالَ أَبِي وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّي

حمیت نے ان کے اندر جوش مارا اور حضرت سعد بن معاذ سے کہا۔
خدا کی قسم آپ غلط کہہ رہے ہیں، نہ آپ اسے قتل کریں گے اور نہ
آپ اسے قتل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ آپ کے قبیلے سے ہوتا تو آپ اس کو
قتل کرنا ہرگز پسند نہ کرتے۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر کھڑے
ہو گئے جو حضرت سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے۔ پس انہوں نے
حضرت سعد بن عبادہ سے کہا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں ہم اسے ضرور قتل کریں گے
اور معلوم ہوگا کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لئے تو منافقوں کا دفاع
کر رہے ہیں۔ اس پر قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کے لوگ ایک دوسرے
کے مقابل ہو گئے اور خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں آپس میں دست و گریبان
نہ ہو جائیں۔ اور رسول اللہ منبر پر کھڑے ہوئے تھے حضرت صدیقہ کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر ان سب کو خاموش ہونے کے
لئے فرماتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں
اس روز بھی سارا دن روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمتے
تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی اور میرے والدین بھی میری وجہ سے
پریشان خاطر تھے۔ مجھے روتے روتے دو راتیں اور ایک دن گزر گیا
نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی۔ یہاں تک کہ مجھے یہ گمان گزرنے
لگا کہ رونے سے میرا جگر پھٹ جائے گا۔ اسی اثنا میں کہ میرے والدین
بھی میرے پاس تشریف فرما تھے میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری
عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی، اسے اجازت دی گئی تو
وہ میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ وہ
فرماتی ہیں کہ جب یہ بہتان لگایا گیا تھا اس وقت سے آپ میرے پاس
بیٹھے نہ تھے اور قریباً ایک ماہ سے وحی کا نزول بھی بند تھا کہ میرے
متعلق کوئی حکم فرمایا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے
ہوئے کلمۂ شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا۔ اے عائشہ! مجھے
تمہارے متعلق یہ اطلاع پہنچی ہے۔ اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب
اللہ تعالیٰ تمہیں بری فرما دیگا۔ اور اگر تم گناہ میں ملوث ہو گئی ہو تو
اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کر لو کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا
اقرار کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔

أَجِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا
قَالَ قَالَتْ أُمِّي وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ
السِّنِّ لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا إِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ
لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ
وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ لَا
تُصَدِّقُونِي وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
أَنِّي مِنْهُ بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي فَوَاللّٰهِ لَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ
مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ
وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ثُمَّ
تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
أَنِّي حِينَئِذٍ بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلٰكِنْ
وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا
يُتْلَى لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ
بِأَمْرٍ وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا
فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى
أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتَّى
إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ وَهُوَ
فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ
قَالَتْ فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ
بِهَا أَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ
قَالَتْ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ
لَا أَقُومُ إِلَيْهِ فَإِنِّي لَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَتْ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ
الْعَشْرَ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي
قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ

حضرت صدیقہؓ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد
فرما چکے تو میں نے اپنے والد محترم سے عرض کی کہ آپ رسول اللہ کو کوئی
جواب دیں۔ والد ماجد نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی
والدہ محترمہ سے گذارش کی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
کا جواب دیں۔ میری والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میرے ذہن میں
نہیں آتا کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں کیا عرض کروں۔ پس میں
خود عرض گزار ہوئی دراں حالیکہ میں تو کم سن لڑکی تھی اور قرآن کریم بھی میں
نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا، بیشک خدا کی قسم، میرے علم میں
بھی وہ بات آگئی جو آپ حضرات نے سنی ہے۔ اب جبکہ وہ بات
آپ کے دلوں میں سما گئی اور آپ نے اسے حقیقت پر مبنی سمجھ لیا تو اگر میں یہ کہوں بھی
کہ میں اس بہتان سے پاک ہوں تب بھی لوگ میری بات کی تصدیق نہیں کریں گے اور
اگر میں اس گناہ کا اعتراف کروں اور اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ میں اس سے پاک
ہوں تو تم لوگ میری تصدیق کرنے لگو گے۔ پس خدا کی قسم میری اور آپ حضرات کی مثال
حضرت یوسف کے والد محترم جیسی ہے جبکہ انہوں نے کہا تھا کہ: تو صبر اچھا اور
اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (سورۂ یوسف، آیت ۱۸)
پھر میں نے منہ دوسری جانب کر لیا اور بستر پر لیٹ گئی اور مجھے یقین تھا
کہ میں اس الزام سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر فرما دے گا۔ لیکن
خدا کی قسم، یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں وحی
نازل فرمائے گا جو میری شان کے طور پر پڑھی جائیں گی کیونکہ میری حیثیت
ہی کیا تھی کہ باری تعالیٰ میرے بارے میں کلام فرمائے۔ ہاں مجھے یہ امید ضرور
تھی کہ اللہ جل مجدہٗ خواب میں رسول اللہ کو میری پاکدامنی دکھا دے گا۔ پس
خدا کی قسم، ابھی تو نہ رسول اللہ ہمارے درمیان سے اٹھے تھے
اور ہمارے گھر کا کوئی فرد باہر بھی نہیں گیا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول ہونے لگا
اور وہی حالت آپ پر طاری ہو گئی جو وحی کے وقت ہوا کرتی تھی اور کلام کی
ثقالت کے باعث سردی کے دنوں میں بھی پسینہ موتیوں کی طرح جاری
ہو جاتا تھا۔ وہ حالت جاتی رہی کہ رسول اللہ مسرور تھے، تبسم ریز نظر آئے تب سب سے
پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری فرما
دیا ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس وقت میری والدہ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ کھڑی ہو کر

لهما كان علي مسيئا بلا شك فيه وعليه كان في أصل العتيق كذلك

۱۳۰۷ ـ حدثنا موسى بن إسمعيل حدثنا أبو عوانة عن حصين عن أبي وائل قال حدثني مسروق بن الأجدع قال حدثتني أم رومان وهي أم عائشة قالت بينا أنا قاعدة أنا وعائشة إذ ولجت امرأة من الأنصار فقالت فعل الله بفلان وفعل فقالت أم رومان وما ذاك قالت ابني فيمن حدث الحديث قالت وما ذاك قالت كذا وكذا قالت عائشة سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت نعم قالت وأبو بكر قالت نعم فخرت مغشيا عليها فما أفاقت إلا وعليها حمى بنافض فطرحت عليها ثيابها فغطيتها فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما شأن هذه قلت يا رسول الله أخذتها الحمى بنافض قال فلعل في حديث تحدث به قالت نعم فقعدت عائشة رض فقالت والله لئن حلفت لا تصدقوني ولئن قلت لا تعذروني مثلي ومثلكم كيعقوب وبنيه والله المستعان على ما تصفون قالت وانصرف ولم يقل شيئا فأنزل الله عذرها قالت بحمد الله لا بحمد أحد ولا بحمدك.

۱۳۰۸ ـ حدثني يحيى حدثنا وكيع عن نافع بن عمر عن ابن أبي مليكة عن عائشة رض كانت تقرأ إذ تلقونه بألسنتكم وتقول الولق الكذب قال ابن أبي

اصل نسخے میں مُسْلِمًا ہی کا لفظ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ کی والدہ محترمہ حضرت اُمِّ رومان فرماتی ہیں کہ میں بیٹھی ہوئی تھی اور عائشہ بھی کہ یکایک ہمارے پاس انصار کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں فلاں کو ہلاک کر دیا۔ حضرت ام رومان نے فرمایا کہ ایسا کیوں کہتی ہو؟ وہ کہنے لگی کہ میرا بیٹا بھی اس بہتان کے گھڑنے والوں میں ہے۔ انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیسا بہتان؟ پھر اس نے بہتان کا سارا واقعہ بیان کر دیا۔ حضرت عائشہ نے دریافت کیا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ بات سنی ہے؟ جواب دیا ہاں۔ دریافت کیا کہ حضرت ابوبکر نے بھی سنی ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ پس اتنا سنتے ہی حضرت صدیقہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں اور جب انہیں ہوش آیا تو لرزے کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا۔ پس میں نے اوپر کپڑا ڈال کر اسے اچھی طرح لپیٹ دیا۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ اسے لرزے کے ساتھ بخار چڑھ گیا ہے۔ فرمایا شاید اس تہمت کے باعث ہے جو گھڑ لی گئی ہے؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ پس عائشہ صدیقہ اٹھ کر بیٹھ گئیں اور کہنے لگیں کہ خدا کی قسم اگر اب میں قسم بھی کھاؤں تو لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور کچھ کہوں تو میرا عذر قبول نہیں کریں گے۔ پس میری اور آپ حضرات کی شان حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ پس اللہ ہی مدد فرمانے والا ہے اس پر جو لوگ کہتے ہیں۔ انکا بیان ہے کہ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور زبان مبارک سے کچھ نہ فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت کے بارے میں آیتیں نازل فرما دیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا کہ میرے بارے میں اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہے اور کسی نے بھی نہیں یہاں تک کہ آپ نے بھی نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ کو پڑھتیں تو فرمایا کرتیں کہ یہ لفظ اَلْوَلْقُ سے نکلا ہے جس کا مطلب جھوٹ ہے، یعنی جب تم ایسی جھوٹی بات اپنی زبانوں پر لاتے تھے (سورۃ النور، آیت ۱۵) حضرت

مُلَيْكَةَ وَكَانَتْ أَعْلَمُ مِنْ غَيْرِهَا بِذٰلِكَ لِأَنَّهَا نَزَلَ فِيْهَا.

۱۳۰۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَتْ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِيْ قَالَ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ فَرْقَدٍ سَمِعْتُ هِشَامًا عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَبَبْتُ حَسَّانَ وَكَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا.

۱۳۱۰- حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِيْ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ فَقَالَتْ أَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیقہ کو اس آیت کا دوسروں کی نسبت زیادہ علم تھا کیونکہ یہ ان کے متعلق ہی تو نازل ہوئی تھی۔

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں گیا اور حضرت حسان کو برا بھلا کہنے لگا تو آپ نے فرمایا تم انہیں برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کا میدان شاعری میں مقابلہ کیا کرتے تھے۔ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو بیان کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا میرے نسب کو کہاں لے جاؤ گے عرض گزار ہوئے کہ میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے گندھے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حسان کو برا بھلا کہا کیونکہ یہ بھی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والوں میں شامل تھے۔ رضی اللہ عنہم وارضاہم)

مسروق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت موجود تھے جو ان کی شان میں اشعار سنا رہے تھے چنانچہ انہوں نے تشبیب کے اشعار پڑھتے ہوئے یوں کہا۔

زبان عفیفہ و سنجیدہ نکوکار
نہیں [illegible] غیبت سے گنہگار

حضرت عائشہ صدیقہ نے ان سے فرمایا لیکن آپ ایسے نہیں ہیں۔ مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے گزارش کی کہ آپ انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ، اور ان میں وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے (سورۃ النور آیت ۱۱) آپ نے فرمایا کہ دنیا میں اندھا ہو جانے سے اور کونسا عذاب سخت ہے۔ لیکن یہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کا شاعری کے میدان میں مقابلہ کرتے یا ان کی

ہجو کیا کرتے تھے۔

بَابُ: غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

غزوہ حدیبیہ اور بیعت رضوان

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس درخت کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے (سورۃ الفتح، آیت ۱۸)

١٣١١۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ قَالَ اللهُ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِي فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِرَحْمَةِ اللهِ وَبِرِزْقِ اللهِ وَبِفَضْلِ اللهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَجْمِ كَذَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ وَكَافِرٌ بِي.

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال (۶ھ) سفر پر نکلے۔ تو دوران سفر رات کے وقت بارش ہونے لگی۔ پس صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں نماز پڑھا دی تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ ایسا کیوں ہوا؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان بھی رکھتا ہے اور میرے ساتھ کفر بھی کرتا ہے۔ پس جو یہ کہتا ہے کہ ہم پر اللہ کی رحمت سے، اللہ کے برسانے سے اور اللہ کے فضل سے بارش بری، وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کی تاثیر کا منکر ہے۔ لیکن جو یہ کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی، تو وہ ستارے پر ایمان رکھتا اور میرا منکر ہے۔

١٣١٢۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار ہی عمرے کئے اور سارے ہی ذی القعدہ کے مہینے میں کئے ماسوائے اس کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا۔ چنانچہ پہلا حدیبیہ کا ذی القعدہ میں، دوسرا اگلے سال کا ذی القعدہ میں۔ تیسرا عمرہ جعرانہ جبکہ آپ نے غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمایا تو یہ بھی ذی القعدہ میں اور چوتھا (ذی الحجہ میں) جو حج کے ساتھ کیا تھا۔

١٣١٣۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتے رہے۔

قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ.

دیگر اصحابِ رسول نے احرام باندھا ہوا تھا لیکن میں نے نہیں باندھا تھا (رضی اللہ عنہم)۔

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ تَعُدُّونَ أَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَقَدْ كَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فَتْحًا وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ حضرات کو انا فتحنا لک فتحا سے فتح مکہ مراد لیتے ہیں جب کہ فتح مکہ کے فتح ہونے میں کوئی شبہ نہیں لیکن حدیبیہ کے روز جو بیعت رضوان ہوئی ہم منکرہ فتح اس کو شمار کرتے ہیں۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم چودہ سو فرد تھے۔ حدیبیہ اصل میں ایک کنوئیں کا نام ہے۔ جب ہم نے اس سے پانی بھرنا شروع کیا تو اس میں ایک قطرہ پانی بھی نہ رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا، وضو کیا، کلی فرمائی اور بارگاہ خداوندی میں دعا کی۔ اس کے بعد بچا ہوا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی کی دیر میں اتنا پانی جمع ہو گیا کہ ہم اور ہماری سواریاں سیراب ہو گئیں۔

ف: ان احادیث میں بیعت رضوان کے متعلق کئی باتیں ہیں۔ پہلی بات یہ کہ بعض صحابہ کے بعد بیعت رضوان والے اصحاب ساری امت سے افضل ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ان کی تعداد حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایتوں کے مطابق چودہ سو تھی۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق تیرہ سو اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کے مطابق چودہ سو تھی اور اس کی ۱۳۱۹ اور ۱۳۲۰ کے مطابق پندرہ سو افراد تھے۔ تیسری بات یہ بھی قابل غور ہے کہ اس موقع پر حدیبیہ کنوئیں یا گڑھے میں پانی ختم ہو گیا۔ صحابہ کرام سخت مشکل میں پھنسے صورت حال کی بارگاہ رسالت میں شکایت کی۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں پانی دلوا کر اس مشکل کشائی و حاجت روائی فرمائی۔ آپ نے صحابہ کرام کو پانی کس طرح دیا اس کا ذکر ان متعلقہ احادیث میں مختلف وارد ہوا ہے، مثلاً:

۱۔ حدیث ۱۳۱۴ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ہے: حدیبیہ اصل میں ایک کنوئیں کا نام ہے۔ جب ہم نے اس سے پانی بھرنا شروع کیا تو اس میں ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ تشریف لائے اور کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا۔ وضو کیا۔ کلی فرمائی۔ بارگاہ خداوندی میں دعا کی۔ اس کے بعد بچا ہوا پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر میں اتنا پانی جمع ہو گیا کہ ہم اور ہماری سواریاں سیراب ہو گئیں۔

۲۔ حدیث ۱۳۱۵ میں ان سے یہی روایت ہے ——— جب ہم اس کنوئیں کا سارا پانی نکال چکے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ پس آپ کنوئیں پر تشریف لائے۔ اور اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا، پھر دعا کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے رہو۔ پس سارے حضرات خود اور اُن کی سواریاں کوچ کرنے تک سیراب ہوتے رہے۔"

۳۔ حدیث ۱۰۱۹ کے اندر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یوں ہے ____ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ، ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لیے پانی نہیں ہے۔ بس یہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے برتن میں اپنا دستِ کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک سے چشموں کی طرح پانی پھوٹ نکلا۔ فرماتے ہیں کہ ہم پانی پیتے اور وضو کرتے رہے۔

۴۔ بخاری شریف کی اسی جلد میں واقعہ کے متعلق حدیث ۴ میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان بن حکم کی روایت میں یوں ہے ____ آپ نے اُسے (قصویٰ کو) ہانکا تو وہ چل کر حسبِ سابق رواں دواں ہو گئی۔ یہاں تک کہ حدیبیہ کے بالکل قریب ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا تھا کہ وہ ختم ہو گیا۔ لوگوں نے بارگاہِ رسالت میں پیاس کی شکایت کی تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر انہیں دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے گڑھے میں ڈال دو۔ پس قسم ہے خدا کی کہ پانی فوراً اُبلنے لگا اور تمام لوگ سیراب ہو گئے۔

ان احادیث میں اس موقع پر آپ نے معجزۂ رسالت کے پیشِ نظر جس طرح پانی مرحمت فرمایا اس کے تین طریقے مذکور ہوئے ہیں ____
۱۔ آپ نے ایک برتن میں کچھ پانی لیا اور کنوئیں میں ڈالا اور کنواں پانی سے بھر گیا ____ ۲۔ آپ نے برتن میں دستِ کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے کرم سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے ____ ۳۔ آپ نے شکایت کرنے والوں کو تیر مرحمت کر کے فرمایا کہ اسے حدیبیہ کے گڑھے میں ڈال دو۔ یہی کیا گیا تو اس تیر سے پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر یقیناً ایک ہی طریقے سے پانی مرحمت فرمایا ہوگا تو ان تینوں میں سے کس کو صحیح طریقہ شمار کیا جائے اور کس کی تکذیب کر دی جائے؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جلالتِ شان اور بخاری شریف کے راویوں کو ثقہ روایات میں جو مقام دیا جاتا ہے اس کے پیشِ نظر تینوں طریقوں کی تصدیق لازم آتی ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی طریقے سے پانی مرحمت فرمایا ہوگا تو باقی دو کی حیثیت محض افسانوی رہ جاتی ہے اور ان میں کسی ایک کا حتمی تعین نہ کر پانے کے باعث تینوں کی تکذیب ہونے لگتی ہے۔ ایسے حالات میں عام آدمی اس ایک طریقے کو معلوم کرنے اور تینوں میں مطابقت کرنے سے یقیناً عاجز رہ جائے گا۔ ایسے مواقع پر اس کے سوا چارۂ کار نہیں کہ ماہرینِ حدیث یعنی ائمہ حدیث میں سے کسی ایک کا سہارا لے۔ چنانچہ وہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی فتح الباری سے یہ مشکل حل کر سکتا ہے یا امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کی عمدۃ القاری کا سہارا لینے پر اس مشکل سے نکل سکے گا یا امام خطیب احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ارشاد الساری سے مدد حاصل کر کے گزر جائے گا۔

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ - (۱۶: ۴۳) کا یہی مطلب ہے کہ دینی تقلید کی شرعی ضرورت ہے کہ جو بات نہ جانتے ہو جاننے والوں سے پوچھتے جاؤ۔ مسائل میں جہاں بات گہرائی میں جاتی ہے وہ ائمہ مجتہدین پر جا کر ختم ہوتی ہے۔ ان حضرات میں سے کسی ایک کے فیصلے کو مانے بغیر چارہ نہیں۔ اسی سے نظمِ ملت قائم رہ سکتا ہے اور اتحادِ امت کی خاطر یہ شرعی ضرورت ہے جس کی افادیت سے انکار کرنا ملتِ اسلامیہ کی بدخواہی اور خود پرستی ہوگا جبکہ بزرگوں اور ائمہ مجتہدین سے منہ موڑ کر یہ خود محقق بنے یا عوام الناس کو دعوت دے کہ بزرگوں کا علمی سہارا نہ لو بلکہ قرآن

و حدیث پر ہر کوئی اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق عمل کرے تو یہ ملت اسلامیہ کے اتحاد کو ترنا اور گمراہی کا پھاٹک کھولنا ہے جس پر عمل کرنے والا حیرت کی وادی میں سرگرداں ہو کر رہ جائے گا کس طرح سمجھ سکتا ہے کہ احادیث میں ایسے اختلافات دیکھ کر ان سے بدظن ہو جائے اور منکرین حدیث کی صف میں جا کھڑا ہو۔ پروردگار عالم ہر مسلمان کو عقل سلیم عطا فرمائے اور بزرگوں کے فیوض و برکات سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنِي فَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ أَوْ أَكْثَرَ فَنَزَلُوا عَلَى بِئْرٍ فَنَزَحُوهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الْبِئْرَ وَقَعَدَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِدَلْوٍ مِنْ مَائِهَا فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چودہ سو افراد یا اس سے بھی کہیں زیادہ تھے پس ہم نے ایک کنوئیں کے پاس پڑاؤ ڈالا۔ جب ہم اس کنوئیں کا سارا پانی نکال چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے پس آپ کنوئیں پر تشریف لائے اور اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پانی کا ایک ڈول لاؤ۔ پس وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا۔ پھر دعا کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک ساعت ٹھہرے رہو۔ پس سارے حضرات خود اور ان کی سواریاں کوچ کرنے تک سب سیراب ہوتے رہے۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا فَقُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز لوگ پیاس سے دوچار ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک برتن رکھا ہوا تھا جس سے وضو فرما رہے تھے۔ جب لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے بس یہی تھا جو اس برتن کے اندر حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے برتن میں اپنا دست کرم رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک سے چشموں کی طرح پانی پھوٹ نکلا۔ یہ فرماتے ہیں کہ ہم پانی پیتے اور وضو کرتے رہے۔ پس میں (سالم بن ابوالجعد) نے حضرت جابر سے دریافت کیا کہ اس روز آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا اگر لاکھ بھی ہوتے تو پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

١٣١٧۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَغَنِي أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَقَالَ لِي سَعِيدٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم (صلح حدیبیہ میں) چودہ سو افراد تھے۔ پس سعید بن مسیب نے مجھ سے کہا کہ مجھے حضرت جابر نے خود بتایا ہے کہ جب حدیبیہ کے روز ہم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔ اس کی ابو داؤد، قرہ نے قتادہ سے روایت کی ہے نیز محمد بن بشار، ابو داؤد اور شعبہ سے بھی مروی ہے یہ دونوں ذیلی سندیں ہیں جبکہ اصل سند یہ ہے۔ صلت بن محمد، یزید بن زریع، سعید بن ابو عروبہ نے حضرت قتادہ سے روایت کی۔

١٣١٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ تَابَعَهُ الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور اس وقت ہم چودہ سو افراد تھے اگر آج میں بصارت سے محروم نہ ہوتا تو تمہیں وہ درخت دکھا دیتا۔ یہی چودہ سو افراد کی روایت اعمش، سالم نے حضرت جابر سے کی ہے۔ عبد اللہ بن معاذ، معاذ بن معاذ، شعبہ، عمرو بن مرہ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والے تیرہ سو افراد تھے اور یہ بھی خود ان میں شامل تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔ اسی طرح محمد بن بشار، ابو داؤد نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

١٣١٩۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ مِرْدَاسًا الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ لَا يَعْبَأُ اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا.

قیس بن ابو حازم نے حضرت مرداس بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا یہ ان حضرات میں شامل ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی کہ قیامت کے نزدیک نیک افراد یکے بعد دیگرے اٹھالئے جائیں گے اور ان کے بعد نے بیکار لوگ رہ جائیں گے جیسے کھجوروں میں گلی سڑی کھجوریں یا جو کا بھوسا اور بارگاہ رب العزت میں ان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی۔

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا لَا أُحْصِي كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا أَحْفَظُ مِنَ الزُّهْرِيِّ الْإِشْعَارَ وَالتَّقْلِيدَ فَلَا أَدْرِي يَعْنِي مَوْضِعَ الْإِشْعَارِ وَالتَّقْلِيدِ أَوِ الْحَدِيثَ كُلَّهُ.

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما دونوں حضرات نے فرمایا ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کو لے کر نکلے اور جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور کو ہار پہنایا، کوہان چیر کر خون بہایا اور وہیں سے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ علی بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جتنی دفعہ میں نے سفیان سے یہ حدیث سنی اسے شمار نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ مجھے زہری کا ہار ڈالنے اور کوہان چیرنے کا ذکر یاد نہیں رہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اشعار اور تقلید کا مقام بھول گیا ہوں یا ساری حدیث ہی مجھے یاد نہیں رہی ہے۔

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ملاحظہ فرمایا کہ جوئیں میرے سر سے چہرے پر گر رہی ہیں تو آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں ان سے تکلیف نہیں ہوتی؟ میں عرض گزار ہوا۔ ہاں ہوتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ تم سر منڈوا لو اور آپ حدیبیہ کے مقام پر تھے۔ ان پر یہ ظاہر نہیں ہوا کہ روکے جائیں گے بلکہ یہی امید تھی کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت نازل فرما دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ چھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلا دو یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دو یا تین روزے رکھ لو۔

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى السُّوقِ فَلَحِقَتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ فَقَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلَكَ زَوْجِي وَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بازار گیا تو حضرت عمر کو ایک نوجوان عورت ملی جو کہنے لگی اے امیر المومنین! میرا خاوند فوت ہو گیا اور مجھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے۔ خدا کی قسم، میرے پاس کھانے کا کوئی بندوبست نہیں کریں

وَاللّٰهِ مَا يُنْضِجُونَ كُرَاعًا وَلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ وَأَنَا بِنْتُ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ مَعَهَا عُمَرُ وَلَمْ يَمْضِ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرٍ ظَهِيرٍ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَثِيَابًا ثُمَّ نَاوَلَهَا بِخِطَامِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتَادِيهِ فَلَنْ يَفْنَى حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَكْثَرْتَ لَهَا قَالَ عُمَرُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَى أَبَا هٰذِهِ وَأَخَاهَا قَدْ حَاصَرَا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِيءُ سُهْمَانَهُمَا فِيهِ.

انھیں کھلا سکیں۔ نہ ان کی کوئی کھیتی ہے اور نہ کوئی دودھ کا جانور۔ بس مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ بھوکوں نہ مرجائیں۔ میں حضرت خفاف بن ایماء غفاری کی بیٹی ہوں اور میرے والدِ محترم حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس حضرت عمر اس کے پاس کھڑے رہے اور آگے نہ گئے۔ پھر فرمایا، مرحبا تیرا نسب تو قریبی ہے۔ پھر آپ ایک طاقتور اونٹ کی طرف گئے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور اس پر اناج کی دو بوریاں رکھوا دیں۔ پھر نقد رقم اور کپڑے بھی ان کے اندر رکھ دیئے اور اونٹ کی رسی اس عورت کے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا، اسے لے جاؤ اور اس کے ختم ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس سے اور بہتر عطا فرمائے گا۔ ایک آدمی کہنے لگا کہ اے امیر المومنین! آپ نے تو اس عورت کو بہت مال دے دیا۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا، تجھے تیری ماں روئے، اللہ کی قسم میں نے اس کے والد اور بھائی کو دیکھا کہ وہ دونوں ایک قلعے کا محاصرہ کئے رہے، پھر ہم نے اسے فتح کر لیا اور صبح کے وقت ان دونوں کا حصہ ہم وصول کر رہے تھے۔ (یعنی وہ شہید ہو چکے تھے)

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ أَبُو عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا قَالَ مَحْمُودٌ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا بَعْدُ.

سعید بن مسیب نے اپنے والدِ محترم سے روایت کی ہے کہ میں نے اس درخت (جس کے نیچے بیعتِ رضوان ہوئی تھی) کو دیکھا ہے۔ جب میں دوبارہ وہاں گیا تو پہچان نہ سکا۔ محمود بن غیلان کی روایت میں ہے کہ جب دوسری دفعہ گیا تو اس درخت کو بھول گیا۔

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّونَ قُلْتُ مَا هٰذَا الْمَسْجِدُ قَالُوا هٰذِهِ الشَّجَرَةُ حَيْثُ بَايَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَأَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنِي

طارق بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں حج کے لئے گیا تو میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کونسی مسجد ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ وہ درخت ہے جس کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی تھی، جس کو بیعتِ رضوان کہتے ہیں۔ پس میں سعید بن مسیب کے پاس گیا اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے والدِ محترم نے مجھے بتایا تھا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن

أَبِي أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ نَسِينَاهَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيدٌ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمُوهَا وَعَلِمْتُمُوهَا أَنْتُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ.

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے نیچے بیعت لی تھی، پس جب ایک سال گزر گیا تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے اور اسے تلاش نہ کر سکے پس حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تو اس درخت کو بھول گئے لیکن آپ حضرات کو معلوم ہے، حالانکہ آپ پھر آپ ہیں اور ان سے زیادہ جاننے والے نہیں ہیں۔

١٣٢٥۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا طَارِقٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَرَجَعْنَا إِلَيْهَا الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَمِيَتْ عَلَيْنَا.

سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ وہ ان حضرات میں شامل تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب اگلے سال ہم اس کی طرف گئے تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے۔

١٣٢٦۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَتْ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَضَحِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ شَهِدَهَا.

طارق کا بیان ہے کہ جب میں نے سعید بن مسیب کے سامنے اس درخت کا ذکر کیا جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی تو وہ ہنس پڑے اور فرمایا کہ میرے والد محترم نے مجھے وہ درخت بتایا تھا اور وہ اس بیعت میں شامل تھے۔

١٣٢٧۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى.

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ جو بیعت رضوان والوں سے ہیں، کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب لوگ آپ کی خدمت میں صدقہ پیش کرتے تو آپ کہا کرتے کہ اے اللہ ان پر کرم فرما۔ چنانچہ میرے والد محترم نے آپ کی بارگاہ میں صدقہ پیش کیا تو آپ نے کہا، اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر کرم فرما۔

١٣٢٨۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ يُبَايِعُونَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ عَلَى مَا يُبَايِعُ ابْنُ حَنْظَلَةَ النَّاسَ

عباد بن تمیم کا بیان ہے کہ جنگ حرہ میں لوگ عبداللہ بن حنظلہ سے بیعت کر رہے تھے۔ پس حضرت عبداللہ بن زید نے دریافت کیا کہ ابن حنظلہ کس بات پر لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں؟ انہیں بتایا گیا کہ موت پر۔ انہوں نے فرمایا کہ اس بات پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

قِيلَ لَهُ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى ذٰلِكَ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَهِدَ مَعَهُ الْحُدَيْبِيَةَ.

۱۳۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِيهِ.

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

۱۳۳۱ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ طُوبَى لَكَ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ.

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

۱۳۳۳ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

وسلم کے بعد میں کسی سے بیعت نہیں کروں گا، یہ حدیبیہ میں حضور کے ساتھ موجود تھے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں سے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتے اور جب واپس لوٹتے تو کسی دیوار کا سایہ نہ ہوتا جس کے سائے سے ہم فائدہ حاصل کرتے۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حدیبیہ کے روز آپ حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ موت پر۔

علاء بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، آپ بڑے خوش نصیب ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف پایا اور درخت کے نیچے حضور سے بیعت کی۔ فرمایا اے بھتیجے! تمہیں کیا معلوم کہ ہم نے بعد میں کیا کچھ کیا ہے۔

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔ (ان حضرات کے ایسے بیانات تحدیث نعمت کے طور پر ہیں)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انا فتحنا لک فتحا مبینا کی فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔ آپ کے اصحاب عرض گزار ہوئے کہ یہ مبارک بشارت تو

قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ قَالَ أَصْحَابُهُ هَنِيئًا مَرِيئًا فَمَا لَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا كُلِّهِ عَنْ قَتَادَةَ ثُمَّ رَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمَّا إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَعَنْ أَنَسٍ وَأَمَّا هَنِيئًا مَرِيئًا فَعَنْ عِكْرِمَةَ۔

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ قَالَ إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ الْقِدْرِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَعَنْ مَجْزَأَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اسْمُهُ أُهْبَانُ بْنُ أَوْسٍ وَكَانَ اشْتَكَى رُكْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا سَجَدَ جَعَلَ تَحْتَ رُكْبَتِهِ وِسَادَةً۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أُتُوا بِسَوِيقٍ فَلَاكُوهُ تَابَعَهُ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ هَلْ يُنْقَضُ الْوِتْرُ قَالَ إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِهِ

آپ کے لئے ہے لیکن ہمارے لئے کیا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو جنتوں میں داخل کرے"۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ گیا اور پوری حدیث حضرت قتادہ سے بیان کی۔ جب میں واپس لوٹا اور اس کا ان سے ذکر کیا، تو فرمایا کہ انا فتحنا لک کی یہ تفسیر حضرت انس سے اور ہنیئا مریئا کا بیان حضرت عکرمہ سے منقول ہے۔

مجزاۃ بن زاہر اسلمی اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گدھے کا گوشت پکانے کے لئے میں نے ہانڈی چولہے پر چڑھائی ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ندا کرنے والے نے منادی کی کہ اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حضرات کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں۔ مجزاۃ سے روایت ہے کہ ایک بزرگ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی اور جن کا اسم گرامی حضرت اہبان بن اوس تھا، ان کے گھٹنے میں تکلیف تھی چنانچہ جب وہ سجدے میں جاتے تو اپنے گھٹنے کے نیچے تکیہ رکھ لیا کرتے تھے۔

بشیر بن یسار نے حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ (غزوۂ خیبر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے پیروکار ستو چبا کر گزر اوقات کرتے رہے۔ معاذ نے بھی شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ابو جمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے کہ کیا وتر نماز کا توڑ کر پڑھنا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تم رات کے پہلے حصے میں وتر کی پوری نماز پڑھ لو

تُرَى مِنْ اٰخِرِهِ.

۱۳۲. حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا عُمَرُ نَزَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ وَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ

أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا.

۱۳۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ حِينَ حَدَّثَ هٰذَا الْحَدِيثَ حَفِظْتُ بَعْضَهُ وَثَبَّتَنِي مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ

نوا آخری حصے بھی نظر آ جاتا ہے۔

زید بن اسلم اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور ایک رات حضرت عمر بن خطاب آپ کے ہمراہ چل رہے تھے۔ پس حضرت عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات دریافت کی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوسری مرتبہ پوچھا تو پھر بھی کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا۔ تیسری مرتبہ عرض گزار ہوئے تب بھی کوئی جواب نہ ملا۔ حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا کہ اے عمر! تجھے تیری ماں روئے تو نے تین مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزارش پیش کی لیکن ہر دفعہ تجھے جواب سے محروم رکھا گیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا اور دوسرے مسلمانوں سے آگے نکل گیا۔ مجھے یہ ڈر تھا کہ میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو جائے گی۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد مجھے کسی نے پکارا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں اور زیادہ ڈرا کہ شاید میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو گئی۔ پس میں نے رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی (سورۃ الفتح)، جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی۔

سفیان کا بیان ہے کہ یہ حدیث بیان کرتے وقت میں نے زہری کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حدیث مجھے کچھ یاد رہ گئی اور بعض حصے میں بھول گیا تھا۔ تو معمر نے مجھے پوری یاد کروا دی اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے اس کی روایت کی ہے اور انہوں نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے۔ دونوں میں سے ہر ایک کو اس حدیث کا دوسرے سے زیادہ حصہ یاد تھا۔ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کو ساتھ لے کر نکلے۔ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جانور

وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بِغَدِيرِ الْأَشْطَاطِ أَتَاهُ عَيْنُهُ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ جُمُوعًا وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ وَمَانِعُوكَ فَقَالَ أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيَّ أَتَرَوْنَ أَنْ أَمِيلَ إِلٰى عِيَالِهِمْ وَذَرَارِيِّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ فَإِنْ يَأْتُونَ كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِينَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَرَجْتَ عَامِدًا لِهٰذَا الْبَيْتِ لَا تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ فَتَوَجَّهْ لَهُ فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتَلْنَاهُ قَالَ امْضُوا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ۔

کر ہار پہنائے کو وہاں جبر کر اس کا خون بہایا اور اسی جگہ سے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ پھر آپ نے بنی خزاعہ کے ایک شخص (بسر بن سفیان) کو قریش کی خبر لانے کے لیے بھیجا، یہاں تک کہ جب غدیر اشطاط کے مقام پر پہنچے تو جاسوس نے آکر بتایا کہ قریش آپ کے لیے جمع ہو رہے ہیں اور انہوں نے آپ کی خاطر بہت سے لشکر اکٹھے کر لیے ہیں۔ وہ آپ سے لڑنے، بیت اللہ سے روکنے اور سد راہ بننے کے لیے تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ لوگو! مجھے مشورہ دو کہ تمہارے خیال میں کیا مجھے کافروں کے اہل و عیال پر یلغار کر دینی چاہیے جو ہمیں بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ ہم سے مقابلہ کرنے کے لیے آگے بڑھے تو خدائے عزوجل ہمارے ساتھ ہے جس نے ہراول جاسوس کو ان کے شر سے محفوظ رکھا ہے اور اس وقت ہم انہیں ایسا چھوڑیں گے جیسے لڑائی سے بھاگے ہوئے۔ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ، ہم اپنے گھروں سے بیت اللہ کا قصد کرکے نکلے ہیں، کسی کو قتل کرنے یا کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے۔ پس آپ اسی کی جانب قدم بڑھائیں اور جو بھی ہمیں روکے گا ہم اس سے لڑنے کے لیے تیار ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اچھا اللہ کا نام لے کر چل پڑو۔ (یعنی حضرت ابو بکر کی رائے سے آپ نے اتفاق فرماتے ہوئے چلنے کا حکم فرما دیا)

١٣٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَانَ فِيمَا أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى

عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم سے سنا۔ دونوں حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرۂ حدیبیہ کی خبر دیتے ہوئے کہا ہے۔ پس ان دونوں حضرات کے حوالے سے جو مجھے حضرت عروہ نے بتایا، اس کے مطابق جب حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سہیل بن عمرو کے درمیان معاہدہ تحریر کیا جا رہا تھا، جو ایک معینہ مدت کے لیے تھا تو اس میں سہیل بن عمرو نے یہ شرط بھی رکھوانی چاہی کہ ہمارا جو آدمی آپ کے پاس آ جائے، خواہ وہ آپ کا دین ہی قبول کر لے، تب بھی آپ اسے ہماری طرف

قَضِيَّةَ الْمُدَّةِ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ
بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ
وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا
وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَأَبَى سُهَيْلٌ أَنْ
يُقَاضِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا عَلَى ذٰلِكَ فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ وَ
امْتَعَضُوا فَتَكَلَّمُوا فِيهِ فَلَمَّا أَبَى سُهَيْلٌ
أَنْ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذٰلِكَ كَاتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلِ بْنَ
سُهَيْلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو
وَلَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّهُ فِي تِلْكَ
الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ
مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ
عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
عَاتِقٌ فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ
حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي الْمُؤْمِنَاتِ
بِمَا أَنْزَلَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ
الْآيَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ
وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَغَنَا حِينَ أَمَرَ اللّٰهُ
رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرُدَّ

لوٹا دیں گے اور اپنے پاس نہیں رکھیں گے۔ سہیل بن عمرو
اس شرط کو رکھوائے بغیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے معاہدہ وتصفیہ کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہوتا تھا، حالانکہ
اس کا یہ طرزِ عمل مسلمانوں پر گراں گزرتا تھا اور وہ ناراضگی
کا اظہار کر رہے تھے۔ چنانچہ اس پر کافی گفتگو ہوتی
رہی۔ جب سہیل اس شرط کے بغیر رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معاہدہ کرنے پر آمادہ نہ
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
یہ شرط بھی لکھوا دی اور حضرت ابو جندل بن سہیل کو
ان کے والد سہیل بن عمرو کی جانب اسی روز لوٹا دیا۔
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو شخص بھی آتا
اسے واپس لوٹا دیتے، خواہ وہ دائرہ اسلام ہی میں آ جاتا۔
اور اسی طرح مسلمان عورتیں بھی ہجرت کر کے آنے لگیں،
جن میں سے ایک ام کلثوم بنت عقبہ بنت ابی معیط بھی ہیں،
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے
آئیں اور وہ بالغ تھیں۔ پس ان کے رشتہ دار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے
کہ اسے ہماری طرف لوٹا دیا جائے، یہاں تک کہ
اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کے بارے میں وحی نازل
فرمائی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر
نے بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جو عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا امتحان لیا کرتے تھے، اس
ارشادِ خداوندی کے تحت "اے غیب کی خبریں بتانے والے
نبی! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں آئیں"۔ ابن شہاب اپنے
چچا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ جب
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو انہیں مشرکین کی جانب
وہ مہر لوٹانے کا حکم فرمایا جو انہوں نے اپنی
بیویوں پر کیا تھا اور ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت

إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ أَزْوَاجِهِمْ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ.

١٣٣٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا مِنَ الْفِتْنَةِ فَقَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ.

١٣٣١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهَلَّ. وَقَالَ إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَتَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

١٣٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَهُ لَوْ أَقَمْتَ الْعَامَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا تَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ

ابو بصیر سے پھر اُن کا طویل واقعہ بیان کیا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنہ کے زمانہ (جب حجاج بن یوسف حضرت عبد اللہ بن زبیر سے یزید پلید کی حمایت میں برسرپیکار تھا) میں عمرہ کے ارادے سے نکلے اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو ہم ویسی کریں گے جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں کیا تھا پس انہوں نے بھی عمرے کا احرام باندھ لیا کیونکہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے احرام باندھا اور فرمایا کہ اگر لوگ ہمارے اور خانہ کعبہ کے درمیان حائل ہوئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کیا تھا جب کفار قریش آپ کے راستے میں (حدیبیہ کے سال) حائل ہوئے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ بیشک تمہیں اللہ کے رسول کی پیروی بہتر ہے۔ (سورۃ الاحزاب، آیت ۲۱)

عبید اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ہم نے اپنے والد محترم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں گزارش کی۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر کے بعض صاحبزادے ان کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ اس سال عمرے کے لئے نہ جائیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (حدیبیہ کے سال) نکلے تھے تو کفار قریش حائل ہو گئے اور بیت اللہ تک نہ پہنچنے دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں کو ذبح فرمایا اور سر مبارک منڈوایا نیز آپ کے صحابہ کرام نے بھی سر منڈائے پھر انہوں (حضرت ابن عمر) نے فرمایا کہ تم گواہ رہنا کہ میں نے عمرہ اپنے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ
وَنَحَرَ أَصْحَابُهُ وَقَالَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي
أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ
الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ
الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ سَاعَةً ثُمَّ
قَالَ مَا أُرَى شَأْنَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ
أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَطَافَ
طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا حَتَّى حَلَّ
مِنْهُمَا جَمِيعًا.

۱۳۳ - حَدَّثَنِي شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ
سَمِعَ النَّضْرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ
عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَيْسَ
كَذٰلِكَ وَلٰكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ
أَرْسَلَ عَبْدَ اللّٰهِ إِلَى فَرَسٍ عِنْدَ رَجُلٍ
مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِي بِهِ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِ وَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ
عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَعُمَرُ لَا يَدْرِي بِذٰلِكَ
فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ
فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ
فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ
فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ
الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَقَالَ هِشَامُ
بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ

اور پورا واجب کرلیا ہے۔ اگر لوگ میرے اور بیت اللہ کے
درمیان حائل نہ ہوئے تو میں طواف کرلوں گا اور اگر وہ
حائل ہوگئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے (حدیبیہ کے سال) کیا تھا۔ تھوڑی دیر تو آپ
چلتے رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ میرے خیال میں حج اور
عمرہ دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے۔ پس تم گواہ رہنا کہ میں
نے حج اور عمرہ دونوں اپنے اوپر واجب کرلئے ہیں۔ پس
انہوں نے ایک کا طواف کیا اور ایک کی ہی سعی کی یہاں تک
کہ دونوں کا احرام کھول دیا (یعنی ذوالحجہ کی دسویں تاریخ
کو حج اور عمرہ دونوں کا احرام کھول دیا)

نافع کا بیان ہے کہ بعض لوگ یہ کہتے رہتے ہیں کہ حضرت
عبداللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد حضرت عمر سے پہلے اسلام
قبول کیا تھا (رضی اللہ عنہما) حالانکہ یہ بات حقیقت پر مبنی نہ
ہے۔ انہوں نے اس بات سے دھوکا کھایا ہے کہ حضرت عمر
نے حدیبیہ کے روز حضرت عبداللہ کو ایک انصاری عورت
سے گھوڑا لانے کے لئے بھیجا تاکہ بوقت ضرورت اس پر
سوار ہو کر جہاد کرسکیں۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم درخت کے نیچے بیعت لے رہے تھے جبکہ حضرت عمر
کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا۔ پس حضرت عبداللہ نے پہلے
بیعت کی اور پھر گھوڑا لے کر حضرت عمر کی خدمت میں حاضر
ہوگئے۔ حضرت عمر اس وقت جنگ کے لئے مسلح ہو رہے تھے
انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو درخت کے
نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ چل دیئے
اور حضرت عبداللہ بھی ساتھ تھے اور دونوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرلی۔ پس یہ ہے اصل بات
جس کا بعض لوگوں نے یوں بتنگڑ بنالیا کہ حضرت ابن عمر اپنے
والد حضرت عمر سے پہلے مسلمان ہوگئے تھے۔ نافع نے ابن عمر
سے روایت کی ہے کہ حدیبیہ کے روز لوگ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ تھے لیکن درختوں کے سائے میں بیٹھ

أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ النَّاسَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ تَفَرَّقُوا فِي ظِلَالِ الشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ مُحْدِقُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ انْظُرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمْ يُبَايِعُونَ فَبَايَعَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عُمَرَ فَخَرَجَ فَبَايَعَ.

ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے جب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اے عبد اللہ جا کر دیکھو کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد کیوں جمع ہو رہے ہیں؟ میں نے دیکھا کہ وہ بیعت کر رہے ہیں تو میں نے بیعت کر لی۔ جب میں اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں بتایا تو آپ بھی گئے اور جا کر بیعت کر لی۔

١٣٣٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَرَ فَطَافَ فَطُفْنَا مَعَهُ وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ.

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیبیہ کے سال) عمرہ کیا تو ہم آپ کے ساتھ تھے۔ پس جب آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی کیا اور جب آپ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی اور جب آپ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی تو ہم نے بھی سعی کی اور ہم اہل مکہ سے آپ کی نگرانی کرتے رہے تاکہ کوئی شخص آپ کو تکلیف نہ پہنچا سکے۔

١٣٣٥۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ مِنْ صِفِّينَ أَتَيْنَاهُ نَسْتَخْبِرُهُ فَقَالَ اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَهُ لَرَدَدْتُ وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ قَبْلَ هٰذَا الْأَمْرِ مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا خُصْمٌ

ابو وائل کا بیان ہے کہ جب حضرت سہل بن حنیف جنگ صفین سے واپس لوٹے تو ہم ان کی واپسی کی وجہ اور حالات معلوم کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنی رائے پر نازاں نہیں ہونا چاہیے کیونکہ میں نے صلح حدیبیہ کے دن ابو جندل کے معاملے میں دیکھا کہ اگر وہ بات میرے بس میں ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو بھی نہ مانتا اور آپ کے حکم کو رد کر دیتا لیکن اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں چنانچہ اس سے پہلے جب بھی کسی مشکل کام کے لئے ہم نے اپنے کندھوں پر تلواریں رکھیں تو وہ آسان ہو گیا اور اسکا نتیجہ نکلا جس کو ہم بہتر سمجھتے تھے لیکن اب ہم ایک گوشے سے فساد کو روکتے ہیں تو دوسرے گوشے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے جس کے باعث کچھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ہم اس کو کیسے سمجھائیں (حالات کچھ اس درجہ الجھ گئے کہ ہر گوشے سے فساد

مَا نَدْرِي كَيْفَ نَأْتِي لَهُ.

حضرات بھی انہیں بھگانے سے ڈرگئے اور مجبور شمار کرنے لگے تھے)۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيِّ هٰذَا بَدَأَ.

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا یہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تو بال منڈوالو اور تین روزے رکھ لینا یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دینا۔ ایوب کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ان تینوں میں سے پہلے آپ نے کونسی بات کا ذکر فرمایا تھا۔

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ قَالَ وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور ہم نے احرام باندھا ہوا تھا اور مشرکین نے ہم کو روک دیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے سر پر بڑے بڑے بال تھے جن سے جوئیں چہرے پر گرتی تھیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر میرے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا کیا یہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا۔ اسی بارے میں تو یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلہ (فدیہ) دے روزے یا خیرات یا قربانی (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۶)

بَابُ ۵۰۳ قِصَّةِ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ

عُکل اور عُرینہ قبائل کا ذکر۔

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عکل اور قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں آئے اور نبی کریم

سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا عَلَى حَالِهِمْ قَالَ قَتَادَةُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُثْلَةِ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَأَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ.

۱۳۳۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے اسلام قبول کر لیا پھر عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! ہم دودھ دینے والے جانور رکھتے ہیں کھیتی باڑی کرتے ہیں اور مدینہ طیبہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے چند دودھ دینے والی اونٹنیاں اور ایک چرواہا دینے کا حکم دیا اور ان لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ سے باہر چلے جائیں اور وہاں ان اونٹنیوں کے دودھ وغیرہ پر گزر اوقات کرتے رہیں۔ پس وہ چلے گئے لیکن جب مقام حرہ کے نزدیک پہنچے تو اسلام سے منحرف ہو کر پھر کافر ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹنیوں کو لے کر دوڑ گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اس کرتوت کی خبر پہنچی تو آپ نے انہیں پکڑنے کے لئے کچھ آدمی روانہ فرمائے۔ اور حکم دیا کہ انہیں پکڑ کر ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی جائیں، ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جائیں اور حرہ کے نزدیک ہی انہیں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ اسی حالت میں مر گئے۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ اس کے بعد خیرات کرنے پر زیادہ زور دیتے تھے اور مثلہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ شعبہ، ابان، حماد نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ تھے۔ یحییٰ بن ابو کثیر، ایوب، ابو قلابہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

حجاج صواف کا بیان ہے کہ ہم سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی جو ابو قلابہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور شام کے اندر ان کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے لوگوں سے مشورہ کرتے ہوئے دریافت کیا کہ قسامت کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ حق ہے

بِالشَّامِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمًا قَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْقَسَامَةِ فَقَالُوْا حَقٌّ قَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ خَلْفَ سَرِيْرِهٖ فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ فَاَيْنَ حَدِيْثُ اَنَسٍ فِي الْعُرَنِيِّيْنَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ اِيَّايَ حَدَّثَهٗ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ مِنْ عُرَيْنَةَ وَقَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ مِنْ عُكْلٍ ذَكَرَ الْقِصَّةَ.

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا اور آپ سے پہلے خلفاء نے اس پر عمل کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ابو قلابہ اس وقت تخت کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے پس عنبسہ بن سعید نے کہا کہ عرینہ قبیلے والوں کے متعلق حضرت انس کی حدیث کدھر جائے گی؟ ابو قلابہ نے کہا کہ یہ تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمائی تھی۔ چنانچہ عبد العزیز بن صہیب نے جو حضرت انس سے روایت کی اس میں عرینہ ہے، اور ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت کی اس میں عکل ہے پھر پورا واقعہ بیان کیا ہے۔

بفضلہٖ تعالیٰ سولھواں پارہ ختم ہوا

پارہ — ۱۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الْقَرَدِ وَهِيَ الْغَزْوَةُ الَّتِي أَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرَ بِثَلَاثٍ۔

١٣٥٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ ۔ الْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ وَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ۔

غزوہ ذات القرد۔ یہ غزوہ ان لوگوں سے ہوا جو غزوہ خیبر سے تین روز پہلے رسول خدا کے اونٹوں کو بھگا کر لے گئے تھے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صبح کی اذان سے قبل پہلے مدینہ منورہ سے باہر نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں ذی قرد کے مقام پر چرا کرتی تھیں۔ اسی اثنا میں مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا ایک غلام ملا اور اس نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑی گئی ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ انہیں کون لے گیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ بنی غطفان کے لوگ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یا صباحاہ کہہ کر تین مرتبہ اونچی آواز نکالی۔ پس مدینہ منورہ کے ہر کونے میں بسنے والوں نے میری آواز کو سنا۔ پھر میں ان لوگوں کی جانب لپکا یہاں تک کہ انہیں جا لیا اور وہ اونٹنیوں کو پانی پلا رہے تھے۔ پس میں نے تیر چلانے شروع کر دیئے اور تیر اندازی کرتے وقت یہ کہتا رہتا۔ میں اکوع کا بیٹا ہوں۔ آج ہلاکت کا دن ہے۔ میں یہ رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ میں نے ان سے اونٹنیاں چھڑا لیں اور ان کی تیس چادریں بھی چھین لیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر نبی کریم بھی تشریف لے آئے اور حضرات آپ کے ہمراہ تھے۔ میں عرض گزار ہوا یا نبی اللہ! میں نے انہیں پانی بھی نہیں پینے دیا حالانکہ وہ پیاسے تھے۔ پس ان کے تعاقب میں چند حضرات کو روانہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابن اکوع! جب تم نے انہیں بھگا دیا تو اب ان سے نرمی کا برتاؤ کرو۔ اس کے بعد ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ نے

• بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

١٣٥١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

غزوہ خیبر

بشیر بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت سوید بن نعمان نے

سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيْرًا فَتَنَاوَلَ بِهٖ سَاقَ يَهُوْدِيٍّ لِيَضْرِبَهٗ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَاَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ. قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوْا قَالَ سَلَمَةُ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِيْ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ لَهٗ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ زَعَمُوْا اَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهٗ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهٗ اِنَّ لَهٗ لَاَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهٗ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهٗ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ نَشَاَ بِهَا.

۱۲۵۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى خَيْبَرَ لَيْلًا وَكَانَ اِذَا اَتٰى قَوْمًا بِلَيْلٍ لَمْ يُغِرْ بِهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتِ الْيَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ. اَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَبَّحْنَا خَيْبَرَ بُكْرَةً فَخَرَجَ اَهْلُهَا بِالْمَسَاحِيْ فَلَمَّا بَصُرُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَاَصَبْنَا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ.

۱۲۵۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ

پھینک کر مارتا اور مضبوط ہیں، فرمایا تمہاری طرح کہو۔ جب مسلمانوں نے صف بندی کی تو چونکہ حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی اسلئے دوران جنگ انہوں نے تلوار ماری تو ایک یہودی کی پنڈلی پر لگی لیکن چھٹک کر اس کی دھار لوٹ کر ان کے گھٹنے کی چپنی پر لگی جس کے باعث یہ جاں بحق ہوگئے۔ حضرت سلمہ کا بیان ہے کہ جب واپس لوٹنے لگے تو مجھے افسردہ دیکھ کر رسول اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ میں عرض گزار ہوا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں۔ نبی کریم نے فرمایا جس نے یہ کہا ہے غلط کہا ہے کیونکہ اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔ پھر آپ نے دونوں انگلیوں کو ملا کر فرمایا وہ مجاہد ہے جانفشانی کرنے والا مرد

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت خیبر کے مقام پر پہنچے چنانچہ آپ کا یہ معمول تھا جب کسی جگہ رات کو پہنچتے تو صبح ہونے تک لوگوں پر حملہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب صبح کے وقت یہودی اپنی کسیاں اور ٹوکریاں وغیرہ لے کر باہر نکلے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد، اللہ کی قسم محمد اور ان کی فوج۔ پس نبی کریم نے فرمایا کہ خیبر برباد ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کافروں کی قسمت پھوٹ جاتی ہے۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جب خیبر کے مقام پر پہنچے صبح ہوئی تو وہاں کے باشندے اپنی کسیاں وغیرہ لے کر باہر نکلے لیکن جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد، اللہ کی قسم محمد اور ان کی فوج۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ خیبر برباد ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کافروں کی قسمت پھوٹ جاتی ہے۔ وہاں ہمیں گدھوں کا گوشت دستیاب ہوا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے منادی کرنے والے نے ندا کی کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ

مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءه جاء فقال أكلت الحمر فسكت ثم أتاه الثانية فقال أكلت الحمر فسكت ثم أتاه الثالثة فقال أفنيت الحمر فأمر مناديا فنادى في الناس إن الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر الأهلية فأكفئت القدور وإنها لتفور باللحم.

۱۲۵۵۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن أنس رضي الله عنه قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم الصبح قريبا من خيبر بغلس ثم قال الله أكبر خربت خيبر إنا إذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين فخرجوا يسعون في السكك فقتل النبي صلى الله عليه وسلم المقاتلة وسبى الذرية وكان في السبي صفية فصارت إلى دحية الكلبي ثم صارت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فجعل عتقها صداقها فقال عبد العزيز بن صهيب لثابت يا أبا محمد آنت قلت لأنس ما أصدقها فحرك ثابت رأسه تصديقا له.

۱۲۵۶۔ حدثنا آدم حدثنا شعبة عن عبد العزيز بن صهيب قال سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه يقول سبى النبي صلى الله عليه وسلم صفية فأعتقها وتزوجها فقال ثابت لأنس ما أصدقها قال أصدقها نفسها فأعتقها.

۱۲۵۷۔ حدثنا قتيبة حدثنا يعقوب عن أبي حازم عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم التقى هو والمشركون فاقتتلوا فلما مال رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى عسكره ومال الآخرون إلى عسكرهم وفي أصحاب رسول الله صلى الله عليه

گدھے کا گوشت کھا لیا گیا ہے۔ آپ خاموش رہے وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ گدھے کا گوشت کھا لیا گیا ہے۔ آپ اس دفعہ بھی خاموش رہے۔ وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اب تو گدھے کا گوشت کھا بھی کر ختم بھی کر دیا گیا پس آپ نے منادی کرنے والے کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ منادی کر دو کہ اللہ اور اسکے رسول نے تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے پس ہانڈیاں الٹی گئیں اور اس وقت گدھوں کا بہت سا گوشت پک رہا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے نزدیک صبح کی نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں ادا کی پھر فرمایا اللہ اکبر خیبر برباد ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان ڈرائے ہوؤں کی صبح خراب ہو جاتی ہے یعنی قسمت پھوٹ جاتی ہے یہ سنکر اہل خیبر گلی کوچوں میں بھاگنے لگے۔ پس نبی کریم نے لڑنے کے قابل یہودیوں کو قتل کر دیا اور بچوں وغیرہ کو قید کر لیا۔ قیدیوں میں صفیہ بھی تھیں جو حضرت دحیہ کلبی کے حصے میں آئیں بعد میں نبی کریم کی خدمت میں پیش کر دی گئیں۔ آپ نے آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ وہ آزادی ہی ان کا مہر قرار پائی۔ عبد العزیز بن صہیب نے ثابت سے دریافت کیا کہ ابو محمد! آپ نے حضرت انس سے ان کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تھا؟ انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اثبات میں اپنا سر ہلایا۔

عبد العزیز بن صہیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم نے حضرت صفیہ کو قید کیا تھا پھر آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ پس ثابت نے حضرت انس سے ان کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اپنا مہر خود آپ ہی کیونکہ انہیں آزاد کیا گیا تھا۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہودی مشرکوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی جب وہ وقت تمام (رسول اللہ اپنے لشکر میں اور وہ دوسرے بھی فوج) میں واپس لوٹ گئے تو صحابہ کرام میں سے ایک شخص ایسا بھی تھا جو ایک دو کافروں کو دیکھتا تو تعاقب کر کے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ اس کی بہادرانہ سرگرمی دیکھ کر بعض لوگ کہنے لگے کہ ہم میں سے

صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ انْتَحَرَ فُلَانٌ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ قُمْ يَا فُلَانُ فَاَذِّنْ اَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ شَبِيْبٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهٗ صَالِحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھڑے ہوکر لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر ایمان والا۔ بیشک اللہ تعالیٰ فاجر آدمی کے ذریعے بھی دین کی مدد فرماتا ہے۔ اسی طرح معمر از زہری، شعیب، یونس، ابن شہاب، ابن مسیب، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب، حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ خیبر میں نبی کریم کے ہمراہ موجود تھے۔ ابن مبارک، یونس، زہری، سعید بن مسیب نے نبی کریم سے مرسلاً روایت کی ہے۔ اسی طرح صالح از زہری، زبیدی از زہری، عبدالرحمٰن بن کعب، عبیداللہ بن کعب نے فرمایا کہ مجھے انہوں نے خبر دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک تھے۔ زہری، عبیداللہ بن عبداللہ سعید بن مسیب نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے اسے مرسلاً روایت کیا ہے۔ (مذکورہ اسناد میں یہ واقعہ غزوۂ خیبر کا بیان کیا گیا ہے جبکہ بعض روایات میں غزوۂ حنین کا بتایا ہے)۔

ف: اس حدیث سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے متعلق بتا دیا ہے کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی۔ اسی وجہ سے تو آپ نے جاں نثاری سے جہاد کرنے والے اس مسلمان کے متعلق بتا دیا تھا کہ یہ جہنمی ہے اور ایسا ہی کے مطابق ہوا کہ وہ خودکشی کرکے جان بحق ہوا۔ یہ واقعہ پچھلی حدیث ۱۲۴۱ میں بھی ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ شاید وہ منافق تھا واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ۔

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اَوْ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَفَ النَّاسُ عَلٰى وَادٍ فَرَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيْرِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَاَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِيْ وَاَنَا اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پر حملہ آور ہوئے یا یہ فرمایا کہ جب خیبر کی جانب روانہ ہوئے تو لوگ ایک وادی میں پہنچ کر بلند آواز سے یہ تکبیر کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں پر نرمی کرو تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو نہیں سناتے، بیشک تم اس ذات کو سناتے ہو جو سننے والی اور قریب ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی سواری کے پیچھے تھا پس آپ نے مجھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا۔ اے عبداللہ بن قیس! میں نے عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں

فَقَالَ لِي يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

١٣٦٠۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هٰذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيْبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

١٣٦١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ الْتَقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَاقْتَتَلُوْا فَمَالَ كُلُّ قَوْمٍ إِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِي الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ۔ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَجْزَأَ أَحَدُهُمْ مَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالُوْا أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَأَتَّبِعَنَّهُ فَإِذَا أَسْرَعَ وَأَبْطَأَ كُنْتُ مَعَهُ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نِصَابَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَجَاءَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

میں سے ایک خزانہ ہے۔ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ضرور بتائیے۔ فرمایا۔ وہ لاحول ولا قوۃ إلا باللہ ہے۔

یزید بن ابو عبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو دریافت کیا کہ اے ابو مسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ فرمایا یہ مجھے غزوۂ خیبر میں زخم آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آپہنچا ہے لیکن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ پس آپ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا تو مجھے اب تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی غزوہ (غزوۂ خیبر) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کا آپس میں ٹکراؤ ہوا (اور شام کے وقت) ہر فریق اپنے لشکر کی جانب واپس لوٹ گیا پس مسلمانوں میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو کسی اکا دکا مشرک کو زندہ نہ چھوڑتا بلکہ پیچھا کر کے اسے تلوار کے ذریعے موت کے گھاٹ اتار دیتا تھا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آج جتنا کام فلاں نے دکھایا ہے اتنا اور کسی سے نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو جہنمی ہے۔ پس لوگ کہنے لگے کہ اگر وہ جہنمی ہے تو ہم میں سے جنتی پھر کون ہوگا۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی یہ کہہ کر نکلا کہ میں اصل حال کا جائزہ لینے کی غرض سے اس کے ساتھ رہوں گا خواہ وہ تیز چلے یا آہستہ۔ یہاں تک کہ وہ آدمی زخمی ہوگیا، پس اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے کے درمیان میں رکھ کر اس پر سارا بوجھ رکھ دیا اور یوں خودکشی کرلی۔ یہ جائزہ لینے والے صاحب نے نبی کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ جب اس شخص نے سارا واقعہ عرض کردیا، پس آپ نے فرمایا کہ بےشک ایک آدمی جنتیوں جیسے عمل کرتا رہتا ہے جیسا کہ لوگ دیکھتے ہیں لیکن ہوتا وہ جہنمی ہے اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ لوگوں کے دیکھنے میں وہ جہنمیوں جیسے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا وہ جنتی ہے۔

١٣٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ نَظَرَ أَنَسٌ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى طَيَالِسَةً فَقَالَ كَأَنَّهُمُ السَّاعَةَ يَهُودُ خَيْبَرَ۔

ابو عمران فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز لوگوں کی طرف دیکھا تو ان کے اوپر رنگین چادریں تھیں۔ فرمایا اس وقت تو آپ حضرات خیبر کے یہودیوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔

١٣٦٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِي فُتِحَتْ قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُفْتَحُ عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَرْجُوهَا فَقِيلَ هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں حضرت علی آشوب چشم کے باعث نبی کریم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا کہ میں نبی کریم کا ساتھ دینے سے کیوں پیچھے رہوں، پس وہ بھی جا ملے۔ جب ہم وہ رات گزار رہے تھے جس کے اگلے روز فتح پانی تھی تو آپ نے فرمایا۔ کل میں ضرور یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا یہ فرمایا کہ کل ضرور یہ جھنڈا وہ شخص لیگا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت رکھتے ہیں وہ اسکے ہاتھوں فتح ہوگی۔ ہم اس کی آس لگائے ہوئے تھے کہ کہا گیا یہ حضرت علی بھی آگئے ہیں۔ پس جھنڈا انہیں عطا فرما دیا اور خیبر انکے ہاتھ پر فتح ہوا۔

١٣٦٤۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقِيلَ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے روز فرمایا کہ کل یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے رات بڑی بے چینی کے ساتھ گزاری کہ دیکھیے جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ سارے یہی تمنا لے کر آئے تھے کہ جھنڈا انہیں مل جائے۔ پس آپ نے فرمایا۔ علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ عرض کی گئی یا رسول اللہ! انکی آنکھیں دکھتی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر انہیں بلایا گیا۔ وہ حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ نے انکی دونوں آنکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اور انکے لیے دعا کی پس وہ ایسے شفایاب ہوئے گویا انہیں پہلے سے تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ پس جھنڈا انہیں عطا فرما دیا گیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! کیا میں اس وقت تک انکے ساتھ لڑوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا تم چپکے سے انکے میدان میں جا اترو اور پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کا حق ہونے کے باعث ان پر کیا واجب ہے۔ پس

الله لأن يهدي الله بك رجلا واحدا خير لك من أن يكون لك حمر النعم.

١٢٦٥۔ حدثنا عبد الغفار بن داود حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن ح وحدثني أحمد حدثنا ابن وهب قال أخبرني يعقوب بن عبد الرحمن الزهري عن عمرو مولى المطلب عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قدمنا خيبر فلما فتح الله عليه الحصن ذكر له جمال صفية بنت حيي ابن أخطب وقد قتل زوجها وكانت عروسا فاصطفاها النبي صلى الله عليه وسلم لنفسه فخرج بها حتى بلغنا سد الصهباء حلت فبنى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صنع حيسا في نطع صغير ثم قال لي آذن من حولك فكانت تلك وليمته على صفية ثم خرجنا إلى المدينة فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم يحوي لها وراءه بعباءة ثم يجلس عند بعيره فيضع ركبته وتضع صفية رجلها على ركبته حتى تركب.

١٢٦٦۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني أخي عن سليمان عن يحيى عن حميد الطويل سمع أنس بن مالك رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم أقام على صفية بنت حيي بطريق خيبر ثلاثة أيام حتى أعرس بها وكانت فيمن ضرب عليها الحجاب.

١٢٦٧۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر بن أبي كثير قال أخبرني حميد أنه سمع أنسا رضي الله عنه يقول أقام النبي صلى الله عليه وسلم بين خيبر والمدينة ثلاث ليال يبنى عليه بصفية فدعوت المسلمين إلى وليمته

خدا کی قسم اگر ایک آدمی کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمہاری وجہ سے ہدایت عطا دی تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

مطلب کے آزاد کردہ غلام عمرو کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر پہنچ گئے اور جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں قلعہ خیبر کو فتح کرا دیا تو آپ کے سامنے حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب کی خوبصورتی کا ذکر ہوا جن کا خاوند لڑائی میں مارا گیا تھا اور وہ ابھی تک عروسی لباس میں تھیں، تو نبی کریم نے انہیں اپنی زوجیت کے لئے پسند فرمالیا۔ پس انہیں ساتھ لے کر چل دیئے یہانتک کہ ہم سب سد صہبا کے مقام پر پہنچے تو وہ آپ کے لئے حلال ہو گئیں۔ پس رسول اللہ نے ان کے ساتھ خلوت فرمائی۔ پھر ایک چھوٹے دسترخوان پر حیس (مالیدہ) رکھ دیا گیا۔ اسکے بعد مجھ سے فرمایا کہ اپنے اردگرد کے حضرات کو بھی بلا لو پس یہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ولیمہ تھا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہونے لگے تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت صفیہ کے لئے اپنے پیچھے ایک چادر بچھا دی۔ پھر آپ اپنے اونٹ کے قریب بیٹھ گئے اور اپنا مبارک زانو اونٹ کے ساتھ لگا دیا اور حضرت صفیہ آپ کے مبارک زانو پر قدم رکھ کر سوار ہو گئیں۔

حمید طویل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر کے راستے میں حضرت صفیہ بنت حیی کے پاس تین دن ٹھہرے تھے یہانتک کہ ان کے ساتھ آپ نے خلوت فرمائی۔ چنانچہ یہ (آزاد ہونے اور پھر امہات المومنین میں شامل ہو جانے کے باعث) ان عورتوں میں ہیں جن پر پردہ کرنا واجب ہے۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان (واپسی پر) تین رات قیام فرمایا اور حضرت صفیہ سے خلوت فرمائی پھر آپ نے مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت دی جس میں نہ روٹی اور گوشت وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ ہوا یہ کہ آپ نے حضرت بلال

وما كان فيها من خبز ولا لحم وما كان فيها إلا أن أمر بلالا بالأنطاع فبسطت فألقى عليها التمر والأقط والسمن فقال المسلمون إحدى أمهات المؤمنين أو ما ملكت يمينه قالوا إن حجبها فهي إحدى أمهات المؤمنين وإن لم يحجبها فهي مما ملكت يمينه فلما ارتحل وطأ لها خلفه ومد الحجاب۔

کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیا گیا، پھر اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھ دیا گیا۔ پس مسلمان آپس میں کہنے لگے کہ معلوم نہیں انہیں امہات المومنین میں شامل فرمایا گیا ہے یا کنیز بنا کر رکھا ہے، پھر کہنے لگے کہ اگر امہات المومنین میں شامل فرمایا گیا ہو گا تو ان سے پردہ کروایا جائے گا اور اگر انہوں نے پردہ نہ کیا تو معلوم ہو جائیگا کہ کنیز بنا کر رکھا ہے۔ پس جب آپ سوار ہوئے تو حضرت صفیہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور ان کے اوپر پردہ تان دیا گیا۔

۱۳۶۸۔ حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة ح وحدثني عبد الله بن محمد حدثنا وهب حدثنا شعبة عن حميد بن هلال عن عبد الله بن مغفل رضي الله عنه قال كنا محاصري خيبر فرمى إنسان بجراب فيه شحم فنزوت لآخذه فالتفت فإذا النبي صلى الله عليه وسلم فاستحييت۔

حمید بن ہلال کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے تو کسی یہودی نے قلعے سے باہر ایک توشہ دان پھینکا جس کے اندر چربی تھی، تو اسے لینے کے لئے میں لپکا، جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو قریب ہی نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم موجود تھے۔ پس مجھے اپنی اس حرکت پر شرم آئی۔

۱۳۶۹۔ حدثني عبيد بن إسماعيل عن أبي أسامة عن عبيد الله عن نافع وسالم عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن أكل الثوم وعن لحوم الحمر الأهلية نهى عن أكل الثوم هو عن نافع وحده ولحوم الحمر الأهلية عن سالم۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز لہسن اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔ لہسن کے بارے میں ان سے صرف نافع نے روایت کی ہے اور پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے کی ممانعت سالم بن عبداللہ سے مروی ہے۔ (رضی اللہ عنہم)

۱۳۷۰۔ حدثني يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن ابن شهاب عن عبد الله والحسن ابني محمد بن علي عن أبيهما عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء يوم خيبر وعن أكل الحمر الإنسية۔

امام محمد بن علی کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور حسن نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے والد محترم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خیبر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔ (رضی اللہ عنہم)

۱۳۷۱۔ حدثنا محمد بن مقاتل أخبرنا عبد الله حدثنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

١٣٧٢. حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

١٣٧٣. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ.

١٣٧٤. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي قَالَ وَبَعْضُهَا نَضِجَتْ فَجَاءَ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا وَأَهْرِيقُوهَا قَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى فَتَحَدَّثْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَهَى عَنْهَا الْبَتَّةَ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ.

١٣٧٥. حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابُوا حُمُرًا فَطَبَخُوهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ.

١٣٧٦. حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يُحَدِّثَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ

نافع نے سالم بن عبد اللہ کے واسطے سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی رخصت فرمائی۔

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے روز بھوک نے ہمارے اوپر غلبہ کیا ہوا تھا اس وقت بعض ہماری ہانڈیاں ابل رہی تھیں اور بعض پک کر تیار ہو گئی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آیا اور کہنے لگا کہ گدھوں کے گوشت میں سے ذرا بھی نہ کھانا اور ہانڈیاں الٹ دینا۔ حضرت ابن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ شاید اس گوشت کے کھانے سے اس لئے منع فرمایا ہو کہ اس مال میں سے تا حال خمس نہیں نکالا گیا ہے، جبکہ دوسرے حضرات یہ فرماتے تھے کہ اس گوشت کے کھانے سے مطلقاً ممانعت فرمائی گئی ہے کیونکہ گدھا نجاست بھی کھاتا ہے۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو انہیں کھانے کے لئے گدھوں کا گوشت دستیاب ہوا تو اسے پکنے کے لئے چڑھا دیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیاں الٹ دی جائیں۔

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب اور حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم دونوں حضرات سے یہ حدیث سنی ہے کہ خیبر کے روز جبکہ پکنے کے لئے ہانڈیاں چڑھائی ہوئی تھیں تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہانڈیاں

وَقَدْ نَصَبُوا الْقُدُورَ فَاكْفَئُوا الْقُدُورَ۔

الٹ دی جائیں۔

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

عدی بن ثابت نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پھر گزشتہ حدیث بیان فرمائی۔

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ أَنْ نُلْقِيَ الْحُمُرَ الْأَهْلِيَّةَ نِيئَةً وَنَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ بَعْدُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ پالتو گدھوں کا کچا اور پکایا ہوا گوشت پھینک دیا جائے۔ اور اس کے بعد آپ نے پھر ہمیں اس کے کھانے کا بھی حکم نہیں فرمایا۔

۱۳۷۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا أَدْرِي أَنَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے تحقیقی طور پر یہ معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لئے منع فرمایا ہو کہ یہ لوگوں کو بار برداری کے کام آتا ہے۔ پس بار برداری کے کام آنے کی وجہ سے اس کا گوشت کھانا ناپسند فرمایا، یا خیبر کے روز آپ نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام ہی فرما دیا تھا۔

ف: سابقہ روایات میں ہے کہ غزوۂ خیبر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا اور یہ منادی کرادی تھی کہ جنہوں نے پالتو گدھوں کا گوشت پکنے کے لیے رکھا ہوا ہے وہ اسے نہ کھائیں بلکہ ہانڈیاں الٹ دی جائیں۔ وہ احادیث حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابن ابی اوفیٰ، اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آئندہ پالتو گدھوں کا گوشت کھانا حرام فرما دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حلال و حرام قرار دینے کا اختیار بھی مرحمت فرمایا تھا۔ یہ اختیار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مرحمت ہوا تھا جن کا بیان قرآن مجید میں یوں منقول ہے۔ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ (۳ : ۵۰) اس کے متعلق ہم نے اسی جلد کی حدیث ۱۸۲ کے تحت کچھ وضاحت کی ہے۔ جو اس سلسلے میں احادیث مطہرہ کی روشنی میں تفصیل کا خواہش مند ہو وہ چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ (۱۹۲۱ء) کے ایمان افروز، خارجیت سوز رسالے الامن والعلیٰ کا مطالعہ کرے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز مالِ غنیمت کو یوں تقسیم فرمایا کہ گھوڑے کے دو حصے اور سوار کا ایک حصہ۔ حضرت عبیداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ نافع نے اس کی

لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا قَالَ فَسَّرَهُ نَافِعٌ فَقَالَ إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَسٌ فَلَهُ سَهْمٌ۔

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ فَقَالَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا۔

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ بِضْعٌ وَإِمَّا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ

تشریح: یوں فرمائی ہے کہ جس آدمی کے پاس گھوڑا تھا اسے تین حصے اور جس کے پاس گھوڑا نہ تھا اسے ایک حصہ ملا۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفان دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ نے خیبر کے خمس سے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ آپ کی نظر میں ہم اور وہ ایک ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک تو بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں۔ حضرت جبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو حصہ مرحمت نہیں فرمایا تھا۔ (حضرت جبیر بنو نوفل کی اولاد سے اور حضرت عثمان عبد شمس کی اولاد سے تھے)۔

حضرت ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت فرمانے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پس وہاں سے آپ کی جانب ہجرت کر کے چل پڑے۔ اس قافلے میں ایک میں تھا اور میرے دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے کا ابو رہم تھا۔ یہ یاد نہیں رہا کہ قافلہ والوں کی تعداد پچاس سے کچھ اوپر تھی یا ترپن یا باون افراد جو میری اپنی قوم (اشعری حضرات) تھے۔ پس ہم کشتی پر سوار ہو گئے تو اس کشتی نے ہمیں نجاشی بادشاہ کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہاں ہماری حضرت جعفر بن ابو طالب سے ملاقات ہوئی اور ہم ان کے پاس قیام پذیر ہو گئے یہاں تک کہ ہم سارے مل کر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جبکہ خیبر فتح ہو چکا تھا۔ پس مسلمانوں میں سے بعض لوگ یوں کہنے لگے تھے کہ ہم ہجرت میں ان کشتی والوں سے سبقت لے گئے ہیں۔ اسی دوران میں حضرت اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ کشتی میں آئی تھیں وہ حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے نجاشی کی جانب بھی ہجرت فرمائی تھی۔ پس حضرت حفصہ کے

عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مَنْ هَذِهِ
قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ
الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ قَالَ
سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا
وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ أَوْ
فِي أَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذَلِكَ فِي
اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللَّهِ
لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكُرَ مَا
قُلْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ
كُنَّا نُؤْذَى وَنُخَافُ وَسَأَذْكُرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَاللَّهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا
أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا
قَالَ فَمَا قُلْتِ لَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا قَالَ
لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ
وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ
قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ
يَأْتُونِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ
الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا
قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ
قَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ
هَذَا الْحَدِيثَ مِنِّي قَالَ أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ
رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ
بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ
بِاللَّيْلِ وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا
بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ

پاس حضرت عمرؓ گئے اور حضرت اسماءؓ اس وقت وہاں موجود تھیں یہ
حضرت عمرؓ نے حضرت اسماءؓ کو دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کون ہے حضرت
حفصہؓ نے جواب دیا کہ یہ حضرت اسماء بنت عمیس ہیں حضرت عمرؓ نے
فرمایا حبشہ کی جانب بحری سفر کرنے والی یہی ہیں؟ حضرت اسماءؓ نے
جواب دیا ہاں حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہجرت میں ہم آپ لوگوں سے
سبقت لے گئے ہیں لہٰذا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسروں
کی نسبت زیادہ قریب ہیں یہ سن کر حضرت اسماءؓ نے ناراض ہو کر
کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم آپ حضرات رسول اللہ کے ساتھ رہتے
ہیں بھوکے ہوتے تو آپ بھوکوں کو کھانا کھلاتے، بے علم لوگوں کو
نصیحت فرماتے رہتے تھے جبکہ ہم دوسرے ملک یا دور دراز جگہ
حبشہ میں تھے اور یہ ساری تکلیفیں اللہ اور اسکے رسول کی رضا کے
لئے اٹھانی ہماری تھیں۔ خدا کی قسم میں اس وقت تک کھانا کھاؤں گی
اور نہ پیوں گی جب تک جو آپ نے کہا ہے، اس کا ذکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کر لوں گی۔ ہمیں اذیت پہنچائی جاتی اور ڈرایا
جاتا تھا اور عنقریب میں اس بات کا نبی کریم سے ذکر کر کے آپ سے حقیقت
معلوم کروں گی۔ خدا کی قسم نہ میں جھوٹ بولوں گی نہ بات بدلوں گی اور نہ
اس پر کچھ اضافہ کروں گی۔ پس جب نبی کریم خود تشریف لے آئے تو
یہ عرض گزار ہوئیں یا نبی اللہ! حضرت عمرؓ یہ کہتے ہیں اور پوری بات
من وعن بیان کر دی۔ آپ نے فرمایا تم نے انہیں کیا جواب دیا؟
پس انہوں نے حضرت عمرؓ کو جو جواب دیا تھا عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا
مجھ سے زیادہ اسکا کوئی قریب نہیں۔ ان کی اور ان کے ساتھیوں
کی ایک ہجرت ہے اور اے کشتی والو! تمہارے لئے دو ہجرتوں کا ثواب ہے
وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ اور دوسرے کشتی والے ساتھیوں
کو دیکھا کہ گروہ در گروہ میرے پاس آتے اور مجھ سے یہ حدیث
دریافت کرتا تھا کیونکہ نبی کریم کے اس ارشاد گرامی سے بڑھ کر ان کے
نزدیک دنیا کی کوئی چیز زیادہ فرحت بخش اور عظیم نہ تھی۔ ابوبردہ کا قول ہے کہ
حضرت اسماءؓ نے فرمایا حضرت ابوموسیٰ اشعری اس حدیث کو مجھ سے بار بار
سنتے تھے ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم نے فرمایا میں
اشعری دوستوں کی آوازیں پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو قرآن کریم پڑھتے

محمد بن جعفر قال اخبرني زيد عن ابيه انه سمع عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول اما والذي نفسي بيده لولا ان اترك آخر الناس ببانا ليس لهم شيء ما فتحت علي قرية الا قسمتها كما قسم النبي صلى الله عليه وسلم خيبر ولكني اتركها خزانة لهم يقتسمونها۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر آئندہ نسلوں کے افلاس کا ڈر نہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح ہوتا میں اس کا مال غنیمت اسی طرح مجاہدین میں تقسیم کر دیا کرتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا مال غنیمت تقسیم فرما دیا تھا لیکن میں اسے خزانے میں جمع کر کے چھوڑ رہا ہوں تاکہ آنے والی نسل اسے تقسیم کرے۔

١٣٨٦۔ حدثني محمد بن المثنى حدثنا ابن مهدي عن مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر رضي الله عنه قال لولا آخر المسلمين ما فتحت عليهم قرية الا قسمتها كما قسم النبي صلى الله عليه وسلم خيبر۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اگر بعد میں آنے والی نسلوں کا خیال نہ ہوتا تو جو شہر فتح ہوتا اس کا مال غنیمت میں مجاہدین میں اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا مال تقسیم کیا تھا۔

١٣٨٧۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال سمعت الزهري وسأله اسماعيل بن امية قال اخبرني عنبسة بن سعيد ان ابا هريرة رضي الله عنه اتى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله قال له بعض بني سعيد بن العاص لا تعطه فقال ابو هريرة هذا قاتل ابن قوقل فقال واعجباه لوبر تدلى من قدوم الضأن ويذكر عن الزبيدي عن الزهري قال اخبرني عنبسة بن سعيد انه سمع ابا هريرة يخبر سعيد بن العاص قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ابان على سرية من المدينة قبل نجد قال ابو هريرة فقدم ابان واصحابه على النبي صلى الله عليه وسلم بخيبر بعد ما افتتحها وان حزم خيلهم ليف۔ قال ابو هريرة قلت يا رسول الله لا تقسم لهم قال ابان وانت بهذا يا وبر تحدر من رأس ضأن فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا ابان اجلس فلم يقسم لهم۔

عنبسہ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور مال غنیمت سے اپنا حصہ طلب کیا۔ سعید بن العاص کے لڑکوں میں سے کسی نے کہا کہ انہیں حصہ نہ دیا جائے۔ حضرت ابوہریرہ نے جواباً کہا کہ یہ تو ابن قوقل کا قاتل ہے۔ وہ کہنے لگا کہ اس بلے پر تعجب ہے جو کوہ ضان کی چوٹی سے اتر آیا ہے۔ حضرت سعید بن عاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابان کو مدینہ منورہ سے ایک سریہ کا سردار بنا کر نجد کی جانب روانہ فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابان وہاں سے ساتھیوں سمیت خیبر کے مقام پر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جب خیبر فتح ہو چکا تھا اور ان حضرات کے گھوڑوں کے تنگ کھجور کی چھال کے تھے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ انہیں حصہ نہ دیا جائے۔ اس پر حضرت ابان نے کہا۔ اچھا آپ کا یہ مقام ہے۔ ایسے صاحب کوہ ضان کی چوٹی سے اتر آئے۔ نبی کریم نے فرمایا اے ابان! بیٹھ جاؤ اور پھر انہیں حصے مرحمت نہیں فرمائے گئے۔
کیونکہ علاوہ ازیں اصحاب حدیبیہ کے سوا اللہ کسی ایسے شخص کو خیبر کے مال سے حصہ نہیں

١٣٨٨۔ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا عمرو بن يحيى بن سعيد قال اخبرني جدي ان

عمرو بن یحییٰ بن سعید نے اپنے دادا جان سے روایت کی ہے کہ حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

أَبَانَ بْنَ سَعِيدٍ أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ أَبَانُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَاعَجَبًا لَكَ وَبْرٌ تَدَأْدَأَ مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعَى عَلَيَّ امْرَأً أَكْرَمَهُ اللهُ بِيَدِي وَمَنَعَهُ أَنْ يُهِينَنِي بِيَدِهِ۔

١٣٨٩۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةً لِمَحْضَرِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا وَاللهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ

کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اور سلام عرض کیا۔ پس حضرت ابوہریرہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ ابن قوقل کا قاتل ہے۔ اس پر حضرت ابان نے حضرت ابوہریرہ سے کہا، آپ پر تعجب ہے کہ بلا کر مقام ضال کی چوٹی سے اُتر آیا ہے۔ آپ مجھ پر عیب لگاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے ہاتھوں عزت (شہادت) بخشی اور مجھے ان کے ہاتھوں ذلیل ہونے (کفر پر مرنے) سے بچا لیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی جانب ان کے خلیفہ بننے پر پیغام بھیجا اور رسول اللہ کے اس مال کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور فے مرحمت فرمایا تھا جو کہ مدینہ منورہ میں تھا نیز باغ فدک اور خیبر کے خمس کا باقی حصہ۔ اس پر حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں، جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اسی مال سے کھاتی تھی۔ اور خدا کی قسم میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور یہ اسی حالت میں رہے گا جس حالت میں رسول اللہ کے مبارک زمانے میں تھا، اور میں خود بھی اسی طرح اس کو خرچ کروں گا جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرمایا کرتے تھے۔ پس حضرت ابوبکر نے اس میں سے حضرت فاطمہ کو ذرا سا حصہ دینے سے بھی انکار فرما دیا۔ پس حضرت فاطمہ پر حضرت ابوبکر کی یہ بات گراں گزری، پھر ان کے پاس سے چلی گئیں۔ اور آخری وقت تک آپ سے کلام نہیں کیا اور نبی کریم کے وصال کے بعد چھ ماہ دنیا میں زندہ رہیں۔ جب آپ نے وفات پائی تو آپ کے خاوند حضرت علی نے انہیں رات کے وقت دفن کیا اور حضرت ابوبکر کو اطلاع بھی نہ دی اور خود ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت فاطمہ کی زندگی میں حضرت علی کو لوگوں میں ایک خاص وجاہت حاصل تھی لیکن ان کے وصال کے بعد لوگوں کی ان کی جانب وہ توجہ نہ رہی۔ پس انہوں نے حضرت ابوبکر سے مصالحت کرنے اور بیعت کر لینے کی التماس کی کیونکہ ان چھ مہینوں میں انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ پس انہوں نے حضرت ابوبکر کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ تنہا ہمارے ہاں تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ

قَالَ مَا شَبِعْنَا حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ۔

٭ بَابُ اسْتِعْمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَهْلِ خَيْبَرَ۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلٰى خَيْبَرَ فَأَمَّرَهُ عَلَيْهَا وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ۔

٭ بَابُ مُعَامَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

٭ بَابُ الشَّاةِ الَّتِي سُمَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کھانا نہیں کھایا تھا۔

رسولِ خدا کا اہلِ خیبر پر عامل مقرر کرنا

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا۔ پس وہ بڑھیا عمدہ کھجوریں لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا خیبر کی ساری کھجوریں ایسی ہی ہیں؟ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ساری کھجوریں تو ایسی نہیں ہیں۔ ہمارا یہ ہے کہ ہم دو صاع گھٹیا کھجوروں کے بدلے ایک صاع عمدہ کھجوریں لے لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ انہیں درہموں سے فروخت کر دیا کرو اور ان درہموں سے عمدہ کھجوریں خرید لیا کرو۔ حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ دونوں حضرات سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی کے انصاری صحابیوں میں سے کسی کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا تھا۔ ابو صالح سمان نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (رضی اللہ عنہما)

رسولِ خدا کا اہلِ خیبر سے معاملہ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو زمین اس شرط پر کاشت کے لیے دی کہ وہ کھیتی باڑی کریں اور اپنی محنت و مشقت وغیرہ کے بدلے میں پیداوار کا آدھا حصہ لیں گے۔

خیبر میں رسولِ خدا کو زہر آلودہ گوشت کھلایا گیا۔

اس واقعہ کو عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا وَقَالَ عَلِيٌّ أَلَا تَتَزَوَّجُ بِنْتَ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ.

لہٰذا آپ کے چچا جان کی صاحبزادی ہے جس کو میں نے لے لیا ہے۔ پس اس لڑکی کو اپنے پاس رکھنے کے بارے میں حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر کے درمیان تنازع ہوا۔ حضرت علی کہنے لگے کہ اسے میں نے لیا ہے اور میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر کہنے لگے کہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور حضرت زید کہنے لگے کہ یہ میرے بھائی کی بیٹی ہے۔ پس نبی کریم نے اس کی خالہ کے پاس رہنے کا فیصلہ دیا اور (فرمایا) خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔ پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ پھر حضرت جعفر سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔ حضرت علی ایک دفعہ حضور کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ حضرت حمزہ کی صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے۔ فرمایا! وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے۔

◆ ◆ ◆

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوفًا وَلَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا أَنْ أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال عمرے کے ارادے سے نکلے تو آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان کفار قریش حائل ہو گئے۔ پس آپ نے حدیبیہ کے مقام پر اپنی قربانی ذبح فرمائی اور سر منڈوایا۔ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ اگلے سال عمرہ کیا جا سکتا ہے اور ہتھیار بند ہو کر کوئی نہ آئے ماسوائے تلواروں کے اور وہاں اتنے دن ٹھہریں جتنے دن قریش چاہیں۔ پس اگلے سال آپ نے عمرہ کیا۔ پس آپ مکہ مکرمہ میں اسی طرح داخل ہوئے جیسا کہ صلح نامے میں لکھا گیا تھا۔ جب تین دن گزر گئے۔ تو ان لوگوں نے چلے جانے کے لیے کہا، پس آپ چلے آئے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجاہد کا بیان ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجرۂ عائشہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ عروہ نے ان سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی مرتبہ عمرہ کیا تھا؟ فرمایا چار دفعہ۔ پھر ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ کے سوال کرنے

قَالَ أُرَاهُ ثُمَّ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ قَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فَقَالَتْ مَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ۔

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ لَمَّا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرْنَاهُ مِنْ غِلْمَانِ الْمُشْرِكِينَ وَمِنْهُمْ أَنْ يُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔ وَزَادَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ قَالَ ارْمُلُوا لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ قُوَّتَهُمْ وَالْمُشْرِكُونَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ۔

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ۔

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا

کی آواز سنی تو عروہ عرض گزار ہوئے: اے ام المومنین! کیا آپ نے سن لیا جو ابو عبدالرحمٰن فرما رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مقدسہ میں چار عمرے کیے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی عمرے کیے ان میں یہ خود بھی تو موجود رہے ہیں لیکن آپ نے رجب میں ہرگز عمرہ نہیں کیا۔

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو ہم نے آپ کو چھپا رکھا تھا تاکہ مشرکین اور ان کے لڑکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کی اذیت نہ پہنچا سکیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب مکہ مکرمہ میں وارد مسعود ہوا تو مشرکین آپس میں کہنے لگے کہ تمہارے پاس وہ لوگ آئے ہیں جنہیں یثرب (مدینہ طیبہ) کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ اس کے پیش نظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ پہلے تین چکروں (طواف) میں اکڑ کر چلنا اور دونوں رکنوں کے درمیان آہستہ چلتے رہنا۔ آپنے تمام چکروں میں اکڑ کر چلنے کا حکم مسلمانوں پر شفیق ہونے کے باعث نہیں دیا تھا۔ حضرت ابن عباس کی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح کے سال تشریف لائے تو آپ نے مسلمانوں سے اکڑ کر چلنے کے لیے فرمایا تھا تاکہ مشرکین ان کی قوت کو دیکھیں اور وہ لوگ کوہ قعیقعان کے سامنے کھڑے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان مشرکوں کو اپنی قوت دکھانے کی غرض سے سعی فرمائی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَاتَتْ بِسَرِفَ. وَزَادَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَأَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے حالت احرام میں نکاح کیا اور خلوت اس وقت فرمائی جب وہ حلال ہو گئیں۔ ابن اسحاق، ابن ابی نجیح، ابان بن صالح، عطاء، مجاہد، حضرت ابن عباس کی اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے عمرۃ القضاء میں نکاح کیا تھا۔

باب ۵۱۲ غَزْوَةُ مُؤْتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ

سرزمین شام میں غزوۂ موتہ

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ قَتِيلٌ فَعَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ يَعْنِي فِي ظَهْرِهِ. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلَى وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بِضْعًا وَتِسْعِينَ مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ.

ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے بتایا کہ حضرت جعفر کی شہادت کے بعد میں ان کے پاس کھڑا ہوا تو ان کے جسم پر نیزہ اور تلوار کے پچاس سے زیادہ زخم تھے، جن میں ان کی پیٹھ پر ایک بھی نہیں تھا۔ دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غزوۂ موتہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو سپہ سالار بنایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ جعفر ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو ان کی جگہ عبداللہ بن رواحہ ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں خود اس غزوہ میں شامل تھا، تو ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب کو تلاش کیا۔ پس ہم نے ان کو شہدا میں پایا اور ان کے جسم پر نیزے اور تیر کے نوے سے زیادہ زخم تھے۔

۱۴۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کی خبر آنے سے پہلے ان کے شہید ہو جانے کے متعلق لوگوں کو پہلے ہی بتا دیا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہوا ہے لیکن وہ شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا، تو وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ

أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ قَالَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ قَالَ فَأَمَرَ أَيْضًا فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ فَوَاللّٰهِ مَا أَنْتَ تَفْعَلُ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَيَّا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَةٌ۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

فرماتے ہوئے آپ کی چشمانِ مبارک اشک بار تھیں یہاں تک کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور اس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح مرحمت فرمائی۔

عمرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابن حارثہ، حضرت جعفر بن ابو طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہو جانے کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رنج و غم کے آثار نمایاں تھے۔ آپ فرماتی ہیں کہ دروازے کی جھریوں سے میں یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ پس ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں، یا رسول اللہ کہنے لگا کہ حضرت جعفر کے گھر ان کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے حکم فرمایا کہ انہیں منع کر دو۔ پس وہ آدمی گیا اور واپس آ کر کہنے لگا کہ میں نے انہیں منع کیا لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی۔ آپ نے پھر وہی حکم دیا۔ پس وہ گیا اور پھر آ کر کہنے لگا کہ خدا کی قسم، انہوں نے تو ہمیں عاجز کر دیا ہے۔ میرے خیال میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جا کر ان کے منہ میں مٹی بھر دو۔ اس پر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا، اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلودہ کرے، خدا کی قسم، تم نہ تو انہیں روکنے پر قادر ہو اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا چھوڑتے ہو۔

عامر شعبی کا بیان ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام کرتے تو یوں کہا کرتے تھے: "اے دو پَر والے کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو"۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جنگِ موتہ میں میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹی تھیں اور میرے ہاتھ میں ایک بڑی سی یمنی تلوار ہی صحیح سالم رہ گئی تھی۔

قیس کا بیان ہے میں نے حضرت خالد بن ولید

يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ دُقَّ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرَتْ فِي يَدِي صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ۔

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذٰلِكَ۔

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ بِهٰذَا فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ۔

بَابُ ۱۳۱۵ بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ۔

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتّٰى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنگِ موتہ میں (تلواریں) میرے ہاتھوں (لڑتے لڑتے) ٹوٹ گئی تھیں اور صرف ایک چوڑی سی یمنی تلوار ہی میرے ہاتھ میں باقی رہ سکی تھی۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن رواحہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی ہمشیرہ حضرت عمرہ (حضرت نعمان بن بشیر کی والدہ) یہ کہہ کر رونے لگیں: ہائے پہاڑ جیسا بھائی ہائے ایسا بھائی، یعنی ان کے اوصاف بیان کرکے۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو کہنے لگے کہ جب تم میرے متعلق کہتی تھیں تو مجھ سے پوچھتے کہ کیا تم واقعی ایسے ہو؟

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن رواحہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر مذکورہ حدیث بیان کرکے فرمایا، لیکن جب وہ شہید ہوئے تو یہ ان پر نہ روئیں۔

حرقات قوم کی سرکوبی کے لیے اسامہ بن زید کا تقرر۔ یہ لوگ قبیلہ جہینہ والے تھے۔

ابو ظبیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرقہ کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ پس ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کرکے انہیں شکست دی۔ اسی دوران میں اور ایک انصاری ان میں سے ایک کا تعاقب کر رہے تھے۔ جب ہم نے اسے جا گھیرا تو وہ کہنے لگا: لا الٰہ الا اللہ۔ پس انصاری نے تو اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے نیزے کا وار کرکے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جب ہم واپس لوٹے اور یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: اے اسامہ! تم نے اسے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا! میں عرض گزار ہوا کہ وہ بچنے کی خاطر ایسا کہہ رہا ہوگا، لیکن آپ برابر یہی فرماتے رہے۔ پس یہاں تک بار بار فرماتے رہے حتیٰ کہ میں خواہش کرنے لگا کہ کاش! میں اب تک مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مجھے سات غزوات

الْكِتَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ بِمَكَّةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ يَقُولُ كُنْتُ حَلِيفًا وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَنْ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ إِلَى قَوْلِهِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ.

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے بعض مشرکین مکہ کی جانب لکھا تھا اور اس میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض جنگی ارادوں کی خبر دی تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاطب! یہ تم نے کیا کیا؟ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے معاملے میں جلدی نہ فرمائیے۔ میں قریش میں رہنے کے باعث ان کا حلیف تھا لیکن قریشی نہیں ہوں، جبکہ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کا مکہ مکرمہ میں کوئی رشتہ دار نہ ہو جو ان کے (پیچھے رہنے والے) جان و مال کی حفاظت کرتا ہے۔ چونکہ میرا وہاں کوئی رشتہ دار نہیں اس لیے میں نے چاہا کہ ان لوگوں پر کوئی احسان کر دوں جس کے باعث میرے قرابت دار ان کے شر سے محفوظ رہیں۔ لہٰذا میں نے مسلمان ہونے کے بعد ارتداد یا کفر سے راضی ہونے کے باعث ایسا نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واقعی تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر (فاروق) عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے احوال پر مطلع ہوتے ہوئے غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں سے فرما دیا کہ جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ اور پھر یہ سورت نازل فرمائی: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ اس حق کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا ... الی آخرہ (سورۃ ممتحنہ، آیت پہلی)

باب ۵۱۵ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ

١٢١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ. قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ، صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيدَ الْمَاءَ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُسْفَانَ أَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ

غزوہ فتح مکہ جو رمضان المبارک میں ہوا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ فتح مکہ رمضان شریف کے مہینے میں کیا تھا۔ وہ (زہری) کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے بھی ایسا ہی سنا ہے — عبید اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ جب آپ کدید کے چشمے پر پہنچے جو قدید اور عسفان کے درمیان واقع ہے تو آپ نے روزہ افطار فرمایا اور اس کے بعد آپ نے اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھا (امت کی آسانی کے پیش نظر) کیونکہ سفر

مُفْطِرًا حَتَّى انْسَلَخَ الشَّهْرُ۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشَرَةُ آلَافٍ وَذٰلِكَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِ سِنِينَ وَنِصْفٍ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ يَصُومُ وَيَصُومُونَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ أَفْطَرَ وَأَفْطَرُوا۔ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآخِرُ فَالْآخِرُ۔

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فَصَائِمٌ وَمُفْطِرٌ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصُّوَّامِ أَفْطِرُوا۔ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ۔ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيُرِيَهُ

میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے)۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ مکرمہ فتح کرنے کے لیے) رمضان المبارک کے مہینے میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ دس ہزار مسلمان تھے اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائے ہوئے آپ کو ساڑھے آٹھ سال گزر چکے تھے۔ پس آپ مسلمانوں کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ کی جانب چل پڑے۔ آپ بھی روزے رکھتے اور شمع رسالت کے پروانے بھی برابر روزے رکھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کدید کے مقام پر پہنچ گئے جو عسفان اور قدید کے درمیان ایک چشمہ ہے۔ پس آپ نے روزہ افطار کیا اور صحابہ کرام نے بھی۔ زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل کو لے کر اسی کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مہینے میں حنین کی جانب نکلے اور اس وقت مجاہدین حضرات کا حال مختلف تھا یعنی بعض حضرات سے روزہ رکھا ہوا تھا جبکہ بعض نے نہیں رکھا تھا۔ جب حضور اپنی سواری کی پشت پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ نے دودھ کا برتن طلب فرمایا یا پانی منگوایا، پھر اسے اپنی ہتھیلی پر یا سواری پر رکھ کر لوگوں کی جانب دیکھا۔ پس روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ داروں سے کہا کہ روزے توڑ دو۔ عبد الرزاق، معمر، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال نکلے۔ نیز حماد بن زید، ایوب، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے لیے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے لیے) رمضان المبارک کے مہینے میں سفر کیا۔ جب آپ عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا اور دن کے وقت پانی پیا، تاکہ لوگ اپنی آنکھوں سے (دیکھ کر روزہ نہ رکھیں)۔ پس آپ نے مکہ معظمہ پہنچنے

النَّاسَ فَأَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ. قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

تک روزے سے رہے۔ طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزے رکھے ہیں اور چھوڑے بھی ہیں تاکہ جو روزے رکھنا چاہے وہ رکھے اور جو چھوڑنا چاہے۔

بَابُ ٥١٦ أَيْنَ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ.

فتح مکہ کے وقت رسول خدا نے جھنڈا کہاں نصب فرمایا۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتّٰى أَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَإِذَا هُمْ بِنِيرَانٍ كَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ مَا هٰذِهِ لَكَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ. فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو. فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ عَمْرٌو أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَآهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكُوهُمْ فَأَخَذُوهُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ احْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلٰى أَبِي سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهِ. قَالَ هٰذِهِ غِفَارُ. قَالَ مَا لِي وَلِغِفَارَ. ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. حَتّٰى أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ. فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے لیے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے اور قریش کو بھی آپ کی آمد کا پتہ لگ گیا۔ پس ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء باہر نکلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ پس جب یہ چلتے چلتے مر الظہران کے مقام تک پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہاں اتنی کثرت سے آگ جلائی ہوئی ہے جیسے عرفہ کے روز جلائی جاتی ہے۔ ابوسفیان نے کہا۔ یہ کیا ہے؟ یہ تو عرفہ جیسی آگ معلوم ہوتی ہے۔ بدیل بن ورقاء نے کہا کہ یہ بنو عمرو کی آگ ہوگی۔ ابوسفیان کہنے لگے کہ بنو عمرو کی تعداد اس سے بہت کم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظوں نے دیکھ لیا تو انہیں پکڑ لیا اور انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اس وقت ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ جب لشکر اسلام چل پڑا تو آپ نے حضرت عباس سے فرمایا کہ ابوسفیان کو لشکر اسلام کی گزرگاہ پر کھڑا کرو تاکہ مسلمانوں کی قوت کا اپنی آنکھوں سے نظارہ کر سکے۔ پس حضرت عباس انہیں ایسی جگہ لے کر کھڑے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام قبائل گزرنے شروع ہو گئے جو دستوں کی شکل میں تھے۔ جب ابوسفیان کے سامنے سے ایک دستہ گزرا تو انہوں نے حضرت عباس سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جواب دیا: یہ قبیلہ غفار کے لوگ ہیں۔ حضرت ابوسفیان کہنے لگے کہ میری قبیلہ غفار سے تو لڑائی نہ تھی۔ پھر قبیلہ جہینہ گزرا، تب بھی یہی گفتگو ہوئی۔ پھر سعد بن ہذیم گزرے تو اس وقت بھی یہی گفتگو ہوئی۔ پھر بنو سلیم گزرے تو اس وقت بھی یہی بات کہی گئی۔ یہاں تک کہ ایک ایسا دستہ گزرا کہ اس جیسا نہ دیکھا تھا۔ تو پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا کہ یہ انصار ہیں اور ان کے امیر حضرت سعد بن عبادہ ہیں۔ جن کے ہاتھ میں جھنڈا ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ کہنے لگے: اے ابوسفیان! آج کا دن قتل عام کا دن ہے۔ آج کعبہ کی حرمت بھی حلال ہو جائے گی۔ حضرت

يا ابا سفيان اليوم يوم الملحمة اليوم تستحل الكعبة. فقال ابو سفيان يا عباس حبذا يوم الذمار. ثم جاءت كتيبة وهي اقل الكتائب فيهم رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه وراية النبي صلى الله عليه وسلم مع الزبير بن العوام. فلما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بابي سفيان قال: الم تعلم ما قال سعد بن عبادة. قال ما قال؟ قال كذا وكذا فقال كذب سعد ولكن هذا يوم يعظم الله فيه الكعبة ويوم تكسى فيه الكعبة. قال وامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تركز رايته بالحجون. قال عروة واخبرني نافع بن جبير بن مطعم قال سمعت العباس يقول للزبير بن العوام يا ابا عبد الله ههنا امرك رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تركز الراية قال وامر رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ خالد بن الوليد ان يدخل من اعلى مكة من كداء ودخل النبي صلى الله عليه وسلم من كدا فقتل من خيل خالد يومئذ رجلان حبيش بن الاشعر وكرز بن جابر الفهري.

۱۴۲۰۔ حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبة عن معاوية بن قرة قال سمعت عبد الله بن مغفل يقول رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة على ناقته وهو يقرأ سورة الفتح يرجع. وقال لولا ان يجتمع الناس حولي لرجعت كما رجع.

۱۴۲۱۔ حدثنا سليمان بن عبد الرحمن حدثنا سعدان بن يحيى حدثنا محمد بن ابي حفصة عن الزهري عن علي بن حسين عن عمرو بن عثمان

ابوسفیان کہنے لگے، اے عباس! تباہی کا دن خوب آیا۔ پھر ایک دستہ آیا جو تمام دستوں سے چھوٹا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں بنفس نفیس جلوہ افروز تھے اور ساتھ میں مہاجر اصحاب تھے۔ اور ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم حضرت زبیر بن عوام نے اٹھایا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے پاس سے گذرے تو عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے یہ کچھ کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سعد نے غلط کہا ہے آج تو اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت عطا فرمائے گا۔ اور آج کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجون کے مقام پر اسلام کا پرچم نصب کر دینے کا حکم فرمایا۔ عروہ، نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت عباس سے سنا کہ انہوں نے حضرت زبیر بن عوام سے روایت کیا کہ اے ابو عبداللہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ آپ کو جھنڈا نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا! عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز حضرت خالد بن ولید کو حکم فرمایا تھا کہ وہ مکہ مکرمہ کے اوپر والی جانب یعنی کداء کی طرف سے شہر میں داخل ہوں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی مکہ معظمہ میں کدا کی طرف سے داخل ہوئے تھے۔ اس روز حضرت خالد کے دستے سے دو افراد شہید ہوئے، جن میں سے ایک حضرت حبیش بن اشعر اور دوسرے حضرت کرز بن جابر فہری تھے۔

◆ ◆ ◆

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اونٹنی پر سوار ہیں اور خوش الحانی سے سورۃ الفتح کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ اگر مجھے اپنے ارد گرد لوگوں کے جمع ہو جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں بھی اسی خوش الحانی سے پڑھ کر سناتا جیسے آپ نے تلاوت فرمائی تھی۔

عمرو بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دنوں میں انہوں نے گزارش کی، یا رسول اللہ! کل آپ کا قیام کہاں ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ زَمَنَ الْفَتْحِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ. قِيْلَ لِلزُّهْرِيِّ وَمَنْ وَّرِثَ اَبَا طَالِبٍ قَالَ وَرِثَهٗ عَقِيْلٌ وَّطَالِبٌ. قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِيْ حَجَّتِهٖ وَلَمْ يَقُلْ يُوْنُسُ حَجَّتِهٖ وَلَا زَمَنَ الْفَتْحِ.

نے فرمایا۔ کیا عقیل نے ہمارے ٹھہرنے کے لیے کوئی مکان باقی چھوڑا ہے؟ اس کے بعد فرمایا، کیونکہ مومن کافر کا اور کافر مومن کا وارث نہیں ہوتا۔ زہری سے پوچھا گیا کہ ابوطالب کی وراثت کس کو ملی تھی؟ انھوں نے کہا کہ عقیل اور طالب کو (حضرت جعفر اور حضرت علی مسلمان ہونے کے باعث وارث نہ ہوئے)۔ معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ کل کہاں ٹھہریں گے والی بات حج کے موقع کی ہے جبکہ یونس کی روایت میں حج کا ذکر ہے اور نہ فتح مکہ کا۔

١٢٢٢۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلُنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح سے نوازا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اپنا قیام خیف میں ہوگا، جہاں کفار نے کفر پر قائم رہنے کے حلف اٹھائے تھے۔

١٢٢٣۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ.

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا۔ کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا، جہاں لوگوں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

١٢٢٤۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ قَالَ مَالِكٌ وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا نَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سرِ اقدس پر خود رکھا ہوا تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص آکر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبے کے پردے سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اسے قتل کر دو۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ ہمارا تو یہ خیال ہے، آگے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس روز احرام باندھے ہوئے نہ تھے۔

١٢٢٥۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو خانۂ کعبہ کے گرداگرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔

النبي صلى الله عليه وسلم مكة يوم الفتح و
حول البيت ستون وثلاث مائة نصب فجعل
يطعنها بعود في يده ويقول جاء الحق و
زهق الباطل جاء الحق وما يبدئ الباطل وما يعيد۔

١٣٢٦۔ حدثني إسحق حدثنا عبد الصمد
قال حدثني أبي حدثنا أيوب عن عكرمة عن
ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم لما قدم مكة أبى أن يدخل
البيت وفيه الآلهة فأمر بها فأخرجت فأخرج
صورة إبراهيم وإسمعيل في أيديهما من الأزلام
فقال النبي صلى الله عليه وسلم قاتلهم الله لقد
علموا ما استقسما بها قط ثم دخل البيت
فكبر في نواحي البيت وخرج ولم يصل فيه
تابعه معمر عن أيوب وقال وهيب حدثنا
أيوب عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب دخول النبي صلى الله عليه وسلم من أعلى مكة

وقال الليث حدثني
يونس قال أخبرني نافع عن عبد الله بن
عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
أقبل يوم الفتح من أعلى مكة على
راحلته مردفا أسامة بن زيد ومعه بلال
ومعه عثمان بن طلحة من الحجبة حتى
أناخ في المسجد فأمره أن يأتي بمفتاح البيت
فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه
أسامة بن زيد وبلال وعثمان بن طلحة
فمكث فيه نهارا طويلا ثم خرج فاستبق
الناس فكان عبد الله بن عمر أول من دخل
فوجد بلالا وراء الباب قائما فسأله أين
صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأشار

آپ انہیں چھڑی مارتے جو دست مبارک میں تھی اور فرماتے
جاتے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ اور باطل نہ اب سرے
سے کھڑا ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

* * *

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے
تو بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے رکے رہے کیونکہ اس
میں جھوٹے معبود (بت) رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے ان
کے نکالنے کا حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و
حضرت اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں تھیں جن کے ہاتھوں
میں پانسے کے تیر رکھے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کافروں کو سنبھالے، حالانکہ وہ اچھی
طرح جانتے ہیں کہ ان دونوں بزرگوں نے ہرگز پانسے کے تیر نہیں پھینکے تھے۔ پھر آپ
بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور اس کے گوشوں میں تکبیر کہی لیکن اس کے اندر نماز
پڑھے بغیر باہر نکل آئے۔ اسی طرح معمر نے ایوب سے روایت کی ہے۔

رسول خدا کا مکہ میں بلند جانب سے داخلہ۔

لیث، یونس، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فتح کے
روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کی جانب سے مکہ میں داخل ہوئے
سواری پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھایا ہوا تھا اور
حضرت بلال و حضرت عثمان بن طلحہ آپ کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ
آپ مسجد حرام میں داخل ہو گئے پھر آپ نے بیت اللہ کی چابیاں لانے
کا حکم فرمایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے اور
آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن
طلحہ تھے۔ پس اس کے اندر کافی دیر ٹھہرے۔ جب باہر نکلے تو
دوسرے حضرات بھی ادھر چلے اور سب سے پہلے حضرت عبد اللہ بن عمر
اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا حضرت بلال دروازے کے پیچھے
کھڑے ہیں تو ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں
پڑھی تھی؟ تو انہوں نے اس جگہ کی جانب اشارہ کر دیا جہاں نماز پڑھی
تھی۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں یہ پوچھنا بھول

كُنَّا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ.

ہی گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

١٢٢٧۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ. تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَوُهَيْبٌ فِي كَدَاءٍ.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے تھے جو کہ مکہ کا بالائی حصہ ہے۔ اس طرح ابو اسامہ اور وہیب نے کداء کی جانب سے مکہ معظمہ میں داخل ہونے کی روایت کی ہے۔

١٢٢٨۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ.

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے سال مکہ مکرمہ کے بالائی حصہ کداء کی جانب سے داخل ہوئے تھے۔

☆ بَابٌ ٥١٨ مَنْزِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ.

فتح کے روز رسول خدا کی جائے قیام۔

١٢٢٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى مَا أَخْبَرَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ قَالَتْ لَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ہمیں کسی نے ایسا کوئی شخص نہیں بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہو سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ پس انہوں نے بتایا کہ فتح مکہ کے روز آپ نے ان کے گھر غسل فرمایا پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو کبھی اتنی مختصر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہاں آپ رکوع اور سجدے تو پہلے کی طرح ادا فرماتے تھے۔

☆ بَابٌ ٥١٩

فتح مکہ رسول خدا کی وفات کا پیغام تھا۔

١٢٣٠۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور اپنے سجدوں میں یوں کہا کرتے تھے: اے اللہ، ہمارے رب! تو پاک ہے اور اے اللہ! ہم تیری حمد و ثنا بیان کرتے ہیں، تو میری مغفرت فرما۔

١٢٣١۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ. كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا الْفَتَى مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِمَّنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر مجھے جبال الاکابر کے ساتھ بٹھایا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آپ اس نوجوان کو ہمارے ساتھ کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ اس جیسے تو ہمارے لڑکے بھی ہیں؟ فرمایا، یہ ان حضرات میں شامل ہے جنہیں آپ اہل علم شمار کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک روز مجھے انہوں نے ان کے ساتھ پھر بلالیا۔ میں تو یہی سمجھا

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے سال میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تھے کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت کو حرام فرما دیا ہے۔

بَابُ ۵۲ مَقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ۔

فتح مکہ کے وقت رسول خدا کی رہائش گاہ

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقْصُرُ الصَّلَاةَ۔

یحییٰ بن ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ کے وقت دس روز تک قیام کیا اور ہم قصر نمازیں پڑھتے رہے (یہ حدیث دو سندوں کے ساتھ مروی ہے)

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں انیس روز قیام فرمایا اور آپ دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے۔ (فرضوں کی)

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ تِسْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَنَحْنُ نَقْصُرُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَإِذَا زِدْنَا أَتْمَمْنَا۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور اس میں انیس روز تک ہم قصر نمازیں ہی پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان انیس دنوں کے اندر تو ہم قصر نماز پڑھتے رہے لیکن اور ٹھہرتے تو پوری نماز پڑھتے۔

بَابُ ۵۳ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ عَامَ الْفَتْحِ۔

فتح مکہ کے اثرات

امام لیث، یونس، ابن شہاب، حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صُعیر نے روایت کی ہے جن کے چہرے پر فتح مکہ کے وقت رسول خدا نے دستِ شفقت (پھیرا)

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُنَيْنٍ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَزَعَمَ أَبُو جَمِيلَةَ أَنَّهُ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زہری نے حضرت سنین ابو جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ ہم سعید بن مسیب کے پاس تھے تو حضرت ابو جمیلہ نے فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور فتح مکہ کے وقت بھی آپ

سَعْدٍ أَنْ يَقْبِضَ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ وَقَالَ عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هٰذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا أَخِي هٰذَا ابْنُ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِعُتْبَةَ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصِيحُ بِذٰلِكَ۔

ابی وقاص نے زمعہ کے اس لڑکے کو لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ ہی عبد بن زمعہ بھی آ گئے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص عرض گزار ہوئے کہ یہ میرا بھتیجا ہے کیونکہ میرے بھائی نے مجھ سے عہد لیا کہ ان کا یہ بیٹا ہے۔ اب عبد بن زمعہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ زمعہ کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی پیدا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمعہ کے اس لڑکے کو غور سے دیکھا تو باقی لوگوں سے وہ عتبہ بن ابی وقاص کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اے عبد بن زمعہ! اسے تم لے لو کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے، اور یہ زمعہ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اے سودہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، کیونکہ اس کو عتبہ بن ابی وقاص کے مشابہ دیکھا تھا۔ ابن شہاب سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو اور زانی کے لئے پتھر یعنی سنگسار کیا جائے گا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو بلند آواز سے بیان فرمایا کرتے تھے

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ؟ قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ. فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں فتح مکہ کے وقت ایک عورت نے چوری کی تو اس کی قوم حضرت اسامہ بن زید کی جانب سفارش کے لئے دوڑی۔ عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اسامہ نے اس بارے میں کچھ عرض کیا تو رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا اور فرمایا کیا تم مجھ سے حدود اللہ میں سے کسی حد کے بارے میں گفتگو کرتے ہو۔ حضرت اسامہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے لیے معافی فرمائیے۔ شام کے وقت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے شایان ہے اس کے بعد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے کہ جب کوئی طاقتور چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور آدمی چوری کا مرتکب ہوتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ

هَوَازِنَ رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ. قَالَ إِسْرَائِيلُ وَزُهَيْرٌ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَتِهِ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے سفید خچر پر سوار ہیں اور حضرت ابو سفیان بن حارث نے اس کی لگام پکڑی ہوئی ہے اور آپ فرما رہے تھے میں نبی ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں ہے۔ اسرائیل اور زہیر کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خچر سے اتر آئے تھے۔

◆ ◆ ◆

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ وَزَعَمَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ أَنْظَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا

ابن شہاب نے دو سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے انہوں نے مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کا مال اور قیدی واپس کر دیے جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جتنے لوگ میرے ساتھ ہیں انہیں تم دیکھ رہے ہو اور مجھے سچی بات سب سے زیادہ پسند ہے تم دو میں سے ایک چیز اختیار کر لو قیدی لینے چاہتے ہو یا مال؟ میں نے تو تمہاری وجہ سے تقسیم میں تاخیر بھی کی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس روز سے زیادہ انتظار فرمایا تھا یہاں تک کہ آپ طائف سے لوٹ آئے تھے جب ان پر یہ واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں میں سے صرف ایک ہی چیز واپس لوٹائیں گے تو انہوں نے عرض کی کہ ہمیں قیدی واپس دے دیجئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے اس کے بعد فرمایا کہ تمہارے بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں میری رائے یہ ہے کہ ان کے قیدی انہیں واپس دے دوں۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنے حصے کے قیدی کو دینا چاہے وہ چھوڑ دے اور جو تم میں سے اپنے حصے کی قیمت لینا چاہے تو اللہ تعالیٰ غنیمت کے مال سے جو ہمیں سب سے پہلے عطا فرمائے گا اس میں سے اسے دے دیا جائے گا۔ سب لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم برضا و رغبت چھوڑنے کے لیے تیار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ کس نے دل سے کہا اور کس

ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوهُ اَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَاَذِنُوا. هٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ.

١٢٥٢ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَفَلْنَا مِنْ حُنَيْنٍ سَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِعْتِكَافٍ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَفَائِهِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٢٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ اَمْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

نے دل سے نہیں کہا۔ تم جاؤ اور گفتگو کر کے اپنے سرداروں کو ہمارے پاس بھیجو۔ پس لوگ واپس لوٹ گئے اور اپنے سرداروں سے گفتگو کی۔ پھر سرداروں نے حاضرِ بارگاہ ہو کر بتایا کہ لوگ تہ دل سے اجازت دے رہے ہیں۔ یہ ہے جو مجھے (ابن شہاب کو) ہوازن کے قیدیوں کے متعلق معلوم ہوا۔

◆ ◆ ◆

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، نافع، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اور دوسری سند: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم حنین سے واپس لوٹ رہے تھے تو راستے میں حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اعتکاف کی نذر کے بارے میں دریافت کیا جو انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں مانی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے پورا کرنے کا حکم فرمایا۔ بعض حضرات نے اس کی سند یوں بیان کی ہے۔ حماد، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر۔ جریر بن حازم، حماد بن سلمہ، ایوب، نافع، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دو سندوں کے ساتھ خود یہ حدیث پیش کی اور دو سندیں دوسرے حضرات کی پیش کر دیں۔ مجموعی چار سندیں ہو گئیں۔)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے سال ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ جب ہمارا لشکر مقابل ہوا تو مسلمان بکھرنے لگے۔ پس میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر چھایا ہوا ہے۔ لہٰذا میں نے پیچھے سے جا کر اس کی رگِ گردن پر تلوار کا وار کیا اور اس کی زرہ کو کاٹ ڈالا۔ وہ میری جانب متوجہ ہوا اور مجھے ایسا دبوچا کہ موت کے منہ میں پہنچا دیا لیکن مجھے چھوڑ کر وہ خود مر گیا۔ پھر میری حضرت عمر سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا یہ اللہ عزوجل کا حکم ہے۔ پھر مسلمان واپس لوٹ آئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم کرنے بیٹھے تو فرمایا: جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس کا کوئی گواہ بھی ہو تو اس کافر کا سامان اسی کو ملے گا۔ میں اپنے دل میں یہ سوچ کر بیٹھ گیا کہ میری گواہی کون دے گا۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی

اخبركم۔

۱۳۵۸۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن عاصم قال سمعت ابا عثمان قال سمعت سعدا وهو اول من رمى بسهم في سبيل الله وابا بكرة وكان تسور حصن الطائف في اناس فجاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالا سمعنا النبي صلى الله عليه وسلم يقول من ادعى الى غير ابيه وهو يعلم فالجنة عليه حرام وقال هشام واخبرنا معمر عن عاصم عن ابي العالية او ابي عثمان النهدي قال سمعت سعدا وابا بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عاصم قلت لقد شهد عندك رجلان حسبك بهما قال اجل اما احدهما فاول من رمى بسهم في سبيل الله واما الآخر فنزل الى النبي صلى الله عليه وسلم ثالث ثلاثة وعشرين من الطائف۔

بیان کی۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جنہوں نے خدا کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی جو طائف کے قلعے کی دیوار پھلانگتے ہی آدمیوں کو لے کر چڑھ گئے تھے پھر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو فرماتے ہیں کہ ہم دونوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو اپنے باپ کے سوا جان بوجھ کر اپنے آپ کو دوسرے باپ کی جانب منسوب کرے تو جنت اس پر حرام ہے۔ ابو العالیہ یا ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سنایا۔ عاصم کا بیان ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے پاس تو ایسے حضرات کی شہادت ہے جو یقین کے لئے کافی ہے ان میں سے ایک بزرگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور دوسرے وہ تیئیس میں جو قلعہ طائف کی دیوار سے اتر کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

۱۳۵۹۔ حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله عن ابي بردة عن ابي موسى رضي الله عنه قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وهو نازل بالجعرانة بين مكة والمدينة ومعه بلال فاتى النبي صلى الله عليه وسلم اعرابي فقال الا تنجز لي ما وعدتني فقال له ابشر فقال قد اكثرت علي من ابشر فاقبل على ابي موسى وبلال كهيئة الغضبان فقال رد البشرى فاقبلا انتما قالا قبلنا ثم دعا بقدح فيه ماء فغسل يديه ووجهه فيه ومج فيه ثم قال اشربا منه وافرغا على وجوهكما ونحوركما وابشرا فاخذا القدح ففعلا فنادت ام سلمة من وراء الستر ان افضلا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھا جبکہ آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جعرانہ کے مقام پر قیام پذیر تھے اور اس وقت حضرت بلال بھی آپ کے پاس موجود تھے کہ ایک اعرابی آکر کہنے لگا کیا آپ وہ وعدہ پورا نہیں فرمائیں گے جو مجھ سے کیا تھا؟ آپ نے فرمایا بشارت قبول کرو۔ وہ کہنے لگا کہ آپ اکثر بشارت ہی دیتے ہیں پس آپ غصے کی حالت میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت بلال کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اس نے تو بشارت قبول نہیں کی لہٰذا تم دونوں اسے قبول کرتے ہو؟ دونوں حضرات عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اسے قبول کیا۔ پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا اس میں اپنے ہاتھ دھوئے اور پھر اس میں کلی فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ دونوں اس میں سے پی لو۔ باقی چہروں اور سینوں پر چھڑک لو اور دونوں بشارت حاصل کر لو۔ دونوں حضرات نے برتن لے کر حکم کی تعمیل کی۔ اس پر پردے کے اندر سے حضرت ام سلمہ نے

كُنْتُمْ جِئْتُمْ كَذَا وَكَذَا، أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ؟ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ، إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔

١٣٦٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ. قَالَ أَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟ فَقَالَ فُقَهَاءُ الْأَنْصَارِ: أَمَّا رُؤَسَاؤُنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا نَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ، فَوَاللهِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ رَضِينَا. فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بٹ کر جائے۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار استر ہیں اور دوسرے لوگ ابرا ہیں۔ میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، تو صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کے مال عطا فرمائے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض اصحاب کو سو سو اونٹ مرحمت فرمائے۔ اس پر انصار کے بعض حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف فرمائے کہ انہوں نے قریش کو تو مال مرحمت فرما دیا اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ان کی گفتگو کا ذکر ہوا تو آپ نے انصار کو بلایا۔ پس وہ چمڑے کے ایک خیمے میں جمع ہو گئے اور وہاں ان کے سوا کسی دوسرے کو نہیں بلایا گیا تھا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمہاری جانب سے یہ کیسی خلاف توقع بات پہنچی ہے؟ انصار کے اہل علم حضرات عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے سمجھدار لوگوں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے۔ ہاں بعض نو عمر لوگوں نے یہ بات کہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو معاف فرمائے جنہوں نے قریش کو تو مال عطا فرما دیا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک میں نے ان لوگوں کو مال دیا ہے جن کا زمانہ کفر بہت نزدیک ہے تاکہ ان کا دل اسلام پر مطمئن ہو جائے۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال لے کر جائیں اور تم اللہ کے نبی کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ؟ خدا کی قسم، جو چیز تم لے کر جاتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر جاتے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میرے بعد تم لوگ سخت ترجیح

فقال: يا معشر الأنصار، قالوا: لبيك يا رسول الله أبشر نحن معك. ثم التفت عن يساره فقال يا معشر الأنصار، قالوا لبيك يا رسول الله أبشر نحن معك وهو على بغلة بيضاء فنزل فقال أنا عبد الله ورسوله فانهزم المشركون فأصاب يومئذ غنائم كثيرة فقسم في المهاجرين والطلقاء ولم يعط الأنصار شيئا فقالت الأنصار إذا كانت شديدة فنحن ندعى ويعطى الغنيمة غيرنا فبلغه ذلك فجمعهم في قبة فقال يا معشر الأنصار ما حديث بلغني عنكم فسكتوا فقال يا معشر الأنصار ألا ترضون أن يذهب الناس بالدنيا وتذهبون برسول الله صلى الله عليه وسلم تحوزونه إلى بيوتكم قالوا بلى فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو سلك الناس واديا وسلكت الأنصار شعبا لأخذت شعب الأنصار فقال هشام يا أبا حمزة وأنت شاهد ذاك قال وأين أغيب عنه.

باب ۵۲۵ السرية التي قبل نجد.

۱۳۶۹ - حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد حدثنا أيوب عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم سرية قبل نجد فكنت فيها فبلغت سهامنا اثني عشر بعيرا ونفلنا بعيرا بعيرا فرجعنا بثلاثة عشر بعيرا.

باب ۵۲۶ بعث النبي صلى الله عليه وسلم خالد بن الوليد إلى بني جذيمة.

۱۳۷۰ - حدثني محمود حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر وحدثني نعيم أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه قال

ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہو جائیں کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ اس وقت آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے۔ پھر نیچے اتر آئے اور فرمایا۔ میں خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر مشرکوں کو شکست ہو گئی تو اس روز بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ پس آپ نے مہاجرین اور نو مسلموں میں مال تقسیم کیا اور انصار کو کچھ بھی نہ دیا۔ انصار نے کہا کہ جب سختی کا وقت آتا ہے تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور مال غنیمت دوسروں کو عطا فرما دیا جاتا ہے۔ جب یہ بات آپ تک پہنچی تو آپ نے انہیں ایک خیمے میں جمع کیا اور فرمایا۔ اے گروہ انصار! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا لے کر جائیں، جس کے متعلق تمہاری طرف سے مجھے ایک بات پہنچی ہے اور وہ خاموش رہے تو آپ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار! وہ دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ وہ عرض گزار ہوئے، کیوں نہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ میدان میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی میں تو میں انصار کے ساتھ گھاٹی میں چلوں گا۔ ہشام نے حضرت انس سے پوچھا کہ ابو حمزہ! کیا آپ اس وقت موجود تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں غیر حاضر کب رہا تھا۔

نجد کی جانب سریہ بھیجنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریہ (فوجی دستہ) روانہ فرمایا جس کے اندر میں بھی تھا۔ پس ہمارے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے تھے اور ایک ایک اونٹ ہمیں مزید دیا گیا۔ پس ہم میں سے ہر ایک تیرہ اونٹ لے کر واپس لوٹا۔

بنی جذیمہ کی جانب خالد بن ولید کو بھیجنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی جذیمہ کی جانب حضرت خالد بن ولید کو بھیجا۔ انہوں نے ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے یہ

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ۔

بَابُ ۵۲۷ سَرِيَّةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ وَيُقَالُ إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِ۔

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَمَرَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطِيعُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا فَقَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوهَا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَيَقُولُونَ فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوا حَتَّى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

بَابُ ۵۲۸ بَعْثِ أَبِي مُوسَى وَمُعَاذٍ إِلَى

کہ اچھی طرح نہ کہا کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ اس پر بھی حضرت خالد انہیں قتل کرتے اور قیدی بناتے رہے اور ہم میں سے ہر ایک کے سپرد ایک قیدی کر دیا۔ ایک روز حضرت خالد نے حکم دیا کہ ہر ایک اپنے حصے کے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم! نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو اس وقت تک قتل کرے گا، جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو جائیں۔ پس ہم نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دو مرتبہ کہا کہ اے خدا! میں اس فعل سے جو خالد نے کیا ہے بیزار ہوں۔

سریہ عبداللہ بن حذافہ

حضرت علقمہ بھی اس میں شامل تھے اور اسے سریۂ انصار بھی کہتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریہ (فوجی دستہ) روانہ فرمایا اور ایک انصاری کو اس پر امیر بنا کر اس کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا۔ امیر کسی بات پر ناراض ہو گیا۔ تو اس نے لوگوں سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا۔ لوگوں نے جواب دیا، کیوں نہیں۔ کہنے لگا کہ ایندھن اکٹھا کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں اکٹھی کر دیں۔ کہنے لگا ان میں آگ جلاؤ، چنانچہ ان میں آگ لگا دی گئی۔ اب کہنے لگا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ لوگ تیار ہو گئے لیکن ایک دوسرے کو روکتے رہے اور کہنے لگے کہ ہم آگ (جہنم) سے ڈرتے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب دوڑے تھے۔ حضور نے فرمایا، اگر تم اس آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس آگ سے نہ نکلتے، کیونکہ اطاعت اچھے کاموں میں ہوتی ہے۔

ابو موسیٰ اور معاذ کو حجۃ الوداع سے پہلے

جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ۔

١٢٧٤- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ الْمِزْرُ وَشَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَانْطَلَقَا فَقَالَ مُعَاذٌ لِأَبِي مُوسَى كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَعَلَى رَاحِلَتِي وَأَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ فَأَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا أَحْتَسِبُ قَوْمَتِي۔ وَضَرَبَ فُسْطَاطًا فَجَعَلَا يَتَزَاوَرَانِ فَزَارَ مُعَاذٌ أَبَا مُوسَى فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ فَقَالَ مُعَاذٌ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ تَابَعَهُ الْعَقَدِيُّ وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ وَكِيعٌ وَالنَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ۔

١٢٧٥- حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضِ قَوْمِي فَجِئْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيخٌ بِالْأَبْطَحِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ، قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ، لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِكَ قَالَ فَهَلْ سُقْتَ مَعَكَ هَدْيًا قُلْتُ لَمْ أَسُقْ:

جریر بن عبد الحمید شیبانی نے بھی حضرت ابو بردہ سے روایت کیا ہے۔

سعید بن ابو بردہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے جد امجد حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کے حاکم بنا کر روانہ فرمایا اور دونوں کو نصیحت فرمائی کہ لوگوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا اور سختی نہ کرنا۔ انہیں خوش رکھنا اور نفرت نہ دلانا نیز دونوں متفق رہنا۔ حضرت ابو موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ اے نبی اللہ! ہماری اس زمین میں مزر نامی جو کی شراب ہوتی ہے اور بتع نامی شہد کی شراب۔ آپ نے فرمایا کہ ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔ پس یہ دونوں حضرات چلے گئے۔ پس حضرت معاذ نے حضرت ابو موسیٰ سے پوچھا کہ آپ قرآن کریم کس طرح پڑھتے ہیں؟ جواب دیا کہ کھڑے، بیٹھے اور سواری پر تھوڑا تھوڑا پڑھتا رہتا ہوں۔ حضرت معاذ نے کہا میں تو یہ کرتا ہوں کہ پہلے سو جاتا ہوں۔ اور پھر قیام کرتا ہوں اور اپنی نیند کو بھی قیام کی طرح باعث ثواب سمجھتا ہوں اور ہر ایک نے خیمہ لگوا لیا تھا جب یہ دونوں ملاقات کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت معاذ حضرت موسیٰ سے ملنے آئے تو ایک شخص کو بندھا ہوا دیکھا۔ حضرت ابو موسیٰ نے بتایا کہ یہ یہودی ہے مسلمان ہوا اور پھر مرتد ہو گیا ہے۔ حضرت معاذ نے کہا کہ میں تو ضرور اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اسی طرح عقدی اور وہب نے شعبہ سے روایت کی ہے۔ وکیع، نضر اور ابو داؤد نے شعبہ سے، سعید، ابو بردہ، حضرت ابو موسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی نیز جریر بن عبد الحمید شیبانی نے حضرت ابو بردہ سے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کی سرزمین کا حاکم بنا کر بھیجا جب میں وہاں سے واپس آیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابطح کے مقام پر قیام پذیر تھے۔ آپ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! کیا تم حج کے ارادے سے آئے ہو؟ میں نے جواب دیا، ہاں یا رسول اللہ! آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے کیا کہا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں لبیک کہتا ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، کہا اور اسی طرح احرام باندھا جیسے آپ باندھا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ کیا تم قربانی ساتھ لائے ہو؟ میں عرض گزار ہوا کہ قربانی تو نہیں لایا۔ فرمایا۔ بیت اللہ کا طواف کرنا، صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ لگانا اور

قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَفَعَلْتُ حَتَّى مَشَطَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ. وَعَمِلْتُ بِذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ.

پھر احرام کھول دینا، یہاں تک کہ بنی قیس کی ایک عورت نے میرے سر میں کنگھی بھی کر دی اور ہم حضرت عمر کے عہد حکومت تک اسی طرح کرتے رہے۔

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ طَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: طَوَّعَتْ، طَاعَتْ وَأَطَاعَتْ لُغَةٌ، طِعْتُ وَطُعْتُ وَأَطَعْتُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا، جب انہیں یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تھا کہ جب تم ان لوگوں کے پاس جاؤ تو انہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی جانب بلانا۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ وقت نماز پڑھنا فرض فرمایا ہے۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس بات میں بھی تمہارا کہا مانیں تو ان کے مال میں سے چھانٹ کر نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا، کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ طَوَّعَتْ، طَاعَتْ ہم معنی ہیں، جیسے طِعْتُ، طُعْتُ و اَطَعْتُ۔

• • •

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَقَرَأَ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ. زَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبل حاکم بن کر یمن گئے تو انہوں نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے یہ آیت بھی پڑھی: "اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا۔" (سورۃ النساء، آیت ۱۲۵) تو اس قوم سے ایک آدمی کہنے لگا کہ والدۂ ابراہیم کی آنکھ تو خوب ٹھنڈی ہوئی ہوگی۔ معاذ، شعبہ، حبیب، سعید، عمرو بن میمون کی روایت میں زیادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو جب حضرت معاذ لوگوں

الیمن فقرأ معاذ فی صلاة الصبح سورة النساء فلما قال واتخذ الله ابراهيم خليلا قال رجل خلفه: قد قرت عين ام ابراهيم.

باب ٥٢٩. بعث علي بن ابي طالب عليه السلام وخالد بن الوليد رضي الله عنه الى اليمن قبل حجة الوداع

١٢٧٨. حدثني احمد بن عثمان حدثنا شريح بن مسلمة حدثنا ابراهيم بن يوسف بن اسحق بن ابي اسحاق حدثني ابي عن ابي اسحاق سمعت البراء رضي الله عنه بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم مع خالد بن الوليد الى اليمن قال ثم بعث عليا بعد ذلك مكانه فقال مر اصحاب خالد من شاء منهم ان يعقب معك فليعقب ومن شاء فليقبل فكنت فيمن عقب معه قال: فغنمت اواقي ذوات عدد.

١٢٧٩. حدثني محمد بن بشار حدثنا روح بن عبادة حدثنا علي بن سويد بن منجوف عن عبد الله بن بريدة عن ابيه رضي الله عنه قال: بعث النبي صلى الله عليه وسلم عليا الى خالد ليقبض الخمس وكنت ابغض عليا وقد اغتسل فقلت لخالد: الا ترى الى هذا فلما قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم ذكرت ذلك له فقال يا بريدة اتبغض عليا فقلت نعم قال لا تبغضه فان له في الخمس اكثر من ذلك.

١٢٨٠. حدثنا قتيبة حدثنا عبد الواحد عن عمارة بن القعقاع بن شبرمة حدثنا عبد الرحمن بن ابي نعم قال سمعت ابا سعيد الخدري يقول بعث علي بن ابي طالب رضي

کہ صبح کی نماز پڑھانے لگے اس میں انہوں نے یہ آیت بھی پڑھی "اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا" تو ان کے پیچھے نماز پڑھنے والوں میں سے ایک شخص نے کہا، واہ ابراہیم کی ماں کی آنکھ تو ٹھنڈی ہو گئی ہوگی۔

حضرت علی اور حضرت خالد کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کی جانب بھیجنا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ اس کے بعد ان کی جگہ حضرت علی کو بھیجا گیا اور ان سے فرمایا کہ خالد کے ساتھیوں سے کہہ دینا کہ جو تمہارے ساتھ یمن جانا چاہے وہ میرے ساتھ چلے اور جو واپس لوٹنا چاہے وہ ان کے ساتھ واپس لوٹ جائے۔ حضرت براء فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی کے ساتھ یمن گئے اور مجھے غنیمت میں کئی اوقیہ چاندی کے حصے۔

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد سے خمس کا مال لینے کے لئے بھیجا اور میں حضرت علی سے کدورت رکھتا تھا۔ کیونکہ انہوں نے غسل کیا تھا۔ میں نے حضرت خالد سے بھی اس کا ذکر کیا کہ کیا آپ ان کی طرف نہیں دیکھتے؟ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ کے حضور یہ بات عرض کر دی۔ آپ نے فرمایا۔ اے بریدہ! کیا تم علی سے کدورت رکھتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا علی سے کدورت نہ رکھو کیونکہ خمس میں ان کا حصہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چمڑے کے تھیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا جس سے ابھی مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ حضور نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم

خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ قَالَ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

سکتا تھا۔ پس آپ نے میرے سینے پر دستِ اقدس مارا تو آپ کی انگشت ہائے مبارک کے نشانات میں نے سینے پر دیکھے اور یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! اسے ٹھہرا دے اور ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ پس وہ اس کی جانب گئے۔ چنانچہ اسے توڑ پھوڑ کر اس میں آگ لگا دی، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں قاصد بھیجا۔ حضرت جریر کے قاصد نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں جب اسے چھوڑ کر چلا تھا تو وہ خارش والے اونٹ کی طرح جل کر سیاہ ہو گیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور لوگوں کے لیے پانچ مرتبہ دعائے برکت کی۔

١٣٨٥۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ يَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسٍ بَعْدُ قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِخَثْعَمَ وَبَجِيلَةَ فِيهِ نُصُبٌ تُعْبَدُ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ قَالَ فَأَتَاهَا فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا قَالَ وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرٌ الْيَمَنَ كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَا هُنَا فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرَبَ عُنُقَكَ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ بِهَا إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْهَدَنَّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ قَالَ فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ رَجُلًا مِنْ أَحْمَسَ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم مجھے ذوالخلصہ کے کھکھیڑ سے نجات نہیں دلاؤ گے! میں عرض گزار ہوا کیوں نہیں۔ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر چل دیا۔ وہ سب گھڑ سوار تھے اور میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا تھا۔ میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ پس آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا حتیٰ کہ میں نے آپ کے دستِ اقدس کا اثر اپنے سینے میں محسوس کیا اور پھر آپ نے یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! اس کو ٹھہرا دے اور اسے ہدایت کرنے والا نیز ہدایت یافتہ بنا دے۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔ راوی کا بیان ہے کہ ذوالخلصہ ایک گھر تھا جو یمن کے قبیلہ خثعم میں بجیلہ کا مکان تھا جس میں بت پوجے جاتے تھے اسے کعبہ کہا جاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ جماعت وہاں پہنچی اور اسے توڑ پھوڑ کر نذرِ آتش کر دیا۔ قیس راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جریر یمن میں پہنچے تو وہاں ایک آدمی تھا جو تیروں سے فال لیا کرتا تھا تو اس سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قاصد یہاں موجود ہے۔ اگر اس نے تجھے دیکھ لیا تو وہ تیری گردن اڑا دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک دن وہ فال نکال رہا تھا تو حضرت جریر اس کے پاس جا پہنچے اور اس سے فرمایا کہ ان تیروں کو توڑ دے اور یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے ورنہ میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے تیر توڑ دیے اور مسلمان ہو گیا۔ پھر حضرت جریر نے قبیلہ احمس کے ایک

صالحون فقالا أخبر صاحبك أنا قد جئنا ولعلنا سنعود إن شاء الله ورجعا إلى اليمن فأخبرت أبا بكر بحديثهم قال أفلا جئت بهم فلما كان بعد قال لي ذو عمرو يا جرير إن بك علي كرامة وإني مخبرك خبرا إنكم معشر العرب لن تزالوا بخير ما كنتم إذا هلك أمير تأمرتم في آخر فإذا كانت بالسيف كانوا ملوكا يغضبون غضب الملوك ويرضون رضا الملوك۔

باب ۵۳۳ غزوة سيف البحر وهم يتلقون عيرا لقريش وأميرهم أبو عبيدة۔

۱۳۸۸۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما أنه قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثا قبل الساحل فأمر عليهم أبا عبيدة بن الجراح وهم ثلاث مائة فخرجنا وكنا ببعض الطريق فني الزاد فأمر أبو عبيدة بأزواد الجيش فجمع فكان مزودي تمر فكان يقوتنا كل يوم قليلا قليلا حتى فني فلم يكن يصيبنا إلا تمرة تمرة فقلت ما تغني عنكم تمرة فقال لقد وجدنا فقدها حين فنيت ثم انتهينا إلى البحر فإذا حوت مثل الظرب فأكل منه القوم ثماني عشرة ليلة ثم أمر أبو عبيدة بضلعين من أضلاعه فنصبا ثم أمر براحلة فرحلت ثم مرت تحتهما فلم تصبهما۔

۱۳۸۹۔ حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان قال الذي حفظناه من عمرو بن دينار

ہم حاضرِ خدمت ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور وہ یمن کی جانب لوٹ گئے۔ میں نے حضرت ابوبکر سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا۔ آپ انہیں ساتھ لے کر کیوں نہ آئے؟ اس کے بعد ذو عمرو نے کہا: اے جریر! آپ مجھ سے بزرگ ہیں لیکن میں ایک بات آپ کی خدمت میں عرض کئے دیتا ہوں کہ اہلِ عرب اس وقت تک خیروخوبی کے ساتھ رہیں گے جب تک ایک امیر کی وفات کے بعد دوسرے کا چناؤ کر لیا کریں گے۔ پھر جب امارت تلوار کے ذریعے حاصل ہونے لگے گی تو بادشاہوں کا ناراض ہونا بادشاہی اور بادشاہوں کا راضی ہونا بھی شاہانہ۔

غزوۂ سیف البحر کا بیان
یہ قافلہ قریش کی تاک میں تھا اور اس کے امیرِ لشکر ابوعبیدہ تھے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساحلِ سمندر کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا جس کا امیر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو مقرر فرمایا گیا اور وہ تین سو افراد پر مشتمل تھا۔ ہم چل پڑے اور ابھی راستے ہی میں تھے کہ جملہ زادِ راہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابوعبیدہ نے تمام لشکر کا بچا ہوا زادِ راہ جمع کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ جمع کیا گیا تو کھجوروں کے دو تھیلے ہوئے۔ پس آپ ہمارے درمیان تھوڑا تھوڑا کر کے تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب ختم ہونے کے قریب آگئیں تو ہمیں ایک ایک کھجور ملنے لگی۔ میں نے وہب بن کیسان سے کہا: ایک کھجور سے کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اس ایک کھجور کی قدر و قیمت کا ہمیں اس وقت معلوم ہوا جب کہ وہ بھی نہ رہی۔ بالآخر ہم ساحلِ سمندر پر پہنچ گئے۔ دیکھا تو کنارے پر پہاڑ جیسی مچھلی پڑی ہے تو ہم سب اس میں سے اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔ پھر حضرت ابوعبیدہ نے اس کی دو پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا اور ایک سوار کو ان کے نیچے سے گزرنے کا حکم فرمایا تو سوار ان کے نیچے سے مس ہوئے بغیر صاف گزر گیا۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاكِبٍ أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرَ قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ ذَلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَعَمَدَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ وَأَخَذَ رَجُلًا وَبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ وَكَانَ عَمْرٌو يَقُولُ أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ لِأَبِيهِ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ ثُمَّ جَاعُوا قَالَ انْحَرْ قَالَ نُهِيتُ.

١٢٩٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ كُلُوا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ

علیہ وسلم نے تین سو سوار روانہ فرمائے اور ہمارا امیر حضرت ابوعبیدہ کو مقرر فرمایا گیا۔ ہمیں قافلۂ قریش کی گھات میں بٹھایا گیا تھا۔ نصف مہینے تک ساحل سمندر پر ٹھہرے رہے اور وہاں ہمیں سخت بھوک کا سامنا ہوا، یہاں تک کہ ہم پتے کھا کر وقت گزارنے لگے۔ اسی لئے اس لشکر کا نام پتوں والی فوج پڑ گیا۔ پس سمندر نے ہمارے لئے ایک مچھلی باہر پھینک دی جس کو عنبر کہا جاتا ہے تو ہم پندرہ روز تک اس میں سے کھاتے رہے اور اس کی چربی ملتے رہے یہاں تک کہ ہمارے جسم پہلی حالت پر آ گئے پس حضرت ابوعبیدہ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور اس کے ساتھ ایک سب سے لمبے ساتھی کو کھڑا کیا۔ ایک دفعہ سفیان نے یہ فرمایا کہ آپ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کروائی اور ایک آدمی کو اونٹ پر بٹھا کر اس کے نیچے سے گزارا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی نے تین اونٹ ذبح کئے، پھر تین اونٹ ذبح کئے پھر تین اونٹ ذبح کئے پھر حضرت ابوعبیدہ نے اسے منع کر دیا۔ قیس بن سعد نے اپنے والد حضرت سعد بن عبادہ سے کہا کہ میں بھی اس لشکر میں تھا جب ہمیں بھوک لگی تو میں نے ایک آدمی سے کہا کہ اونٹ ذبح کر دو، میں نے ذبح کر دئے۔ پھر بھوک لگی تو کہا کہ اونٹ ذبح کر دو، تو میں نے ذبح کر دئے پھر بھوک لگی اور اونٹ ذبح کرنے کے لئے کہا تو میں نے جواب دیا کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے۔

* * *

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی پتوں والی فوج میں شامل تھا اور ہم پر حضرت ابوعبیدہ کو امیر بنایا گیا تھا۔ ہمیں سخت بھوک کا سامنا کرنا پڑا تو سمندر نے ہمارے لئے ایک ایسی مچھلی باہر پھینک دی کہ اس طرح کی مچھلی ہم نے دیکھی نہ تھی۔ اسے عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم پندرہ روز تک اس میں سے کھاتے رہے پس حضرت ابوعبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی اور اس کے نیچے سے ایک سوار گزر گیا۔ ابوالزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوعبیدہ نے اسے کھانے کا حکم فرمایا تھا جب ہم واپس مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے اس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ رزق کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے

اطعمونا ان کان معکم فاتاہ بعضہم فاکلہ۔

مرحمت فرمائی اگر تمہارے پاس بے ہوں بھی ان میں سے کھلاؤ پس بعض حضرات نے حضور میں پیش کیں تو آپ نے بھی تناول فرمائی۔

باب ۵۳۴ حج ابی بکر بالناس فی سنۃ تسع

حضرت ابوبکر نے لوگوں کے ساتھ سنہ ۹ھ میں حج کیا۔

۱۲۹۱۔ حدثنا سلیمان بن داؤد ابو الربیع حدثنا فلیح عن الزہری عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی ہریرۃ ان ابا بکر الصدیق رضی اللہ عنہ بعثہ فی الحجۃ التی امرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل حجۃ الوداع یوم النحر فی رہط یؤذن فی الناس ان لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کو اس حج کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر مقرر فرمایا تھا جو حجۃ الوداع سے پہلے کیا گیا تھا تاکہ وہ قربانی کے روز لوگوں میں یہ اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے نہیں آئے گا۔ اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

* * *

۱۲۹۲۔ حدثنی عبد اللہ بن رجاء حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن البراء رضی اللہ عنہ قال: آخر سورۃ نزلت کاملۃ براءۃ وآخر سورۃ نزلت خاتمۃ سورۃ النساء یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پوری سورت جو سب سے آخر میں نازل ہوئی وہ سورۂ براءۃ ہے اور آخری سورت (آیت) وہ ہے جو سورۂ نساء کے آخر میں نازل ہوئی یعنی یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ (سورۂ نساء، آیت [illegible])۔

باب ۵۳۵ وفد بنی تمیم

بنی تمیم کے وفد کا بیان

۱۲۹۳۔ حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیان عن ابی صخرۃ عن صفوان بن محرز المازنی عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما قال: اتی نفر من بنی تمیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقبلوا البشری یا بنی تمیم قالوا یا رسول اللہ قد بشرتنا فاعطنا فرئی ذلک فی وجہہ فجاء نفر من الیمن فقال اقبلوا البشری اذ لم یقبلہا بنو تمیم قالوا قد قبلنا یا رسول اللہ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنو تمیم کے لوگوں کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ اے بنو تمیم! بشارت کو قبول کرو۔ کہنے لگے، یا رسول اللہ! ہمیں بشارت تو دے دی کچھ مال بھی عنایت فرمائیے۔ اس جواب کا اثر چہرۂ انور پر نمایاں تھا۔ پھر یمن کے لوگوں کی جماعت آئی۔ آپ نے فرمایا، تم بشارت قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے تو اسے قبول نہیں کیا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔

باب ۵۳۶ قال ابن اسحاق غزوۃ عیینۃ بن حصن بن حذیفۃ بن بدر بنی العنبر من بنی تمیم بعثہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیہم فاغار واصاب

بنو عنبر پر شب خون مارنے کا بیان

ابن اسحاق کا قول ہے کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کو رسول خدا نے بنی تمیم کی شاخ بنی عنبر سے جہاد کرنے بھیجا۔ انہوں نے شب خون مار کر مرد قتل کر دئے

منهم ناسا وسبى منهم نساء۔

۱۲۹۴۔ حدثني زهير بن حرب حدثنا جرير عن عمارة بن القعقاع عن أبي زرعة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: لا أزال أحب بني تميم بعد ثلاث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولها فيهم هم أشد أمتي على الدجال، وكانت فيهم سبية عند عائشة فقال أعتقيها فإنها من ولد إسمعيل وجاءت صدقاتهم فقال هذه صدقات قوم أو قومي۔

۱۲۹۵۔ حدثني إبراهيم بن موسى حدثنا هشام بن يوسف أن ابن جريج أخبرهم عن ابن أبي مليكة أن عبد الله بن الزبير أخبرهم أنه قدم ركب من بني تميم على النبي صلى الله عليه وسلم فقال أبو بكر أمر القعقاع بن معبد بن زرارة۔ قال عمر بل أمر الأقرع بن حابس۔ قال أبو بكر ما أردت إلا خلافي۔ قال عمر ما أردت خلافك فتماريا حتى ارتفعت أصواتهما فنزل في ذلك يا أيها الذين آمنوا لا تقدموا حتى انقضت۔

☆ باب ۵۳۳ وفد عبد القيس۔

۱۲۹۶۔ حدثني إسحاق أخبرنا أبو عامر العقدي حدثنا قرة عن أبي جمرة قلت لابن عباس رضي الله عنهما أن لي جرة ينتبذ لي نبيذ فأشربه حلوا في جر إن أكثرت منه فجالست القوم فأطلت الجلوس خشيت أن أفتضح فقال قدم وفد عبد القيس على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مرحبا بالقوم غير خزايا ولا الندامى فقالوا يا

اور لڑکوں کو قید کر لیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین باتوں کی وجہ سے میں بنو تمیم کو بہت دوست رکھتا ہوں۔ میں نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے وہ لوگ دجال پر سب سے سخت ہیں۔ ان میں سے حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس ایک لونڈی تھی تو حضور نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو، کیونکہ یہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہے اور جب ان کے صدقات کا مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ قوم کے یا میری قوم کے صدقات ہیں۔

ابن ابی ملیکہ کو حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ بنی تمیم کے کچھ سوار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابو بکر نے رائے پیش کی کہ ان پر قعقاع بن معبد بن زرارہ کو امیر مقرر کر دیا جائے۔ حضرت عمر نے رائے پیش کی کہ اقرع بن حابس کو امیر بنایا جائے۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ آپ ہمیشہ میرے خلاف رائے دیتے ہیں۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں نے یہ رائے آپ کی مخالفت کے ارادے سے نہیں دی۔ دونوں حضرات میں بحث ہونے لگی یہاں تک کہ آوازیں بلند ہو گئیں۔ پس یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔ (سورۃ الحجرات، آیت پہلی)

عبد القیس کے وفد کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میرے لئے نبیذ تیار کی جاتی ہے میں اس میں سے میٹھا کر کے اور ایک گھڑے میں سے کر پی لیتا ہوں اگر میں اس سے زیادہ پی لوں اور کافی دیر لوگوں میں بیٹھا رہوں تو رسوائی کا ڈر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا، اس قوم کو خوش آمدید جو نقصان میں ہے اور نہ شرمندہ و نادم ہے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! چونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل

وَإِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِيْ أَشْهُرِ الْحُرُمِ فَحَدِّثْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُوْا بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا. قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. اَلْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ مَا انْتُبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ.

١٢٩٧- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِيْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِأَشْيَاءَ نَأْخُذُ بِهَا وَنَدْعُوْا إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا. قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوْا لِلّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ.

١٢٩٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوْهُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں لہٰذا ہم آپ کی خدمت میں حرمت والے مہینوں کے سوا حاضر نہیں ہو سکتے، ہمیں چند ایسی باتیں بتا دیجئے کہ ان پر عمل کرکے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے باقی لوگوں کو بھی ان کی دعوت دیں۔ فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں، اول اللہ پر ایمان رکھنا۔ جانتے ہو اللہ پر ایمان رکھنا کیا ہے؟ اس بات پر قائم رہنا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے پھر پہلی بات نماز کا قائم کرنا، دوسری بات زکوٰۃ دینا اور تیسری بات ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور چوتھی مال غنیمت سے خمس کو ادا کرنا ہے۔ جن چار چیزوں سے تم کو منع کرتا ہوں وہ کدو کی تونبی، لکڑی جو کرید کر بنائی ہو کے برتن، سبز رنگ کے برتن، اور روغنی برتن (شراب کے برتن) ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم ربیعہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ قبیلہ مضر کے کفار ہمارے اور آپ کے درمیان حائل ہیں۔ پس ہم صرف حرمت والے مہینوں میں ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں لہٰذا ہمیں کچھ ایسی چیزیں بتا دیجئے جن پر ہم خود عمل کریں اور اپنے دوسرے لوگوں کو ان کی دعوت دیں۔ فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو اللہ پر ایمان رکھنا ہے یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس پر ایک انگلی بند فرمائی۔ (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا اور (۴) مال غنیمت سے خمس کا ادا کرنا ہے۔

حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام کریب سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس، حضرت عبد الرحمٰن بن ازہر اور حضرت مسور بن مخرمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خدمت میں بھیجا اور فرمایا کہ ان سے ہم سب کا سلام عرض کرنا اور عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں ان سے دریافت کرنا کیونکہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہم تک یہ بات بھی پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے ساتھ ایسا کرنے

فجاءت برجل من بني حنيفة يقال له ثمامة
بن أثال فربطوه بسارية من سواري المسجد
فخرج إليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال
ما عندك يا ثمامة فقال عندي خير يا محمد
إن تقتلني تقتل ذا دم وإن تنعم تنعم على
شاكر وإن كنت تريد المال فسل منه ما شئت
حتى كان الغد ثم قال له ما عندك يا ثمامة
قال ما قلت لك إن تنعم تنعم على شاكر
فتركه حتى كان بعد الغد فقال ما عندك
يا ثمامة فقال عندي ما قلت لك فقال أطلقوا
ثمامة فانطلق إلى نخل قريب من المسجد
فاغتسل ثم دخل المسجد فقال أشهد أن لا
إله إلا الله وأشهد أن محمدا رسول الله يا محمد
والله ما كان على الأرض وجه أبغض إلي من وجهك
فقد أصبح وجهك أحب الوجوه إلي والله ما كان
من دين أبغض إلي من دينك فأصبح دينك
أحب الدين إلي والله ما كان من بلد أبغض
إلي من بلدك فأصبح بلدك أحب البلاد إلي
وإن خيلك أخذتني وأنا أريد العمرة فماذا
ترى فبشره رسول الله صلى الله عليه وسلم و
أمره أن يعتمر فلما قدم مكة قال له قائل
صبوت؟ قال لا ولكن أسلمت مع محمد رسول
الله صلى الله عليه وسلم ولا والله لا يأتيكم من
اليمامة حبة حنطة حتى يأذن فيها النبي
صلى الله عليه وسلم

وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا۔ اے ثمامہ تمہارا
کیا ارادہ ہے؟ جواب دیا اے محمد! میرا ارادہ نیک ہے اگر آپ
مجھے قتل کریں تو گویا ایک خونی آدمی کو قتل کیا اور اگر احسان فرمائیں
تو ایک احسان ماننے والے پر احسان ہوگا اور اگر آپ مال چاہتے
ہیں تو جتنا چاہیں مانگ سکتے ہیں۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ
نے فرمایا اے ثمامہ! کیا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا میں کہہ چکا اگر
احسان فرمائیں تو احسان ماننے والے پر احسان ہوگا۔ آپ اسے چھوڑ کر
چلے گئے۔ تیسرے روز پھر فرمایا اے ثمامہ کیا خیال ہے؟ کہنے لگا
میں تو عرض کر چکا ہوں۔ تب آپ نے حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ چلا گیا اور
مسجد کے قریب ایک باغ میں جا کر غسل کیا پھر مسجد میں آ کر کہنے لگا۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اے محمد! خدا کی قسم مجھے روئے زمین پہ
آپ سے زیادہ ناپسند کوئی نہ تھا لیکن آج مجھے آپ سب سے محبوب
ہیں۔ خدا کی قسم آپ کے دین سے زیادہ مجھے کوئی دین ناپسند نہ تھا
لیکن آج مجھے آپ کا دین سب سے پیارا ہے۔ خدا کی قسم مجھے آپ
کے شہر سے زیادہ ناپسند کوئی شہر نہ تھا لیکن آج یہ مجھے سب شہروں
سے پیارا ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے گرفتار کر لیا حالانکہ میں عمرہ
کے ارادے سے جا رہا تھا اب اس بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بشارت دی اور فرمایا کہ وہ
عمرہ کرے۔ جب وہ مکہ مکرمہ میں پہنچا تو کسی نے اس سے کہا کیا
تم بے دین ہو گئے ہو؟ جواب دیا نہیں بلکہ میں تو محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر مسلمان ہو گیا ہوں۔
(اگر تم نے میرے ساتھ کوئی حرکت کی تو) خدا کی قسم تمہارے پاس
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر یمامہ سے گندم
کا ایک دانہ بھی نہیں پہنچے گا۔

١٥٠١- حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب
عن عبد الله بن أبي حسين حدثنا نافع بن جبير
عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قدم مسيلمة
الكذاب على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں مسیلمہ کذاب آیا اور کہنے لگا
کہ اگر محمد اپنے بعد مجھے جانشین نامزد کر دیں تو میں ان کی پیروی اختیار
کر لیتا ہوں اور وہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے کثیر افراد لے کر آیا تھا

فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ ۔

پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس کو ساتھ لیا اور اس کی جانب چل پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی یہاں تک کہ آپ مسیلمہ کے پاس اپنے اصحاب میں جا کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی بھی مانگے تو تجھے نہیں دوں گا تیرے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ غلط نہیں ہو سکتا۔ اگر تو نے میری بات سے پیٹھ پھیری تو اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کر دے گا میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب میں نظر آیا تھا۔ آگے میری جانب سے ثابت بن قیس تجھے جواب دیں گے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد "میں تجھے وہی کچھ دیکھ رہا ہوں جو خواب میں نظر آیا تھا" کے متعلق دریافت کیا تو حضرت ابوہریرہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے صدمہ ہوا تو خواب میں میری جانب وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس میں نے ان پر پھونک ماری تو دونوں اڑ گئے۔ میں نے دونوں کنگنوں سے دو کذاب مراد لئے ہیں جو میرے بعد ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ایک عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں، پھر میری ہتھیلی پر سونے کے دو کنگن رکھے گئے، تو مجھے کنگن ناگوار گزرے۔ پس میری طرف وحی کی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ میں نے پھونک ماری تو دونوں کنگن غائب ہو گئے۔ میں نے ان کی تعبیر دو کذابوں سے لی، میں جن کے درمیان میں ہوں۔ ایک ان میں سے صنعاء والا (اسود عنسی) اور دوسرا یمامہ والا (مسیلمہ) ہے۔

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَهْدِيَّ بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ يَقُولُ كُنَّا نَعْبُدُ الْحَجَرَ فَإِذَا وَجَدْنَا حَجَرًا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ أَلْقَيْنَاهُ وَأَخَذْنَا الْآخَرَ فَإِذَا

مہدی بن میمون کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو رجاء عطاردی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم پتھروں کی عبادت کیا کرتے تھے جب پہلے سے اچھا کوئی پتھر مل جاتا تو پہلے کو پھینک کر اسے لے لیتے اگر پتھر نہ ملے تو مٹی کا ڈھیر بنا کر اسی پر بکری کو دوہتے اور اس

لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ جِئْنَا بِالشَّاةِ فَحَلَبْنَاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ طُفْنَا بِهِ فَإِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مُنَصِّلُ الْأَسِنَّةِ فَلَا نَدَعُ رُمْحًا فِيهِ حَدِيدَةٌ وَلَا سَهْمًا فِيهِ حَدِيدَةٌ إِلَّا نَزَعْنَاهُ وَأَلْقَيْنَاهُ شَهْرَ رَجَبٍ وَسَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَرْعَى الْإِبِلَ عَلَى أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِخُرُوجِهِ فَرَرْنَا إِلَى النَّارِ إِلَى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ۔

بَابُ ٥٣٩ قِصَّةُ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ

١٥٠٢۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ نَشِيطٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي دَارِ بِنْتِ الْحَارِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهِيَ أُمُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ خَطِيبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضِيبٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ إِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْرِ ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذَا الْقَضِيبَ مَا أَعْطَيْتُكَهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ وَهٰذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَسَيُجِيبُكَ عَنِّي فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي ذَكَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُكِرَ لِي أَنَّ

کے گرد طواف کرتے تھے۔ جب رجب کا مہینہ آتا تو ہم کہتے کہ یہ ہتھیاروں کے پھل دور کرنے کا مہینہ ہے چنانچہ ہم کسی نیزہ یا تیر کے پیکان کو نکالے بغیر نہیں چھوڑتے تھے اور اسے ہم رجب کے پورے مہینے نکالے رکھتے تھے۔ میں نے ابو رجاء کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت میں لڑکا تھا اور اپنے گھر والوں کے اونٹ چرایا کرتا تھا جب ہم نے آپ کے ظاہر ہونے کی خبر سنی تو ہم جہنم کی طرف دوڑے یعنی مسیلمہ کذاب کے پھندے میں پھنس گئے۔

اسود عنسی کا قصہ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مسیلمہ کذاب ایک دفعہ مدینہ منورہ میں آیا اور حارث کی بیٹی کے گھر میں ٹھہرا جو اس کے نکاح میں تھی اور حارث کی بیٹی وہ عبد اللہ بن عامر کی ماں تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس کو ساتھ لیا جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطیب کہا جاتا تھا اور مسیلمہ کے پاس تشریف لے گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی آپ اس کے پاس کھڑے ہوکر اس سے گفتگو فرمانے لگے تو مسیلمہ نے آپ سے کہا کہ آپ میری حکومت کے راستے میں رکاوٹ نہ بنیں اور مجھے اپنے بعد جانشین مقرر فرما دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی مانگے تو میں تجھے نہیں دوں گا اور میں دیکھتا ہوں کہ تو وہی شخص ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا اور اس کے علاوہ ثابت بن قیس تجھے میری طرف سے جواب دیں گے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے۔ عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مذکورہ خواب کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر دو کنگن طلائی رکھے گئے ہیں۔ میں پریشان ہوا اور وہ مجھے برے لگے پھر مجھے اجازت ملی اور میں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم أريت أنه وضع في يدي سواران من ذهب ففظعتهما وكرهتهما فأذن لي فنفختهما فطارا فأولتهما كذابين يخرجان فقال عبيد الله أحدهما العنسي الذي قتله فيروز باليمن والآخر مسيلمة الكذاب.

باب قصة أهل نجران.

١٥٠٥. حدثني عباس بن الحسين حدثنا يحيى بن آدم عن إسرائيل عن أبي إسحاق عن صلة بن زفر عن حذيفة قال جاء العاقب والسيد صاحبا نجران إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يريدان أن يلاعناه قال فقال أحدهما لصاحبه لا تفعل فوالله لئن كان نبيا فلاعننا لا نفلح نحن ولا عقبنا من بعدنا قالا إنا نعطيك ما سألتنا وابعث معنا رجلا أمينا ولا تبعث معنا إلا أمينا فقال لأبعثن معكم رجلا أمينا حق أمين فاستشرف له أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال قم يا أبا عبيدة بن الجراح فلما قام قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا أمين هذه الأمة.

١٥٠٦. حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة قال سمعت أبا إسحاق عن صلة بن زفر عن حذيفة رضي الله عنه قال جاء أهل نجران إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا ابعث لنا رجلا أمينا فقال لأبعثن إليكم رجلا أمينا حق أمين فاستشرف له الناس فبعث أبا عبيدة بن الجراح.

ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ دو کذاب نکلیں گے۔ عبید اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک تو عنسی ہے جس کو فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔ (جو حضرت وحشی کے ہاتھوں حضرت ابو بکر صدیق کے عہد خلافت میں واصل جہنم ہوا۔)

اہل نجران کا قصہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے سرداروں میں سے عاقب اور سید دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس آئے دونوں چاہتے تھے کہ حضور سے مباہلہ کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان سے مباہلہ نہ کرو۔ خدا کی قسم اگر یہ نبی ہوئے تو ہم اور ہمارے بعد ہماری نسلیں بھی فلاح نہیں پا سکیں گی۔ دونوں کہنے لگے کہ حضور جو آپ ہم سے مانگیں گے ہم اتنا مال پیش کر دیا کریں گے۔ آپ ہمارے پاس کوئی امانت دار آدمی بھیج دیں اور ایسا نہ بھیجے جو امانت دار نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا امانت دار بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اصحاب میں اس شخص کے منتظر تھے تو آپ نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! کھڑے ہو جاؤ جب وہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں اہل نجران عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس ایسے آدمی کو بھیجئے جو امین ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری جانب ایسا امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہو۔ اس پر لوگ اسے دیکھنے کا انتظار کرنے لگے۔ پس آپ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو روانہ فرمایا۔

١٥٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر اُمّت میں ایک امین (امانت دار) ہوا ہے اور اس امّت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

بَابُ ٥٣١ قِصَّةِ عُمَانَ وَالْبَحْرَيْنِ

عمان اور بحرین کا قصہ

١٥٠٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا۔ فَلَمْ يَقْدَمْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي قَالَ جَابِرٌ فَجِئْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا۔ قَالَ فَأَعْطَانِي قَالَ جَابِرٌ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّالِثَةَ فَلَمْ يُعْطِنِي فَقُلْتُ لَهُ قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي فَقَالَ أَقُلْتَ تَبْخَلُ عَنِّي وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جِئْتُهُ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا اتنا مال دوں گا۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ چنانچہ بحرین کا مال ابھی آیا بھی نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ جب وہ مال حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں آیا تو انہوں نے منادی کو اعلان کرنے کا حکم دیا۔ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض ہو یا آنحضرت نے کسی سے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر کی خدمت میں گیا اور انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تجھے اتنا اور اتنا مال دوں گا۔ یہ تین مرتبہ فرمایا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے مال دے دیا۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں پھر حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مال طلب کیا لیکن انہوں نے نہ دیا۔ دوبارہ گیا لیکن نہ دیا۔ سہ بارہ گیا تو پھر بھی نہ دیا۔ میں ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میں آپ کی خدمت میں مال لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں لیکن آپ عطا نہیں فرماتے لہٰذا مال دے دیجئے ورنہ آپ بخل کے الزام سے بچ نہیں سکتے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے میرے متعلق بخل کی بات کہی ہے، اور بخل کی بیماری کا بھی کوئی علاج ہے۔ انہوں نے تین مرتبہ فرمایا جتنی دفعہ نہیں دیا آزمانے کے لئے تھا۔ عمرو سے امام محمد باقر بن امام زین العابدین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں گیا تو حضرت ابوبکر نے

بَابُ ٥٣٢ قُدُومِ الْأَشْعَرِيِّينَ وَأَهْلِ الْيَمَنِ

وَقَالَ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ۔

اشعریوں اور اہل یمن کا حاضر ہونا

حضرت ابو موسیٰ نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

حدثنا عمران بن حصين قال جاءت بنو تميم إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أبشروا يا بني تميم قالوا أما إذ بشرتنا فأعطنا فتغير وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء ناس من أهل اليمن فقال النبي صلى الله عليه وسلم اقبلوا البشرى إذ لم يقبلها بنو تميم قالوا قد قبلنا يا رسول الله۔

کہنے لگے کہ آپ بشارت تو دیتے ہیں کچھ مال بھی تو عطا فرمایئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ پھر یمن کے لوگ حاضر خدمت ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ بشارت قبول کرو، جب کہ بنی تمیم نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے جواب دیا، یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی۔

* * *

١٥١٢۔ حدثني عبد الله بن محمد الجعفي حدثنا وهب بن جرير حدثنا شعبة عن إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن أبي مسعود أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الإيمان ههنا وأشار بيده إلى اليمن والجفاء وغلظ القلوب في الفدادين عند أصول أذناب الإبل من حيث يطلع قرنا الشيطان ربيعة ومضر۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے یمن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان ادھر ہے، نیز تند مزاجی اور سنگ دلی کسانوں میں ہے، جو اونٹوں کی دُموں کے پاس کھڑے ہو کر چلاتے ہیں، جہاں سے کہ شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں، اور وہ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر ہیں۔

١٥١٣۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا ابن أبي عدي عن شعبة عن سليمان عن ذكوان عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أتاكم أهل اليمن هم أرق أفئدة وألين قلوبا الإيمان يمان والحكمة يمانية والفخر والخيلاء في أصحاب الإبل والسكينة والوقار في أهل الغنم وقال غندر عن شعبة عن سليمان سمعت ذكوان عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں۔ جو دل کے نرم اور رقیق القلب ہیں۔ ایمان اور حکمت یمن کا طرۂ امتیاز ہیں۔ فخر و غرور اونٹ والوں میں، عاجزی اور وقار بکری والوں میں ہے۔ اس کو غندر نے شعبہ، سلیمان، ذکوان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کی ہے (یہ مذکورہ حدیث کی دوسری سند ہے)۔

١٥١٤۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني أخي عن سليمان عن ثور بن زيد عن أبي الغيث عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الإيمان يمان والفتنة ههنا ههنا يطلع قرن الشيطان۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان یمنی ہے یعنی یمن والوں کی خصوصیت ہے اور فتنہ و فساد ادھر ہے (نجد کی جانب اشارہ کرکے) جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔

۱۵۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے پاس یمن کے باشندے آئے ہیں جن کے قلوب نازک اور دل نرم ہیں۔ دین کی سمجھ (فقہ) یمنی ہے اور حکمت بھی یمانی (اہل یمن کا مقتدیٰ) ہے۔

۱۵۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَجَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيَسْتَطِيعُ هٰؤُلَاءِ الشَّبَابُ أَنْ يَقْرَءُوا كَمَا تَقْرَأُ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ شِئْتَ أَمَرْتَ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ أَخُو زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ أَتَأْمُرُ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْرَأَ وَلَيْسَ بِأَقْرَئِنَا قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِكَ وَقَوْمِهِ فَقَرَأْتُ خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى؟ قَالَ قَدْ أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَؤُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى خَبَّابٍ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِهٰذَا الْخَاتَمِ أَنْ يُلْقَى قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَلْقَاهُ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب وہاں تشریف لے آئے فرمانے لگے کہ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا یہ نوجوان بھی آپ کی طرح قرآن کریم پڑھ سکتا ہے؟ جواب دیا، ہاں مگر آپ فرمائیں تو میں اس سے کہوں کہ قرآن مجید سے کچھ سنائے۔ جواب دیا، ہاں۔ انہوں نے فرمایا، اے علقمہ، قرآن کریم پڑھ کر سناؤ۔ پس زید بن حدیر کے بھائی زیاد بن حدیر نے کہا کہ آپ علقمہ سے پڑھنے کے لئے فرماتے ہیں لیکن کیا آپ ہم میں سب سے اچھے قاری نہیں ہیں؟ فرمایا، اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی قوم کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی آپ کو سنا دوں۔ پھر حضرت علقمہ نے سورۂ مریم کی پچاس آیتیں تلاوت کیں۔ اب حضرت عبداللہ بن مسعود نے سوال فرمایا کہ آپ کی رائے کیا ہے؟ فرمایا، بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ جس طرح میں پڑھتا ہوں یہ بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ پھر جب حضرت خباب کی جانب توجہ فرمائی تو ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی نظر آئی۔ انہوں نے فرمایا، کیا اس انگوٹھی کے اتارنے کا ابھی وقت نہیں آیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ آج کے بعد آپ اسے میرے پاس نہیں دیکھیں گے اور پھینک دی۔ غندر نے بھی شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

بَابُ قِصَّةِ دَوْسٍ وَالطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ۔

دوس اور طفیل بن عمرو دوسی کا قصہ

۱۵۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی ایک وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ قبیلہ دوس ہلاک ہوا، نافرمانی کی اور اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا لہٰذا آپ ان کی ہلاکت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ پس آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت فرما اور انہیں دائرۂ اسلام میں لے آ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ ؎

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

وَأَبَقَ غُلَامٌ لِي فِي الطَّرِيقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ لِوَجْهِ اللهِ فَأَعْتَقْتُهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں (ہجرت کرکے) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والا تھا تو راستے میں درد حال کے پیش نظر یہ شعر پڑھتا تھا۔

ہا! شب دراز مشقت سے بھری ہے
مگر شکر ہے کہ کفر کے گھر سے دی نجات

میرا غلام راستے میں مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا تھا جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی تو اسی دوران جبکہ میں آپ کی خدمت میں موجود تھا پس وہ غلام بھی آ پہنچا اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوہریرہ! یہ تمہارا غلام ہے میں عرض گزار ہوا کہ اسے میں رضائے الٰہی کے لئے آزاد کرتا ہوں۔

☆ بَابُ ۳۲۲ قِصَّةِ وَفْدِ طَيِّئٍ وَحَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ۔

قبیلہ طے اور عدی بن حاتم کا بیان

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْنَا عُمَرَ فِي وَفْدٍ فَجَعَلَ يَدْعُو رَجُلًا رَجُلًا وَيُسَمِّيهِمْ فَقُلْتُ أَمَا تَعْرِفُنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: بَلَى أَسْلَمْتَ إِذْ كَفَرُوا وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَدْبَرُوا وَوَفَيْتَ إِذْ غَدَرُوا وَعَرَفْتَ إِذْ أَنْكَرُوا فَقَالَ عَدِيٌّ فَلَا أُبَالِي إِذًا۔

حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ جب ہم (قبیلہ طے کے) وفد کی صورت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ایک ایک آدمی کا نام لے کر بلانے لگے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں، تم اس وقت مسلمان ہوئے جب دوسرے لوگوں نے کفر اختیار کیا، تم اس وقت آگے بڑھے جب دوسرے پیٹھ پھیرنے لگے۔ تم نے اس وقت وفا کی جب دوسرے لوگوں نے دھوکا دیا۔ اس پر حضرت عدی نے کہا: اب مجھے کیا غم ہے۔

بِفَضْلِهٖ تَعَالٰى سترھواں پارہ ختم ہوا۔

پارہ — ۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۵۲۵ حجۃ الوداع

۱۵۲۰۔ حدثنا إسمعيل بن عبد الله حدثني مالك عن ابن شهاب عن عروة ابن الزبير عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فأهللنا بعمرة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان معه هدي فليهلل بالحج مع العمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا فقدمت معه مكة وأنا حائض ولم أطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انقضي رأسك وامتشطي وأهلي بالحج ودعي العمرة ففعلت فلما قضينا الحج أرسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق إلى التنعيم فاعتمرت فقال هذه مكان عمرتك قالت فطاف الذين أهلوا بالعمرة بالبيت وبين الصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد أن رجعوا من منى وأما الذين جمعوا الحج والعمرة فإنما طافوا طوافا واحدا۔

۱۵۲۱۔ حدثني عمرو بن علي حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا ابن جريج قال حدثني عطاء عن ابن عباس إذا طاف بالبيت فقد

حجۃ الوداع

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قربانی لایا ہے اس کو چاہیئے کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک کہ دونوں کو ادا کر کے حلال نہ ہو جائے جب میں آپ کے ہمراہ مکہ مکرمہ پہنچی تو اس وقت میں حائضہ تھی اس لئے میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شکایت بتائی تو آپ نے فرمایا کہ سر کے بالوں کو کھول کر ان میں کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھو اور عمرہ کو جانے دو پھر میں نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق کے ساتھ تنعیم کے مقام پر بھیج دیا۔ پس وہاں سے میں نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے عمرے کی جگہ ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا اور پھر منیٰ سے واپس لوٹنے کے بعد دوبارہ طواف کیا۔ لیکن جن حضرات نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا۔ تو انہوں نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب کوئی بیت اللہ کا طواف کرے تو حلال ہو جاتا ہے (یعنی احرام کھول دے)۔ پس میں (ابن جریج) نے پوچھا کہ حضرت ابن عباس نے

حَلَّ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ.

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنِي بَيَانٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي.

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَسْتُ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي.

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

یہ بات کہاں سے حاصل کی؟ جواب دیا کہ اس ارشاد باری تعالیٰ سے "پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک" (سورۃ الحج، آیت ۳۳) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حجۃ الوداع میں حکم فرمایا تھا کہ احرام کھول دو۔ میں نے کہا کہ وہ تو وقوف عرفہ کے بعد ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے نزدیک پہلے اور بعد دونوں صورتوں میں کھولا جا سکتا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بطحا کے مقام پر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے حج کا احرام باندھا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا کیسے باندھا؟ میں نے جواب دیا کہ لبیک کہا اور اس طرح احرام باندھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باندھتے ہیں۔ فرمایا، بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو پھر احرام کھول دو۔ چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے قبیلہ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ احرام کھول دو۔ حضرت حفصہ نے عرض کی کہ آپ کیوں احرام نہیں کھولتے؟ فرمایا، میں نے اپنے سر کے بال جما لیے ہیں اور اپنی قربانی کے گلے میں ہار ڈال کر لایا ہوں، لہٰذا میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک قربانی ذبح نہ کر لوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت مسئلہ دریافت کیا جبکہ آپ سواری پر تھے اور حضرت فضل بن عباس کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! بیشک حج اللہ تعالیٰ نے تو اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے لیکن میرے والد محترم اتنے بوڑھے ہو گئے ہیں کہ وہ سواری پر اچھی طرح بیٹھ بھی نہیں

إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ.

١٥٢٥۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ حَتَّى أَنَاخَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ لِعُثْمَانَ ائْتِنَا بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ ثُمَّ أَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ وَابْتَدَرَ النَّاسُ الدُّخُولَ فَسَبَقْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِكَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ مِنَ السَّطْرِ الْمُقَدَّمِ وَجَعَلَ بَابَ الْبَيْتِ خَلْفَ ظَهْرِهِ وَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الَّذِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَلِجُ الْبَيْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرْمَرَةٌ حَمْرَاءُ.

١٥٢٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقُلْتُ إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ

سکتے۔ ان حالات میں کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جواباً فرمایا، ہاں کر سکتی ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے وقت جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے تو آپ کی سواری قصواء پر آپ نے اپنے پیچھے حضرت اسامہ کو بٹھایا ہوا تھا اور آپ کے ساتھ حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ بھی تھے۔ جب آپ بیت اللہ کے نزدیک پہنچے تو عثمان سے کنجیاں لانے کے لئے فرمایا۔ پس دروازہ کھولا گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت اسامہ حضرت بلال اور عثمان بھی گئے۔ پھر انہوں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا اور کافی دیر اندر رہے۔ جب آپ باہر نکلے تو لوگ اندر داخل ہونے کے لئے ٹوٹ پڑے لیکن میں سب پر سبقت لے گیا۔ میں نے حضرت بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑے دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ فرمایا کہ ان سامنے والے دونوں ستونوں سے لگے ستونوں کے درمیان میں پڑھی تھی۔ (اور کعبے کے چھ ستون تھے گویا دو قطاروں میں تین تین ستون تھے) چنانچہ پہلے حصے کے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی یعنی بیت اللہ کے دروازے کی جانب پشت مبارک رکھی اور اس دیوار کی جانب استقبال فرمایا جو اندر داخل ہوتے وقت سامنے پڑتی ہے۔ آپ نے اس دیوار سے کچھ فاصلے پر نماز پڑھی۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں اور جس جگہ آپ نے نماز پڑھی وہاں کوئی سرخ پتھر لگایا ہوا تھا یا نہیں؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ بنت حیی زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقعہ پر حائضہ ہو گئیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ ہمیں یہیں ٹھہرائے گی؟ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! وہ تمام کاموں سے فارغ ہو کر بیت اللہ کا طواف کر چکی ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر کیا فکر پھر تو ہمارے ساتھ

طَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ.

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ عَلَى مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ ثَلَاثًا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَإِنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى.

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِجَرِيرٍ اسْتَنْصِتِ

چلنا چاہیے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کا ذکر کیا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ موجود تھے اور ہم حجۃ الوداع کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور اس کے بعد مسیح دجال کا ذکر فرمایا اور تفصیلاً ذکر فرمایا۔ یہ بھی فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا نہ ہو۔ خواہ وہ حضرت نوح ہوں یا ان کے بعد والے انبیائے کرام۔ وہ تم ہی میں نکلے گا تم پر اس کی نشانیاں پوشیدہ نہیں ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے جبکہ وہ داہنی آنکھ سے کانا ہوگا اور اس کی وہ آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔ خبردار ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر تمہارے خون اور مال اسی طرح حرام فرمائے ہیں جیسے اس دن کو، اس شہر کو اور اس مہینے کو حرام فرمایا ہے۔ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا چکا؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں۔ کہا اے اللہ گواہ رہنا۔ یہ تین مرتبہ کہا۔ پھر فرمایا ایسے کام نہ کرنا جن کا انجام خرابی یا افسوس ہو۔ دیکھو میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اتارنے لگ جاؤ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوے فرمائے اور ہجرت کے بعد آپ نے صرف ایک حج کیا اور حجۃ الوداع کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کوئی حج نہیں کیا۔ ابو اسحاق کا بیان ہے کہ دوسرا حج آپ نے مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے کیا تھا۔

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش رہنے کے لئے کہو۔ اس کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ میرے بعد میں

أُنَاسٌ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُولُ صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ.

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقٍ

کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ کافروں کی طرح ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ اپنی اسی ہیئت پر گھوم رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت تھا۔ سال بارہ مہینوں کا ہے جن میں سے چار حرمت والے ہیں۔ تین مہینے متواتر ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور مضر کا رجب جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے مابین ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ اب کون سا مہینہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے ہمارا گمان یہ تھا کہ آپ اس مہینے کا کوئی دوسرا نام بیان فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ پھر دریافت فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ پھر دیر تک خاموش رہے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمایا جائے گا۔ فرمایا کیا یہ وہی شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ پھر فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے تو ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا کوئی دوسرا نام بتائیں گے۔ فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں۔ فرمایا تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضرت ابوبکرہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں ہے۔ عنقریب تم اپنے پروردگار سے ملو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔ آگاہ رہو کہ میرے بعد گمراہی کی جانب پلٹ کر ایک دوسرے کی گردن نہ اڑانے لگنا۔ آگاہ رہو جو یہاں حاضر ہے وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دے جو حاضر نہیں ہیں کیونکہ بعض وہ جن تک بات پہنچائی جائے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ محمد بن سیرین جب اس حدیث کو بیان فرماتے ...

حضرت طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید

بن شهاب أن أناساً من اليهود قالوا لو نزلت هذه الآية فينا لاتخذنا ذلك اليوم عيداً فقال عمر أية آية فقالوا اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي فقال عمر إني لأعلم أي مكان أنزلت أنزلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم واقف بعرفة.

بتلائیے۔ حضرت عمر نے دریافت کیا کہ وہ کونسی آیت کے متعلق کہتے ہیں۔ جواب دیا کہ "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔ اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا" (سورۃ المائدہ، آیت ۳) کے متعلق۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ کس جگہ اتری، جب یہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں تشریف فرما تھے۔

۱۵۳۲۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن أبي الأسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فمنا من أهل بعمرة ومنا من أهل بحج ومنا من أهل بحج وعمرة وأهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج فأما من أهل بالحج أو جمع الحج والعمرة فلم يحلوا حتى يوم النحر.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے۔ پس ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا جبکہ بعض حضرات ایسے بھی تھے جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ پس جنہوں نے حج کا احرام باندھا یا حج اور عمرہ کو جمع کیا تو انہوں نے یوم النحر کو احرام کھولا تھا۔

۱۵۳۳۔ حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك وقال مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع.

عبد اللہ بن یوسف کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہمیں یوں بتائی کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

۱۵۳۴۔ حدثنا إسماعيل حدثنا مالك مثله.

اسمٰعیل کا بیان ہے کہ امام مالک نے مذکورہ حدیث ہم سے اسی طرح بیان کی۔

۱۵۳۵۔ حدثنا أحمد بن يونس حدثنا إبراهيم هو ابن سعد حدثنا ابن شهاب عن عامر بن سعد عن أبيه قال عادني النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع من وجع أشفيت منه على الموت فقلت يا رسول الله بلغ بي من الوجع ما ترى وأنا ذو مال ولا يرثني إلا ابنة لي واحدة أفأتصدق بثلثي مالي قال لا قلت أفأتصدق بشطره قال لا قلت فالثلث قال والثلث

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس مرض میں میری عیادت فرمائی جس نے مجھے موت کے نزدیک پہنچا دیا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! تکلیف کے باعث میں جس حال کو پہنچ گیا ہوں وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، جبکہ میں ایک مالدار آدمی ہوں اور ایک لڑکی کے سوا میری کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کیا آدھے مال کی؟ فرمایا نہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ تہائی کی؟ فرمایا تہائی بھی زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محتاج چھوڑ کر

كثير، إنك أن تذر ورثتك أغنياء خير من أن تذرهم عالة يتكففون الناس، ولست تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله إلا أجرت بها حتى اللقمة تجعلها في في امرأتك. قلت: يا رسول الله أأخلف بعد أصحابي؟ قال: إنك لن تخلف فتعمل عملا تبتغي به وجه الله إلا ازددت به درجة ورفعة، ولعلك تخلف حتى ينتفع بك أقوام ويضر بك آخرون، اللهم أمض لأصحابي هجرتهم ولا تردهم على أعقابهم، لكن البائس سعد بن خولة، رثى له رسول الله صلى الله عليه وسلم أن توفي بمكة.

حالانکہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں، اور جو کچھ تم رضائے الٰہی کے لئے خرچ کروگے اس کا تمہیں اجر ملے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں دوگے اس کا بھی۔ پھر میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھی مجھے یہاں چھوڑ جائیں گے؟ فرمایا کہ تم یہاں نہیں چھوڑے جاؤگے، بلکہ تم ایسا عمل کروگے جس سے رضائے الٰہی مقصود ہوگی اور جس کے باعث تمہارے مقام و منصب میں اضافہ ہوگا اور شاید تم کتنے ہی لوگوں سے پیچھے دنیا میں زندہ رہو یہاں تک کہ تمہاری ذات سے بعض لوگوں کو نفع پہنچے اور بعض کو نقصان۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا فرمادے اور پیچھے نہ لوٹائے جائیں، لیکن حضرت سعد بن خولہ نے مکہ مکرمہ میں وفات پائی جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افسوس رہا۔

١٥٣٦۔ حدثني إبراهيم بن المنذر حدثنا أبو ضمرة حدثنا موسى بن عقبة عن نافع أن ابن عمر رضي الله عنهما أخبرهم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حلق رأسه في حجة الوداع.

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کے بال اتروا دیئے تھے۔

١٥٣٧۔ حدثنا عبيد الله بن سعيد حدثنا محمد بن بكر حدثنا ابن جريج عن موسى بن عقبة عن نافع أخبره ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم حلق في حجة الوداع وأناس من أصحابه وقصر بعضهم.

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر کے بال منڈوائے اور آپ کے اصحاب میں سے کتنے ہی حضرات نے بال صرف چھوٹے کروائے تھے۔

١٥٣٨۔ حدثنا يحيى بن قزعة حدثنا مالك عن ابن شهاب، وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب حدثني عبيد الله بن عبد الله أن عبد الله بن عباس أخبره أنه أقبل يسير على حمار ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم بمنى في حجة الوداع يصلي بالناس، فسار الحمار بين يدي بعض الصف ثم نزل عنه فصف مع الناس.

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ وہ گدھے پر سوار ہو کر آرہے تھے اور حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میرا گدھا ایک صف کے آگے پہنچ گیا تو میں اس سے اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہوگیا۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت اسامہ بن زید سے پوچھا اور اس وقت میں بھی موجود تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کس رفتار سے چلائی؟ انہوں نے فرمایا کہ درمیانی رفتار سے لیکن جب کھلی جگہ مل جاتی تو تیز بھی چلا لیتے تھے۔

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا

عبداللہ بن یزید خطمی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں ساتھ ساتھ پڑھی تھیں یعنی جمع صوری کے ساتھ۔

بَابُ غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ

غزوۂ تبوک یا غزوۂ عسرت

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تاکہ ان کے لئے سواریاں طلب کروں جبکہ وہ جیش عسرت یعنی غزوۂ تبوک کے لئے جا رہے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے نبی اللہ! آپ کے اصحاب نے مجھے حضور کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ ان کے لئے سواریوں کا سوال کروں۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا۔ اتفاق سے اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے اور میں اس حالت کو بھانپ نہ پایا تھا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار فرمانے کے باعث رنج و ملال کی حالت میں واپس لوٹ آیا اور دوسری جانب یہ رنج کھا رہا تھا کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں۔ میں اپنے ساتھیوں کی جانب لوٹا اور انہیں بتا دیا جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ابھی کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے حضرت بلال کی آواز سنی کہ اے عبداللہ بن قیس! میں نے جواب دیا تو انہوں نے فرمایا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں۔ جب میں آپ کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوا تو فرمایا یہ فلاں فلاں جوڑے یعنی چھ اونٹ لے جاؤ۔ آپ نے اسی وقت وہ اونٹ حضرت سعد بن عبادہ سے خریدے تھے۔ پس انہیں لے کر اپنے ساتھیوں کی طرف جاؤ اور ان سے کہہ دینا

فَقُلْ إِنَّ اللّٰهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لِي إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسٰى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتّٰى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسٰى۔

کہ بے شک اللہ نے یا رسول اللہ نے تمہیں سواری کے لیے عطا فرمائے ہیں لہٰذا ان پر سوار ہو جاؤ۔ پس میں انہیں لے کر چلا گیا اور انہیں بتا دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری سواری کے لیے عطا فرمائے ہیں لیکن خدا کی قسم میں تمہیں ان لوگوں کے پاس لے چلتا ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا جواب سنا تھا، شاید آپ یہ خیال فرمائیں کہ میں نے وہ بات اپنی طرف سے لگا دی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ فرمایا ہو۔ سب کہنے لگے کہ ہمیں آپ پر اعتبار ہے مگر ہم آپ کے فرمانے پر ضرور چلیں گے۔ پس حضرت ابو موسیٰ ان میں سے چند افراد کو لے کر گئے اور ان لوگوں کے پاس پہنچ گئے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا ارشاد سنا تھا کہ آپ نے پہلے انکار کیا اور پھر عطا فرما دیئے۔ ان حضرات نے حضرت ابو موسیٰ کے بیانات کی تصدیق کر دی۔

۱۵۴۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى تَبُوكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو حضرت علی کو اپنا نائب مقرر فرما دیا۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑے جا رہے ہیں؟ فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی، ما سوا اس کے کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔ امام ابوداؤد نے اس کی سند یوں کی ہے۔ ابوداؤد، شعبہ، حکم، مصعب نے روایت کی۔

ف: غزوۂ تبوک کے لیے جاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نائب بنا کر مدینہ منورہ میں چھوڑ چلے تھے اور ان کے عرض کرنے پر فرمایا تھا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی ما سوا اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اس حدیث کو بعض حضرات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے کی دلیل بناتے ہیں۔ اُن حضرات کا یہ خیال اور ان کا اس حدیث سے استدلال دونوں ہی غلط ہیں۔

حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانشین نہیں بنے تھے کیونکہ ان کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے لہٰذا اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے کی بات کا سرے سے وجود ہی نہیں ہے بلکہ یہ نیابت اسی طرح کی ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لینے گئے تو اپنی جگہ حضرت ہارون علیہ السلام کو نائب مقرر فرما گئے تھے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لیے جاتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرما کر وہیں رہنے کا حکم دیا تھا۔ اگرچہ اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ

الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك أن عبد الله بن كعب بن مالك وكان قائد كعب من بنيه حين عمي قال سمعت كعب بن مالك يحدث حين تخلف عن قصة تبوك قال كعب لم أتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة غزاها إلا في غزوة تبوك غير أني كنت تخلفت في غزوة بدر ولم يعاتب أحد تخلف عنه إنما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد عير قريش حتى جمع الله بينهم وبين عدوهم على غير ميعاد ولقد شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة العقبة حين تواثقنا على الإسلام وما أحب أن لي بها مشهد بدر وإن كانت بدر أذكر في الناس منها كان من خبري أني لم أكن قط أقوى ولا أيسر حين تخلفت عنه في تلك الغزوة والله ما اجتمعت عندي قبله راحلتان قط حتى جمعتهما في تلك الغزوة ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد غزوة إلا ورى بغيرها حتى كانت تلك الغزوة غزاها رسول الله صلى الله عليه وسلم في حر شديد واستقبل سفرا بعيدا ومفازا وعدوا كثيرا فجلى للمسلمين أمرهم ليتأهبوا أهبة غزوهم فأخبرهم بوجهه الذي يريد والمسلمون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم كثير ولا يجمعهم كتاب حافظ يريد الديوان قال كعب فما رجل يريد أن يتغيب إلا ظن أن سيخفى له ما لم ينزل فيه وحي الله وغزا رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الغزوة حين طابت

ان کے نابینا ہوجانے پر راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔ انکا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب میں غزوۂ تبوک میں شمولیت نہ کرسکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے غزوات فرمائے تو حضرت کعب نے ان سب میں شمولیت کا شرف حاصل کیا سوائے غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے لیکن غزوۂ بدر میں شامل نہ ہونے والوں میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے عتاب نہیں فرمایا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قافلۂ قریش کے ارادے سے نکلے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کو یک جا جمع کر کے بغیر کسی ارادے کے انکا ٹکراؤ کروا دیا حالانکہ میں بیعت عقبہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا۔ بیعت عقبہ کی شمولیت کے برابر مجھے غزوۂ بدر کی شمولیت بھی پیاری نہیں حالانکہ لوگوں میں اس کا چرچا زیادہ ہے۔ میں غزوۂ تبوک سے پیچھے رہنے کی بات کروں سب سے پہلے اتنا طاقت ور اور مالدار کبھی نہیں تھا جتنا اس وقت اور خدا کی قسم اس سے پہلے میرے پاس کبھی سواری کی دو اونٹنیاں بھی جمع نہیں ہوئی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ کسی غزوہ پر جاتے وقت منزل مقصود کی صاف نشاندہی نہ فرماتے بلکہ گول مول ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ اس غزوہ کے وقت گرمی شدید اور سفر دور دراز تھے، میں غیر آباد جنگل اور قدم قدم پر دشمن موجود تھے اس لیے حضور نے صاف صاف بتا دیا تاکہ وہ سامان حرب وغیرہ اچھی طرح فراہم کرلیں۔ اس وقت آپ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان موجود تھے لیکن کسی رجسٹر وغیرہ میں انکے نام لکھے ہوئے نہیں تھے اور نہ کوئی مسلمان ایسا تھا جو جہاد میں شریک نہ ہونا چاہے کیونکہ اسے خطرہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اپنے رسول کو مطلع فرمادے گا۔ اس غزوہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت حکم فرمایا جبکہ پھل پک چکے تھے اور سائے عزیز تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تیاری کرلی اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی۔ میں روزانہ یہی کہتا رہتا کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کرلوں گا۔ دن گزرتے رہے اور میں نے کچھ بھی نہ کیا۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں فوراً تیاری کرنے پر بھی قادر ہوں۔ اسی سوچ بچار میں

الثمار والظلال وتجهز رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون معه فطفقت أغدو لكي أتجهز معهم فأرجع ولم أقض شيئا فأقول في نفسي أنا قادر عليه فلم يزل يتمادى بي حتى اشتد بالناس الجد فأصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون معه ولم أقض من جهازي شيئا فقلت أتجهز بعده بيوم أو يومين ثم ألحقهم فغدوت بعد أن فصلوا لأتجهز فرجعت ولم أقض شيئا فلم يزل بي حتى أسرعوا وتفارط الغزو وهممت أن أرتحل فأدركهم وليتني فعلت فلم يقدر لي ذلك فكنت إذا خرجت في الناس بعد خروج النبي صلى الله عليه وسلم فطفت فيهم أحزنني أني لا أرى إلا رجلا مغموصا عليه النفاق أو رجلا ممن عذر الله من الضعفاء ولم يذكرني رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بلغ تبوك فقال وهو جالس في القوم بتبوك ما

فعل كعب فقال رجل من بني سلمة يا رسول الله حبسه برداه ونظره في عطفه فقال معاذ بن جبل بئس ما قلت والله يا رسول الله ما علمنا عليه إلا خيرا فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كعب بن مالك فلما بلغني أنه توجه قافلا حضرني همي وطفقت أتذكر الكذب وأقول بماذا أخرج من سخطه غدا واستعنت على ذلك بكل ذي رأي من أهلي فلما قيل إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أظل قادما زاح عني الباطل وعرفت أني لن

دن گزرتے گئے اور لوگوں نے سرگرمی سے کوشش کر کے اپنا اپنا سامان تیار کر لیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو روانہ ہو گئے اور اہل اسلام آپ کے ہمراہ تھے جبکہ میں نے ذرا بھی تیاری نہیں کی تھی پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایک دو روز میں تیاری کر کے ان سے جا ملوں گا۔ ارادہ تھا ان کے جانے کے اگلے روز تیاری کروں گا لیکن واپس لوٹ آیا اور کچھ نہ کیا پھر اس سے اگلے روز بھی واپس لوٹا اور کچھ نہ کیا۔ میرا یہی حال رہا۔ یہاں تک کہ مجاہدین تیزی سے مسافت طے کرتے ہوئے بہت دور جا نکلے اور میں نے ارادہ کیا کہ روانہ ہو کر انہیں جا ملوں کاش! میں نے ایسا کیا ہوتا لیکن یہ بات میری تقدیر میں نہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے اس بات سے رنج ہوتا کہ وہ لوگ رہ گئے جو منافق کہلاتے تھے یا معذور افراد تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک کے مقام پر پہنچنے تک یاد نہیں فرمایا جب تبوک پہنچ کر صحابہ کرام کے درمیان جلوہ افروز تھے تو فرمایا کہ کعب کہاں ہے؟ بنی سلمہ کا ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! انہیں حسن و جمال کے ناز نے روک لیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل نے جواب دیا کہ آپ نے اچھی بات نہیں کہی یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ہم تو ان کے بارے میں بھلائی ہی جانتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ قافلہ واپس آ رہا ہے تو میرے غم میں اضافہ ہونے لگا۔ مجھے غلط خیالات دل میں

آنے لگے کہ کل نکلنے کے بعد جو بیان کروں کہ جس کے باعث کل آپ کا غصہ جاتا رہے اور اس سلسلے میں اپنے گھر کے ہر عقلمند سے مشورہ بھی کیا۔ جب یہ معلوم ہوا کہ آپ مدینہ منورہ کے قریب آ پہنچے ہیں تو مجھ سے سارے سب بیہودہ خیالات نکل گئے اور میں نے یقینی جان لیا کہ غلط بیانی سے ہرگز آپ کا غصہ نہیں جا سکتا پس میں نے سچ بولنے کی ٹھان لی۔ اگلی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جب سفر سے واپس لوٹتے تو پہلے مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کی خاطر بیٹھ جاتے جب آپ وہاں جلوہ افروز ہوئے تو پیچھے رہ جانے والے حاضر ہو کر اپنے عذر بیان کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے۔ ایسے افراد اسی سے زیادہ تھے چنانچہ رسول اللہ

حَتّٰى اَرَدْتُ اَنْ اَرْجِعَ فَاُكَذِّبَ نَفْسِيْ ثُمَّ
قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيْ اَحَدٌ قَالُوْا نَعَمْ
رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا
قِيْلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوْا مُرَارَةُ ابْنُ
الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوْا
لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا اُسْوَةٌ
فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ وَنَهَى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا
اَيُّهَا الثَّلٰثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ
فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوْا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ
فِيْ نَفْسِي الْاَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِيْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا
عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ
فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا
اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ
اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ
اَطُوْفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ وَاٰتِيْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ
فِيْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ هَلْ
حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّيْ
قَرِيْبًا مِّنْهُ فَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى
صَلَاتِيْ اَقْبَلَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ
عَنِّيْ حَتّٰى اِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ
مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِيْ قَتَادَةَ
وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا اَبَا قَتَادَةَ
اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهٗ فَنَشَدْتُهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُ
لَهٗ فَنَشَدْتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ
عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ

والہ وسلم نے ہم تینوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا۔ لوگ ہم سے
اجتناب کرنے لگے اور ایسے بدل گئے جیسے ہمیں پہچانتے ہی نہیں گویا کہ زمین
ہی بدل گئی۔ ہم پچاس روز تک اسی حالت میں رہے۔ میرے دونوں ساتھی
تو اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور روتے رہتے لیکن میں کچھ سخت جان
تھا لہذا ہمت سے کام لیتا رہا چنانچہ میں باہر نکلتا، مسلمانوں کے
ساتھ نماز پڑھتا اور بازاروں میں بھی پھرتا رہتا۔ اگرچہ میرے ساتھ
کلام کوئی نہیں کرتا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کرتا جبکہ آپ نماز کے بعد مجلس میں جلوہ افروز
ہوتے۔ پھر میں اپنے دل میں کہتا کہ دیکھوں آپ سلام کا جواب دینے کے لئے
اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں۔ پھر میں آپ کے نزدیک
نماز پڑھنے لگتا اور آنکھیں پھیر کر یہاں سے آپ کا نظارہ بھی کرتا جب میں نماز
میں مصروف ہوتا تو آپ میری جانب دیکھنے لگتے اور جب میں آپ کی جانب
متوجہ ہوتا تو اعراض فرما لیا جاتا۔ اسی حال میں مدت گزر گئی اور میں لوگوں
کے سلوک سے تنگ آ گیا۔ میں حائط پر چچا زاد بھائی ابو قتادہ کے باغ کی
دیوار پر چڑھ گیا۔ مجھے ان سے بڑی محبت تھی۔ جب میں نے انہیں سلام کیا
تو خدا کی قسم، انہوں نے مجھے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔ پس میں نے کہا: اے
ابو قتادہ! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں
اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ وہ خاموش رہے۔ میں نے
پھر یہی بات دہرائی اور قسم دلائی، تب بھی خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ
جب یہی بات قسم دے کر پوچھی تو صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کا رسول
ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دیوار
سے اتر کر واپس لوٹ آیا۔ ایک روز میں مدینہ طیبہ کے بازار سے گزر رہا
تھا کہ شام کا رہنے والا ایک کسان جو بیچنے کے لئے مدینہ منورہ میں
اناج لایا تھا، لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھے کعب بن مالک کا پتہ کون بتائے
گا۔ لوگوں نے میری جانب اشارہ کیا یہاں تک کہ جب وہ میرے پاس آیا
تو اس نے مجھے ایک خط بادشاہ غسان کا دیا۔ اس میں تحریر تھا کہ مجھے
یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے دوست آپ کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں جبکہ خدا تعالیٰ
نے آپ کو ذلت کے مقام سے بچایا ہوا ہے۔ حالانکہ آپ کام کے آدمی ہیں۔
اگر ہمارے پاس آپ تشریف لے آئیں تو ہم آپ کو آرام سے رکھیں گے۔ جب میں

فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ
أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ
بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَنِي
دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ فَإِذَا فِيهِ
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ
جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا
مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا
وَهٰذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ
فَسَجَرْتُهُ بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً
مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ
فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ
اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ
مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ
فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ
قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ
لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ
لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبْكِ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى
شَيْءٍ وَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ
إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوِ اسْتَأْذَنْتَ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا
أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ
وَاللّٰهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ

خط کو پڑھ لیا تو یہ میرے واسطے دوسری مصیبت کھڑی ہو گئی ہے میں نے اس
خط کو لے کر تنور میں ڈال دیا۔ جب پچاس میں سے چالیس روز گزر چکے تھے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا قاصد حکم لایا کہ اپنی بیوی سے
علیحدہ رہو۔ میں نے دریافت کیا کہ طلاق دے دوں یا کیا مقصود ہے؟
جواب ملا کہ طلاق نہ دو بلکہ کنارہ کش رہو اور نزدیک نہ جائیے
اور میرے دونوں ساتھیوں کی جانب بھی یہی پیغام بھیجا گیا۔ پس میں
نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہاں
رہو جب تک اللہ تعالیٰ میرے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرما دیتا۔
حضرت کعب فرماتے ہیں کہ حضرت ہلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ!
حضرت ہلال بن امیہ بوڑھے ہیں اور ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں ہے
ایسی حالت میں اگر میں ان کی خدمت کروں تو یہ آپ کی ناراضگی کا باعث
تو نہ ہوگا؟ فرمایا: لیکن وہ تمہارے نزدیک نہ آئیں۔ وہ عرض گزار ہوئیں کہ
خدا کی قسم! اس بات کی تو انہیں تمنا ہی نہیں رہی۔ خدا کی قسم جب سے
یہ واقعہ ہوا ہے آج تک ان کے شب و روز روتے ہوئے ہی گزر رہے
ہیں۔ میرے بعض گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اپنی بیوی کے لئے اسی طرح کیوں اجازت حاصل نہیں
کر لیتے جس طرح ہلال بن امیہ کی بیوی کو خدمت کرنے کی اجازت مرحمت
فرمائی گئی ہے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب نہیں کروں گا کیونکہ مجھے کیا معلوم
کہ جب میں اجازت طلب کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارشاد
فرمائیں جبکہ میں بھی جوان آدمی ہوں۔ پس اس کے بعد دس روز
میں اسی حالت میں رہا یہاں تک کہ پورے پچاس روز گزر گئے جبکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کلام کرنے کی ممانعت فرمائی تھی۔ جب
پچاسویں روز صبح کے وقت میں نے نماز فجر پڑھی اور اپنے ایک گھر کی
چھت پر اسی غم کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا جو مذکور ہوئی تو اس وقت میرا
زندہ رہنا دوبھر ہو رہا تھا اور زمین مجھ پر تنگ ہو چکی تھی تو میں نے
سلع پہاڑ کے اوپر کھڑے ہو کر ایک پکارنے والے کی بلند آواز سے پکار
سنی اے کعب بن مالک! تمہیں بشارت ہو۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں سجدے

فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتّٰى كَمَلَتْ لَنَا
خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِّنْ حِيْنَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ
صَلٰوةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً وَّاَنَا عَلٰى
ظَهْرِ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى
الْحَالِ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِيْ وَضَاقَتْ
عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ
اَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا كَعْبُ
ابْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَّ
عَرَفْتُ اَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَّاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ
صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا وَ
ذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ اِلَيَّ
رَجُلٌ فَرَسًا وَّسَعٰى سَاعٍ مِّنْ اَسْلَمَ فَاَوْفٰى
عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ
فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِيْ
نَزَعْتُ لَهٗ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهٗ اِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ
وَاللّٰهِ مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَّاسْتَعَرْتُ
ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا
فَوْجًا يُهَنُّوْنِيْ بِالتَّوْبَةِ يَقُوْلُوْنَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ
اللّٰهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ
النَّاسُ فَقَامَ اِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى
صَافَحَنِيْ وَهَنَّانِيْ وَاللّٰهِ مَا قَامَ اِلَيَّ رَجُلٌ مِّنَ
الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرَهٗ وَلَا اَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا
سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَّرَّ عَلَيْكَ

ہو گیا اور میں نے جان لیا کہ اب خوشی کا وقت آگیا ہے اور نمازِ فجر
کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہماری توبہ کے متعلق
سُنا دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی ہے پس لوگ ہمیں خوشخبری سنانے
لگے اور میرے دونوں ساتھیوں کو بھی بشارت دینے گئے۔ ایک سوار گھوڑے
کو دوڑاتا ہوا میرے پاس آیا اور بنی اسلم کا ایک شخص دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ
گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے بھی تیزی کے ساتھ میرے کانوں تک
پہنچ گئی جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی میں نے آواز سنی تھی کہ مجھے بشارت
سنا رہا تھا تو میں نے بشارت دینے والے کو اپنے دونوں کپڑے اتار کر دے دیئے۔
خدا کی قسم ان کے سوا میرے پاس اس روز اور کپڑے نہ تھے۔ میں نے
دو کپڑے ادھار لے کر پہنے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
چل پڑا۔ پس راستے میں مجھے فوج در فوج لوگ ملے جو توبہ قبول ہونے پر
مجھے مبارک باد دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبولیت
توبہ کا آپ کو انعام مبارک ہو۔ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ آخر کار میں مسجد نبوی
میں داخل ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جلوہ افروز تھے
اور شمع رسالت کے پروانے گرداگرد موجود تھے پس حضرت طلحہ بن
عبید اللہ کھڑے ہو کر میری جانب لپکے یہاں تک کہ مجھ سے معانقہ کیا اور
مجھے مبارک باد دی۔ خدا کی قسم مہاجرین میں سے کوئی آدمی ان کے سوا مجھ
سے ملنے کے لئے نہیں اٹھا اور میں حضرت طلحہ کا یہ احسان بھلا نہیں سکتا
حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اور خوشی کے مارے آپ کا مبارک چہرہ جگمگا رہا تھا۔ آج کا
دن تمہیں مبارک ہو کہ جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا، اس
وقت سے ایسا خیر و خوشی والا دن تم پر گزرا نہیں ہوگا۔ حضرت کعب
فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا یہ معافی آپ کی
جانب سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا۔ بلکہ یہ اللہ تعالیٰ
کی طرف سے ہے۔ بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
خوش ہوتے تو آپ کا مقدس چہرہ یوں جگمگانے لگتا تھا گویا وہ چاند
کا ٹکڑا ہے اور اس سے ہم آپ کی خوشی کا اندازہ کر لیا کرتے
تھے۔ جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ

مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ
اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا
نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي
صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ
مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي
الَّذِي بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا
نَجَّانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ
إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ
الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ
ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ
ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
يَوْمِي هَذَا كَذِبًا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي
اللَّهُ فِيمَا بَقِيتُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ
الْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ
فَوَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ
هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ
كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا فَإِنَّ
اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ
مَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ
لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى
عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا
أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ

میں قبولیت توبہ کی خوشی میں اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ اور
رسول خدا کے لئے صدقہ کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔
عرض گزار ہوا کہ میں اپنا خیبر والا حصہ روک لیتا ہوں۔ میں
پھر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ نے سچ کی
وجہ سے بچا لیا ہے اور میری توبہ کی یہ نشانی ہے کہ باقی زندگی
میں سچ کے سوا کوئی بات نہیں کروں گا۔ پس خدا کی قسم میں کسی
ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جس پر اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے
کے باعث ایسی مہربانی کی ہو جیسی میرے اوپر فرمائی۔ اس وقت
سے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچی
بات عرض کی تھی میں نے آج تک جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید
ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا
اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ وحی نازل فرمائی: بے شک
اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اور
مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا۔
تا مع الصادقین (سورۃ التوبہ آیت ۱۱۷ تا ۱۱۹) پس خدا کی
قسم مجھے اسلام کی جانب ہدایت دینے کے بعد سب سے بڑا
انعام اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ فرمایا کہ اپنے رسول کے سامنے سچ
بولنے کی توفیق دی۔ اگر میں بھی آپ کے سامنے جھوٹ بولتا تو
اسی طرح ہلاک ہو جاتا جیسے دوسرے لوگ جھوٹ بول کر ہلاک
ہوئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان جھوٹ بولنے والوں کے بارے
میں وحی کے ذریعے فرمایا۔ شاید اتنا برا کسی کو کہا ہو جتنا یہ فرمایا
اب تمہارے آگے اللہ کی قسمیں کھائیں گے، جب تم ان کی طرف
پلٹ کر جاؤ گے۔ تا القوم الفاسقین (سورۃ التوبہ آیت ۹۵،
۹۶) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ہم تینوں کو اس چیز سے علیحدہ
رکھا گیا کیونکہ یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جنہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور قسمیں کھائیں۔ آپ نے ان کی بیعت
لی اور ان کے لئے مغفرت کی دعا بھی مانگی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے معاملے کو ملتوی فرما دیا تھا۔

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللّٰهُ فِيهِ فَبِذَلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے متعلق فیصلہ فرما دیا جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے (سورۃ التوبہ، آیت ۱۰۸) اور اس سے وہ لوگ مراد نہیں جو غزوۂ تبوک سے جان بوجھ کر رہ گئے تھے بلکہ اس سے ہم (تین حضرات) پیچھے رہ جانے والے مراد ہیں اور ہمارے معاملے کو آپ نے موقوف رکھا برخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے قسمیں کھائیں، معذرتیں کیں اور ان کے عذر قبول بھی فرما لئے گئے تھے۔

بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجْرَ

رسول خدا کا مقام حجر میں قیام فرمانا۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَجَازَ الْوَادِيَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا، ان ظالموں کے گھروں میں داخل نہ ہونا جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، کہیں تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا بلکہ یہاں سے (خوف الٰہی کے باعث) روتے ہوئے گزرنا۔ پھر آپ نے سر مبارک کو جھکا لیا اور تیزی کے ساتھ اس مقام سے گزر گئے۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ حجر والوں کے گھروں میں نہ جانا کیونکہ ان پر عذاب فرمایا گیا تھا مگر یہاں سے روتے ہوئے گزرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقُمْتُ أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ عَلَيْهِ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ جُبَّتِهِ

عروہ بن مغیرہ نے اپنے والد محترم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو میں وضو کرنے کے لئے پانی ڈالنے لگا (عروہ) کہتے ہیں کہ مجھے تو خبر دی لیکن والد محترم نے بتایا کہ یہ غزوۂ تبوک کی بات ہے۔ پس چہرہ مبارک دھویا، پھر دونوں بازو دھونے لگے، چونکہ آستینیں تنگ تھیں اس لئے دونوں ہاتھ باہر نکال لئے تھے اور انہیں دھویا، پھر اپنے دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔

فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هٰذِهِ طَابَةُ وَهٰذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ.

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک کو واپس لوٹتے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا: یہ مدینہ طابہ ہے اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ بیشک مدینہ طیبہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب تم دور دراز کے سفر کرتے اور وادیوں کو عبور کرتے تھے تو اس وقت بھی وہ تمہارے ساتھ تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ وہ تو مدینہ منورہ ہی میں تھے۔ پس آپ نے فرمایا کہ واقعی وہ مدینہ طیبہ میں تھے لیکن انہیں عذر نے روکے رکھا۔

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ

رسول خدا کے قیصر اور کسریٰ کے نام گرامی نامے۔

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی کے ہاتھ اپنا گرامی نامہ (خط) کسریٰ کے لئے بھیجا یعنی انہیں حکم دیا کہ حاکم بحرین تک پہنچا دیں اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب اس نے گرامی نامہ پڑھ لیا تو اسے پھاڑ ڈالا۔ زہری کا بیان ہے کہ ابن مسیب نے یہ بھی فرمایا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی کہ وہ بھی (اسی طرح) ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کلمہ (ارشاد گرامی) سے جنگ جمل میں بڑا فائدہ پہنچایا جو میں نے آپ سے سنا تھا جبکہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِأَصْحَابِ الْجَمَلِ فَأُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً۔

میں جمل والوں یعنی افواج صدیقہ میں شامل ہو کر فریق ثانی سے لڑنے والا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس (ایران والوں) نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا۔ وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنے امور عورت کے سپرد کر دیئے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی روشنی میں عورت کو سربراہ مملکت بنانا جائز نہیں ہے۔ جو قوم عورت کو اپنا حکمران بنائے وہ فلاح سے محروم ہو گی اور ایسا کرنا اس کے سیاسی طور سے نا اہل ہونے کی دلیل ہے۔ اگر اسلام میں عورت کو سربراہ بنانا جائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین اور خلیفہ کون ہو؟ یہ سوال ہی پیدا نہ ہوتا بلکہ اگر اللہ تعالیٰ یا اس کے آخری پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزیز تر کرتے تب بھی خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر اس کا مستحق اور کون ہو سکتا تھا۔ جیالی اسلام میں سے ایک جماعت مسند خلافت پر آج تک جھگڑتی آ رہی ہے اور یہ کہتی ہے کہ پہلے تین حضرات کا حق نہیں تھا بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانشینی اور خلافت کے مستحق صرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جاننا چاہیے کہ ان کے نزدیک بھی اگر عورت کی سربراہی جائز ہوتی تو وہ بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی پہلے بربنائے خلافت و جانشینی کی زیادہ مستحق خاتون جنت سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قرار دیتے۔ جب ایسی عظیم الشان ہستی کی سربراہی کا سوال اس بہترین زمانے سے لے کر آج تک نہیں اٹھا تو ان کے مقابلے میں دوسری کوئی بھی عورت کس گنتی کی ہے کہ اس کا سربراہ بننا اسلام میں جائز ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَقُولُ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ نَتَلَقَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً مَعَ الصِّبْيَانِ۔

زہری نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے یہ بات یاد ہے کہ میں لڑکوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے ثنیۃ الوداع تک نکلا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ایک دفعہ غلمان کی جگہ صبیان کا لفظ استعمال فرمایا تھا۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ أَذْكُرُ أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ الصِّبْيَانِ نَتَلَقَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مَقْدَمَهُ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ۔

زہری نے حضرت سائب بن یزید سے روایت کی کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے کی غرض سے بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع تک نکلا تھا اور اس وقت آپ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے۔

بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ

رسول خدا کی بیماری اور وصال۔

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ وَقَالَ يُونُسُ عَنِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے بے شک (اے محبوب!) تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔ پھر تم قیامت کے روز اپنے رب کے پاس جھگڑو گے (سورۃ الزمر۔

الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهٰذَا أَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ أَبْهَرِي مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ۔

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ثُمَّ مَا صَلَّى لَنَا بَعْدَهَا حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ۔

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ۔

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ

آیت ۳۰، ۳۱) ۔ یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ سے راوی ہیں کہ رسول خدا اپنے مرض وصال میں فرماتے اے عائشہ! ہمیشہ میں اس کھانے کی تکلیف محسوس کرتا رہا جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اور اب مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس زہر نے میری رگ جان کو کاٹ دیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس نے حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ المرسلات پڑھتے ہوئے سنا۔ پھر اس کے بعد آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے وصال تک اور کوئی نماز نہیں پڑھائی۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر حضرت ابن عباس کو اپنے نزدیک بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف نے کہا کہ ان جیسے (لحاظ عمر) ہمارے لڑکے ہیں۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ میں یہ سلوک ان کی علمیت کے باعث کرتا ہوں۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس سے آیت اذا جاء نصر اللہ والفتح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے وصال کے متعلق بتایا گیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کے متعلق میرا علم بھی وہی ہے جو تمہارا ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہائے جمعرات! اور جمعرات کا دن کیسا ہے! اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدت اختیار کر گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کی چیزیں لا کر دو تاکہ میں تمہیں ایسی تحریر لکھ دوں کہ میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو سکو۔ پھر لوگ جھگڑنے لگے حالانکہ نبی کی بارگاہ میں جھگڑنا مناسب نہ تھا۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ شاید آپ بیماری کے باعث ایسا فرما رہے ہیں۔ پس انہوں نے دوبارہ جا کر دریافت کیا تو فرمایا۔ اس بات کو

أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَنَسِيتُهَا۔

جانے دو میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم بلاتے ہو اور آپ نے انہیں تین باتوں کی وصیت فرمائی (۱) مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا (۲) سفیروں کے ساتھ اسی طرح حسن سلوک کرنا جیسے میں کرتا تھا تیسری وصیت سے وہ خاموش ہوگئے یا فرمایا کہ میں بھول گیا۔

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْاخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا تو کاشانۂ رسالت میں کافی لوگ جمع تھے۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک آجاؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دیتا ہوں تاکہ میرے بعد تم گمراہی سے بچے رہو۔ بعض حضرات کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدت مرض کے باعث ایسا فرما رہے ہیں حالانکہ قرآن کریم تمہارے پاس موجود ہے تو ہمارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پس اہل بیت نے اس خیال سے اختلاف کیا اور جھگڑنے لگے بعض حضرات کہنے لگے کہ نزدیک جا کر تحریر لکھوا لی جائے تاکہ ہم بعد میں گمراہی سے بچے رہیں، بعض حضرات نے کچھ اور طرح کی باتیں کیں جب یہ بیکار اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں سے اٹھ جاؤ۔ عبیداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے کہ یہ کتنی بڑی مصیبت بپا ہوئی تھی کہ بعض حضرات، اختلاف اور بیکار گفتگو کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور جس تحریر کو لکھنے کے لئے آپ فرماتے تھے اس کے درمیان حائل ہو گئے۔

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكَتْ فَسَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ ہم نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو بتایا کہ پہلی مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ سرگوشی فرمائی تھی کہ میرا اس مرض کے اندر ہی وصال ہو جائے گا۔ اس پہ میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ نے سرگوشی فرمائی تو مجھے یہ خبر

سِوَاكٌ رَطْبٌ يَسْتَنُّ بِهٖ فَأَمَدَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَضَمْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهٖ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ إِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَضَى وَكَانَتْ تَقُولُ مَاتَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي.

پھر صاف کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ نے خوب مسواک کی اور اس سے پہلے اتنی خوبصورتی کے ساتھ مسواک کرتے ہوئے میں نے آپ کو ہرگز نہیں دیکھا تھا۔ جب اس سے فارغ ہو گئے تو تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک یا انگشت مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر کہا۔ اعلیٰ کی رفاقت میں۔ تین مرتبہ یہی کہا اور پھر انتقال فرما گئے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ بوقت وصال سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔

١٥٦٤۔ حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ طَفِقْتُ أَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفِثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور اپنے جسم اطہر پر اپنا دست مبارک پھیرتے۔ جب آپ مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو میں نے اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر دم کیا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر آپ کا دست مبارک پھیرا۔

١٥٦٥۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وصال سے پہلے آپ کی جانب کان لگائے جبکہ آپ نے پشت مبارک میرے ساتھ لگا کر سہارا لیا ہوا تھا تو زبان مبارک سے یوں گویا تھے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق سے ملا۔

١٥٦٦۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں فرمایا، جس سے صحت یاب ہو کر نہ اٹھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر لعنت فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے نبیوں کی

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْلَا ذٰلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا۔

۱۵۹۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلّٰى لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ يَقُوْلُ لَعْنَةُ

کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ اگر اسے مسجد بنا لینے کا خدشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر انور کھول دی جاتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبع مبارک ناساز ہوئی اور مرض شدت اختیار کرنے لگا تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے دوران مرض میرے گھر میں رہنے کی اجازت چاہی، تو سب نے اجازت دے دی۔ پس آپ دو آدمیوں کے سہارے وہاں سے نکلے اور آپ کے قدم مبارک زمین سے گھسٹتے ہوئے آرہے تھے۔ دونوں میں سے ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب تھے۔ اور دوسرے کوئی اور۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ جب عبداللہ نے بتایا کہ جس کا حضرت عائشہ نے ذکر فرمایا تھا، تو حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم اس دوسرے شخص کو جانتے ہو جس کا حضرت صدیقہ نے نام نہیں لیا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے نفی میں جواب دیا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے گھر میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ کے مرض میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ فرمایا کہ سات مشکیزے پانی میرے اوپر بہاؤ جن کے منہ نہ کھولے گئے ہوں، شاید میں لوگوں کو کوئی وصیت کر سکوں۔ پس ہم نے آپ کو حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک برتن میں بٹھا دیا اور مشکیزوں سے آپ کے اوپر پانی ڈالا گیا، یہاں تک کہ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں منع فرما دیا۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر آپ لوگوں کی جانب تشریف لے گئے، پس انہیں نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور عبداللہ بن عباس دونوں نے فرمایا کہ بیماری کے دنوں میں

اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقَعْ فِيْ قَلْبِيْ اَنْ يُّحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهٗ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهٗ اَبَدًا وَلَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّهٗ لَنْ يَّقُوْمَ اَحَدٌ مَقَامَهٗ اِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهٖ فَاَرَدْتُّ اَنْ يَّعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ مُوْسٰى وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ لَبَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ اَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا حَسَنٍ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللهِ بَارِئًا فَاَخَذَ بِيَدِهٖ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهٗ اَنْتَ وَاللهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر کے اندر مبارک چہرہ کو چھپانے لگے تھے جب دل گھبراتا تو چہرہ مبارک کو کھول لیتے۔ اور آپ یہی فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا ان کی اس حرکت سے آپ بچنے کے لئے فرماتے۔ مجھے عبیداللہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے امامت کے فیصلے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہٹانے کی کوشش کی اور اس غرض سے بار بار عرض گزار ہوئی میرے دل میں یہ خیال ہرگز نہیں تھا کہ آپ کے جانشین سے بعد میں لوگ محبت کریں گے بلکہ میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ جو آپ کا جانشین ہوگا لوگ اسکو منحوس تصور کریں گے اس لیے میں چاہتی تھی کہ رسول اللہ علیہ السلام حضرت ابوبکر کو امامت سے علیحدہ کر دیں۔ اس کو حضرت ابن عمر حضرت ابو موسیٰ اور حضرت ابن عباس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کا سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی سے لگا ہوا تھا۔ جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کو دیکھا ہے تو کسی کے لئے موت کی سختی مجھے ناپسند نہیں رہی۔

حضرت کعب بن مالک انصاری ان تین میں سے ایک ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی تھی، ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مرض میں عیادت کر کے جس میں آپ کا وصال ہوا۔ حضرت علی باہر نکلے تو لوگوں نے کہا اے ابو الحسن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج کیسے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ خدا کا شکر ہے اچھے ہیں۔ پھر حضرت عباس بن عبدالمطلب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ خدا کی قسم تم تین دن کے بعد لاٹھی کے غلام بن جاؤ گے۔ بخدا مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو جائے گا کیونکہ میں نے موت کے وقت بنی عبدالمطلب کے چہرے دیکھے ہیں۔ تم ہماری جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ

الْعَصَا وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوْهَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ اِذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْأَلَهُ فِيْمَنْ هٰذَا الْأَمْرُ إِنْ كَانَ فِيْنَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ فَأَوْصٰى بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِيْنَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور خلافت کا ہمارے (بنی ہاشم کے) لئے سوال کریں۔ اگر خلیفہ ہم میں سے ہو گا تو ہمیں معلوم ہو جائے گا اور اگر دوسرے حضرات میں سے ہو گا تو ہمیں اس کا علم ہو جائے گا اور آپ اسے ہمارے ساتھ نیک سلوک کی وصیت فرمائیں گے۔ حضرت علی نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں تو خلافت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز سوال نہیں کروں گا کیونکہ اگر آپ نے ہمارے لئے نفی میں جواب دیا اور عطا نہ فرمائی تو آپ کے بعد لوگ کبھی ہمیں خلافت نہیں دیں گے اللہ کی قسم میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت نہیں کروں گا۔

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض أَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَا هُمْ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي بِهِمْ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوْفِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ أَنَسٌ وَهَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ أَنْ يَفْتَتِنُوْا فِي صَلٰوتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مسلمان حضرت ابو بکر صدیق کے پیچھے پیر کے روز نماز فجر ادا کر رہے تھے تو اچانک چونک اٹھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کا پردہ اٹھا کر مسلمانوں کو ملاحظہ فرما رہے تھے جبکہ وہ نماز کی صفوں میں تھے۔ پس آپ تبسم کی حد تک ہنسے۔ اس پر حضرت ابو بکر پیچھے ہٹنے لگے تاکہ پہلی صف میں جا ملیں۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید نماز کے لئے آنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں اپنی نمازیں توڑنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اشارہ فرما دیا کہ اپنی نمازیں پوری کر لو پھر آپ حجرے میں داخل ہو گئے اور پردہ لٹکا لیا۔

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلٰى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو عمرو ذکوان مولیٰ حضرت عائشہ نے روایت کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے مجھ پر انعامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے گھر میں میری باری کے دن میں اور اس حالت میں ہوا کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں آپ کے وصال

تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ آخُذُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أُلَيِّنُهُ لَكَ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ يَشُكُّ عُمَرُ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ ۔

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَقُولُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَضِمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ

سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لعاب دہن کو ملا دیا۔ ہوا یوں کہ حضرت عبدالرحمن میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیک لگائے ہوئے تھی میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں تو میں نے جان لیا کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اسے میں آپ کے لئے لے لوں؟ آپ نے سر مبارک سے اثبات کا اشارہ فرمایا پھر میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اسے میں آپ کے لئے نرم کر دوں؟ آپ نے اثبات میں سر مبارک سے اشارہ فرمایا پس میں نے اسے چبا کر نرم کر دیا اور آپ کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا پس آپ پیارا دست مبارک پانی میں داخل کر کے اپنے چہرے پر پھیرتے تھے اور فرماتے۔ نہیں معبود مگر اللہ بیشک موت تکلیفوں سے بھری ہوئی ہے پھر آپ نے ہاتھ اوپر اٹھا لیا اور کہنے لگے۔ اعلیٰ کی رفاقت میں یہاں تک کہ آپ نے وصال فرمایا اور دست مبارک نیچے آ گیا۔

ہشام بن عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وصال میں فرمایا کرتے۔ کل میں کس گھر میں ہوں گا؟ کل میں کس کے پاس ہوں گا؟ آپ حضرت عائشہ کی باری کا انتظار فرماتے تھے پس آپ کی ازواج مطہرات نے اجازت دے دی کہ آپ جس کے پاس چاہیں وہاں رہیں، پس آپ وصال تک حضرت عائشہ کے گھر رہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جس روز آپ کا وصال ہوا وہ بھی وہ میری ہی باری کا دن تھا تو آپ کا سر مبارک میرے گلے اور سینے سے لگا ہوا تھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کے لعاب اور میرے لعاب دہن کو ایک جگہ ملا دیا اور بتایا کہ حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر آئے اور ان کے پاس مسواک تھی جس کے ساتھ وہ مسواک کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھنے لگے تو میں نے کہا اے عبدالرحمن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ پس انہوں نے وہ مجھے دے دی۔ پس میں نے وہ چبا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی۔ پس آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور اس وقت

مستند إلى صدري

۱۵۷۳۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن ابن أبي مليكة عن عائشة قالت توفي النبي صلى الله عليه وسلم في بيتي وفي يومي وبين سحري ونحري وكانت إحدانا تعوذه بدعاء إذا مرض فذهبت أعوذه فرفع رأسه إلى السماء وقال في الرفيق الأعلى في الرفيق الأعلى ومر عبد الرحمن بن أبي بكر وفي يده جريدة رطبة فنظر إليه النبي صلى الله عليه وسلم فظننت أن له بها حاجة فأخذتها فمضغت رأسها ونفضتها فدفعتها إليه فاستن بها كأحسن ما كان مستنا ثم ناولنيها فسقطت يده أو سقطت من يده فجمع الله بين ريقي وريقه في آخر يوم من الدنيا وأول يوم من الآخرة۔

۱۵۷۴۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني أبو سلمة أن عائشة أخبرته أن أبا بكر أقبل على فرس من مسكنه بالسنح حتى نزل فدخل المسجد فلم يكلم الناس حتى دخل على عائشة فتيمم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مغشى بثوب حبرة فكشف عن وجهه ثم أكب عليه فقبله وبكى ثم قال بأبي أنت وأمي والله لا يجمع الله عليك موتتين أما الموتة التي كتبت عليك فقد متها قال الزهري وحدثني أبو سلمة عن عبد الله بن عباس أن أبا بكر خرج وعمر يكلم الناس فقال اجلس يا عمر

آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں وفات پائی، وہ میری ہی باری کا دن تھا اور میرے سینے کے ساتھ آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ جب آپ بیمار ہوتے تو ہم میں سے ہر ایک تعوذ پڑھ کر دعا مانگتی۔ چنانچہ اس موقع پر جب میں نے تعوذ پڑھا تو آپ نے آسمان کی جانب نظر اٹھا کر کہا، اعلیٰ رفاقت میں، اعلیٰ رفاقت میں۔ ہمارے پاس عبدالرحمن بن ابوبکر آگئے اور ان کے ہاتھ میں ایک ہری لکڑی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب دیکھا تو میرا خیال ہوا کہ آپ اس کی ضرورت محسوس فرماتے ہیں۔ پس میں نے دانتوں سے اس کا ایک سرا چبا کر نرم کر دیا پھر وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ نے اس کے ساتھ مسواک کی اور بہت تسلی سے مسواک کی اور پھر آپ مجھے دینے لگے۔ پس وہ آپ نے پھینک دی یا دست مبارک سے گر گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لعاب دہن کو یک جگہ ملا دیا جو آپ کا دنیا میں آخری اور آخرت میں پہلا دن تھا۔

ابو سلمہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق اپنی رہائش گاہ سنح سے سواری پر آئے جب وہ اترے تو مسجد نبوی میں داخل ہوئے اور کسی شخص سے کلام نہ کیا یہاں تک سیدھے حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس پہنچے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آئے۔ حضور کو یمنی کپڑے سے ڈھانپا ہوا تھا۔ انہوں نے چہرہ اقدس کھولا پھر جھکے، حضور کو بوسہ دیا اور رونے لگے۔ پھر کہنے لگے، میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔ آپ کے لئے صرف یہی موت ہے جو لکھی ہوئی تھی اور واقع ہو گئی۔ زہری کا بیان ہے کہ ابو سلمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر باہر نکلے تو حضرت عمر لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اے عمر! بیٹھ جاؤ۔ لیکن حضرت عمر نے بیٹھنے سے انکار کر دیا تو لوگ حضرت عمر کو چھوڑ کر ان کی جانب بڑھے۔ حضرت ابوبکر نے

فَأَبٰى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ أَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللّٰهُ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلٰى قَوْلِهِ الشَّاكِرِينَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى تَلَاهَا أَبُوبَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعَقِرْتُ حَتّٰى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ وَحَتّٰى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ.

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ.

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي قُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

فرمایا کہ جو تم میں سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہے تو محمد مصطفےٰ تو وفات پا گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "محمد تو ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے اور رسول ہو چکے۔ ۔۔۔ تا الشاکرین (سورہ آل عمران، آیت ۱۴۴) راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم یوں معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں کو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی تھی جب حضرت ابوبکر نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو آپ سے سیکھ کر سب لوگ اسے پڑھنے لگے اور کوئی شخص ایسا نہ رہا جو اس کی تلاوت نہ کر رہا ہو۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا خدا کی قسم مجھے یوں معلوم ہوا کہ گویا میں نے پہلی دفعہ حضرت ابوبکر کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا۔ میں ڈر گیا، میری دونوں ٹانگیں کانپنے لگیں یہاں تک کہ دھڑام سے زمین پر گر گیا جب میں نے یہ سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کو بوسہ دیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بیماری کے دوران ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دوا پلائی حالانکہ آپ اشارے سے ہمیں منع فرماتے رہے کہ دوا نہ پلاؤ۔ ہم یہی کہتے رہے کہ آپ اسی طرح انکار فرما رہے ہیں جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو فرمانے لگے کیا میں نے تمہیں دوا پلانے سے منع نہیں کیا تھا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ شاید یہ اسی طرح ہے جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ گھر میں اس وقت جتنے بھی موجود ہیں سب کو دوا پلاؤ ما سوائے عباس کے کیونکہ یہ اس وقت موجود نہ تھے۔ اس حدیث کی سند یہ ہے ابوالزناد، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ

اخبرنا ازهر اخبرنا ابن عون عن ابراهيم عن الاسود قال ذكر عند عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اوصى الى علي فقالت من قاله لقد رايت النبي صلى الله عليه وسلم واني لمسندته الى صدري فدعا بالطست فانخنث فمات فما شعرت فكيف اوصى الى علي.

۱۵۲۸۔ حدثنا ابو نعيم حدثنا مالك بن مغول عن طلحة قال سالت عبد الله بن ابي اوفى اوصى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا فقلت كيف كتب على الناس الوصية او امروا بها قال اوصى بكتاب الله.

۱۵۲۹۔ حدثنا قتيبة حدثنا ابو الاحوص عن ابي اسحاق عن عمرو بن الحارث قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا ولا درهما ولا عبدا ولا امة الا بغلته البيضاء التي كان يركبها وسلاحه وارضا جعلها لابن السبيل صدقة.

۱۵۳۰۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن ثابت عن انس قال لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم جعل يتغشاه فقالت فاطمة عليها السلام واكرب اباه فقال لها ليس على ابيك كرب بعد اليوم فلما مات قالت يا ابتاه اجاب ربا دعاه يا ابتاه من جنة الفردوس ماواه يا ابتاه الى جبريل ننعاه فلما دفن قالت فاطمة عليها السلام يا انس اطابت انفسكم ان تحثوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم التراب.

باب آخر ما تكلم النبي صلى

کے سامنے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو وصی بنایا تھا۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ کس نے کہا؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے سینے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی، پھر آپ نے کلی کرنے کے لئے طشت طلب فرمایا، تو مجھے بھی پتہ نہ لگا اور آپ کا وصال ہوگیا۔ بتائیے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے لئے وصیت کب فرما دی؟

طلحہ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیسے فرض ہوا یا کس نے انھیں اس کا حکم دیا؟ فرمایا۔ وصیت کرنا اللہ کی کتاب کے مطابق ہے۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ لونڈی غلام، ما سوائے ایک سفید خچر کے جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیاروں کے اور کچھ زمین کے جو آپ نے مسافروں کے لئے وقف کر دی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض نے شدت اختیار کرلی اور آپ بیہوش ہوگئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے میرے اباجان کی تکلیف آپ نے ان سے فرمایا۔ تمہارے اباجان کو آج کے بعد تکلیف نہ ہوگی جب حضور کا وصال ہوگیا تو انھوں نے کہا۔ اے اباجان۔ رب کریم نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ اباجان! آپ تو جنت الفردوس میں قیام پذیر ہیں۔ اباجان! میں اس غم کی خبر حضرت جبریل کو سناتی ہوں۔ جب آپ کو دفن کیا جا چکا تو حضرت فاطمہ نے حضرت انس سے کہا کہ تمہارے دلوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا کیسے برداشت کر لیا۔

رسولِ خدا کا آخری کلام۔

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٥٨١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ يُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ الْمُسَيَّبِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرَ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى فَقُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى.

سعید بن مسیب نے کئی ہی اہل علم کی موجودگی میں بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تندرستی کی حالت میں فرمایا کرتے کہ کسی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوتا جب تک وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہ لے پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ جب آپ بیمار ہوئے تو آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ آپ پر غشی طاری ہو گئی جب افاقہ ہوا تو آپ نے نگاہیں گھر کی چھت سے لگا لیں۔ پھر کہا۔ اے اللہ رفیق اعلیٰ۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اب آپ ہمیں پسند نہیں فرماتے؟ اور میں سمجھ گئی کہ جو آپ ہم سے اشارہ فرمایا کرتے تھے وہ درست ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ آپ کا آخری کلام یہی ہے۔ اے اللہ رفیق اعلیٰ۔

بَابُ ١١٥٤ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رسول خدا کا وصال

١٥٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا.

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مکہ مکرمہ میں رہے جبکہ آپ پر قرآن کریم نازل ہو رہا تھا اور دس سال مدینہ منورہ میں۔

١٥٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ.

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ سعید بن مسیب (رضی اللہ عنہ) نے بھی مجھے ایسا ہی بتایا ہے۔

بَابُ ١١٥٥

وصال کے وقت رسول خدا کی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی۔

١٥٨٤ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

قَالَتْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ.

• بَابٌ ٥٥٣ بَعْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ

١٥٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ فَقَالُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

١٥٨٦ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ.

• بَابٌ ٥٥٤

١٥٨٧ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ مَتَى هَاجَرْتَ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْيَمَنِ مُهَاجِرِينَ فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ دَفَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ خَمْسٍ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ

وصال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس دینار یا تیس صاع اناج کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی ۔

رسولِ خدا کا مرضِ وصال میں اسامہ بن زید کو امیرِ لشکر بنانا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ کو مسلمانوں کا امیرِ لشکر بنایا تو بعض لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے ۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اسامہ کے بارے میں گفتگو کرتے ہو حالانکہ وہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا ہے ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر روانہ فرمانے لگے اور اس کا سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا ۔ ان کی امارت پر بعض حضرات معترض ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا ۔ اگر تمہیں اس کی امارت پر اعتراض ہے تو قبل ازیں تم اس کے والد ماجد کی امارت پر بھی تو معترض ہوئے تھے ۔ حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے اہل تھے اور مجھے سب لوگوں سے پیارے تھے اور ان کے بعد یہ (حضرت اسامہ) مجھے سب لوگوں سے پیارا ہے ۔

وصال کے بعد ایک واقعہ ۔

ابو الخیر نے صنابحی سے دریافت کیا کہ آپ نے کب ہجرت (مدینہ منورہ کی جانب) کی ۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم یمن سے ہجرت کر کے چلے تو جب جحفہ کے مقام پر پہنچے تو ایک سوار ہمارے پاس پہنچا ، جس سے ہم نے مدینہ طیبہ کے حالات پوچھے تو اس نے جواب دیا کہ پانچ روز ہوگئے جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے سپرد کر دیا تھا ۔ ابو الخیر نے پوچھا کیا آپ شبِ قدر کے بارے میں کچھ جانتے ہیں ؟ جواب دیا ہاں مجھے نبی کریم کے مؤذن حضرت بلال نے بتایا

فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِيْ بِلَالٌ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

• بَابُ ۵۵۶ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۸۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ.

۱۵۸۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ.

۱۵۹۰. حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

كِتَابُ التَّفْسِيْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ إِسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ الرَّحِيْمُ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ كَالْعَلِيْمِ وَالْعَالِمِ.

• بَابُ ۵۵۷ مَا جَاءَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُمِّيَتْ أُمَّ الْكِتَابِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَالدِّيْنُ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَمَا تَدِيْنُ

کرو رمضان، مبارک کے آخری عشرے کی ساتویں رات (گویا ستائیسویں رات ہوتی) ہے۔

رسول خدا کے غزوات کی تعداد۔

ابو اسحاق نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ سترہ غزوات میں۔ میں نے پھر پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کل کتنے غزوات فرمائے؟ جواب دیا کہ انیس غزوات۔

ابو اسحاق بن رجاء نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے پندرہ غزوات میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا۔

ابن بریدہ نے اپنے والد ماجد حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سولہ غزوات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔ (ان بزرگوں کے ایسے بیانات تحدیث نعمت کے طور پر ہیں)۔

کتاب التفسیر

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم فرمانے والا ہے۔

رحمٰن اور رحیم ذات باری تعالیٰ کے دونوں نام رحمت سے ہیں۔ رحیم اور راحم اسی طرح ہم معنی ہیں جیسے علیم اور عالم ہیں۔

سورۂ فاتحہ کی تفسیر۔

اس سورت کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں کیونکہ اس سے قرآن کریم کی کتابت شروع ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا بھی اسی کی قرأت سے ہوتی ہے۔ الدین سے بھلائی اور برائی کا بدلہ مراد ہے

تُدَانُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِالدِّيْنِ بِالْحِسَابِ مَدِيْنِيْنَ مُحَاسَبِيْنَ.

۱۵۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ أُصَلِّيْ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لِيْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ.

جیسے کہتے ہیں کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے اور مجاہد کا قول ہے کہ الدین سے حساب مراد ہے اور مدینین سے جن کا حساب لیا گیا ہو۔

حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک دفعہ) مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہوا اور فارغ ہو کر میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب تمہیں بلائیں (سورۃ الانفال، آیت ۲۴) پھر مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی سورت نہ بتاؤں جو قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے، اس سے پہلے کہ تم مسجد سے نکلو پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور جب مسجد شریف سے جانے لگے تو میں عرض گزار ہوا، کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میں تجھے ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے؟ فرمایا۔ وہ الحمد للہ رب العالمین ہے یہی سبع مثانی (سات آیتوں والی) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی ہے۔

بَابُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ.

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا بیان

۱۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہا کرو۔ پس جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافقت کر گیا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

ف۔ فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ نمازی دو طرح موافقت کر سکتے ہیں۔ ایک تو وقت کے لحاظ سے اور دوسرے آواز کے لحاظ سے۔ پہلی موافقت تو سارے ہی کرتے ہیں کہ جس وقت امام ولا الضالین کہتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور مقتدی بھی آمین کہتے ہیں خواہ وہ آہستہ آمین کہیں یا آواز سے۔ دوسری موافقت فرشتوں کے ساتھ وہی کرتے ہیں جو آمین آہستہ کہتے ہیں کیونکہ فرشتے آواز سے آمین نہیں کہتے۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرشتوں کی موافقت کے باعث آہستہ آمین کہنے کو ترجیح دی ہے کیونکہ اس کے اندر گناہوں کی معافی کی بشارت پنہاں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

بَابُ قَوْلِهٖ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰی رَبِّنَا فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَیْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَیَذْكُرُ ذَنْبَهٗ فَیَسْتَحْیِیْ اِئْتُوْا نُوْحًا فَاِنَّهٗ اَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰٓی اَهْلِ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَهٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَیَذْكُرُ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ مَا لَیْسَ لَهٗ بِهٖ عِلْمٌ فَیَسْتَحْیِیْ فَیَقُوْلُ اِئْتُوْا خَلِیْلَ الرَّحْمٰنِ فَیَاْتُوْنَهٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ اِئْتُوْا مُوْسٰی عَبْدًا كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرٰىةَ فَیَاْتُوْنَهٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَیَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَیْرِ نَفْسٍ فَیَسْتَحْیِیْ مِنْ رَّبِّهٖ فَیَقُوْلُ اِئْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَكَلِمَةَ اللّٰهِ وَرُوْحَهٗ فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ اِئْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَنْطَلِقُ حَتّٰٓی اَسْتَاْذِنَ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ فَاِذَا رَاَیْتُ رَبِّیْ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ یُقَالُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ

سورۃ البقرہ

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اہل ایمان جمع ہو کر کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کسی سے شفاعت کروائیں۔ پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا۔ آپ کو فرشتوں سے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے لہٰذا آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں۔ تاکہ ہمیں راحت ملے اور اس مصیبت سے نجات پائیں۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے نہیں بنے گا۔ انہیں اپنی لغزش یاد ہے جس کے باعث وہ شرمسار ہوں گے۔ تم حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں زمین والوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا گیا تھا۔ پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ تمہاری یہ غرض مجھ سے پوری نہیں ہوگی اور اپنے اس سوال کو یاد کریں گے جو اپنے رب سے کیا اور جس کا انہیں علم نہ تھا پس اس پر شرمسار ہو کر فرمائیں گے کہ تم اللہ کے خلیل کی خدمت میں چلے جاؤ۔ یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے یہ کام نہیں ہوگا۔ تم حضرت موسیٰ کی خدمت میں جاؤ وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہم کلامی کا شرف بخشا اور انہیں توریت عطا فرمائی۔ پس یہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا اور خود نے بغیر کسی وجہ کے جو ایک آدمی کو مار ڈالا تھا اسے یاد کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے شرمائیں گے لیکن فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ کی خدمت میں چلے جاؤ وہ اللہ کے بندے، رسول، اللہ کا کلمہ اور اس کی جانب کی روح ہیں۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ تمہارا کام مجھ سے نہیں بنے گا۔ تم محمد مصطفیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ پس یہ میرے پاس آئیں گے تو میں چل پڑوں گا یہاں تک کہ میں اپنے پروردگار سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دے دی جائے گی۔ جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ.

• بَابُ ۵۶۲ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْمَنُّ صَمْغَةٌ وَالسَّلْوٰى الطَّيْرُ.

۱۵۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

• بَابُ ۵۶۳ قَوْلِهٖ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ. رَغَدًا وَاسِعٌ كَثِيرٌ.

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلٰى أَسْتَاهِهِمْ فَبَدَّلُوا وَقَالُوا حِطَّةٌ حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ.

• بَابُ ۵۶۴ قَوْلِهٖ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ جَبْرُ وَمِيكُ وَسَرَافِ

کرنا حالانکہ اسی نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ واقعی یہ تو بہت بڑا گناہ ہے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں نے عرض گزار ہوا کہ اس کے بعد؟ فرمایا، پھر یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ کی تفسیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیا اور تم پر من اور سلویٰ اتارا۔ کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور انھوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا ہاں اپنی ہی جانوں کا بگاڑ کرتے تھے۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۵۷) مجاہد کا قول ہے کہ من ایک درخت کا گوند اور سلویٰ ایک پرندے کا نام ہے۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کھمبی یا ترنجبین بھی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا بخش ہے۔

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ کی تفسیر۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور جب ہم نے فرمایا کہ اس بستی میں جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازے میں سجدے کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۵۸)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ اس دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور یہ کہتے جانا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں۔ پس وہ سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے گئے کہ دانہ بالی میں یعنی انھوں نے حِطَّةٌ کی جگہ لفظ حِنْطَةٌ کہا تھا۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ کی تفسیر۔ عکرمہ کا قول ہے کہ جبر، میک اور سراف کا معنی بندہ ہے اور ایل سے

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ اَقْرَؤُنَا اُبَيٌّ وَاَقْضَانَا عَلِيٌّ وَاِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ اُبَيٍّ وَذَاكَ اَنَّ اُبَيًّا يَقُوْلُ لَا اَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا۔

روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم میں سب سے بڑے قاری حضرت ابی بن کعب اور سب سے بڑے قاضی حضرت علی ہیں، لیکن ہم ابی بن کعب کے اس قول کو چھوڑ دیتے ہیں جبکہ وہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم سے جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اسے نہیں چھوڑوں گا حالانکہ نسخ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے (سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۶)۔

بَابُ ۵۳ قَوْلِهٖ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ کی تفسیر

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ كَذَّبَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَزَعَمَ اَنِّيْ لَا اَقْدِرُ اَنْ اُعِيْدَهٗ كَمَا كَانَ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لِيْ وَلَدٌ فَسُبْحَانِيْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد نے مجھے جھٹلایا حالانکہ اسے اس کا حق نہیں اور وہ مجھے گالیاں دیتی ہے جبکہ اسے یہ حق نہیں پہنچتا۔ اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جبکہ وہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسا پہلے تھا اور اس کا گالیاں دینا یہ ہے کہ وہ میرے لئے بیٹا بتاتا ہے حالانکہ میں بیوی بچوں سے پاک ہوں۔

بَابُ ۵۴ قَوْلِهٖ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى يَثُوْبُوْنَ يَرْجِعُوْنَ۔

فَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰہٖمَ مُصَلًّی کی تفسیر

مَثَابَۃً سے یَثُوْبُوْنَ ہے یعنی لوٹتے ہیں۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ اللّٰهَ فِيْ ثَلٰثٍ اَوْ وَافَقَنِيْ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مَقَامَ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ الْحِجَابِ قَالَ وَبَلَغَنِيْ مُعَاتَبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهٖ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِنَّ قُلْتُ اِنِ انْتَهَيْتُنَّ اَوْ لَيُبَدِّلَنَّ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِّنْكُنَّ حَتّٰى اَتَيْتُ

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین باتوں میں موافقت کی یا میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا ہی اچھا ہوتا جو مقام ابراہیم پر نماز پڑھتا۔ ایک دفعہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کے پاس اچھے برے سب آتے ہیں اگر آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم فرمائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے حجاب کی آیت نازل فرما دی (۳) اور مجھے یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات سے کچھ خفگی ہو گئی ہے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اگر آپ نے انہیں ناراض کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لئے آپ سے بہتر عبادت کرنے والی عورتیں تبدیل فرما دے گا۔ اس پر حضور کی ایک زوجہ مطہرہ فرمانے

إحدى نسائه قالت يا عمر أما في رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يعظ نساءه حتى تعظهن أنت فأنزل الله عسى ربه إن طلقكن أن يبدله أزواجا خيرا منكن مسلمات الآية وقال ابن أبي مريم أخبرنا يحيى بن أيوب حدثني حميد سمعت أنسا عن عمر.

باب ۵۶۸ قوله تعالى وإذ يرفع إبراهيم القواعد من البيت وإسمعيل ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم

القواعد أساسه واحدتها قاعدة والقواعد من النساء واحدها قاعد.

۱۶۰۱۔ حدثنا إسمعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله أن عبد الله بن محمد بن أبي بكر أخبر عبد الله بن عمر عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ألم تري أن قومك بنوا الكعبة واقتصروا عن قواعد إبراهيم فقلت يا رسول الله ألا تردها على قواعد إبراهيم قال لولا حدثان قومك بالكفر فقال عبد الله بن عمر لئن كانت عائشة سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أرى رسول الله صلى الله عليه وسلم ترك استلام الركنين اللذين يليان الحجر إلا أن البيت لم يتمم على قواعد إبراهيم.

باب ۵۶۹ وقوله قولوا آمنا بالله وما أنزل إلينا

۱۶۰۲۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا

گئیں کہ اے عمر! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بیویوں کو نصیحت نہیں فرماتے کہ آپ بھی لگے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیویاں بدل دے۔ (سورۃ التحریم آیت ۵)۔ حضرت انس سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

فَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھِیْمُ الْقَوَاعِدَ کی تفسیر۔ اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما، بیشک تو ہی سنتا جانتا ہے (آیت ۱۲۷)۔ اَلْقَوَاعِدَ بنیادیں، اس کا مفرد قاعدۃ ہے اور اَلْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ کا مفرد قاعِدٌ ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی عمارت کو ابراہیمی بنیادوں سے گھٹا دیا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر تعمیر کروا دیں۔ فرمایا کہ میں ایسا کر دیتا اگر تمہاری قوم کا زمانۂ کفر نزدیک نہ ہوتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کے نزدیک والے دونوں رکنوں کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ وہ پہلی طرح ابراہیمی بنیادوں پر نہیں بنائے گئے۔

قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا کی تفسیر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا.

اہل کتاب تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور مسلمانوں کے سامنے عربی زبان میں اس کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب کیا کرو بلکہ یہ کہہ دیا کرو کہ ہم اس پر ایمان لائے جو اللہ تعالے نے ہماری طرف نازل فرمایا۔

بَابُ قَوْلِهِ سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

سَیَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ کی تفسیر۔ اب کہیں گے بیوقوف لوگ، کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس پر تھے، تم فرما دو کہ مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے، جسے چاہے سیدھی راہ پر چلاتا ہے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۲)۔

١٦٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ صَلَّى أَوْ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَهُمْ رَاكِعُونَ قَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَ الَّذِي مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ قِبَلَ الْبَيْتِ رِجَالٌ قُتِلُوا لَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ.

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی تھی۔ لیکن بیت اللہ ہی امت محمدیہ کا قبلہ ہو، یہ خیال دل ہی دل میں کروٹیں لیتا رہتا تھا۔ ایک روز آپ عصر کی نماز پڑھ رہے اور پڑھا رہے تھے اور آپ کے ساتھ کافی مسلمان تھے۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک شخص مسجد قبا کی جانب گیا اور وہاں لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی جانب منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس ان حضرات نے دوران نماز ہی بیت اللہ کی جانب رخ کر لیا۔ لیکن مسلمانوں کو ان حضرات کی نمازوں کے بارے میں تشویش لاحق ہوئی جو تحویل قبلہ کا حکم آنے سے پہلے فوت ہو چکے یا جام شہادت نوش فرما گئے تھے کہ ان کی نمازوں کا کیا بنا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: اور اللہ کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کرے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)

بَابُ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا.

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا کی تفسیر۔ اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا اور تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہیں (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)

١٦٠٤ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ غَيْرِي.

• بَابُ ٤٣ قَوْلِهِ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ

١٦٠٧ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ أَلَا فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا بِوُجُوهِهِمْ إِلَى الْكَعْبَةِ

• بَابُ ٤٥ قَوْلِهِ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ إِلَى قَوْلِهِ مِنَ الْمُمْتَرِينَ.

١٦٠٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ

• بَابُ ٤٦ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

١٦٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

سوا اب کوئی زندہ نہیں رہا۔

مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ کی تفسیر

اگر تم ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر آؤ جب بھی وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے (آیت ۱۴۵)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھنے والوں کے پاس ایک آدمی آیا۔ اور اس نے کہا کہ آج رات رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کچھ قرآن کریم نازل ہوا ہے اور اس میں حکم فرمایا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی جانب رخ کیا جائے لہٰذا آپ اس کی جانب اپنا رخ کر لیں۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا لیکن انہوں نے اپنے منہ کعبے کی جانب کر لئے۔

اَلَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ کی تفسیر جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بے شک ان میں سے ایک گروہ دانستہ حق چھپاتے ہیں۔ ..... مِنَ الْمُمْتَرِينَ (آیت ۱۴۶، ۱۴۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے وقت جبکہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے تو ان کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس رات کچھ قرآن کریم نازل ہوا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی جانب منہ کیا کریں لہٰذا اس کی جانب منہ کر لیجئے۔ لوگوں کے منہ اس وقت شام (بیت المقدس) کی جانب تھے لیکن وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا کی تفسیر ہر ایک کے لئے توجہ کی ایک سمت ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے۔ یعنی نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرو تم جہاں کہیں ہو گے اللہ تم سب کو اکٹھا لے آئے گا بے شک اللہ جو چاہے کرے (آیت ۱۴۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس

الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ۔

• بَابُ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ شَطْرُهُ تِلْقَاؤُهُ۔

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ بَيْنَا النَّاسُ فِي الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ فَأُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَاسْتَدَارُوا كَهَيْئَتِهِمْ فَتَوَجَّهُوا إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ وَجْهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ۔

• بَابُ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ۔

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ۔

• بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ

کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ قبلہ کی جانب پھر گئے۔

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کی تفسیر

اور جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۹)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت جبکہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے اور ان کے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا کہ آج رات قرآن کریم کا کچھ حصہ نازل ہوا ہے جس میں کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہذا آپ اس کی جانب منہ کر لیں اور اس کی طرف گھوم جائیں۔ پس سب نے اپنے منہ کعبے کی طرف کر لئے جبکہ ان کے منہ شام (بیت المقدس) کی جانب تھے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ کی تفسیر

اور اے محبوب! جہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا۔۔۔ (آیت ۱۵۰)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دوران میں جبکہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے تو ایک شخص نے ان کے پاس آکر کہا کہ آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے جس میں حکم دیا گیا ہے کہ نمازوں میں کعبے کی طرف منہ کیا کریں، لہذا اس کی طرف منہ کر لیجئے۔ نمازیوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف تھا لیکن وہ قبلہ کی جانب گھوم گئے۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ کی تفسیر

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے

تَطَوَّعَ خَیْرًا اَیْ اِنَّ اللّٰهَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ شَعَآئِرُ عَلَامَاتٌ وَاحِدَتُهَا شَعِیْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الصَّفْوَانُ الْحَجَرُ وَیُقَالُ الْحِجَارَةُ الْمُلْسُ الَّتِیْ لَا تُنْبِتُ شَیْئًا وَالْوَاحِدَةُ صَفْوَانَةٌ بِمَعْنَی الصَّفَا وَالصَّفَا لِلْجَمِیْعِ۔

اور جو کوئی بھی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے (آیت ۱۵۸)۔ شعائر کا معنی نشانیاں ہے اور اس کا واحد ہے شعیرۃ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الصفوان سے مراد چکنا پتھر ہے جس پر کوئی چیز نہ اگے۔ اسکا واحد صفوانۃ ہے یہ صفا کا ہم معنی ہے اور صفا جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ حَدِیْثُ السِّنِّ اَرَاَیْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَطَّوَّفَ بِهِمَا فَمَا اُرٰی عَلٰی اَحَدٍ شَیْئًا اَنْ لَا یَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ لَا یَطَّوَّفَ بِهِمَا اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِی الْاَنْصَارِ كَانُوْا یُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَیْدٍ وَكَانُوْا یَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ یَطُوْفُوْا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَطَّوَّفَ بِهِمَا

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دنوں دریافت کیا جبکہ میں کم سن تھا کہ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں غور فرمایا کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں۔ پس جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے لگائے۔ میرے خیال میں اگر کوئی ان کے پھیرے نہ لگائے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے، اگر بات یہی ہوتی جو تم کہہ رہے ہو تو یوں فرمایا جاتا کہ جو ان کے پھیرے نہ لگائے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ درحقیقت یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی کیونکہ وہ زمانہ جاہلیت میں مناۃ بت کا نام لیا کرتے جو قدید کے نزدیک رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ صفا اور مروہ کے پھیرے لگانا ناپسند کیا کرتے تھے۔ جب دور اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے لگائے۔

۱۹۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كُنَّا نَرٰی اَنَّهُمَا مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ اَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ اَنْ

عاصم بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کی سعی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا، ہم اسے عہد جاہلیت کی رسم سمجھا کرتے تھے اور جب دور اسلام آیا تو ہم سعی کرنے سے رک گئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے

اللهِ بن بكر السهمي حدثنا حميد عن انس ان الربيع عمته كسرت ثنية جارية فطلبوا اليها العفو فابوا فعرضوا الارش فابوا فاتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم وابوا الا القصاص فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقصاص فقال انس بن النضر يا رسول الله اتكسر ثنية الربيع لا والذي بعثك بالحق لا تكسر ثنيتها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا انس كتاب الله القصاص فرضي القوم فعفوا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابره۔

ربیع نے کسی عورت کا سامنے کا ایک دانت توڑ دیا۔ انھوں نے رشتہ والوں سے معافی چاہی تو اس کے رشتہ داروں نے انکار کر دیا پھر وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ وہ قصاص کے سوا اور کسی بات پر راضی نہ تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا۔ اس پر حضرت انس بن نضر (ان کے بھائی) عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ربیع کا سامنے کا دانت توڑ دیا جائے گا؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔ اسی دوران وہ لوگ معاف کر دینے پر رضامند ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم کو سچی کر دیتا ہے۔

ف: اللہ تعالیٰ کے وہ خوش نصیب بندے جو اپنے رب کے احکامات کی پوری طرح تعمیل کرتے ہیں۔ اس کے کسی حکم کو توڑنے یا نافرمانی کرنے کا خیال تک دل میں نہیں لاتے۔ ہمیشہ اس کی رضا پر راضی رہتے ہیں تو بندہ نوازی کے طور پر اللہ تعالیٰ ان کی دوسروں کی نسبت زیادہ سنتا اور مانتا ہے یعنی وہ ایسے بندوں کو مستجاب الدعوات بنا دیتا ہے۔ وہ حضرات اگر اپنے رب کے بھروسے پر کسی بات کے متعلق قسم بھی کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی لاج رکھتا ہے اور انہیں جھوٹے نہیں ہونے دیتا۔ ان حضرات کا وجود بندوں کے لیے باعث برکت ہوتا ہے اور یہی بزرگ ہیں جو زمین کی رونق و زینت ہیں۔ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت کو ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

رونق بزم جہاں ہیں عاشقان سوختہ
کہہ رہی ہے شمع کی گویا زبان سوختہ

باب ۲۵۵ قوله يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون۔

کتب علیکم الصیام کی تفسیر

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلے لوگوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے (آیت ۱۸۳)

۱۹۱۸ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن عبيد الله قال اخبرني نافع عن ابن عمر قال كان عاشوراء يصومه اهل الجاهلية فلما نزل رمضان قال من شاء صامه و

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عہد جاہلیت میں عاشورے کا روزہ رکھنا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ جب رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو فرما دیا گیا کہ عاشورے کا روزہ جو چاہے

مَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

١٦١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ عَاشُورَاءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

١٦٢٠ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ الْيَوْمُ عَاشُورَاءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَادْنُ فَكُلْ.

١٦٢١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ الْفَرِيضَةَ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے عاشورے کا روزہ رکھا جاتا تھا۔ جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو آپ نے فرمایا: یہ روزہ جو چاہے رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت اشعث بن قیس ایسے وقت آئے جبکہ وہ عاشورے کے روز کھانا کھا رہے تھے۔ یہ کہنے لگے کہ آج تو عاشورہ ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے یہ روزہ رکھا کرتے تھے جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو اس کا روزہ چھوڑ دیا گیا، نزدیک آئیے اور کھانا تناول فرمائیے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دور جاہلیت میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روزہ رکھا کرتے۔ جب آپ مدینہ منورہ میں جلوہ آرا ہوئے تو خود بھی یہ روزہ رکھتے رہے اور مسلمانوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم فرماتے رہے جب رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت نازل ہو گئی تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا، اب جس کا جی چاہے یہ روزے رکھے اور جس کا جی چاہے وہ روزے نہ رکھے۔

بَابُ ٥٨٣ قَوْلِهِ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَقَالَ عَطَاءٌ يُفْطِرُ مِنَ الْمَرَضِ كُلِّهِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الْمُرْضِعِ وَالْحَامِلِ إِذَا خَافَتَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِهِمَا تُفْطِرَانِ ثُمَّ تَقْضِيَانِ وَأَمَّا الشَّيْخُ الْكَبِيرُ

اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ گنتی کے دن کی تفسیر

گنتی کے دن ہیں۔ تو تم میں سے کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو، اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے، اور روزہ رکھنا تمہارے لئے بھلا ہے اگر تم جانو (آیت ۱۸۴)۔ عطاء کا قول ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ کے تحت ہر بیماری میں روزہ چھوڑا جا سکتا ہے۔ امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت بھی چھوڑ سکتی ہیں جبکہ انہیں اپنی جان یا اپنے بچے کا خطرہ ہو اور

إِذَا لَمْ يُطِقِ الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ أَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا خُبْزًا وَلَحْمًا وَأَفْطَرَ قِرَاءَةُ الْعَامَّةِ يُطِيقُونَهُ وَهُوَ أَكْثَرُ

بعد میں رکھ لیں اور زیادہ بوڑھا آدمی اگر روزے نہ رکھ سکے تو کھانا کھلائے۔ حضرت انس جب زیادہ بوڑھے ہو گئے تو ایک سال یا دو سال کے روزے نہیں رکھے بلکہ روزانہ ایک مسکین کو گوشت روٹی کھلاتے رہے اس آیت میں اکثر بلکہ ہر ایک نے لفظ یُطِیْقُوْنَہٗ ہی پڑھا ہے۔

۱۶۲۲ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطَوَّقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا فَيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا

عطاء کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ "جنہیں روزے کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا"۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس بارے میں ہے کہ جو مرد یا عورت اتنے بوڑھے ہو جائیں کہ روزہ نہ رکھ سکیں تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔

باب ۵۵ قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ کی تفسیر۔

۱۶۲۳ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ قَالَ هِيَ مَنْسُوخَةٌ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت "فدیہ ہے مسکینوں کو کھانا کھلانا" پڑھی اور فرمایا کہ اس کا حکم منسوخ ہے۔

۱۶۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا مَاتَ بُكَيْرٌ قَبْلَ يَزِيدَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "جنہیں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ بدلے میں ایک مسکین کا کھانا" تو جو چاہتا روزہ چھوڑ دیتا اور اس کا فدیہ ادا کر دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہو گئی تو اس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ بکیر بن عبد اللہ کا (اپنے استاد) یزید سے پہلے انتقال ہو گیا تھا۔

باب ۵۶ قَوْلِهِ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ کی تفسیر۔ روزوں کی راتوں

الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ

میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا وہ تمہارے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔ اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے

أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ۔

تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو (آیت ۱۸۷)

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ۔

ابو اسحاق کا دو سندوں کے ساتھ بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہو گیا تو رمضان کے پورے مہینے میں لوگ اپنی عورتوں کے پاس نہیں جاتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی۔ "اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرما دیا"۔

باب ۵۸۶ قَوْلِهٖ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ إِلٰى قَوْلِهٖ يَتَّقُونَ الْعَاكِفُ الْمُقِيمُ

کلوا واشربوا حتی یتبین کی تفسیر

کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر، پھر رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو (آیت ۱۸۷) العاکف رہنے والا، ٹھہرنے والا۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ أَخَذَ عَدِيٌّ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ حَتّٰى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ يَسْتَبِينَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِي قَالَ إِنَّ وِسَادَكَ إِذًا لَعَرِيضٌ أَنْ كَانَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ تَحْتَ وِسَادَتِكَ

شعبی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک رات دو ڈورے لئے جن میں سے ایک سفید تھا اور دوسرا سیاہ۔ چنانچہ ایک رات اس وقت تک کھاتے رہے جب تک دونوں کا فرق نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت یہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے وہ (دونوں ڈورے) اپنے سرہانے کے نیچے رکھ لئے تھے۔ آپ نے یہ سن کر بطور مزاح فرمایا کہ پھر تو دن کی سفیدی کا ڈورا اور رات کی سیاہی کا ڈورا تمہارے سرہانے کے نیچے آ گئے۔

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ أَهُمَا الْخَيْطَانِ قَالَ إِنَّكَ لَعَرِيضُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! سفید ڈورا اور سیاہ ڈورا کیا ہیں؟ کیا ان سے دو دھاگے مراد ہیں؟ فرمایا تم بھی کیا بھولے بھالے ہو، دو دھاگوں کو دیکھتے رہتے ہو، پھر فرمایا

القفا إن أبصرت الخيطين ثم قال لا بل هو سواد الليل وبياض النهار .

١٩٢٨ ۔ حدثنا ابن أبي مريم حدثنا أبو غسان محمد بن مطرف حدثني أبو حازم عن سهل بن سعد قال وأنزلت وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود ولم ينزل من الفجر وكان رجال إذا أرادوا الصوم ربط أحدهم في رجليه الخيط الأبيض والخيط الأسود ولا يزال يأكل حتى يتبين له رؤيتهما فأنزل الله بعده من الفجر فعلموا إنما يعني الليل من النهار .

• باب قوله وليس البر بأن تأتوا البيوت من ظهورها ولكن البر من اتقى وأتوا البيوت من أبوابها واتقوا الله لعلكم تفلحون .

١٩٢٩ حدثنا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن أبي إسحق عن البراء قال كانوا إذا أحرموا في الجاهلية أتوا البيت من ظهره فأنزل الله وليس البر بأن تأتوا البيوت من ظهورها ولكن البر من اتقى وأتوا البيوت من أبوابها .

• باب قوله وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين لله فإن انتهوا فلا عدوان إلا على الظالمين .

۱۹۳۰ حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الوهاب حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أتاه رجلان في فتنة ابن الزبير فقالا إن الناس صنعوا وأنت ابن عمر وصاحب النبي صلى الله عليه وسلم فما يمنعك حتى

کہ ایسا نہیں ہے بلکہ سیاہ دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے دن کی سفیدی مراد ہے ۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے ؛ اور من الفجر کا حکم نازل نہیں ہوا تھا تو بعض لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں پیروں میں دو دھاگے یعنی ایک سفید اور دوسرا سیاہ باندھ لیا کرتے اور وہ برابر کھاتے پیتے جب تک ان کا فرق نظر نہ آنے لگتا ۔ پس اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے من الفجر کا حکم نازل فرمایا تو لوگوں نے جان لیا کہ اس سے رات کی انتہا اور دن کی ابتداء مراد ہے ۔

لیس البر بان تاتوا البیوت کی تفسیر ۔

یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ ۔ (آیت ۱۸۹)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں جب لوگ احرام باندھتے تو اپنے گھروں میں چھت کی طرف سے آتے تھے ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ۔ یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ بلکہ بھلائی تو پرہیزگاری میں ہے ۔ اور اپنے گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ ۔

قاتلوہم حتی لا تکون فتنۃ کی تفسیر

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللہ کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر ۔ (آیت ۱۹۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حضرت عبد اللہ بن زبیر کی آزمائش کے زمانہ میں دو شخص حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ لوگ کیسا جھگڑا مچا رہے ہیں حالانکہ آپ تو حضرت عمر کے صاحبزادے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں لہٰذا باہر نکل کر اصلاح احوال کرنے سے آپ کو کیا چیز مانع ہے ؟

بَابُ ۵۸۹ قَوْلِهِ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اَلتَّهْلُکَةُ وَالْهَلَاکُ وَاحِدٌ۔

وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ کی تفسیر

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ بیشک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں (آیت) التَّهْلُکَةُ اور الْهَلَاکُ ہم معنی ہیں یعنی بربادی، ہلاکت۔

۱۶۳۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِی النَّفَقَةِ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت، "اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔" یہ (اللہ کی راہ میں جان اور مال) خرچ کرنے کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

بَابُ ۵۹۰ قَوْلِهِ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِهٖ اَذًی مِّنْ رَّاْسِهٖ۔

فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِهٖ اَذًی مِّنْ رَّاْسِهٖ کی تفسیر

۱۶۳۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ اِلٰی کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ یَعْنِیْ مَسْجِدَ الْکُوْفَةِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ فِدْیَةٍ مِّنْ صِیَامٍ فَقَالَ حُمِلْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ یَتَنَاثَرُ عَلٰی وَجْهِیْ فَقَالَ مَا کُنْتُ اُرٰی اَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِکَ هٰذَا اَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاکِیْنَ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ نِّصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَاحْلِقْ رَاْسَکَ فَنَزَلَتْ فِیَّ خَاصَّةً وَّهِیَ لَکُمْ عَامَّةً۔

حضرت عبداللہ بن معقل کا بیان ہے کہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوفہ کی اس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے فدیہ کے روزوں کی بابت پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا جبکہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تم تو بڑی تکلیف میں ہو کیا تمہیں ایک بکری میسر ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا کہ تین روزے رکھ دیا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یعنی ہر مسکین کو نصف صاع کھانا دینا ہوگا۔ اور اپنا سر منڈوا لو پس مذکورہ آیت خاص میرے متعلق نازل ہوئی اور اس کا حکم سب مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

بَابُ ۵۹۱ قَوْلِهِ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ۔

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ کی تفسیر

۱۶۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عِمْرَانَ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ اُنْزِلَتْ اٰیَةُ الْمُتْعَةِ فِیْ کِتَابِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں تمتع (عمرہ کے بعد احرام کھول دینا اور حج کرنا) کی یہ آیت نازل ہوئی تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

اللّٰهِ فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ۔

بَابُ ۵۹۲ قَوْلِهٖ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ۔

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَاَثَّمُوْا اَنْ يَّتَّجِرُوْا فِي الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ۔

بَابُ ۵۹۳ قَوْلِهٖ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ۔

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَطُوْفُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتّٰى يُهِلَّ بِالْحَجِّ فَاِذَا رَكِبَ اِلٰى عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهٗ هَدِيَّةٌ مِّنَ الْاِبِلِ اَوِ الْبَقَرِ اَوِ الْغَنَمِ مَا تَيَسَّرَ لَهٗ مِنْ ذٰلِكَ اَيَّ ذٰلِكَ شَاءَ غَيْرَ اِنْ لَّمْ يَتَيَسَّرْ لَهٗ فَعَلَيْهِ صِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي

علیہ وسلم کی ہمراہی میں تمتع کیا، اس کے بعد قرآن کریم میں اس کی حرمت یا ممانعت کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا، یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اب ایک شخص (حضرت عمر) نے اپنی رائے سے جو چاہا کہا ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں عکاظ، مجنہ اور ذو المجاز نامی بازار ہوتے تھے جن کے اندر حج کے دنوں میں لوگ تجارت کیا کرتے تھے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی (۔ تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل (مال) تلاش کرو۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۸) یعنی حج کے دنوں میں۔

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش اور ان سے دینی اتفاق رکھنے والے مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے اور اسے حمس کا نام دیتے تھے اور باقی تمام اہل عرب عرفات میں وقوف کیا کرتے تھے جب دورِ اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عرفات میں آکر ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ پھر وہاں (مزدلفہ) سے لوٹ کر آئیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: پھر بات یہ ہے اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں (سورۃ البقرہ، آیت ۱۹۹)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عمرہ کا احرام کھول دینے کے بعد حج کا احرام باندھنے تک آدمی کو بیت اللہ کا طواف کرنا چاہئے جب عرفات کی طرف جائے تو وہاں قربانی پیش کرے یعنی اونٹ، گائے اور بکری میں سے جو میسر آئے یا جو دینا چاہے۔ اگر قربانی میسر نہ آئے تو حج کے دنوں میں عرفہ سے پہلے تین روزے رکھے۔ اگر آخری روزہ عرفہ کے تین دنوں میں آجائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

أَجْمَرَ ذَلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنَ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَنْطَلِقْ حَتَّى يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ يَكُونَ الظَّلَامُ ثُمَّ لِيَدْفَعُوا مِنْ عَرَفَاتٍ إِذَا أَفَاضُوا مِنْهَا حَتَّى يَبْلُغُوا جَمْعًا الَّذِي يَبِيتُونَ بِهِ ثُمَّ لِيَذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا وَأَكْثِرُوا التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا ثُمَّ أَفِيضُوا فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يُفِيضُونَ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللهَ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتَّى تَرْمُوا الْجَمْرَةَ.

پھر جا کر عصر کی نماز سے اندھیرا ہونے تک عرفات میں ٹھہرے پھر جب لوگ عرفات سے لوٹیں تو یہ بھی لوٹ آئے اور سب کے ساتھ (مزدلفہ) میں رات گزارے اور کثرت سے ذکرِ الٰہی کرے اور تکبیر و تہلیل میں صبح تک رطب اللسان رہے۔ پھر مزدلفہ سے لوگوں کے ساتھ لوٹ آئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "پھر بات یہ ہے اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں۔ اور اللہ سے معافی مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۱۹۹)"

باب ۵۹۴ قَوْلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا کی تفسیر

اور کوئی یوں کہتا ہے "اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا (آیت ۲۰۱)"

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ! ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

باب ۵۹۵ قَوْلِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ وَقَالَ عَطَاءٌ النَّسْلُ الْحَيَوَانُ.

وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ کی تفسیر

عطاء کا قول ہے کہ یہاں النسل سے حیوانات کی نسل مراد ہے

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ لوگوں میں سے ناپسندیدہ شخصیت وہ ہے جو جھگڑالو ہو۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سفیان، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث بالا کی روایت کی ہے۔

باب ۵۹۶ قَوْلِهِ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا

وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ کی تفسیر

الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ إِلَى قَرِيبٌ۔

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَتَّى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا خَفِيفَةً ذَهَبَ بِهَا هُنَاكَ وَتَلَا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ فَلَقِيتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَعَاذَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَعَدَ اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا عَلِمَ أَنَّهُ كَائِنٌ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ بِالرُّسُلِ حَتَّى خَافُوا أَنْ يَكُونَ مَنْ مَعَهُمْ يُكَذِّبُونَهُمْ فَكَانَتْ تَقْرَؤُهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا مُثَقَّلَةً۔

بَابُ ۵۹۵ قَوْلِهِ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ الْآيَةَ۔

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَكَانٍ قَالَ تَدْرِي فِيمَا أُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضَى وَعَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ قَالَ يَأْتِيهَا فِي۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ

کیا تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلے لوگوں جیسی افتاد نہیں پڑی۔ ان پر پہنچی سختی اور شدت آئی (آیت ۲۱۴)

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت "یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور لگے یہ سمجھنے کہ رسولوں نے ان سے غلط کہا تھا اس وقت ہماری مدد آئی" (سورۂ یوسف آیت ۱۱۰) پڑھی اور پھر اس آیت "حتیٰ یقول الرسول" کی تلاوت فرمائی۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ میں عروہ بن زبیر سے ملا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا ہے کہ معاذ اللہ! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے جو وعدہ فرمایا تو وہ سمجھتے تھے کہ یہ وصال سے پہلے ضرور پورا ہو جائے گا لیکن رسولوں کی آزمائش مزید ہوتی رہی ہے جس کے باعث انہیں تشویش لاحق ہوتی تھی کہ کہیں ساتھی انہیں جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ حضرت عائشہ اس ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھتی تھیں (اور حضرت ابن عباس بغیر تشدید کے)

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ کی تفسیر

تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو (آیت ۲۲۳)

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو فارغ ہونے تک کسی سے کلام نہیں کرتے تھے۔ جب ایک دن میں ان کے پاس گیا تو وہ سورۃ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے یہاں تک کہ ایک مقام پر پہنچے تو مجھ سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ فلاں فلاں باتوں کے متعلق نازل ہوئی ہے اور پھر پڑھنے لگے۔ عبدالصمد، ایوب، نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آیت "تو آؤ اپنی کھیتی میں جیسے چاہو" اس بارے میں نازل ہوئی ہے (عورتوں کے متعلق)۔ محمد بن یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی روایت کی ہے۔

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جو آدمی پیچھے کی

تقول إذا جامعها من ورائها جاء الولد أحول فنزلت نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم.

باب ۵۹۸ قوله وإذا طلقتم النساء فبلغن أجلهن فلا تعضلوهن أن ينكحن أزواجهن.

۱۷۲۳۔ حدثنا عبيد الله بن سعيد حدثنا أبو عامر العقدي حدثنا عباد بن راشد حدثنا الحسن قال حدثني معقل بن يسار قال كانت لي أخت تخطب إلي وقال إبراهيم عن يونس عن الحسن حدثني معقل بن يسار حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا يونس عن الحسن أن أخت معقل بن يسار طلقها زوجها فتركها حتى انقضت عدتها فخطبها فأبى معقل فنزلت فلا تعضلوهن أن ينكحن أزواجهن.

باب ۵۹۹ قوله والذين يتوفون منكم ويذرون أزواجا يتربصن بأنفسهن أربعة أشهر وعشرا إلى بما تعملون خبير يعفون يهبن.

۱۷۲۴۔ حدثني أمية بن بسطام حدثنا يزيد بن زريع عن حبيب عن ابن أبي مليكة قال ابن الزبير قلت لعثمان بن عفان والذين يتوفون منكم ويذرون أزواجا قال قد نسختها الآية الأخرى فلم تكتبها أو تدعها قال يا ابن أخي لا أغير شيئا منه من مكانه.

۱۷۲۵۔ حدثنا إسحاق حدثنا روح حدثنا

جانب سے صحبت کے ساتھ جماع کرتا ہے تو اس سے پیدا ہونے والا بچہ بھینگا ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔"

مطلقہ کا پہلے خاوند سے نکاح اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں منع کرو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں (آیت ۲۳۲)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میری ایک بہن تھی۔ اس کے پہلے شوہر نے اس سے دوبارہ نکاح کرنے کا مجھے پیغام دیا۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بہن کو ان کے خاوند نے طلاق دے دی اور انہیں چھوڑ دیا تھا۔ یہاں تک کہ عدت پوری ہو گئی۔ پس اس نے دوبارہ اسے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت معقل نے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں۔"

والذین یتوفون منکم ویذرون کی تفسیر

اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں ..... (آیت ۲۳۴) معاف کر دیں۔ چھوڑ دیں۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا کہ جب آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا۔ دوسری آیت سے منسوخ ہو گئی ہے تو آپ اسے کیوں لکھ رہے ہیں یا اسے چھوڑا کیوں نہیں؟ فرمانے لگے کہ اے بھتیجے! میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا۔

مجاہد کا قول ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جو لوگ مر جاتے اور

شبل عن ابن ابي نجيح عن مجاهد والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا قال كانت هذه العدة تعتد عند اهل زوجها واجب فانزل الله والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا وصية لازواجهم متاعا الى الحول غير اخراج فان خرجن فلا جناح عليكم فيما فعلن في انفسهن من معروف قال جعل الله لها تمام السنة سبعة اشهر وعشرين ليلة وصية ان شاءت سكنت في وصيتها وان شاءت خرجت وهو قول الله تعالى غير اخراج فان خرجن فلا جناح عليكم فالعدة كما هي واجب عليها زعم ذلك عن مجاهد وقال عطاء قال ابن عباس نسخت هذه الاية عدتها عند اهلها فتعتد حيث شاءت وهو قول الله تعالى غير اخراج قال عطاء ان شاءت اعتدت عند اهله وسكنت في وصيتها وان شاءت خرجت لقول الله تعالى فلا جناح عليكم فيما فعلن قال عطاء ثم جاء الميراث فنسخ السكنى فتعتد حيث شاءت ولا سكنى لها وعن محمد بن يوسف حدثنا ورقاء عن ابن ابي نجيح عن مجاهد بهذا وعن ابن ابي نجيح عن عطاء عن ابن عباس قال نسخت هذه الاية عدتها في اهلها فتعتد حيث شاءت لقول الله غير اخراج نحوه۔

پیچھے اپنی بیویاں چھوڑتے تو ان پر خاوند کے اہل وعیال میں عدت کے دن پورے کرنے واجب ہوتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ "اور جو تم میں مریں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان ونفقہ دینے کی بغیر نکالے۔ پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی مواخذہ نہیں (آیت ۲۴۰)" ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سال پورا کرنے کے لئے سات ماہ اور بیس دن کو وصیت پر موقوف رکھا ہے۔ اگر وہ چاہے تو وصیت کے مطابق ان کے پاس رہے اور چاہے تو چلی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "بغیر نکالے۔ پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی مواخذہ نہیں" تو عدت کو پورا کرنا واجب ہے جیسا کہ مجاہد کا قول ہے۔ عطاء نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ خاوند کے گھر والوں میں عدت کے دن پورے کرنا اس آیت سے منسوخ ہو گیا ہے پس وہ جہاں چاہے عدت کے دن پورے کر سکتی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ غَيْرَ إِخْرَاجٍ کا یہی مطلب ہے۔ عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ عورت چاہے تو خاوند کے اہل وعیال میں عدت کے دن پورے کرے اور اس کی وصیت کے مطابق وہاں رہائش پذیر رہے اور اگر چاہے تو ارشاد باری تعالیٰ "تم پر اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا" (آیت ۲۴۰) کے مطابق چلی جائے۔ عطاء کا قول ہے کہ پھر میراث کا حکم نازل ہوا تو عدت کے دنوں میں خاوند کے گھر رہنے کی پابندی منسوخ ہو گئی، لہٰذا وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے اور سکونت کی قید ختم کر دی گئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت سے عورت کا اپنے شوہر کے گھر پر عدت پوری کرنے کی قید منسوخ ہو گئی ہے پس وہ جہاں چاہے عدت کو پورا کر سکتی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ غَيْرَ إِخْرَاجٍ کا یہی مطلب ہے۔

١٦٣٢ حدثنا حبان حدثنا عبد الله اخبرنا عبد الله بن عون عن محمد بن سيرين قال جلست الى مجلس فيه عظم من الانصار وفيهم عبد الرحمن بن ابي ليلى فذكرت

امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے ایک ایسی مجلس میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا جس میں انصار کے اکابر اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف فرما تھے۔ میں نے وہاں حضرت عبداللہ بن عتبہ کی روایت بیان کی جو حضرت سبیعہ بنت حارث کے بارے میں ہے۔ اس

حديث عبد الله بن عتبة في شأن سبيعة بنت الحارث فقال عبد الرحمن ولكن عمه كان لا يقول ذلك فقلت إني لجريء إن كذبت على رجل في جانب الكوفة ورفع صوته قال ثم خرجت فلقيت مالك بن عامر أو مالك بن عوف قلت كيف كان قول ابن مسعود في المتوفى عنها زوجها وهي حامل فقال قال ابن مسعود أتجعلون عليها التغليظ ولا تجعلون لها الرخصة لنزلت سورة النساء القصرى بعد الطولى وقال أيوب عن محمد لقيت أبا عطية مالك بن عامر۔

باب قوله حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى۔

۱۶۳۷ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا يزيد أخبرنا هشام عن محمد عن عبيدة عن علي قال النبي صلى الله عليه وسلم حدثني عبد الرحمن حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا هشام حدثنا محمد عن عبيدة عن علي أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم الخندق حبسونا عن صلاة الوسطى حتى غابت الشمس ملأ الله قبورهم وبيوتهم أو أجوافهم شك يحيى نارا۔

باب قوله وقوموا لله

قانتين مطيعين۔

۱۶۳۸ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن إسمعيل بن أبي خالد عن الحارث بن شبيل عن أبي عمرو الشيباني عن زيد بن أرقم قال كنا نتكلم في الصلاة يكلم أحدنا أخاه

پر حضرت عبدالرحمن نے فرمایا کہ ان کے چچا (عبداللہ بن مسعود) تو اس بات کے قائل نہیں۔ میں نے بلند آواز سے کہا کہ پھر تو میں اس شخص پر (عبداللہ بن عتبہ پر) جو کوفہ میں رہتا ہے جھوٹ بولنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ پھر میں باہر نکل آیا۔ باہر مجھے مالک بن عامر یا مالک بن عوف سے ملا تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ حضرت ابن مسعود کی اس متوفی کے بارے میں کیا رائے ہے جس نے اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑا۔ ابن عامر کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ تم حاملہ عورت پر سختی کرتے ہو اس کی آسانی کو مد نظر نہیں رکھتے حالانکہ یہ حکم (حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے) چھوٹی سورۂ نساء (سورۂ الطلاق) میں موجود ہے۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں امام محمد بن سیرین سے ملا تو انہوں نے بتایا کہ میں ابو عطیہ مالک بن عامر سے ملا تھا۔

حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى کی تفسیر

عبداللہ ابن محمد، یزید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عبدالرحمن، یحییٰ بن سعید، ہشام، محمد، عبیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے روز فرمایا کہ انہوں (کفار قریش) نے ہمیں صلوۃ وسطیٰ (نماز عصر) سے روکے رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور ان کے گھروں یا پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔ یحییٰ راوی کو اس میں شک ہے کہ آپ نے بیوتہم فرمایا تھا یا اجوافہم۔ (آیت ۲۳۸)۔

قوموا للہ قانتین کی تفسیر

قانتین فرمانبردار، مطیع۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز پڑھتے ہوئے ہم بات کر لیا کرتے تھے یعنی جس کو ضرورت ہوتی وہ اپنی حاجت دوسرے بھائی سے بیان کر دیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ نگہبانی کرو سب

فِي حَاجَتِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ۔

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ خِفْتُمْ

فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ كُرْسِيُّهٗ عِلْمُهٗ يُقَالُ بَسْطَةً زِيَادَةً وَّفَضْلًا اَفْرِغْ اَنْزِلْ وَلَا يَئُوْدُهٗ لَا يُثْقِلُهٗ اٰدَنِيْ اَثْقَلَنِيْ وَالْاٰدُ وَالْاَيْدُ الْقُوَّةُ اَلسِّنَةُ نُعَاسٌ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ فَبُهِتَ ذَهَبَتْ حُجَّتُهٗ خَاوِيَةٌ لَا اَنِيْسَ فِيْهَا عُرُوْشُهَا اَبْنِيَتُهَا اَلسِّنَةُ نُعَاسٌ نُنْشِرُهَا نُخْرِجُهَا اِعْصَارٌ رِيْحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْاَرْضِ اِلَى السَّمَآءِ كَعَمُوْدٍ فِيْهِ نَارٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِيْدٌ اَلطَّلُّ النَّدٰى وَهٰذَا مَثَلُ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ يَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ۔

١٦٣٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْاِمَامُ رَكْعَةً وَّتَكُوْنُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوْا فَاِذَا صَلَّى الَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً اسْتَاْخَرُوْا مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَلَا يُسَلِّمُوْنَ

وَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا فَيُصَلُّوْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْاِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَيَقُوْمُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً بَعْدَ اَنْ يَّنْصَرِفَ الْاِمَامُ فَيَكُوْنُ كُلُّ

نمازِ عصر کی اور بیچ کی نماز کی اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہوا کرو۔ (آیت ۲۳۸) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرمایا گیا۔

نمازِ خوف کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: پھر اگر خوف میں ہو تو پیدل یا سوار جیسے بن پڑے (نماز پڑھو) پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے (آیت ۲۳۹)۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ کُرْسِیُّہٗ سے مراد اللہ کا علم ہے۔ کہا گیا ہے کہ بَسْطَۃً سے مراد زیادتی اور فضیلت ہے۔ اَفْرِغْ اتار۔ وَلَا یَئُوْدُہٗ اس پر بار نہیں۔ اسی سے اٰدَنِیْ ہے یعنی مجھ پر بوجھ رکھ دیا۔ اَلْاٰدُ و الْاَیْدُ سے قوت مراد ہے۔ اَلسِّنَۃُ نیند۔ یَتَسَنَّہْ بگڑنا۔ فَبُہِتَ اس کی دلیل ختم ہو گئی۔ خَاوِیَۃٌ جس میں کوئی بھی نہ ہو۔ عُرُوْشُہَا اس کی عمارتیں۔ اَلسِّنَۃُ نیند۔ نُنْشِرُہَا ہم نکالتے ہیں۔ اِعْصَارٌ تیز ہوا جو زمین سے آسمان کی طرف عمود کی طرح اٹھتی ہے اس میں آگ ہوتی ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ صَلْدًا سے مراد جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ عکرمہ کا قول ہے کہ وَابِلٌ سے مراد موسلا دھار بارش ہے۔ اَلطَّلُّ سے مراد شبنم ہے اور یہ اہلِ ایمان کے عمل کی مثال ہے۔ یَتَسَنَّہْ بگڑنا یعنی متغیر ہونا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب نمازِ خوف کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام آگے کھڑا ہو جائے اور لوگوں (مجاہدین) میں سے ایک گروہ (یعنی نصف) امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی وہ ان کے اور دشمن کے درمیان میں رہے۔ پھر یہ حضرات جنہوں نے ایک رکعت پڑھ لی ہے ان لوگوں کی جگہ پر چلے جائیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیریں۔ اب جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لیں۔ پھر امام سلام پھیر دے کیونکہ اس کی دو رکعتیں ہو گئیں۔ اب فریقین سے ہر ایک اپنی اپنی دوسری رکعت خود پوری کر لیں یعنی امام کے سلام پھیر دینے کے بعد اب دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کی دو دو رکعتیں ہو جائیں گی۔ اگر

وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَانًا مُّسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا اُرٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

خوف بہت ہی شدید ہو تو نماز پیدل چلنے کی حالت میں کھڑے ہو کر پڑھیں یا سواری پر خواہ کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھیں یا جدھر منہ کر کے جیسے آسانی ہو (ہر طرح اجازت ہے)۔ امام مالک کا بیان ہے کہ نافع نے فرمایا، میرے خیال میں حضرت عبداللہ بن عمر نے یہ حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

باب ۶۰۳ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا کی تفسیر

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ الشَّهِيْدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قُلْتُ لِعُثْمَانَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اِلٰى قَوْلِهٖ غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَدْ نَسَخَتْهَا الْاُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَا قَالَ تَدَعُهَا يَا ابْنَ اَخِيْ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْهُ مِنْ مَّكَانِهٖ قَالَ حُمَيْدٌ اَوْ نَحْوَ هٰذَا۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ سورہ البقرہ کی آیت وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا (آیت ۲۴۰) اسی سورت کی دوسری آیت (یعنی آیت ۲۳۴) سے منسوخ ہے، تو آپ نے اسے قرآن کریم میں کیوں لکھا ہے۔ فرمایا: اے بھتیجے! اس بات کو جانے دو۔ میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں سکتا۔ حمید راوی کا بیان ہے کہ آپ نے معنیً ایسا ہی فرمایا تھا۔

باب ۶۰۴ قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى کی تفسیر

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر شک کی گنجائش ہوتی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کرنے کے ہم زیادہ حقدار تھے جب کہ انہوں نے کہا: اے رب! مجھے دکھا دے کہ تو کیونکر مردے جلائے گا۔ فرمایا کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آ جائے (آیت ۲۶۰)

باب ۶۰۷ قَوْلِ اللّٰهِ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اَلْمَسُّ الْجُنُوْنُ۔

۱۶۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَرَأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا کی تفسیر

اَلْمَسُّ دیوانگی، جنون

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سود کے بارے میں سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنائیں (آیت ۲۷۵ تا ۲۸۱) پھر شراب کی خرید و فروخت بھی حرام فرما دی گئی۔

باب ۶۰۸ قَوْلِهٖ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا يُذْهِبُهٗ۔

۱۶۵۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ الْأَوَاخِرُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاهُنَّ فِي الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا کی تفسیر — یمحق مٹاتا، بےبرکت کرتا۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سود) نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے، پھر مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی اور پھر شراب کی تجارت (خرید و فروخت) بھی حرام فرما دی گئی۔

باب ۶۰۹ قَوْلِهٖ فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَاعْلَمُوْا۔

۱۶۵۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ کی تفسیر — فاذنوا سے مراد خبردار ہو جاؤ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سود) نازل فرمائی گئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی (مسلمانوں کے سامنے) اور اس کے بعد شراب کی تجارت (خرید و فروخت) بھی حرام فرما دی گئی۔

باب ۶۱۰ قَوْلِهٖ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

۱۶۵۷۔ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ کی تفسیر

اور اگر کوئی قرض دار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے بھلا ہے اگر جانو (آیت ۲۸۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سود) نازل فرما دی گئیں تو نبی کریم صلے اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر (مسلمانوں کے سامنے) ان کی تلاوت فرمائی اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

بَابُ قَوْلِهِ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ۔

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الرِّبَا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ الْآيَةَ۔

بَابُ قَوْلِهِ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض إِصْرًا عَهْدًا وَيُقَالُ غُفْرَانَكَ مَغْفِرَتَكَ فَاغْفِرْ لَنَا۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ قَالَ نَسَخَتْهَا الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا۔

اس کے بعد شراب کی تجارت (خرید و فروخت) حرام فرمادی گئی۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ سود سے متعلق آیت ہے۔ (سورۃ البقرہ۔ آیت ۲۸۱)

وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ کی تفسیر

اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (آیت ۲۸۴)۔

مروان اصغر کا بیان ہے کہ صحابہ کرام میں سے غالباً حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: "اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ" (آیت ۲۸۴) یہ دوسری آیت لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا سے) منسوخ فرما دی گئی ہے۔

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ اِصْرًا سے عہد (وعدہ) مراد ہے کہتے ہیں کہ غُفْرَانَكَ مَغْفِرَتَكَ۔ یعنی ہمیں بخش دے۔

مروان اصغر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آیت: "اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ" یہ اپنی بعد والی آیت سے منسوخ ہے یعنی

(لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا سے)

سُوْرَةُ آلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تُقَاةٌ وَتَقِيَّةٌ وَاحِدَةٌ صِرٌّ بَرْدٌ شَفَا حُفْرَةٍ مِثْلُ شَفَا الرَّكِيَّةِ وَهُوَ حَرْفُهَا تُبَوِّئُ تَتَّخِذُ مُعَسْكَرًا الْمُسَوَّمُ الَّذِي لَهُ سِيْمَاءٌ بِعَلَامَةٍ أَوْ بِصُوْفَةٍ أَوْ بِمَا كَانَ رِبِّيُّوْنَ الْجَمِيْعُ وَالْوَاحِدُ رِبِّيٌّ تَحُسُّوْنَهُمْ تَسْتَأْصِلُوْنَهُمْ قَتْلًا غُزًّا وَاحِدُهَا غَازٍ سَنَكْتُبُ سَنَحْفَظُ نُزُلًا ثَوَابًا وَيَجُوْزُ وَمُنْزَلٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ كَقَوْلِكَ أَنْزَلْتُهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَالْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ الْمُطَهَّمَةُ الْحِسَانُ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَحَصُوْرًا لَا يَأْتِي النِّسَاءَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ مِنْ فَوْرِهِمْ مِنْ غَضَبِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُخْرِجُ الْحَيَّ النُّطْفَةُ تَخْرُجُ مَيِّتَةً وَيُخْرِجُ مِنْهَا الْحَيَّ الْإِبْكَارُ أَوَّلُ الْفَجْرِ. وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ أُرَاهُ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ.

سورۂ آل عمران

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تُقَاةٌ اور تَقِيَّةٌ دونوں کا معنی ڈرنا اور بچنا ہے۔ صِرٌّ ٹھنڈک۔ شَفَا حُفْرَةٍ گڑھے یا کنویں کی منڈیر۔ تُبَوِّئُ لشکر کو جا بجا اتارنا۔ اَلْمُسَوَّمُ اسے کہتے ہیں جس پر کوئی نشانی لگی ہوئی ہو جیسے صوف وغیرہ۔ رِبِّيُّوْنَ رِبّی کی جمع ہے۔ تَحُسُّوْنَهُمْ جڑ سے اکھاڑ پھینکنا، قتل کرنا۔ غُزًّا اس کا واحد غازی ہے۔ سَنَكْتُبُ ہمیں یاد رہے گا۔ نُزُلًا ثواب، بدلہ، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا معنی اللہ کی طرف سے اتارا ہوا جیسے کہتے ہیں اَنْزَلْتُهٗ ہم نے اس کو اتارا۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَلْخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ نشان زدہ گھوڑے اور اچھے گھوڑے۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ حَصُوْرًا عورتوں سے پرہیز کرنے والا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ مِنْ فَوْرِهِمْ بدر کے روز ان کے غصے سے۔ مجاہد کا قول ہے کہ يُخْرِجُ الْحَيَّ یعنی بے جان نطفے سے جاندار پیدا کرنا۔ اَلْاِبْكَارُ صبح سویرے۔ اَلْعَشِيُّ دن ڈھلے سے غروب آفتاب تک۔

بَابٌ ٦١٣ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمٰتٌ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفٰسِقِيْنَ وَكَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَكَقَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى زَيْغٌ شَكٌّ. اِبْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ الْمُشْتَبِهَاتِ وَالرَّاسِخُوْنَ يَعْلَمُوْنَ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهِ.

١٦٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ

مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ حلال و حرام کی آیتیں محکمات ہیں اور دوسری متشابہات جو ایک دوسری کی تصدیق کرتی ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ نہیں گمراہ کرتا اس کے ساتھ مگر بدکاروں کو اور پلیدی مسلط کر دیتا ہے ان پر جو بے عقل ہیں اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیا۔ زَيْغٌ سے مراد شک ہے۔ اِبْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ متشابہات کے پیچھے پڑنا ان کی پیروی کرنا۔ الرَّاسِخُوْنَ پکے علم والے اور وہی کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے۔

قاسم بن محمد بن ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ وہی ہے جس نے تم پر کتاب

كيف حسبه فيكم قال قلت هو فينا ذو حسب
قال فهل كان من آبائه ملك قال قلت لا
قال فهل كنتم تتهمونه بالكذب قبل أن
يقول ما قال قلت لا قال أيتبعه أشراف
الناس أم ضعفاؤهم قال قلت بل ضعفاؤهم
قال يزيدون أو ينقصون قال قلت لا بل
يزيدون قال هل يرتد أحد منهم عن دينه
بعد أن يدخل فيه سخطة له قال قلت
لا قال فهل قاتلتموه قال قلت نعم قال
فكيف كان قتالكم إياه قال قلت تكون
الحرب بيننا وبينه سجالا يصيب منا و
نصيب منه قال فهل يغدر قال قلت لا
ونحن منه في هذه المدة لا ندري ما هو
صانع فيها قال والله ما أمكنني من
كلمة أدخل فيها شيئا غير هذه قال
فهل قال هذا القول أحد قبله قلت لا
ثم قال لترجمانه قل له إني سألتك عن
حسبه فيكم فزعمت أنه فيكم ذو حسب
وكذلك الرسل تبعث في أحساب قومها و
سألتك هل كان في آبائه ملك فزعمت
أن لا فقلت لو كان من آبائه ملك قلت
رجل يطلب ملك آبائه وسألتك عن
أتباعه أضعفاؤهم أم أشرافهم فقلت بل
ضعفاؤهم وهم أتباع الرسل وسألتك هل
كنتم تتهمونه بالكذب قبل أن يقول ما
قال فزعمت أن لا فعرفت أنه لم يكن
ليدع الكذب على الناس ثم يذهب فيكذب
على الله وسألتك هل يرتد أحد منهم عن
دينه بعد أن يدخل فيه سخطة له فزعمت

میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص، ناراض ہو کر دین سے پھر بھی جاتا ہے؟ میں نے
جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا کیا تمہاری اس سے کبھی جنگ ہوئی ہے؟
میں نے جواب دیا ہاں۔ پوچھا کہ اس کے ساتھ جنگ کرنے کا نتیجہ کیا نکلا؟
میں نے جواب دیا کہ لڑائی ہمارے درمیان ڈول کی طرح رہی ہے کبھی
ان کا ہاتھ بھاری رہا کبھی ہمارا۔ پھر پوچھا کیا اس نے کبھی وعدہ خلافی کی
ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ بلکہ ان دنوں تو ہمارا اور ان کا صلح
ہے، ہمیں نہیں معلوم کہ وہ اس دوران کیا کریں۔ ابوسفیان کا بیان ہے
کہ خدا کی قسم میں خلاف حقیقت ایک کلمہ بھی اپنے بیانات میں
شامل نہ کر سکا۔ اس نے پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے
پہلے بھی ایسا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا، نہیں۔ پھر اس نے
اپنے ترجمان سے کہا کہ اسے بتا دو کہ میں نے تم سے اس کا نسب
دریافت کیا تو تم نے بتایا کہ وہ عالی نسب ہے اور یہ حقیقت ہے
کہ سارے رسول اپنی قوم میں صاحب حسب و نسب ہوتے ہیں پھر میں
نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم
نے نفی میں جواب دیا۔ پس میں نے اپنے جی میں کہا کہ اگر اس کے اجداد
میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں سمجھتا کہ ایسا دعویٰ کر کے یہ اپنے بزرگوں
کا ملک حاصل کرنا چاہتا ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے پیروکار
قوم کے غریب افراد ہیں یا امیر۔ تو تم نے غریب بتائے جبکہ غریب
لوگ ہی رسولوں کی پیروی کیا کرتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ
کیا یہ دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے کبھی اسے جھوٹ بولتے دیکھا ہے
تو تم نے جواب دیا کہ نہیں دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ
وہ لوگوں کے متعلق تو جھوٹ نہ بولے اور خدا کے بارے میں جھوٹ
بولنے لگے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے دین میں داخل ہونے کے
بعد کوئی پھرا بھی ہے اس کی سختی کے باعث یا کسی اور وجہ سے تو تم نے
نفی میں جواب دیا۔ واقعی جب ایمان دل میں سما جاتا ہے تو نکلتا نہیں۔
پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں تو
تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کی حالت بھی یہی ہے کہ وہ
کامل ہو کر رہتا ہے۔ پھر میں نے تم سے اس کے ساتھ لڑنے کے بارے
میں پوچھا تو تم نے بتایا کہ اس کے ساتھ تم لڑتے رہے ہو اور تمہارے

أن لا وكذلك الإيمان إذا خالط بشاشة القلوب وسألتك هل يزيدون أم ينقصون فزعمت أنهم يزيدون وكذلك الإيمان حتى يتم وسألتك هل قاتلتموه فزعمت أنكم قاتلتموه فتكون الحرب بينكم وبينه سجالا ينال منكم وتنالون منه وكذلك الرسل تبتلى ثم تكون لهم العاقبة وسألتك هل يغدر فزعمت أنه لا يغدر وكذلك الرسل لا تغدر وسألتك هل قال أحد هذا القول قبله فزعمت أن لا فقلت لو كان هذا القول قال أحد قبله قلت رجل ائتم بقول قيل قبله قال ثم قال بم يأمركم قال قلت يأمرنا بالصلاة والزكاة والصلة والعفاف قال إن يك ما تقول فيه حقا فإنه نبي وقد كنت أعلم أنه خارج ولم أك أظنه منكم ولو أني أعلم أني أخلص إليه لأحببت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه وليبلغن ملكه ما تحت قدمي قال ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأه فإذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله إلى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى أما بعد فإني أدعوك بدعاية الإسلام أسلم تسلم وأسلم يؤتك الله أجرك مرتين فإن توليت فإن عليك إثم الأريسيين و يا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم أن لا نعبد إلا الله إلى قوله اشهدوا بأنا مسلمون فلما فرغ من قراءة الكتاب ارتفعت الأصوات عنده و كثر اللغط وأمر بنا فأخرجنا قال فقلت

اور اس کے درمیان لڑائی ڈول کی طرح رہی ہے کبھی تم غالب رہے اور کبھی وہ۔ اور رسولوں کی اسی طرح آزمائش ہوتی رہی ہے لیکن آخر کار رسول ہی غالب آتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس نے کبھی وعدہ خلافی کی ہے تو تم نے بتایا کہ وہ وعدہ خلافی نہیں کرتے یہ حقیقت ہے کہ خدا کے رسولوں کی شان کے منافی ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ جو دعویٰ اس نے کیا ہے کیا اس کے آبا و اجداد میں سے کسی نے کیا تھا تم نے نفی میں جواب دیا میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس کے بڑوں میں سے کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہوتا تو یہ ایسا دعویٰ کرکے اپنے بڑوں کی پیروی کرتا ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اس نے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے۔ ابو سفیان نے جواب دیا کہ وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، صلہ رحمی کرنے اور پاک دامن رہنے کا حکم دیتا ہے ہرقل نے کہا کہ جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ صداقت پر مبنی ہے تو اس کی نبوت شک و شبہ سے بالاتر ہے میں یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ رسول آخر الزمان ظاہر ہونے والا ہے لیکن یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ان کی خدمت میں حاضر ہو سکوں گا تو میں ان کی زیارت کا مشتاق ہوں۔ کاش میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے مبارک قدموں کو دھو کر خاک پا ہوتا۔ جہاں اب میرے قدم ہیں ان کا ملک یہاں تک ضرور پہنچے گا۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ منگوایا اور اسے خود پڑھا۔ اس میں یہ تحریر تھا اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اللہ کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل شاہ روم کے نام ہے سلام اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے اس کے بعد میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم نے اسلام قبول کر لیا تو سلامتی میں رہوگے تمہارے مسلمان ہو جانے سے اللہ تعالیٰ تمہارے اجر کو دگنا کر دے گا اور اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہارے اوپر ہوگا۔ اے اہل کتاب! ایک کلمے کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے اللہ کے سوا۔ پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (آل عمران آیت ۶۴) جب ہرقل اس

رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ مَالٌ رَايِحٌ۔

١٦٦٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيٍّ وَأَنَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ مِنْهَا شَيْئًا۔

بَابُ قَوْلِهِ قُلْ فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰاةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

١٦٦٩۔ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ بِمَنْ زَنٰى مِنْكُمْ قَالُوْا نُحَمِّمُهُمَا وَنَضْرِبُهُمَا فَقَالَ لَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرٰاةِ الرَّجْمَ فَقَالُوْا لَا نَجِدُ فِيْهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰاةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا الَّذِيْ يُدَرِّسُهَا مِنْهُمْ كَفَّهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ مَا دُوْنَ يَدِهِ وَمَا وَرَاءَهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْمِ فَنَزَعَ يَدَهُ عَنْ آيَةِ الرَّجْمِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَالُوْا هِيَ آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيْبًا مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ صَاحِبَهَا يَحْنِيْ عَلَيْهَا يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ۔

بَابُ قَوْلِهِ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

١٦٧٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرَ النَّاسِ لِلنَّاسِ تَأْتُوْنَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِيْ أَعْنَاقِهِمْ حَتّٰى

تابعہ روح اور یحییٰ میں اختلاف ہے یعنی عبداللہ بن یوسف اور روح بن عبادہ کی روایت میں ہے کہ یہ مال رابح ہے جب کہ یحییٰ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالک کے سامنے رائح پڑھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے بیرحا باغ سے حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب کو حصہ دیا مگر میں ان کا ان سے زیادہ قریب تھا لیکن مجھے اس میں سے کچھ نہ دیا۔

قُلْ فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰاةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ یہودی ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سزا دلوانے کے لئے آئے جنہوں نے زنا کیا تھا آپ نے فرمایا کہ جو تم میں سے زنا کرے تو اس کے ساتھ تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان کو منہ کالا کر کے انہیں پیٹتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا توریت میں تمہیں رجم کا حکم نہیں دیا گیا؟ وہ کہنے لگے ہمیں تو اس میں ایسا کوئی حکم نہیں ملا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو لہٰذا توریت تو لا کر پڑھو اگر تم سچے ہو۔ چنانچہ انہوں نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ لیا اور ادھر ادھر سے پڑھنے لگے اور رجم کی آیت کو نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے ان کا ہاتھ آیت رجم کے اوپر سے ہٹا کر فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ جب انہوں نے وہ دیکھی تو کہنے لگے کہ واقعی یہ رجم کی آیت ہے پس آپ نے ان دونوں کو سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا چنانچہ مسجد کے قریب جو اس کام کے لئے جگہ مقرر فرمائی گئی تھی وہاں ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ زانی عورت کو پتھروں سے بچانے کی خاطر زانی اس پر جھک جاتا تھا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت "تم سب امتوں میں بہتر ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر ہوئیں" کے مطابق لوگوں کے لئے بہترین آدمی وہ ہیں جو کافروں کو میدان جنگ سے ان کی گردنوں میں طوق ڈال کر گرفتار کر کے لاتے ہیں۔

يَدْخُلُونَ فِي الْإِسْلَامِ۔

بَابٌ قَوْلِهِ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا۔

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ فِينَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا قَالَ نَحْنُ الطَّائِفَتَانِ بَنُو حَارِثَةَ وَبَنُو سَلِمَةَ وَمَا نُحِبُّ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَمَا يَسُرُّنِي أَنَّهَا لَمْ تُنْزَلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا۔

بَابُ قَوْلِهِ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔ رَوَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا

یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا کی تفسیر

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آیت: "جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے" یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی اور وہ ہمارے دونوں گروہ بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہیں اور اپنی نامردی کا ذکر ہمیں پسند نہیں۔ ایک بار سفیان نے یوں کہا کہ اس کا نازل نہ ہونا ہمارے لئے مسرت کا باعث نہیں کیونکہ یہیں یہ بات بھی ہے کہ اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ کی تفسیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما اور اس سے پہلے آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہہ چکے تھے اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔" (آیت ۱۲۸) اس کی اسحاق بن راشد نے بھی زہری سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کی بربادی یا کسی کی بہتری کے لئے دعا مانگتے تو آپ رکوع کے بعد قنوت پڑھا کرتے اور کبھی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد کہتے: اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو رہا کر، اے اللہ! قبیلہ مضر والوں کو سختی سے پکڑ اور ان پر ایسے قحط سالی کے دن بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں بھیجے تھے اور بعض اوقات فجر کی نماز میں یوں دعا مانگتے: اے اللہ! عرب کے فلاں فلاں قبیلوں پر

حِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِاَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَلْاٰيَةَ۔

بَابُ ۶۲۳ قَوْلِهٖ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْۤ اُخْرٰىكُمْ وَهُوَ تَانِيْثُ اٰخِرِكُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ فَتْحًا اَوْ شَهَادَةً۔

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَاَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ اِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِيْۤ اُخْرٰىهُمْ وَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا۔

بَابُ ۶۲۴ قَوْلِهٖ اَمَنَةً نُّعَاسًا

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِيَنَا النُّعَاسُ وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِيْ يَسْقُطُ مِنْ يَّدِيْ وَاٰخُذُهٗ وَيَسْقُطُ وَاٰخُذُهٗ۔

بَابُ ۶۲۵ قَوْلِهٖ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ اَلْقَرْحُ اَلْجِرَاحُ اِسْتَجَابُوْا اَجَابُوْا يَسْتَجِيْبُ يُجِيْبُ

بَابُ ۶۲۶ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ اَلْاٰيَةَ۔

۱۶۷۶ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ اُرَاهُ قَالَ

لعنت فرما، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: "یہ بات تمہارے اختیار میں نہیں کہ انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔" (آیت ۱۲۸)۔

وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْۤ اُخْرٰىكُمْ کی تفسیر

اُخْرٰىكُمْ مؤنث ہے اٰخِرِكُمْ سے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ سے مراد فتح یا شہادت ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے روز رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ پیدل آدمیوں کے اوپر حضرت عبداللہ بن جبیر کو امیر مقرر فرمایا۔ لیکن وہ شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے، اسی سے فرمایا گیا ہے کہ جب رسول انہیں دوسری جانب پکار رہا تھا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت بارہ افراد کے سوا اور کوئی نہ رہا تھا۔

اَمَنَةً نُّعَاسًا کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا۔ جنگ احد کے روز جب کہ ہم میدان جنگ میں تھے تو ہم پر نیند طاری ہو گئی، چنانچہ میری تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑتی تھی۔ میں اسے پکڑتا تو پھر گر پڑتی اور پھر اٹھاتا۔

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کی تفسیر

وہ جو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے نیکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے (آیت ۱۷۲)۔ اَلْقَرْحُ زخم۔ اِسْتَجَابُوْا اسی طرح اَجَابُوْا سے بنا ہے جیسے يُجِيْبُ سے يَسْتَجِيْبُ بنا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہوں

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قَالَهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالُوْا اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

سے کہ تھا کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے اور محمد مصطفےٰ نے یہ الفاظ اس وقت کہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے۔ ۔ لوگوں نے تمہارے لئے جتھا جوڑا ہے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا۔ اور بولے کہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔ (آیت ۱۷۳)۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اٰخِرَ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا ان کا آخری کلام یہ تھا کہ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔

بَابُ ۲۲۷ قَوْلِهٖ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْاٰيَةَ سَيُطَوَّقُوْنَ كَقَوْلِكَ طَوَّقْتُهٗ بِطَوْقٍ۔

اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں (آیت ۱۸۰) سَيُطَوَّقُوْنَ جیسے تم کہو کہ میں نے اُسے طوق پہنایا۔

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ بِشِدْقَيْهِ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالےٰ مال عطا فرمائے اور وہ اس میں سے زکوٰۃ نہ دے تو اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل کا بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ قیامت کے روز وہ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا چنانچہ وہ سانپ اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا کہ تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:۔ اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی تو ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں اور زمین کا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

بَابُ ۲۲۸ قَوْلِهٖ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا۔

اور بیشک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ اذیت ناک باتیں سنو گے۔ (آیت ۱۸۶)۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی چادر ڈالی ہوئی تھی اور اپنے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکِبَ عَلٰی حِمَارٍ عَلٰی قَطِیْفَۃٍ فَدَکِیَّۃٍ وَّاَرْدَفَ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ وَّرَآءَہٗ یَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ فِیْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَۃِ بَدْرٍ قَالَ حَتّٰی مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ ابْنُ سَلُوْلَ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ یُّسْلِمَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ فَاِذَا فِی الْمَجْلِسِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِکِیْنَ عَبَدَۃِ الْاَوْثَانِ وَالْیَہُوْدِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَفِی الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ فَلَمَّا غَشِیَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَۃُ الدَّآبَّۃِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ اَنْفَہٗ بِرِدَآئِہٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوْا عَلَیْنَا فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاھُمْ اِلَی اللّٰہِ وَقَرَاَ عَلَیْہِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ ابْنُ سَلُوْلَ اَیُّہَا الْمَرْءُ اِنَّہٗ لَآ اَحْسَنَ مِمَّا تَقُوْلُ اِنْ کَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِہٖ فِیْ مَجْلِسِنَا ارْجِعْ اِلٰی رَحْلِکَ فَمَنْ جَآءَکَ فَاقْصُصْ عَلَیْہِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاغْشَنَا بِہٖ فِیْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِکَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ وَالْیَہُوْدُ حَتّٰی کَادُوْا یَتَثَاوَرُوْنَ فَلَمْ یَزَلِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَفِّضُہُمْ حَتّٰی سَکَنُوْا ثُمَّ رَکِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَآبَّتَہٗ فَسَارَ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ یُرِیْدُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ قَالَ کَذَا وَکَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اعْفُ عَنْہُ وَاصْفَحْ عَنْہُ فَوَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ لَقَدْ جَآءَ اللّٰہُ بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ لَقَدْ

پیچھے آپ نے حضرت اسامہ بن زید کو بٹھا لیا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزرج کے محلے میں حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ کا گزر ایک مجلس کے پاس سے ہوا جس میں عبد اللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اور اس وقت تک عبد اللہ بن ابی اسلام نہیں لایا تھا۔ وہ مجلس مسلمانوں اور مشرکوں، بت پرستوں اور یہودیوں کی مخلوط تھی۔ اس مجلس میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ بھی موجود تھے۔ جب جانور کے چلنے کی دھول مجلس تک پہنچی تو عبد اللہ بن ابی نے چادر کے ساتھ اپنی ناک چھپائی اور پھر کہا کہ ہم پر دھول نہ اڑاؤ۔ پھر رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سلام کہا اور ٹھہر گئے اور سواری سے اتر آئے۔ اس کے بعد انہیں اللہ کی طرف بلایا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبد اللہ بن ابی بن سلول کہنے لگا کہ جناب والا! آپ کی باتیں تو اچھی ہیں لیکن اگر یہ حق ہے تو ہماری مجلس میں آپ ہمیں کیوں تنگ کرتے ہیں؟ اپنے گھر چلے جائیے اور جو آپ کے پاس آئے اسے یہ قصے سنائیے۔ پس حضرت عبد اللہ بن رواحہ کہنے لگے کیوں نہیں! یا رسول اللہ! آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں اور ہمیں اس سے مستفیض فرمایا کریں کیونکہ ہمیں یہ باتیں پسند ہیں۔ پس مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تلخ کلامی شروع ہو گئی، یہاں تک کہ بات ہاتھا پائی تک نوبت پہنچنے لگی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کوشش سے انہیں خاموش ہونے پر آمادہ کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے پاس پہنچے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا جو ابو حباب (عبد اللہ بن ابی) نے کہا؟ اس نے یہ باتیں کی ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف فرما دیجئے اور اس سے درگزر فرمائیے۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی ہے، بیشک آپ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا ہے۔ درحقیقت اہل مدینہ نے اسے اپنا سردار بنانے اور تاج پہنانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بات نامنظور فرمائی اور حق و صداقت کا علم دے کر آپ کو بھیج دیا تو یہ بات اس پر گراں گزری جس کے باعث ایسی ناروا حرکتیں کرتا ہے

اصطلح أهل هذه البحيرة على أن يتوجوه فيعصبونه بالعصابة فلما أبى الله ذلك بالحق الذي أعطاك الله شرق بذلك فذلك فعل به ما رأيت فعفا عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه يعفون عن المشركين وأهل الكتاب كما أمرهم الله ويصبرون على الأذى قال الله عز وجل ولتسمعن من الذين أوتوا الكتاب من قبلكم ومن الذين أشركوا أذى كثيرا الآية وقال الله ود كثير من أهل الكتاب لو يردونكم من بعد إيمانكم كفارا حسدا من عند أنفسهم إلى آخر الآية وكان النبي صلى الله عليه وسلم يتأول العفو ما أمره الله به حتى أذن الله فيهم فلما غزا رسول الله صلى الله عليه وسلم بدرا فقتل الله به صناديد كفار قريش قال ابن أبي ابن سلول ومن معه من المشركين وعبدة الأوثان هذا أمر قد توجه فبايعوا الرسول صلى الله عليه وسلم على الإسلام فأسلموا۔

جیسا کہ آپ نے خود ملاحظہ فرمایا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو معاف فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی یہ مبارک عادت تھی کہ وہ مشرکین اور اہل کتاب کو معاف فرمایا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا اور ان کی ایذا رسانی پر صبر سے کام لیا کرتے تھے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور بیشک تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ بُری سنو گے (آیت ۱۸۶) اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ بہت سے کتابیوں نے چاہا کاش! تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے۔ تو تم معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۰۹) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر درگزر سے کام لیتے رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا یہاں تک کہ خدا نے آپ کو جہاد کی اجازت مرحمت فرمادی۔ پس جب غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں کفار قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کروادیا تو ابن ابی بن سلول اور اس کے ساتھیوں میں جو مشرک اور بت پرست تھے انہوں نے کہا کہ اب یہ دین غالب ہوگیا ہے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست حق پر اسلام کی بیعت کرکے بظاہر مسلمان ہوگئے

باب ۲۲۹۔ قوله لا تحسبن الذين يفرحون بما أتوا۔

۱۶۸۰۔ حدثنا سعيد بن أبي مريم أخبرنا محمد بن جعفر قال حدثني زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري أن رجالا من المنافقين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الغزو تخلفوا عنه وفرحوا بمقعدهم خلاف رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا قدم رسول الله

لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا کی تفسیر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں منافقین کا شیوہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی جانب جہاد کو جاتے تو یہ پیچھے بیٹھے رہتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف اپنے بیٹھے رہنے پر خوشیاں مناتے اور جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لاتے تو طرح طرح کے عذر بیان کرتے اور قسمیں کھاتے وہ چاہتے کہ بغیر کیے ان کی تعریف بھی ہو پس یہ آیت نازل ہوئی۔ ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو

سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلَّى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

بَابُ ۶۳۱ قَوْلِهِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ.

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُرِحَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةٌ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طُوْلِهَا فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْآيَاتِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ أَتٰى شَنًّا مُعَلَّقًا فَأَخَذَهُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِيْ ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِيْ فَجَعَلَ يَفْتِلُهَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ.

بَابُ ۶۳۲ قَوْلِهِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ.

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ

دیکھنے لگے: بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے باہم بدلنے میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لئے (آیت ۹۰) پھر آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ وضو فرمایا، مسواک کی پھر آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد حضرت بلال نے اذان پڑھ دی تو آپ نے دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھیں پھر باہر نکلے اور نماز فجر (فرض) ادا کی۔

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا کی تفسیر

جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ہوئے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (آیت ۱۹۱)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گزاری تو میں نے کہا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک گدا بچھایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر طولانی جانب آرام فرما ہو گئے پھر آپ بیدار ہوئے اور چہرۂ مبارک سے نیند کا خمار پونچھنے لگے۔ پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی پھر آپ لٹکی ہوئی ایک مشک کے پاس تشریف لائے۔ اس سے پانی لیا، وضو فرمایا اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے پس میں نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا چنانچہ میں بھی آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا پس آپ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا پھر میرے کان پکڑ کر ملے پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور پھر وتر پڑھے۔

رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ کی تفسیر

اے رب ہمارے! بیشک جسے تو دوزخ میں لے جائے اسے ضرور تو نے رسوائی دی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (آیت ۱۹۲)

کریب مولیٰ عبد اللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ میں نے ایک رات

أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِيمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

بیدار ہوئے تو چہرہ مبارک کو مل کر آپ نے نیند کے اثرات کو مٹایا پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ اس کے بعد لٹکے ہوئے ایک مشکیزے کے پاس آپ تشریف لے گئے۔ پس آپ نے اس سے وضو فرمایا اور بڑی اچھی طرح وضو فرمایا اور پھر آپ نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا اور پھر آپ کے پہلو میں جا کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرے داہنے کان کو پکڑ کر مسلا۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں اور پھر وتر پڑھے۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن نے اذان پڑھی۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور ہلکی سی دو رکعتیں فجر کی سنتیں پڑھیں۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

سُورَةُ النِّسَاءِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَنْكِفُ يَسْتَكْبِرُ قِوَامًا قِوَامُكُمْ مِنْ مَعَايِشِكُمْ لَهُنَّ سَبِيلًا يَعْنِي الرَّجْمَ لِلثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ لِلْبِكْرِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَثْنٰى وَثُلٰثَ يَعْنِي اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا وَأَرْبَعًا وَلَا تُجَاوِزُ الْعَرَبُ رُبَاعَ.

سورۃ النساء

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ یَسْتَنْكِفُ سے مراد ہے تکبر کرتے ہیں۔ قِوَامًا معاشی سہارا۔ لَهُنَّ سَبِيلًا یعنی شادی شدہ کو سنگسار کرنا اور کنوارے کو درے لگانا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ مَثْنٰى وَثُلٰثَ دو دو، تین تین اور چار چار۔ اہل عرب چار سے زیادہ کے لئے یوں نہیں بولتے۔

بَابٌ ۲۳۲ قَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى.

١٦٨٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ يَتِيمَةٌ فَنَكَحَهَا وَكَانَ لَهَا عَذْقٌ وَكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ فَنَزَلَتْ فِيهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَتْ

وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى کی تفسیر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی کی زیر تربیت کوئی یتیم لڑکی تھی اس نے اس سے نکاح کر لیا کیونکہ لڑکی کا ایک باغ تھا جسے یہ اپنے قبضہ میں لینا چاہتا تھا ورنہ لڑکی سے اُسے حقیقت میں کوئی محبت نہ تھی چنانچہ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے (آیت ۳) ابراہیم بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ہشام نے یہ کہا تھا کہ وہ لڑکی

شَرِيكَتَهُ فِي ذَلِكَ الْعَذْقِ وَفِي مَالِهِ۔

١٦٨٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَإِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى فِي آيَةٍ أُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ قَالَتْ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا عَنْ مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ۔

بَابُ ٢٣٥ قَوْلِهِ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ الْآيَةَ وَبِدَارًا مُبَادَرَةً أَعْتَدْنَا أَعْدَدْنَا أَفْعَلْنَا مِنَ الْعَتَادِ۔

١٦٨٨۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

اس آدمی کے اس باغ اور دوسری جائیداد میں شریک تھی۔

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس ارشادِ باری تعالیٰ کے بارے میں پوچھا۔ "اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے"۔ انہوں نے فرمایا اے بھتیجے! یہ ایک یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو اپنے ولی کی کفالت میں ہو اور اس آدمی کی جائیداد میں شریک ہو جبکہ وہ اس لڑکی کے مال اور جمال کا لالچ کرے تو وہ اس لڑکی سے نکاح کرنے کا ارادہ کرے اور پورا مہر ادا کرنے کے علاوہ مہر جتنا کہ اسے دوسرے آدمی دے سکتے ہیں۔ تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا جب تک انہیں دوسری لڑکیوں کے برابر پورا مہر انصاف کے ساتھ نہ دیا جائے اور ایسے آدمیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ دوسری عورتوں سے نکاح کر لیں جو انہیں پسند ہوں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا، لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کے بعد عورتوں کے متعلق پوچھا کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں"۔ (آیت ۱۲۷) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ دوسری آیت (یعنی اسی) میں اللہ تعالیٰ نے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں فرمایا ہے جن سے مال یا جمال کی کمی کے باعث نکاح کرنے سے منہ پھیرا جائے۔ آپ فرماتی ہیں کہ ایسی یتیم عورتوں کے ساتھ اس وقت نکاح کرنے سے منع فرما دیا گیا ہے، جب تک انہیں انصاف کے ساتھ پورا مہر نہ دیا جائے، جن سے مال یا جمال کی کمی کے باعث اعراض کیا گیا۔

مَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ کی تفسیر

اور جو حاجت مند ہو وہ بقدرِ مناسب کھائے پھر جب تم ان کے مال انہیں سپرد کر دو تو ان پر گواہ کر لو۔ (آیت ۶) بِدَارًا جلدی کرنا، اَعْتَدْنَا ہم نے تیار کر رکھا ہے۔ یہ اَلْعَتَادُ سے بابِ افعال ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشادِ

بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا أَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْهُ مَكَانَ قِيَامِهِ عَلَيْهِ بِمَعْرُوفٍ.

بَابُ ۶۳۶ قَوْلِهِ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ الْآيَةَ.

۱۶۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ قَالَ هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ تَابَعَهُ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

بَابُ ۶۳۷ قَوْلِهِ يُوصِيكُمُ اللَّهُ.

۱۶۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ.

بَابُ ۶۳۸ قَوْلِهِ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ.

۱۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ

باری تعالیٰ نے ۔ اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے ۔ فرمایا کہ یہ یتیم کے مال کے بارے میں ہے کہ جب تک اس کے پاس رہے تو حسب حاجت مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے ۔

آیت وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ کی تفسیر

پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (آیت ۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت :- پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں (آیت ۸) یہ محکم آیت ہے اور کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ہے ۔ اسی طرح سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے ۔

یُوصِیکُمُ اللّٰہُ کی تفسیر

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی سلمہ کو پیدل جاتے ہوئے میری عیادت کے لئے تشریف لائے ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو پانی منگوایا ۔ پھر وضو فرمایا اور باقی پانی سے آپ نے مجھ پر چھینٹے مارے تو مجھے ہوش آگیا ۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کے بارے میں کیا کروں ! پس یہ آیت نازل ہوئی :- اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں (آیت ۱۱) ۔

وَلَکُمْ نِصْفُ مَا تَرَکَ اَزْوَاجُکُمْ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے حکم تھا سے ایسے ہوتا تھا کہ مال کا وارث بیٹا ہوتا اور والدین کے لئے وصیت کی جاتی ۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان میں سے جو بات چاہی منسوخ فرمادی اور یہ اصول مقرر فرمادیا کہ ۔ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے (آیت ۱۱) والدین میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا اور تیسرا

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسَ وَالثُّلُثَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ۔

بَابُ ۶۳۹ قَوْلِهٖ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا الْآيَةَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ لَا تَقْهَرُوْهُنَّ حُوْبًا إِثْمًا تَعُوْلُوْا تَمِيْلُوْا نِحْلَةً النِّحْلَةُ الْمَهْرُ۔

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ وَذَكَرَهٗ أَبُو الْحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلَا أَظُنُّهٗ ذَكَرَهٗ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوْهُنَّ قَالَ كَانُوْا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهٗ أَحَقَّ بِامْرَأَتِهٖ إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءُوْا زَوَّجُوْهَا وَإِنْ شَاءُوْا لَمْ يُزَوِّجُوْهَا فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْ ذٰلِكَ۔

بَابُ ۶۴۰ قَوْلِهٖ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُوْنَ الْآيَةَ مَوَالِيَ أَوْلِيَاءَ وَرَثَةً عَاقَدَتْ هُوَ مَوْلَى الْيَمِيْنِ وَهُوَ الْحَلِيْفُ وَالْمَوْلَى أَيْضًا ابْنُ الْعَمِّ وَالْمَوْلَى الْمُنْعِمُ الْمُعْتِقُ وَالْمَوْلَى الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْمَلِيْكُ وَالْمَوْلَى مَوْلًى فِي الدِّيْنِ۔

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيْسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ

حصہ مقرر فرمایا۔ یعنی عورت کے لئے آٹھواں یا چوتھا حصہ اور خاوند کے لئے آدھا یا چوتھائی حصہ۔

لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کی تفسیر

تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ (آیت ۱۹)

ابن عباس سے منقول ہے کہ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ سے مراد ہے کہ ان کے ساتھ زبردستی نہ کرو۔ حُوْبًا گناہ تَعُوْلُوْا تم ایک جانب جھک جاؤ۔ نِحْلَةً سے مراد ہے مہر یعنی النِّحْلَةُ۔

عکرمہ اور ابوالحسن سوائی دونوں حضرات نے الگ الگ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت "اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ اور عورتوں کو نہ روکو اس غرض سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو (آیت ۱۹)" کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ پہلے جب آدمی مر جاتا تو اس کی بیوی کے زیادہ حقدار اس کے ولی ہی شمار کئے جاتے تھے اگر ان میں سے کوئی چاہتا تو اسے اپنی زوجیت میں لے لیتا اور اگر وہ چاہتے تو اسے کسی دوسرے کے نکاح میں دیتے اور اگر چاہتے تو کسی سے اس کا نکاح نہ ہونے دیتے پس اس کے وارثوں سے زیادہ وہ اس کے حقدار شمار کئے جاتے تھے۔ پس مذکورہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَکَ کی تفسیر

"اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنا دیئے جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے (آیت ۳۳)" مَوَالِیَ سے اولیاء اور وارث مراد ہیں۔ عَاقَدَتْ جس کو قسم کھا کر مولیٰ بنایا ہو یعنی حلیف اور مَوْلٰی کے اور بھی کئی معنی آتے ہیں جیسے چچا کا بیٹا، غلام یا لونڈی کا مالک جو بطور احسان اس کو آزاد کر دے، آزاد غلام جو آزاد کر دیا گیا ہو اور سید، دین میں مددگار ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت "اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنا دیئے" یہ وارثوں کے متعلق ہے اور جملہ "اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا" اس کا معاملہ یوں ہے کہ جب مہاجرین مدینہ منورہ میں وارد ہوئے

عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ۔

بَابُ ٢٣٣ قَوْلِهِ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ

صَعِيدًا وَجْهَ الْأَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ كَانَتِ الطَّوَاغِيتُ الَّتِي يَتَحَاكَمُونَ إِلَيْهَا فِي جُهَيْنَةَ وَاحِدٌ وَفِي أَسْلَمَ وَاحِدٌ وَفِي كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ كُهَّانٌ يَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عُمَرُ الْجِبْتُ السِّحْرُ وَالطَّاغُوتُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ الْجِبْتُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ شَيْطَانٌ وَالطَّاغُوتُ الْكَاهِنُ۔

١٧٩٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِأَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَأَنْزَلَ اللهُ يَعْنِي آيَةَ التَّيَمُّمِ۔

بَابُ ٢٣٤ قَوْلِهِ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ذَوِي الْأَمْرِ۔

١٧٩٧۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ۔

بَابُ ٢٣٥ قَوْلِهِ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

١٧٩٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا

آنسو رواں ہے۔

إِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ کی تفسیر

اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا (آیت ۴۳) صَعِيدًا زمین کی سطح۔ الطَّوَاغِيتُ وہ ہیں جن کی طرف کافر اپنے مقدمے لے جاتے تھے چنانچہ وہ جہینہ کا ایک تھا، بنی اسلم کا ایک اور ہر ایک قبیلے کا ایک تھا اور کاہنوں پر شیطان نازل ہوتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ الْجِبْتُ سے جادو اور الطَّاغُوتُ سے شیطان مراد ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ الْجِبْتُ حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی شیطان اور الطَّاغُوتُ سے کاہن مراد ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں اسماء کا ہار گم ہو گیا جو میں نے عاریۃً حضرت اسماء سے لیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے تلاش کرنے کے لیے چند آدمی بھیجے۔ لوگوں کے وضو نہ تھے اور وضو کے لیے انہیں پانی ملا ہی نہیں رہا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے (وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ) کی آیت نازل فرمائی۔

أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کی تفسیر

جن کا حکم چلتا ہو۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت: حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں (آیت ۵۹) یہ حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک سریہ (فوجی دستے) کا امیر بنا کر روانہ فرمایا تھا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ کی تفسیر

حضرت عروہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت زبیر بن العوام

١٧٠١- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَصِرَتْ ضَاقَتْ تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُرَاغَمُ الْمُهَاجَرُ رَاغَمْتُ هَاجَرْتُ قَوْمِي مَوْقُوتًا مُوَقَّتًا وَقْتَهُ عَلَيْهِمْ.

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت ''مگر وہ کمزور مرد اور عورتیں اور بچوں کے واسطے'' تلاوت کی اور فرمایا کہ میرا اور میری والدہ محترمہ کا شمار ان لوگوں میں ہے جن کا عذر اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ حصرت سے تنگ ہونا مراد ہے۔ تلووا السنتکم زبان پھیر کر گواہی دینا۔ ان کے سوا دوسرے نے کہا ہے کہ مراغم سے مراد جائے ہجرت ہے۔ راغمت میں نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا۔ موقوتا ایک مقررہ وقت پر۔

بَابُ قَوْلِهِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَدَّدَهُمْ فِئَةٌ جَمَاعَةٌ.

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ کی تفسیر

تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے اور اللہ نے انہیں اوندھا کر دیا (آیت ۸۸) ابن عباس کا قول ہے کہ ارکسھم کی بجائے بددھم، فئۃ سے مراد جماعت ہے۔

١٧٠٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أُحُدٍ وَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيقٌ يَقُولُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُولُ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت ''تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے'' یہ آیت نازل ہوئی جبکہ غزوۂ احد کے لئے بعض لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے لیکن واپس لوٹ گئے تھے تو ان کے بارے میں لوگوں کے دو گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ کہتا کہ ان کو قتل کر دیا جائے اور دوسرا گروہ انہیں قتل کرنے سے انکار کرتا تھا پس یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہیں کیا ہوا منافقوں کے بارے میں اپنے دو گروہ بنا بیٹھے ہو۔ رسول خدا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ طیبہ ہے یہ میل کچیل کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے چاندی کے میل کو آگ (بھٹی) نکال دیتی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ أَفْشَوْهُ يَسْتَنْبِطُونَهُ يَسْتَخْرِجُونَهُ حَسِيبًا كَافِيًا إِلَّا إِنَاثًا الْمَوَاتَ حَجَرًا أَوْ مَدَرًا وَمَا أَشْبَهَهُ مَرِيدًا مُتَمَرِّدًا فَلَيُبَتِّكُنَّ قَطَّعَهُ بَتَّكَهُ قَطَّعَهُ قِيلًا وَقَوْلًا وَاحِدٌ طَبَعَ خَتَمَ.

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ کی تفسیر

اور جب ان کے پاس کوئی بات اطمینان یا ڈر کی آتی ہے تو اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں (آیت ۸۳) یعنی مشہور کر دیتے ہیں۔ یستنبطونہ چاہئے کہ اس کی تحقیق کریں۔ حسیبا کافی۔ الا اناثا بے جان چیزیں جیسے پتھر، مٹی وغیرہ۔ مریدا سرکش۔ فلیبتکن و بتکہ کے معنی ہیں کاٹ دیا۔ قیلا اور قولا ہم معنی ہیں۔ طبع کا معنی ہے مہر لگانا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ.

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ کی تفسیر

١٧٠٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ هِيَ آخِرُ مَا نَزَلَ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل کوفہ میں اس آیت کے متعلق اختلاف واقع ہو گیا تو میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے بارے میں ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت :- اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے (آیت ۹۳) یہ قتل کے متعلق سب سے آخر میں نازل ہوئی اور اس کا کوئی حصہ منسوخ نہیں ہوا ہے۔

بَابُ ۶۵۱ قَوْلِهِ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا السِّلْمُ وَالسَّلَمُ وَالسَّلَامُ وَاحِدٌ.

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقٰى کی تفسیر

اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں (آیت ۹۴) السلم اور السلام ہم معنی ہیں۔

١٧٠٤ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غُنَيْمَتَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ إِلَى قَوْلِهِ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تِلْكَ الْغُنَيْمَةُ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ.

عطاء کا بیان ہے کہ آیت :- جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اسے کچھ مسلمان ملے۔ اس نے ان سے السلام علیکم کہا لیکن مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لے لیں۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ حکم نازل فرمایا۔ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سے وہ بکریاں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس کی قراءت میں اس آیت کے اندر لفظ اَلسَّلَامُ ہے۔

بَابُ ۶۵۲ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ کی تفسیر

برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں (آیت ۹۵)

١٧٠٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُ رَأَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں جا کر ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے آیت :- "برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں۔" لکھوائی جب آپ لکھوا رہے تھے تو میرے پاس حضرت ابن ام مکتوم آ گئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ

مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ۔

بَابٌ ۷۵۳ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلٰئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا الْآيَةَ۔

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَهَانِي عَنْ ذٰلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمٰى بِهِ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلٰئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ الْآيَةَ رَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ۔

بَابٌ ۷۵۴ قَوْلِهِ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ قَالَ كَانَتْ أُمِّي مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ۔

جنگ ہیں جنہوں نے غزوۂ بدر میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلٰئِكَةُ کی تفسیر

وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے (آیت ۹۷)۔

حضرت محمد بن عبد الرحمن ابو الاسود فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ کی ایک فوج تیار کی گئی اور اس میں میرا نام بھی لکھ لیا گیا۔ اس کے بعد میں حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ سے ملا تو انہوں نے مجھے سختی کے ساتھ اس کی شمولیت سے منع فرمایا۔ پھر بتایا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں سے کچھ فرد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مشرکوں کے ساتھ تھے اور مشرکوں کی تعداد کو بڑھاتے تھے جب وہ کوئی تیر آتا ہوا دیکھتے تو ان میں سے کسی کو لگتا اور وہ مر جاتا یا تلوار کے ذریعے قتل کر دیا جاتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ لیث بن سعد نے بھی ابو الاسود سے اس کی روایت کی ہے۔

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ

کی تفسیر۔ قریب ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے (آیت ۹۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ (سورۃ النساء آیت ۹۸ میں) اللہ تعالیٰ نے جن کمزوروں کا ذکر فرمایا ہے تو میری والدہ ماجدہ کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے عذر قبول فرمایا۔

باب ۲۵۰ قوله فعسى الله أن يعفو عنهم وكان الله عفوا غفورا۔

۱۷۱۱۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا شيبان عن يحيى عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال بينا النبي صلى الله عليه وسلم يصلي العشاء إذ قال سمع الله لمن حمده ثم قال قبل أن يسجد اللهم نج عياش بن أبي ربيعة اللهم نج سلمة بن هشام اللهم نج الوليد بن الوليد اللهم نج المستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطأتك على مضر اللهم اجعلها سنين كسني يوسف۔

باب ۲۵۱ قوله ولا جناح عليكم إن كان بكم أذى من مطر أو كنتم مرضى أن تضعوا أسلحتكم۔

۱۷۱۲۔ حدثنا محمد بن مقاتل أبو الحسن أخبرنا حجاج عن ابن جريج قال أخبرني يعلى عن سعيد بن جبير عن ابن عباس إن كان بكم أذى من مطر أو كنتم مرضى قال عبد الرحمن بن عوف كان جريحا۔

باب ۲۵۲ قوله ويستفتونك في النساء قل الله يفتيكم فيهن وما يتلى عليكم في الكتاب في يتامى النساء۔

۱۷۱۳۔ حدثنا عبيد بن إسماعيل حدثنا أبو أسامة حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة ويستفتونك في النساء قل الله يفتيكم فيهن إلى قوله وترغبون أن تنكحوهن قالت هو الرجل تكون عنده اليتيمة هو وليها ووارثها فأشركته في ماله حتى في العذق فيرغب أن ينكحها

عسى الله ان يعفو عنهم کی تفسیر

قریب ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو معاف فرمائے اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے (آیت ۹۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ رہے تھے جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہہ چکے تو سجدہ (ادا) کرنے سے پہلے آپ نے یوں دعا کی: اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر والوں پر سختی فرما۔ ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسا سالہا سال کا قحط مسلط فرما دے۔

ولا جناح عليكم ان كان کی تفسیر

اور تم پر مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو (آیت ۱۰۲)

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آیت: "اور تم پر مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں بارش کے سبب تکلیف ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو۔" یہ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زخمی تھے۔

ويستفتونك في النساء کی تفسیر

اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ارشاد ربانی "اور تم سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرماؤ کہ اللہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے منہ پھیرتے ہو (آیت ۱۲۷)" ایسے شخص کے متعلق ہے جس کے پاس یتیم لڑکی ہو اور وہ اس کا ولی اور وارث ہو اور وہ لڑکی اس کے مال میں شریک ہو یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی حصہ دار ہو لیکن وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہے اور کسی دوسرے شخص

وَيَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَيَشْرَكَهُ فِي مَالِهِ بِمَا شَرِكَتْهُ فَيَعْضُلُهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ.

باب ۱۵۹ قَوْلِهِ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شِقَاقٌ تَفَاسُدٌ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ هَوَاهُ فِي الشَّيْءِ يَحْرِصُ عَلَيْهِ كَالْمُعَلَّقَةِ لَا هِيَ أَيِّمٌ وَلَا ذَاتُ زَوْجٍ نُشُوْزًا بُغْضًا.

۱۷۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيْدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِيْ فِيْ حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْ ذٰلِكَ.

باب ۱۶۰ قَوْلِهِ إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْفَلَ النَّارِ نَفَقًا سَرَبًا.

۱۷۱۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كُنَّا فِيْ حَلْقَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَجَاءَ حُذَيْفَةُ حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ خَيْرٍ مِنْكُمْ قَالَ الْأَسْوَدُ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ حُذَيْفَةُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَفَرَّقَ أَصْحَابُهُ فَرَمَانِيْ بِالْحَصَا فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ عَجِبْتُ مِنْ ضَحِكِهِ وَقَدْ عَرَفَ مَا قُلْتُ لَقَدْ أُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ كَانُوْا

سے بھی نکاح نہ کرنے دے کہ وہ بھی مال میں شریک ہو جائے گا اسی لئے اسے روک رکھا ہے تاکہ نکاح کرنے سے روکے تو یہ آیت ایسے اشخاص کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا کی تفسیر

اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (آیت ۱۲۸) حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ شِقَاقٌ سے توڑ پھوڑ اور فساد مراد ہے۔ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ میں شُح سے کسی چیز کی جانب خواہش ہونا مراد ہے۔ کَالْمُعَلَّقَةِ جو نہ بیوہ ہو نہ خاوند والی نظر آئے۔ نُشُوْزًا، عداوت۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت: "اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے" ایسے شخص کے بارے میں ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ پیار محبت سے نہیں رہتا اور اسے طلاق دے کر جدا کر دینا چاہتا ہے۔ عورت کہتی ہے کہ طلاق نہ دو اور میں اپنے حقوق معاف کر دیتی ہوں۔ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ دوزخ کے سب سے نیچے والے حصے میں۔ نَفَقًا زمین دوز راستہ۔

ابراہیم نے اسود سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت حذیفہ بن یمان تشریف لے آئے یہاں تک کہ ہمارے پاس کھڑے ہو گئے پھر سلام کر کے فرمایا کہ نفاق ان لوگوں کے دلوں میں بھی داخل ہو گیا جو آپ حضرات سے بہتر تھے۔ اسود نے تعجب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے پس حضرت عبداللہ بن مسعود مسکرائے اور حضرت حذیفہ مسجد کے ایک گوشے میں جا بیٹھے پھر حضرت عبداللہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھی بھی ادھر ادھر چلے گئے حضرت حذیفہ نے میری جانب کنکری پھینکی تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں ان (حضرت ابن مسعود) کے ہنسنے سے تعجب میں پڑ گیا تھا کیونکہ انہوں نے میری بات کو سمجھ لیا تھا کہ نفاق ان

خَيْلُهُمْ تَكَوْثَرُوْا ثَابُوْا فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ.

بَابُ ٦٦ قَوْلِهِ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ إِلٰى قَوْلِهِ وَيُوْنُسَ وَهَارُوْنَ وَسُلَيْمَانَ.

١٧١٦۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى.

١٧١٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ.

بَابُ ٦٧ قَوْلِهِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَّلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ وَالْكَلَالَةُ مَنْ لَّمْ يَرِثْهُ أَبٌ أَوِ ابْنٌ وَّهُوَ مَصْدَرٌ مِّنْ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ.

١٧١٨۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ آخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةُ وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ.

اَلْمَائِدَةُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حُرُمٌ وَّاحِدُهَا حَرَامٌ فَبِمَا نَقْضِهِمْ بِنَقْضِهِمُ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ جَعَلَ اللّٰهُ تَبُوْءُ تَحْمِلُ دَائِرَةٌ دَوْلَةٌ وَّقَالَ غَيْرُهُ الْإِغْرَاءُ

ان لوگوں میں بکثرت تھا پھر آپ حضرات کی نسبت بہتر ہے لیکن بات یہ ہے کہ توبہ کی اللہ تعالیٰ

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ کی تفسیر

يُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ تک (آیت ١٦٣)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ بولا۔

يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ کی تفسیر

اے محبوب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا حصہ ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کے اولاد نہ ہو (آیت ١٧٦)

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں جو سورت نازل ہوئی وہ سورت براءۃ ہے اور آخر میں نازل ہونے والی آیت وہ ہے کہ تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے۔

سورۃ المائدہ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حُرُمٌ کا واحد حَرَامٌ ہے فَبِمَا نَقْضِهِمْ عہد توڑنے کے باعث كَتَبَ اللّٰهُ اور جَعَلَ اللّٰهُ ہم معنی ہیں تَبُوْءُ تو اٹھائے دَائِرَةٌ گردش زمانہ۔ دوسرے حضرات کا قول ہے

اَلتَّسْلِيْطُ اُجُوْرَهُنَّ مُهُوْرَهُنَّ اَلْمُهَيْمِنُ اَلْاَمِيْنُ الْقُرْاٰنُ اَمِيْنٌ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهٗ قَالَ سُفْيَانُ مَا فِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ مَنْ اَحْيَاهَا يَعْنِيْ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا اِلَّا بِحَقٍّ حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيْعًا شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا سَبِيْلًا وَّسُنَّةً۔

بَابُ ٦٦٣ قَوْلِهٖ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَخْمَصَةٌ مَجَاعَةٌ۔

۱۷۱۹ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَتِ الْيَهُوْدُ لِعُمَرَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ اٰيَةً لَوْ نَزَلَتْ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ حَيْثُ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ اُنْزِلَتْ وَاَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَاِنَّا وَاللّٰهِ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَاَشُكُّ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمْ لَا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ۔

بَابُ ٦٦٤ قَوْلِهٖ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا تَيَمَّمُوْا تَعَمَّدُوْا اٰمِّيْنَ عَامِدِيْنَ اَمَّمْتُ وَتَيَمَّمْتُ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَسْتُمْ وَتَمَسُّوْهُنَّ وَاللّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ وَالْاِفْضَاءُ النِّكَاحُ۔

۱۷۲۰ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ

اَلْاِغْرَاءُ اَغْرَيْنَا (بھڑکانا) اُجُوْرَهُنَّ ان کے مہر۔ اَلْمُهَيْمِنُ مراد قرآن کریم ہے جو پہلی تمام کتابوں کے علوم کا امین ہے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ مجھ پر قرآن کریم کی سب سے سخت آیت یہ ہے۔ "تم کسی بات پر نہیں جب تک توریت، انجیل اور جو تمہاری طرف نازل فرمایا گیا، ان سب پر عمل نہ کرو"۔ مَخْمَصَةٌ بھوک۔ مَنْ اَحْيَاهَا جس نے قتل کرنے کو حرام جانا ماسوائے حق کے، گویا سارے آدمی اس کی وجہ سے زندہ رہے۔ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا راستہ اور طریقہ۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ مَخْمَصَةٌ سے مراد بھوک ہے۔

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ جو یہ آیت پڑھتے ہیں اگر یہ ہم پر نازل ہوتی تو اس روز ہم عید منایا کرتے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کب نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہاں تھے۔ یہ آیت عرفات میں نازل ہوئی اور خدا کی قسم وقوف کا دن تھا۔ سفیان ثوری کا بیان ہے کہ جب آیت "آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا" (آیت ۳) نازل ہوئی تو مجھے شک ہے کہ وہ جمعہ کا روز تھا یا نہیں۔

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا کی تفسیر

اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کر لو (آیت ۴۳) تَيَمَّمُوْا تم ارادہ کرو۔ اٰمِّيْنَ قصد کرنے والے۔ چنانچہ اَمَّمْتُ اور تَيَمَّمْتُ ہم معنی ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لَمَسْتُمْ تَمَسُّوْهُنَّ وَاللّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ اَلْاِفْضَاءُ ان چاروں سے جماع مراد ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب ہم بیداء یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گم ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی تلاش کے باعث ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ

الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

جب کہ وہاں پانی کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر کی خدمت میں آکر کہنے لگے کہ آپ دیکھتے نہیں یہ حضرت عائشہ نے کیا کیا؟ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام لوگوں کو ٹھہرنے پر مجبور کر دیا جبکہ نہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے پس حضرت ابوبکر صدیق آئے اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری ران پر رکھ کر سو رہے تھے انہوں نے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو کوچ کرنے سے روک دیا جبکہ نہ یہاں پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو کچھ اللہ نے چاہا وہی وہ فرماتے رہے اور انہوں نے میری کوکھ میں کچوکا بھی لگایا لیکن میں نے ذرا حرکت نہ کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ران پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما تھے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کو بیدار ہوئے جبکہ پانی تھا ہی نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرما دی۔ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا کہ اے آل ابوبکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں تھی تو ہار اس کے نیچے موجود تھا۔

١٧٢١۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ سَقَطَتْ قِلَادَةٌ لِي بِالْبَيْدَاءِ وَنَحْنُ دَاخِلُونَ الْمَدِينَةَ فَأَنَاخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فَثَنَى رَأْسَهُ فِي حَجْرِي رَاقِدًا أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ فَبِي الْمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ کی طرف واپس آ رہے تھے تو بیداء کے مقام پر میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی بٹھا دی اور اس جگہ ٹھہر گئے پھر آپ میری گود میں سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ پھر حضرت ابوبکر تشریف لائے اور انہوں نے مجھے بڑے زور سے ٹھوکا مارتے ہوئے فرمایا کہ تو نے ہار کی وجہ سے لوگوں کو رکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آرام کی وجہ سے مردے کی طرح بے حس و حرکت رہی حالانکہ انہوں نے مجھے تکلیف بہت پہنچائی تھی پھر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو

وَاسْتَيْقَظَ وَحَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ فَنَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ الْاٰيَةَ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لَقَدْ بَارَكَ اللّٰهُ لِلنَّاسِ فِيْكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَرَكَةٌ لَهُمْ۔

بَابُ ۶۶۴ قَوْلِهٖ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ۔

۱۷۲۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ ح وَحَدَّثَنِيْ حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَقُوْلُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لِمُوْسٰى فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ وَلٰكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ فَكَاَنَّهٗ سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقٍ اَنَّ الْمِقْدَادَ قَالَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۶۶۵ قَوْلِهٖ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْۤا اَوْ يُصَلَّبُوْۤا اِلٰى قَوْلِهٖ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ الْمُحَارَبَةُ لِلّٰهِ الْكُفْرُ بِهٖ۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلْمَانُ اَبُوْ رَجَاءٍ مَوْلٰى اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَذَكَرُوْا وَذَكَرُوْا فَقَالُوْا وَقَالُوْا

صبح ہو چکی تھی۔ آپ نے پانی طلب فرمایا لیکن پانی دستیاب نہ ہوا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:۔ اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو (آیت ۶) چنانچہ اس پر حضرت اسید بن حضیر نے کہا:۔ اے آل ابوبکر! یہ تمہاری ہی برکت ہے۔

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ کی تفسیر

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اس وقت موجود تھا جب حضرت مقداد نے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ بدر کے وقت حضرت بارگاہِ رسالت میں یوں عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ:۔ آپ جائیں اور آپ کا رب دونوں جا کر لڑیں ہم یہیں بیٹھے ہیں (آیت ۲۴) آپ تشریف لے چلیں! ہم آپ کے ساتھ ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات سے مسرت ہوئی۔ وکیع، سفیان، مخارق نے اسے طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ حضرت مقداد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہی بات عرض کی تھی۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ کی تفسیر

وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سُولی سے چڑھائیں۔ (آیت ۳۳) اَلْمُحَارَبَةُ لِلّٰهِ اللہ کے ساتھ کفر کرنا۔

سلمان ابورجاء مولیٰ ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ مجلس میں قسامت کا ذکر شروع ہو گیا۔ لوگ اپنا اپنا نظریہ پیش کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ خلفاء نے قسامت کا قصاص لیا ہے پس انہوں نے حضرت ابوقلابہ

قَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي قِلَابَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ أَوْ قَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ قُلْتُ مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ حَارَبَ اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ بِكَذَا وَكَذَا قُلْتُ إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ قَالَ قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمُوهُ فَقَالُوا قَدِ اسْتَوْخَمْنَا هَذِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ هَذِهِ نَعَمٌ لَنَا تَخْرُجُ فَاخْرُجُوا فِيهَا فَاشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَخَرَجُوا فِيهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا وَاسْتَصَحُّوا وَمَالُوا عَلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ فَمَا يُسْتَبْطَأُ مِنْ هَؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ وَخَوَّفُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ فَقُلْتُ تَتَّهِمُنِي قَالَ حَدَّثَنَا بِهَذَا أَنَسٌ قَالَ وَقَالَ يَا أَهْلَ كَذَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا أُبْقِيَ هَذَا فِيكُمْ أَوْ مِثْلُ هَذَا۔

بَابُ ۱۲۲ قَوْلِهِ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ۔

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللهِ لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

کہ ان دیکھ ہوئے کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور کہا کہ اے عبداللہ بن زید! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں یا اے ابو قلابہ! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ میں نے کہا کہ میں تو کسی جان کے قتل کو اسلام میں حلال نہیں جانتا مگر تین صورتوں کے۔ (۱) اگر کوئی آدمی شادی شدہ ہو کر زنا کرے۔ (۲) کسی جان کو بغیر جان کے قتل کرے۔ (۳) اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرے اس پر حضرت عنبسہ بن سعید کہنے لگے کہ مجھ سے تو حضرت انس نے یوں حدیث بیان کی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ حدیث تو حضرت انس نے مجھ سے بھی بیان کی تھی انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے لگے اور کہا کہ ہمیں اس جگہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے کچھ اونٹ جنگل میں چرنے کے لئے جا رہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہنا۔ پس وہ ساتھ چلے گئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیتے رہے جس کے باعث صحت مند ہو گئے ایک روز چرواہے پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے ایسے لوگوں کے قتل کر دینے میں کون سی تاخیر ہو سکتی ہے جنہوں نے ایک شخص کو قتل کیا اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کی حضرت عنبسہ نے تعجب سے سبحان اللہ کہا میں نے کہا کہ کیا آپ مجھے متہم کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ حدیث حضرت انس نے مجھ سے بیان کی ہے۔

والجروح قصاص کی تفسیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی پھوپھی حضرت ربیع نے ایک انصاری عورت کے سامنے کے دانت توڑ ڈالے۔ اس کی قوم نے قصاص کا مطالبہ کیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا تو حضرت انس بن نضر نے کہا (جو حضرت انس بن مالک کے چچا تھے اور حضرت ربیع کے بھائی) کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم ربیع کے دانت نہیں توڑے جائیں گے اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ۔

بَابُ ٦٦٦ قَوْلِهِ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ۔

١٧٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ وَاللهُ يَقُولُ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ الْآيَةَ۔

بَابُ ٦٦٨ قَوْلِهِ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ۔

١٧٢٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللهِ وَبَلٰى وَاللهِ۔

١٧٢٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ لَا يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ حَتّٰى أَنْزَلَ اللهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا أَرٰى يَمِينًا أُرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا قَبِلْتُ رُخْصَةَ اللهِ وَفَعَلْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

بَابُ ٦٦٩ قَوْلِهِ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللهُ لَكُمْ۔

١٧٢٨- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ

کہ اے انس! اللہ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی ہے اس عرصہ میں اس انصاری عورت کے اقربا دیت لینے پر رضامند ہو گئے پس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دیتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ چھپایا جو ان کی طرف نازل فرمایا گیا تھا تو اس نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا۔ اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اتارا گیا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا ..... (آیت ۶۷)

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِکُمْ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آیت :- اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر (آیت ۸۹) ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بات بات پر بے وجہ قسمیں کھاتا ہو جیسے نہیں خدا کی قسم کیوں نہیں خدا کی قسم۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ میرے والد محترم (حضرت ابوبکر صدیق) نے قسم کھا کر اس کے خلاف کبھی نہیں کیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارے کی آیت نازل فرمادی۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ اگر میں دیکھوں کہ جس بات پر میں نے قسم کھائی ہے دوسری بات میں اس کی نسبت بھلائی ہے تو میں نے اللہ کی اجازت کو قبول کیا اور وہی کام کیا۔

لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمْ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جہاد کی غرض سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ۔

ہوا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ بیویاں نہ تھیں ہم نے کہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو خصی نہ کر لیں۔ آپ نے ہمیں ایسا کرنے سے روکا اور اس کے بعد ہمیں اجازت مرحمت فرمائی کہ تھوڑی مدت کے لئے کسی عورت سے نکاح کر لیا جائے آپ نے پھر اس آیت کی تلاوت کی۔ حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں (آیت ۸۷)۔

بَابُ قَوْلِهٖ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْاَزْلَامُ الْقِدَاحُ يَقْتَسِمُوْنَ بِهَا فِي الْاُمُوْرِ وَالنُّصُبُ اَنْصَابٌ يَذْبَحُوْنَ عَلَيْهَا وَقَالَ غَيْرُهٗ اَلزَّلَمُ الْقِدْحُ لَا رِيْشَ لَهٗ وَهُوَ وَاحِدُ الْاَزْلَامِ وَالْاِسْتِقْسَامُ اَنْ يُّجِيْلَ الْقِدَاحَ فَاِنْ نَهَتْهُ انْتَهٰى وَاِنْ اَمَرَتْهُ فَعَلَ مَا تَاْمُرُهٗ وَقَدْ اَعْلَمُوا الْقِدَاحَ اَعْلَامًا بِضُرُوْبٍ يَّسْتَقْسِمُوْنَ بِهَا وَفَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمْتُ وَالْقُسُوْمُ الْمَصْدَرُ۔

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ کی تفسیر

شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک اور شیطانی کام ہیں (آیت ۹۰)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اَلْاَزْلَامُ سے مراد فال لینا ہے جس کے ذریعے کاموں میں قسمت معلوم کی جاتی ہے اَلْاَنْصَابُ اور نُصُبٌ سے تھان مراد ہیں جن پر کافر قربانی دیتے تھے دوسرے صاحب کا قول ہے کہ اَلزَّلَمُ سے بے پر کا تیر مراد ہے۔ اس کی جمع اَلْاَزْلَامُ ہے اَلْاِسْتِقْسَامُ تیر کا پھینکنا۔ اگر منع کا تیر نکلتا تو اس کام سے باز رہتے اور اگر حکم کا نکلتا تو اسے کرتے اور ایسے تیروں کے ذریعے اپنی قسمت کا حال معلوم کرتے۔ قَسَمْتُ اسی سے بنا ہے اور اس کا مصدر اَلْقُسُوْمُ ہے۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَاِنَّ فِي الْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ لَخَمْسَةَ اَشْرِبَةٍ مَا فِيْهَا شَرَابُ الْعِنَبِ۔

اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بشر، عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب شراب کی حرمت (آیت ۹۰) نازل ہوئی تو مدینہ منورہ میں ان دنوں پانچ قسم کی شراب پائی جاتی تھی لیکن انگور کی شراب نہیں ہوتی تھی۔

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيْخِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِيْخَ فَاِنِّيْ لَقَائِمٌ اَسْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ فَقَالُوْا مَا ذَاكَ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالُوْا اَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ يَا اَنَسُ قَالَ فَمَا سَاَلُوْا عَنْهَا وَلَا رَاجَعُوْهَا

عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے پاس کھجور کی شراب کے سوا اور کوئی شراب نہ تھی جس کو فضیخ کہا جاتا تھا۔ میں کھڑا ہو کر حضرت ابو طلحہ اور فلاں فلاں حضرات کو شراب پلا رہا تھا کہ اسی دوران میں ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا۔ کیا آپ لوگوں تک خبر نہیں پہنچی؟ پینے والوں نے پوچھا کس چیز کی؟ اس شخص نے کہا کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے۔ وہ کہنے لگے کہ اے انس! اسے بہا دو۔ راوی کا بیان ہے کہ کسی نے اس کے بارے میں کوئی

بعد خبر الرجل۔

١٧٣١۔ حدثنا صدقة بن الفضل اخبرنا ابن عيينة عن عمرو عن جابر قال صبح اناس غداة احد الخمر فقتلوا من يومهم جميعا شهداء وذلك قبل تحريمها۔

١٧٣٢۔ حدثنا اسحق بن ابراهيم الحنظلي اخبرنا عيسى وابن ادريس عن ابي حيان عن الشعبي عن ابن عمر قال سمعت عمر على منبر النبي صلى الله عليه وسلم يقول اما بعد ايها الناس انه نزل تحريم الخمر وهي من خمسة من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل۔

باب ٦٧١ قوله ليس على الذين آمنوا وعملوا الصلحت جناح فيما طعموا الى قوله والله يحب المحسنين۔

١٧٣٣۔ حدثنا ابو النعمان حدثنا حماد بن زيد حدثنا ثابت عن انس ان الخمر التي اهريقت الفضيخ وزادني محمد عن ابي النعمان قال كنت ساقي القوم في منزل ابي طلحة فنزل تحريم الخمر فامر مناديا فنادى فقال ابو طلحة اخرج فانظر ما هذا الصوت قال فخرجت فقلت هذا مناد ينادي الا ان الخمر قد حرمت فقال لي اذهب فاهرقها قال فجرت في سكك المدينة قال وكانت خمرهم يومئذ الفضيخ فقال بعض القوم قتل قوم وهي في بطونهم قال فانزل الله ليس على الذين آمنوا وعملوا الصلحت جناح فيما طعموا۔

باب ٦٧٢ قوله لا تسئلوا عن اشياء۔

نازل نہیں کی اور نہ یہ خبر سننے کے بعد کسی نے پھر شراب پی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کی صبح کو بعض مسلمانوں نے شراب پی تھی اور وہ سب میدان جنگ میں قتل ہو کر جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ ابھی شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر کو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر پر دوران خطبہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! بے شک شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ اس وقت پانچ قسم کی ہوتی تھی یعنی انگور، گندم، جَو، شہد اور کھجور کی۔ یاد رکھو شراب وہ ہے جو عقل کو زائل کرے۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا کی تفسیر

جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جبکہ ڈریں اور نیک رہیں (آیت ۹۳)۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو شراب بہائی گئی وہ فضیخ تھی اور محمد نے ابو النعمان سے یہ بھی روایت کی ہے کہ اس روز حضرت ابو طلحہ کے مکان پر میں (حضرت انس) لوگوں کو شراب پلا رہا تھا تو شراب کی حرمت نازل ہو گئی پس ایک منادی کرنے والے کو منادی کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا کہ باہر نکل کر تو دیکھو کہ کیسی آواز ہے؟ میں باہر گیا اور آ کر بتایا کہ منادی یوں ندا کر رہا ہے کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے پھینک دو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی گلی کوچوں میں اس روز شراب بہہ رہی تھی اور ان دنوں فضیخ نامی شراب استعمال کی جاتی تھی۔ بعض لوگوں (یہودیوں) نے کہا کہ مسلمانوں کے جاں نثار مارے گئے حالانکہ ان کے پیٹوں میں تو شراب تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جبکہ ڈریں اور نیک رہیں (آیت ۹۳)۔

لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ کی تفسیر

الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَالْوَصِيلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الْإِبِلِ ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَى وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهُمْ لِطَوَاغِيتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ وَالْحَامِ فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَّوْهُ الْحَامِيَ وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدًا قَالَ يُخْبِرُهُ بِهَذَا قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

باب ۲۷۴ قَوْلِهِ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ۔

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ

جس کو کافر اپنے طواغیت کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی چیز نہیں لادتے تھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو جہنم میں دیکھا وہ دوزخ میں اپنی آنتوں کو گھسیٹ رہا تھا یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رسم سب سے پہلے جاری کی تھی وصیلہ اس جوان اونٹنی کو کہتے ہیں جو پہلی دفعہ اونٹنی جنتی اور دوسری دفعہ بھی، ایسے جانوروں کو کافر اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے جبکہ متواتر مادہ بچے جنتی اور درمیان میں کوئی نر نہ ہوتا حام اس نر اونٹ کو کہتے جس کے متعلق مالک یہ تعداد مقرر کر لیتا کہ اس سے اتنے بچے پیدا کرائیں، جب مطلوبہ تعداد حاصل ہو جاتی تو اسے اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا اور اس سے بار برداری کا کام نہ لیتے بلکہ اس پر کوئی چیز نہ لادتے تھے اور اسے حامی کہتے۔ ابو الیمان، شعیب، زہری سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔ ابن الہاد ابن شہاب، سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ محمد بن ابی یعقوب ابو عبد اللہ کرمانی، حسان بن ابراہیم، یونس، زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دوزخ کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کچل رہا تھا اور میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی انتڑیوں کو گھسیٹ رہا ہے، یہی وہ شخص ہے جس نے سائبہ (سانڈ) چھوڑنے کی رسم جاری کی تھی۔

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا کی تفسیر

پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (آیت ۱۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگو، تم بروز حشر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں حاضر کیے جاؤ گے کہ برہنہ پا، ننگے جسم اور

صلى الله عليه وسلم فقال يا أيها الناس إنكم محشورون إلى الله حفاة عراة غرلا ثم قال كما بدأنا أول خلق نعيده وعدا علينا إنا كنا فاعلين إلى آخر الآية ثم قال ألا وإن أول الخلائق يكسى يوم القيامة إبراهيم ألا وإنه يجاء برجال من أمتي فيؤخذ بهم ذات الشمال فأقول يا رب أصيحابي فيقال إنك لا تدري ما أحدثوا بعدك فأقول كما قال العبد الصالح وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتني كنت أنت الرقيب عليهم فيقال إن هؤلاء لم يزالوا مرتدين على أعقابهم منذ فارقتهم۔

بغیر ختنہ کے ہوں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: جیسے ہم نے انہیں پہلی دفعہ پیدا کیا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہمارے ذمہ پر وعدہ ہے ہم کو پورا کرنا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ساری مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں کپڑا پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ خبردار ہو جاؤ کہ پھر میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا پھر فرشتے انہیں جہنم کی طرف ہانکیں گے۔ میں کہوں گا اے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں کیا معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیسے گل کھلائے ہیں۔ پس میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ کے ایک نیک بندے حضرت عیسیٰ نے کہا: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا، اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے (آیت ۱۱۷)۔ پس کہا جائے گا کہ جیسے ہی تم ان سے جدا ہوئے یہ اسی وقت مرتد ہو گئے تھے۔

ف: اِس حدیث کے علاوہ اسی جلد کی حدیث ۱۵۰۱ میں بھی یہی واقعہ مذکور ہے کہ مسلمان کہلانے والے کچھ افراد کو فرشتے ہانک کر جہنم کی طرف لے جا رہے ہوں گے۔ اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن فرشتوں سے فرمائیں گے کہ ان لوگوں کو جہنم میں کیوں لے جا رہے ہو، جبکہ یہ تو میرے ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا تھا۔ آخر میں بتا دیا کہ وہ مرتد ہو گئے تھے۔ ان احادیث سے بعض لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کے متعلق یہ علم نہیں ہے کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی ہے بلکہ آپ کو تو قیامت تک بھی تمام انسانوں کے متعلق یہ علم حاصل نہیں ہوگا اور پھر کہتے ہیں کہ اگر قیامت میں بھی آپ کو یہ علم حاصل ہو گیا ہوتا تو ان احادیث کے بموجب بعض مرتدوں کو اپنے ساتھی نہ فرماتے۔ اُن حضرات کا یہ استدلال درست نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن مرتدوں کو بے خبری کے باعث اپنے ساتھی نہیں کہیں گے بلکہ اس وجہ سے کہیں گے کہ دنیا کے اندر وہ مرتد ہونے کے باوجود مسلمانوں میں ملے جلے رہے بلکہ مسلمانوں کے چودھری بنتے رہے۔ مسلمانوں کو دھوکا دینے کی خاطر حق جتانے کے ساتھ اپنے آپ کو بہت آگے بڑھا کر نہایت خوشنما نقاب سے مزین کر کے اپنے دل خوش کرتے رہے تھے لہٰذا قیامت میں حضور انہیں جتلانے کی خاطر اپنے ساتھی کہیں گے۔ امتی کہلاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ ماننا یا اسی قسم کی بے خبری تھا اور حقیقت مقام مصطفیٰ سے بے خبری کے باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمان کہلانے والوں کو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی معرفت عطا فرمائے۔ آمین۔

باب ۲۷۰ قوله إن تعذبهم فإنهم عبادك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم۔

إن تعذبهم فإنهم عبادك کی تفسیر

اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے (آیت ۱۱۸)

۱۷۲۸۔ حدثنا محمد بن كثير حدثنا سفيان حدثنا المغيرة بن النعمان قال حدثني سعيد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بروز حشر بارگاہ خداوندی میں اکٹھے کیے

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ وَإِنَّ نَاسًا يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

سُوْرَةُ الْأَنْعَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِتْنَتُهُمْ مَعْذِرَتُهُمْ مَعْرُوشَاتٍ مَا يُعْرَشُ مِنَ الْكَرْمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ حَمُولَةً مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا وَلَلَبَسْنَا لَشَبَّهْنَا يَنْأَوْنَ يَتَبَاعَدُونَ تُبْسَلُ تُفْضَحُ أُبْسِلُوا أُفْضِحُوا بَاسِطُوا أَيْدِيهِمُ الْبَسْطُ الضَّرْبُ اسْتَكْثَرْتُمْ أَضْلَلْتُمْ كَثِيرًا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ جَعَلُوا لِلّٰهِ مِنْ ثَمَرَاتِهِمْ وَمَالِهِمْ نَصِيبًا وَلِلشَّيْطَانِ وَالْأَوْثَانِ نَصِيبًا أَكِنَّةً وَاحِدُهَا كِنَانٌ أَمَّا اشْتَمَلَتْ يَعْنِي هَلْ تَشْتَمِلُ إِلَّا عَلَى ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى فَلِمَ تُحَرِّمُونَ بَعْضًا وَتُحِلُّونَ بَعْضًا مَسْفُوحًا مُهْرَاقًا صَدَفَ أَعْرَضَ أُبْلِسُوا أُويِسُوا وَأُبْسِلُوا أُسْلِمُوا سَرْمَدًا دَائِمًا اسْتَهْوَتْهُ أَضَلَّتْهُ تَمْتَرُونَ تَشُكُّونَ وَقْرٌ صَمَمٌ وَأَمَّا الْوِقْرُ الْحِمْلُ أَسَاطِيرُ وَاحِدُهَا أُسْطُورَةٌ وَإِسْطَارَةٌ وَهِيَ التُّرَّهَاتُ الْبَأْسَاءُ مِنَ الْبَأْسِ وَيَكُونُ مِنَ الْبُؤْسِ جَهْرَةً مُعَايَنَةً الصُّوَرُ جَمَاعَةُ صُورَةٍ كَقَوْلِهِ سُورَةٌ وَسُوَرٌ مَلَكُوتٌ مُلْكٌ مِثْلُ رَهَبُوتٍ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوتٍ وَيَقُولُ تُرْهَبُ خَيْرٌ

جاؤ گے۔ اس وقت کچھ لوگوں کو جہنم کی طرف ہانکا جا رہا ہوگا تو میں وہی کہوں گا جو اللہ کے بندے حضرت عیسیٰ نے کہا کہ "اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا، جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے" [illegible] (۱۱۷، ۱۱۸)

سورۃ الانعام

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ فِتْنَتُهُمْ سے مراد ان کا عذر بیان کرنا ہے۔ مَعْرُوشَاتٍ وہ بیلیں جو دوسری چیزوں کا سہارا لیتی ہیں۔ حَمُولَةً جن پر بوجھ لادا جاتا ہے۔ وَلَلَبَسْنَا اور ہم شبہ ڈال دیں گے۔ يَنْأَوْنَ دور رہتے ہیں۔ تُبْسَلُ ذلیل و خوار کرنا۔ أُبْسِلُوا ذلیل کئے گئے، ہلاک کئے گئے۔ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ ہاتھ بڑھائے ہوں گے، بسط سے مراد مارنا ہے۔ اسْتَكْثَرْتُمْ تم نے گمراہ کیا بہت سے انسانوں کو۔ ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ انہوں نے اپنی کھیتی میں ایک حصہ خدا کا اور ایک حصہ شیطان اور اپنے بتوں کا رکھا۔ أَكِنَّةً پردہ، اس کا مفرد کنان ہے۔ أَمَّا اشْتَمَلَتْ یعنی کیا یہ نر اور مادہ کے سوا کسی اور شے پر مشتمل ہیں؟ پھر تم بعض چیزوں کو حرام اور بعض کو حلال کیوں ٹھہراتے ہو۔ مَسْفُوحًا بہتا ہوا۔ صَدَفَ اس سے منہ پھیر لیا۔ أُبْلِسُوا ہلاک کیے گئے، ذلیل کیے گئے۔ سَرْمَدًا ہمیشہ رہنے والا۔ اسْتَهْوَتْهُ اس کو گمراہ کر دیا، اس کو پھینک دیا۔ تَمْتَرُونَ تم شک کرتے ہو۔ وَقْرٌ ذات بہرہ پن۔ وِقْرٌ وہ بوجھ جو لادا جاتا ہے۔ أَسَاطِيرُ فضول قصے کہانیاں۔ اس کا واحد أُسْطُورَةٌ اور إِسْطَارَةٌ ہے۔ الْبَأْسَاءُ سے مراد سختی اور تنگی ہے۔ یہ الْبُؤْسُ سے نکلا ہے۔ جَهْرَةً علانیہ، کھلم کھلا۔ الصُّوَرُ یہ صُورَةٌ کی جمع ہے جیسے سُورَةٌ کی جمع سُوَرٌ ہے۔ مَلَكُوتٌ بادشاہی جیسے رَهَبُوتٌ رَحَمُوتٌ سے بہتر ہے اور تُرْهَبُ تُرْحَمُ سے بہتر ہے۔ جَنَّ اندھیر چھایا۔ کہتے ہیں کہ اللہ کے سپرد اس کا حُسْبَانٌ یعنی حساب۔ بعض

مِنْ اَنْ تُرْجَمَ حِيْنَ اَظْلَمَ يُقَالُ عَلَى اللهِ حُسْبَانُهٗ اَيْ حِسَابُهٗ وَيُقَالُ حُسْبَانًا مَرَامِيَ وَرُجُوْمًا لِلشَّيَاطِيْنِ مُسْتَقَرٌّ فِي الصُّلْبِ وَمُسْتَوْدَعٌ فِي الرَّحِمِ اَلْقِنْوُ الْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ اَيْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ۔

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ اِنَّ اللهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔

بَابُ قَوْلِهٖ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ الْاٰيَةَ

يَلْبِسَكُمْ يَخْلِطَكُمْ مِنَ الْاِلْتِبَاسِ يَلْبِسُوْا يَخْلِطُوْا شِيَعًا فِرَقًا۔

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ قَالَ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَهْوَنُ هٰذَا اَيْسَرُ۔

سے یہ بھی کہا ہے کہ حُسْبَانٌ سے شیطان پر پھینکے جانے والے تیر اور کنکریاں مراد ہیں۔ مُسْتَقَرٌّ والد کی پشت میں۔ مُسْتَوْدَعٌ والدہ کے رحم میں۔ اَلْقِنْوُ گچھا، خوشہ۔ قِنْوَانٌ اس کی جمع ہے۔ قِنْوَانٌ اسی طرح ہے جیسے صِنْوٌ کی جمع صِنْوَانٌ ہے۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں (آیت ۵۹) پانچ چیزیں ہیں (جو اس آیت میں مذکور ہیں)۔ بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔ بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے (سورۂ لقمان، آیت ۳۴)۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ کی تفسیر

تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے.... (آیت ۶۵) يَلْبِسَكُمْ تمہیں ملا دے، خلط ملط کر دے۔ يَلْبِسُوْا ملا دے۔ یہ مادہ اِلْتِبَاس سے نکلا۔ شِيَعًا فرقے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے (آیت ۶۵) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی: اے اللہ! میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں۔ جب فرمایا: یا تمہارے پیروں کے نیچے سے۔ تو دعا مانگی کہ میں تیری ذات کی پناہ پکڑتا ہوں، اور یہ حصہ نازل ہوا: یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کر کے اور ایک دوسرے کی سختی چکھائے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عذاب ہلکا ہے، یہ آسان ہے۔

بَابُ ۱۷۶۸ قَوْلِهٖ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَنَزَلَتْ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

بَابُ ۱۷۶۹ قَوْلِهٖ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَّكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ ابْنِ مَتّٰى۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى۔

بَابُ ۱۷۷۰ قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَفِيْ صٓ سَجْدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا وَوَهَبْنَا اِلٰى قَوْلِهٖ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْهُمْ زَادَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَمُحَمَّدُ بْنُ

وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت "وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق بات کی آمیزش نہیں کی" (آیت ۸۲) نازل ہوئی تو آپ کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس سے کوئی ناحق بات یا ظلم سرزد نہیں ہوتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے" (سورۂ لقمان، آیت ۱۳)۔

وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِيْنَ کی تفسیر

ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی (آیت ۸۶)۔

ابو العالیہ نے حضور کے چچا زاد یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کسی کے لئے میرے متعلق یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں (یعنی اس طرح فضیلت دینا مناسب نہیں جس میں کسی دوسرے نبی کی توہین ہو)۔

حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے کسی بندے کے لئے میرے متعلق یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر یعنی افضل ہوں۔

فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ کی تفسیر

یہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو تم انہیں کی راہ چلو۔

سلیمان احول کا بیان ہے کہ مجاہد نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا سورۂ ص میں سجدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے ان آیات کی تلاوت فرمائی: وَوَهَبْنَا لَهٗ ..... فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ۔ (آیت ۸۴ تا ۹۰) اس کے بعد فرمایا کہ حضور بھی اسی گروہ میں سے ہیں۔ یزید بن ہارون، محمد بن عبید، سہل بن یوسف، عوام، مجاہد [illegible]

هُشَيْمًا وَ سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْعَوَّامِ عَنْ مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ۔

بَابُ ٦٨١ قَوْلِهٖ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَا اَلْآيَةَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ الْبَعِيْرُ وَ النَّعَامَةُ اَلْحَوَايَا الْمَبْعَرُ وَقَالَ غَيْرُهٗ هَادُوْا صَارُوْا يَهُوْدًا وَ اَمَّا قَوْلُهٗ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ۔

١٧٤٥۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ لَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْهَا وَقَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ كَتَبَ اِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ٦٨٢ قَوْلِهٖ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

١٧٤٦۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَ لِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ قُلْتُ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَرَفَعَهٗ قَالَ نَعَمْ وَكِيْلٌ حَفِيْظٌ وَمُحِيْطٌ بِهٖ قُبُلًا جَمْعُ قَبِيْلٍ وَالْمَعْنٰى اَنَّهٗ ضُرُوْبٌ لِلْعَذَابِ كُلُّ ضَرْبٍ

کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان انبیائے کرام کے رستے پر چلنے کا حکم فرمایا گیا۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا کی تفسیر

اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور اور گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی (آیت ۱۴۶)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ ذی ظفر سے اونٹ اور شتر مرغ مراد ہیں۔ الحوایا سے وہ آنتیں مراد ہیں جن میں فضلہ رہتا ہے۔ ان کے دوسرے کا قول ہے کہ ھادوا سے یہودی ہونا مراد ہے اور وہ جو کہتے تھے کہ ھدنا اس سے مراد ہے کہ ہم نے توبہ کی۔ ھائد توبہ کرنے والے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام فرمائی تو وہ اسے پگھلا کر اس کی خرید و فروخت کرتے اور کھاتے رہتے۔ نیز اس کی ابو عاصم، عبدالحمید، یزید، عطا بن ابی رباح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ کی تفسیر

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں، اسی لئے اس نے ظاہری و باطنی فواحش (بے حیائی کے کاموں) کو حرام فرما دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی حمد و ثنا سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں ہے اسی لئے اس نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔ میں (عمرو بن مرہ) نے حضرت ابو وائل سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ حدیث خود سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا یہ حدیث مرفوع ہے؟ جواب دیا، ہاں۔

وَمِنْهَا قِنْيَنٌ زُخْرُفَ كُلُّ شَيْءٍ حَسَّنْتَهُ وَوَشَّيْتَهُ وَهُوَ بَاطِلٌ فَهُوَ زُخْرُفٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُورٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَيُقَالُ لِلْأُنْثَى مِنَ الْخَيْلِ حِجْرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَأَمَّا الْحِجْرُ فَمَوْضِعُ ثَمُودَ وَمَا حَجَّرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُومٍ مِثْلُ قَتِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ۔

بَابُ ۶۸۲ قَوْلِهِ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمْ

لُغَةُ أَهْلِ الْحِجَازِ هَلُمَّ لِلْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ۔

۱۷۴۷۔ **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا رَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔

۱۷۴۸۔ **حَدَّثَنِي** إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ وَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قَبِیْلًا یہاں حَفِیْظًا اور مُحِیْطًا کے معنی میں ہے۔ قُبُلًا سے ہر قسم کا عذاب مراد ہے اس کا واحد قَبِیْلٌ ہے۔ زُخْرُفٌ ہر وہ چیز جو دیکھنے میں خوبصورت نظر آئے لیکن باطل ہو۔ حَرْثٌ حِجْرٌ ہر وہ چیز جو حرام یا ممنوع ہو۔ ہر تعمیر شدہ عمارت، گھوڑی، عقل کو بھی حِجْر کہتے ہیں۔ اَلْحِجْرُ قوم ثمود کی بستی کا نام بھی ہے۔ جس زمین میں داخلہ ممنوع ہو وہ بھی حِجْر ہے۔ بیت اللہ کے حطیم کو بھی حِجْر کہا جاتا ہے گویا وہ مَحْطُوْم سے مشتق ہے جیسے قَتِیْل مَقْتُوْل سے اور حَجْرُ الْیَمَامَہ ایک مکان کا نام ہے۔

هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمْ کی تفسیر

هَلُمَّ اہل حجاز کی زبان میں واحد تثنیہ اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج کا مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب لوگ اسے مغرب سے طلوع ہوتا ہوا دیکھ کر سارے ایمان لائیں تو اس وقت کا ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا، جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی (آیت ۱۵۸)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب سورج ادھر سے طلوع ہوگا تو اسے دیکھ کر تمام لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان لانا کوئی کام نہیں آئے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:-

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ - (آیت ۱۵۸)

سُوْرَةُ الْأَعْرَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرِيَاشًا الْمَالُ
الْمُعْتَدِيْنَ فِي الدُّعَاءِ وَفِي غَيْرِهِ عَفَوْا
كَثُرُوْا وَكَثُرَتْ أَمْوَالُهُمُ الْفَتَّاحُ
الْقَاضِي افْتَحْ بَيْنَنَا اقْضِ بَيْنَنَا نَتَقْنَا
رَفَعْنَا انْبَجَسَتْ انْفَجَرَتْ مُتَبَّرٌ
خُسْرَانٌ آسَى أَحْزَنُ تَأْسَ تَحْزَنْ وَ
قَالَ غَيْرُهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَسْجُدَ
يَقُوْلُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ يَخْصِفَانِ
أَخَذَا الْخِصَافَ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ
الْوَرَقَ يَخْصِفَانِ الْوَرَقَ بَعْضَهُ إِلَى بَعْضٍ
سَوْآتِهِمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجَيْهِمَا وَمَتَاعٌ إِلَى
حِيْنٍ هُهُنَا إِلَى الْقِيَامَةِ وَالْحِيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ
مِنْ سَاعَةٍ إِلَى مَا لَا يُحْصَى عَدَدُهَا الرِّيَاشُ
وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ قَبِيْلُهُ
جِيْلُهُ الَّذِيْ هُوَ مِنْهُمْ ادَّارَكُوْا اجْتَمَعُوْا وَمَشَاقُّ
الْإِنْسَانِ وَالدَّابَّةِ كُلُّهُمْ يُسَمَّى سُمُوْمًا
وَاحِدُهَا سَمٌّ وَهِيَ عَيْنَاهُ وَمَنْخِرَاهُ وَفَمُهُ
وَأُذُنَاهُ وَدُبُرُهُ وَإِحْلِيْلُهُ غَوَاشٍ مَا غُشُوْا
بِهِ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً نَكِدًا قَلِيْلًا يَغْنَوْا يَعِيْشُوْا
حَقِيْقٌ حَقٌّ اسْتَرْهَبُوْهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ
تَلْقَفُ تَلْقَمُ طَائِرُهُمْ حَظُّهُمْ طُوْفَانٌ مِنَ
السَّيْلِ وَيُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيْرِ الطُّوْفَانُ
الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ عُرُوْشٌ
وَعَرِيْشٌ بِنَاءٌ سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ
سُقِطَ فِي يَدِهِ الْأَسْبَاطُ قَبَائِلُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ
يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ يَتَعَدَّوْنَ لَهُ يُجَاوِزُوْنَ

سورۃ الاعراف

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ ریشا سے مال مراد ہے۔ المعتدین
دعا اور دوسرے کاموں میں حد سے بڑھ جانے والے۔ عفوا اُن کے
مال کی کثرت ہو گئی۔ الفتاح فیصلہ کرنے والا۔ افتح بیننا
ہمارے درمیان فیصلہ کر۔ نتقنا ہم نے اٹھایا، بلند
کیا۔ انبجست آہستہ آہستہ پھوٹ نکلا۔ متبر نقصان۔
آسیٰ افسوس کروں۔ تأس تو نے غم کھایا، افسوس کیا۔

دوسرے حضرات کا قول ہے کہ

تجھے سجدہ کرنے سے کس نے منع کیا؟ یخصفان پتوں کو آپس
میں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنا۔ سوآتہما یہ دونوں بزرگوں کی
شرمگاہوں سے کنایہ ہے۔ متاع الی حین یہاں قیامت
تک مراد ہے۔ الریاش اور الریش ہم معنی ہیں یعنی ظاہری لباس
قبیلہ اس کے ساتھی شیطان جن میں سے وہ خود ہے۔ ادارکوا
سب جمع ہو جائیں گے۔ انسان اور جانور سب کے مسامات
کو سموم کہتے ہیں اور اس کا واحد سم ہے یعنی آنکھیں، نتھنے، منہ
کانوں اور پیچھے آگے کی شرمگاہوں کا ان میں ہی شمار ہے۔
غواش غلاف۔ نشرا بکھرے ہوئے۔ نکدا تھوڑے۔ یغنوا
زندگی گزاری۔ حقیق حق ہونا۔ استرہبوہم ڈرا
دیے۔ تلقف لقمہ بنانے کا۔ طائرہم ان کا حصہ، اُن کی
قسمت۔ طوفان سیلاب، اموات کی زیادتی کو بھی کہتے
ہیں۔ القمل چچڑیاں، چھوٹے کیڑے۔ عروش اور عریش
عمارت۔ سقط جب کوئی نادم ہو تو کہتے ہیں سقط
فی یدہ۔ الاسباط بنی اسرائیل کے قبیلے یعدون
فی السبت حد سے تجاوز کرتے تھے۔ شرعا پانی کے
اوپر تیرتے ہوئے۔ بئیس سخت۔ اخلد بیٹھا، پیچھے ہٹ
گیا۔ سنستدرجہم ہم ان کو ایسی جگہ سے لائیں گے
جو جانتے نہیں ہو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے فاتاہم

تَعْدُ تُجَاوِزْ شُرَّعًا شَوَارِعَ بَئِيْسٍ شَدِيْدٍ أَخْلَدَ قَعَدَ تَقَاعَسَ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ نَأْتِيْهِمْ مِنْ مَأْمَنِهِمْ كَقَوْلِهِ تَعَالٰى فَأَتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا مِنْ جِنَّةٍ مِنْ جُنُوْنٍ فَمَرَّتْ بِهِ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَأَتَمَّتْهُ يَنْزَغَنَّكَ يَسْتَخِفَّنَّكَ طَيْفٌ مُلِمٌّ بِهِ لَمَمٌ وَيُقَالُ طَائِفٌ وَهُوَ وَاحِدٌ يَمُدُّوْنَهُمْ يُزَيِّنُوْنَ وَخِيْفَةً خَوْفًا وَخُفْيَةً مِنَ الْإِخْفَاءِ وَالْآصَالُ وَاحِدُهَا أَصِيْلٌ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ كَقَوْلِهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا۔

اللہ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا جِنَّۃٌ جنون سے ہے۔ فَمَرَّتْ بِہٖ (پ ۹)۔ اس نے اپنے حمل کی مدت پوری کی۔ یَنْزَغَنَّکَ تجھے بہکائے۔ طَیْفٌ اور طَائِفٌ شیطانی وسوسہ۔ یَمُدُّوْنَھُمْ وہ خوبصورت کرکے دکھاتے ہیں۔ خِیْفَۃً اور خُفْیَۃً دونوں اِخْفَاء سے ہیں بمعنی ڈر۔ اَلْآصَالُ کا واحد اَصِیْلٌ ہے۔ جو عصر اور مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا۔

باب ۶۸۲ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔

۱۷۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ کی تفسیر

تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں (آیت ۳۳)

عمرو بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو وائل سے دریافت کیا کہ کیا یہ حدیث آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں اور اسے مرفوع بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں، اسی لیے تو اس نے ظاہری اور چھپی ہوئی ہر قسم کی بے حیائی کو حرام فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں اسی لئے تو اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔

باب ۶۸۳ قَوْلِهِ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِيْ أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِيْ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَرِنِيْ أَعْطِنِيْ۔

۱۷۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا کی تفسیر

اور جب موسیٰ ہمارے وعدے پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا، عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں، فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا، ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ اگر یہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بیہوش، پھر جب ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (آیت ۱۴۳)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اَرِنِیْ سے مراد ہے مجھے اپنا دیدار عطا فرما۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا گیا تھا

وَعُمَرُ مُحَاوَرَةٌ فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ فَانْصَرَفَ عَنْهُ عُمَرُ مُغْضَبًا فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى أَغْلَقَ بَابَهُ فِي وَجْهِهِ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ هٰذَا فَقَدْ غَامَرَ قَالَ وَنَدِمَ عُمَرُ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى سَلَّمَ وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَبَرَ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَأَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي إِنِّي قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ غَامَرَ سَبَقَ بِالْخَيْرِ۔

بَابُ ۶۸۸ قَوْلُهُ وَقُولُوا حِطَّةٌ

۱۷۵۳ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ۔

بَابُ ۶۸۹ قَوْلُهُ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ

اَلْعُرْفُ الْمَعْرُوْفُ

دیکھتے ہوئے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ پس حضرت ابوبکر وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے یہ دوست تو کسی سے جھگڑ آئے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ بعد میں حضرت عمر اپنے کئے پر نادم ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا اور حضرت ابوبکر یہی عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ! زیادتی مجھ سے ہوئی ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ کیا تم میرے ایسے ساتھی کو چھوڑ دو گے؟ بے شک میں نے کہا تھا کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، تم سب نے کہا تھا کہ تو جھوٹ بولتا ہے، لیکن ابوبکر نے کہا تھا کہ آپ سچ فرماتے ہیں۔ امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ غامر سے نیکی میں سبقت لے جانا مراد ہے۔

وَقُولُوا حِطَّةٌ کی تفسیر

ہمام بن منبہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ "اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے" (سورۃ البقرہ، آیت ۵۸) تو انہوں نے حکم بدل دیا اور اپنے سُرینوں پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے گئے کہ بالی میں دانہ۔ (آیت ۱۶۱)۔

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ کی تفسیر

(آیت ۱۹۹) اَلْعُرْفُ سے مراد ہے اچھا کام۔

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ اَخِيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ فَاسْتَاْذِنْ لِيْ عَلَيْهِ قَالَ سَاَسْتَاْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاسْتَاْذَنَ الْحُرُّ لِعُيَيْنَةَ فَاَذِنَ لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ حَتّٰى هَمَّ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ وَاِنَّ هٰذَا مِنَ الْجٰهِلِيْنَ وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عیینہ بن حصن بن حذیفہ آئے تو اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس آکر ٹھہرے اور یہ حضرت عمر کے مقربین میں سے تھے۔ حضرت عمر کی مجلس مشاورت میں قاری حضرات ہی ہوتے ہیں خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ حضرت عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمہاری تو امیر المومنین تک رسائی ہے لہٰذا میرے لئے انکی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت لے دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ عنقریب میں آپ کے لیے اجازت حاصل کروں گا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ جب حر نے حضرت عیینہ کے لیے اجازت طلب کی تو حضرت عمر نے اجازت دیدی۔ جب یہ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے کہ اے ابن خطاب! خدا کی قسم نہ تو آپ ہم پر مال لگاتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان عدل و انصاف فرماتے ہیں اس پر حضرت عمر ناراض ہوئے اور انہیں پیٹنے کا ارادہ کر لیا، لیکن حضرت حر نے کہا۔ اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو (آیت ۱۹۹) راوی کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! حضرت عمر نے اس حکم سے تجاوز نہ کیا اور انہوں نے جب اس آیت کی تلاوت کی تو اللہ کی کتاب کے آگے کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا فِيْ اَخْلَاقِ النَّاسِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ اَخْلَاقِ النَّاسِ اَوْ كَمَا قَالَ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ آیت: "اے محبوب! درگزر سے کام لو اور بھلائی کا حکم دو" یہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی تہذیب اخلاق کے لئے نازل فرمائی ہے۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا ہے، اے محبوب! درگزر سے کام لیا کرو اور بھلائی کا حکم دو۔ (آیت ۱۹۹) یہ لوگوں کو اخلاق حسنہ کا درس دیا ہے (او کما قال)۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ ٦٩٠ قَوْلِهٖ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ

قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اَلْاَنْفَالُ الْمَغَانِمُ قَالَ قَتَادَةُ رِيْحُكُمُ الْحَرْبُ يُقَالُ نَافِلَةٌ عَطِيَّةٌ۔

١٧٥٦۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ اَلشَّوْكَةُ الْحَدُّ مُرْدِفِيْنَ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ رَدِفَنِيْ جَاءَ بَعْدِيْ ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ فَيَرْكُمَهٗ يَجْمَعَهٗ شَرِّدْ فَرِّقْ وَاِنْ جَنَحُوْا طَلَبُوْا يُثْخِنُ يَغْلِبُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُكَاءً اِدْخَالُ اَصَابِعِهِمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ وَتَصْدِيَةً اَلصَّفِيْرُ لِيُثْبِتُوْكَ لِيَحْبِسُوْكَ۔

بَابٌ ٦٩١ اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ۔

١٧٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ۔

بَابٌ ٦٩٢ قَوْلِهٖ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ

سورۃ الانفال

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ کی تفسیر

اے محبوب! تم سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور آپس میں میل رکھو (آیت ۱)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الانفال سے غنیمتیں مراد ہیں۔ قتادہ کا قول ہے کہ ریحکم سے لڑائی کہا گیا ہے کہ نافلۃ سے عطیہ اور تحفہ مراد ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورۃ الانفال کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ سورت بدر کے مقام پر نازل ہوئی تھی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اَلشَّوْکَۃُ سے دھار مراد ہے۔ مُرْدِفِیْنَ فوج در فوج۔ رَدِفَنِیْ میرے بعد آیا۔ ذُوْقُوْا عذاب چکھو، تجربہ کرکے دیکھو، یہ منہ سے چکھنے کے متعلق نہیں ہے۔ فَیَرْکُمَہٗ اس کو جمع کرے۔ شَرِّدْ بھگا کر۔ جَنَحُوْا طلب کیا۔ یُثْخِنَ غالب ہوں۔ مجاہد کا قول ہے کہ مُکَاءً کہتے ہیں انگلیاں منہ میں دے کر سیٹی کی آواز نکالنے کو۔ لِیُثْبِتُوْکَ تاکہ تجھے قید کرلیں، تاکہ تجھے محبوس کریں۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰہِ کی تفسیر

بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں (آیت ۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں، جن کو عقل نہیں (آیت ۲۲) — بنی عبد الدار کے بعض غلط کار لوگوں کے متعلق ہے۔ (اگرچہ اس کا اطلاق عام ہے)۔

اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ کی تفسیر

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی

وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ اسْتَجِيبُوا أَجِيبُوا لِمَا يُحْيِيكُمْ يُصْلِحُكُمْ۔

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى رض قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فَذَكَرْتُ لَهُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ سَمِعَ حَفْصًا سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ هِيَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ السَّبْعُ الْمَثَانِي۔

اللہ دلوں میں حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے (آیت ۲۴) اسْتَجِيبُوا حاضر ہو جاؤ۔ لِمَا يُحْيِيكُمْ جو تمہاری اصلاح کرے۔

حفص بن عاصم کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن معلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے۔ آپ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا۔ جب میں نماز پڑھ چکا تو حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تمہیں میرے پاس آنے سے کس چیز نے روکا جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب رسول تمہیں بلائیں (آیت ۲۴) پھر آپ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت (بلحاظ ثواب یا خاصیت) نہ بتاؤں اس سے پہلے کہ میں باہر نکلوں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے کے لیے باہر نکلنے لگے تو میں نے مذکورہ ارشاد یاد کرا دیا۔ معاذ، شعبہ، خبیب، حفص بن عاصم نے حضرت ابو سعید بن معلی سے یوں سنا، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک فرد تھے حضور نے ان سے فرمایا کہ وہ سورۃ الفاتحہ ہے جس کو سبع مثانی بھی کہتے ہیں۔

بَابُ ۶۹۳ قَوْلِهٖ وَإِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَا سَمَّى اللّٰهُ تَعَالٰى مَطَرًا فِي الْقُرْاٰنِ إِلَّا عَذَابًا وَتُسَمِّيهِ الْعَرَبُ الْغَيْثَ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالٰى يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا۔

فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً کی تفسیر

اور جب بولے کہ اے اللہ! اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمانوں سے پتھر برسا یا کوئی دوسرا دردناک عذاب ہم پر لے آ (آیت ۳۲)۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں قرآن کریم میں جس کو بارش کا نام دیا وہ عذاب ہے اور اہل عرب بارش کو غیث کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وہ ان کے مایوس ہونے کے بعد بارش نازل فرماتا ہے۔

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ هُوَ ابْنُ كُرْدِيدٍ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا

عبد الحمید بن کردید صاحب الزیادی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دوسرا دردناک عذاب ہم پر لے آ، اس پر یہ وحی نازل ہوئی: اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے

حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَ مَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْاٰيَةَ۔

بَابُ ٦٩٤ قَوْلِهٖ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

١٧٦٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْاٰيَةَ۔

بَابُ ٦٩٥ قَوْلِهٖ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ۔

١٧٦١۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ لَا تُقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اَغْتَرُّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَلَا اُقَاتِلُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَغْتَرَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِيْ

جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو اور خدا انہیں عذاب کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں ورنہ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے حالانکہ وہ مسجد حرام سے روک رہے ہیں (آیت ۳۲ تا ۳۴)۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ کی تفسیر

اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو (آیت ۳۳)۔

عبد الحمید صاحب الزیادی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوجہل نے کہا۔ اے اللہ! اگر یہی (قرآن) تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا یا ہم پر دردناک عذاب لے آ (آیت ۳۲)۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے جبکہ وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں (آیت ۳۳، ۳۴)

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ کی تفسیر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا پھر کہنے لگا اے ابوعبدالرحمن! کیا آپ نہیں سنتے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں (سورۃ الحجرات، آیت ۹) پس آپ کو کون سی چیز لڑنے سے روکتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ انہوں نے جواب فرمایا کہ اے بھتیجے! مجھے اس آیت میں تاویل کر کے مسلمانوں سے نہ لڑنا زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اس صریح حکم والی آیت میں تاویل کروں کہ جو کوئی مسلمانوں کو جان بوجھ کر قتل کرے (سورۃ النساء آیت ۹۳) وہ شخص کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ "ان سے لڑو

يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا إِلٰى آخِرِهَا قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَعَلْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ الْإِسْلَامُ قَلِيلًا فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِمَّا يَقْتُلُوهُ وَإِمَّا يُوثِقُوهُ حَتّٰى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فَلَمَّا رَأٰى أَنَّهُ لَا يُوَافِقُهُ فِيمَا يُرِيدُ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا قَوْلِي فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللّٰهُ قَدْ عَفَا عَنْهُ فَكَرِهْتُمْ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ وَهٰذِهِ ابْنَتُهُ أَوْ بِنْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ۔

۱۷۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا بَيَانٌ أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَوْ إِلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ تَرٰى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ۔

بَاب ۶۹۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ۔

۱۷۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ

یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (سورۂ بقرہ آیت ۱۹۳) حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ کام ہم مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد قلیل تھی لہذا کافر ان کے دین میں فتنہ ڈالتے کہ کسی کو قتل کر دیتے اور کسی کو قید کر لیتے تھے یہاں تک کہ مسلمان اکثریت میں آگئے لہذا فتنہ کا نام و نشان مٹ گیا۔ جب اس شخص نے دیکھا کہ یہ اس کی موافقت نہیں فرماتے جیسا کہ وہ چاہتا ہے تو اس نے کہا: علی اور عثمان کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟
حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں حضرت علی اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہما) کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں جبکہ حضرت عثمان کی لغزش اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دی لیکن تمہیں وہ معافی ناپسند ہے۔ رہے حضرت علی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسباً چچا زاد بھائی اور داماد ہیں۔ ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ہے ان کا گھر رسول خدا کے دولت کدے کے ساتھ جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ یہ جو قتل و قتال اور فتنہ و فساد کی گرم بازاری ہو رہی ہے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ فتنہ کس کو کہتے ہیں؟ سنو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے جنگ آزمائی کی کیونکہ کفار کے نزدیک جانا فتنہ میں مبتلا ہونا تھا لہذا وہ جنگ آزمائی تمہاری طرح تاج و تخت یا ملک گیری کے لئے نہ تھی۔

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ کی تفسیر

اے غیب کی خبر دینے والے! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے اور تم میں کے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے، اس لئے کہ وہ کچھ سمجھ نہیں رکھتے (آیت ۶۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت "اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے" (آیت ۶۵)

إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ فَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ فَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنْ لَا يَفِرَّ عِشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتْ اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ اَلْآيَةَ فَكَتَبَ أَنْ لَا يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ وَزَادَ سُفْيَانُ مَرَّةً نَزَلَتْ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَأُرَى الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ مِثْلَ هٰذَا۔

بَابُ ۶۹ قَوْلِهِ اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا اَلْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ۔

۴۶۷۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حِينَ فُرِضَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ فَجَاءَ التَّخْفِيفُ فَقَالَ اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خُفِّفَ عَنْهُمْ۔

نازل ہوئی تو مسلمانوں پر لازم کر دیا گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ سفیان بن عیینہ نے کئی دفعہ یہ بھی کہا کہ بیس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی "اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی" (آیت ۶۶) پس یہ لازم کر دیا گیا کہ سو مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ ایک دفعہ سفیان نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی "مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو، اگر تم میں سے بیس صبر والے ہوں" سفیان کہتے ہیں کہ ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں بھی یہی اصول یا حکم کارفرما ہے۔

اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ کی تفسیر

اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی۔ ورنہ معلوم ہے کہ تم کمزور ہو (آیت ۶۶)۔

یحییٰ بن عبداللہ سلمی، عبداللہ بن مبارک، جریر بن حازم، زبیر بن خریت، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں تو دو سو پر غالب آئیں گے" (آیت ۶۵) تو مسلمانوں کو بہت تنگی محسوس ہوئی جبکہ یہ فرض ہو گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ اس کے بعد تخفیف آ گئی اور فرمایا گیا "اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی اور اسے معلوم ہوا کہ تم کمزور ہو۔ پس اگر تم میں کے سو ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے" (آیت ۶۶)۔ راوی کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تخفیف فرما دی تو جس قدر تخفیف فرمائی گئی اسی کے مطابق مسلمانوں کے صبر و استقلال میں کمی واقع ہو گئی۔

بفضلہ تعالیٰ اٹھارہواں ۱۸ پارہ ختم ہوا

پارہ ــــ ۱۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُوْرَۃُ بَرَاءَۃٌ

وَلِیجَۃً کُلُّ شَیْءٍ اَدْخَلْتَہٗ فِیْ شَیْءٍ اَلشُّقَّۃُ السَّفَرُ اَلْخَبَالُ الْفَسَادُ وَالْخَبَالُ الْمَوْتُ وَلَا تَفْتِنِّیْ لَا تُوَبِّخْنِیْ کَرْھًا وَکُرْھًا وَاحِدٌ مُدَّخَلًا یُدْخَلُوْنَ فِیْہِ یَجْمَحُوْنَ ، یُسْرِعُوْنَ وَالْمُؤْتَفِکٰتِ ائْتَفَکَتْ انْقَلَبَتْ بِھَا الْاَرْضُ اَھْوٰی اَلْقَاہُ فِیْ ھُوَّۃٍ عَدْنٍ خُلْدٍ عَدَنْتُ بِاَرْضٍ اَیْ اَقَمْتُ وَمِنْہُ مَعْدِنٌ وَیُقَالُ فِیْ مَعْدِنِ صِدْقٍ فِیْ مَنْبَتِ صِدْقٍ اَلْخَوَالِفُ الْخَالِفُ الَّذِیْ خَلَفَنِیْ فَقَعَدَ بَعْدِیْ وَمِنْہُ یَخْلُفُہٗ فِی الْغَابِرِیْنَ وَیَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ النِّسَاءُ مِنَ الْخَالِفَۃِ وَاِنْ کَانَ جَمْعَ الذُّکُوْرِ فَاِنَّہٗ لَمْ یُوْجَدْ عَلٰی تَقْدِیْرِ جَمْعِہٖ اِلَّا حَرْفَانِ فَارِسٌ وَّفَوَارِسُ وَھَالِکٌ وَّھَوَالِکُ اَلْخَیْرَاتُ وَاحِدُھَا خَیْرَۃٌ وَّھِیَ الْفَوَاضِلُ مُرْجَوْنَ مُؤَخَّرُوْنَ اَلشَّفَا شَفِیْرٌ وَّھُوَ حَدُّہٗ وَالْجُرُفُ مَا تَجَرَّفَ مِنَ السُّیُوْلِ وَالْاَوْدِیَۃِ ھَارٍ ھَائِرٍ یُقَالُ تَھَوَّرَتِ الْبِئْرُ اِذَا انْھَدَمَتْ وَانْھَارَ مِثْلُہٗ لَاَوَّاہٌ شَفَقًا وَّفَرَقًا وَّقَالَ

سورۃ التوبہ

ولیجہ وہ چیز جو دوسرے کے اندر داخل کی جائے۔ الشُّقَّۃُ۔ سفر۔ الخبال موت۔ وَلَا تَفْتِنِّیْ مجھے مت جھڑکو۔ کَرْھًا اور کُرْھًا ہم معنی ہیں۔ مُدَّخَلًا داخل ہونے کی جگہ۔ یَجْمَحُوْنَ دوڑتے جائیں، وَالْمُؤْتَفِکٰتِ وہ بستیاں جو الٹ دی گئیں۔ اَھْوٰی سے گڑھے میں دھکیل دیا گیا۔ عَدْنٍ ہمیشہ رہنے کی جگہ۔ اہل عرب بولتے ہیں عَدَنْتُ بِاَرْضٍ میں اس زمین میں رہ گیا۔ مَعْدِنٌ اسی سے نکلا ہے اور مَعْدِنِ صِدْقٍ سے مراد سچائی کے اگنے یعنی پیدا ہونے کی جگہ ہے۔ اَلْخَوَالِفُ یہ خَالِفٌ کی جمع ہے یعنی وہ جو سب سے پیچھے بیٹھ رہے۔ یَخْلُفُہٗ فِی الْغَابِرِیْنَ اسی سے ہے۔ یہ بھی جائز ہے کہ یہ مؤنث کے لئے ہوں۔ جس کا واحد اَلْخَالِفَۃُ ہوگا اور اگر یہ مذکر کی جمع ہے تو جمع کی صورت میں یہاں دو حرف پائے جائیں گے جیسے فَارِسٌ سے فَوَارِسُ اور ھَالِکٌ سے ھَوَالِکُ۔ اَلْخَیْرَاتُ اس کا واحد خَیْرَۃٌ ہے یعنی بھلائی۔ مُرْجَوْنَ مؤخر کئے گئے۔ اَلشَّفَا کنارا۔ اَلْجُرُفُ نالیاں جو ندی نالوں کے بہاؤ سے بن جاتی ہیں۔ ھَارٍ گرنے والی۔ جیسے کہا جاتا ہے تَھَوَّرَتِ الْبِئْرُ کنواں گر گیا اور اسی طرح تہری۔ لَاَوَّاہٌ خدا سے ڈرنے والا، آہ و زاری کرنے والا، جیساکہ شاعر نے کہا ہے:۔

إِذَا مَا قُمْتُ أَرْحَلُهَا بِلَيْلٍ
تَأَوَّهُ آهَةَ الرَّجُلِ الْحَزِينِ

آہ کرتا ہوں میں جب ناقہ کو شب کے درمیان
مثل شخص غمزدہ لب پر صدا آتی ہے فغان

• بَابُ ۷۹۸ قَوْلِهِ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ إِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض أُذُنٌ يُّصَدِّقُ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَنَحْوُهَا كَثِيْرٌ وَالزَّكٰوةُ الطَّاعَةُ وَالْإِخْلَاصُ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ لَا يَشْهَدُوْنَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُضَاهِئُوْنَ يُشَبِّهُوْنَ.

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کی تفسیر

بیزاری کا حکم سناتا ہے اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے اُن مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اُذُنٌ اس کو کہتے ہیں جو ہر ایک کی بات سن کر یقین کرے۔ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ دونوں ہم معنی ہیں اور ایسے قریب المعنی الفاظ بہت سے ہیں جیسے۔ اَلزَّكٰوةُ اور الطاعۃ اور الاخلاص۔ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ یعنی وہ خدائے واحد کی گواہی نہیں دیتے۔ يُضَاهِئُوْنَ اسی طرح کی بات کہتے ہیں۔

۱۷۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ بَرَآءَةٌ.

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے "لوگ تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے" اور سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت، سورۃ التوبہ ہے۔

بَابُ ۷۹۹ قَوْلِهٖ فَسِيْحُوْا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَأَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكَافِرِيْنَ سِيْحُوْا سِيْرُوْا.

فَسِيْحُوْا فِي الْأَرْضِ کی تفسیر

تو چار مہینے زمین میں پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے، اور اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔ (آیت ۲) سِيْحُوْا سیر کرو، چلو پھرو۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَ أَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ تِلْكَ الْحَجَّةِ فِيْ مُؤَذِّنِيْنَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُوْنَ بِمِنًى أَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَّأَمَرَهٗ أَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَآءَةٍ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ أَهْلِ مِنًى بِبَرَآءَةٍ وَّأَنْ لَّا يَحُجَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو بکر صدیق نے (جب وہ میر حجاج تھے) اعلان کرنے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب کو روانہ فرمایا کہ کافروں سے بیزاری کا اعلان کر دیں۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے بھی ہمارے ساتھ یوم النحر کو منیٰ میں بیزاری کا اعلان کیا اور یہ بھی کہا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ .

• بَابُ قَوْلِهٖ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ . اٰذَنَهُمْ اَعْلَمَهُمْ .

۱۷۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ رض فِيْ تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي الْمُؤَذِّنِيْنَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُوْنَ بِمِنًى اَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدٌ ثُمَّ اَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَآءَةٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِيْ اَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بِبَرَآءَةٍ وَّاَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ .

• بَابُ قَوْلِهٖ اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ .

۱۷۹۸ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ بَعَثَهٗ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ اَنْ لَّا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ فَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُوْلُ

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کی تفسیر

اور منادی پکار دینا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول۔ تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو نہ تھکا سکو گے اور کافروں کو خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (آیت میں) اٰذَنَهُمْ، انہیں بتا دینا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر (امیر حاج) نے مجھے منادی کرنے والوں کے ساتھ بھیجا کہ یوم نحر کو منیٰ میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس سال کے بعد مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ ان کے پیچھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ مشرکوں سے بیزاری کا اعلان کر دیں چنانچہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ہمارے ساتھ منیٰ میں یوم النحر کو بیزاری کا اعلان کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے۔ (گویا سنہ ۹ھ میں اسلام اس درجہ غالب اور کفر اتنا مغلوب ہو گیا تھا)۔

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ کی تفسیر

حمید بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق کو جب حجۃ الوداع سے پہلے حج کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر بنایا تو انہوں نے مجھے لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبدالرحمن کہتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم النحر سے مراد

يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

حج اکبر کا دن ہے (یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ)

بَابُ قَوْلِهِ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ

فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ کی تفسیر

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ هٰذِهِ الْآيَةِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ وَلَا مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّكُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْبِرُوْنَا فَلَا نَدْرِي فَمَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَبْقُرُوْنَ بُيُوْتَنَا وَيَسْرِقُوْنَ أَعْلَاقَنَا قَالَ أُولٰئِكَ الْفُسَّاقُ أَجَلْ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَوْ شَرِبَ الْمَاءَ الْبَارِدَ لَمَا وَجَدَ بَرْدَهُ۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کے مخاطبین (کفار) سے صرف تین، اور منافقوں میں سے چار باقی رہ گئے ہیں۔ اس پر ایک اعرابی کہنے لگا کہ آپ حضرات تو محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں، لہٰذا آپ جانتے ہوں گے، ذرا ہمیں ان لوگوں کے بارے میں بتائیے جو ہمارے گھروں میں نقب لگا کر عمدہ چیزیں چرا کر لے جاتے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ وہ نافرمان لوگ ہیں لیکن منافقین میں سے صرف چار ہی زندہ رہ گئے ہیں جن میں سے ایک اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ اگر وہ ٹھنڈا پانی پئے تو اس کی ٹھنڈک محسوس نہیں کر سکتا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ کی تفسیر

اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی۔

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ۔

عبدالرحمٰن اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جس کے پاس جمع کیا ہوا مال (ناجائز) ہو گا وہ قیامت کے روز گنجا سانپ بن جائے گا۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقُلْتُ مَا أَنْزَلَكَ بِهٰذِهِ الْأَرْضِ قَالَ كُنَّا بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا

زید بن وہب کا بیان ہے کہ ربذہ کے مقام پر میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ اس (غیر آباد) جگہ میں آپ کو کیا چیز لے آئی ہے؟ فرمایا کہ ہم ملک شام میں تھے تو میں نے یہ آیت پڑھی: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں

يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ. قَالَ مُعَاوِيَةُ مَا هٰذِهِ فِينَا مَا هٰذِهِ إِلَّا فِي أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ قُلْتُ إِنَّهَا لَفِينَا وَفِيهِمْ

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا

فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ.

١٦٧٢ ـ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ.

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ

اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ الْقَيِّمُ هُوَ الْقَائِمُ.

١٦٧٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ.

بَابُ قَوْلِهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي

الْغَارِ مَعَنَا نَاصِرُنَا السَّكِينَةُ فَعِيلَةٌ مِنَ السُّكُونِ.

کرتے انہیں خوشخبری سنا دو دردناک عذاب کی (آیت ۳۴)۔ اس پر حضرت معاویہ کہنے لگے کہ یہ آیت ہمارے متعلق نہیں بلکہ یہ تو اہل کتاب کے بارے میں ہے۔ حضرت ابوذر نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ یہ ہم سب کے متعلق ہے۔

يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا کی تفسیر

جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں، پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں۔ یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا۔ اب چکھو مزہ اس جوڑنے کا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ بات زکوٰۃ کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے کی ہے۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو باقی مال کو اللہ تعالیٰ نے پاک قرار دے دیا۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ کی تفسیر

بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے جب سے اس نے آسمان اور زمین بنائے۔ ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ اَلْقَیِّمُ سے مراد ہے سیدھا۔

حضرت ابن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس روز سے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا گیا، زمانہ دورہ کرتے ہوئے پھر اپنی اسی حالت پر ہے، یعنی سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں، تین تو لگاتار ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ چوتھا رجب ہے جو مضر قبیلے کا کہلاتا ہے اور یہ جمادی الاخریٰ و شعبان کے مابین ہے۔

ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ کی تفسیر

دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے مَعَنَا ہمارا مددگار ہے۔ السَّكِينَةُ یہ فَعِيلَةٌ کے وزن پر سکون سے بنا ہے۔

۱۷۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ آثَارَ الْمُشْرِكِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَآنَا قَالَ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ غار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں تھا۔ میں نے مشرکوں کے قدم دیکھے تو عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدم اٹھائے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ حضور نے فرمایا۔ ان دو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ جن کا تیسرا ہو۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهُ قَالَ حِينَ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قُلْتُ أَبُوهُ الزُّبَيْرُ وَأُمُّهُ أَسْمَاءُ وَخَالَتُهُ عَائِشَةُ وَجَدُّهُ أَبُو بَكْرٍ وَجَدَّتُهُ صَفِيَّةُ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ إِسْنَادُهُ فَقَالَ حَدَّثَنَا فَشَغَلَهُ إِنْسَانٌ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ جُرَيْجٍ

ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب ان کے اور عبداللہ بن زبیر کے درمیان (خلافت کے مسئلے پر) قیل و قال ہوئی تو میں نے کہا کہ انکے والد محترم حضرت زبیر ان کی والدہ محترمہ حضرت اسماء ان کی خالہ حضرت عائشہ صدیقہ انکے نانا جان حضرت ابوبکر صدیق اور ان کی دادی حضرت صفیہ ہیں۔ میں نے سفیان سے کہا کہ اس کی سند تو بیان کرو۔ انہوں نے کہا مجھ سے یہ حدیث بیان کی پھر ایک آدمی نے انہیں باتوں میں لگا لیا اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ابن جریج نے بیان کی۔

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَغَدَوْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَتُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَتُحِلَّ حَرَمَ اللّٰهِ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَبَنِي أُمَيَّةَ مُحِلِّينَ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُحِلُّهُ أَبَدًا قَالَ قَالَ النَّاسُ بَايِعْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ وَأَيْنَ بِهَذَا الْأَمْرِ عَنْهُ أَمَّا أَبُوهُ فَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الزُّبَيْرَ وَأَمَّا جَدُّهُ فَصَاحِبُ الْغَارِ يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ وَأُمُّهُ فَذَاتُ النِّطَاقِ يُرِيدُ أَسْمَاءَ وَأَمَّا خَالَتُهُ فَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ عَائِشَةَ وَأَمَّا عَمَّتُهُ فَزَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ خَدِيجَةَ وَأَمَّا عَمَّةُ

ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی کہ جب دونوں حضرات (حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن زبیر) میں اختلاف ہو گیا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ کیا آپ عبداللہ بن زبیر سے لڑنا اور کعبے کی حرمت کو حلال کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ خدا کی پناہ۔ یہ جرأت تو اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن زبیر اور بنی امیہ کو دی ہے کہ وہ اسے حلال ٹھہرالیں اور خدا کی قسم میں تو اسے کبھی حلال نہیں ٹھہراؤں گا۔ ان کا بیان ہے کہ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ آپ عبداللہ بن زبیر سے بیعت کر لیں۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ یہ چیز ان سے دور نہیں کیونکہ انکے والد محترم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہیں یعنی حضرت زبیر۔ ان کے نانا حضور کے یار غار ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق ان کی والدہ کا لقب ذات النطاقین ہے یعنی حضرت اسماء کا۔ ان کی خالہ ام المومنین ہیں یعنی حضرت عائشہ صدیقہ۔ انکی پھوپھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں یعنی حضرت خدیجہ اور

يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ.

بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَلْمِزُونَ يَعِيبُونَ وَجُهْدَهُمْ وَجَهْدَهُمْ طَاقَتَهُمْ.

۱۷۷۹ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ فَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِأَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِئَاءً فَنَزَلَتِ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمُ الْآيَةَ.

۱۷۸۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَّثَكُمْ زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَحْتَالُ أَحَدُنَا حَتَّى يَجِيءَ بِالْمُدِّ وَإِنَّ لِأَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ كَأَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ.

بَابُ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً.

۱۷۸۱ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ فَقَامَ عُمَرُ

(لوگ) دین سے نکلے ہوئے ہوں گے۔

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ کی تفسیر

وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں۔ یَلْمِزُونَ عیب لگاتا ہے۔ جُهْدَهُمْ اور جَهْدَهُمْ سے مراد ہے اپنی بساط بھر۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں خیرات کرنے کا حکم ملا تو ہم بوجھ اٹھانے کا کام بھی لیا کرتے تھے۔ چنانچہ ابو عقیل خیرات کرنے کی غرض سے نصف صاع کوئی چیز لے کر حاضر بارگاہ ہوئے اور دوسرے ایک شخص (حضرت عبدالرحمن بن عوف) بہت سا مال لائے۔ منافقین کہنے لگے کہ اتنے حقیر مال کی اللہ کو کیا پرواہ ہے اور دوسرا شخص جو مال لے کر آیا ہے تو یہ محض دکھاوے کے لئے ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو کہ دل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے تو ان پر ہنستے ہیں" (آیت ۷۹)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خیرات کرنے کے لئے ارشاد فرماتے تو ہم بڑی جدوجہد سے ایک مد چیز لے کر آسکتے تھے، لیکن آج ہم میں ایسے بھی ہیں جو ایک لاکھ بھی پیش کر سکتے ہیں، گویا ان کا یہ اشارہ خود اپنی جانب تھا۔

اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ کی تفسیر

تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو، اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی فوت ہو گیا، عبداللہ بن عبداللہ یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے کفن کے لئے آپ سے قمیص مبارک عطا فرمانے کا سوال کیا۔ آپ نے عطا فرما دی پھر اس نے نماز جنازہ پڑھانے کا مطالبہ کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ کر

فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَيَّرَنِي اللّٰهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ
لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَسَاَزِيْدُهُ عَلَى السَّبْعِيْنَ قَالَ
اِنَّهُ مُنَافِقٌ قَالَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى
اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى
قَبْرِهٖ۔

۱۴۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ
حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي
عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ دُعِيَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ اُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا
وَكَذَا كَذَا وَكَذَا اُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
اَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ
اِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ اَعْلَمُ اَنِّي اِنْ زِدْتُ
عَلَى السَّبْعِيْنَ يُغْفَرْ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَصَلّٰى
عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتِ
الْاٰيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ
مَاتَ اَبَدًا اِلٰى قَوْلِهٖ وَهُمْ فَاسِقُوْنَ قَالَ
فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْاَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے
تو آپ کے رب نے آپ کو روکا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بلکہ میرے رب نے
تو مجھے اختیار دیا ہے کہ تم اس کے لئے معافی چاہو یا اس کے لئے معافی
نہ چاہو۔ اگر تم ستر دفعہ بھی معافی چاہو گے۔ لہٰذا میں اس کے لئے ستر
دفعہ سے زیادہ معافی طلب کروں گا۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ وہ تو منافق
ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ پس اللہ تعالیٰ نے
یہ حکم نازل فرمایا: "اور ان میں سے کسی کی میت پر
کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا"
(آیت ۸۴)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول (رئیس المنافقین) کا
انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ
پڑھانے کے لئے بلایا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے
لئے کھڑے ہو گئے تو میں (حضرت عمر) نے آپ کا دامن تھام کر عرض کی۔
یا رسول اللہ! کیا آپ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اس
نے فلاں روز یہ اور فلاں روز وہ بات کہی تھی۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ
میں نے اس کی خرافات بیان کرنی شروع کر دیں۔ تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم (جو مجسم رحمت تھے) یہ سن کر مسکرا دیے اور فرمایا: عمر!
یہ رہنے دو۔ جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو فرمایا کہ مجھے اس کے
بارے میں (احسان کرنے اور نہ کرنے) کا اختیار دیا گیا ہے تو میں نے
یہ پہلو (احسان کرنا) اختیار کیا ہے۔ لہٰذا اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ ستر دفعہ
سے زیادہ بخشش مانگنے پر اس کی مغفرت ہو جائے گی تو میں زیادہ دفعہ اس کے لئے بخشش
کی دعا کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ نے اس کی نماز جنازہ
پڑھائی۔ پھر جب واپس ہوئے تو تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ سورۂ براءت
کی یہ دو آیتیں نازل ہو گئیں۔ "اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز
نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ
کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مر گئے" (آیت ۸۴)۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اس
کے بعد مجھے تعجب ہوتا تھا کہ میں نے رسول اللہ کے روبرو کیسی جرأت کی تھی حالانکہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهٖ.

١٧٨٣ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّنَهُ فِيهِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِثَوْبِهٖ فَقَالَ تُصَلِّي عَلَيْهِ وَهُوَ مُنَافِقٌ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللّٰهُ أَوْ أَخْبَرَنِي فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ فَقَالَ سَأَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهٖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ.

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ.

١٧٨٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ وَاللّٰهِ مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِّعْمَةٍ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي أَعْظَمَ مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ کی تفسیر

ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر...

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کی وفات ہوئی تو عبداللہ بن عبداللہ بن ابی یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا چنانچہ آپ نے اپنا مبارک کرتہ اسے عطا فرما دیا اور حکم دیا کہ اسے اس کا کفن دیا جائے پھر جب آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب نے آپ کا دامن تھام لیا اور عرض گزار ہوئے کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے جو منافق ہے نیز اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے سے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اختیار دیا ہے یا مجھے خبر دی ہے یعنی فرمایا ہے کہ تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو۔ اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز نہیں بخشے گا آیت سو پھر آپ نے فرمایا کہ میں ان کے لئے ستر سے زیادہ دفعہ معافی طلب کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا، بیشک انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اور وہ نافرمانی کی حالت ہی میں مرے (آیت ٨٤)

سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ کی تفسیر

اب تمہارے حضور اللہ کی قسم کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو۔ تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑ دو، وہ تو نرے پلید ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔

عبداللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ غزوۂ تبوک میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے کہ خدا کی قسم جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے راہ ہدایت پر لگایا ہے تو سارے انعامات میں سب سے بڑا انعام مجھ پر یہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سچی بات عرض کر دی اور جھوٹ بول کر ہلاک نہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أُنْزِلَ الْوَحْيُ سَيَحْلِفُونَ بِاللهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ إِلَى الْفَاسِقِينَ.

بَابُ قَوْلِهِ وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

١٧٨٥ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ فَابْتَعَثَانِي فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَا لِي هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَا أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ.

بَابُ قَوْلِهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ.

١٧٨٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو جیسے جھوٹ بول کر دوسرے لوگ ہلاک ہو گئے تھے جبکہ یہ وحی نازل ہوئی۔ اب تمہارے حضور اللہ کی قسم کھائیں گے، جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے۔ ... (آیت ۹۵)۔

وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ کی تفسیر

اور بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا اور ملایا ایک اچھا کام اور دوسرا برا۔ قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے اور بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک رات میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے جگا کر ایک ایسے شہر کی طرف لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا ہوا تھا۔ وہاں ہمیں ایسے آدمی ملے جن کا آدھا جسم دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت تھا اور آدھا جسم بہت ہی بدصورت نظر آتا تھا۔ ان دونوں فرشتوں نے ان آدمیوں سے کہا کہ اس نہر میں داخل ہو جاؤ چنانچہ وہ، اس میں داخل ہو گئے جب وہ باہر آئے تو ان کی ساری بدصورتی دور ہو چکی تھی۔ اور ان میں سے ہر ایک کا جسم بہت ہی خوبصورت ہو چکا تھا۔ دونوں فرشتے مجھ سے کہنے لگے کہ یہ جنت عدن ہے اور یہی آپ کی رہائش ہے۔ پھر ان فرشتوں نے کہا کہ یہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا، یہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اچھے اور برے دونوں قسم کے عمل کئے تھے اور دریائے رحمت میں غوطہ دیکر اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے اور گناہوں کی بدصورتی مٹا دی ہے)

اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ کی تفسیر

نبی اور ایمان والوں کے لئے مناسب نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں۔

سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور اس وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے نبی کریم

وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے چچا! لا الٰہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں تمہارے متعلق بارگاہِ خداوندی میں کچھ عرض کر سکوں۔ اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ اے ابوطالب کیا آپ اپنے والد عبدالمطلب کے راستے سے منہ موڑ لیں گے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آپ کے لئے برابر بخشش کی دعا کرتا رہوں گا جب تک مجھے ایسا کرنے سے منع نہ فرما دیا جائے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ نبی اور ایمان والوں کے لئے مناسب نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ ان پر کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں (آیت ١١٣)

بَابُ قَوْلِهِ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ کی تفسیر

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جاتے۔ پھر ان پر رحمت سے توجہ فرمائی۔ بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔

١٧٨٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ أَحْمَدُ وَحَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ.

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، جو حضرت کعب کے نابینا ہو جانے پر ان کے صاحبزادوں میں سے راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبکہ انہوں نے تین حضرات کے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کیا تو اس کے آخر میں بتایا کہ میں عرض گزار ہوا بارگاہ رسالت میں کہ اپنی توبہ کے قبول ہونے پر اپنا تمام مال اللہ اور رسول کی راہ میں خیرات کرتا ہوں۔ اس پر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو اور ایسا کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا کی تفسیر

اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس، پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب

عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.

ربیں بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (آیت ۱۱۸)

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ غَزْوَةِ الْعُسْرَةِ وَغَزْوَةِ بَدْرٍ قَالَ فَأَجْمَعْتُ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى وَكَانَ قَلَّمَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ سَافَرَهُ إِلَّا ضُحًى وَكَانَ يَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِي وَكَلَامِ صَاحِبَيَّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرِنَا فَاجْتَنَبَ النَّاسُ كَلَامَنَا فَلَبِثْتُ كَذَلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ الْأَمْرُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونَ مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَوْبَتَنَا عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَقِيَ الثُّلُثُ الْآخِرُ مِنَ اللَّيْلِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي مَعْنِيَّةً فِي أَمْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ تِيبَ عَلَى كَعْبٍ قَالَتْ أَفَلَا أُرْسِلُ

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور یہ ان تین حضرات میں سے ایک تھے جو غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے پیچھے رہ گئے تھے اور یہ غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے سوا اور کسی غزوہ میں شریک ہونے سے محروم نہیں رہے تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ عرض کرنے کا پکا ارادہ کر لیا تھا جبکہ آپ بوقت چاشت تشریف لائے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ سفر سے آپ چاشت کے وقت واپس لوٹا کرتے تھے اور ابتدا مسجد سے کرتے کہ پہلے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمایا کرتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور میرے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے لوگوں کو منع فرما دیا اور ہم تینوں کے سوا کسی اور پیچھے رہ جانے والے کے ساتھ کلام کرنے سے منع نہیں فرمایا چنانچہ لوگ ہمارے ساتھ کلام کرنے سے اجتناب کرتے رہے۔ جب مجھے اس کس مپرسی کی حالت میں رہتے ہوئے ایک مدت گزر گئی تو مجھے یہ غم کھانے لگا کہ اگر میں اس حالت میں مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے جنازے کی نماز بھی نہیں پڑھیں گے اور خدانخواستہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو لوگوں کا ہمیشہ میرے ساتھ یہی سلوک رہے گا کہ میرے ساتھ نہ کوئی کلام کرے گا اور نہ میرے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری توبہ کی قبولیت نازل فرمائی جبکہ رات کا تہائی حصہ باقی تھا اور آپ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ افروز تھے اور حضرت ام سلمہ نے اس دوران میرے ساتھ نیکی اور احسان کا معمول بنائے رکھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ! کعب کی توبہ قبول ہو گئی ہے۔ وہ عرض گزار ہوئیں کیا میں انہیں خوشخبری

إِلَيْهِ فَأُبَشِّرُهُ قَالَ إِذًا يَحْطِمَكُمُ النَّاسُ فَيَمْنَعُونَكُمُ النَّوْمَ سَائِرَ اللَّيْلَةِ حَتَّى إِذَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ آذَنَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا وَكَانَ إِذَا اسْتَبْشَرَ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِنَ الْقَمَرِ وَكُنَّا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ خُلِّفُوا عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي قُبِلَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ اعْتَذَرُوا حِينَ أَنْزَلَ اللهُ لَنَا التَّوْبَةَ فَلَمَّا ذُكِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ وَاعْتَذَرُوا بِالْبَاطِلِ ذُكِرُوا بِشَرِّ مَا ذُكِرَ بِهِ أَحَدٌ قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ الْآيَةَ.

بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ.

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ فَوَاللهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْلَاهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا كَذِبًا وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ.

دینے کے لئے کسی کو بھیج دوں؟ فرمایا: جب لوگوں کو یہ بات معلوم ہو جائے گی تو اتنے لوگ جمع ہو جائیں گے کہ تمہیں باقی رات سونا میسر نہیں آئے گا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر ادا کر لی تو ہماری توبہ قبول ہونے کا اعلان کر دیا اور جب آپ کو خوشی پہنچتی تو آپ کا چہرہ مبارک یوں چمک اٹھتا گویا وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہم تینوں کی توبہ سب سے آخر میں قبول ہوئی کہ جو پیچھے رہ جانے والے دوسرے لوگوں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے اپنے غلط عذر پیش کر دیئے تھے لیکن وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان کا بری برائی کے ساتھ ذکر فرمایا کہ کسی اور کا ایسا نہ فرمایا ہوگا چنانچہ حق تعالیٰ سبحانہ نے فرمایا: تم سے بہانے بنائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تم فرمانا بہانے نہ بناؤ، ہم ہرگز تمہارا یقین نہیں کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ اور رسول تمہارے کام دیکھیں گے (آیت ۹۴)۔

وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کی تفسیر

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما کا بیان ہے جو حضرت کعب کو راستہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے کہ میں نے اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ اپنے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میرے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں جو سچی بات کہنے پر اس درجہ نوازا گیا ہو جتنا اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا تھا۔ چنانچہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور صحیح صورت حال عرض کی اس وقت سے آج تک جھوٹ بولنے کا خیال کبھی میرے گوشۂ ذہن میں بھی نہیں آیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اس سلسلے میں یہ وحی نازل فرمائی۔ بے شک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین و انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا... اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ (آیت ۱۱۷ تا ۱۱۹)۔

بَابُ قَوْلِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ مِّنَ الرَّأْفَةِ۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ کی تفسیر

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال شفیق مہربان۔ رؤف، رأفت سے ہے یعنی مہربان

ف: یہ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد کے اندر حدیث ۹۵ کے اندر تفصیلاً اور حدیث ۱۰۹۱ کے اندر مجملاً مذکور ہے۔ تدوینِ قرآن کی بابت اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں ڈالی اور انہوں نے جنگِ یمامہ کے بعد خلیفۂ رسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دلائل کے ذریعے قائل کیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کام کی اہمیت و افادیت کا قائل کر کے تدوینِ قرآن مجید پر مامور فرمایا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں یہ کام نہیں کروایا تھا۔ اس کے باوجود صحابہ کرام نے یہ کام کیا اور دینی ضرورت شمار کر کے کیا۔

جو کام عہدِ رسالت میں نہ ہوئے اور آج مسلمان انہیں دینی کام سمجھ کر کریں تو دورِ حاضر کے اسلام کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو انہیں بدعتی قرار دے کر ایسے جیتے جاگتے ہوئے مسلمانوں کو جہنم میں دھکیل دیتا ہے اور ازراہِ شفقت اس کے اوپر کتنی ہی نامعلوم باتوں اور فتووں کا بوجھ لاد دیتا ہے۔ ان میں سے جو حضرات زیادہ زیرک رہتے ہیں وہ قرونِ ثلاثہ تک کی چھوٹ دے دیتے ہیں۔ یعنی عہدِ رسالت، عہدِ صحابہ کرام اور عہدِ تابعین عظام کے بعد اگر کوئی دینی کام ایجاد ہو جائے تو اسے ضرور بدعت قرار دیتے ہیں اور ان کے کرنے والوں کو بدعتی اور جہنمی ٹھہرانے میں سارا طاقت ہی خاص لطف و لذت محسوس کرتے ہیں حالانکہ قرونِ ثلاثہ تو بعث مقدر کی بات ہے، ان حضرات کا ذوق تو انگریز بہادر نے گزشتہ صدی میں اپنی ضرورت کے لیے پیدا فرمایا تھا اور ان سرپرستوں کے بہت بڑے بڑے بزرگوں سے قریب قریب اور افتراق بین المسلمین کا کام لیا تھا اور ساتھ ہی ہر ایک کے سر پر نیا خود ساختہ تاج بھی سجایا تھا۔

ملتِ اسلامیہ کو بے پناہ نقصان پہنچانے والے اپنے اور اپنے بزرگوں کے تمام تر سیاہ کارناموں کے باوجود یہ حضرات خود کو بدعتی یا غلط کار ہرگز نہیں مانتے بلکہ یہ باور کرانے میں کوشاں رہتے ہیں کہ انہیں خدائی فوجدار سا مانا جائے جن کو پروردگارِ عالم نے دنیا سے شرک و بدعت کو مٹانے کی خاطر پیدا فرمایا ہے اور یہ مہربان اپنے روزِ پیدائش سے آج تک اہلِ مسلمانوں پر تبرا نیلام کرتے آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت فرمائے آمین۔

١٧٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الْوَحْيَ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِّنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنْ

ابن سباق سے حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یمامہ والوں سے مسلمان جنگ آزمائی کر رہے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق نے مجھے طلب فرمایا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت عمر بھی موجود تھے۔ پس حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگِ یمامہ شدت اختیار کر گئی ہے۔ لہٰذا مجھے یہ خدشہ لاحق ہو گیا ہے کہ مختلف مقامات پر کہیں قاری حضرات شہید نہ ہو جائیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو قرآن کریم کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے

تَجْمَعُوهُ وَإِنِّي لَأَرَى أَنْ تَجْمَعَ الْقُرْآنَ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ
هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِيهِ حَتَّى
شَرَحَ اللَّهُ لِذَلِكَ صَدْرِي وَرَأَيْتُ الَّذِي رَأَى
عُمَرُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعُمَرُ عِنْدَهُ
جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ
عَاقِلٌ وَلَا نَتَّهِمُكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ
فَاجْمَعْهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ
الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ
جَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ
يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو
بَكْرٍ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ أَزَلْ أُرَاجِعُهُ حَتَّى شَرَحَ
اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ
وَعُمَرَ فَقُمْتُ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ
الرِّقَاعِ وَالْأَكْتَافِ وَالْعُسُبِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ
حَتَّى وَجَدْتُ مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ
خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ
غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ
عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ إِلَى آخِرِهِمَا وَ
كَانَتِ الصُّحُفُ الَّتِي جُمِعَ فِيهَا الْقُرْآنُ عِنْدَ أَبِي
بَكْرٍ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتَّى
تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ تَابَعَهُ
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَاللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ
وَقَالَ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ
[illegible] إِبْرَاهِيمَ

گا۔ لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع
کروا لیں۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ اس بارے میں نے حضرت
عمر کو جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا؟ حضرت عمر نے کہا کہ
خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ پس حضرت عمر مجھے اپنے ساتھ
متفق کرنے پر برابر زور لگاتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمر
کی رائے سے متفق ہو گیا۔ حضرت زید بن ثابت فرماتے
ہیں کہ حضرت عمر اس دوران میں ان کے پاس چپ چاپ
بیٹھے رہے۔ حضرت ابو بکر نے (مجھ سے) فرمایا کہ تم نوجوان اور
عقلمند آدمی ہو نیز تمہارے اوپر ہمیں اعتماد بھی بہت ہے کیونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی ہوتی تو تم ہی اسے لکھا کرتے تھے لہٰذا
قرآن کریم کو جمع کرنے کا کام انجام دو۔ خدا کی قسم اگر ایک پہاڑ کو دوسرے
کی جگہ منتقل کرنے کا مجھے حکم دیا جاتا تو قرآن کریم کو جمع کرنے سے وہ کام مجھے
پر بھاری نہ ہوتا۔ میں نے کہا کہ آپ دونوں حضرات وہ کام کیوں کرتے
ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ اس پر حضرت ابو بکر نے
فرمایا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ پس برابر میں انہیں اپنے ساتھ
متفق کرنے پر زور لگاتا رہا یہاں تک کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرا
سینہ بھی اسی طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے
سینے کھول دیئے تھے۔ پس میں اس کام کے لئے کمر ہمت باندھ کر کھڑا ہو گیا
اور قرآن مجید کی تلاش شروع کر دی۔ پس اسے رقعوں، کھال، کھجور کی شاخ
کے چھلکے، اور لوگوں کے سینوں سے لے کر جمع کیا۔ یہاں تک کہ مجھے
سورۂ توبہ کی دو آیتیں حضرت خزیمہ انصاری سے ملیں اور ان
کے علاوہ اور کسی کے پاس وہ نہیں، یعنی لقد جاءکم رسول من
انفسکم سے آخری سورت تک (آیت ۱۲۸، ۱۲۹) چنانچہ قرآن کریم
کا جمع کردہ نسخہ حضرت ابو بکر کے پاس رہا یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی
پھر حضرت عمر کے پاس رہا یہاں تک کہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا
لیا پھر حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس رہا۔ (۱) عثمان بن عمر و لیث،
یونس، ابن شہاب (۲) لیث، عبد الرحمن بن خالد، ابن شہاب۔ حضرت خزیمہ

المتقعر.

١٧٩١ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالْيَهُوْدُ تَصُوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ ظَهَرَ فِيْهِ مُوْسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهٖ أَنْتُمْ أَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْهُمْ فَصُوْمُوْا.

عبرت ہو جائے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو یہود عاشورے کا روزہ رکھتے تھے۔ وہ کہتے کہ اس روز حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ ہوا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کی خوشی منانے کے ان کی نسبت تم زیادہ حقدار ہو، لہٰذا تم روزہ رکھا کرو۔

سُوْرَةُ هُوْدٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ أَبُوْ مَيْسَرَةَ الْأَوَّاهُ الرَّحِيْمُ بِالْحَبَشَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ الرَّأْيِ مَا ظَهَرَ لَنَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْجُوْدِيُّ جَبَلٌ بِالْجَزِيْرَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيْمُ يَسْتَهْزِئُوْنَ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَقْلِعِيْ أَمْسِكِيْ عَصِيْبٌ شَدِيْدٌ لَا جَرَمَ بَلٰى وَفَارَ التَّنُّوْرُ نَبَعَ الْمَآءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَجْهُ الْأَرْضِ.

سورۂ ہود

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

ابو میسرہ کا قول ہے کہ الاواہ حبشی زبان میں رحیم کو کہتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ بادی الرای بظاہر جو ہم پر ظاہر ہوا۔ مجاہد کا قول ہے الجودی جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ حسن کا قول ہے انک لانت الحلیم ... یہ کفار بطور مذاق کہتے تھے۔ ابن عباس کا قول ہے اقلعی ٹھہر جا۔ روک لے۔ عصیب شدید، سخت۔ لاجرم کیوں نہیں۔ وفار التنور پانی جوش مارنے لگا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ تنور سے سطح زمین مراد ہے۔

بَابٌ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ أَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ إِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وَقَالَ غَيْرُهٗ وَحَاقَ نَزَلَ يَحِيْقُ يَنْزِلُ يَئُوْسٌ فَعُوْلٌ مِنْ يَئِسْتُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَبْتَئِسْ تَحْزَنْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ شَكٌّ وَامْتِرَآءٌ فِي الْحَقِّ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ مِنَ اللّٰهِ إِنِ اسْتَطَاعُوْا.

الا انہم یثنون صدورہم کی تفسیر

سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں، سنو جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے، بیشک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے (آیت ۵)۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ حاق اترا، یحیق اترتا ہے۔ یئوس فعول ... کے معنی پر ناامید ہوتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ تبتئس غم کھا، یثنون صدورہم سینوں کو دوہرا کرنا چھپانے کی غرض سے لیستخفوا منہ۔

١٧٩٢ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ

محمد بن عباد بن جعفر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونِي صُدُورُهُمْ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ أُنَاسٌ كَانُوا يَسْتَحْيُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ وَأَنْ يُجَامِعُوا نِسَاءَهُمْ فَيُفْضُوا إِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَ ذَلِكَ فِيهِمْ

رضی اللہ عنہما کو اَلَا اِنَّھُمْ یَثْنُوْنِیْ صُدُوْرُھُمْ ... پڑھتے ہوئے سنا تو اس کے بارے میں ان سے دریافت کیا۔ پس انہوں نے فرمایا کہ کچھ لوگ تنہائی میں بھی ننگے آسمان کے نیچے قضائے حاجت سے فارغ ہونے اور اپنی بیویوں سے مجامعت کرتے ہوئے شرماتے تھے، جس کے باعث آسمان کی طرف سے جھک کر پردہ کر لیتے تھے۔ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونِي صُدُورُهُمْ قُلْتُ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ مَا يَثْنُونِي صُدُورُهُمْ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ فَيَسْتَحِي أَوْ يَتَخَلَّى فَيَسْتَحِي فَنَزَلَتْ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونِي صُدُورَهُمْ.

محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اَلَا اِنَّھُمْ یَثْنُوْنِیْ صُدُوْرُھُمْ ..... کی تلاوت کی تو میں نے دریافت کیا کہ اے ابو العباس! اپنے سینوں کو دوہرا کرنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنی عورتوں سے مجامعت کرنے وقت اور رفع حاجت کے وقت (اپنے پردہ کھلنے سے) شرماتے تھے، اس پر یہ آیت اتری: سنو وہ جو اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں (آیت ۵)۔

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْتَغْشُونَ يُغَطُّونَ رُءُوسَهُمْ سِيءَ بِهِمْ سَاءَ ظَنُّهُ بِقَوْمِهِ وَضَاقَ بِهِمْ بِأَضْيَافِهِ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ بِسَوَادٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ أُنِيبُ أَرْجِعُ.

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کو یوں پڑھا: یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْہُ اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ

حضرت ابن عباس سے دوسرے حضرات نے نقل کیا کہ یَسْتَغْشُوْنَ اپنے سروں کو ڈھکا لیتے ہیں۔ سِیْٓءَ بِھِمْ ان سے بدگمان ہوا یعنی اپنی قوم سے۔ وَضَاقَ بِھِمْ اپنے مہمانوں سے۔ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ رات کی تاریکی میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ اُنِیْبُ سے مراد ہے رجوع کرتا ہوں۔

بَابُ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ.

وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ کی تفسیر

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَدُ اللَّهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو میری راہ میں مال خرچ کر، میں تجھے مال دوں گا۔ اور فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں، رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتے۔ فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے جب سے آسمان اور زمین کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے خرچ کر دیا لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی اور اس وقت اس کا

هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ وَاحِدُ الْأَشْهَادِ شَاهِدٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَأَصْحَابٍ.

١٧٩٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهِشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ يَطُوفُ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوٰى فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُدْنَى الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهِ وَقَالَ هِشَامٌ يَدْنُو الْمُؤْمِنُ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا يَقُولُ أَعْرِفُ يَقُولُ رَبِّ أَعْرِفُ مَرَّتَيْنِ فَيَقُولُ سَتَرْتُهَا فِي الدُّنْيَا وَأَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ تُطْوٰى صَحِيفَةُ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْآخَرُونَ أَوِ الْكُفَّارُ فَيُنَادٰى عَلٰى رُءُوسِ الْأَشْهَادِ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰى رَبِّهِمْ وَقَالَ شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ.

بَابٌ قَوْلِهِ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ

إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ الْعَوْنُ الْمُعِينُ رَفَدْتُهُ أَعَنْتُهُ تَرْكَنُوا تَمِيلُوا فَلَوْلَا كَانَ فَهَلَّا كَانَ أُتْرِفُوا أُهْلِكُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ شَدِيدٌ وَصَوْتٌ ضَعِيفٌ.

١٧٩٧- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

اور گواہ کہیں گے کہ یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ ارے ظالموں پر خدا کی لعنت (آیت ۱۸) اَلْاَشْہَادُ اسی طرح شَاہِدٌ کی جمع ہے جیسے صَاحِبٌ سے اَصْحَابٌ ہے۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما طواف کر رہے تھے تو ایک آدمی نے مخاطب ہو کر دریافت کیا۔ اے ابن عمر کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے اندر کچھ سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ روز قیامت کے دن اہل ایمان کو ان کے رب سے بالکل نزدیک کر دیا جائے گا۔ ہشام کا بیان ہے کہ مومن اپنے رب سے اتنے نزدیک ہو جائیں گے کہ وہ ان کے کندھوں پر اپنا دست قدرت رکھے گا تو وہ اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے فرمائے گا کیا تو فلاں گناہ کا اعتراف کرتا ہے؟ آدمی دو مرتبہ کہے گا میں اعتراف کرتا ہوں۔ پس فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں اُن کی پردہ پوشی کی اور آج انہیں معاف کر دیتا ہوں، پھر اس کی نیکیوں کی کتاب بند کر دی جائے گی اور دوسرے لوگ جو کافر ہیں اُن سے علی الاعلان کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ شیبان، قتادہ، صفوان نے بھی اس کی روایت کی ہے۔

وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ کی تفسیر

اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستی والوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر، بے شک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔

اَلرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ سے مراد ہے مدد جو کی گئی۔ رَفَدْتُهٗ ... میں نے اس کی مدد کی۔ تَرْكَنُوْا تم مائل ہو جاؤ۔ فَلَوْلَا كَانَ ... تم کیوں نہ ہوئے۔ اُتْرِفُوْا ہلاک کر دیئے گئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ زَفِيْرٌ سخت آواز اور شَهِيْقٌ ہلکی آواز کو کہتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے لیکن جب اسے پکڑتا تو پھر چھوڑتا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ.

بَابٌ قَوْلِهِ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ وَزُلَفًا سَاعَاتٍ وَمِنْهُ سُمِّيَتِ الْمُزْدَلِفَةُ الزُّلَفُ مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ وَأَمَّا زُلْفَى فَمَصْدَرٌ مِنَ الْقُرْبَى إِزْدَلَفُوا اجْتَمَعُوا أَزْلَفْنَا جَمَعْنَا.

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ قَالَ الرَّجُلُ أَلِيَ هَذِهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي.

سُوْرَةُ يُوْسُفَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ فُضَيْلٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتَّكَأً الْأُتْرُجُّ قَالَ فُضَيْلٌ الْأُتْرُجُّ بِالْحَبَشِيَّةِ مُتْكًا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُتْكًا كُلُّ شَيْءٍ قُطِعَ بِالسِّكِّينِ وَقَالَ قَتَادَةُ لَذُو عِلْمٍ عَامِلٌ بِمَا عَلِمَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ صُوَاعٌ مَكُّوكُ الْفَارِسِيِّ الَّذِي يَلْتَقِي

نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستی والوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر۔ بے شک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے (آیت ۱۰۲)۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّھَارِ کی تفسیر

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ زُلَفًا گھڑیاں، ساعتیں۔ المزدلفہ بھی اسی سے بنا ہے۔ الزُّلَف سے ایک منزل کے بعد دوسری اور زُلْفٰی مصدر ہے جیسے اَلْقُرْبٰی اور اِزْدَلَفُوْا سے مراد ہے جمع ہوئے اَزْلَفْنَا ہم نے جمع کئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے ایک پرائی عورت کو بوسہ دیا اور غلطی کا احساس ہونے پر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کر دیا۔ پس اس بارے میں یہ آیت نازل ہو گئی۔ اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے (آیت ۱۱۴)۔ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ کیا یہ حکم صرف میرے لئے ہے؟ فرمایا میرے ہر ایسے امتی کے لئے ہے۔

سورۂ یوسف

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

فضیل نے حصین سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی کہ مُتَّکَأً سے مراد لیموں ہے۔ فضیل کا قول ہے کہ لیموں کو حبشہ کی زبان میں مُتْکًا کہتے ہیں۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کی معرفت مجاہد کا قول سنا کہ مُتْکًا ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو چھری سے کاٹی جائے۔ قتادہ کا قول ہے کہ لَذُوْ عِلْمٍ عالم با عمل کو کہتے ہیں۔ ابن جبیر کا قول ہے کہ صُوَاعٌ کو فارسی میں مکوک کہتے ہیں جس سے بھی لوگ پانی وغیرہ پیتے ہیں،

بَابُ (۲۵) قَوْلِهٖ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ

۱۷۹۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْكَرِيْمُ بْنُ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ کی تفسیر

اللہ تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی (آیت ۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معزز بن معزز بن معزز بن معزز تو حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہم الصلوات والتسلیمات ہیں۔

بَابُ (۲۶) قَوْلِهٖ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ.

۱۸۰۰ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ قَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا تَابَعَهٗ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ.

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ کی تفسیر

بیشک یوسف اور اسکے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے عزت دار کون شخص ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت دار وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو لوگوں میں سب سے معزز حضرت یوسف ہیں، جو خود نبی اللہ، نبی اللہ کے بیٹے، نبی اللہ کے پوتے اور خلیل اللہ کے پڑپوتے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس بارے میں بھی نہیں پوچھتے۔ فرمایا کیا تم عرب کے خاندانوں کے بارے میں پوچھتے ہو؟ کہنے لگے ہاں۔ فرمایا تو جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ ابو اسامہ نے بھی عبیداللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

بَابُ (۲۷) قَوْلِهٖ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا سَوَّلَتْ زَيَّنَتْ.

۱۸۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ کی تفسیر

بلکہ تمہارے دلوں نے ایک بات تمہارے واسطے بنائی ہے۔ سَوَّلَتْ بمعنی سنوار لی۔

زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے سنا جبکہ ان پر بہتان لگانے والوں نے بہتان لگایا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کا پاک دامن ہونا ظاہر فرمایا۔ ان چاروں حضرات نے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان فرمایا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اس گناہ سے بری

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اَبْطَؤُا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْلَامِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ قَالَ اللّٰهُ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ قَالَ اللّٰهُ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ۔

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مانی اور اسلام لانے میں دیر کی تو آپ نے ان کے حق میں بددعا کی۔ اے اللہ! میری حمایت میں ان پر ایسا طویل قحط بھیج جیسا حضرت یوسف کے زمانہ میں سات سال قحط پڑا تھا۔ پھر قریش کو ایسے قحط سالی نے آ لیا کہ سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا اور بھوک کے مارے ہڈیاں تک کھانے لگے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ جب ان میں سے کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے فضا میں دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا" (سورۃ الدخان، آیت ١٠) نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "ہم کچھ دنوں کو عذاب کھول دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے" (سورۃ الدخان، آیت ١٥)۔ (مذکورہ عذاب کیونکہ ظاہر ہو گیا) تو کیا قیامت میں ان سے عذاب ہٹایا نہیں جائے گا؟

بَابُ قَوْلِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ

ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ وَحَاشَ وَحَاشٰى تَنْزِيْهٌ وَّاسْتِثْنَآءٌ حَصْحَصَ وَضَحَ۔

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ کی تفسیر

تو جب اس کے پاس ایلچی آیا کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس جا، پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے، بیشک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے۔ بادشاہ نے کہا اے عورتو! تمہارا کیا کام تھا جب تم نے یوسف کا جی لبھانا چاہا، بولیں اللہ کو پاکی ہے! حَاشَ اور حَاشٰی تنزیہ اور استثناء کے لئے آتے ہیں۔ حَصْحَصَ واضح ہو گیا، ظاہر ہو گیا۔

١٨٠٥۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ تَلِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَّلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لَهٗ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ

سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ انہوں نے (قوم کے سلوک سے تنگ آ کر) اللہ کی زبردست پناہ پکڑی تھی اور اگر میں اتنے دنوں تک قید میں رہتا جتنے دنوں حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت ہم اطمینان حاصل کرنے کے زیادہ حقدار ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کی کیوں نہیں، مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آ جائے (سورۃ البقرۃ، آیت ٢٦٠)۔

بَابُ قَوْلِهٖ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ

حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ کی تفسیر

١٨٠٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ

مِنْهُ قِيلَ الْمُعَقِّبُ يُقَالُ عَقَّبْتُ فِي إِثْرِهِ الْمِحَالُ الْعُقُوبَةُ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَقْبِضَ عَلَى الْمَاءِ رَابِيًا مِنْ رَبَا يَرْبُو أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ الْمَتَاعُ مَا تَمَتَّعْتَ بِهِ جُفَاءً أَجْفَأَتِ الْقِدْرُ إِذَا غَلَتْ فَعَلَاهَا الزَّبَدُ ثُمَّ تَسْكُنُ فَيَذْهَبُ الزَّبَدُ بِلَا مَنْفَعَةٍ فَكَذَلِكَ يُمَيِّزُ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ الْمِهَادُ الْفِرَاشُ يَدْرَءُونَ يَدْفَعُونَ دَرَأْتُهُ دَفَعْتُهُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَيْ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَإِلَيْهِ مَتَابِ تَوْبَتِي أَفَلَمْ يَيْأَسْ لَمْ يَتَبَيَّنْ قَارِعَةٌ دَاهِيَةٌ فَأَمْلَيْتُ أَطَلْتُ مِنَ الْمَلِيِّ وَالْمِلَاوَةِ وَمِنْهُ مَلِيًّا وَيُقَالُ لِلْوَاسِعِ الطَّوِيلِ مِنَ الْأَرْضِ مَلًى مِنَ الْأَرْضِ وَأَشَقُّ أَشَدُّ مِنَ الْمَشَقَّةِ مُعَقِّبٌ مُغَيِّرٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُتَجَاوِرَاتٌ طَيِّبُهَا وَخَبِيثُهَا السِّبَاخُ صِنْوَانٌ النَّخْلَتَانِ أَوْ أَكْثَرُ فِي أَصْلٍ وَاحِدٍ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ وَحْدَهَا بِمَاءٍ وَاحِدٍ كَصَالِحِ بَنِي آدَمَ وَخَبِيثِهِمْ أَبُوهُمْ وَاحِدٌ السَّحَابُ الثِّقَالُ الَّذِي فِيهِ الْمَاءُ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ يَدْعُو الْمَاءَ بِلِسَانِهِ وَيُشِيرُ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَلَا يَأْتِيهِ أَبَدًا سَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا تَمْلَأُ بَطْنَ وَادٍ زَبَدًا رَابِيًا زَبَدُ السَّيْلِ خَبَثُ الْحَدِيدِ وَالْحِلْيَةِ.

بَابٌ (٢٣١) قَوْلِهِ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ غِيضَ نُقِصَ.

١٨٠٨- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ

اس کے پیچھے آیا۔ مِحَال: عذاب، سزا جیسے پانی لینے کے لئے ہاتھ بڑھانا۔ رَابِیًا یہ رَبَا یَرْبُو سے بنا ہے یعنی بڑھنے والا۔ مَتَاع جس سے تو فائدہ حاصل کرے۔ جُفَاءً جھاگ جو ہانڈی کے جوش مارنے پر ابھر آجاتے ہیں اور سرد ہونے پر بیٹھ جاتے ہیں چونکہ یہ بیکار چیز ہے اسی طرح حق و باطل میں تمیز کر دی جاتی ہے۔ اَلْمِهَاد بچھونا، بستر۔ یَدْرَءُوْنَ وہ ہٹاتے ہیں یہ دَرَأْتُهُ سے بنا ہے یعنی میں نے اسے ہٹایا۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ یعنی فرشتے ان کو سلام کرتے ہیں۔ اِلَیْهِ مَتَاب میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اَفَلَمْ یَیْأَسْ کیا وہ مایوس نہ ہوئے کیا ان پر ظاہر نہ ہوا۔ قَارِعَة دل ہلا دینے والی۔ فَاَمْلَیْتُ میں نے مہلت دی۔ یہ مَلِیّ اور مَلَاوَة سے بنا ہے اور مَلِیًّا بھی اسی سے ہے چنانچہ لمبی چوڑی زمین کو مَلًا مِّنَ الْاَرْضِ کہتے ہیں۔ اَشَقّ سخت، مشقت۔ مُعَقِّب بدلنے والا۔ مجاہد کا قول ہے کہ مُتَجٰوِرٰتٌ قابلِ کاشت زمین اور بنجر زمین۔ صِنْوَانٌ سے مراد ہے دو درخت۔ غَیْرُ صِنْوَانٍ وہ درخت جو اکیلے اکیلے ہوں، چنانچہ ہر قسم کے درخت ایک ہی پانی سے پلتے ہیں اسی طرح سارے نیک اور بد انسانوں کا باپ ایک ہے۔ اَلسَّحَابُ الثِّقَالُ ... پانی سے بھرے ہوئے بادل۔ کَبَاسِطِ کَفَّیْهِ زبان سے پانی مانگنا اور لینے کے لئے ہاتھ بڑھانا لیکن کبھی کچھ نہ پاتا۔ سَالَتْ اَوْدِیَةٌ بِقَدَرِهَا ... نالوں میں اندازے سے پانی بہتا ہے۔ زَبَدًا رَّابِیًا ابھرے ہوئے جھاگ۔ زَبَدُ السَّیْلِ لوہے یا زیورات کی میل۔

اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کی تفسیر

اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے اور پیٹ جو گھٹتے بڑھتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غیب کی کنجیاں پانچ چیزیں ہیں جنہیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی (۱) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا (۲) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحموں میں کیا ہے۔ (۳) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی (۴) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ فلاں آدمی کس جگہ مرے گا۔

إِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللّٰهُ.

(۵) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

سُوْرَةُ إِبْرَاهِيمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَادٍ دَاعٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَدِيدٌ قَيْحٌ وَدَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَيَادِيَ اللّٰهِ عِنْدَكُمْ وَأَيَّامَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ رَغِبْتُمْ إِلَيْهِ فِيهِ يَبْغُونَهَا عِوَجًا يَلْتَمِسُونَ لَهَا عِوَجًا وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ أَعْلَمَكُمْ آذَنَكُمْ رَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ هٰذَا مَثَلٌ كَفُّوا عَمَّا أُمِرُوا بِهِ مَقَامِي حَيْثُ يُقِيمُهُ اللّٰهُ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ قُدَّامِهِ لَكُمْ تَبَعًا وَاحِدُهَا تَابِعٌ مِثْلُ غَيَبٍ وَغَائِبٍ بِمُصْرِخِكُمْ اسْتَصْرَخَنِي اسْتَغَاثَنِي يَسْتَصْرِخُهُ مِنَ الصُّرَاخِ وَلَا خِلَالَ مَصْدَرُ خَالَلْتُهُ خِلَالًا وَيَجُوزُ أَيْضًا جَمْعُ خُلَّةٍ وَخِلَالٍ اجْتُثَّتْ اسْتُؤْصِلَتْ.

سورۂ ابراہیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ ھَادٍ ہدایت کی طرف بلانے والا۔ مجاہد کا قول ہے کہ صَدِیْدٌ کا معنی خون اور پیپ ہے۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ اُذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ جو نعمتیں تمہارے پاس ہیں، انہیں اور ان کے دنوں کو یاد کرو۔ مجاہد کا قول ہے کہ مِنْ کُلِّ مَا سَأَلْتُمُوْہُ ... جن چیزوں کی طرف تم رغبت کرتے ہو۔ یَبْغُوْنَہَا عِوَجًا ... کجی کی تلاش کرتے ہو۔ وَاِذْ تَأَذَّنَ رَبُّکُمْ ... تمہارے رب نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا۔ رَدُّوْا اَیْدِیَہُمْ فِیْ اَفْوَاہِہِمْ۔ ... نافرمانی کرنے والوں کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا۔ مِنْ وَّرَائِہٖ سامنے سے۔ تَبَعًا اس کا واحد تابع ہے جیسے غیب سے غائب۔ بِمُصْرِخِکُمْ اس سے اِسْتَصْرَخَنِیْ اس نے میری فریاد کی۔ یَسْتَصْرِخُہٗ ہے۔ الصُّرَاخِ سے ہے۔ وَلَا خِلَالٌ یہ مصدر ہے خَالَلْتُہٗ کا یعنی خِلَالًا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ جمع خُلَّۃٌ اور خِلَالٌ کی ہے۔ اُجْتُثَّتْ جڑ سے اکھاڑا ہوا۔

بَابُ قَوْلِهِ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ.

کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُہَا کی تفسیر

جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے (آیت ۱۴، ۲۵)۔

۱۸۰۹۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا وَلَا وَلَا وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان مرد جیسی ہو، اس کے پتے بھی نہ جھڑتے ہوں اور ہمیشہ اپنا پھل دیتا رہتا ہو۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن جب میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر جیسی ہستیاں بھی خاموش ہیں تو مجھے اپنا بولنا پسند دیا۔ جب کسی نے کوئی جواب دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا

أتكلم فلما لم يتكلموا سنًا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هي النخلة فلما قمنا قلت لعمر يا أبتاه والله لقد كان وقع في نفسي أنها النخلة فقال ما منعك أن تكلم قال لم أركم تكلمون فكرهت أن أتكلم أو أقول شيئا قال عمر لأن تكون قلتها أحب إلي من كذا وكذا.

کہ وہ کھجور کا درخت ہے جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ گئے تو میں نے حضرت عمر سے کہا ابا جان! اللہ کی قسم میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں بولنے سے پھر کس چیز نے روکا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے جب آپ حضرات کو چپ ہوتے ہوئے دیکھا تو (ادب کے باعث) میں نے بولنا پسند نہ کیا۔ لہذا کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ اگر تم یہ جواب دیتے تو مجھے فلاں فلاں خوشیوں سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

باب ۳۳ قوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت.

یثبت اللہ الذین آمنوا کی تفسیر

اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر۔

۱۸۱۰- حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة قال أخبرني علقمة بن مرثد قال سمعت سعد بن عبيدة عن البراء بن عازب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المسلم إذا سئل في القبر يشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله فذلك قوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة.

سعد بن عبیدہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مرد سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں یہی وہ بات ہے جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں (آیت ۲۷)۔

باب ۳۴ قوله ألم تر إلى الذين بدلوا نعمة الله كفرا ألم تعلم كقوله ألم تر كيف ألم تر إلى الذين خرجوا البوار الهلاك بار يبور بورا قوما بورا هالكين.

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی۔ اس الم تر کا وہی مطلب ہے جو الم تعلم۔ الم تر کیف فعل۔ الم تر الی الذین خرجوا۔ میں ہے۔ البوار کا مطلب ہلاکت ہے یہ بار یبور بوراً سے ہے۔ قوماً بوراً ہلاک ہونے والے لوگ۔

۱۸۱۱- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن عمرو عن عطاء سمع ابن عباس ألم تر إلى الذين بدلوا نعمة الله كفرا قال هم كفار أهل مكة.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ۔ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی (آیت ۲۸) وہ مکہ مکرمہ والے کافر ہیں۔

سورة الحجر

بسم الله الرحمن الرحيم

سورۃ الحجر

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ
الْحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللّٰهِ وَعَلَيْهِ طَرِيقُهُ لَبِإِمَامٍ
مُبِينٍ عَلَى الطَّرِيقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ أَنْكَرَهُمْ
لُوطٌ وَقَالَ غَيْرُهُ كِتَابٌ مَعْلُومٌ أَجَلٌ
لَوْمَا تَأْتِينَا هَلَّا تَأْتِينَا شِيَعٌ أُمَمٌ وَ
لِلْأَوْلِيَاءِ أَيْضًا شِيَعٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يُهْرَعُونَ مُسْرِعِينَ لِلْمُتَوَسِّمِينَ لِلنَّاظِرِينَ
سُكِّرَتْ غُشِّيَتْ بُرُوجًا مَنَازِلَ الشَّمْسِ وَ
الْقَمَرِ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقَحَةً حَمَإٍ جَمَاعَةُ
حَمْأَةٍ وَهُوَ الطِّينُ الْمُتَغَيِّرُ وَالْمَسْنُونُ
الْمَصْبُوبُ تَوْجَلْ تَخَفْ دَابِرَ آخِرَ لَبِإِمَامٍ
مُبِينٍ الْإِمَامُ كُلُّ مَا ائْتَمَمْتَ وَاهْتَدَيْتَ بِهِ
الصَّيْحَةُ الْهَلَكَةُ

مجاہد کا قول ہے کہ صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ سے وہ
حق راستہ مراد ہے جو سیدھا اللہ کی طرف جاتا ہے۔ لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ
رستے پر۔ ابن عباس کا قول ہے لَعَمْرُکَ تمہاری عمر کی قسم۔ قَوْمٌ
مُّنْکَرُوْنَ انہیں اجنبی جانا حضرت لوط نے۔ دوسرے حضرت کا
قول ہے کہ کِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ مقررہ وقت۔ لَوْمَا تَاْتِیْنَا...
ہمارے پاس کیوں نہیں لاتا۔ شِیَعٌ امتیں اور کبھی اس
سے دوست مراد لیتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یُھْرَعُوْنَ
جلدی کرنے والے۔ لِلْمُتَوَسِّمِیْنَ دیکھنے والوں کے لئے۔
سُکِّرَتْ ڈھانپ دی گئیں۔ بُرُوْجًا سورج اور چاند کی
منزلیں۔ لَوَاقِحَ اور مَلَاقِحَ سے مراد ہے حمل کی جگہ۔
حَمَاٍ یہ حَمَاَۃٌ کی جمع ہے یعنی کیچڑ۔ مَسْنُوْنٍ سیاہ۔ تَوْجَلْ
ڈر۔ دَابِرَ آخرہ۔ لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ .. ہر وہ چیز جس
کی اقتدا کی جائے اور راہ راست دکھائے۔ اَلصَّیْحَۃُ
ہلاکت تباہی۔

بَابُ قَوْلِهِ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ
فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ

١٨١٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ
بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى
صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ
ذٰلِكَ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ
رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ
فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ
هٰكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ
وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ الْيُمْنَى نَصَبَهَا
بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ
الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَيُحْرِقَهُ

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَہٗ شِہَابٌ مُّبِیْنٌ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ آسمانی فرشتوں
کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ عاجزی کی وجہ سے اپنے پروں کو مارنے
لگتے ہیں جیسے زنجیر کو صاف پتھر پر مارا جائے۔ علی بن مدینی کا بیان ہے کہ
سفیان بن عیینہ کے سوا اور راویوں نے صَفْوَانٍ کہا ہے۔ پھر
اللہ تعالیٰ اس حکم کو نافذ فرماتا ہے جب ان کے دلوں سے کچھ خوف دور
ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟
جواب دیتے ہیں کہ جو کچھ اس نے فرمایا وہ حق ہے اور وہی بلند و برتر ہے
پھر بات چرانے والے شیطان چوری چھپے سننے کی کوشش کرتے ہیں اور چوری
چھپے سننے والے شیطان یوں اوپر نیچے رہتے ہیں چنانچہ سفیان نے
اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کر اور نیچے اوپر کر کے دکھایا۔ چنانچہ
بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ سننے والے شیطان کو چنگاری جا لگتی
ہے اور وہ جل جاتا ہے اس سے پہلے کہ وہ بات کو نیچے والے ساتھی

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ وَهُوَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ قَالَتْ قُلْتُ أَكُذِبُوا أَمْ كُذِّبُوا قَالَتْ عَائِشَةُ كُذِّبُوا قُلْتُ فَقَدِ اسْتَيْقَنُوا أَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوهُمْ فَمَا هُوَ بِالظَّنِّ قَالَتْ أَجَلْ لَعَمْرِي لَقَدِ اسْتَيْقَنُوا بِذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهَا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا قُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الْآيَةُ قَالَتْ هُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِينَ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوهُمْ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَأْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنَّتِ الرُّسُلُ أَنَّ أَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ عِنْدَ ذٰلِكَ.

۱۰۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ فَقُلْتُ لَعَلَّهَا كُذِبُوا مُخَفَّفَةً قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ مَثَلُ الْمُشْرِكِ الَّذِي عَبَدَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا غَيْرَهُ كَمَثَلِ الْعَطْشَانِ الَّذِي يَنْظُرُ إِلٰى خَيَالِهِ فِي الْمَاءِ مِنْ بَعِيدٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَنَاوَلَهُ وَلَا يَقْدِرُ وَقَالَ غَيْرُهُ سَخَّرَ ذَلَّلَ مُتَجَاوِرَاتٌ مُتَدَانِيَاتٌ الْمَثُلَاتُ وَاحِدُهَا مَثُلَةٌ وَهِيَ الْأَشْبَاهُ وَالْأَمْثَالُ وَقَالَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا بِمِقْدَارٍ بِقَدَرٍ مُعَقِّبَاتٌ مَلَائِكَةٌ حَفَظَةٌ تُعَقِّبُ الْأُولٰى مِنْهَا الْأُخْرٰى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ:۔ حَتّٰی اِذَا اسْتَیْاَسَ الرُّسُلُ کے بارے میں دریافت کیا کہ اس میں لفظ کُذِبُوْا ہے یا کُذِّبُوْا؟ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ کُذِّبُوْا (تشدید کے ساتھ) ہے۔ میں (حضرت عروہ) عرض گزار ہوا کہ انبیائے کرام کو تو یقین تھا کہ قوم نے انہیں جھٹلایا ہے پھر یہاں لفظ ظن کیوں استعمال کیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ مجھے میری عمر کی قسم، پیغمبروں کو واقعی اس بات کا یقین تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا کے معنی کیا ہوئے؟ فرمایا۔ معاذ اللہ، پیغمبر اپنے رب پر ایسا گمان نہیں کر سکتے۔ میں نے عرض کی۔ تو اس آیت کا پھر کیا مفہوم ہے؟ فرمایا۔ یہ رسولوں کی پیروی کرنے والوں کے متعلق ہے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی تھی۔ جب وہ مدت دراز تک آزمائش میں مبتلا رہے اور مدد آنے میں دیر ہوئی تو رسول اپنی قوم کے جھٹلانے والوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے یہاں انہیں یہ گمان بھی گزرنے لگا تھا کہ کہیں پیروی کرنے والے بھی جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ چنانچہ ایسے وقت پر اللہ تعالیٰ کی مدد آگئی تھی۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ (اس آیت ۱۱۰) میں شاید لفظ کُذِبُوْا بغیر تشدید کے ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ معاذ اللہ! ایسا نہیں ہے۔

سورۃ الرعد

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ کَبَاسِطِ کَفَّیْهِ مشرک کی مثال جو خدا کے ساتھ دوسروں کی عبادت کرے اس پیاسے جیسی ہے جسے اپنے خیالات کی دنیا میں کافی دور پانی نظر آئے تو وہ اسے حاصل کرنا چاہے لیکن جس کا وجود ہی نہیں اسے حاصل کہاں سے کرے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سَخَّرَ تابع کیا۔ مُتَجَاوِرَاتٌ ایک دوسرے کے نزدیک ہونا۔ اَلْمَثُلٰتُ اس کا واحد مَثُلَةٌ ہے بمعنی شبیہ و نظیر۔ بِمِقْدَارٍ اندازے کے مطابق۔ مُعَقِّبَاتٌ نگران فرشتے جو باری باری آتے ہیں، جیسا کہتے ہیں عَقَّبْتُ فِیْ اَثَرِهٖ میں

وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتَّى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ حَتَّى يُلْقُوهَا إِلَى الْأَرْضِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْأَرْضِ فَتُلْقَى عَلَى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُصَدَّقُ فَيَقُولُونَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ وَزَادَ الْكَاهِنِ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ وَقَالَ عَلَى فَمِ السَّاحِرِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ أَأَنْتَ سَمِعْتَ عَمْرًا قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْكَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَأَ فُرِّغَ قَالَ سُفْيَانُ هٰكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هٰكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَهِيَ قِرَاءَتُنَا۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ

ڈال کر جاتے تھے اور بعض اوقات چنگاری لگنے سے پہلے وہ بات نیچے والے شیطان کو جو اس کے نیچے ہوتا ہے، بتا چکا ہوتا ہے اور اس طرح وہ بات زمین تک پہنچا دی جاتی ہے یا سفیان نے کہا کہ زمین تک آپہنچتی ہے پھر وہ جادوگر کے منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پھر وہ بات کے ساتھ سو جھوٹ اپنی طرف سے ملاتا ہے، اس پر لوگ اس کی تصدیق کرتے کہنے لگتے ہیں کہ کیا اس نے فلاں روز ہمیں نہیں بتایا تھا کہ فلاں بات یوں ہوگی، چنانچہ ہم نے اس کی بات کو درست پایا حالانکہ یہ وہی بات تھی جو آسمان سے پہلے ہی سنی گئی تھی۔

علی بن عبداللہ، سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور اس میں کاہن کا لفظ زیادہ کیا۔ سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور کہا کہ جادوگر کے منہ میں، چنانچہ میں (علی بن عبداللہ) نے سفیان سے کہا کہ کیا آپ نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ایک آدمی نے آپ سے بواسطہ عمرو بن دینار، عکرمہ اور حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور اس میں لفظ فُرِّغَ پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے اسی طرح پڑھا تھا، لہٰذا مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اسی طرح سنا تھا یا نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ ہم تو اسی طرح پڑھتے ہیں۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اصحاب حجر کی جگہ ہے۔ تم میں سے کوئی ان کی جگہ میں نہ جائے مگر روتا ہوا۔ اگر تم رو نہیں سکتے تو اس جگہ میں نہ جانا، مبادا جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تم پر نہ آجائے یا کہیں تم اس عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ جس

بَابُ قَوْلِهِ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ

١٨١٥ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُصَلِّيْ فَدَعَانِيْ فَلَمْ اٰتِهِ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَ فَقُلْتُ كُنْتُ اُصَلِّيْ فَقَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَكَّرْتُهُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهُ.

١٨١٦ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ.

بَابُ قَوْلِهِ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ

الْمُقْتَسِمِيْنَ الَّذِيْنَ حَلَفُوْا وَمِنْهُ لَا اُقْسِمُ اَيْ اُقْسِمُ وَتُقْرَاُ لَاُقْسِمُ قَاسَمَهُمَا حَلَفَ لَهُمَا وَلَمْ يَحْلِفَا لَهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقَاسَمُوْا تَحَالَفُوْا

١٨١٧ - حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ قَالَ هُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوْهُ اَجْزَاءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهِ

١٨١٨ - حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ کی تفسیر

اور بیشک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں (آیت ۸۷)۔

حضرت ابو سعید معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ پس آپ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا جب میں نے نماز پڑھ لی تو حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس آنے سے تمہیں کس چیز نے روکا تھا؟ میں عرض گزار ہوا کہ حضور میں نماز پڑھ رہا تھا۔ ارشاد ہوا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو (سورۃ الانفال آیت ۲۴) پھر آپ نے فرمایا کیا تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت نہ بتا دوں؟ اس سے پہلے کہ میں مسجد سے باہر نکلوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلنے کے لئے چلنے لگے تو میں نے یہ بات یاد کروائی تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورت الحمد للہ رب العالمین (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثانی (سات آیتوں والی سورت) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ام القرآن (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سبع مثانی (سات آیتوں والی سورت) اور قرآن عظیم (یعنی تمام قرآنی علوم کی جامع) ہے۔

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ کی تفسیر

المقتسمین وہ لوگ جنہوں نے قسمیں کھائی ہیں۔ اسی سے لا اقسم ہے جس کا مطلب ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں اور یہ لاقسم پڑھا جاتا ہے۔ قاسمهما شیطان نے ان دونوں کے سامنے قسم کھائی اور ان دونوں نے شیطان سے قسم نہیں کھائی تھی۔ مجاہد کا قول ہے کہ تقاسموا سے مراد ہے انہوں نے حلف اٹھایا۔

ارشاد باری تعالیٰ: جنہوں نے کلام الٰہی کو تکے بوٹی کر لیا (آیت ۹۱) کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب (توریت) کے ٹکڑے بنا لئے ہیں کہ بعض حصے کو مانتے ہیں اور دوسرے بعض کا انکار کرتے ہیں۔

ارشاد باری ہے: جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر اتارا (آیت

الأعمش عن أبي ظبيان عن ابن عباس كما أنزلنا على المقتسمين قال آمنوا ببعض وكفروا ببعض اليهود والنصارى.

باب ٣٢ قوله واعبد ربك حتى يأتيك اليقين قال سالم الموت.

سُورَةُ النَّحْلِ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

روح القدس جبريل نزل به الروح الأمين في ضيق يقال أمر ضيق وضيّق مثل هين وهيّن ولين وليّن وميت وميّت وقال ابن عباس في تقلبهم اختلافهم وقال مجاهد تميد تكفأ مفرطون منسيون وقال غيره فإذا قرأت القرآن فاستعذ بالله هذا مقدم ومؤخر وذلك أن الاستعاذة قبل القراءة ومعناها الاعتصام بالله وقال ابن عباس تسيمون ترعون شاكلته ناحيته قصد السبيل البيان الدفء ما استدفأت تريحون بالعشي وتسرحون بالغداة بشق يعني المشقة على تخوف تنقص الأنعام لعبرة وهي تؤنث وتذكر وكذلك النعم للأنعام جماعة النعم سرابيل قمص تقيكم الحر وسرابيل تقيكم بأسكم فإنها الدروع دخلا بينكم كل شيء لم يصح فهو دخل قال ابن عباس حفدة من ولد الرجل السكر ما حرم من ثمرتها والرزق الحسن ما أحل الله وقال ابن عيينة عن صدقة أنكاثا هي خرقاء كانت إذا أبرمت غزلها

۹۰) کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو کتاب الٰہی کے بعض حصے پر ایمان مانتے اور بعض کا انکار کرتے وہ یہودی و نصاریٰ ہیں۔

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ کی تفسیر

سالم کا قول ہے کہ الیقین سے یہاں موت مراد ہے۔

سورۃ النحل

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

روح القدس، نزل به الروح الامین یعنی دونوں سے جبرئیل علیہ السلام مراد ہیں۔ فی ضیق جیسے کہتے ہیں امر ضیق جیسا ضَیْق اور ضَیِّق اسی طرح ہم معنی ہیں جیسے ھَیْن اور ھَیِّن یا لَیْن اور لَیِّن یا مَیْت اور مَیِّت ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فی تقلبهم ان کے اختلافات میں۔ مجاہد کا قول ہے کہ تمید جھک جانا۔ مفرطون بھلا دئیے گئے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ فاذا قرأت القرآن فاستعذ بالله میں عبارت آگے پیچھے ہوگئی ہے کیونکہ تعوذ تو قرآن کریم پڑھنے سے پہلے ہے اور اس کا مطلب اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑنا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ تسیمون چراتے ہو۔ شاکلته اپنے طریقے پر۔ قصد السبیل بیان کرنا۔ الدفء وہ چیز جس سے گرمی حاصل کی جائے۔ تریحون شام کو۔ تسرحون صبح کو۔ بشق یعنی مشقت کے ساتھ۔ علی تخوف نقصان اٹھا کر۔ الانعام لعبرة یہ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے یعنی النعم اور اس کی جمع انعام ہے۔ سرابیل قمیصیں۔ تقیکم الحر قمیصیں ہیں اور تقیکم بأسکم زرہیں ہیں۔ دخلا بینکم جو چیز درست نہ ہو۔ ابن عباس کا قول ہے کہ حفدة سے آدمی کی اولاد مراد ہے۔ السکر جو شراب لانے کی وجہ سے حرام ہے۔ رزقا حسنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا ہے۔ ابن عیینہ کا قول ہے جو صدقہ سے نقل کیا کہ انکاثا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ یہ خرقاء نامی عورت تھی جو سارا دن سوت کاتتی اور شام کے وقت توڑ پھینک دیتی۔ ابن مسعود کا قول ہے کہ اُمَّةً سے مراد ہے لوگوں کو نیکی کی باتیں سکھانے

نَقَضَتْهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ الْأُمَّةُ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَالْقَانِتُ الْمُطِيْعُ.

اور یہاں قانت سے فرمانبردار مراد ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ.

۱۸۱۹. حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسَى أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ کی تفسیر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ میں بخل سے، سستی سے نکمی عمر سے، قبر کے عذاب سے، دجال کے فتنے سے اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان تمام چیزوں سے بچائے صدقہ اپنے حبیب کا) آمین۔

سُوْرَةُ بَنِيْ إِسْرَآءِيْلَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِيْ بَنِيْ إِسْرَآءِيْلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ إِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِيْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ يَهُزُّوْنَ وَقَالَ غَيْرُهُ نَغَضَتْ سِنُّكَ أَيْ تَحَرَّكَتْ وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِيْ إِسْرَآءِيْلَ أَخْبَرْنَاهُمْ أَنَّهُمْ سَيُفْسِدُوْنَ وَالْقَضَاءُ عَلَى وُجُوْهٍ وَقَضٰى رَبُّكَ أَمَرَ رَبُّكَ وَمِنْهُ الْحُكْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ وَمِنْهُ الْخَلْقُ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ نَفِيْرًا مَنْ يَّنْفِرُ مَعَهُ وَلِيُتَبِّرُوْا يُدَمِّرُوْا مَا عَلَوْا حَصِيْرًا مَحْبِسًا مَحْصَرًا حَقَّ وَجَبَ مَيْسُوْرًا لَيِّنًا خِطْأً إِثْمًا وَهُوَ اسْمٌ مِنْ خَطِئْتُ وَالْخَطْأُ مَفْتُوْحٌ مَصْدَرُهُ مِنَ الْإِثْمِ خَطِئْتُ بِمَعْنَى أَخْطَأْتُ تَخْرِقَ

سورۃ بنی اسرائیل

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

آدم، شعبہ، ابو اسحاق، عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل، الکہف اور مریم تینوں ایسی سورتوں میں سے ہیں جو فصاحت و بلاغت سے لبریز ہیں

عمدہ ہیں جو اگلی ہیں، جنہیں میں نے پہلے یاد کر لیا تھا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فَسَيُنْغِضُوْنَ عنقریب اپنے سر ہلائیں گے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ نَغَضَتْ سِنُّكَ یعنی تیرا دانت ہل گیا۔ وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِيْ إِسْرَآءِيْلَ ہم نے بنی اسرائیل کو خبر دی کہ عنقریب وہ فساد کریں گے اور قضاء کے کئی معنی آتے ہیں یعنی۔ وَقَضٰى رَبُّكَ یہاں حکم مراد ہے اور إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ میں مراد پیدا کرنا ہے جیسے فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ میں۔ نَفِيْرًا وہ لوگ لڑنے کے لیے ساتھ نکلیں۔ وَلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا جن شہروں پر غالب آئیں انہیں برباد کر دیں۔ حَصِيْرًا جیل خانہ۔ حَقَّ ثابت ہوا، واجب ہوا۔ مَيْسُوْرًا نرم۔ خِطْأً گناہ، یہ خَطِئْتُ سے اور الخطاء سے مفتوح اسم مصدر ہے یعنی گناہ اور خَطِئْتُ بمعنی أَخْطَأْتُ ہے۔ تَخْرِقَ تو کاٹتا ہے۔ وَإِذْ هُمْ نَجْوٰى یہ نَاجَيْتُ

تَقْطَعُ وَإِذْ هُمْ نَجْوَى مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ رُفَاتًا حُطَامًا وَاسْتَفْزِزْ اسْتَخِفَّ بِخَيْلِكَ الْفُرْسَانِ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَحْبٍ وَتَاجِرٍ وَتَجْرٍ حَاصِبًا الرِّيحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ أَيْضًا مَا تَرْمِي بِهِ الرِّيحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ يُرْمَى بِهِ فِي جَهَنَّمَ وَهُوَ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الْأَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَصْبَاءِ وَالْحِجَارَةِ تَارَةً مَرَّةً وَجَمَاعَتُهُ تِيَرَةٌ وَتَارَاتٌ لَأَحْتَنِكَنَّ لَأَسْتَأْصِلَنَّهُمْ يُقَالُ احْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ مِنْ عِلْمٍ اسْتَقْصَاهُ طَائِرَهُ حَظَّهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ سُلْطَانٍ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حُجَّةٌ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ لَمْ يُحَالِفْ أَحَدًا.

بَابٌ

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ لَبَنٍ وَخَمْرٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ قَالَ جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

کا مصدر ہے اور اس کے ساتھ ان کی عادت بیان کی یعنی وہ مشورہ کرتے ہیں۔ رُفَاتًا ایندھن بنا دینا۔ وَاسْتَفْزِزْ ہلکا کر دیا بِخَيْلِكَ اپنے سواروں سے۔ رَجِلِ پیدلوں سے، اس کا واحد راجل ہے، جیسے صَحْب سے صَاحِب اور تَجْر سے تاجر حَاصِبًا آندھی، الحَاصِبُ آندھی وہ ہو جو چیزوں کو اڑا کر لاتی ہے اور حَصَبُ جَهَنَّمَ اور اسی سے ہے یعنی وہ جہنم میں پھینکے جائیں گے وہ بھی اس کا کوڑا کرکٹ ہوں گے یہ بھی کہتے ہیں کہ حَصَبَ سے فِي الْأَرْضِ وہ زمین میں داخل گیا اور یہ الحَصْبَاءُ سے بھی مشتق ہے یعنی پتھر، سنگریزے سے۔ تَارَةً ایک دفعہ، اس کی جمع تِيَرَةٌ اور تَارَاتٌ ہے۔ لَأَحْتَنِكَنَّ ضرور جڑ سے اکھاڑ دوں گا، یہ بھی کہتے ہیں کہ احْتَنَكَ فُلَانٌ مَا عِنْدَ فُلَانٍ .... یعنی فلاں نے فلاں کی ساری معلومات حاصل کر لیں، طَائِرَهُ اس کی قسمت۔ ابن عباس کا قول ہے کہ قرآن کریم میں جتنی جگہ بھی سلطان کا لفظ آیا ہے اس سے حجت و دلیل مراد ہے۔ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ ... کمزوری کے باعث کسی کو دوست بنانا۔

رسول خدا کی اسرا کا بیان۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ شب اسرا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں جلوہ فرما ہوئے تو آپ کی خدمت میں ایک پیالہ دودھ کا اور ایک شراب کا پیش کیا گیا جب آپ نے ان دونوں کی جانب توجہ فرمائی تو دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام عرض گزار ہوئے کہ سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے آپ کی جانب فطرت رہنمائی فرمائی، اگر آپ شراب کا پیالہ اختیار فرماتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ۔ زَادَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ حِيْنَ اُسْرِيَ بِيْ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ نَحْوَهٗ۔ قَاصِفًا رِيْحٌ تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ۔ كَرَّمْنَا وَاَكْرَمْنَا وَاحِدٌ۔ ضِعْفَ الْحَيَاةِ عَذَابَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ عَذَابَ الْمَمَاتِ۔ خِلَافَكَ وَخَلْفَكَ سَوَاءٌ۔ وَنَاٰى تَبَاعَدَ۔ شَاكِلَتِهٖ نَاحِيَتِهٖ وَهِيَ مِنْ شَكْلِهٖ۔ صَرَّفْنَا وَجَّهْنَا۔ قَبِيْلًا مُعَايَنَةً وَمُقَابَلَةً وَقِيْلَ الْقَابِلَةُ لِاَنَّهَا مُقَابِلَتُهَا وَتَقْبَلُ وَلَدَهَا۔ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ اَنْفَقَ الرَّجُلُ اَمْلَقَ وَنَفِقَ الشَّيْءُ ذَهَبَ۔ قَتُوْرًا مُقَتِّرًا۔ لِلْاَذْقَانِ مُجْتَمَعُ اللَّحْيَيْنِ وَالْوَاحِدُ ذَقَنٌ۔ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْفُوْرًا وَافِرًا۔ تَبِيْعًا ثَائِرًا۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَصِيْرًا۔ خَبَتْ طَفِئَتْ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تُبَذِّرْ لَا تُنْفِقْ فِي الْبَاطِلِ۔ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ رِزْقٍ۔ مَثْبُوْرًا مَلْعُوْنًا۔ لَا تَقْفُ لَا تَقُلْ۔ فَجَاسُوْا تَيَمَّمُوْا۔ يُزْجِيْ الْفُلْكَ يُجْرِي الْفُلْكَ۔ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ لِلْوُجُوْهِ۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَاِذَا اَرَدْنَا اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا الْاٰيَةَ

١٨٢٣۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ لِلْحَيِّ اِذَا كَثُرُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَمِرَ بَنُوْ فُلَانٍ۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ اَمِرَ۔

جب قریش نے (واقعہ معراج و اسراء کے متعلق) مجھے جھٹلایا تو میں مقام حجر میں کھڑا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے لیے ظاہر فرما دیا، پس جو نشانیاں وہ پوچھتے میں اس کی طرف دیکھ کر انہیں بتاتا رہا۔ یعقوب بن ابراہیم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب قریش نے مجھے اس سیر کے بارے میں جھٹلایا جو بیت المقدس تک کروائی گئی تھی، پھر باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔ قَاصِفًا وہ آندھی جو ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے۔ کَرَّمْنَا اور اَکْرَمْنَا ہم معنی ہیں۔ ضِعْفَ الْحَیَاۃِ زندگی کا عذاب اور ضِعْفَ الْمَمَاتِ سے موت کا عذاب مراد ہے۔ خِلَافَکَ اور خَلْفَکَ ایک ہی معنی ہیں، پیچھے۔ شَاکِلَتِہٖ اپنے طریقے پر، شَکْلِہٖ سے ہے۔ صَرَّفْنَا واضح کیا۔ قَبِیْلًا سامنے، روبرو۔ بعض حضرات نے اسے القابلۃ سے بتایا ہے کیونکہ دائی سامنے ہوتی اور بچہ جناتی ہے۔ الْاِنْفَاقِ تنگ دست ہو جانا۔ نَفِقَ الشَّیْءُ جب کوئی چیز نکل جائے۔ قَتُوْرًا بخیل، کنجوس۔ لِلْاَذْقَانِ ٹھوڑی، جہاں دونوں جبڑے ملتے ہیں، اس کا واحد ذَقَنٌ ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ مَوْفُوْرًا سے وافر مراد ہے۔ تَبِیْعًا بدلہ لینے والا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ لَا تُبَذِّرْ سے مراد ہے کہ برے کاموں میں خرچ نہ کر۔ ابْتِغَاءَ رَحْمَۃٍ حلال روزی کی تلاش میں۔ مَثْبُوْرًا لعنت کیا گیا۔ لَا تَقْفُ نہ کر۔ فَجَاسُوْا ارادہ کیا۔ یُزْجِی الْفُلْکَ کشتی کو چلاتا ہے۔ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ منہ کے بل گرنا (گرتے ہیں)۔

وَاِذَا اَرَدْنَا اَنْ نُّهْلِكَ کی تفسیر

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں (آیت ١٦)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں جب کسی قبیلے کے لوگ بہت بڑھ جاتے تو ہم کہا کرتے: اَمِرَ بَنُوْ فُلَانٍ۔ یعنی بنو فلاں بہت بڑھ گئے۔ حمیدی نے سفیان بن عیینہ سے جو روایت کی اس میں بھی (کسرہ میم کے ساتھ) اَمِرَ ہے۔

بَابُ ۲۳ قَوْلِهٖ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا.

۱۸۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذٰلِكَ يَجْمَعُ النَّاسَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ اِنَّكَ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِنَّ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ کی تفسیر

ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا (آیت ۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا، چنانچہ یک دستی تھا کہ آپ کے لئے پیش کی گئی کیونکہ دستی کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا۔ پس آپ نے اس میں سے تناول فرمایا اور اسکے بعد ارشاد ہوا کہ قیامت کے روز سب لوگوں کا سردار میں ہوں۔ کیا تم اسکی وجہ جانتے ہو؟ سنو! اگلے پچھلے سارے انسانوں کو ایک ہی میدان میں جمع کر لیا جائے گا جو ایسا ہوگا کہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں گے اور سب کو دیکھ سکیں گے اور سورج لوگوں کے اتنا قریب آجائے گا کہ گرمی کی شدت سے تڑپنے لگیں گے درد ناقابل برداشت ہو جائے گی تو وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھتے؟ پھر تم ایسی ہستی کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کرے، چنانچہ لوگ دوسروں سے کہیں گے کہ تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جانا چاہیے۔ پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست خاص سے بنایا ہے، آپ کے اندر اس نے اپنی جانب کی روح پھونکی تھی اور اس نے فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے لئے سجدہ کیا تھا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضرت آدم فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا اس سے پہلے کبھی فرمایا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا فرمائے گا۔ بیشک اس نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے لغزش ہو گئی لہذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، اپنی جان کی پڑی ہے، اپنی جان کی پڑی ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ۔ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اے حضرت نوح! آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے آنے والے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو "عَبْدًا شَكُوْرًا" کا نام دیا تھا، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ ان سے فرمائیں گے کہ آج میرے رب عزوجل

بعده مثله وانه قد كانت لي دعوة دعوتها
على قومي نفسي نفسي نفسي اذهبوا
الى غيري اذهبوا الى ابراهيم فياتون
ابراهيم فيقولون يا ابراهيم انت نبي
الله وخليله من اهل الارض اشفع لنا الى
ربك الا ترى الى ما نحن فيه فيقول لهم
ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب
قبله مثله ولن يغضب بعده مثله و
اني قد كنت كذبت ثلث كذبات فذكرهن
ابو حيان في الحديث نفسي نفسي نفسي
اذهبوا الى غيري اذهبوا الى موسى
فياتون موسى فيقولون يا موسى انت رسول
الله فضلك الله برسالته وبكلامه على
الناس اشفع لنا الى ربك الا ترى الى ما
نحن فيه فيقول ان ربي قد غضب اليوم
غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب
بعده مثله واني قد قتلت نفسا لم اومر
بقتلها نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري
اذهبوا الى عيسى فياتون عيسى فيقولون
يا عيسى انت رسول الله وكلمته القاها الى
مريم وروح منه وكلمت الناس في المهد
صبيا اشفع لنا الا ترى الى ما نحن فيه فيقول
عيسى ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم
يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله
ولم يذكر ذنبا نفسي نفسي نفسي اذهبوا
الى غيري اذهبوا الى محمد صلى الله عليه
وسلم فياتون محمدا صلى الله عليه
وسلم فيقولون يا محمد انت رسول الله
وخاتم الانبياء وقد غفر الله لك ما تقدم

نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے ایسا اظہار
فرمایا، نہ کبھی اس کے بعد ایسا اظہار فرمائے گا۔ بیشک میرے رب
نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت دی تھی تو میں نے وہ دعا اپنی قوم کے
خلاف استعمال کی لہٰذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے
مجھے اپنی جان کی پڑی ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت
ابراہیم کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے حضرت ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے
نبی اور زمین والوں میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور
ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا
ہیں، وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے کہ بیشک میرے رب نے غضب
کا آج ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے
بعد کبھی ایسا کرے گا اور بیشک مجھ سے تین باتیں ایسی واقع ہوئیں
جو ظاہری صورت کے خلاف تھیں۔ ابو حیان نے اسی حدیث میں ان
تینوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ لہٰذا مجھے اپنی جان کا غم ہے مجھے اپنی جان کا غم
ہے مجھے اپنی جان کا غم ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت موسیٰ
کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر
عرض کریں گے، اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ
نے آپ کو رسالت اور ہمکلامی کے ساتھ دوسرے لوگوں پر فضیلت دی تھی۔ آپ اپنے
رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنسے
ہوئے ہیں، وہ فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے
ایسا کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا۔ بیشک میں نے ایک آدمی کو جان سے مار دیا تھا جبکہ
مجھے اس کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ لہٰذا مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے
تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت عیسیٰ کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں
جو اس نے حضرت مریم کی جانب القا فرمایا اور آپ اس کی جانب کی روح ہیں اور
آپ نے گہوارے میں لوگوں سے باتیں کی تھیں۔ لہٰذا آپ ہماری شفاعت فرمائیں۔
کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے غضب کا
اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضب فرمایا اور نہ اس کے بعد ایسا فرمائے گا اور وہ کسی
لغزش کا ذکر نہیں فرمائیں گے بلکہ فرمائیں گے کہ مجھے اپنا اندیشہ ہے، اپنا اندیشہ ہے، اپنا اندیشہ

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ

بَابُ قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ

۱۸۲۶ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْجِنِّ يُعْبَدُوْنَ فَاَسْلَمُوْا

بَابُ قَوْلِهٖ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ

۱۸۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ

بَابُ قَوْلِهٖ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ

كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ مُجَاهِدٌ صَلٰوةَ الْفَجْرِ

۱۸۲۸ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ صَلٰوةِ الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلٰوةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ دَرَجَةً وَّتَجْتَمِعُ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا

بَابُ قَوْلِهٖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

۱۸۲۹ - حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا

گمان کرتے ہیں۔ یہ کا شانِ نزول ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ کی تفسیر

جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔

جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت۔ وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں (آیت ۵۷) کے بارے میں فرمایا بعض جنات ایسے تھے جن کی کچھ لوگ عبادت کیا کرتے تھے پھر وہ جن تو مسلمان ہو گئے۔

وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ کی تفسیر

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت: ۔ اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (آیت ۶۰) کے بارے میں انہوں نے فرمایا۔ یہ چشم سر سے دیکھنا ہے، (خواب نہیں) کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں دکھایا گیا اور شجر ملعونہ سے تھوہر کا درخت مراد ہے۔

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ اس سے نماز فجر مراد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جماعت کی نماز کو تنہا آدمی کی نماز پر پچیس گنا فضیلت ہے اور رات کے فرشتوں اور دن کے فرشتوں کا اجتماع نماز فجر کے وقت ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر تم اس بات کا ثبوت دیکھنا چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور صبح کا قرآن بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں (سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۸)

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کی تفسیر

آدم بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ

أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جُثًا كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ يَا فُلَانُ اشْفَعْ حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ.

عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ گروہ بنا کر اپنے اپنے نبی کی خدمت میں حاضر ہوں گے وہ عرض کریں گے کہ حضور! ہماری شفاعت فرمائیے۔ یہاں تک کہ شفاعت کی بات نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک آ پہنچے گی۔ پس اس روز (شفاعت کے لیے) اللہ تعالٰی آپ کو مقامِ محمود پر کھڑا کرے گا۔

١٨٣٠. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن کر یہ دعا مانگے "اے اللہ! اس کامل اعلان اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ وسیلہ اور سب پر فضیلت مرحمت فرما اور انہیں مقامِ محمود پر کھڑا کرنا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے" تو ایسا کرنے والے کے لیے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہو گئی۔ اس کی حمزہ بن عبد اللہ نے بھی اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

يَزْهَقُ يَهْلِكُ

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ کی تفسیر

اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا۔ (آیت ۸۱) يَزْهَقُ ہلاک ہوگیا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقامِ محمود کا پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے وعدہ کیا ہے جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے۔

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۱۷ : ۷۹)

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں۔

مقامِ محمود کو مقامِ وسیلہ اور مقامِ فضیلت بھی کہتے ہیں۔ اس مقام پر ساری مخلوق میں سے ایک ہی فرد فائز ہوگا اور وہ ہوں گے سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ اس مقام پر آپ اپنے رب کی وہ تعریفیں بیان کریں گے جو ساری مخلوق میں سے کسی کے دائرہ علم میں نہیں ہوں گی۔ یہی مقامِ شفاعت ہے اور شفاعتِ کبریٰ صرف آپ ہی کی ذاتِ بابرکات کے ساتھ مخصوص ہے۔ جب تک آپ شفاعتِ کبریٰ فرما نہیں لیں گے اس وقت تک میدانِ حشر میں کوئی بڑے سے بڑا ولی یا کتنا ہی معظم رسول کیوں نہ ہو حتیٰ کہ کلیم و خلیل علیہما السلام تک شفاعت کا ایک لفظ تک زبان پر لانے کی جرأت نہیں کریں گے۔ جب آپ شفاعتِ کبریٰ فرما لیں گے اور بندگانِ خدا کا حساب کتاب شروع ہوگا تو اب شفاعتِ صغریٰ کا سلسلہ چلے گا جس میں ... اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شفاعت ... [illegible]

کرام و اولیائے عظام بھی شفاعت کریں گے حتیٰ کہ عام مومنین بلکہ نابالغ بچے تک اپنے والدین کی شفاعت کریں گے۔ یہ سارے اُس ہستی کے صدقے میں شفاعت کرنے والے ہوں گے جس کو خدائے ذوالمنن نے رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔

جب اذان سننے کے بعد ایک صاحب ایمان اپنے پروردگار سے اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مقام محمود کی دعا کرے گا بزبانِ غلامی اور ساتھی ہونے کا حق ادا کرتا ہے تو آقائی کا حق ادا کرتے ہوئے سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لفظوں کے ساتھ دعا کرنے والے کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيْبِكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، آمین۔

۱۸۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلَاثُمِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں (دوبارہ) داخلہ ہوا تو بیت اللہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ پس آپ ہر بت کو وہ چھڑی مارتے جو آپ کے دستِ مبارک میں تھی۔ اور فرماتے: حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا (آیت ۸۱) حق آگیا، اب نہ باطل ظاہر ہوگا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

باب ۱۵۰ قَوْلِهِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ

۱۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ إِذْ مَرَّ الْيَهُودُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ مَا رَابَكُمْ إِلَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَمْسَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ مَقَامِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک کھیت میں موجود تھا اور آپ نے کھجور کی ایک لکڑی سے ٹیک لگا رکھی تھی کہ چند یہودی آپ کے پاس سے گزرے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو۔ بعض کہنے لگے کہ تمہیں ان سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے، بعض نے کہا کہ ان کے پاس مت جاؤ مبادا ایسا جواب دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ آخر کار یہی طے ہوا کہ پوچھنا چاہیے۔ پس انہوں نے روح کے بارے میں پوچھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ وہ نہیں کوئی جواب نہ دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے پس میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا جب وحی نازل ہو چکی تو آپ نے فرمایا: اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے۔ اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا (آیت ۸۵)۔

باب ۱۵۱ قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا کی تفسیر

۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسٰى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسٰى صَاحِبَ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ مُوسٰى قَامَ خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنَّ لِيْ عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسٰى يَا رَبِّ فَكَيْفَ لِيْ بِهٖ قَالَ تَأْخُذُ مَعَكَ حُوْتًا فَتَجْعَلُهُ فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَأَخَذَ حُوْتًا فَجَعَلَهُ فِيْ مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ حَتّٰى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوْسَهُمَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا وَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَنِ الْحُوْتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلَ الطَّاقِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ صَاحِبُهُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِالْحُوْتِ فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتَهُمَا حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا أَنْسَانِيْهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَلِمُوسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَقَالَ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ رَجَعَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتّٰى أَتَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ

کہ وہ موسیٰ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اس دشمن خدا نے جھوٹ بولا ہے۔ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بیشک حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کے لئے

کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ آدمیوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کیونکہ انہوں نے علم کو اس کی طرف نہیں لوٹایا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب وحی بھیجی کہ بیشک میرا ایک بندہ ہے جو دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پر ہے وہ تم سے زیادہ علم والا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ اے رب میں اس تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی لے کر زنبیل میں رکھ لو پس جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ وہیں ہوگا۔ پس انہوں نے مچھلی لے کر زنبیل میں رکھی اور چل پڑے اور ان کے ساتھ ان کے خادم حضرت یوشع بن نون بھی چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس پر سر رکھ کر سو گئے۔ اس دوران مچھلی زنبیل میں تڑپی اور باہر نکل کر سمندر میں جا گری۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے پاس سے پانی کا بہاؤ روک دیا تو سرنگ کی طرح راستہ بن گیا۔ جب وہ جاگے تو ساتھی بھول گئے کہ حضرت موسیٰ کو مچھلی کے بارے میں بتاتے۔ پس وہ باقی دن اور پوری رات چلتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ہے (آیت ۶۲) راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو تھکاوٹ اس وقت محسوس ہوئی جب وہ اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا تھا۔ پس خادم ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا: بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کرتا۔ اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی عجیب ہے (آیت ۶۳) فرمایا۔ مچھلی کا سرنگ بنا کر جانا حضرت موسیٰ اور ان کے خادم کے لئے تعجب خیز تھا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو وہ اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے پیچھے لوٹے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ اپنے قدموں کے نشانات کو دیکھتے ہوئے اسی پتھر کے پاس جا پہنچے تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو کپڑے میں لپٹا ہوا ہے حضرت موسیٰ نے اسے

نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذَا أَشَدُّ مِنَ الْأُولٰى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ قَالَ مَائِلٌ فَقَامَ الْخَضِرُ فَأَقَامَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوسٰى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ إِلٰى قَوْلِهِ ذٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ مُوسٰى كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ۔

بَابُ ۵۵ قَوْلِهٖ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا مَذْهَبًا يَسْلُكُ وَمِنْهُ سَارِبٌ بِالنَّهَارِ۔

۱۸۳۷ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُهٗ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهٖ إِذْ قَالَ سَلُونِي قُلْتُ أَيْ أَبَا عَبَّاسٍ

نے ان سے کہا کہ تم نے تو ایک ستھری جان کو بغیر جان کے بدلے قتل کر دیا، بیشک تم نے بہت برا کام کیا ہے۔ کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے (آیت ۷۵) راوی کا بیان ہے کہ یہ بات پہلی سے بھی زیادہ سنگین تھی جب پھر حضرت موسیٰ نے کہا کہ اس کے بعد میں تم سے

پھر پوچھوں تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا، بیشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ان لوگوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی کرنا قبول نہ کیا پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنا چاہتی ہے تو اس بندے نے اسے سیدھا کر دیا (آیت ۷۷) راوی کا بیان ہے کہ وہ دیوار ایک طرف جھکی ہوئی تھی جو حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ جب ان لوگوں نے ہمیں کھانا نہ دیا اور ہماری مہمان نوازی کرنے سے انکار کیا تو اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے (آیت ۷۷) اس پر حضرت خضر نے کہا کہ یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ یہ ہے پھیرنا ان باتوں کا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا (آیت ۷۸ تا ۸۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر کرتے تاکہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی باتیں اور خبریں ہمیں سناتا۔ سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس یوں پڑھا کرتے تھے وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا اور یوں پڑھتے تھے وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا کی تفسیر

جب وہ دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے، اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ سرنگ بنائی ہوئی (آیت ۶۱) سَرَبًا راستہ۔ يَسْرُبُ چلتا ہے اور سَارِبٌ بِالنَّهَارِ اسی سے بنا ہے۔

ابن جریج، یعلیٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے اور دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کیا ہے اور دوسروں کا بیان ہے کہ ان دونوں کے سوا میں نے اور حضرات سے بھی سنا کہ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس کے پاس ان کے دولت خانے میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا: مجھ سے پوچھو۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضرت ابن عباس! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے کوفہ میں ایک قصہ گو ہے جسے نوف کہا جاتا ہے، وہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت خضر سے ملاقات کرنے والے حضرت موسیٰ بنی اسرائیل

نوفا البكالي يزعم ان موسى بني اسرائيل ليس بموسى الخضر فقال كذب عدو الله حدثنا ابي بن كعب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قام موسى خطيبا في بني اسرائيل

فقيل له اي الناس اعلم قال انا فعتب الله عليه اذ لم يرد العلم اليه واوحى اليه بلى عبد من عبادي بمجمع البحرين هو اعلم منك قال اي رب كيف السبيل اليه قال تاخذ حوتا في مكتل فحيثما فقدت الحوت فاتبعه قال فخرج موسى ومعه فتاه يوشع بن نون ومعهما الحوت حتى انتهيا الى الصخرة فنزلا عندها قال فوضع موسى راسه فنام قال سفيان وفي حديث غير عمرو قال وفي اصل الصخرة عين يقال لها الحياة لا يصيب من مائها شيء الا حيي فاصاب الحوت من ماء تلك العين قال فتحرك وانسل من المكتل فدخل البحر فلما استيقظ موسى قال لفتاه آتنا غداءنا الآية قال ولم يجد النصب حتى جاوز ما امر به قال له فتاه يوشع بن نون ارايت اذ اوينا الى الصخرة فاني نسيت الحوت الآية قال فرجعا يقصان في آثارهما فوجدا في البحر كالطاق ممر الحوت فكان لفتاه عجبا وللحوت سربا قال فلما انتهيا الى الصخرة اذ هما برجل مسجى بثوب فسلم عليه موسى قال واني بارضك السلام فقال انا موسى قال موسى بني اسرائيل قال نعم قال هل اتبعك على ان تعلمني مما علمت رشدا قال له الخضر يا موسى انك

کی، انہوں نے فرمایا کہ اس اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں (سے) سب سے زیادہ علم والا

کون ہے؟ انہوں نے کہا میں ہوں، جس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کہ انہوں نے علم کی نسبت اس کی طرف نہیں کی تھی۔ اللہ نے ان کی جانب وحی فرمائی کہ ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے، عرض کی کہ رب میں ان تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک مچھلی لے کر زنبیل میں رکھو، جب مچھلی تم سے جدا ہو جائے تو اس کے پیچھے چلے جانا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ چل پڑے اور ان کے ساتھ ان کا خادم حضرت یوشع بن نون تھا۔ مچھلی ان کے پاس تھی یہاں تک کہ وہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس کے نزدیک ٹھہر گئے۔ حضرت موسیٰ اس پر اپنا سر رکھ کر سو گئے۔ سفیان نے عمرو بن دینار کے علاوہ دوسرے کی روایت میں کہا ہے کہ اس پتھر کے نیچے ایک چشمہ تھا جس کو چشمۂ حیات کہتے ہیں جسے اس کا پانی مل جائے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ پس مچھلی کو اس چشمے کا پانی مل گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے حرکت کی، پھر کود کر زنبیل سے باہر ہو گئی اور سمندر میں داخل ہو گئی۔ جب حضرت موسیٰ جاگے تو خادم سے کہا کہ ہمارا صبح کا کھانا لاؤ (آیت ۶۲) راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو تھکاوٹ اسی وقت محسوس ہوئی جب اس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا۔ ان کے خادم حضرت یوشع بن نون نے عرض کی کہ بھلا دیکھیے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بے شک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ اس کا ذکر کروں (آیت ۶۳) راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے واپس لوٹے تو انہوں نے طاق کی طرح سمندر میں مچھلی کی گزرگاہ دیکھی تو وہ خادم کے لیے عجب تھا اور مچھلی کے لیے سرنگ تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ جب وہ اس پتھر کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک آدمی کپڑے میں لپٹا ہوا موجود ہے۔ حضرت موسیٰ نے اسے سلام کیا۔ انہوں نے کہا آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا؟ انہوں نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ کہا کیا بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ؟ جواب دیا، ہاں، موسیٰ نے کہا، کیا میں آپ کے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ آپ مجھے سکھا دیں گے نیک بات جو آپ کو تعلیم ہوئی ہے؟ حضرت خضر نے کہا اے موسیٰ! بیشک ایک ایسا علم رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے

عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ
وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ اللّٰهُ لَا تَعْلَمُهُ
قَالَ بَلْ أَتَّبِعُكَ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي
عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا

يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَعُرِفَ
الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمْ فِي سَفِينَتِهِمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ يَقُولُ
بِغَيْرِ أَجْرٍ فَرَكِبَا السَّفِينَةَ قَالَ وَوَقَعَ عُصْفُورٌ
عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَغَمَسَ مِنْقَارَهُ الْبَحْرَ فَقَالَ
الْخَضِرُ لِمُوسَى مَا عِلْمُكَ وَعِلْمِي وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ
فِي عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِقْدَارُ مَا غَمَسَ هَذَا الْعُصْفُورُ
مِنْقَارَهُ قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى إِذْ عَمَدَ الْخَضِرُ
إِلَى قَدُومٍ فَخَرَقَ السَّفِينَةَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى
قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ
فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ الْآيَةَ
فَانْطَلَقَ إِذَا هُمَا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ
فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى
أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ
شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ
مَعِيَ صَبْرًا إِلَى قَوْلِهِ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا
فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَقَالَ
بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّا
دَخَلْنَا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ
يُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا
قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ
بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنَّ
مُوسَى صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا
قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ
مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا

اور میں اسے نہیں جانتا اور میں ایک ایسا علم رکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے
سکھایا ہے اور آپ اسے نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ نے کہا میں تمہارے ساتھ رہنا
چاہتا ہوں۔ کہا اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو کسی بات کے بارے
میں نہ پوچھنا یہاں تک کہ میں خود اس کے متعلق آپ سے ذکر کروں۔ پس وہ

دونوں چل دیئے ساحل کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے کہ وہاں سے ایک کشتی گزری۔
حضرت خضر کو پہچان کر ان لوگوں نے کرائے کے بغیر بٹھا لیا۔ پس یہ
معاوضے کے بغیر کشتی میں بیٹھ گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ کشتی کے کسی کنارے
پر ایک چڑیا آ بیٹھی اور اس نے سمندر سے اپنی چونچ میں پانی بھر لیا۔ حضرت خضر
نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ میرا اور آپ کا اور ساری مخلوق کا علم اللہ کے علم کے
سامنے ایسا ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں اس چڑیا کی چونچ میں پانی کی بوند۔
حضرت موسیٰ کو تھوڑی دیر ہی بیٹھے ہوئی تھی کہ حضرت خضر نے بسولے سے کشتی
میں سوراخ کر دیا یا تختہ چیر دیا۔ حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے
معاوضے کے بغیر ہمیں کشتی میں بٹھایا ہے لیکن یہ کیا کہ آپ نے اس میں سوراخ
کر دیا تاکہ سارے سواروں کو ڈبو دو۔ یہ تو بڑی بری بات ہے (آیت ۷۱) پھر وہ دونوں
چل دیئے یہاں تک کہ ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا
تھا۔ حضرت خضر نے اس کے سر کو پکڑ لیا اور تن سے جدا کر دیا۔ حضرت موسیٰ
نے ان سے کہا، کیا آپ نے ایک ستھری جان کو بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر دیا؟
بیشک آپ نے بہت بری بات کی (آیت ۷۴)۔ حضرت خضر نے کہا، کیا میں نے نہیں
کہا تھا آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے ... گاؤں والوں نے دعوت
دینی قبول نہ کی۔ پھر دونوں نے گاؤں میں ایک دیوار دیکھی جو گرنا ہی چاہتی تھی
راوی کا بیان ہے کہ حضرت خضر نے ہاتھ کے سہارے سے دیوار کو سیدھا کر دیا
حضرت موسیٰ نے ان سے کہا کہ بیشک جب ہم اس گاؤں میں داخل ہوئے تو
انہوں نے ہماری دعوت کرنی قبول نہ کی اور ہمیں کھانا نہ کھلایا۔ لہٰذا اگر
آپ چاہتے تو اس دیوار کی اجرت ان لوگوں سے لے لیتے (آیت ۷۷) حضرت
خضر نے کہا، یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر
بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا (آیت ۷۸) اس پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ صبر سے کام لیتے
تاکہ دونوں کے اور بھی واقعات ہمارے سامنے بیان فرمائے جاتے۔ راوی کا
بیان ہے کہ اس واقعے میں حضرت ابن عباس وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ

فَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا۔

بَابُ قَوْلِهٖ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا۔

١٨٣٩۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبِيْ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا هُمُ الْحَرُوْرِيَّةُ قَالَ لَا هُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى اَمَّا الْيَهُوْدُ فَكَذَّبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا النَّصَارٰى فَكَفَرُوْا بِالْجَنَّةِ فَقَالُوْا لَا طَعَامَ فِيْهَا وَلَا شَرَابَ وَالْحَرُوْرِيَّةُ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيْهِمُ الْفَاسِقِيْنَ۔

بَابُ قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ الْاٰيَةَ۔

١٨٤٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا وَعَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ مِثْلَهٗ۔

كٓهٰيٰعٓصٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَبْصِرْ بِهِمْ وَاَسْمِعْ اللّٰهُ يَقُوْلُهٗ وَهُمُ الْيَوْمَ لَا يَسْمَعُوْنَ وَلَا

تیا خضر علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارادہ تھا

قل هل ننبئکم بالاخسرین اعمالا کی تفسیر

مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے آیت "تم فرماؤ کیا تمہیں بتا دیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں (آیت ۱۰۳)" کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ خوارج کے بارے میں ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور نصاریٰ جنت کا انکار کرتے اور کہتے کہ اس میں کھانا پینا نہیں ہے، اور خوارج ان لوگوں میں ہیں، وہ جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں پکا ہونے کے بعد سورۃ البقرہ (آیت ۲۷) اور حضرت سعد بن ابی وقاص ان کا نام فاسق رکھتے تھے۔

اولئک الذین کفروا بآیات ربہم کی تفسیر

یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا (آیت ۱۰۵)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز ایک بہت ہی موٹے تازے آدمی کو جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا تو اتنا بھاری بھرکم ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک اس کا وزن ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا اور فرمایا کہ یہ آیت پڑھو۔ ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول قائم نہیں کریں گے (آیت ۱۰۵) ۔ اس کو یحییٰ بن بکیر، مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بھی ابوالزناد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

سورۂ مریم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ ابصر بہم واسمع یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج کفار بھی ظاہری گمراہی کے باعث رب تعالیٰ کی باتوں کو سنتے

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا قَالَ مَوْثِقًا تَوْثِيقًا
الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ سَيْفًا فَلَا مَوْثِقًا۔

بَابُ ۲۷۳ قَوْلِهِ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا۔

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ فَأَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ فَذَرْنِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَسَوْفَ أُوتَى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيَكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا۔

بَابُ ۲۷۴ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجِبَالُ هَدًّا هَدْمًا۔

۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَنْ أَكْفُرَ بِهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ قَالَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا كَلَّا

روایت میں موثقا کا لفظ ہے لیکن اشجعی نے جو سفیان سے روایت کی اس میں نہ سیفا کا لفظ ہے، اور نہ موثقا کا۔

كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا کی تفسیر

مسروق نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ زمانۂ جاہلیت کے عہد میں لوہار کا کام کیا کرتا تھا میرا عاص بن وائل پر قرض تھا جب میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں تمہیں اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ مار کر دوبارہ زندہ کر دے اس پر بھی ان کا انکار نہیں کروں گا۔ اس نے کہا تو پھر مجھے چھوڑ دو، جب میں مر کر دوبارہ زندہ ہو جاؤں گا پھر مجھے مال و اولاد دیئے جائیں گے تو اس وقت تمہارا حساب بیباق کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: کیا تم نے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے کہ مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے (آیت ۷۷)

وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے کہ الجبال ھدا سے پہاڑ کا منہدم ہونا مراد ہے۔
مسروق کا بیان ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عاص بن وائل پر میرا قرض تھا۔ میں تقاضا کرنے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں اس وقت تک ادائیگی نہیں کروں گا جب تک تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرو۔ میں نے کہا کہ مر کر دوبارہ زندہ ہو جاؤ تب بھی میں ان کا انکار نہیں کروں گا۔ اس نے کہا کہ مرنے کے بعد میں زندہ تو ضرور ہو جاؤں گا لہٰذا عنقریب ہی تمہارا قرض ادا کر دوں گا جبکہ مال و اولاد بھی مجھے ایسی لوٹا دیئے جائیں گے۔ اس پر یہ وحی نازل ہوئی: کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے۔ کیا غیب کو جھانک آیا ہے یا رحمٰن کے پاس کوئی عہد رکھا ہے، ہرگز نہیں، اب ہم لکھ رکھیں گے

الْمُبَارَكِ طُوًى، سُمِّيَ الْوَادِي. بِمَلْكِنَا: بِأَمْرِنَا. مَكَانًا سُوًى: مُنْتَصَفٌ بَيْنَهُمْ. يَبَسًا: يَابِسًا. عَلَى قَدَرٍ: مَوْعِدٍ. لَا تَنِيَا: تَضْعُفَا.

باب ۷۲۱ قَوْلِهِ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي.

١٨٢٧۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَقَى آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى لِآدَمَ أَنْتَ الَّذِي أَشْقَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَاةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَجَدْتَهَا كُتِبَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ نَعَمْ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى. الْيَمُّ الْبَحْرُ.

باب ۷۲۲ قَوْلِهِ وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَى.

١٨٢٨۔ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصُومُوهُ.

باب ۷۲۳ قَوْلِهِ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى.

١٨٢٩۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ

ہمارے اور تمہارے درمیان۔ یبساً خشک۔ علی قدر اندازے پر مطابق وعدہ لاتنیا کمزور نہ ہو جانا۔

واصطنعتك لنفسي کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کی ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے تمام انسانوں کو مشقت میں ڈالا اور جنت سے نکلوایا۔ حضرت آدم نے ان سے کہا کہ تم وہی ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے لیے چنا اور آپ پر توریت نازل فرمائی۔ کہا ہاں وہی ہوں۔ کہا تو آپ نے اس کو میری پیدائش سے پہلے میرے لیے لکھی ہوئی پایا؟ بولے جواب دیا۔ ہاں۔ تو حضرت آدم نے حضرت موسیٰ پر حجت قائم کردی۔ الیم سے سمندر مراد ہے۔

فاضرب لهم طريقا في البحر کی تفسیر

اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے کر نکل جاؤ اور ان کے لیے دریا میں سوکھا راستہ نکال لو تمہیں نہ پکڑے جانے کا ڈر ہوگا اور نہ خوف۔ تو ان کے پیچھے فرعون اپنے لشکر کو لے کر آیا تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپ لیا۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودی عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آج کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب آئے تھے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی نسبت ہم حضرت موسیٰ سے زیادہ قریب ہیں، لہٰذا (اے مسلمانو) تم بھی اس کا روزہ رکھو۔

فلا يخرجنكما من الجنة فتشقى کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب

بْنُ نَجَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَاجَّ مُوسَى آدَمَ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ الَّذِي أَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ وَأَشْقَيْتَهُمْ قَالَ قَالَ آدَمُ يَا مُوسَى أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي أَوْ قَدَّرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت موسیٰ نے بحث کرتے ہوئے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے اپنی لغزش کے باعث تمام انسانوں کو جنت سے نکلوایا اور مشقت میں ڈال دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت آدم نے کہا کہ اے موسیٰ! آپ وہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے چنا؟ کیا آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لیے لکھ دی تھی؟ یا میری پیدائش سے پہلے میرے لیے مقدر فرما دی تھی؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم نے حضرت موسیٰ کو لاجواب کر دیا۔

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفُ وَمَرْيَمُ وَطٰهٰ وَالْأَنْبِيَاءُ هُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِي وَقَالَ قَتَادَةُ جُذَاذًا قَطَّعَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي فَلَكٍ مِثْلِ فَلْكَةِ الْمِغْزَلِ يَسْبَحُونَ يَدُورُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَفَشَتْ رَعَتْ يُصْحَبُونَ يُمْنَعُونَ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً قَالَ دِينُكُمْ دِينٌ وَاحِدٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ حَصَبُ حَطَبُ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَحَسُّوا تَوَقَّعُوهُ مِنْ أَحْسَسْتُ خَامِدِينَ هَامِدِينَ حَصِيدٌ مُسْتَأْصَلٌ يَقَعُ عَلَى الْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ لَا يَسْتَحْسِرُونَ لَا يُعْيُونَ وَمِنْهُ حَسِيرٌ وَحَسَرْتُ بَعِيرِي عَمِيقٌ بَعِيدٌ نُكِسُوا رُدُّوا صَنْعَةَ لَبُوسٍ الدُّرُوعُ تَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ اخْتَلَفُوا الْحَسِيسُ وَ [illegible]

سورۃ الانبیاء

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۂ بنی اسرائیل، الکہف، مریم، طٰہٰ اور الانبیاء ابتداء میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے اور فصیح ہیں۔ یہ وہ ہیں جو میں نے پرانی یاد کی ہوئی ہیں۔ قتادہ کا قول ہے کہ جُذٰذًا ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ حسن بصری کا قول ہے کہ فِیْ فَلَکٍ تارے اسی طرح آسمان میں گھومتے ہیں، جیسے چرخہ گھومتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نَفَشَتْ چر گئیں۔ یُصْحَبُوْنَ روکے جائیں گے۔ اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً تمہارا دین ایک ہے۔ عکرمہ کا قول ہے کہ حَصَبُ حبشہ کی زبان میں حطب یعنی ایندھن۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اَحَسُّوْا اس سے توقع رکھی یہ اَحْسَسْتُ سے ہے۔ خٰمِدِیْنَ بجھے ہوئے۔ حَصِیْدٌ جڑ سے کاٹا یا اکھاڑا ہوا یہ واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لَا یَسْتَحْسِرُوْنَ وہ اکتاتے نہیں اور حَسِیْرٌ اسی سے نکلا ہے، جیسے حَسَرْتُ بَعِیْرِیْ میں نے اپنے اونٹ کو تھکا دیا۔ عَمِیْقٌ دور دراز۔ نُکِسُوْا الٹے گئے۔ صَنْعَۃَ لَبُوْسٍ زرہیں۔ تَقَطَّعُوْا اَمْرَھُمْ اختلاف کیا۔ اَلْحَسِیْسُ حس، الجرس اور الہمس ہم معنی ہیں یعنی [illegible]

خسر الدنیا والآخرۃ الی قولہ ذٰلک ھو الضلال البعید اترفناھم وسعناھم۔

۱۸۵۳۔ حدثنی ابراھیم بن الحارث حدثنا یحیی بن ابی بکیر حدثنا اسرائیل عن ابی حصین عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف قال کان الرجل یقدم المدینۃ فان ولدت امراتہ غلاما ونتجت خیلہ قال ھذا دین صالح وان لم تلد امراتہ ولم تنتج خیلہ قال ھذا دین سوء۔

باب قولہ ھذان خصمان اختصموا فی ربھم

۱۸۵۴۔ حدثنا حجاج بن منھال حدثنا ھشیم اخبرنا ابو ھاشم عن ابی مجلز عن قیس بن عباد عن ابی ذر انہ کان یقسم فیھا ان ھذہ الآیۃ ھذان خصمان اختصموا فی ربھم نزلت فی حمزۃ وصاحبیہ وعتبۃ وصاحبیہ یوم برزوا فی یوم بدر رواہ سفیان عن ابی ھاشم وقال عثمان عن جریر عن منصور عن ابی ھاشم عن ابی مجلز قولہ۔

۱۸۵۵۔ حدثنا حجاج بن منھال حدثنا معتمر بن سلیمان قال سمعت ابی قال حدثنا ابو مجلز عن قیس بن عباد عن علی بن ابی طالب قال انا اول من یجثو بین یدی الرحمٰن للخصومۃ یوم القیامۃ قال قیس وفیھم نزلت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم قال ھم الذین بارزوا یوم بدر علی وحمزۃ وعبیدۃ وشیبۃ بن ربیعۃ وعتبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ۔

دونوں کا نقصان۔ یہی ہے کھلی گمراہی (آیت ۱۱) علیٰ حرف شک کے ساتھ۔ اترفنٰھم۔۔ ہم نے انہیں وسعت دی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ومن الناس من یعبد اللہ علیٰ حرف کے بارے میں فرمایا ہے کہ ایک آدمی (مدعی اسلام) مدینہ منورہ میں ایسا بھی آکر رہا کہ اس کی بیوی اگر لڑکا جنتی اور جانور بھی بچے دیتے تو کہتا کہ یہ دین (اسلام) بہت اچھا ہے اور اگر اس کی بیوی لڑکا نہ جنتی اور اس کے جانور بچے نہ دیتے تو کہتا یہ دین بُرا ہے۔

ھٰذان خصمٰن اختصموا فی ربھم کی تفسیر

قیس بن عباد نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ آیت ھٰذان خصمٰن اختصموا فی ربھم (آیت ۱۹) یہ (۱) حضرت حمزہ اور ان کے دونوں ساتھیوں اور (۲) عتبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ غزوہ بدر میں وہ مقابلے پر آئے تھے۔ سفیان نے ابوہاشم سے اس کی روایت کی ہے۔ عثمان، جریر، منصور، ابوہاشم نے ابومجلز سے ان کا قول روایت کیا ہے۔

قیس بن عباد نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے روز رحمٰن کی بارگاہ میں سب سے پہلے میں اپنا مقدمہ فیصلے کے لیے پیش کروں گا۔ قیس کا بیان ہے کہ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے ھٰذان خصمٰن اختصموا فی ربھم فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں ایک دوسرے سے ٹکرائے، یعنی ادھر سے علی، حمزہ اور عبیدہ رضی اللہ عنہم اور دوسری جانب سے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تھے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ سَبْعَ طَرَائِقَ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ لَهَا سَابِقُوْنَ سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ
قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ خَائِفِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ بَعِيْدٌ بَعِيْدٌ فَاسْئَلِ
الْعَادِّيْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَنَاكِبُوْنَ لَعَادِلُوْنَ كَالِحُوْنَ
عَابِسُوْنَ مِنْ سُلٰلَةٍ الْوَلَدُ وَالنُّطْفَةُ السُّلَالَةُ
وَالْجِنَّةُ وَالْجُنُوْنُ وَاحِدٌ وَالْغُثَاءُ الزَّبَدُ
وَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا لَا يُنْتَفَعُ بِهِ
يَجْأَرُوْنَ يَرْفَعُوْنَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ
الْبَقَرَةُ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ رَجَعَ عَلٰى عَقِبَيْهِ
سَامِرًا مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمِيْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ
هٰهُنَا فِيْ مَوْضِعِ الْجَمْعِ تُسْحَرُوْنَ تَعْمَوْنَ
مِنَ السِّحْرِ۔

سورۃ المؤمنون

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
ابن عیینہ کا قول ہے کہ سبع طرائق سے مراد ہیں سات آسمان۔ لہا سابقون سعادت ان کا مقدر ہے قلوبہم وجلۃ ڈرے ہوئے۔ ابن عباس کا قول ہے ہیہات ہیہات دور دور۔ فاسئل العادین فرشتوں سے۔ لناکبون سیدھے راستے سے ہٹ جانے والے۔ کالحون بدشکل۔ سلالۃ لڑکا یا نطفہ۔ الجنۃ اور الجنون ہم معنی ہیں، دیوانگی۔ الغثاء جھاگ جو پانی کی سطح پہ آتا ہے اور جس سے فائدہ نہ ہو۔ یجأرون گائے کی طرح آواز نکالنا۔ علی اعقابکم واپس لوٹ جانا۔ سامرا، السمر سے ہے اور اس کی جمع السمار ہے اور یہاں السامر جمع کی جگہ ہے۔
تسحرون جادو سے اندھے ہو گئے ہو۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ خِلَالِهِ مِنْ بَيْنِ أَضْعَافِ
السَّحَابِ سَنَا بَرْقِهِ الضِّيَاءُ مُذْعِنِيْنَ
يُقَالُ لِلْمُسْتَخْذِيْ مُذْعِنٌ أَشْتَاتًا وَشَتّٰى
وَشَتَاتٌ وَشَتٌّ وَاحِدٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
سُوْرَةٌ أَنْزَلْنَاهَا بَيَّنَّاهَا وَقَالَ غَيْرُهُ
سُمِّيَ الْقُرْاٰنُ بِجَمَاعَةِ السُّوَرِ وَسُمِّيَتِ
السُّوْرَةُ لِأَنَّهَا مَقْطُوْعَةٌ مِنَ الْأُخْرٰى
فَلَمَّا قُرِنَ بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ سُمِّيَ قُرْاٰنًا
وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِيَاضٍ الثُّمَالِيُّ الْمِشْكٰوةُ
الْكُوَّةُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى إِنَّ

سورۃ النور

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
من خلالہ بادلوں کے بیچ سے۔ سنا برقہ اس کی بجلی کی روشنی۔ مذعنین عاجزی کرنے والے، یہ مذعن کی جمع ہے۔ اشتاتا، شتی، شتات اور شت چاروں ہم معنی ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے۔ سورۃ انزلناہا ہم نے اس کو بیان کیا۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سورتوں کے مجموعے کو قرآن کریم کہتے ہیں اور انہیں سورت اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ایک دوسری سے جدا ہیں اور جب ایک دوسری سے مل جاتی ہیں تو قرآن مجید ہو جاتا ہے۔ سعد بن عیاض ثمالی کا قول ہے۔ المشکوٰۃ طاق یہ حبشہ کی زبان کا لفظ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ان علینا جمعہ و
قرآنہ ...

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُلَاعَنَةِ بِمَا سَمَّى اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَلَاعَنَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا فَطَلَّقَهَا فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أُحَيْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُوَيْمِرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ۔

بَابٌ ۷۷۲ قَوْلِهِ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ۔

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَاعُنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

بلا جانا۔ حضرت عویمر نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت نہ کر لوں چنانچہ حضرت عویمر حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ایک شخص نے دوسرے آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھا اگر وہ اس کو قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قصاص میں قتل کر دیں گے بصورت دیگر وہ کیا کرے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل فرمایا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے متعلق حکم ملاعنت دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم نازل فرمایا ہے۔ پس انہوں نے عورت سے لعان کیا۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو یہ اس پر ظلم ہوگا۔ لہٰذا میں نے اس کو طلاق دے دی ہے۔ پس بعد والوں کے لیے لعان میں یہی طریقہ مقرر ہو گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنا اگر بچہ رنگ کا سانولا، کالی آنکھوں، بھاری سرینوں اور موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی عورت کے بارے میں سچ کہا ہے اور اگر بچہ اس کی طرح گورے رنگ کا پیدا ہو تو میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اپنی عورت کے متعلق جھوٹ بولا ہے۔ پس بچہ اسی شکل و صورت کا پیدا ہوا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ اور اس سے حضرت عویمر کی تصدیق ہو گئی۔ چنانچہ اس کے بعد وہ بچہ اپنی والدہ کی جانب ہی منسوب ہوتا رہا۔

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ کی تفسیر

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی دوسرے آدمی کو اپنی عورت کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھ کر اسے قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قتل کر دیں گے یا پھر وہ کیا کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کے متعلق لعان کا حکم نازل فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا کہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا فیصلہ فرما دیا گیا ہے۔ پس دونوں نے

عليه وسلم أن يفرق بينهما في امرأتك قال فتلاعنا وأنا شاهد عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ففارقها فكانت سنة أن يفرق بين المتلاعنين وكانت حاملا

لعان کیا اور اس وقت میں (حضرت سہل) بھی وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں موجود تھا پس اس آدمی نے عورت کو اپنے سے جدا کر دیا۔ چنانچہ یہ دستور مقرر فرما دیا گیا کہ لعان کرنے والوں کے مابین جدائی کر دی جائے۔ اس وقت وہ عورت حاملہ تھی لیکن خاوند نے حاملہ ہونے سے انکار

فأنكر حملها وكان ابنها يدعى إليها ثم جرت السنة في الميراث أن يرثها وترث منه ما فرض الله لها.

کیا چنانچہ وہ لڑکا اپنی والدہ کی جانب ہی منسوب ہوا۔ پھر میراث میں یہ دستور مقرر ہوا کہ وہ ماں بیٹے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان کا حصہ مقرر فرمایا ہے وہ انہیں ملے گا۔

باب قوله ويدرأ عنها العذاب أن تشهد أربع شهادات بالله إنه لمن الكاذبين.

وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ کی تفسیر

اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے (آیت ۸)۔

١٨٥٨۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا ابن أبي عدي عن هشام بن حسان حدثنا عكرمة عن ابن عباس أن هلال بن أمية قذف امرأته عند النبي صلى الله عليه وسلم بشريك بن سحماء فقال النبي صلى الله عليه وسلم البينة أو حد في ظهرك فقال يا رسول الله إذا رأى أحدنا على امرأته رجلا ينطلق يلتمس البينة فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول البينة وإلا حد في ظهرك فقال هلال والذي بعثك بالحق إني لصادق فلينزلن الله ما يبرئ ظهري من الحد فنزل جبريل وأنزل عليه والذين يرمون أزواجهم فقرأ حتى بلغ إن كان من الصادقين فانصرف النبي صلى الله عليه وسلم فأرسل إليها فجاء هلال فشهد والنبي صلى الله عليه وسلم يقول إن الله يعلم أن أحدكما كاذب فهل منكما تائب ثم قامت فشهدت فلما كانت عند الخامسة وقفوها وقالوا إنها موجبة

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء پر تہمت لگائی کہ ان کی بیوی کے ساتھ اس نے بدکاری کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے شخص کو بدکاری کرتے ہوئے دیکھے تو اس وقت وہ گواہ کہاں سے تلاش کرے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی۔ چنانچہ حضرت ہلال عرض گزار ہوئے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا کہ میں ضرور سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میرے بارے میں کوئی حکم نازل فرما کر میری پیٹھ پر حد قائم نہیں ہونے دے گا۔ پس حضرت جبریل نازل ہوئے اور آپ پر یہ حکم نازل ہوا: اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں (آیت ۶)۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے آگے بھی پڑھا۔ اور عورت کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا تو حضرت ہلال حاضر بارگاہ ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رہے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟ پھر جب عورت کھڑی ہوئی تو اس نے سامنے چار بار گواہی دی لیکن جب پانچویں گواہی دینے کو ہوئی تو لوگوں نے کہا کہ یہ جھوٹے کے لیے موجب عذاب ہے۔ حضرت

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوْهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَأْنٌ۔

ابن عباس نے کہا کہ وہ عورت ہچکچائی اور گردن جھکائی یہاں تک کہ ہم بھی سمجھنے لگے کہ وہ رجوع کر لے گی پھر اس عورت نے اپنے دل میں کہا کہ میں ہمیشہ کے لیے اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو دیکھتے رہنا، اگر سیاہ آنکھوں بھاری سرینوں اور موٹی پنڈلیوں والا بچہ جنے تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا چنانچہ اس عورت کے پیٹ سے ایسا ہی بچہ پیدا ہوا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اللہ کی کتاب میں لعان کا حکم نہ آیا ہوتا جس پر عمل کیا گیا تو تم دیکھتے کہ میں اس عورت کو کیا سزا دیتا۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ۔

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا رَمٰى امْرَأَتَهٗ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ اللّٰهُ ثُمَّ قَضٰى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا کی تفسیر

اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو (آیت ۹)۔

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور جو بچہ اس کے پیٹ میں تھا اس کے متعلق بھی کہا کہ یہ میرا نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کو حکم فرمایا تو دونوں نے لعان کیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ پھر بچہ عورت کو دلا دیا گیا (زنا کا ثابت ہوتے ہیں) اور دونوں کے درمیان جدائی کرا دی گئی۔

بَابُ قَوْلِهٖ إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ أَفَّاكٌ كَذَّابٌ۔

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ قَالَتْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ۔

إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْإِفْكِ کی تفسیر

بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے۔ اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے ان میں سے ہر شخص کے لیے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں وہ جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے (آیت ۱۱) اَفَّاكٌ بہت جھوٹا۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تہمت میں سب سے زیادہ حصہ لینے والے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عبداللہ بن ابی بن سلول ہے۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ کی تفسیر

يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ؟ فَذَاكَ الَّذِي يَرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَقَهْتُ فَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ

وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ قِبَلَ الْغَائِطِ وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي قَدْ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هَنْتَاهْ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهْ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتَّى أَصْبَحْتُ أَبْكِي فَدَعَا

پاؤں ان کی چادر میں الجھ گیا جس کے باعث وہ گرنے لگیں تو انہوں نے کہا کہ مسطح کا برا ہو۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ آپ نے بری بات کہی ہے، کیا آپ ایسے آدمی کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا تھا؟ وہ کہنے لگیں تم تو بھولی بھالی ہو، تمہیں معلوم نہیں وہ کیا کہتا ہے؟ ان

کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھا، بتاؤ تو سہی اس نے کیا کہا ہے؟ پس انہوں نے مجھے بہتان باندھنے والوں کی بات بتا دی۔ پس میری علالت میں مزید اضافہ ہونے لگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں اپنے گھر واپس آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ آپ نے سلام کیا اور پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے ہاں جانے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں؟ اور میں چاہتی تھی کہ ان سے اس خبر کی تصدیق کروں۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ میں اپنے والدین کے پاس آ گئی تو میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے کہا: اے امی جان! لوگ کیا باتیں بناتے ہیں؟ فرمایا: میری بچی! اس کا غم نہ کھاؤ، خدا کی قسم ایسا ہوتا ہی آیا ہے کہ جب کوئی عورت حسین ہو اور اس کا خاوند بھی اسے چاہے تو اس کی سوکنیں ہوں تو ایسا کیا ہی کرتی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے کہا: سبحان اللہ! لوگ ایسی بھی باتیں کہنے لگے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس رات میں صبح تک روتی رہی اور میرے آنسو تھمتے نہ تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی یہاں تک کہ روتے روتے صبح ہو گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ ایک مدت سے وحی نہیں آ رہی تھی تاکہ اپنی بیوی کو جدا کر دینے کے بارے میں مشورہ کیا جائے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اسامہ بن زید نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارہ کیا کہ وہ اہل بیت کی براءت سے بخوبی واقف ہیں اور محبت کے باعث وہ انہیں ذاتی طور پر بھی جانتے ہیں۔ چنانچہ وہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ کی زوجہ مطہرہ ہیں، ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔ علی بن ابو طالب عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں فرمائے گا اور عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں۔ رہی حقیقت، تو وہ اس لونڈی سے پوچھیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ (لونڈی) کو طلب فرمایا: اے بریرہ! کیا تم نے اس کے اندر کوئی شک والی بات دیکھی ہے؟ بریرہ عرض گزار ہوئی کہ نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق

رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن أبي
طالب وأسامة بن زيد حين استلبث الوحي
يستأمرهما في فراق أهله قالت فأما أسامة
بن زيد فأشار على رسول الله صلى الله عليه وسلم
بالذي يعلم من براءة أهله وبالذي يعلم
لهم في نفسه من الود فقال يا رسول الله
أهلك وما نعلم إلا خيرا وأما علي بن أبي
طالب فقال يا رسول الله لم يضيق الله عليك
والنساء سواها كثير وإن تسأل الجارية
تصدقك قالت فدعا رسول الله صلى الله
عليه وسلم بريرة فقال أي بريرة هل
رأيت من شيء يريبك قالت بريرة لا والذي
بعثك بالحق إن رأيت عليها أمرا أغمصه
عليها أكثر من أنها جارية حديثة السن
تنام عن عجين أهلها فتأتي الداجن فتأكله
فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستعذر
يومئذ من عبد الله بن أبي ابن سلول قالت
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
على المنبر يا معشر المسلمين من يعذرني من
رجل قد بلغني أذاه في أهل بيتي فوالله
ما علمت على أهلي إلا خيرا ولقد ذكروا
رجلا ما علمت عليه إلا خيرا وما كان
يدخل على أهلي إلا معي فقام سعد بن معاذ
الأنصاري فقال يا رسول الله أنا أعذرك
منه إن كان من الأوس ضربت عنقه وإن
كان من إخواننا من الخزرج أمرتنا ففعلنا
أمرك قالت فقام سعد بن عبادة وهو سيد
الخزرج وكان قبل ذلك رجلا صالحا ولكن
احتملته الحمية فقال لسعد كذبت لعمر الله

کے ساتھ معروف فرمایا ہے یعنی یہ کہ ان کے اندر کوئی ایسی بات نہیں دیکھی
جس کے باعث ان پر کوئی عیب رکھوں، ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ وہ
کم عمر لڑکی ہیں اس لئے کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری
آکر اسے کھا جاتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور

اس روز آپ نے عبداللہ بن ابی سلول کے خلاف مدد چاہی۔ وہ فرماتی ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا اے مسلمانو!
اس شخص کے مقابلے میں کون میری مدد کرتا ہے جس نے میری گھر والی کے بارے
میں مجھے اذیت پہنچائی ہے۔ خدا کی قسم میں اپنی اہلیہ کے متعلق بھلائی کے سوا
اور کچھ نہیں جانتا اور وہ میرے گھر میں کبھی داخل نہیں ہوتا مگر میرے
ساتھ۔ پس حضرت سعد بن معاذ انصاری کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔
یا رسول اللہ! میں اس کے مقابلے میں آپ کا مددگار ہوں گا۔ اگر وہ قبیلہ اوس سے ہے تو
میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائی قبیلہ خزرج سے
ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔ حضرت صدیقہ
فرماتی ہیں کہ اس پر قبیلہ خزرج کے سردار حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہو گئے
اور اس سے پہلے وہ نیک آدمی تھے لیکن قبائلی حمیت نے انہیں اس بات پر
ابھارا۔ حضرت سعد بن معاذ سے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں، آپ اسے
قتل نہیں کریں گے اور نہ قتل کر سکتے ہیں۔ اس پر حضرت سعد بن معاذ کے
چچازاد بھائی حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہو گئے اور سعد بن عبادہ سے
کہا۔ آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ خدا کی قسم ہم اسے ضرور قتل کریں گے۔ معلوم ہوتا
ہے کہ آپ منافق ہیں اسی لئے منافقوں کی طرف سے جھگڑتے ہیں۔ اس
پر اوس اور خزرج دونوں قبیلے کھڑے ہو گئے اور آپس میں لڑنے
کے لئے آمادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر بیٹھے
ہوئے برابر انہیں خاموش ہو جانے کے لئے فرماتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش
ہو گئے۔ اور آپ نے بھی خاموشی اختیار فرمائی۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ
اس روز بھی میری یہی حالت رہی کہ نہ آنسو تھمتے تھے اور نہ نیند آتی
تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس ہی تھے اور مجھے
روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزر چکا تھا۔ نہ نیند آتی تھی اور نہ
آنسو تھمتے تھے اور ان دونوں کا خیال تھا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ
جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وہ دونوں حضرات میرے پاس بیٹھے تھے

لا تقتله ولا تقدر على قتله فقام أسيد بن
حضير وهو ابن عم سعد فقال لسعد بن
عبادة كذبت لعمر الله لنقتلنه فإنك
منافق تجادل عن المنافقين فثار الحيان
الأوس والخزرج حتى هموا أن يقتتلوا ورسول
الله صلى الله عليه وسلم قائم على المنبر فلم يزل
رسول الله صلى الله عليه وسلم يخفضهم حتى
سكتوا وسكت قالت فمكثت يومي ذلك لا
يرقأ لي دمع ولا أكتحل بنوم قالت فأصبح أبواي
عندي وقد بكيت ليلتين ويوما لا أكتحل
بنوم ولا يرقأ لي دمع يظنان أن البكاء فالق
كبدي قالت فبينما هما جالسان عندي وأنا
أبكي فاستأذنت علي امرأة من الأنصار فأذنت
لها فجلست تبكي معي قالت فبينا نحن على
ذلك دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثم جلس قالت ولم يجلس عندي منذ قيل
ما قيل قبلها وقد لبث شهرا لا يوحى إليه في
شأني قالت فتشهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم حين جلس ثم قال أما بعد يا عائشة
فإنه قد بلغني عنك كذا وكذا فإن كنت
بريئة فسيبرئك الله وإن كنت ألممت بذنب
فاستغفري الله وتوبي إليه فإن العبد إذا
اعترف بذنبه ثم تاب إلى الله تاب الله عليه
قالت فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم
مقالته قلص دمعي حتى ما أحس منه قطرة
فقلت لأبي أجب رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيما قال قال والله ما أدري ما أقول لرسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت لأمي أجيبي
رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ما أدري

اور میں انصاری تھی تو ایک انصاری عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت
طلب کی۔ میں نے اس کو اجازت دیدی۔ پس وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ
رونے لگی۔ اسی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف
لائے اور بیٹھ گئے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ تہمت کے وقت سے
لے کر قبل ازیں آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینے سے آپ
پر میرے متعلق کسی قسم کی وحی نہیں آئی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھتے وقت وحدانیت معبود کی شہادت دی
اس کے بعد فرمایا: اے عائشہ! بیشک تمہارے متعلق مجھ تک یہ
بات پہنچی ہے اگر تم اس سے بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں اس
سے بری کر دے گا اور اگر تم اس گناہ میں ملوث ہو تو اللہ تعالیٰ سے
معافی چاہو اور توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر کے
پھر اللہ تعالیٰ کی طرف تائب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ
قبول فرما لیتا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما چکے تو میرے آنسو تھم گئے یہاں تک کہ ایک
قطرہ بھی محسوس نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے والد محترم سے عرض
کی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دیں۔ انہوں
نے فرمایا: خدا کی قسم! میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ محترمہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے کے لیے کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ
میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب
دوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں خود عرض گزار ہوئی، حالانکہ میں کم سن
لڑکی تھی اور قرآن کریم بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا کہ بیشک
خدا کی قسم! میں جانتی ہوں کہ لوگوں سے یہ بات سن کر آپ کے دلوں میں
سما گئی ہوگی اور آپ نے اسے سچ جان لیا ہوگا۔ دریں حالات اگر میں
آپ سے کہوں کہ میں اس سے بری ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے
بری ہوں لیکن آپ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات
کا اعتراف کر لوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ
ضرور میری تصدیق کریں گے۔ اللہ کی قسم! مجھے تو یہی نظر آتا ہے کہ میری اور
آپ حضرات کی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد جیسی

ما أقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فقلت وأنا جارية حديثة السن لا أقرأ كثيرا من القرآن إني والله لقد علمت لقد سمعتم هذا الحديث حتى استقر في أنفسكم وصدقتم به فلئن قلت لكم إني بريئة والله يعلم أني بريئة لا تصدقوني بذلك ولئن اعترفت لكم بأمر والله يعلم أني بريئة لتصدقني والله ما أجد لكم مثلا إلا قول أبي يوسف قال فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون قالت ثم تحولت فاضطجعت على فراشي قالت وأنا حينئذ أعلم أني بريئة وأن الله مبرئي ببراءتي ولكن والله ما كنت أظن أن الله منزل في شأني وحيا يتلى ولشأني في نفسي كان أحقر من أن يتكلم الله في بأمر يتلى ولكن كنت أرجو أن يرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم رؤيا يبرئني الله بها قالت فوالله ما رام رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا خرج أحد من أهل البيت حتى أنزل عليه فأخذه ما كان يأخذه من البرحاء حتى إنه ليتحدر منه مثل الجمان من العرق وهو في يوم شات من ثقل القول الذي ينزل عليه قالت فلما سري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سري عنه وهو يضحك فكانت أول كلمة تكلم بها يا عائشة أما الله عز وجل فقد برأك فقالت أمي قومي إليه فقالت فقلت والله لا أقوم إليه ولا أحمد إلا الله عز وجل وأنزل الله إن الذين جاءوا بالإفك عصبة منكم لا تحسبوه العشر الآيات كلها فلما أنزل الله هذا في براءتي قال أبو بكر الصديق

ہے جیسا انہوں نے فرمایا: "تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو" (سورۂ یوسف، آیت ۱۸) پھر میں وہاں سے چلی گئی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں بخوبی جانتی تھی کہ اس سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری برأت کو ظاہر فرمائے گا لیکن خدا کی قسم، میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ میرے بارے میں اللہ تعالیٰ وحی نازل فرمائے گا جو میری شان میں تلاوت کی جائے گی، کیونکہ میں اپنے آپ کو اس سے بہت کم سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق ایسا کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے۔ ہاں مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند کی حالت میں میری برأت کا خواب دکھایا جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے خدا کی قسم ابھی تشریف بھی نہیں لے گئے تھے، اور ہمارے گھر والوں میں سے کوئی ایک بھی باہر نہیں نکلا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا اور معمول کے مطابق آپ پر وہی حالت طاری ہو گئی۔ چنانچہ آپ کے جسمِ اطہر سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگا اور یہ سردیوں کے دن تھے لیکن جو کلام آپ پر نازل ہو رہا تھا یہ اس کی ثقالت کے سبب تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وحی کا نزول ہو چکا اور آپ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم ریز تھے۔ چنانچہ پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری کر دیا ہے۔ اس پر میری والدۂ محترمہ نے فرمایا کہ کھڑی ہو کر ان کا شکریہ ادا کرو۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ، خدا کی قسم میں ان کا شکریہ ادا نہیں کروں گی بلکہ میں اللہ عزوجل کی حمد و ثنا ہی بیان کروں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیتیں نازل فرمائیں: "بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں، تمہیں میں کی ایک جماعت ہے، اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو" (آیت ۱۱ تا ۲۰) جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت کا اعلان نازل فرما دیا تو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا:

كَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ بِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُّؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْإِفْكِ۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَلَقَّوْنَهٗ يَرْوِيهِ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ تُفِيضُونَ تَقُولُونَ۔

١٨٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أُمِّ رُومَانَ أُمِّ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا رُمِيَتْ عَائِشَةُ خَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا۔

بَابُ قَوْلِهٖ إِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِأَلْسِنَتِكُمْ

جو مسطح بن اثاثہ کی قرابت اور ان کی غربت کے باعث مالی امداد کیا کرتے تھے کہ خدا کی قسم، اب میں مسطح کو کبھی ایک پیسہ بھی نہیں دوں گا کیونکہ اس نے عائشہ کے متعلق نازیبا بات کہی تھی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:- "اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں، قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں، کیا تم یہ دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ٢٢)" حضرت ابوبکر صدیق نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری بخشش فرمائے۔ پس یہ حضرت مسطح کو اتنا ہی دینے لگے جتنا دیا کرتے تھے اور کہا کہ خدا کی قسم اب میں کبھی اسے بند نہیں کروں گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس معاملے میں حضرت زینب بنت جحش سے بھی پوچھا کرتے تھے کہ اے زینب! تمہیں کیا معلوم ہے یا تم نے کیسا دیکھا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو بدگوئی سے بچاتی ہوں، میری نظر میں تو سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے یہی تقریباً میری ہم مرتبہ خیال کی جاتی تھیں لیکن ان کی پرہیزگاری کے باعث اللہ تعالیٰ نے انہیں میری بدگوئی کرنے میں ملوث ہونے سے بچا لیا لیکن ان کی بہن حمنہ اس بات پر لڑتی رہی اور اس موقع پر بہتان لگانے والوں کی طرح وہ بھی ہلاک ہوئی۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ کی تفسیر

اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا (آیت ١٤) مجاہد کا قول ہے تَلَقَّوْنَهٗ ایک دوسرے سے سنتے پھرتے۔ تُفِيضُونَ تم کہتے ہو۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب عائشہ نے یہ بہتان سنا تو بےہوش ہو کر گر پڑی تھیں۔

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ کی تفسیر

وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ۔

جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور تم اسے معمولی بات سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے (آیت ۱۵)۔

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقْرَأُ إِذْ تَلِقُونَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ۔

ابن ملیکہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو (مذکورہ آیت میں) پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

باب ۸۰ قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ

وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ کی تفسیر

اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہ ہم کو نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الٰہی پاکی ہے تجھے، یہ بڑا بہتان ہے (آیت ۱۶)۔

۱۸۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ قَالَتْ أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ فَقِيلَ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتِ ائْذَنُوا لَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدِينَكِ قَالَتْ بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ قَالَ فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ سے اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ وفات سے پہلے وہ عالم نزع میں تھیں۔ انہوں نے فرمایا۔ مجھے خوف ہے کہ یہ میری تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد اور برگزیدہ مسلمانوں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ اچھا انہیں اجازت دے دو۔ حضرت ابن عباس نے پوچھا کہ آپ کا کیسا حال ہے؟ جواب دیا۔ اگر پرہیزگار ہوں تو بہتر ہے۔ یہ کہنے لگے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی صفائی آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت ابن زبیر اندر آئے تو حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس آئے تھے تو وہ میری تعریف کر رہے تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش میں گمنام ہوتی۔

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ نَسْيًا مَنْسِيًّا۔

حضرت قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کی اور پھر حدیث مذکورہ بیان کی لیکن انہوں نے نسیا منسیا ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۸۱ قَوْلِهِ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا۔

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا کی تفسیر

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا قُلْتُ أَتَأْذَنِينَ لِهَذَا قَالَتْ أَوَلَيْسَ قَدْ أَصَابَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِي ذَهَابَ بَصَرِهِ فَقَالَ ؎

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ لَكِنْ أَنْتَ۔

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت حسان بن ثابت نے ان کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی۔ میں نے کہا، کیا آپ ایسے شخص کو اندر آنے کی اجازت دیں گی؟ فرمایا، انہیں بہت بڑا عذاب مل گیا ہے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ بصارت سے محروم ہو جانا مراد ہے۔ حضرت حسان نے کہا ؎

زباں عفیفہ و سنجیدہ، نکوکار
نہیں ان سے ہو کر بہتر ہے گنہگار

حضرت صدیقہ نے فرمایا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ہیں۔

بَابُ قَوْلِهِ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى عَائِشَةَ فَشَبَّبَ وَقَالَ ؎

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ لَسْتَ كَذَاكَ قُلْتُ تَدَعِينَ مِثْلَ هَذَا يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ فَقَالَتْ وَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى وَقَالَتْ وَقَدْ كَانَ يَرُدُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيَاتِ کی تفسیر

اور اللہ تمہارے لیے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے (آیت ۱۸)۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور ان کی تعریف میں یہ شعر پڑھا ؎

عفیفہ و سنجیدہ و پُر وقار
زباں پاک رکھتی ہے غیبت سے جو

حضرت صدیقہ نے فرمایا، مگر آپ تو ایسے نہیں ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ ایسے آدمی کو بھی اپنے پاس آنے کی رخصت فرما دیتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ حکم نازل فرمایا ہے: اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا (آیت ۱۱)۔ آخر میں فرمایا کہ اندھا ہو جانے سے بڑھ کر اور کون سا عذاب بڑا ہے؟ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دفاع کیا کرتے تھے۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللّٰهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ تَشِيعُ تَظْهَرُ

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ کی تفسیر

وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر مہربان، کرم کرنے والا ہے تو تم اس کا مزہ چکھتے (آیت ۱۹، ۲۰)۔

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ کی تفسیر

مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى
وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ
اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔

۱۸۶۸ - وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ
مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيَّ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ
فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي نَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَايْمُ
اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ وَأَبَنُوهُمْ
بِمَنْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا
يَدْخُلُ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ
إِلَّا غَابَ مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ
لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ نَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ
مِنْ بَنِي الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ
مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللَّهِ
أَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تُضْرَبَ
أَعْنَاقُهُمْ حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ
شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ
ذَلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِي أُمُّ
مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ وَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ أَيْ
أُمِّ تَسُبِّينَ ابْنَكِ وَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ
فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا تَسُبِّينَ ابْنَكِ
ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا
فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَسُبُّهُ إِلَّا فِيكِ فَقُلْتُ فِي أَيِّ
شَأْنِي قَالَتْ فَبَقَرَتْ لِي الْحَدِيثَ فَقُلْتُ وَقَدْ
كَانَ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللَّهِ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي

اور قسم نہ کھائیں جو تم پر فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں، قرابت داروں
اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیئے کہ
معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا تم دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری
بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
کہ جب مجھ پر تہمت لگائی گئی اور مجھے اس کا علم بھی نہ تھا تو میرے بارے میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کھڑے ہوئے چنانچہ آپ نے وحدانیت
معبود کی شہادت دی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔
مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری بیوی پر تہمت لگائی
ہے خدا کی قسم، مجھے اس میں ایسی کوئی برائی نظر نہیں آئی۔ اور جس شخص
پر وہ الزام لگاتے ہیں مجھے اس کے اندر بھی کوئی برائی نظر نہیں آئی اور
وہ کبھی میرے گھر میں داخل نہیں ہوا مگر میری موجودگی میں اور جب
میں سفر پر گیا تو وہ بھی میرے ساتھ جاتا تھا۔ پس حضرت سعد بن معاذ کھڑے
ہوکر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ ان سارے
آدمیوں کی گردنیں اڑا دوں۔ اس پر بنی خزرج کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا وہ
والدہ حسان بن ثابت اس کے خاندان سے تھیں۔ اس نے کہا آپ غلط
کہتے ہیں۔ اگر وہ اوس قبیلے کے ہوتے تو آپ ہرگز ان کی گردنیں نہ اڑاتے۔ اس پر
بنی اوس اور خزرج کے درمیان مسجد میں لڑائی چھڑ جانے کا خدشہ لاحق
ہونے لگا اور مجھے اس وقت تک کوئی علم نہ تھا جب اس روز شام کا
وقت ہو گیا تو میں قضائے حاجت کے لیے ام مسطح کے ساتھ باہر
نکلی وہ کپڑے میں الجھ کر گر گئیں۔ مسطح کا برا ہو۔ میں نے کہا، آپ اپنے
بیٹے کو کیوں برا بھلا کہتی ہیں۔ وہ خاموش ہو گئیں۔ پھر دوبارہ پیر الجھا تو
کہنے لگیں کہ مسطح کا برا ہو۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو برا بھلا
کہہ رہی ہیں۔ پھر تیسری مرتبہ ان کا پاؤں الجھا تو کہا کہ مسطح کا ستیاناس
جائے۔ پس میں نے انہیں جھڑکا۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو آپ کی
وجہ سے کوستی ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہ میری وجہ سے کیوں؟ ان کا بیان
ہے کہ پھر انہوں نے تہمت کی پوری داستان سنا دی۔ میں نے کہا کیا یہ بات
ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یہی ہے خدا کی قسم پھر میں اپنے گھر کو
[illegible] پھر گئی اور گویا جس کام سے آئی تھی اس کا بھی کچھ

كثيرا أو عك فقلت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم أرسلني إلى بيت أبي فأرسل معي الغلام
فدخلت الدار فوجدت أم رومان في السفل
وأبا بكر فوق البيت يقرأ فقالت أمي ما جاء
بك يا بنية فأخبرتها وذكرت لها الحديث و
إذا هو لم يبلغ منها مثل ما بلغ مني فقالت
يا بنية خفضي عليك الشأن فإنه والله لقلما
كانت امرأة حسناء عند رجل يحبها لها ضرائر
إلا حسدنها وقيل فيها وإذا هو لم يبلغ منها
ما بلغ مني قلت وقد علم به أبي قالت نعم
قلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم قالت
نعم ورسول الله صلى الله عليه وسلم واستعبرت
وبكيت فسمع أبو بكر صوتي وهو فوق البيت يقرأ
فنزل فقال لأمي ما شأنها قالت بلغها الذي
ذكر من شأنها ففاضت عيناه قال أقسمت
عليك أي بنية إلا رجعت إلى بيتك فرجعت
ولقد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم
بيتي فسأل عني خادمي فقالت لا والله ما
علمت عليها عيبا إلا أنها كانت ترقد حتى
تدخل الشاة فتأكل خميرها أو عجينها و
انتهرها بعض أصحابه فقال اصدقي رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى أسقطوا لها
به فقالت سبحان الله والله ما علمت عليها
إلا ما يعلم الصائغ على تبر الذهب الأحمر
وبلغ الأمر إلى ذلك الرجل الذي قيل له فقال
سبحان الله والله ما كشفت كنف أنثى قط قالت
عائشة فقتل شهيدا في سبيل الله قالت و
أصبح أبواي عندي فلم يزالا حتى دخل علي
رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد صلى

بیہوش ہو رہیں اور میں بیمار ہو گئی۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے والدین کے گھر بھیج دیجئے۔ چنانچہ
آپ نے ایک لڑکا میرے ساتھ بھیج دیا۔ پس میں گھر میں داخل ہوئی تو
اپنی والدہ ماجدہ حضرت ام رومان کو گھر میں نیچے پایا جبکہ والد محترم حضرت
ابوبکر صدیق چھت پر قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ والدہ محترمہ نے فرمایا بیٹی!
کیسے آنا ہوا؟ میں نے سارا واقعہ ان کے سامنے بیان کر دیا لیکن والدہ صاحبہ
کو اس کا اتنا صدمہ نہیں ہوا جتنا مجھے تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بیٹی۔ غم نہ کھاؤ
خدا کی قسم۔ ایسا تو ہوتا ہی آیا ہے۔ جب کوئی خوبصورت عورت ہو اور
خاوند بھی اسے چاہے تو سوکنیں اس سے حسد کیا ہی کرتی ہیں اور جو
بات تم کہہ رہی ہو ایسی باتیں پھیلایا ہی کرتی ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا
ابا جان کو اس بات کا علم ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ میں نے کہا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ پس میں رونے
لگی اور حضرت ابوبکر نے میری آواز سن لی وہ چھت پر تلاوت کر رہے تھے۔ پس
وہ نیچے آئے اور میری والدہ سے پوچھا اسے کیا ہو گیا؟ انہوں نے جواب دیا
کہ جو بات مشہور کی جا رہی ہے وہ اس تک بھی پہنچ گئی ہے۔ پس ان کی آنکھوں
سے بھی آنسو بھر آئے فرمانے لگے۔ بیٹی! میں تمہیں قسم دیتا ہوں تو اپنے گھر چلی جا۔
پس میں لوٹ آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے
تو میری خادمہ سے میرے متعلق دریافت فرمایا۔ پس اس نے کہا، نہیں خدا کی
قسم میں تو اس کے اندر کوئی عیب نہیں پاتی۔ ہاں یہ تو ہے کہ آٹا گوندھ کر
بھول جاتی اور سو جاتی ہیں یہاں تک کہ بکری آ کر اسے کھا لیتی ہے۔ اس پر آپ
کے اصحاب میں سے کسی نے جھڑک کر اس سے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو سچ سچ بتا دے حتیٰ کہ اس بارے سخت سست بھی کہا۔ پس اس نے
کہا: سبحان اللہ خدا کی قسم میں ان کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار
خالص سونے کی ڈلی کو جانتا ہے۔ جب یہ خبر اس شخص (حضرت صفوان)
تک پہنچی جس کے متعلق تہمت لگائی گئی تھی۔ تو انہوں نے کہا سبحان اللہ!
خدا کی قسم جب سے میری بیوی کا انتقال ہوا ہے میں نے تو کسی عورت کے
کپڑے کو بھی مطلقاً ہاتھ نہیں لگایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ
حضرت صفوان نے جہاد فی سبیل اللہ میں جام شہادت نوش کیا۔ وہ
فرماتی ہیں کہ صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس تھے وہ مجھ کو

اَلْفُرْقَان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا مَا تَسْفِي بِهِ الرِّيْحُ مَدَّ الظِّلَّ مَا بَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ إِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ سَاكِنًا دَائِمًا عَلَيْهِ دَلِيْلًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ خِلْفَةً مَنْ فَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ عَمَلٌ أَدْرَكَهُ بِالنَّهَارِ أَوْ فَاتَهُ بِالنَّهَارِ أَدْرَكَهُ بِاللَّيْلِ وَقَالَ الْحَسَنُ هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَا شَيْءٌ أَقَرَّ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَرٰى حَبِيْبَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُبُوْرًا وَيْلًا وَقَالَ غَيْرُهُ السَّعِيْرُ مُذَكَّرٌ وَالتَّسَعُّرُ وَالْاِضْطِرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيْدُ تُمْلٰى عَلَيْهِ تُقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ أَمْلَيْتُ وَأَمْلَلْتُ الرَّسُّ الْمَعْدِنُ جَمْعُهُ رِسَاسٌ مَا يَعْبَأُ يُقَالُ مَا عَبَأْتُ بِهِ شَيْئًا لَا يُعْتَدُّ بِهِ غَرَامًا هَلَاكًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَعَتَوْا طَغَوْا وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَاتِيَةٍ عَتَتْ عَنِ الْخُزَّانِ۔

بَابُ قَوْلِهِ الَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ إِلٰى جَهَنَّمَ أُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضَلُّ سَبِيْلًا۔

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى أَنْ يُّمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهِ

سورۃ الفرقان

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ ھَبَاءً مَّنْثُوْرًا جو گرد و غبار ہوا کے ساتھ اڑ کر آتا ہے۔ مَدَّ الظِّلَّ صبح صادق سے سورج نکلنے تک کا وقت ہے۔ سَاکِنًا ہمیشہ۔ عَلَیْہِ دَلِیْلًا سورج کا طلوع ہونا۔ خِلْفَۃً جو کام رات کو رہ جائے اور دن میں کیا جائے، وہ دن میں رہ جائے تو رات کے وقت کیا جائے۔ حسن بصری کا قول ہے کہ ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا یعنی اللہ کی اطاعت اور نیک کاموں میں مشغول رہیں کہ اپنے پیاروں کو ان میں دیکھ کر مومن کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔ ابن عباس کا قول ہے ثُبُوْرًا خرابی۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ سَعِیْر مذکر ہے اور تَسَعُّر سے مشتق ہے، یا تَسَعُّر آگ کا خوب بھڑکنا۔ تُمْلٰی عَلَیْہِ ان پر پڑھا جاتا ہے، اَمْلَیْتُ یا اَمْلَلْتُ سے ہے۔ اَلرَّسّ کان، اس کی جمع رِسَاس ہے۔ مَا یَعْبَأُ کی پرواہ نہ کرنا، چنانچہ کہتے ہیں مَا عَبَأْتُ بِہٖ شَیْئًا میں نے اسے کچھ بھی نہ سمجھا۔ غَرَامًا ہلاکت۔ مجاہد کا قول ہے کہ عَتَوْا سرکشی کی۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ عَاتِیَۃ حد سے گزرنا جیسے لہروں کا کناروں سے باہر نکلنا۔

اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ کی تفسیر

وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے ان کے منہ کے بل ان کا ٹھکانا سب سے برا اور وہ سب سے گمراہ۔ (آیت ۳۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! کیا کافر کو قیامت میں منہ کے بل چلایا جائے گا؟ فرمایا: جو ذات دنیا میں پیروں سے چلاتی ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ قیامت میں منہ کے بل چلا سکے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہمارے رب کی عزت

يُعَمِّرُ نَعِيْمَهٗ وَقَالَ قَتَادَةُ بَلْ دَعْوَةَ رَبِّنَا ۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا اَلْعُقُوْبَةَ ۔

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ وَاصِلٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَكْبَرُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَصْدِيْقًا لِّقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۔

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ اَبِيْ بَزَّةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ هَلْ لِّمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا مِّنْ تَوْبَةٍ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِيْدٌ قَرَاْتُهَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَاْتَهَا عَلَيَّ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَّدَنِيَّةٌ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ ۔

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِيْ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ فَرَحَلْتُ فِيْهِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

کا کچھ لیوں نہیں ۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ کی تفسیر

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا یعنی عذاب ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا یا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا شمار ہوتا ہے؟ فرمایا: یہ گناہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ تجھے پیدا اسی نے کیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ پھر کون سا گناہ ہے؟ فرمایا: پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ پھر میں نے کہا کہ اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ فرمایا: یہ کہ تو ہمسائے کی بیوی سے بدکاری کرے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی: "اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا" (آیت ۶۸) ۔

قاسم بن ابو بزہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر (تابعی) سے دریافت کیا کہ جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ پھر میں نے ان کے سامنے یہ آیت پڑھی: وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں نے یہ آیت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حضور پڑھی تھی جیسے آپ نے میرے سامنے پڑھی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت مکی ہے اور اس مدنی آیت سے منسوخ ہے جو سورۃ النساء کے اندر موجود ہے ۔

مغیرہ بن نعمان کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا: قتل مومن کے بارے میں اہل کوفہ کا اختلاف ہے۔ اس بارے میں سفر کر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سلسلے کی یہ آخری آیت ہے۔ وہ اسے منسوخ کرنے

فَقَالَ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ

والی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔

۱۸۷۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ لَا تَوْبَةَ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا آخَرَ قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فجزاءہ جہنم ... کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ (مومن کو جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی) توبہ نہیں ہے۔ اور جب ارشاد باری تعالیٰ: لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر ... کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ اس صورت میں ہے جبکہ حالت کفر میں ایسا کیا ہو۔

بَابُ ۸۸۸ قَوْلِهِ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا۔

يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا کی تفسیر

۱۸۷۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبْزَى سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ وَقَوْلِهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ حَتّٰى بَلَغَ إِلَّا مَنْ تَابَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللَّهِ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلٰى قَوْلِهِ غَفُورًا رَّحِيمًا۔

سعید بن جبیر نے ابن ابزی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ: "اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے"، ارشاد ربانی: "اور کسی جان کو جس کی حرمت اللہ نے رکھی ناحق قتل نہیں کرتے" (آیت ۶۸) اور الا من تاب تک پڑھ کر ان کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب مذکورہ حکم نازل ہوا تو اہل مکہ کہنے لگے کہ ہم تو اللہ کا شریک ٹھہراتے رہے اور جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہم اسے بھی قتل کرتے تھے اور ہم نے بے حیائی کے کام بھی کیے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۷۰)۔

بَابُ ۸۸۹ قَوْلِهِ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا کی تفسیر

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۸۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا آخَرَ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابزی نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دو آیتوں کے بارے میں دریافت کروں، پہلے جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ کسی آیت سے منسوخ نہیں ہوئی ہے اور دوسری "مگر جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے" (آیت ۶۸) یہ مشرکین کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

بَابُ قَوْلِهٖ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا هَلَكَةً

١٨٧٧- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَالْقَمَرُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا.

فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا (یعنی ہلاکت) کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کی پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں (۱) دھواں (۲) معجزہ شق القمر (۳) اہل رومیوں کا مغلوب ہونا (۴) پکڑ جو قریش پر شدید قحط مسلط کیا گیا۔ (۵) بربادی (جو کفار قریش کی غزوۂ بدر میں ہوئی) یہاں اسی کا ذکر ہے۔

اَلشُّعَرَآءُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَعْبَثُوْنَ تَبْنُوْنَ هَضِيْمٌ يَتَفَتَّتُ إِذَا مُسَّ مُسَحَّرِيْنَ الْمَسْحُوْرِيْنَ لَيْكَةَ وَالْأَيْكَةُ جَمْعُ أَيْكَةٍ وَهِيَ جَمْعُ شَجَرٍ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِظْلَالُ الْعَذَابِ إِيَّاهُمْ مَوْزُوْنٍ مَعْلُوْمٍ كَالطَّوْدِ الْجَبَلِ الشِّرْذِمَةُ طَائِفَةٌ قَلِيْلَةٌ فِي السَّاجِدِيْنَ الْمُصَلِّيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ كَأَنَّكُمْ الرِّيْعُ الْأَيْفَاعُ مِنَ الْأَرْضِ وَجَمْعُهُ رِيَعَةٌ وَأَرْيَاعٌ وَاحِدُ الرِّيَعَةِ مَصَانِعَ كُلُّ بِنَاءٍ فَهُوَ مَصْنَعَةٌ فَرِهِيْنَ مَرِحِيْنَ فَارِهِيْنَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ فَارِهِيْنَ حَاذِقِيْنَ تَعْثَوْا أَشَدُّ الْفَسَادِ عَاثَ يَعِيْثُ عَيْثًا الْجِبِلَّةُ الْخَلْقُ جُبِلَ خُلِقَ وَمِنْهُ جُبُلًا وَجِبِلًا وَجُبْلًا يَعْنِي الْخَلْقَ.

سورۂ الشعراء

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مجاہد کا قول ہے کہ تَعْبَثُوْنَ تم بناتے ہو۔ هَضِيْمٌ جو چھونے سے ریزہ ریزہ ہو جائے۔ مُسَحَّرِيْنَ جس پر جادو کر دیا گیا ہو۔ لَيْكَةَ اور الْاَيْكَةُ دونوں اَيْكَةٌ کی جمع ہیں یعنی جنگل۔ يَوْمِ الظُّلَّةِ جب ان پر عذاب سایہ کرے۔ مَوْزُوْنٍ معلوم۔ كَالطَّوْدِ پہاڑ کی طرح۔ شِرْذِمَةٌ چھوٹی جماعت۔ فِي السَّاجِدِيْنَ نمازیوں میں۔ ابن عباس کا قول ہے لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ جیسے دنیا میں ہمیشہ رہو گے۔ رِيْعٌ اور اَرْيَاعٌ ہم معنی ہیں۔ مَصَانِعَ ہر ایک عمارت، یہ مَصْنَعَةٌ کی جمع ہے۔ فَرِهِيْنَ اتراتے ہوئے، یہ فَارِهِيْنَ کے معنی میں ہے۔ بعض کا قول ہے کہ فَارِهِيْنَ ماہرین کو کہتے ہیں۔ تَعْثَوْا سخت فساد۔ عَاثَ يَعِيْثُ عَيْثًا۔ جِبِلَّةٌ پیدائش۔ جُبِلَ پیدا کیا گیا۔ اسی طرح جُبُلًا اور جِبِلًا تینوں ہم معنی ہیں یعنے پیدائش۔

بَابُ قَوْلِهٖ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ

١٨٧٨- وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے روز اپنے والد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَاٰى اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ اَلْغَبَرَةُ هِيَ الْقَتَرَةُ۔

کو ذلت اور رسوائی کی حالت میں دیکھیں گے۔ الغبرۃ اور القترۃ دونوں ہم معنی ہیں (بعض کے نزدیک یہاں ان کے چچا آزر مراد ہیں)۔

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا اَخِيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد یا چچا آزر کو دیکھ کر عرض کریں گے، اے رب! بے شک تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے کافروں پر جنت کو حرام کیا ہوا ہے۔

باب وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ اَلِنْ جَانِبَكَ

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ کی تفسیر

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ کا مطلب ہے کہ اپنے بازو نرم کرو۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِّيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ اَبُوْ لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مَا اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت:— اور اے محبوب! اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈراؤ (آیت ۲۱۴) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہِ صفا پر چڑھے اور آپ نے آواز دی۔ اے بنی فہر! اے بنی عدی! قریش کی شاخوں یہاں تک کہ تمام لوگ جمع ہو گئے۔ جو خود نہ جا سکا اس نے اپنا نمائندہ بھیجا تاکہ دیکھے کہ بات کیا ہے۔ ابولہب بھی آیا اور دوسرے قریش آئے۔ آپ نے فرمایا۔ ذرا یہ تو بتائیے اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ وادی کے اس طرف ایک لشکر جرار ہے جو آپ پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا آپ مجھے سچا جانیں گے؟ سب نے کہا، ہاں کیونکہ ہم نے آپ سے ہمیشہ سچ بولنا ہی سنا ہے۔ فرمایا، لیکن آپ لوگوں کو قیامت کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو سب کے سامنے ہے۔ پس ابولہب نے کہا، وہ ہلاک ہو۔ کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا ہے؟ پس یہ سورت نازل ہوئی:— تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا۔ اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو …… (سورۂ لہب)

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت:— اے محبوب! اپنے قریب رشتہ داروں کو ڈراؤ (آیت ۲۱۴) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ نے

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

فرمایا: اے گروہ قریش! یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا۔ تم اپنی جانوں کو بچاؤ کیونکہ (اگر ایمان نہ لائے تو) اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔ اے بنی عبد مناف! (اگر تم ایمان نہ لائے تو) میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے عباس بن عبد المطلب (اگر تم ایمان نہ لاتے تو) میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے صفیہ! رسول خدا کی پھوپھی! (اگر تم ایمان نہ لائیں تو) میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اے فاطمہ! بنت محمد! میرے مال میں سے جتنا چاہو مانگ لو لیکن (اگر تم ایمان نہ لائیں تو) اللہ کے ہاں میں تمہارے بھی کام نہیں آؤں گا۔ اصبغ نے ابن وہب، یونس سے ابن شہاب سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

النَّمْلُ

سورۃ النمل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْخَبْءُ مَا خَبَأْتَ لَا قِبَلَ لَا طَاقَةَ الصَّرْحُ كُلُّ مِلَاطٍ اتُّخِذَ مِنَ الْقَوَارِيرِ وَالصَّرْحُ الْقَصْرُ وَجَمَاعَتُهُ صُرُوحٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَهَا عَرْشٌ سَرِيرٌ كَرِيمٌ حُسْنُ الصَّنْعَةِ وَغَلَاءُ الثَّمَنِ مُسْلِمِينَ طَائِعِينَ رَدِفَ اقْتَرَبَ جَامِدَةً قَائِمَةً أَوْزِعْنِي اجْعَلْنِي وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَكِّرُوا غَيِّرُوا وَأُوتِينَا الْعِلْمَ يَقُولُهُ سُلَيْمَانُ الصَّرْحُ بِرْكَةُ مَاءٍ ضَرَبَ عَلَيْهَا سُلَيْمَانُ قَوَارِيرَ أَلْبَسَهَا إِيَّاهُ۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اَلْخَبْءُ چھپی ہوئی چیز۔ لَا قِبَلَ طاقت نہیں۔ اَلصَّرْحُ محل، شیشہ ملا ہوا گارا یا مسالہ اور صرح کی جمع صروح ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ وَلَهَا عَرْشٌ بادشاہی تخت۔ کَرِیْمٌ کاریگری کا بہترین نمونہ اور بیش قیمت۔ مُسْلِمِیْنَ اطاعت گزار ہو کر۔ رَدِفَ قریب آیا۔ جَامِدَةً قائم۔ اَوْزِعْنِیْ مجھے مقرر کر دے۔ مجاہد کا قول ہے کہ نَکِّرُوْا سے مراد ہے شکل بدل دو۔ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا لیکن بعض کے نزدیک یہ بلقیس کا مقولہ ہے۔ اَلصَّرْحُ پانی کا حوض جو حضرت سلیمان نے شیشوں سے چھپایا ہوا تھا۔

الْقَصَصُ!

سورۃ القصص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ إِلَّا مُلْكَهُ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ یعنی سوائے اس کی بادشاہی

وَيُقَالُ إِلَّا مَا أُرِيدَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأَنْبَاءُ الْحُجَجُ

باب ۴۳ قَوْلِهِ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

۱۸۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدَانِهِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُولِي الْقُوَّةِ لَا يَرْفَعُهَا الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ لَتَنُوءُ لَتُثْقِلُ فَارِغًا إِلَّا مِنْ ذِكْرِ مُوسَى الْفَرِحِينَ الْمَرِحِينَ قُصِّيهِ اتَّبِعِي أَثَرَهُ وَقَدْ يَكُونُ أَنْ يَقُصَّ الْكَلَامَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ عَنْ جُنُبٍ عَنْ بُعْدٍ عَنْ جَنَابَةٍ وَاحِدٌ وَعَنِ اجْتِنَابٍ أَيْضًا يَبْطِشُ وَيَبْطُشُ يَأْتَمِرُونَ يَتَشَاوَرُونَ الْعُدْوَانُ وَالْعَدَاءُ وَالتَّعَدِّي وَاحِدٌ آنَسَ أَبْصَرَ جَذْوَةٌ قِطْعَةٌ

اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ سوائے اللہ کی ذات کے۔ مجاہد کا قول ہے کہ الانباء سے دلائل اور حجتیں مراد ہیں۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ کی تفسیر

سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد حضرت مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بھی بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا چچا جان! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے متعلق جھگڑا کر سکوں۔ پس ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کیا آپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جائیں گے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر یہی چیز پیش کرتے رہے اور کلمہ پڑھنے کی بات کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ابوطالب نے آخری کلام یہ کیا کہ عبدالمطلب کی ملت پر اور لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں برابر آپ کے لیے استغفار کرتا رہوں گا جب تک مجھے آپ سے روک نہ دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ نبی کے لیے اور مسلمانوں کے لیے یہ مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کریں۔ اور ابوطالب کے بارے میں نازل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ بیشک یہ نہیں کہ تم جسے چاہو ہدایت کر دو، ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (القصص ۵۶)۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اُولِی الْقُوَّةِ مراد ہے کہ ان کی کنجیاں اٹھانی طاقتور آدمیوں سے بھی مشکل تھیں۔ لَتَنُوءُ بھاری ہوتی تھیں۔ فَارِغًا صرف حضرت موسیٰ کا خیال تھا۔ الْفَرِحِينَ خوشی سے اترانے والے۔ قُصِّيهِ اس کے پیچھے جا۔ یہ کلام کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے نَقُصُّ عَلَيْكَ ہم یہ قصہ تم سے بیان کرتے ہیں۔ عَنْ جُنُبٍ دور سے اور عَنِ اجْتِنَابٍ کا معنی بھی یہی ہے۔ يَبْطِشُ کو يَبْطُشُ بھی پڑھتے ہیں۔ يَأْتَمِرُونَ مشورہ کرتے ہیں۔ الْعُدْوَانُ الْعَدَاءُ اور التَّعَدِّي ہم معنی ہیں۔ آنَسَ دیکھا۔ جَذْوَةٌ لکڑی کا وہ موٹا ٹکڑا جس میں آگ لگی ہوئی نہ ہو۔ الجثات لپٹ دار

الودق المطر قال ابن عباس هل لكم مما ملكت ايمانكم في الآلهة وفيه تخافونهم ان يرثوكم كما يرث بعضكم بعضا يصدعون يتفرقون فاصدع وقال غيره ضعف وضعف لغتان

وقال مجاهد السوأى الإساءة جزاء المسيئين

۱۸۸۴۔ حدثنا محمد بن كثير حدثنا سفيان حدثنا منصور والاعمش عن ابي الضحى عن مسروق قال بينما رجل يحدث في كندة فقال يجيء دخان يوم القيامة فياخذ باسماع المنافقين وابصارهم ياخذ المؤمن كهيئة الزكام ففزعنا فاتيت ابن مسعود وكان متكئا فغضب فجلس فقال من علم فليقل ومن لم يعلم فليقل الله اعلم فان من العلم ان يقول لما لا يعلم لا اعلم فان الله قال لنبيه صلى الله عليه وسلم قل ما اسألكم عليه من اجر وما انا من المتكلفين وان قريشا ابطؤا عن الاسلام فدعا عليهم النبي صلى الله عليه وسلم فقال اللهم اعني عليهم بسبع كسبع يوسف فاخذتهم سنة حتى هلكوا فيها واكلوا الميتة والعظام ويرى الرجل ما بين السماء والارض كهيئة الدخان فجاءه ابو سفيان فقال يا محمد جئت تامرنا بصلة الرحم وان قومك قد هلكوا فادع الله فقرأ فارتقب يوم تاتي السماء بدخان مبين الى قوله عائدون افيكشف عنهم عذاب الآخرة اذا جاء ثم عادوا الى كفرهم

هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اپنے فرضی خداؤں سے تَخَافُوْنَهُمْ کہ تمہارے وارث ہو جائیں گے جیسے ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہے۔ يَصَّدَّعُوْنَ الگ الگ ہو جائیں گے۔ فَاصْدَعْ کھول کر بیان کردو۔ دوسرے کا قول کہ ضُعْفٌ اور ضَعْفٌ دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ

السُّوْاٰی اور الْاِسَاءَةُ برائی کرنے والوں کا بدلہ۔

مسروق کا بیان ہے کہ ایک شخص کندہ میں یہ بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے روز ایک ایسا دھواں آئے گا جو منافقوں کے کانوں اور آنکھوں میں داخل ہو جائیگا اور اہل ایمان کو اس سے صرف اتنی تکلیف پہنچے گی جیسے زکام ہو جاتا ہے۔ یہ سن کر ہم ڈر گئے چنانچہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ (جب میں نے واقعہ بیان کیا) تو غضب ناک ہوئے، پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا۔ جو کسی بات کو جانتا ہو تو کہے اور جو نہ جانے تو یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علمی بات ہے کہ جس بات کو نہ جانے تو کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ تم فرما دو کہ میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا اور میں بناوٹی باتیں کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ جب قریش اسلام دیر سے لائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے خلاف دعا مانگی اے اللہ! ان کے مقابلے پر میری مدد فرما اور ان پر ایسے سات سال بھیج جیسے حضرت یوسف کے زمانے میں بھیجے تھے۔ پس انہیں قحط نے گھیر لیا یہاں تک کہ جتنے بھی تھے سب ہلاک ہو گئے اور اسکے دوران وہ مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے۔ اور ان میں سے جب کوئی آدمی زمین و آسمان کے درمیان نظر ڈالتا تو دھواں ہی دھواں نظر آتا تھا۔ ابوسفیان آپ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا اے محمد! آپ تو ہمیں صلہ رحمی کا حکم دینے آئے تھے دیکھیے تو سہی آپ کی قوم ہلاک ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ (ترجمہ) تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا (سورۂ دخان ۱۵ تک) تو کیا ان سے آخرت کا عذاب ٹل جائے گا جبکہ وہ آ جائے گا۔ پھر وہ اپنے کفر کی طرف پھر گئے جس کے متعلق

يَوْمُ بَدْرٍ وَلِزَامًا يَوْمُ بَدْرٍ غُلِبَتِ الرُّومُ إِلَى سَيَغْلِبُونَ وَالرُّومُ قَدْ مَضٰى۔

الدخان آیت ۱۰) یوم بدر کا معرکہ ہے اور لزاماً سے بھی جنگ بدر ہی مراد ہے اور رومیوں کے مغلوب اور غالب ہونے کے واقعات گزر چکے ہیں۔

بَابٌ ۶۵ قَوْلِهٖ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ

لِدِيْنِ اللّٰهِ خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ دِيْنُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْفِطْرَةُ الْاِسْلَامُ۔

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ کی تفسیر

خَلْقُ اللّٰہِ یعنی اللہ کا دین۔ خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ پہلوں کے دین۔ اسلام جو فطرت کے عین مطابق ہے۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بچہ ایسا نہیں مگر وہ اپنی فطرت (دین اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے جانور کا ہر بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے کیا تم نے ان میں سے کوئی کان کٹا ہوا پیدا ہوتے دیکھا ہے۔ پھر آپ کہتے ہیں۔ اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی بنائی ہوئی چیز نہ بدلنا یہی سیدھا دین ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے (آیت ۳۰)۔

لُقْمَان

سورۂ لقمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابٌ ۶۶ قَوْلِهٖ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ کی تفسیر

۱۸۸۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا اَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ اِيْمَانَهٗ بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِذَاكَ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت۔ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملائے۔ نازل ہوئی تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بڑی سخت گزری اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم (کسی نہ کسی گناہ) کے ساتھ نہ ملایا ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے کیا تم نہیں سنتے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کیا کہا۔ بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔ (آیت ۱۳ یعنی سابقہ آیت میں بھی ظلم سے شرک مراد ہے)

بَابٌ ۶۷ قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ کی تفسیر

السَّاعَةِ۔

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَوْمًا بَارِزًا لِّلنَّاسِ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ یَّمْشِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ الْاِیْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَلِقَآئِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاکَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ وَلٰکِنْ سَاُحَدِّثُکَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْمَرْاَةُ رَبَّتَهَا فَذَاکَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا کَانَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُءُوْسَ النَّاسِ فَذَاکَ مِنْ اَشْرَاطِهَا فِیْ خَمْسٍ لَّا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَالَ رُدُّوْا عَلَیَّ فَاَخَذُوْا لِیَرُدُّوْا فَلَمْ یَرَوْا شَیْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِیْلُ جَآءَ لِیُعَلِّمَ النَّاسَ دِیْنَهُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان جلوہ افروز تھے کہ ایک شخص چلتا ہوا حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے پر اور دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان لاؤ۔ اس نے کہا۔ یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ فرمایا، احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو یہ یقین رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ فرمایا جس سے یہ سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ ہاں میں تمہیں اس کی کچھ نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی تو یہ قیامت کی نشانی ہے، اور ننگے پاؤں ننگے بدن والے لوگوں کے سردار ہوں گے۔ یہ ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا جن کا ذکر اس آیت میں ہے: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے..... پھر وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے میرے پاس بلا کر لاؤ۔ لوگ بلانے گئے لیکن وہ نظر نہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ حضرت جبریل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے کے لیے آئے تھے۔

ف: حضرت جبرائیل علیہ السلام آدمی کی شکل و صورت میں متعدد بار بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور ایمان، اسلام اور احسان کے متعلق آپ سے سوالات کیے۔ حضرت [illegible] وہ نوری مخلوق ہیں لیکن بشری شکل میں آئے۔ ایک بار وہ اور کئی بار دیگر فرشتے مختلف مواقع پر انسانی شکل میں آتے رہے تھے۔ حضرت مریم کے پاس جب [illegible] قرآن مجید نے ان کے متعلق یوں بتایا ہے۔

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا ۔ (۱۹ : ۱۷)

ترجمہ: ان کے سامنے ایک تندرست آدمی کی شکل میں ظاہر ہوا۔

لہٰذا اگر مطلق [illegible] محبوب، فخر کائنات، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نوری بشر بتایا ہے تو اس میں استحالہ کیا ہے؟ بعض احمق کہلانے والوں کو آپ کے متعلق نور کا لفظ سنتے ہی معلوم نہیں تکلیف کیوں ہونے لگتی ہے؟ علاوہ بریں وہ [illegible] نور اور بشر کو متضاد چیزیں سمجھتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ جو نور ہو وہ بشر نہیں ہو سکتا اور جو بشر ہو وہ نور نہیں ہو سکتا۔ درحقیقت ان لوگوں کا یہ خیال درست نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو نہ صرف نوری بشر ہیں بلکہ آپ سراپا [illegible] علم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف بشریت کے زاویے سے دیکھتے ہیں اور دوسرے انسانوں کی طرح سمجھتے ہیں۔ ان کے بارے میں سرمایۂ ملت کے عظیم اقبال نگہبان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء نے فرمایا ہے۔

بچشمے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بشر گفتند و رنگ سائر بشر تصور نمودند منکر آمدند و صاحب دولتان کہ او را علیہ الصلوٰۃ والسلام بعنوان رسالت و رحمت عالمیان دانستند و از سائر ناس ممتاز دیدند بدولت ایمان مشرف گشتند و از اہل نجات گردید۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۶۴)

بے بہرہ لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا تو منکر ہو گئے اور خوش قسمت لوگوں نے انہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالت اور رحمت دو عالم ہونے کے عنوان سے جانا اور دوسرے تمام انسانوں سے ممتاز دیکھا تو ایمان کی دولت سے مشرف ہو گئے۔ اور نجات پانے والوں میں ان کا شمار ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نوری بشر ہونے کی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی ہے بلکہ حدیث نور کی تصدیق کرتے ہوئے آپ یوں رقمطراز ہیں۔

باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود نشأۃ عنصری از نور حق جل وعلا مخلوق گشتہ است کما قال علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ و دیگراں را ایں دولت میسر نشدہ است۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۱۰۰)

جاننا چاہیے کہ خلق محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ افراد عالم میں سے کسی بھی فرد کی پیدائش سے مناسبت نہیں رکھتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ۔ دوسرے حضرات کو یہ دولت میسر نہیں ہے۔

جماعت اہل سنت کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوری بشر ہیں۔ آپ کی پیدائش خدا کے نور سے ہوئی تو کس طرح ہوئی؟ یہ پوشیدہ راز ہے علم ہی جانتا ہے۔ ہم تو آپ کے ارشاد گرامی خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی کیفیت و حقیقت کو اللہ جل مجدہٗ کے سپرد کرتے ہیں۔ اسی لیے تو حضرت مولانا اختر الحامدی الرضوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی [illegible] بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!

سرتاپا تو بشر ہے بشر سے جدا بھی ہے
یعنی تمام علیم خبیر خدا بھی ہے

مزید یہ کہ نور مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایسے نوری ہیں کہ جس کو چاہتے اسے بھی نوری بنا دیتے جیسے آپ سے نسبت ہونے کے باعث مدینہ طیبہ کو مدینہ منورہ بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کا نور ہونا تو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے اہل حق کے نزدیک تو آپ کی اولاد بھی نور ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آئیں۔ جن کے باعث غنی

ذی النورین کا لقب پایا۔ اگر آپ کی اولاد میں نور نہ ہوتی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذی النورین کا لقب کس وجہ سے ملتا۔ اسی حقیقت کو چودھویں صدی کے عدیم المثال دانائے راز نے یوں بیان کیا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

١٨٨٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں (کلیدی امور) پانچ چیزیں ہیں اور پھر یہ آیت پڑھی بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے بارش اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے"..... (آیت آخری)

تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ

سورہ حٰم سجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَّهِيْنٍ ضَعِيْفٍ نُطْفَةُ الرَّجُلِ ضَلَلْنَا هَلَكْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجُرُزُ الَّتِي لَا تُمْطَرُ إِلَّا مَطَرًا لَا يُغْنِي عَنْهَا شَيْئًا يَهْدِ يُبَيِّنْ.

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ مَھِیْن کے معنی مرد کا نطفہ۔ ضَلَلْنَا ہم تباہ ہو گئے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الجرز سے وہ زمین مراد ہے جہاں بارش بہت کم ہو، وہ اس کے ساتھ کام نہ چلے۔ نَھْدِ ہم نے ظاہر کیا۔

بَابُ قَوْلِهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ کی تفسیر

١٨٨٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ اقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی شخص کے دل میں جن کا خطرہ (خیال یا تصور) گزرا حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو "تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے" (آیت ۱۷)۔

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ مِثْلَهُ قِيْلَ لِسُفْيَانَ رِوَايَةً قَالَ فَأَيُّ شَيْءٍ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے..... آگے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت کی سفیان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اسے حضور سے روایت

ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح قرأ ابو ھریرۃ قرّات۔

۱۸۹۰۔ حدثنی اسحٰق بن نصر حدثنا ابو اسامۃ عن الاعمش حدثنا ابو صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالٰی اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر ذخرا بلہ ما اطلعتم علیہ ثم قرأ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاءً بما کانوا یعملون۔

کر سکتے ہیں بطور جواب دیا اور کس سے۔ ابو معاویہ، اعمش، ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے انہوں نے اس میں قرات پڑھا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا تصور گزرا۔ بہشت کی جن نعمتوں پر تم مطلع ہو گے انہیں ذخیرہ کی ہوئی نعمتوں کے مقابلے میں چھوڑ دو گے۔ پھر یہ آیت پڑھی: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا (آیت ۱۷)۔

الاحزاب

سورۃ الاحزاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وقال مجاھد صیاصیھم قصورھم۔

مجاہد کا قول ہے کہ صیاصیہم سے ان کے محلات اور قلعے مراد ہیں۔

باب قولہ النبی اولٰی بالمؤمنین من انفسھم۔

النبی اولٰی بالمؤمنین من انفسھم کی تفسیر

۱۸۹۱۔ حدثنا ابراھیم بن المنذر حدثنا محمد بن فلیح حدثنا ابی عن ھلال بن علی عن عبد الرحمٰن بن ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مؤمن الا وانا اولی الناس بہ فی الدنیا والآخرۃ اقرءوا ان شئتم النبی اولٰی بالمؤمنین من انفسھم فایما مؤمن ترک مالا فلیرثہ عصبتہ من کانوا ومن ترک دینا او ضیاعا فلیأتنی وانا مولاہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی مومن ایسا نہیں کہ دنیا اور آخرت میں جس کی جان کا میں اس سے بھی زیادہ مالک نہ ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے (آیت ۶)۔ پس جو بھی مومن مال چھوڑے تو اس کے رشتہ دار اس کی میراث پائیں گے لیکن اگر اس کے سر پر قرض ہے یا کسی کا مال ضائع کیا تھا تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اس کا ذمہ دار میں ہوں۔

باب قولہ ادعوھم لآبائھم

ادعوھم لآبائھم کی تفسیر

۱۸۹۲۔ حدثنا معلّٰی بن اسد حدثنا عبد العزیز بن المختار حدثنا موسٰی بن عقبۃ قال حدثنی سالم عن عبد اللہ بن عمر ان زید

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کو ہم

بن حارثة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كنا ندعوه إلا زيد بن محمد حتى نزل القرآن ادعوهم لآبائهم هو أقسط عند الله.

باب قوله فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا نحبه عهده اقطارها جوانبها الفتنة لآتوها لأعطوها.

۱۸۹۳۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري قال حدثني أبي عن ثمامة عن أنس بن مالك قال نرى هذه الآية نزلت في أنس بن النضر من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه.

۱۸۹۴۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني خارجة بن زيد بن ثابت أن زيد بن ثابت قال لما نسخنا الصحف في المصاحف فقدت آية من سورة الأحزاب كنت أسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرؤها لم أجدها مع أحد إلا مع خزيمة الأنصاري الذي جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم شهادته شهادة رجلين من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه.

باب قوله قل لأزواجك إن كنتن تردن الحيوة الدنيا وزينتها فتعالين أمتعكن وأسرحكن سراحا جميلا التبرج أن تخرج محاسنها سنة الله استنها جعلها.

۱۸۹۵۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن أن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أخبرته [illegible]

زید بن محمد کہا کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن کریم میں یہ حکم نازل ہو گیا: انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو، یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے (آیت ۵)۔

مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ کی تفسیر

تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے (آیت ۲۳)۔ نَحْبَهٗ اپنا وعدہ۔ اَقْطَارِهَا اطراف کے کناروں سے۔ لَاٰتَوْهَا اسے قبول کر لیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے خیال میں یہ آیت وہ جنہوں نے سچا کر دیا جو اللہ سے عہد کیا تھا (آیت ۲۳)، حضرت انس بن نضر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

خارجہ بن زید نے اپنے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ہم قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کر رہے تھے تو مجھے سورۂ احزاب کی ایک آیت نہیں مل سکی تھی حالانکہ میں اسے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا۔ وہ آیت مجھے حضرت خزیمہ انصاری کے سوا اور کسی مسلمان کے پاس نہ ملی۔ جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کو دو مسلمان مردوں کی شہادت (گواہی) کے برابر قرار دیا تھا۔ یعنی وہ کچھ مرد ہیں جنہوں نے اپنا عہد سچا کر دیا جو اللہ سے کیا تھا (آیت ۲۳)۔

قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ کی تفسیر

اپنی بیبیوں سے فرما دو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں (آیت ۲۸)۔ التبرج بناؤ سنگار دکھانا۔ سُنَّةَ اللّٰهِ استنہا سے مشتق ہے یعنی اسے طریقہ ٹھہرایا۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اپنی ازواج مطہرات کو پاس رہنے یا نہ رہنے کا [illegible]

رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا تَابَعَهُ عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ سَمِعْتُ عَاصِمًا۔

بَابُ قَوْلِهِ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا يُقَالُ إِنَاهُ إِدْرَاكُهُ أَنَى يَأْنِي أَنَاةً لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا إِذَا وَصَفْتَ صِفَةَ الْمُؤَنَّثِ قُلْتَ قَرِيبَةً وَإِذَا جَعَلْتَهُ ظَرْفًا وَبَدَلًا وَلَمْ تُرِدِ الصِّفَةَ نَزَعْتَ الْهَاءَ مِنَ الْمُؤَنَّثِ وَكَذٰلِكَ لَفْظُهَا فِي الْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالْجَمِيعِ لِلذَّكَرِ وَالْأُنْثَى۔

١٩٠٠۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ۔

١٩٠١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ وَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا

ترجیح دوں؟ اسی طرح عباد بن عباد نے حضرت عاصم سے سنا ہے۔

لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ کی تفسیر

نبی کے گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ مل جائے یعنی کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو جایا کرو اور جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ یہ نہیں کہ بیٹھے باتوں سے دل بہلاؤ بےشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے سے نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو، اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی۔ اور تمہیں یہ حق نہیں کہ تکلیف دو رسول اللہ کو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو بےشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے (آیت ۵۳)۔ کہا گیا ہے کہ إِنَاهُ پکنے کا انتظار ہے جیسے أَنَى يَأْنِي أَنَاةً کھانا خوب پکالیا۔ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا اگر قریبًا کو الساعۃ کی صفت قرار دیں تو مؤنث کے باعث قریبۃ پڑھنا ہوگا اور اسے ظرف بدل قرار دیا جائے تو اس کی صفت نہیں رہے گی بلکہ مؤنث کی ھاء ہٹا دی جائے گی اور یہ لفظ واحد تثنیہ اور جمع میں اسی طرح رہے گا اور خواہ موصوف مذکر ہو یا مؤنث۔

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! آپ کی خدمت میں بھلے برے ہر قسم کے آدمی حاضر ہوتے ہیں لہٰذا آپ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرما دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو ولیمہ کے لیے لوگوں کو بلایا چنانچہ جب سارے کھانا کھا چکے تو وہیں بیٹھ کر باتیں کرتے رہے گویا وہیں رہنے کا ارادہ کر کے آئے ہیں اور کوئی بھی کھڑے ہونے کا نام نہیں لیتا تھا۔ جب حضور نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ کھڑے ہو گئے تو آپ کے ساتھ دوسرے حضرات بھی کھڑے ہو گئے لیکن تین افراد

فلما رأى ذلك قام فلما قام قام من قام وقعد ثلاثة نفر فجاء النبي صلى الله عليه وسلم ليدخل فإذا القوم جلوس ثم إنهم قاموا فانطلقت فجئت فأخبرت النبي صلى الله عليه وسلم أنهم قد انطلقوا فجاء حتى دخل فذهبت أدخل فألقى الحجاب بيني وبينه فأنزل الله يا أيها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوت النبي الآية.

پھر بھی بیٹھے رہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اندر تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ تینوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے جاکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ پس آپ گھر میں اندر تشریف لے آئے اور آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا۔ پھر اللہ تعالے نے یہ حکم نازل فرما دیا: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ جانا جب تک اجازت نہ مل جائے۔ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ۔ نہ یوں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو (آیت ۵۳)۔

۱۹۰۲۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن أبي قلابة قال أنس بن مالك أنا أعلم الناس بهذه الآية آية الحجاب لما أهديت زينب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت معه في البيت صنع طعاما ودعا القوم فقعدوا يتحدثون فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يخرج ثم يرجع وهم قعود يتحدثون فأنزل الله تعالى يا أيها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوت النبي إلا أن يؤذن لكم إلى طعام غير ناظرين إناه إلى قوله من وراء حجاب فضرب الحجاب وقام القوم

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ دوسرے تمام لوگوں کی نسبت پردے کی آیت کے شان نزول کا مجھے زیادہ پتہ ہے جب حضرت زینب بنت جحش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بھیج دیا گیا اور وہ گھر میں آپ کے پاس تھیں۔ پس آپ نے دعوت ولیمہ کی اور لوگوں کو بلایا گیا تو لوگ آکر بیٹھ گئے اور باتیں کرتے رہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر چلے جاتے پھر اندر تشریف لے آتے لیکن وہ بیٹھے باتیں ہی کرتے رہے۔ پس اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرما دی۔ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ مل جائے، مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو ۔۔۔۔۔ (آیت ۵۳)۔ پس پردہ لٹکا دیا گیا اور لوگ اٹھ کر چلے گئے۔

۱۹۰۳۔ حدثنا أبو معمر حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزيز بن صهيب عن أنس قال بني على النبي صلى الله عليه وسلم بزينب ابنة جحش بخبز ولحم فأرسلت على الطعام داعيا فيجيء قوم فيأكلون ويخرجون ثم يجيء قوم فيأكلون ويخرجون فدعوت حتى ما أجد أحدا أدعو فقلت يا نبي الله ما أجد أحدا أدعوه قال ارفعوا طعامكم وبقي ثلاثة رهط يتحدثون في البيت فخرج

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کا ولیمہ گوشت اور روٹی سے کیا۔ پس آپ نے مجھے بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لاؤں۔ پس میرے ساتھ کچھ حضرات آئے اور کھا کر چلے گئے۔ پھر کچھ حضرات آئے اور وہ بھی کھا کر چلے گئے۔ چنانچہ اسی طرح جنہیں میں بلاتا وہ حضرات آتے اور کھا کر چلے جاتے، یہاں تک کہ مجھے بلانے کے لیے کوئی نہیں مل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کھانا اٹھا کر رکھ دو۔ لیکن تین آدمی اس وقت بھی گھر میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل گئے اور حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: اے اہل بیت!

النبي صلى الله عليه وسلم فانطلق الى حجرة عائشة فقال السلام عليكم اهل البيت ورحمة الله فقالت وعليك السلام ورحمة الله كيف وجدت اهلك بارك الله لك فتقرى حجر نسائه كلهن يقول لهن كما يقول لعائشة ويقلن له كما قالت عائشة ثم رجع النبي صلى الله عليه وسلم فاذا ثلاثة رهط في البيت يتحدثون وكان النبي صلى الله عليه وسلم شديد الحياء فخرج منطلقا نحو حجرة عائشة فما ادري اخبرته او اخبر ان القوم خرجوا فرجع حتى اذا وضع رجله في اسكفة الباب داخلة واخرى خارجة ارخى الستر بيني وبينه وانزلت اية الحجاب۔

١٩٠٤۔ حدثنا اسحق بن منصور اخبرنا عبد الله بن بكر السهمي حدثنا حميد عن انس قال اولم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بنى بزينب ابنة جحش فاشبع الناس خبزا ولحما ثم خرج الى حجر امهات المؤمنين كما كان يصنع صبيحة بنائه فيسلم عليهن ويدعو لهن ويسلمن عليه ويدعون له فلما رجع الى بيته راى رجلين جرى بهما الحديث فلما راهما رجع عن بيته فلما راى الرجلان نبي الله صلى الله عليه وسلم رجع عن بيته وثبا مسرعين فما ادري انا اخبرته بخروجهما ام اخبر فرجع حتى دخل البيت وارخى الستر بيني وبينه وانزلت اية الحجاب وقال ابن ابي مريم اخبرنا يحيى حدثني حميد سمع انسا عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

١٩٠٥۔ حدثني زكريا بن يحيى حدثنا

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت، آنحضرت سے جواب دیا۔ اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت آپ نے اپنی زوجۂ مطہرہ کو کیسا پایا، اللہ تعالیٰ آپ کو اس میں برکت عطا فرمائے۔ پھر آپ باری باری اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے بھی یہی فرماتے رہے جو حضرت عائشہ سے فرمایا تھا اور وہ بھی اسی طرح جواب عرض کرتی رہیں جس طرح حضرت عائشہ صدیقہ نے جواب عرض کیا تھا۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ کر آئے تو دیکھا کہ وہ تینوں ابھی گھر میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں چونکہ نبی کریم بہت ہی شرمیلے تھے اس لیے آپ باہر گئے اور حضرت عائشہ کے حجرے کے پاس جانے لگے مجھے یاد نہیں کہ آیا میں نے جا کر آپ کو بتایا یا کسی اور شخص نے کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ واپس تشریف لائے اور ابھی ایک قدم مبارک ہی اندر رکھا تھا اور دوسرا باہر ہی تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ لٹکا دیا۔ اور اس وقت پردے کی آیت کا نزول ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا تو روٹی اور گوشت سے ولیمہ کا انتظام فرمایا چنانچہ لوگ روٹی اور گوشت سے شکم سیر ہو گئے پھر آپ امہات المؤمنین کے حجروں کی طرف نکلے جیسا کہ شب زفاف کی صبح کو آپ کا معمول تھا کہ آپ انہیں سلام کرتے اور انہیں دعا دیتے اور وہ بھی سلام و دعا کا جواب دیتیں۔ اس کے بعد جب آپ اپنے حجرہ کی جانب واپس تشریف لائے تو دو آدمیوں کو وہاں باتیں کرتے دیکھا۔ انہیں دیکھ کر آپ گھر سے واپس لوٹ گئے۔ جب ان دونوں آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کاشانۂ اقدس سے واپس ہوتے دیکھا تو وہ جلدی سے کھسک گئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ ان دونوں کے چلے جانے کی بابت میں نے آپ کو بتایا یا کسی اور شخص نے۔ پس آپ واپس گھر لوٹے یہاں تک کہ اندر داخل ہو گئے پھر میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا اور اس کے بعد پردے کی آیت نازل ہو گئی۔ ابن ابی مریم، یحییٰ، حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل

الْقُعَيْسِ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ۔

چچا ہیں تمہارے ہاتھ دھول آلود ہوں۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسی لیے فرماتی ہیں کہ رضاعت کے ذریعے بھی وہ رشتے حرام ہیں جو نسب کے ذریعے حرام ہیں۔

بَابُ ٥٠٨ قَوْلِهٖ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ صَلٰوةُ اللّٰهِ ثَنَاؤُهٗ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَصَلٰوةُ الْمَلٰٓئِكَةِ الدُّعَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلُّونَ يُبَرِّكُونَ لَنُغْرِيَنَّكَ لَنُسَلِّطَنَّكَ۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ کی تفسیر

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان غیب کی خبریں بتلانے والے (نبی) پر۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (آیت ۵۶)۔ ابوالعالیہ کا قول ہے کہ اللہ کی صلوٰۃ یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے سامنے حضور کی تعریف کرتا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ دعا کرنا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یُصَلُّوْنَ برکت ڈالتے ہیں۔ لَنُغْرِيَنَّكَ ہم ضرور تمہیں غالب کر دیں گے۔

١٩٠٧۔ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم اچھی طرح جان گئے لیکن صلوٰۃ کس طرح بھیجیں؟ فرمایا یوں کہو: اے اللہ! درود بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم پر درود بھیجی۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت بھیج محمد کے اوپر اور محمد کی آل کے اوپر جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم کی آل پر۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

١٩٠٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! سلام کرنا تو ہے لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ فرمایا: یوں کہو: اے اللہ! درود بھیج محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجی اور برکت بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر۔ ابوصالح نے لیث سے یوں روایت کی ہے کہ محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔

١٩٠٩۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَقَالَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ

ابن ابوحازم اور دراوردی نے یزید بن ہاد سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جیسے درود بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجی

كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ.

بَابُ ٨٠١ قَوْلِهِ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى.

١٩١٠- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا.

سَبَأ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

يُقَالُ مُعَاجِزِينَ مُسَابِقِينَ بِمُعْجِزِينَ بِفَائِتِينَ سَبَقُوا فَاتُوا لَا يُعْجِزُونَ لَا يَفُوتُونَ يَسْبِقُونَا يُعْجِزُونَا قَوْلُهُ بِمُعْجِزِينَ بِفَائِتِينَ وَمَعْنَى مُعَاجِزِينَ مُغَالِبِينَ يُرِيدُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يُظْهِرَ عَجْزَ صَاحِبِهِ مِعْشَارٌ عُشْرٌ الْأُكُلُ الثَّمَرُ بَاعِدْ وَبَعِّدْ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَعْزُبُ لَا يَغِيبُ الْعَرِمُ السُّدُّ مَاءٌ أَحْمَرُ أَرْسَلَهُ اللهُ فِي السُّدِّ فَشَقَّهُ وَهَدَمَهُ وَحَفَرَ الْوَادِيَ فَارْتَفَعَتَا عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَغَابَ عَنْهُمَا الْمَاءُ فَيَبِسَتَا وَلَمْ يَكُنِ الْمَاءُ الْأَحْمَرُ مِنَ السُّدِّ وَلٰكِنْ كَانَ عَذَابًا أَرْسَلَهُ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ شَاءَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ الْعَرِمُ الْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ أَهْلِ الْيَمَنِ وَقَالَ غَيْرُهُ الْعَرِمُ الْوَادِي السَّابِغَاتُ الدُّرُوعُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُجَازَى يُعَاقَبُ أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ

تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔

ولا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی شرمیلے آدمی تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے: اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بری فرما دیا اس بات سے جو انہوں نے کہی تھی اور موسیٰ اللہ کے نزدیک عزت والا ہے (آیت ٦٩)۔

سورۃ السبا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کہا گیا ہے کہ مُعَاجِزِیْنَ سے مراد آگے نکل جانے والے ہیں۔ بِمُعْجِزِیْنَ ہاتھوں سے نکل جانے والے جیسے کہتے ہیں مَا یُعْجِزُوْنَ وہ ہمیں عاجز نہیں کر سکتے۔ مُعَجِّزِیْنَ دوسری قرأت میں مُعَاجِزِیْنَ ہے یعنی ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے والے، ایک دوسرے کا عجز ظاہر کرنے والے۔ مِعْشَار دسواں حصہ۔ اُکُل پھل۔ بَاعِدْ اور بَعِّدْ دونوں ہم معنی ہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ لَا یَعْزُبُ غائب نہیں ہوتے۔ العرم رکاوٹ ہے ایک سرخ پانی تھا جو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تو بند ٹوٹ گیا، میدان میں گڑھا پڑ گیا اور باغ کی دو طرف [illegible] ہو گئیں۔ پھر پانی ان کی نگاہوں کے سامنے سے غائب ہو گیا اور دونوں باغ سوکھ گئے، وہ سرخ پانی بند کا نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب تھا اور ان کے لئے اسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا جہاں سے چاہا۔ عمرو بن شرحبیل کا قول ہے کہ العرم یمن والوں کی زبان میں بند کو کہتے ہیں اور کسی دوسرے کا قول ہے کہ العرم سے میدان مراد ہے۔ السابغات زرہیں۔ مجاہد کا قول ہے یُجَازیٰ عذاب دیے جاتے ہیں۔ اَعِظُکُمْ بِوَاحِدَۃٍ اللہ کی اطاعت

بِمَوْعِظَةِ اللهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى وَاحِدٌ وَّاثْنَيْنِ اَلتَّنَاوُشُ اَلرَّدُّ مِنَ الْاٰخِرَةِ اِلَى الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ مِنْ مَالٍ اَوْ وَلَدٍ اَوْ زَهْرَةٍ بِاَشْيَاعِهِمْ بِاَمْثَالِهِمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْجَوَابِ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْاَرْضِ اَلْخَمْطُ الْاَرَاكُ وَالْاَثْلُ الطَّرْفَاءُ اَلْعَرِمُ الشَّدِيْدُ.

بَابٌ قَوْلِهٖ حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ

۱۹۱۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهٖ فَحَرَفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيْهَا اِلٰى مَنْ تَحْتَهٗ حَتّٰى يُلْقِيَهَا عَلٰى لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا اَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يُّلْقِيَهَا وَرُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ يُّدْرِكَهٗ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِيْ سُمِعَ مِنَ السَّمَاءِ.

بَابٌ قَوْلِهٖ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ

۱۹۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا

کرنے کی۔ مَثْنٰى وَفُرَادٰى دو دو یا ایک ایک۔ اَلتَّنَاوُشُ آخرت سے دنیا کی طرف لوٹنا۔ مَا يَشْتَهُوْنَ مال واولاد اور سامان کی جو زینت چاہیں۔ ابن عباس کا قول ہے كَالْجَوَابِ زمین کے تالاب یا گڑھے کی طرح۔ اَلْخَمْطُ پیلو کا درخت۔ اَلْاَثْلُ جھاؤ کا درخت۔ اَلْعَرِمُ سخت تیز۔

حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ کی تفسیر

یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں (آیت ۲۳)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کسی بات کا حکم فرماتا ہے تو عاجزی سے فرشتے یوں پروں کو پھڑپھڑانے لگتے ہیں جیسے پتھر پر زنجیر مارنے کی جھنکار۔ یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا (آیت ۲۳)۔ پس ان کی گفتگو چوری کرنے والے سب فرشتیں سننے کی کوشش کرتے ہیں وہ اس طرح اوپر تلے ہوتے ہیں۔ جب بچہ یا دفعت سفیان راوی نے اپنی ہتھیلی کو موڑا اور اپنی انگلیوں کو درمیان سے جوڑ کر دکھایا۔ اگر وہ ایک بات بھی سن پاتے تو فوراً اپنے نیچے والے کو بتا دیتے ہیں اور وہ اپنے نیچے والے کو، یہاں تک کہ وہ بات جادوگر اور کاہن کی زبان تک پہنچ جاتی ہے۔ بعض اوقات پہلے شیطان کے دوسرے کو بتانے سے پہلے آگ کی چنگاری آلگتی ہے۔ کبھی وہ چنگاری سے پہلے دوسرے کو بتا چکا ہوتا ہے پھر جادوگر اور کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ اپنی طرف سے ملاتے ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم نے فلاں فلاں روز فلاں بات نہیں بتائی تھی۔ چنانچہ آسمان سے سنی ہوئی اس ایک بات کے باعث ان کی تصدیق کرنے لگتے ہیں۔

اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ کی تفسیر

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا

مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا صَبَاحَاهْ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ قَالُوا مَا لَكَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ.

پھر حضور اقدس عادت کے مطابق آپ نے آواز دی ہائے صبح کی فریاد تو سب ہی قریش کے تمام افراد آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور کہا بتائیے کس لیے بلایا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ دشمن جمع ہو کر صبح یا شام کو آپ پر حملہ کرنے والے ہیں تو کیا آپ مجھے سچا جانیں گے؟ سب نے کہا کیوں نہیں۔ تب آپ نے فرمایا میں تمہیں ڈرانے والا ہوں سخت عذاب آنے سے پہلے۔ اس پر ابو لہب نے کہا: ہلاک ہو جائے، کیا اسی لیے اکٹھا کیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ لہب نازل فرمادی کہ تباہ ہو جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور جو کمایا۔

بفضلہ تعالیٰ انیسواں پارہ ختم ہوا

پارہ ــــــــ ۲۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۱۲ الملائکۃ

قَالَ مُجَاهِدٌ اَلْقِطْمِيْرُ لِفَافَةُ النَّوَاةِ مُثْقَلَةٌ مُثَقَّلَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ اَلْحَرُوْرُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْحَرُوْرُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ وَغَرَابِيْبُ اَشَدُّ سَوَادٍ اَلْغِرْبِيْبُ الشَّدِيْدُ السَّوَادِ۔

باب ۱۳ سُوْرَةُ يٰسٓ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَعَزَّزْنَا شَدَّدْنَا يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ وَكَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ اِسْتِهْزَاؤُهُمْ بِالرُّسُلِ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ اَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْاٰخَرِ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُمَا ذٰلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَثِيْثَيْنِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَيَجْرِيْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ مِّثْلِهٖ مِنَ الْاَنْعَامِ فَكِهُوْنَ مُعْجَبُوْنَ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَيُذْكَرُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَلْمَشْحُوْنُ الْمُوْقَرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَآئِرُكُمْ مَصَآئِبُكُمْ يَنْسِلُوْنَ يَخْرُجُوْنَ مَرْقَدِنَا مَخْرَجِنَا اَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ مَكَانَتِهِمْ وَمَكَانِهِمْ وَاحِدٌ۔

باب ۱۴ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔

۱۹۱۳ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ

سورۂ فاطر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ القطمیر کھجور کی گٹھلی کا چھلکا۔ مُثْقَلَةٌ لدی ہوئی۔ دوسرے کا قول کہ الحرور دن میں سورج کی گرمی۔ ابن عباس کا قول ہے کہ الحرور رات کی گرمی اور السموم دن کی گرمی کو کہتے ہیں۔ غرابیب بہت ہی سیاہ الغربیب بہت کالی چیز۔

سورۂ یٰس کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ فعززنا سے مراد ہے ہم نے طاقت دی۔ یا حسرۃ علی العباد ان لوگوں پر افسوس ہے جو رسولوں سے مذاق کرتے ہیں۔ ان تدرک القمر ایک کی روشنی دوسرے کی روشنی کو سلب نہیں کرے گی اور یہ ان کے لائق ہے۔ سابق النہار دونوں ایک دوسرے کے پیچھے رہتے ہیں۔ نسلخ ہم نکالتے ہیں ایک کو دوسرے سے نکلتے ہیں اور دونوں چلتے رہتے ہیں۔ من مثلہ چوپائے۔ فکھون خوش وخرم۔ جند محضرون حساب کے لئے۔ عکرمہ سے منقول ہے کہ المشحون سے مراد ہے بھری ہوئی۔ ابن عباس کا قول ہے طائرکم تمہاری مصیبتیں۔ ینسلون نکل آئیں گے۔ مرقدنا اپنے نکلنے کی جگہ سے۔ احصیناہ ہم نے اسے محفوظ کر لیا ہے۔ مکانتہم اور مکانہم دونوں ہم معنی ہیں۔

والشمس تجری لمستقر لہا کی تفسیر

یہ مقرر فرمایا ہوا ہے اس کا جو غالب علم والا ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غروب آفتاب کے وقت مسجد نبوی کے اندر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا۔ پس آپ نے فرمایا

عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ۔

۱۹۱۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ۔

بَابُ وَالصَّافَّاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ يُرْمَوْنَ وَاصِبٌ دَائِمٌ لَازِبٌ لَازِمٌ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ يَعْنِي الْحَقَّ الْكُفَّارُ تَقُولُهُ لِلشَّيْطَانِ غَوْلٌ وَجَعُ بَطْنٍ يُنْزَفُونَ لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ قَرِينٌ شَيْطَانٌ يُهْرَعُونَ كَهَيْئَةِ الْهَرْوَلَةِ يَزِفُّونَ النَّسَلَانُ فِي الْمَشْيِ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَأُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّافُّونَ الْمَلَائِكَةُ صِرَاطِ الْجَحِيمِ سَوَاءِ الْجَحِيمِ وَوَسَطِ الْجَحِيمِ لَشَوْبًا يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيمِ مَدْحُورًا مَطْرُودًا بَيْضٌ مَكْنُونٌ اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ يَسْتَسْخِرُونَ يَسْخَرُونَ بَعْلًا رَبًّا۔

بَابُ وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ

۱۹۱۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

بے شک یہ جا کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے، اسی لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: یہ حکم ہے زبردست علم والے کا (آیت ۳۸)۔

* * *

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ارشاد باری تعالیٰ: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے (آیت ۳۸) کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا ٹھہراؤ عرش اعظم کے نیچے ہے۔

سورۃ الصافات

مجاہد کا قول ہے کہ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ اس میں مکان بعید سے مراد ہے ہر جانب سے۔ وَيُقْذَفُونَ سے مراد ہے پھینکے جاتے ہیں۔ وَاصِبٌ ہمیشہ۔ لَازِبٌ لازم، ضروری۔ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ یعنی کافر جنہیں شیاطین کہا جاتا ہے۔ غَوْلٌ پیٹ کا درد۔ لَا يُنْزَفُونَ ان کی عقلیں ضائع نہ ہوں گی۔ قَرِينٌ شیطان۔ يُهْرَعُونَ تیز دوڑتے ہیں۔ يَزِفُّونَ تیز چلے ہوں گے۔ بَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ یعنی عنقریب حساب کے لیے حاضر کیے جائیں گے۔ ابن عباس کا قول ہے لَنَحْنُ الصَّافُّونَ فرشتے۔ صِرَاطِ الْجَحِيمِ جہنم کے اندر۔ لَشَوْبًا جہنمیوں کے کھانے میں سخت گرم پانی ملایا جائے گا۔ مَدْحُورًا بھگایا ہوا۔ بَيْضٌ مَكْنُونٌ چمکدار موتی۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ انہیں بعد والے بھلائی کے ساتھ یاد کریں گے۔ يَسْتَسْخِرُونَ ہنسی کرتے ہیں۔ بَعْلًا یمن والوں کی بولی میں رب کو کہتے ہیں۔

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِنِ ابْنِ مَتّٰى۔

١٩١٦۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ۔

رسول اللہ صلی اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں (حضور) حضرت یونس بن متی سے افضل ہوں۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی سے افضل ہوں تو اس نے ضرور جھوٹ بولا ہے۔

بَابُ (ص)

١٩١٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السَّجْدَةِ فِي ص قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ فِيهَا۔

١٩١٨۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ سَجْدَةٍ فِي ص فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ أَيْنَ سَجَدْتَ فَقَالَ أَوَمَا تَقْرَأُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ۔ أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَكَانَ دَاوٗدُ مِمَّنْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِ فَسَجَدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُجَابٌ عَجِيبٌ الْقِطُّ الصَّحِيفَةُ هُوَ هٰهُنَا صَحِيفَةُ الْحِسَابِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فِي عِزَّةٍ مُعَازِّينَ الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ مِلَّةِ قُرَيْشٍ الْاِخْتِلَاقُ الْكَذِبُ۔ الْأَسْبَابُ طُرُقُ السَّمَاءِ فِي أَبْوَابِهَا جُنْدٌ مَا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ يَعْنِي قُرَيْشًا أُولٰئِكَ الْأَحْزَابُ الْقُرُونُ الْمَاضِيَةُ فَوَاقٍ رُجُوعٍ قِطَّنَا عَذَابَنَا اتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَحَطْنَا

سورۂ ص کی تفسیر

شعبہ کو عوام بن حوشب نے بتایا کہ میں نے مجاہد سے سورۂ ص میں سجدے کی بابت پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا "یہ ہیں جنہیں خدا نے ہدایت دی تو اے محبوب! تم انہیں کے راستے پر چلو" لہٰذا حضرت ابن عباس اس سورت کو پڑھ کر سجدہ کیا کرتے تھے۔

مجاہد سے سورۂ ص میں سجدے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ اس میں سجدہ کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کیا تم نہیں پڑھتے "سلیمان کی اولاد میں داؤد اور سلیمان ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ہدایت دی تو اے محبوب! تم بھی انکے راستے پر چلو"۔ پس حضرت داؤد علیہ السلام بھی ان حضرات میں سے ہیں جن کے راستے پر چلنے کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ کیا۔ عُجَابٌ عجیب۔ اَلْقِطُّ یہاں نیکیوں کا نامۂ اعمال یعنی کتابچہ مراد ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ فِیْ عِزَّۃٍ سرکشی کرنے والے۔ اَلْمِلَّۃِ الْاٰخِرَۃِ قوم قریش۔ اَلْاِخْتِلَاقُ جھوٹ۔ اَلْاَسْبَابُ آسمان کے دروازوں والے راستے۔ جُنْدٌ مَّا ھُنَالِکَ مَھْزُوْمٌ یعنی قریش۔ اُولٰٓئِکَ الْاَحْزَابُ پہلے لوگ۔ فَوَاقٍ لوٹ کر آنا۔ قِطَّنَا ہمارا عذاب۔ اَتَّخَذْنٰھُمْ سِخْرِیًّا ہم نے انہیں گھیر لیا۔ اَتْرَابٌ انکے مانند۔ ابن عباس کا قول ہے لَیْلَۃٌ عبادت کی طاقت

جِهِمْ أَتْرَابٌ أَمْثَالٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَيْدُ الْقُوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ الْأَبْصَارُ الْبَصَرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي مِنْ ذِكْرٍ طَفِقَ مَسْحًا يَمْسَحُ أَعْرَافَ الْخَيْلِ وَعَرَاقِيبَهَا الْأَصْفَادُ الْوَثَاقُ

باب ۴۱۸ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا.

باب ۴۱۹ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدُّخَانِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

الابصار حکم الٰہی پر نظر رکھنا۔ حُبُّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي میں عَنْ یہاں مِنْ کی جگہ ہے طَفِقَ مَسْحًا گھوڑوں کی گردنوں اور ٹانگوں پر ہاتھ پھیرتے رہے۔ الْاَصْفَادُ بیڑیاں۔

هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ رات ایک شریر جن آکر مجھ پر جھپٹنے لگا یا ایسا ہی کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا تاکہ وہ میری نماز منقطع کر دے پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو عطا فرمایا۔ چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان کی دعا یاد آگئی کہ اے رب مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو (آیت ۳۵) اور روح بن عبادہ راوی کا قول ہے کہ پھر وہ ذلیل و خوار ہو کر لوٹ گیا۔

وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے لوگو! جو تم میں سے کسی بات کا علم رکھتا ہو تو اسے کہے اور جو نہ جانتا ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علم کا حصہ ہے کہ جس بات کو آدمی نہ جانے اس کے متعلق کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کے متعلق حکم فرمایا کہ تم فرما دو میں اس قرآن پر تم سے اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں سے نہیں (آیت ۸۶) اور عنقریب میں تمہیں دھوئیں کے بارے میں بتاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی طرف دعوت دی تو

قد قتلوا واکثروا وزنوا واکثروا فاتوا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان الذی تقول وتدعوا الیہ لحسن لو تخبرنا ان لما عملنا کفارۃ فنزل والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا اٰخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ونزل قل یٰعبادی الذین اسرفوا علٰی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔

باب ۸۲۲ وما قدروا اللہ حق قدرہ۔

۱۹۲۱۔ حدثنا اٰدم حدثنا شیبان عن منصور عن ابراہیم عن عبیدۃ عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال جاء حبر من الاحبار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد انا نجد ان اللہ یجعل السمٰوٰت علی اصبع والارضین علی اصبع والشجر علی اصبع والثرٰی علی اصبع وسائر الخلائق علی اصبع فیقول انا الملک فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ تصدیقا لقول الحبر ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیٰمۃ والسمٰوٰت مطویٰت بیمینہ سبحٰنہ وتعالٰی عما یشرکون

۱۹۲۲۔ حدثنا سعید بن عفیر قال حدثنی اللیث قال حدثنی عبد الرحمٰن بن خالد بن مسافر عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ ان ابا ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقبض اللہ الارض ویطوی السمٰوٰت بیمینہ ثم یقول انا الملک این ملوک الارض

باب ۸۲۳ ونفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوٰت ومن فی الارض الا من شاء اللہ ثم

لیکن ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ ہمارے اتنے سارے گناہوں کا کوئی کفارہ ہو سکتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے (سورۃ الفرقان، آیت ۶۸) اور یہ آیت نازل فرمائی، تم فرماؤ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو (سورۃ الزمر، آیت ۵۳)۔

وما قدروا اللہ حق قدرہ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علمائے یہود میں سے ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! ہم (توریت میں) پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو ایک انگلی پر رکھتا ہے، زمینوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو بھی ایک انگلی پر، پانی اور مٹی کو بھی ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھ کر فرماتا ہے کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے، یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے گویا یہ یہودی عالم کی تصدیق فرمائی تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیے جائیں گے اور وہ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے (آیت ۶۷)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ دے گا، اور آسمانوں کو لپیٹ دے گا، پھر فرمائے گا۔ میں حقیقی بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ (آج) کہاں ہیں؟

ونفخ فی الصور فصعق کی تفسیر

اور صور پھونکا جائے گا تو بیہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ

ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ.

۱۹۲۳ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الْآخِرَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَذٰلِكَ كَانَ أَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ.

۱۹۲۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ وَيَبْلٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ فِيهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ.

بَابُ ۴۲۳ الْمُؤْمِنُ

قَالَ مُجَاهِدٌ مَجَازُهَا مَجَازُ أَوَائِلِ السُّوَرِ وَيُقَالُ بَلْ هُوَ اسْمٌ لِقَوْلِ شُرَيْحِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى الْعَبْسِيِّ

يُذَكِّرُنِي حٰمِيمَ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ
فَهَلَّا تَلَا حٰمِيمَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ

الطَّوْلُ التَّفَضُّلُ. دَاخِرِينَ خَاضِعِينَ. قَالَ مُجَاهِدٌ إِلَى النَّجَاةِ الْإِيمَانُ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ يَعْنِي الْوَثَنَ يُسْجَرُونَ تُوقَدُ بِهِمُ النَّارُ تَمْرَحُونَ تَبْطَرُونَ وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يُذَكِّرُ النَّارَ فَقَالَ رَجُلٌ لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ قَالَ وَأَنَا أَقْدِرُ أَنْ أُقَنِّطَ النَّاسَ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا

پھر دوسری بار صور پھونکا جائیگا تبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائینگے (آیت ۶۸)

عامر شعبی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسرا صور پھونکے کے بعد میں اپنا سر سب سے پہلے اٹھاؤں گا، تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش اعظم کو پکڑے ہوئے ہوں گے میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اسی حالت میں رہے یعنی بیہوش ہی نہ ہوئے یا صور پھونکنے کے بعد ہوش میں (سب سے پہلے) آ گئے۔

ابوصالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں دفعہ صور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا لوگوں نے حضرت ابوہریرہ سے دریافت کیا کہ چالیس دن کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کر دیا۔ لوگوں نے پوچھا کیا چالیس سال کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کر دیا لوگوں نے پھر پوچھا کیا چالیس ماہ کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے انکار کر دیا نیز یہ بھی فرمایا کہ انسان کی ریڑھ کی ہڈی کے سوا سب کچھ گل سڑ جائے گا اور اسی سے دوسری پیدائش مرتب فرمائی جائے گی۔

سورۃ المؤمن کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ لفظ حٰمٓ بطور مجاز (حروف مقطعات سے) ہے جیسے دیگر سورتوں کی ابتداء میں بھی ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاید اس سورت کا نام ہو جیسے شریح بن ابواوفیٰ عبسی نے کہا ہے۔

چل رہے نیزے ہیں اور حامیم کہہ رہا ہے یار
کاش! گر حامیم پڑھتا پیشتر پیکار سے

اَلطَّوْلُ احسان کرنا۔ دَاخِرِیْنَ ذلیل و خوار ہونے والے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اَلنَّجَاۃ سے مراد ایمان ہے لَیْسَ لَہٗ دَعْوَۃٌ بت کسی کی دعا قبول نہیں کر سکتے یُسْجَرُوْنَ جہنم کا ایندھن بنیں گے تَمْرَحُوْنَ اتراتے تھے۔ واقعہ ہے کہ حضرت علاء بن زیاد (تابعی) لوگوں کو جہنم سے ڈرا رہے تھے ایک آدمی نے کہا کہ آپ لوگوں کو ناامید کیوں کر رہے ہیں؟ فرمایا کیا میں لوگوں کو ناامید اور مایوس کر سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے اے میرے

مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَلٰكِنَّكُمْ تُحِبُّوْنَ اَنْ تُبَشَّرُوْا بِالْجَنَّةِ عَلٰى مَسَاوِيْ اَعْمَالِكُمْ وَاِنَّمَا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ اَطَاعَهٗ وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ مَنْ عَصَاهُ

۱۹۲۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبِرْنِيْ بِاَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ اِذْ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوٰى ثَوْبَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَخَنَقَهٗ خَنْقًا شَدِيْدًا فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ وَدَفَعَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ.

باب ۸۲۵ حٰمٓ السَّجْدَةِ

وَقَالَ طَاؤُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَا طَوْعًا اَعْطِيَا قَالَتَا اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ اَعْطَيْنَا وَقَالَ الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّيْ اَجِدُ فِي الْقُرْاٰنِ اَشْيَآءَ تَخْتَلِفُ عَلَيَّ قَالَ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ فَقَدْ كَتَمُوْا فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَقَالَ اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا اِلٰى قَوْلِهٖ دَحٰهَا فَذَكَرَ خَلْقَ السَّمَآءِ قَبْلَ خَلْقِ الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ اَئِنَّكُمْ

بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو"۔ اور یہ بھی فرماتا ہے "بیشک حد سے بڑھنے والے ہی جہنمی ہیں"۔ درحقیقت آپ حضرات یہ چاہتے ہیں کہ برائیاں کرتے رہیں اور جنت کی بشارت پا لیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے مبعوث فرمایا تھا کہ طاعت گزاروں کو جنت کی بشارت دیں اور نافرمانوں کو ڈرائیں کہ جہنم سے ڈر جائیں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ مجھے یہ بتائیے کہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے سخت سلوک کیا کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دفعہ صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے، تو عقبہ بن ابی معیط آگے بڑھا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوش مبارک سے پکڑ کر اپنا کپڑا آپ کی مبارک گردن میں ڈالا اور پوری طاقت کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔ پس حضرت ابوبکر آگے بڑھے اور اسے (عقبہ کو) کندھے سے پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پرے ہٹایا اور فرمایا: کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور تمہارے پاس اپنے رب کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آیا ہے۔

سورۂ حٰمٓ السجدۃ کی تفسیر

طاؤس کا قول ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا ائْتِيَا طَوْعًا تم دونوں خوشی سے، اور اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ہم نے خوشی سے۔ منہال کا قول ہے کہ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ کسی آدمی نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ میں قرآن کریم میں بعض ایسی چیزیں پاتا ہوں جو مجھے ایک دوسری سے مختلف نظر آتی ہیں، مثلاً (۱) فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ (۲) وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ (۳) وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا (۴) وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ۔ اس آیت میں انہوں نے حقیقت چھپائی ہے (۵) اور فرمایا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا الٰی قولہ دَحٰهَا۔ پس اس میں آسمان کی پیدائش کو زمین کی پیدائش سے پہلے ذکر فرمایا

رضی اللہ عنہ قال اجتمع عند البیت قرشیان وثقفی أو ثقفیان وقرشی کثیرۃ شحم بطونہم قلیلۃ فقہ قلوبہم فقال أحدہم أترون أن اللہ یسمع ما نقول وقال الآخر یسمع إن جہرنا ولا یسمع إن أخفینا وقال الآخر إن کان یسمع إذا جہرنا فإنہ یسمع إذا أخفینا فأنزل اللہ عز وجل وما کنتم تستترون أن یشہد علیکم سمعکم ولا أبصارکم ولا جلودکم الآیۃ وکان سفیان یحدثنا بہذا فیقول حدثنا منصور أو ابن أبی نجیح أو حمید أحدہم أو اثنان منہم ثم ثبت علی منصور وترک ذلک مرارًا غیر واحدۃ۔

باب ۸۷۷ فإن یصبروا فالنار مثوی لہم الآیۃ

۱۹۲۸۔ حدثنا عمرو بن علی حدثنا یحیی حدثنا سفیان الثوری قال حدثنی منصور عن مجاہد عن أبی معمر عن عبد اللہ بنحوہ۔

باب ۸۷۸ حم عسق

ویذکر عن ابن عباس عقیمًا لا تلد روحًا من أمرنا القرآن وقال مجاہد یذرؤکم فیہ نسل بعد نسل لا حجۃ بیننا لا خصومۃ طرف خفی ذلیل وقال غیرہ فیظللن رواکد علی ظہرہ یتحرکن ولا یجرین فی البحر شرعوا ابتدعوا۔

باب ۸۷۹ إلا المودۃ فی القربی

۱۹۲۹۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن عبد الملک بن میسرۃ قال سمعت طاوسًا عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أنہ سئل عن قولہ إلا المودۃ فی القربی فقال

کے پاس اکٹھے ہوئے ان کی توندیں چربی سے پھولی ہوئی تھیں لیکن دل سمجھ بوجھ سے خالی تھے ان میں سے ایک نے کہا کیا آپ کے خیال میں اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا جب ہم اونچی آواز سے بولتے ہیں تو سن لیتا ہے اور جب آہستہ بولتے ہیں تو نہیں سنتا تیسرے نے کہا جب وہ ہماری اونچی آواز کو سنتا ہے تو ہلکی آواز کو بھی سن لیتا ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں، لیکن تم یہ سمجھے بیٹھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا" (آیت ۲۲)۔ سفیان ہم سے یہ حدیث بیان کرتے وقت منصور یا ابن ابی نجیح یا حمید میں سے ایک یا دو سے روایت کیا کرتے لیکن پھر منصور پر قائم ہوگئے اور کئی دفعہ دوسروں کا ذکر نہ کیا۔

فإن یصبروا فالنار مثوی لہم کی تفسیر

عمرو بن علی، یحییٰ، سفیان ثوری، منصور، مجاہد، ابو معمر نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے متعلق روایت کی ہے۔

سورۃ الشوریٰ کی تفسیر

ابن عباس سے منقول ہے کہ عقیمًا وہ عورت جو بچہ نہ جنے۔ روحًا من أمرنا قرآن مجید۔ مجاہد کا قول ہے کہ یذرؤکم فیہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل۔ لا حجۃ بیننا کوئی جھگڑا و دشمنی نہیں۔ طرف خفی نظر بچا کر۔ دوسرے کا قول ہے فیظللن رواکد علی ظہرہ حرکت کرنا لیکن دریا میں نہ چلنا شرعوا ابتداع کی طرح ڈال۔

إلا المودۃ فی القربی کی تفسیر

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت إلا المودۃ فی القربی ... (آیت ۲۳) کے بارے میں پوچھا گیا تو سعید بن جبیر نے (جلدی سے) کہا کہ اس سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مراد ہے حضرت ابن عباس

سعید بن جبیر قربی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس عجلت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن بطن من قریش الا کان له فیهم قرابة فقال الا ان تصلوا ما بینی وبینکم من القرابة۔

باب ۸۳ حٰمٓ الزخرف

وقال مجاهد علی امة علی امام۔ وقیله یا رب تفسیره ایحسبون انا لا نسمع سرهم ونجواهم ولا نسمع قیلهم۔ وقال ابن عباس ولولا ان یکون الناس امة واحدة لولا ان جعل الناس کلهم کفارا لجعلت لبیوت الکفار سقفا من فضة ومعارج من فضة وهی درج وسرر فضة۔ مقرنین مطیقین۔ آسفونا اسخطونا۔ یعش یعمی۔ وقال مجاهد افنضرب عنکم الذکر ای تکذبون بالقرآن ثم لا تعاقبون علیه۔ ومضی مثل الاولین سنة الاولین۔ مقرنین یعنی الابل والخیل والبغال والحمیر۔ ینشأ فی الحلیة الجواری جعلتموهن للرحمن ولدا فکیف تحکمون۔ لو شاء الرحمن ما عبدناهم یعنون الاوثان یقول اللہ تعالی ما لهم بذلك من علم ای الاوثان انهم لا یعلمون۔ فی عقبه ولده۔ مقترنین یمشون معا۔ سلفا قوم فرعون سلفا لکفار امة محمد صلی اللہ علیه وسلم۔ ومثلا عبرة۔ یصدون یضجون۔ مبرمون مجمعون۔ اول العابدین اول المؤمنین۔ اننی براء مما تعبدون العرب تقول نحن منك البراء والخلاء والواحد والاثنان والجمیع من المذکر والمؤنث یقال فیه براء لانه مصدر ولو قال بریء لقیل فی الاثنین بریئان وفی الجمیع بریئون۔ وقرأ عبد اللہ اننی

نے فرمایا کہ تم نے جلدی کی ہے بیشک قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھی جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت رشتہ داری نہ ہو۔ لہٰذا آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں میرے اور اپنے درمیان اس رشتہ داری کا لحاظ تو رکھنا چاہیے۔

سورۃ الزخرف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ عَلٰی اُمَّۃٍ یعنی علی امام کے معنی میں ہے اور یہی آیت اس کی تفسیر ہے یعنی کیا انہیں یہ گمان ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتیں اور مشورے اور گفتگو کو نہیں سنتے؟ ابن عباس کا قول ہے کہ وَلَوْلَا اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً سے مراد ہے کہ اگر تمام لوگوں کے کافر ہو جانے کا خدشہ نہ ہوتا تو کفار کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں ہم سونے کی بنا دیتے اور ان کے تاج و تخت سونے کے ہوتے۔ مُقْرِنِیْنَ زور والے۔ اٰسَفُوْنَا ہمیں غضب دلایا۔ یَعْشُ اندھا ہو جائے۔ مجاہد کا قول ہے اَفَنَضْرِبُ عَنْکُمُ الذِّکْرَ کہ تم قرآن کی تکذیب کرتے رہو اور ہم تمہیں عذاب نہ دیں۔ وَمَضٰی مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ پہلوں کا طریقہ۔ مُقْرِنِیْنَ جانوروں پر قابو رکھنا ہے۔ یُنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَۃِ یعنی تم نے انہیں خدا کی اولاد ٹھہرایا، یہ کیسا حکم ہے؟ لَوْ شَاءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰھُمْ یعنی بتوں کو۔ مَا لَھُمْ بِذٰلِکَ مِنْ عِلْمٍ یعنی بت کچھ نہیں جانتے۔ فِیْ عَقِبِہٖ اس کی اولاد میں۔ مُقْتَرِنِیْنَ ساتھ چلتے ہیں۔ سَلَفًا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے کفار کے اسلاف فرعون اور اس کے ہم قوم ہیں۔ مَثَلًا سامانِ عبرت۔ یَصِدُّوْنَ غل مچانے لگے۔ مُبْرِمُوْنَ متفق ہونے والے۔ اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ سب سے پہلا ایمان والا۔ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اہل عرب بَرَآءٌ کو بیزاری یا لاتعلقی کے لیے استعمال کرتے ہیں اَلْبَرَآءُ وَالْخَلَآءُ۔ واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث سب کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ بَرَآءٌ کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مصدر ہے اگر بَرِیْءٌ کہیں تو تثنیہ کے لیے بَرِیْئَانِ اور جمع بَرِیْئُوْنَ ہوگی اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی قراءت میں بَرِیْءٌ ہے۔ اَلزُّخْرُفُ سونا۔

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمُ السَّنَةُ حَتَّى حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُودَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ أَيْ مُحَمَّدُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ قَالَ تَعُودُوا بَعْدَ هٰذَا فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ ثُمَّ قَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ إِلَى عَائِدُونَ أَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ فَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَقَالَ أَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ الرُّومُ۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آپ کو حکم دیا کہ "تم فرماؤ کہ میں تم سے اس قرآن پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں سے نہیں"۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش برابر نافرمانی ہی کئے جا رہے ہیں تو دعا کی "اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسے سات سال بھیج کر میری مدد فرما۔" تو انہیں قحط سالی نے آ دبوچا یہاں تک کہ سب چیزیں ختم ہو گئیں اور ہڈیاں اور کھالیں تک بھی کھا گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: یہاں تک کہ چمڑے اور مردار بھی کھا گئے اور انہیں زمین سے دھوئیں جیسی چیز نکلتی ہوئی نظر آتی تھی۔ چنانچہ ابو سفیان آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: اے محمد! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہم سے اس عذاب کو ہٹا دے۔ چنانچہ آپ نے دعا کر دی لیکن فرمایا کہ تم دوبارہ پھر جاؤ گے عذاب ہٹنے کے بعد۔ منصور کی حدیث میں ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا" (آیت ۱۰) کیا قیامت میں ان سے عذاب ہٹایا جائیگا! پس دھوئیں کی بیبت نکل چکی۔

باب ۸۲۸ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ۔

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ اللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ وَالدُّخَانُ۔

یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ انا منتقمون کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قیامت کی پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں۔ (۱) قریش کی ہلاکت (۲) بدر کی فتح (۳) قریش کو پکڑنا (۴) شق القمر (۵) دھواں۔

باب ۸۲۹ الْجَاثِيَةُ

مُسْتَوْفِزِينَ عَلَى الرُّكَبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَسْتَنْسِخُ نَكْتُبُ، نَنْسَاكُمْ نَتْرُكُكُمْ۔

سورۃ الجاثیہ کی تفسیر

گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے، مجاہد کا قول ہے: نستنسخ ہم لکھتے ہیں، ننساکم ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔

باب ۸۳۰ وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ الْآيَةَ

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

وما یھلکنا الا الدھر کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدم کی اولاد زمانے کو گالی دے کر مجھے اذیت پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ زمانہ میں ہوں ہر کام میرے ہاتھ میں ہے اور دن رات کو میں گردش میں رکھتا ہوں۔

باب (الاحقاف)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ تُفِيضُونَ تَقُولُونَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَثَرَةٍ وَأُثْرَةٍ وَأَثَارَةٍ بَقِيَّةُ عِلْمٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ لَسْتُ بِأَوَّلِ الرُّسُلِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَرَأَيْتُمْ هَذِهِ الْأَلِفُ إِنَّمَا هِيَ تَوَعُّدٌ إِنْ صَحَّ مَا تَدَّعُونَ لَا يَسْتَحِقُّ أَنْ يُعْبَدَ وَلَيْسَ قَوْلُهُ أَرَأَيْتُمْ بِرُؤْيَةِ الْعَيْنِ إِنَّمَا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَبَلَغَكُمْ أَنَّ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ خَلَقُوا شَيْئًا.

سورۃ الاحقاف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے، تُفِیضُونَ تم کہتے ہو۔ بعض حضرات کا قول ہے اَثَرَۃ، اُثْرَۃ، اَثَارَۃ تینوں کے معنی ہے علم کا باقی حصہ۔ ابن عباس کا قول ہے بِدْعًا مِّنَ الرُّسُل سب سے پہلے کا رسول نہیں ہوں۔ دوسرے کا قول ہے اَرَاَیْتُمْ یہ استفہام وعید کے لئے ہے یعنی اگر تمہارا خیال درست ہو کہ جن چیزوں کو تم پوجتے ہو وہ عبادت کے لائق نہیں ہیں اور اَرَاَیْتُمْ آنکھ سے دیکھنے والی رویت نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ہے کیا تم جانتے ہو یا کیا تمہارے تک کوئی ایسی خبر پہنچی ہے کہ جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو انہوں نے کوئی چیز پیدا کی ہو؟

باب وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا

أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ.

وَالَّذِی قَالَ لِوَالِدَیْہِ اُفٍّ لَّکُمَا الآیۃ کی تفسیر اور وہ جس نے اپنے والدین سے کہا کہ اُف تم سے کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ میں پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں۔

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ اسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةُ فَخَطَبَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ لِكَيْ يُبَايَعَ لَهُ بَعْدَ أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا فَقَالَ خُذُوهُ فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا فَقَالَ مَرْوَانُ إِنَّ هَذَا الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ عُذْرِي.

ابوبشر نے یوسف بن ماہک سے روایت کی ہے کہ مروان جب حجاز کا گورنر تھا جسے حضرت معاویہ نے بنایا تھا پس وہ خطبہ دیتے ہوئے یزید بن معاویہ کی تعریف کرنے لگا تاکہ اس کے والد ماجد کے بعد لوگ اس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر اس بات پر معترض ہوئے۔ اس نے حکم دیا کہ اسے پکڑ لو۔ لیکن یہ حضرت عائشہ صدیقہ کے کاشانۂ اقدس میں داخل ہو گئے جس کے باعث وہ انہیں نہ پکڑ سکے۔ مروان نے کہا یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَالَّذِی قَالَ لِوَالِدَیْہِ اُفٍّ لَّکُمَا اَتَعِدَانِنِیْ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ نے پردے کے پیچھے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں ہمارے ۱

باب: فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ

اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَارِضٌ السَّحَابُ۔

۱۹۳۹ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ اِذَا رَاٰى غَيْمًا اَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوْا رَجَاءَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا رَاَيْتَهُ عُرِفَتْ فِيْ وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنِّيْ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهِ عَذَابٌ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيْحِ وَقَدْ رَاٰى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا۔

فلما راوہ عارضا کی تفسیر

جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کیطرف آتا ہوا بولے یہ بادل ہم پر برسے گا (آیت) ابن عباس کا قول ہے۔ عارض سے بادل مراد ہے۔

سلیمان بن یسار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا جس میں آپ کا حلق دکھائی دیتا کیونکہ آپ کا ہنسنا صرف تبسم کی حد تک ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب آپ ابر یا ہوا کو دیکھتے تو آپ کے مبارک چہرے سے پریشانی جھلکنے لگتی۔ ایک دفعہ وہ عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ لوگ جب ابر آتا دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی لیکن حضور کے چہرے سے کراہیت کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں۔ فرمایا: اے عائشہ! مجھے یوں تسلی نہیں ہوتی کہ مبادا اس میں عذاب ہو کیونکہ ایک قوم کو ہوا کے ذریعے عذاب دیا گیا تھا۔ اور ایک قوم نے عذاب کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ بادل تو ہم پر بارش برسائے گا۔

باب: اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اَوْزَارَهَا اٰثَامَهَا حَتّٰى لَا يَبْقٰى اِلَّا مُسْلِمٌ عَرَّفَهَا بَيَّنَهَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلِيُّهُمْ عَزَمَ الْاَمْرُ جَدَّ الْاَمْرُ فَلَا تَهِنُوْا لَا تَضْعُفُوْا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَضْغَانَهُمْ حَسَدَهُمْ اٰسِنٍ مُتَغَيِّرٍ۔

سورۂ محمد کی تفسیر

اوزارھا ان کے گناہ، یہاں تک کہ مسلمان کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا۔ عرفھا اس کو بیان کیا۔ مجاہد کا قول ہے۔ مولی الذین آمنوا ان کا مددگار ہے عزم الامر جب کام فلا تہنوا کمزوری نہ دکھاؤ۔ ابن عباس کا قول ہے اضغانہم ان کا حسد کرنا۔ آسن رنگ بدل جانا۔

باب: وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ

۱۹۴۰ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ

وتقطعوا ارحامکم کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہو چکا تو صلہ رحمی نے کھڑے ہو کر پروردگار کا دامن رحمت تھام لیا۔ اس سے فرمایا گیا، ٹھہرو۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس لئے تیری پناہ چاہتا ہوں تاکہ مجھے کوئی قطع نہ کر سکے ارشاد ہوا کیا

فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ.

١٩٣٢۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ.

١٩٣٣۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي الْمُزَرِّدِ بِهٰذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ.

بَابُ سُورَةِ الْفَتْحِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ السَّحْنَةُ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ التَّوَاضُعُ شَطْأَهُ فِرَاخَهُ فَاسْتَغْلَظَ غَلُظَ سُوقِهِ السَّاقُ حَامِلَةُ الشَّجَرَةِ وَيُقَالُ دَائِرَةُ السَّوْءِ كَقَوْلِكَ رَجُلُ السَّوْءِ وَدَائِرَةُ السُّوءِ الْعَذَابُ يُعَزِّرُوهُ يَنْصُرُوهُ شَطْأَهُ شَطْءُ السُّنْبُلِ تُنْبِتُ الْحَبَّةُ عَشْرًا أَوْ ثَمَانِيًا أَوْ سَبْعًا فَيَقْوٰى بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فَذَاكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَآزَرَهُ قَوَّاهُ وَلَوْ كَانَتْ وَاحِدَةً لَمْ تَقُمْ عَلٰى سَاقٍ وَهُوَ مَثَلٌ ضَرَبَهُ اللّٰهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَوَّاهُ بِأَصْحَابِهِ كَمَا قَوَّى الْحَبَّةَ بِمَا يَنْبُتُ مِنْهَا

بَابُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

تو اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے جڑوں جو تجھے ملائے اور میں اس سے توڑوں جو تجھے توڑے۔ وہ عرض گزار ہوا: اے رب! کیوں نہیں؟ فرمایا بس تیرے ساتھ یہی ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو "تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو" (آیت ۲۲)

سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس میں یوں ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو "تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں ......" (آیت ۲۲)۔

عبداللہ بن مبارک نے حضرت معاویہ بن ابی المزرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی اور اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو "تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں ..." (آیت ۲۲)

سورۃ الفتح کی تفسیر

اور مجاہد کا قول ہے سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ سے مراد نرمی اور خوش اخلاقی ہے۔ منصور نے مجاہد سے نقل کیا اس سے مراد تواضع ہے۔ شَطْأَهُ یعنی اس کی بالیاں فَاسْتَغْلَظَ پھر موٹی ہوئی۔ سُوقِهِ یہ الساق سے مشتق ہے یعنی تنا جس پر درخت کھڑا ہوتا ہے دَائِرَةُ السَّوْءِ بھی اسی طرح بولا جاتا ہے جیسے رَجُلُ السَّوْءِ اور اس سے مراد عذاب ہے تُعَزِّرُوهُ تم اس کی مدد کرو۔ شَطْأَهُ بالی کا پٹھا جس سے دانے پیدا ہوتے ہیں یعنی دس آٹھ یا سات اور ایک دوسرے کو قوت پہنچاتے ہیں اسی لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے فَآزَرَهُ پھر اسے قوت دی۔ اگر وہ بالی تنہا ہوتی تو اپنے پیٹ پر قائم نہ رہ سکتی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی ہے جبکہ آپ تنہا راہ خدا میں نکلے تو اصحاب کے ساتھ آپ کو قوت دی جس طرح دانے کو اس پودے سے قوت پہنچی جو اس سے پیدا ہوتا ہے۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا کی تفسیر

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَكِلَتْ أُمُّ عُمَرَ نَزَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ الْقُرْآنُ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا قَالَ الْحُدَيْبِيَةُ

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ سُورَةَ الْفَتْحِ فَرَجَّعَ فِيهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَحْكِيَ لَكُمْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَعَلْتُ

بَابُ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ

زید بن اسلم نے اپنے والد گرامی سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ہمراہ تھے کہ حضرت عمر بن خطاب نے آپ سے کوئی بات پوچھی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے دوبارہ پوچھا تو آپ نے انہیں جواب نہ دیا پھر انہوں نے سہ بارہ دریافت کیا تو بھی جواب نہ دیا پس حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا۔ عمر تیری ماں تجھے روئے تو نے تین دفعہ سوال کیا لیکن کسی دفعہ بھی تیری بات کا جواب نہ دیا گیا حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا اور لوگوں کے آگے جا نکلا اور میں ڈرتا تھا کہ میرے بارے میں قرآن مجید نازل نہ ہو جائے ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ایک پکارنے والا مجھے آواز دے رہا تھا۔ میں ڈر گیا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن مجید نازل نہ ہو گیا ہو پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر آپ نے سورۃ الفتح کی تلاوت فرمائی۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا (۱) سے مراد صلح حدیبیہ ہے۔

معاویہ بن قرہ نے حضرت عبد اللہ بن مغفل سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز سورۃ الفتح کی ترجیع الحانی کے ساتھ تلاوت فرمائی۔ معاویہ بن قرہ نے کہا کہ اگر تمہارے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس انداز پر پڑھنا چاہوں تو ایسا کر سکتا ہوں۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ کی تفسیر

تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے۔ (آیت ۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راتوں کو اس قدر قیام فرماتے کہ آپ

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

۱۹۳۷ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ سَمِعَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا فَلَمَّا كَثُرَ لَحْمُهُ صَلّٰى جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ

کے مبارک قدم سوج جایا کرتے پس آپ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیے تو آپ اتنا قیام کیوں فرمایا کرتے ہیں؟ فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت اس قدر قیام فرمایا کرتے کہ دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں شکر گزار بندہ بنوں۔ جب جسم مبارک قدرے بھاری ہو گیا تو آپ نمازِ تہجد بیٹھ کر ادا فرمانے لگے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو کر قرأت کرتے اور پھر رکوع میں جاتے۔

بَابٌ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا کی تفسیر

۱۹۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِيْ فِي الْقُرْاٰنِ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا قَالَ فِي التَّوْرَاةِ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّحِرْزًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ أَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَصْفَحُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَّقُوْلُوْا لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا (آیت ۸) ہے، توریت میں اس طرح ہے۔ اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری سناتا اور اَن پڑھوں کی جائے پناہ بنا کر، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو، میں نے تمہارا نام المتوکل رکھا ہے، نہ تم سخت ترش رو، سنگ دل ہو، نہ بازاروں میں پھرنے والے ہو اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ہو لیکن معاف کر دیتے اور درگزر فرماتے ہو اور تمہیں اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں اٹھائے گا جب تک تمہارے سبب بگڑی ہوئی ملت کو سیدھا نہ کرے اور وہ کہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، پس تمہارے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور پردے پڑے ہوئے دلوں کو کھول دے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارے جیسے اَن پڑھ لوگوں کی جائے پناہ بنایا ہے اور فرمایا کہ اے محبوب! اس وقت تک تمہیں دنیا سے نہیں بلاؤں گا جب تک تمہارے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھا نہ کر دوں اور جب تک تمہارے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور پردے پڑے ہوئے دلوں کو کھول نہ دوں، لہٰذا تمام لوگوں

کی یہ بلائیں پروردگار عالم نے اپنے محبوب کے ذریعے دفع فرمائیں۔ آپ ہی کے ذریعے ان کی مشکل کشائی اور حاجت روائی فرمائی۔ معلوم ہوا کہ خدا نے آپ کو دفع بلا کا سبب بنایا ہے۔ حقیقی طور پر تو پروردگار عالم ہی دافع بلا، مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔ اس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی حرکت نہیں کر سکتا۔ نہ کوئی کسی کا ذاتی طور پر کچھ بنا سکتا ہے اور نہ بگاڑ سکتا ہے لیکن اس کے طاقت دیا ہیت دینے اور رحمۃ للعالمین بنانے کے باعث مجازی اور عطائی طور پر اس کا محبوب ساری مخلوق میں سب سے بڑا دافع بلا، مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔ ساری مخلوق خدا کے بعد محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ مرہون منت ہے۔ مخلوق کا کوئی بڑے سے بڑا فرد آپ سے مستغنی نہیں رہ سکتا۔ اسی لیے ایک بزرگ نے فرمایا ہے۔

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

بَابُ هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ وَفَرَسٌ لَّهٗ مَرْبُوْطٌ فِی الدَّارِ فَجَعَلَ یَنْفِرُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَنَظَرَ فَلَمْ یَرَ شَیْئًا وَّجَعَلَ یَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَکَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ السَّکِیْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ۔

هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ کی تفسیر

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک صحابی تلاوت کر رہے تھے اور ان کے گھر میں ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا تو اچانک وہ بدکنے لگا پس اس صحابی نے باہر نکل کر دیکھا تو اس کے پاس کسی چیز کو نہ پایا۔ صبح کے وقت انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ وہ سکینہ ہے جو قرآن کریم کی تلاوت کے وقت نازل ہوتا ہے۔

بَابُ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَمِائَةٍ۔

اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ کی تفسیر

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ صلح حدیبیہ کے روز ہم (صحابہ کرام) چودہ سو کی تعداد میں تھے۔

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِیِّ اِنِّیْ مِمَّنْ شَهِدَ الشَّجَرَةَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُغَفَّلِ۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا۔ عقبہ بن صہبان کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غسل خانے میں پیشاب کرنے کے متعلق سنا۔

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا [illegible]

ابو قلابہ نے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں سے

أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَسْأَلُهُ فَقَالَ كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَالَ رَجُلٌ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ نَعَمْ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكِينَ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا، فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ، أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ، قَالَ بَلَى قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا، فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللّٰهُ أَبَدًا فَرَجَعَ مُتَغَيِّظًا فَلَمْ يَصْبِرْ حَتَّى جَاءَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ، قَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللّٰهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ

ہیں۔ عبدالعزیز بن سیاہ نے حبیب بن ثابت سے روایت کی ہے کہ میں ابو وائل کے پاس (خارجیوں کا حال) پوچھنے گیا۔ تو انہوں نے فرمایا ہم جنگ صفین میں موجود تھے تو ایک شخص نے کہا۔ کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں اس پر سہل بن حنیف نے اس شخص سے کہا کہ الزام تم اپنے اوپر رکھو کیونکہ ہم حدیبیہ کے مقام پر صلح کر دیکھ چکے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔ حالانکہ اس وقت اگر ہم لڑنا چاہتے تو لڑ سکتے تھے (کیونکہ کافر ہم جان چکے) اس پر حضرت عمر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں! حضور نے فرمایا کیوں نہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ پھر ہم اپنے دین میں کیوں دب کر رہیں اور خالی ہاتھ واپس لوٹیں جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ نہ فرما دے۔ ارشاد فرمایا اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے کبھی نقصان میں نہیں رکھے گا پس حضرت عمر یہاں سے غصے کی حالت میں واپس لوٹے اور اسی بے چینی میں حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ اے ابوبکر! کیا ہم حق پر اور مشرکین باطل پر نہیں؟ فرمایا۔ اے ابن خطاب! بیشک وہ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کبھی نقصان میں نہیں رہنے دے گا اس پر سورۂ فتح

بَابٌ سُورَةُ الْحُجُرَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا تُقَدِّمُوا لَا تَفْتَاتُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِهِ. امْتَحَنَ أَخْلَصَ. تَنَابَزُوا يُدْعَى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. يَلِتْكُمْ يَنْقُصْكُمْ أَلَتْنَا نَقَصْنَا.

سورۃ الحجرات کی تفسیر

مجاہد نے کہا کہ لَا تُقَدِّمُوا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ کیا کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کی زبان مبارک سے جواب ادا کروا دے۔ امتحن خالص کر دیا۔ تنابزوا مسلمان ہونے کے بعد انہیں کافر کہہ کر بلانا۔ یلتکم کم کرے گا۔ اَلَتْنَا ہم نے کم کر دیا۔

بَابٌ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْآيَةَ

تَشْعُرُونَ تَعْلَمُونَ. وَمِنْهُ الشَّاعِرُ.

لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی کی تفسیر

تَشْعُرُوْنَ تم جانتے ہو اور لفظ الشاعر بھی اسی سے مشتق ہے۔

١٩٥٢ - حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلٍ اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَا أَصْوَاتَهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ رَكْبُ بَنِي تَمِيمٍ فَأَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ قَالَ نَافِعٌ لَا أَحْفَظُ اسْمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَدْتَ إِلَّا خِلَافِي قَالَ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فِي ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ الْآيَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَمَا كَانَ عُمَرُ يُسْمِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ.

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں بہترین حضرات ہلاک ہونے کے نزدیک جا پہنچے تھے یعنی کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اونچی کر دی تھیں جبکہ بنی تمیم کے سوار بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تھے ان میں سے ایک صاحب نے اقرع بن حابس کی طرف اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا اور دوسرے نے ایک اور شخص کی جانب۔ نافع کا بیان ہے کہ مجھے اس شخص کا نام یاد نہیں رہا۔ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ صرف میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ پس یہ گفتگو کرتے ہوئے ان دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی کی آواز سے (آیت)۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ اس آیت کے بعد حضرت عمر اتنی آہستہ آواز سے بولنے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مکرر دریافت کیا کرتے لیکن انہوں نے اپنے باپ

١٩٥٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت ثابت بن قیس کو نہ دیکھا اور ان کا ذکر فرمایا، تو ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! آپ کو میں ان کی خبر لا کر دیتا ہوں۔ پس وہ شخص ان کے پاس گیا تو انہیں دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ اس شخص نے پوچھا کہ آپ کا کیسا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بہت برا کیونکہ جو اپنی آواز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی کرے اس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں اور وہ جہنمی ہو جاتا ہے۔ پس وہ شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور بتایا کہ وہ ایسا کہتے ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص دوبارہ ان کے پاس گیا اور بہت بڑی بشارت لے کر گیا۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور ان سے کہو کہ تم جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہو۔

بَابُ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ

الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

١٩٥٥ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ وَقَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتَ إِلَى أَوْ إِلَّا خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَ فِي ذَلِكَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ حَتَّى انْقَضَتِ الْآيَةُ

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ کی تفسیر

ابن ابی ملیکہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب بنی تمیم کے سوار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر نے رائے پیش کی کہ قعقاع بن معبد کو ان پر امیر مقرر کیا جائے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اقرع بن حابس کو امیر مقرر کرنا چاہیے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ میری مخالفت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا۔ یہ باتیں کرتے ہوئے دونوں حضرات کی آوازیں اونچی ہو گئیں تو اس بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو۔

بَابٌ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ کی تفسیر

بَابُ (سُورَةُ ق)

رَجْعٌ بَعِيدٌ رَدٌّ. فُرُوجٍ فُتُوقٍ وَاحِدُهَا فَرْجٌ. وَرِيدٌ فِي حَلْقِهِ الْحَبْلُ حَبْلُ الْعَاتِقِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْ عِظَامِهِمْ. تَبْصِرَةً بَصِيرَةً. حَبَّ الْحَصِيدِ الْحِنْطَةُ. بَاسِقَاتٍ الطِّوَالُ. أَفَعَيِينَا أَفَأَعْيَا عَلَيْنَا. وَقَالَ قَرِينُهُ الشَّيْطَانُ الَّذِي قُيِّضَ لَهُ. فَنَقَّبُوا ضَرَبُوا. أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِغَيْرِهِ حِينَ أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَ خَلْقَكُمْ. رَقِيبٌ عَتِيدٌ رَصَدٌ. سَائِقٌ وَشَهِيدٌ الْمَلَكَانِ كَاتِبٌ وَشَهِيدٌ. شَهِيدٌ شَاهِدٌ بِالْقَلْبِ. لُغُوبٍ النَّصَبُ. وَقَالَ غَيْرُهُ نَضِيدٌ الْكُفُرَّى مَا دَامَ فِي أَكْمَامِهِ وَمَعْنَاهُ مَنْضُودٌ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ أَكْمَامِهِ فَلَيْسَ بِنَضِيدٍ. فِي أَدْبَارِ النُّجُومِ وَأَدْبَارِ السُّجُودِ كَانَ عَاصِمٌ يَفْتَحُ الَّتِي فِي ق

سورۂ ق کی تفسیر

رَجْعٌ بَعِيدٌ لوٹنا بعید ہے۔ فُرُوجٍ شگاف، اس کا واحد فَرْجٌ۔ وَرِيدٌ گلے کی رگ۔ مجاہد کا قول ہے مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ کی ان کی ہڈیوں کی۔ تَبْصِرَةً بصیرت۔ حَبَّ الْحَصِيدِ گندم۔ بَاسِقَاتٍ لمبی۔ أَفَعَيِينَا کیا ہم عاجز ہو جائیں گے۔ وَقَالَ قَرِينُهُ شیطان مراد ہے جو اس پر مقرر کیا ہوا ہے۔ فَنَقَّبُوا چلے پھرے۔ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ کان لگا کر سنے اور اِدھر اُدھر توجہ نہ جائے۔ حِينَ أَنْشَأَكُمْ جب تمہیں پیدا کیا۔ رَقِيبٌ عَتِيدٌ نگہبان تیار کھڑے، نگران مستعد۔ سَائِقٌ وَشَهِيدٌ دو فرشتے ایک لکھنے والا دوسرا گواہی دینے والا۔ شَهِيدٌ قلبی توجہ سے مشاہدہ کرنے والا۔ لُغُوبٍ تھکاوٹ۔ دوسرے کا قول ہے نَضِيدٌ تہہ بہ تہہ، کلی جب تک وہ اپنے غلاف میں ہے اسے تہ بہ تہ یعنی ایک دوسرے کے اوپر کہتے ہیں اور جب وہ غلاف سے نکل جائے تو اب اسے نَضِيدٌ نہیں کہیں گے۔

فَأَدْبَارِ النُّجُومِ سورۂ طور اور وَأَدْبَارِ السُّجُودِ (سورۂ ق) عاصم کی قرأت سورۂ ق والے الف پر زبر اور سورۂ الطور والے الف پر زیر

وَيُكْبِيرُ الَّتِي فِي الطُّورِ، وَيُكْسِرُ إِنْ يَعِيَا وَشُعَّانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخُرُوجِ يَخْرُجُونَ مِنَ الْقُبُورِ.

ہے جبکہ بعض نے دونوں جگہ کسرہ اور بعض نے دونوں جگہ فتح بتائی ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ: يَوْمُ الْخُرُوْجِ جب قبروں سے نکلیں گے۔

بَابٌ ۵۵ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ

وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کی تفسیر

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے تو وہ کہے گی کیا اور بھی ڈالے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم رکھ (جس کی حقیقت وہ خود جانتا ہے) دے گا تو وہ کہے گی: بس بس۔

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ يُوقِفُهُ أَبُو سُفْيَانَ يُقَالُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطْ قَطْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں جبکہ ابوسفیان راوی اسے اکثر موقوفاً روایت کیا کرتے ہیں کہ جہنم سے کہا جائے گا: کیا تو بھر گئی؟ وہ عرض کرے گی۔ کیا اور بھی ڈالنے ہیں؟ پس اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھ دے گا تو وہ کہے گی: بس بس۔

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابٌ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا. وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اور دوزخ آپس میں بحث کرنے لگیں تو دوزخ نے کہا کہ میں تکبر کرنے والوں اور ظالموں کے لئے مخصوص کر دی گئی ہوں۔ جنت کہے گی کہ مجھے کیا ہو گیا کہ میرے اندر تو وہی لوگ آئیں گے جنہیں معاشرے میں گرا ہوا اور حقیر سمجھا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائیگا۔ تو میری رحمت ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے رحم فرماؤں گا اور دوزخ سے کہا کہ تو میرا عذاب ہے پس تیرے ذریعے میں اپنے بندوں میں سے جسکو چاہوں گا عذاب دوں گا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے ایک تعداد مقرر ہے لیکن دوزخ چونکہ نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس وقت وہ بس بس کہنے لگے گی اور بھر جائے گی اور اسکے حصے سمٹ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی ایک پر بھی ظلم نہیں

باب ۱۵۵۵ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ.

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ، كُنَّا جُلُوْسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا، لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ.

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَرَهُ أَنْ يُّسَبِّحَ فِيْ أَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا يَعْنِيْ قَوْلَهُ وَإِدْبَارَ السُّجُوْدِ.

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ کی تفسیر

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ عنقریب تم اپنے رب کو اس طرح دیکھا کرو گے اور اس کی رویت میں تمہیں کسی قسم کی زحمت یا رکاوٹ پیش نہیں آئے گی۔ لہٰذا جہاں تک ہو سکے تم سورج طلوع و غروب ہو جانے سے پہلے نماز پڑھنا نہ چھوڑنا اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی :۔ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج طلوع ہونے اور ڈوبنے سے پہلے (آیت ۳۹)۔

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔ اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو اور نمازوں کے بعد (آیت ۴۰)۔

باب ۱۵۵۶ (وَالذَّارِيَاتِ)

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الرِّيَاحُ. وَقَالَ غَيْرُهُ تَذْرُوْهُ: تُفَرِّقُهُ. وَفِيْ أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُوْنَ تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ فِيْ مَدْخَلٍ وَاحِدٍ وَيَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعَيْنِ. فَرَاغَ: فَرَجَعَ. فَصَكَّتْ: فَجَمَعَتْ أَصَابِعَهَا فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا وَالرَّمِيْمُ نَبَاتُ الْأَرْضِ إِذَا يَبِسَ وَدِيْسَ. لَمُوْسِعُوْنَ أَيْ لَذُوْ سَعَةٍ. وَكَذٰلِكَ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهُ يَعْنِي الْقَوِيَّ زَوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى وَاخْتِلَافَ الْأَلْوَانِ حُلْوٌ وَحَامِضٌ فَهُمَا زَوْجَانِ فَفِرُّوْا إِلَى اللّٰهِ مِنَ اللّٰهِ إِلَيْهِ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ مَا خَلَقْتُ أَهْلَ السَّعَادَةِ مِنْ أَهْلِ الْفَرِيْقَيْنِ إِلَّا لِيُوَحِّدُوْنِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوْا فَفَعَلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ

سورۃ الذاریات کی تفسیر

حضرت علی کا قول ہے کہ :۔ اَلذّٰرِیٰتِ سے ہوائیں مراد ہیں دوسرے کا قول ہے :۔ تَذْرُوْهُ بکھیرتی ہیں وَفِيْ أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کہ تم کھاتے پیتے کن راستوں سے ہو اور وہ نکلتا کن راستوں سے ہے۔ فَرَاغَ بس لوٹا فَصَكَّتْ اپنی انگلیوں کو ملا کر اپنی پیشانی پر مارا۔ اَلرَّمِيْمُ وہ سوکھی ہوئی گھاس جو روندی گئی ہو۔ لَمُوْسِعُوْنَ طاقت والے اور عَلَى الْمُوْسِعِ میں بھی یہی مراد ہے زَوْجَيْنِ یعنی مرد و عورت رنگوں کا اختلاف اور میٹھا کھٹا وغیرہ یہ جوڑے ہیں۔ فَفِرُّوْا إِلَى اللّٰهِ یعنی اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف ہی دوڑو۔ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ جنوں اور انسانوں کے سعادت مندوں کو توحید پر قائم رہنے کے لئے۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ وہ انہیں کام کریں تو کسی نے کئے اور کسی نے نہ کئے اور اس

بَعْضٌ وَلَيْسَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْقَدَرِ وَالذَّنُوبُ الدَّلْوُ الْعَظِيمُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ صَرَّةٍ صَيْحَةٍ ذَنُوبًا سَبِيلًا. الْعَقِيمُ الَّتِي لَا تَلِدُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحُبُكُ اسْتِوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا. فِي غَمْرَةٍ فِي ضَلَالَتِهِمْ يَتَمَادَوْنَ. وَقَالَ غَيْرُهُ تَوَاصَوْا تَوَاطَئُوا وَقَالَ مُسَوَّمَةً مُعَلَّمَةً مِنَ السِّيمَا.

بَابٌ (وَالطُّورِ)

وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُورٍ مَكْتُوبٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الطُّورُ الْجَبَلُ بِالسُّرْيَانِيَّةِ رَقٍّ مَنْشُورٍ صَحِيفَةٍ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ سَمَاءٌ. الْمَسْجُورِ الْمُوقَدِ وَقَالَ الْحَسَنُ تُسْجَرُ حَتَّى يَذْهَبَ مَاؤُهَا فَلَا يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَلَتْنَاهُمْ نَقَصْنَا وَقَالَ غَيْرُهُ تَمُورُ تَدُورُ. أَحْلَامُهُمْ الْعُقُولُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْبَرُّ اللَّطِيفُ. كِسْفًا قِطَعًا الْمَنُونُ الْمَوْتُ وَقَالَ غَيْرُهُ يَتَنَازَعُونَ يَتَعَاطَوْنَ.

۱۹۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ: طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ.

۱۹۶۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُونِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

یہ تقدیریہ فرقے کے لئے کوئی دلیل نہیں، الذَّنُوبُ چرس، مجاہد کا قول ہے صَرَّۃٍ چیخ پکار۔ ذَنُوبًا راستہ۔ العَقِیْمُ وہ عورت جس کے پیٹ سے بچے پیدا نہ ہوں۔ ابن عباس کا قول ہے الحُبُکُ اس کا برابر اور خوبصورت ہونا۔ فِیْ غَمْرَۃٍ اپنی گمراہی میں کھنچے جاتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے تَوَاصَوْا موافقت کرتے ہیں اور کہا کہ مُسَوَّمَۃً نشان لگائے ہوئے، یہ السِّیْمَا سے مشتق ہے۔

سورۃ الطور کی تفسیر

قتادہ کا قول ہے مَسْطُوْرٍ لکھا ہوا۔ مجاہد کا قول ہے الطُّوْرُ سریانی زبان میں ایک پہاڑ کا نام ہے رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ کاغذ۔ السَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ آسمان۔ الْمَسْجُوْرِ بھڑکایا ہوا۔ حسن بصری کا قول ہے تُسْجَرُ اس کا پانی سوکھ جائے گا یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے اَلَتْنٰھُمْ ہم نے انہیں کم کیا۔ دوسرے کا قول ہے تَمُوْرُ گھومے گا۔ اَحْلَامُھُمْ عقلیں۔ ابن عباس کا قول ہے الْبَرُّ مہربان۔ کِسْفًا ٹکڑا۔ الْمَنُوْنُ موت۔ دوسرے کا قول ہے یَتَنَازَعُوْنَ ایک دوسرے کو دیں گے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں بیمار ہوں (لہٰذا طواف کس طرح کروں؟) آپ نے فرمایا کہ تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اس وقت) بیت اللہ شریف کے ایک گوشے میں (بیٹھے ہوئے) سورۃ الطور کی قرات فرما رہے تھے۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ الطور پڑھتے ہوئے سنا۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے کیا وہ کسی

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ، فَلَمَّا بَلَغَ هٰذِهِ الْآيَةَ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ أَمْ خَلَقُوا السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بَلْ لَا يُوقِنُونَ أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ. كَادَ قَلْبِي أَنْ يَطِيرَ. قَالَ سُفْيَانُ فَأَمَّا أَنَا فَإِنَّمَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ لَمْ أَسْمَعْهُ زَادَ الَّذِي قَالُوا لِي.

اصل سے نہ بنائے گئے اور یہی بنانے والے ہیں؟ یا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا وہ کڑوڑے ہیں (آیت ۳۷) تو قریب تھا کہ میرا دل اڑ جاتا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں نے زہری سے انہیں محمد بن جبیر نے اور اُن سے اُن کے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سُنا اور میں نے انہیں اس سے زیادہ کہتے ہوئے نہیں سُنا۔

بَابُ (وَالنَّجْمِ)

سورۂ النجم کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ذُو مِرَّةٍ: ذُو قُوَّةٍ. قَابَ قَوْسَيْنِ: حَيْثُ الْوَتَرُ مِنَ الْقَوْسِ. ضِيزَى: عَوْجَاءُ. وَأَكْدَى: قَطَعَ عَطَاءَهُ. رَبُّ الشِّعْرَى: هُوَ مِرْزَمُ الْجَوْزَاءِ. الَّذِي وَفَّى: وَفَّى مَا فُرِضَ عَلَيْهِ. أَزِفَتِ الْآزِفَةُ: اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ. سَامِدُونَ: الْبَرْطَمَةُ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: يَتَغَنَّوْنَ بِالْحِمْيَرِيَّةِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: أَفَتُمَارُونَهُ: أَفَتُجَادِلُونَهُ، وَمَنْ قَرَأَ أَفَتَمْرُونَهُ يَعْنِي أَفَتَجْحَدُونَهُ. وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ: بَصَرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا طَغَى: وَلَا جَاوَزَ مَا رَأَى. فَتَمَارَوْا: كَذَّبُوا. وَقَالَ الْحَسَنُ: إِذَا هَوَى: غَابَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَغْنَى وَأَقْنَى: أَعْطَى فَأَرْضَى.

مجاہد کا قول ہے ذُو مِرَّۃٍ طاقتور۔ قَابَ قَوْسَیْنِ دائرے کا آدھا دو کمانوں کا فاصلہ۔ ضِیْزٰی ٹیڑھی۔ اَکْدٰی اپنی بخشش روک لی۔ رَبُّ الشِّعْرٰی شعریٰ ستارے کا رب۔ اَلَّذِیْ وَفّٰی جو اس پر فرض ہوا اسے پورا کیا۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ قیامت قریب آگئی۔ سٰمِدُوْنَ یہ برطمہ نامی ایک کھیل بھی ہے۔ عکرمہ کا قول ہے یَتَغَنَّوْنَ یہ حمیری زبان کا لفظ ہے۔ ابراہیم کا قول ہے اَفَتُمَارُوْنَہٗ کیا تم جھگڑتے ہو اور جس نے اَفَتَمْرُوْنَہٗ پڑھا تو معنی ہے کہ کیا تم انکار کرتے ہو۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر۔ وَمَا طَغٰی اور جو چیز دیکھی اس سے ادھر ادھر نہ ہوئی۔ فَتَمَارَوْا انہوں نے جھٹلایا۔ حسن کا قول ہے اِذَا هَوٰی جب غائب ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے اَغْنٰی وَاَقْنٰی یا اسے راضی کیا۔

۱۹۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا أُمَّتَاهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي مِمَّا قُلْتَ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ

مسروق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا: اے امی جان! کیا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا کہ اس بات سے تو میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے جو تم نے کہی ہے۔ تم کدھر ہو؟ تین باتیں ایسی ہیں کہ جو تم سے کہے تو اس نے جھوٹ بولا۔ جو تمہیں بتائے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے جھوٹ کہا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی، آنکھیں اسکا احاطہ نہیں

أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْآيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ.

١٩٦٤- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زِرًّا عَنْ عَبْدِ اللهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

١٩٦٥- حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زِرًّا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

١٩٦٦- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ

کرتیں اور سب آنکھیں اُن کے احاطے میں ہیں اور وہی ہے نہایت باطن پورا خبردار (سورۂ الانعام، آیت ۱۰۳) نیز یہ۔ اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے پیچھے ہو (سورۂ الزخرف، آیت ۵۱) اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ کل کی بات جانتا ہے تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی (سورۂ لقمان، آیت آخری)۔ اور جو تمہیں یہ بتائے کہ حضور نے کوئی بات چھپائی تو اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے (سورۂ المائدہ، آیت ۶۷)۔ بات دراصل یوں ہے کہ آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دو دفعہ اُن کی اصلی شکل وصورت میں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد باری تعالیٰ۔ تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی (آیت ۹، ۱۰) کے بارے میں فرمایا ہے کہ حضور نے حضرت جبریل کو دیکھا اور اُن کے چھ سو پر تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ۔ تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی (آیت ۹، ۱۰) کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو دیکھا جن کے چھ سو پر تھے۔

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت۔ بیشک آپ نے اپنے رب کی بہت بڑی

۱۹۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی بہوا یہ کہہ بیٹھے کہ لات و عزیٰ کی قسم، تو اسے چاہیے کہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے اور اگر کوئی ریل کا سے اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اس کو خیرات کرنی چاہیے۔

بَابُ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرٰى

۱۹۶۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ بِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ. قَالَ سُفْيَانُ مَنَاةُ بِالْمُشَلَّلِ مِنْ قُدَيْدٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا هُمْ وَغَسَّانُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ مِثْلَهُ. وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ وَمَنَاةُ صَنَمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كُنَّا لَا نَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَعْظِيمًا لِمَنَاةَ نَحْوَهُ.

۱۹۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ. تَابَعَهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عُلَيَّةَ ابْنَ عَبَّاسٍ.

وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرٰى کی تفسیر

عروہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حکم ان لوگوں کے متعلق ہے جو مناۃ طاغیہ کا احرام باندھا کرتے تھے جو مشلل میں ہے اور صفا و مروہ کے درمیان چکر نہیں لگایا کرتے تھے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ بیشک صفا اور مروہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سارے مسلمان ان کے درمیان چکر لگاتے رہے۔ دوسری سند کے ساتھ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ اور غسان والے مسلمان ہونے سے پہلے منات کے پاس آکر احرام باندھا کرتے تھے۔ تیسری سند کے ساتھ عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے کچھ لوگ تھے جو منات کے پاس احرام باندھا کرتے تھے اور منات ایک بت تھا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان رکھا جاتا تھا چنانچہ لوگوں نے اپنے پیارے نبی سے عرض کیا کہ یا نبی اللہ ہم منات کی تعظیم کے پیش نظر صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ النجم پڑھ کر سجدہ تلاوت کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ ابن طہمان نے بھی ایوب سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن ابن علیہ نے حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ فِيهَا سَجْدَةٌ وَالنَّجْمِ قَالَ فَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سجدہ والی سورتوں میں سب سے پہلے سورۃ النجم نازل ہوئی اس کی تلاوت کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور جتنے لوگ بھی آپ کے پیچھے تھے (مسلمان یا کافر) ان سب نے سجدہ کیا ماسوائے ایک شخص کے جسے میں نے دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ میں مٹی لے کر اس پر سجدہ کر لیا پس اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل ہوا پڑا تھا اور وہ تھا امیہ بن خلف۔

بَابُ ۲۲۲ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

قَالَ مُجَاهِدٌ. مُسْتَمِرٌّ: ذَاهِبٌ. مُزْدَجَرٌ: مُتَنَاهٍ. وَازْدُجِرَ فَاسْتُطِيرَ جُنُونًا. دُسُرٍ: أَضْلَاعُ السَّفِينَةِ. لِمَنْ كَانَ كُفِرَ يَقُولُ كُفِرَ لَهُ جَزَاءً مِنَ اللَّهِ. مُحْتَضَرٌ يَحْضُرُونَ الْمَاءَ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ مُهْطِعِينَ. النَّسَلَانُ. الْخَبَبُ السِّرَاعُ وَقَالَ غَيْرُهُ فَتَعَاطَى فَعَاطَهَا بِيَدِهِ فَعَقَرَهَا الْمُحْتَظِرِ كَحِظَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُحْتَرِقٍ. ازْدُجِرَ افْتُعِلَ مِنْ زَجَرْتُ. كُفِرَ فَعَلْنَا بِهِ وَبِهِمْ مَا فَعَلْنَا جَزَاءً لِمَا صُنِعَ بِنُوحٍ وَأَصْحَابِهِ. مُسْتَقِرٌّ عَذَابٌ حَقٌّ يُقَالُ الْأَشَرُ الْمَرَحُ وَالتَّجَبُّرُ.

سورۃ القمر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے مُسْتَمِرٌّ جانے والا۔ مُزْدَجَرٌ رکا ہوا۔ اُزْدُجِرَ پاگل کر کے بھگا دیا گیا۔ دُسُرٍ کشتی کی میخیں۔ لِمَنْ كَانَ كُفِرَ جس شخص نے کفر کیا اس کا اللہ کی طرف سے بدلہ۔ مُحْتَضَرٌ پانی کے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ ابن جبیر کا قول ہے مُهْطِعِينَ تیز دوڑنے والے۔ الْخَبَبُ تیز چلنا دوسرے کا قول ہے۔ فَتَعَاطَى اپنے ہاتھ سے وار کر کے پھر اسے ذبح کیا۔ الْمُحْتَظِرِ جلی ہوئی باڑ۔ اِزْدُجِرَ یہ زَجَرْتُ کا باب افتعال ہے كُفِرَ ہم نے ان کے اور ان کے ساتھ یہ اس لیے کیا کہ حضرت نوح اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ سلوک کیا گیا تھا اس کا بدلہ ہے مُسْتَقِرٌّ عذاب حق ہے الْأَشَرُ اترانے کو کہتے ہیں یا شیخی کرنا۔

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا

ابو معمر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا چنانچہ اس کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ کے پرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گواہ رہنا۔

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا اشْهَدُوا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چاند شق کیا گیا اس وقت ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ پھر آپ نے ہم سے فرمایا۔ گواہ رہنا۔

اشْكُرُوْا۔

گواہ رہنا۔

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا۔

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ نے حضور سے مطالبہ کیا تھا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ چنانچہ آپ نے انہیں چاند کے ٹکڑے کرکے دکھائے تھے۔

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ تَجْرِيْ بِأَعْيُنِنَا۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔

بَابُ ۸۷۵ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَا اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ قَتَادَةُ أَبْقَى اللّٰهُ سَفِيْنَةَ نُوْحٍ حَتّٰى أَدْرَكَهَا أَوَائِلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ۔

جزآء لمن کان کفر کی تفسیر

ہماری نگاہ کے سامنے بہتی اسکے صلے میں جسکے ساتھ کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اسے نشانی بنا چھوڑا تو ہے کوئی دھیان کرنے والا (آیت ۱۴، ۱۵)۔ قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو باقی رکھا یہاں تک کہ

۱۹۷۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس آیت کریمہ کو پڑھا کرتے تھے۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔ مجاہد کا قول ہے یَسَّرْنَا ہم نے اس کا پڑھنا آسان کر دیا۔

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

اسود نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔ پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۸۷۶ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ

اعجاز نخل منقعر فکیف کان عذابی ونذر کی تفسیر

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ فَهَلْ

کسی آدمی نے اسود سے پوچھا کہ اس آیت میں مُدَّكِر ہے یا مُذَّكِر؟ اسود نے جواب دیا کہ میں نے حضرت

مِنْ مُّذَّكِرٍ اَوْ مُدَّكِرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ دَالًا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھتے ہوئے سنا تھا یعنی اس کے اندر حرف دال ہے۔

بَابٌ ۸۲۷ فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

۱۹۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ الْاٰيَةَ۔

فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ کی تفسیر

اسود نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھا کرتے تھے۔

بَابٌ ۸۲۸ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ۔

۱۹۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ کی تفسیر

اسود نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھا ہے۔

بَابٌ ۸۲۹ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

۱۹۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّذَّكِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اَشْيَاعَكُمْ کی تفسیر

اسود بن یزید نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسے فَهَلْ مِنْ مُّذَّكِرٍ پڑھا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی اسے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پڑھتے تھے۔

بَابٌ ۸۳۰ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ

۱۹۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ کی تفسیر

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دو سندوں کے ساتھ روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خیمے میں یوں دعا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ یاد کراتا ہوں، اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو..... اتنے میں حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھوں سے آپ کو پکڑ کر کہا، یا رسول اللہ! بس

إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ وَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ يَعْنِي مِنَ الْمَرَارَةِ.

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ قَالَ إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَإِنِّي لَجَارِيَةٌ أَلْعَبُ.

۱۹۸۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ يَوْمَ بَدْرٍ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ وَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ.

بَابٌ ۱۴۴ (سُورَةُ الرَّحْمٰنِ)

وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ يُرِيدُ لِسَانَ الْمِيزَانِ وَالْعَصْفُ بَقْلُ الزَّرْعِ إِذَا قُطِعَ مِنْهُ شَيْءٌ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَذٰلِكَ الْعَصْفُ. وَالرَّيْحَانُ: رِزْقُهُ وَالْحَبُّ الَّذِي يُؤْكَلُ مِنْهُ. وَالرَّيْحَانُ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ الرِّزْقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَالْعَصْفُ يُرِيدُ الْمَأْكُولَ مِنَ الْحَبِّ وَالرَّيْحَانُ النَّضِيجُ الَّذِي لَمْ يُؤْكَلْ وَقَالَ غَيْرُهُ

یہ کافی ہے آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے ہیں اس وقت حضور نے زرہ پہنی ہوئی تھی چنانچہ آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر تشریف لے گئے: ”اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھ پھیر دیں گے بلکہ ان کا وعدہ تو قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے“ (آیت ۴۵، ۴۶) اَمَرُّ یہ المَرَارَۃ سے مشتق ہے۔

ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھے یوسف بن ماہک نے بتایا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تو ان دنوں میں نو عمر لڑکی تھی اور کھیلا کرتی تھی۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ غزوۂ بدر کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خیمے میں یوں دعا کر رہے تھے: اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے ... تو حضرت ابوبکر نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے ہیں۔ اس وقت حضور نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ یہ پڑھتے ہوئے باہر تشریف لائے: ”اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھ پھیر دیں گے بلکہ ان کا وعدہ تو قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے“ (آیت ۴۵، ۴۶)

سورۂ الرحمٰن کی تفسیر

وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ سے ترازو کی ڈنڈی مراد ہے۔ اَلعَصْف کھیتی کی فصل پک جانے سے پہلے کاٹ لینا۔ اَلرَّیْحَان وہ دانہ، اَلْحَبُّ وہ جو کھایا جاتا ہے۔ اہل عرب کی زبان میں الرَّیْحَان رزق کو کہتے ہیں۔ بعض حضرات کا قول ہے: اَلعَصْف سے مراد وہ دانے ہیں جو کھائے جاتے ہیں اور الرَّیْحَان وہ ہے جو دانوں کی شکل میں نہیں کھایا جاتا۔ دوسرے کا قول ہے: اَلعَصْف سے گندم کے پتے مراد ہیں۔ ضحاک کا قول ہے: اَلعَصْف سوکھی ہوئی

الْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَقَالَ الضَّحَّاكُ الْعَصْفُ التِّبْنُ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ الْعَصْفُ أَوَّلُ مَا يَنْبُتُ تُسَمِّيهِ النَّبَطُ هَبُورًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَصْفُ وَرَقُ الْحِنْطَةِ وَالرَّيْحَانُ الرِّزْقُ وَالْمَارِجُ اللَّهَبُ الْأَصْفَرُ وَالْأَخْضَرُ الَّذِي يَعْلُو النَّارَ إِذَا أُوقِدَتْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ لِلشَّمْسِ فِي الشِّتَاءِ مَشْرِقٌ وَمَشْرِقٌ فِي الصَّيْفِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ مَغْرِبُهَا فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ لَا يَبْغِيَانِ لَا يَخْتَلِطَانِ الْمُنْشَآتُ مَا رُفِعَ قِلْعُهُ مِنَ السُّفُنِ فَأَمَّا مَا لَمْ يُرْفَعْ قِلْعُهُ فَلَيْسَ بِمُنْشَأَةٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ يُعَذَّبُونَ بِهِ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ يَهُمُّ بِالْمَعْصِيَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتْرُكُهَا الشُّوَاظُ لَهَبٌ مِنْ نَارٍ مُدْهَامَّتَانِ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ صَلْصَالٍ طِينٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ يُقَالُ صَلْصَالٌ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ عِنْدَ الْإِغْلَاقِ وَصَرْصَرَ مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ الرُّمَّانُ وَالنَّخْلُ بِالْفَاكِهَةِ وَأَمَّا الْعَرَبُ فَإِنَّهَا تَعُدُّهَا فَاكِهَةً كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَأَمَرَهُمْ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى كُلِّ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ أَعَادَ الْعَصْرَ تَشْدِيدًا لَهَا كَمَا أُعِيدَ النَّخْلُ وَالرُّمَّانُ وَمِثْلُهَا أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَقَدْ ذَكَرَهُمْ فِي أَوَّلِ قَوْلِهِ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ غَيْرُهُ أَفْنَانٍ أَغْصَانٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ مَا يُجْتَنَى قَرِيبٌ

کہیں ابو مالک کا قول ہے۔ العصف جو فصل سب سے پہلے اُگے اور جس کو نبطی زبان میں ہبورا کہتے ہیں مجاہد کا قول ہے۔ العصف گندم کے پتے۔ الریحان رزق۔ المارج زرد و سبز رنگ کے شعلے جو آگ سلگانے پر بلند ہوتے ہیں دوسرے حضرات نے مجاہد سے نقل کیا: رب المشرقین سے دو مشرق ہیں ایک وہ جہاں سے سردیوں میں سورج طلوع ہوتا ہے اور دوسری جگہ وہ جہاں سے گرمیوں میں طلوع ہوتا ہے۔ لا یبغیان دونوں آپس میں نہیں ملتے۔ المنشآت ایسے جہاز مراد ہیں جن کے بادبان بلند کر دیے گئے ہوں اور جن کے بلند نہ کیے جائیں انہیں منشآۃ نہیں کہا جاتا۔ مجاہد کا قول ہے نحاس وہ تانبا جو پگھلا کر ان کے سروں پر ڈال دیا جائے گا تاکہ انہیں عذاب دیا جائے۔ خاف مقام ربہ گناہ کا ارادہ کرے پھر خدا کو یاد کر کے اس گناہ کا ارادہ چھوڑ دینا۔ الشواظ آگ کے شعلے مدھامتان گہرا سبز رنگ مائل بہ سیاہی۔

صلصال ریت ملی ہوئی مٹی جو کھنکتی ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد بدبو والی مٹی ہے اسے صل کہتے ہیں بعض کا قول ہے کہ جس طرح بند کرتے وقت دروازہ بجتا ہے اسی طرح بجتی ہوئی مٹی۔ صرصر مثل کبکبتہ کی طرح ہے۔ فاکھۃ ونخل ورمان بعض کا قول ہے کہ کھجور اور انار میووں میں شمار نہیں ہیں لیکن اہل عرب انہیں میووں میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: تمام نمازوں کی حفاظت کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کی۔ یہاں شروع میں ہر نماز کی حفاظت کا حکم ہے پھر عصر کی تاکید کی غرض سے دوبارہ ذکر فرمایا۔ پس اسی طرح کھجور اور انار کا دوبارہ ذکر فرمایا گیا ہے اور اس کی مثال یہ ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے۔ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ کے لئے سجدہ کرتی ہیں سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں پھر فرمایا کہ "ایسے بہت سے لوگ ہیں اور بہت سے وہ ہیں جن پر عذاب مقرر ہو گیا" حالانکہ پہلے ارشاد میں زمینی اور فرشی ساری مخلوق کا ذکر فرمایا تھا۔ دوسرے کا قول ہے أفنان ٹہنیاں وجنی الجنتین دان جس پھل کو چاہیں گے قریب آجائے گا۔ حسن بصری کا قول ہے: فبای آلاء اس کی نعمت

وَقَالَ الْحَسَنُ فَبِأَيِّ آلَاءِ نِعَمِهِ. وَقَالَ قَتَادَةُ رَبِّكُمَا يَعْنِي الْجِنَّ وَالْإِنْسَ. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ يَغْفِرُ ذَنْبًا وَيَكْشِفُ كَرْبًا وَيَرْفَعُ قَوْمًا، وَيَضَعُ آخَرِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَرْزَخٌ حَاجِزٌ. الْأَنَامُ الْخَلْقُ نَضَّاخَتَانِ فَيَّاضَتَانِ ذُو الْجَلَالِ ذُو الْعَظَمَةِ وَقَالَ غَيْرُهُ مَارِجٌ. خَالِصٌ مِنَ النَّارِ، يُقَالُ مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مَرَجَ أَمْرُ النَّاسِ. مَرِيجٌ مُلْتَبِسٌ. مَرَجَ: اخْتَلَطَ. الْبَحْرَانِ مِنْ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا سَنَفْرُغُ لَكُمْ سَنُحَاسِبُكُمْ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ، وَهُوَ مَعْرُوفٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ يُقَالُ لَأَتَفَرَّغَنَّ لَكَ وَمَا بِهِ شُغْلٌ يَقُولُ لَآخُذَنَّكَ عَلَى غِرَّتِكَ.

بَابٌ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ

١٩٨٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.

بَابٌ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حُورٌ. سُودُ الْحَدَقِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَقْصُورَاتٌ، مَحْبُوسَاتٌ قُصِرَ طَرْفُهُنَّ وَأَنْفُسُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ. قَاصِرَاتٌ لَا يَبْغِينَ غَيْرَ أَزْوَاجِهِنَّ.

١٩٨٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي

قتادہ کا قول ہے: ربکما جنوں اور انسانوں کا۔ ابو الدرداء کا قول ہے کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ گناہ کو معاف کرتا اور مصیبت کو دور کرتا ہے، کسی قوم کو اٹھاتا اور کسی کو گراتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے: بَرْزَخٌ پردہ ہے، الْأَنَامُ مخلوق۔ نَضَّاخَتَانِ جوش مارنے والے۔ ذُو الْجَلَالِ عظمت والا۔ دوسرے کا قول ہے: مَارِجٍ خالص آگ۔ کہتے ہیں کہ مَرَجَ الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ جب حاکم اپنی رعیت کو ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کے لئے چھوڑ دے، اور اسے مَرَجَ أَمْرُ النَّاسِ کہیں گے۔ مَرِيجٍ ملا ہوا۔ مَرَجَ دو دریاؤں کا ملنا جیسے تم جانور کو چھوڑ دو یہ لفظ اسی مَرَجْتَ سے نکلا ہے۔ سَنَفْرُغُ لَكُمْ ہم عنقریب تمہارا ہر چیز کا حساب لیں گے اور یہ کلام عرب میں مشہور ہے کہ ایک چیز اس کی توجہ کو دوسری چیزوں کی طرف سے نہیں روک سکتی جیسے عرب کا محاورہ ہے کہ میں تیرے لئے ظاہر بات سے الگ ہو گا اور تیری غفلت پر تجھ کو پکڑوں گا۔

وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ کی تفسیر۔

حضرت عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دو جنتیں چاندی کی ہوں گی۔ یہاں تک کہ ان کے برتن اور ان کی تمام چیزیں بھی اور دو جنتیں سونے کی ہوں گی۔ یہاں تک کہ ان کے برتن بلکہ وہاں کی ہر چیز سونے کی ہوگی۔ لوگ اپنے خدا کو دیکھیں اس پر جنت عدن میں کوئی روک نہ ہوگی سوائے اس کے کہ اس کے چہرے پر عظمت کی چادر پڑی ہوئی ہوگی۔

حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ کی تفسیر۔

ابن عباس کا قول ہے کہ حُورٌ سیاہ آنکھ والی کو کہتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے مَقْصُورَاتٌ روکی ہوئی جنہوں نے اپنی آنکھیں اور اپنے نفس اپنے خاوندوں کے لئے وقف کر دیے ہیں قَاصِرَاتٌ وہ اپنے خاوندوں کے سوا اور کسی کی متلاشی نہ ہوں گی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جنت میں ایک خیمہ ایسا ہوگا جو ایک کھوکھلے موتی کا ہوگا اور اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اس کے ہر کونے میں حوریں ہوں گی ایک کونے والی دوسرے کونے والی حوروں کو نہیں دیکھ سکیں گی اور اہل ایمان انکے پاس آئیں گے وہاں دو جنتیں چاندی کی ہوں گی یہاں تک کہ ان کے برتن اور تمام چیزیں بھی اسی طرح دو جنتیں سونے کی بلکہ ان کی ہر چیز بھی۔ ان لوگوں کے لئے جنت عدن میں اپنے رب کے دیدار پر کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی سوائے اس کے کہ اس کے چہرے پر کبریائی کی چادر پڑی ہوگی۔

بَابُ الْوَاقِعَةِ

سورۃ الواقعہ کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رُجَّتْ: زُلْزِلَتْ. بُسَّتْ: فُتَّتْ لُتَّتْ كَمَا يُلَتُّ السَّوِيقُ. الْمَخْضُودُ: الْمُوقَرُ حَمْلًا وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ. مَنْضُودٌ: الْمَوْزُ. وَالْعُرُبُ: الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ. ثُلَّةٌ: أُمَّةٌ. يَحْمُومٌ: دُخَانٌ أَسْوَدُ. يُصِرُّونَ: يُدِيمُونَ. الْهِيمُ: الْإِبِلُ الظِّمَاءُ. لَمُغْرَمُونَ: لَمُلْزَمُونَ. رَوْحٌ: جَنَّةٌ وَرَخَاءٌ. وَرَيْحَانٌ: الرِّزْقُ. وَنُنْشِئَكُمْ فِي أَيِّ خَلْقٍ نَشَاءُ. وَقَالَ غَيْرُهُ تَفَكَّهُونَ: تَعْجَبُونَ. عُرُبًا: مُثَقَّلَةً وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبُرٍ يُسَمِّيهَا أَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنِجَةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ. وَقَالَ فِي خَافِضَةٌ: لِقَوْمٍ إِلَى النَّارِ وَرَافِعَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ. مَوْضُونَةٌ: مَنْسُوجَةٌ وَمِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ. وَالْكُوبُ: لَا آذَانَ لَهُ وَلَا عُرْوَةَ. وَالْأَبَارِيقُ: ذَوَاتُ الْآذَانِ وَالْعُرَى. مَسْكُوبٌ: جَارٍ. وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ: بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ. مُتْرَفِينَ: مُتَنَعِّمِينَ. مَا تُمْنُونَ: هِيَ النُّطْفَةُ فِي أَرْحَامِ النِّسَاءِ. لِلْمُقْوِينَ:

مجاہد کا قول ہے: "رُجَّت" ہلادی جائے گی۔ "بُسَّت" ریزہ ریزہ کیا جائے گا جیسے ستو پیسے جاتے ہیں۔ "المخضود" بوجھ سے لدا ہوا اور اس چیز کو بھی کہتے ہیں جس میں کانٹا نہ ہو۔ "منضود" کیلا۔ "عُرُب" اپنے خاوند سے محبت کرنے والی عورتیں۔ "ثُلّۃ" جماعت۔ "یحموم" دھواں سیاہ رنگ کا۔ "یُصِرُّون" ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔ "الہیم" پیاسے اونٹ۔ "لمغرمون" الزام دیے گئے۔ "روح" جنت اور خوشحالی۔ "ریحان" رزق۔ "وننشئکم" جس صورت میں ہم چاہیں پیدا کریں۔ دوسرے کا قول ہے "تفکہون" تعجب کرتے ہو۔ "عربا" خوبصورت عورتیں اس کا واحد "عروب" جیسے صبر کا واحد صبور ہوتا ہے۔ اہل مکہ اسے "عربہ" اور اہل مدینہ "غنجہ" کہتے ہیں جبکہ اہل عراق "شکلہ" کہتے ہیں اور "خافضۃ" کے بارے میں کہا کہ ایک جماعت کو جہنم میں گرانا اور دوسری کو جنت کی طرف اٹھانا مراد ہے۔ "موضونۃ" بنا ہوا اور "وضین الناقۃ" اسی سے مشتق ہے۔ "الکوب" وہ برتن جس میں ٹونٹی اور دستہ نہ ہو۔ "الاباریق" ایسے برتن جن میں ٹونٹیاں اور دستے ہوں۔ "مسکوب" بہتا ہوا۔ "فرش مرفوعۃ" ایک دوسرے کے اوپر تہ بہ تہ۔ "مترفین" نفع حاصل کرنے والے۔ "ما تمنون" عورت کے رحم میں نطفہ ڈالنے سے استعارہ ہے۔ "للمقوین" مسافروں کے لئے۔ "القی" چٹیل میدان۔ "بمواقع النجوم" قرآن مجید کی آیات محکم

بَابٌ (الْحَشْرِ)

الْجَلَاءُ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهَا لَمْ تُبْقِ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذُكِرَ فِيهَا قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ، قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْحَشْرِ، قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ.

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سُورَةُ الْحَشْرِ قَالَ قُلْ سُورَةُ النَّضِيرِ.

سورۂ الحشر کی تفسیر

"الجلاء" ایک علاقے سے دوسرے کی طرف نکال دینا، جلا وطن کرنا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سورۃ التوبہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت (کافروں اور منافقوں کو) ذلیل کرنے والی ہے جب تک اس کی یہ آیتیں نازل ہوتی رہیں "و منہم و منہم" تب تو ہم سمجھے کہ ان میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں بچے گا جس کا اس میں ذکر نہ فرمایا گیا ہو۔ ان کا بیان ہے کہ پھر میں نے سورۃ الانفال کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ غزوۂ بدر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ پھر میں نے سورۃ الحشر کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ بنو نضیر کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سورۃ الحشر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے سورۃ النضیر کہو۔

بَابٌ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ نَخْلَةٍ مَا لَمْ تَكُنْ عَجْوَةً أَوْ بَرْنِيَّةً.

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ.

ما قطعتم من لینۃ کی تفسیر

عجوہ اور برنی کے سوا کھجور کی دیگر اقسام کے درختوں کو "لینہ" کہتے ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے باغات جلا دیے اور بعض کاٹ دیے، جو بویرہ باغ کہلاتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیے، یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لئے کہ نافرمان لوگوں کو رسوا کرے (آیت ۵)

بَابٌ مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى

ما افاء اللہ علی رسولہ کی تفسیر

اوس بن حدثان نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنی نضیر کا سارا مال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے مرحمت فرمایا، کیونکہ مسلمانوں نے اُن پر گھوڑوں یا سواریوں کے ذریعے حملہ نہیں کیا تھا۔ پس یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ تھا۔ جس سے آپ اپنی ازواج مطہرات کو سال بھر کا

رضی اللہ عنہ اوصی الخلیفۃ بالمھاجرین الاولین ان یعرف لھم حقھم واوصی الخلیفۃ بالانصار الذین تبوؤا الدار والایمان من قبل ان یھاجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یقبل من محسنھم ویعفو عن مسیئھم۔

باب ۸۸۳ ویؤثرون علی انفسھم الآیۃ

الخصاصۃ الفاقۃ۔ المفلحون الفائزون بالخلود الفلاح البقاء حی علی الفلاح عجل وقال الحسن حاجۃ حسدا۔

۱۹۹۶۔ حدثنا یعقوب بن ابراھیم بن کثیر حدثنا ابو اسامۃ حدثنا فضیل بن غزوان حدثنا ابو حازم الاشجعی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اصابنی الجھد فارسل الی نسائہ فلم یجد عندھن شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا رجل یضیفہ ھذہ اللیلۃ یرحمہ اللہ فقام رجل من الانصار فقال انا یا رسول اللہ فذھب الی اھلہ فقال لامراتہ ضیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخریہ شیئا قالت واللہ ما عندی الا قوت الصبیۃ قال فاذا اراد الصبیۃ العشاء فنومیھم وتعالی فاطفئی السراج ونطوی بطوننا اللیلۃ ففعلت ثم غدا الرجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لقد عجب اللہ عزوجل او ضحک من فلان وفلانۃ فانزل اللہ عزوجل ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ۔

پہچانے اور خلیفہ کو انصار کے بارے میں بھی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں اپنا گھر بنایا، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کر کے ابھی یہاں تشریف بھی نہیں لائے تھے پس چاہیے کہ اُن کی نیکیوں کو قبول کریں اور اُن کی برائیوں سے درگزر کریں۔

ویؤثرون علی انفسھم کی تفسیر

"الخصاصۃ" فاقہ کشی۔ "المفلحون" جنت میں داخل ہو کر کامیابی پانے والے۔ "الفلاح" حیات جاوید۔ "حی علی الفلاح" جلدی آؤ۔ حسن بصری کا قول ہے۔ "حاجۃ" سے مراد حسد ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔ آپ نے ازواجِ مطہرات کے پاس کسی کو بھیج کر معلوم کیا لیکن کھانے کی کوئی چیز نہ ملی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا ہے کوئی آدمی، جو آج رات اسے مہمان بنائے اور اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے۔ پس انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ پس وہ اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مہمان آیا ہے لہٰذا تم نے اُس سے کوئی چیز بچا کر نہیں رکھنی ہے۔ اُس عورت نے جواب دیا کہ ہمارے پاس تو بچوں کی خوراک کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا جب رات کا وقت ہو جائے تو تم بہلا پھسلا کر بچوں کو سلا دینا پھر جب ہم کھانا کھانے بیٹھیں تو تم چراغ درست کرنے کے بہانے اگر اُسے بجھا دو۔ آج رات ہم بھوکے پیٹ رہیں گے۔ چنانچہ یونہی کیا گیا۔ جب صبح کے وقت وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری کارگزاری کو بہت پسند فرمایا ہے یا اللہ تعالیٰ کو فلاں آدمی اور فلاں عورت پر ہنسی آگئی (جس طرح اُس کی شان کے لائق ہے) پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ "اپنی جانوں پر اُن کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں فاقہ ہو (آیت ۹)

باب ۸۸۴ الممتحنۃ

سورۃ الممتحنہ کی تفسیر

فَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ عَمْرٌو وَنَزَلَتْ فِيهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ قَالَ لَا أَدْرِي الْآيَةَ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَوْلُ عَمْرٍو.

تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ یہ آیت: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ (آیت ۱)۔ سفیان راوی کہتے ہیں کہ یہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ آیت اس حدیث میں موجود ہے یا عمرو بن دینار نے اپنی طرف سے بیان کیا ہے

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قِيلَ لِسُفْيَانَ فِي هٰذَا فَنَزَلَتْ لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا فِي حَدِيثِ النَّاسِ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو، مَا تَرَكْتُ مِنْهُ حَرْفًا وَمَا أُرٰى أَحَدًا حَفِظَهُ غَيْرِي.

سفیان سے آیت "میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ" کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگوں کے متعلق ایسی حدیث ہے جس کو میں نے عمرو بن دینار سے یاد کیا ہے اور ایک لفظ چھوڑا نہیں اور میرے خیال میں کسی دوسرے نے اس طرح اسے یاد نہیں کیا ماسوائے میرے۔

باب ۸۸۵ إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ

إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ کی تفسیر

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ بِقَوْلِ اللّٰهِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ إِلٰى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا وَلَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مَا يُبَايِعُهُنَّ إِلَّا بِقَوْلِهِ قَدْ بَايَعْتُكِ عَلٰى ذٰلِكِ تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ۔

عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ جو مسلمان عورتیں آپ کی طرف ہجرت کر کے آتیں تو آپ ان کا امتحان لیا کرتے بموجب آیت: اے نبی! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں (آیت ۱۲)۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ جو مسلمان عورتیں ان شرائط کا اقرار کرتیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان عورتوں سے فرمایا کرتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا اور خدا کی قسم، بیعت کرتے وقت آپ کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو قطعاً نہیں چھوا۔ آپ کا عورتوں کو بیعت کرنا صرف زبانی کلامی ہوتا کہ فرما دیتے کہ میں نے تمہیں فلاں بات پر بیعت کر لیا ہے۔ زہری سے بھی عروہ اور عمرہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

باب ۸۸۶ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ۔

إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ کی تفسیر

[illegible]

حضرت عروہ کا بیان ہے کہ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible]

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَتْ أَسْعَدَتْنِي فُلَانَةُ أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا۔

نے فرمایا کہ جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے یہ پڑھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں " اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ پس ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ پہلے اتار دوں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے کچھ بھی نہ کہا۔ پس وہ چلی گئی اور پھر واپس آکر بیعت کر لی۔

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ إِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ شَرَطَهُ اللّٰهُ لِلنِّسَاءِ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ "اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی" (آیت ۱۲) کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایک شرط ہے جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے مقرر فرمائی ہے۔

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَقَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ وَأَكْثَرُ لَفْظِ سُفْيَانَ قَرَأَ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فِي الْآيَةِ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، بدکاری نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے۔ پھر آپ نے وہ آیت پڑھی جو بیعت عورتوں کے متعلق ہے۔ سفیان اکثر صرف آیت ہی کہا کرتے تھے۔ پھر فرمایا ہے۔ جو کوئی اپنا عہد پورا کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ میں مبتلا ہو اور اس پر سزا قائم ہو تو اس کے لئے وہ کفارہ ہو گی۔ اور جو ان میں سے کوئی ایسا گناہ کر بیٹھے جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے عذاب دے اور چاہے اسے معاف کر دے۔ عبدالرزاق نے معمر سے اس آیت کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر کی نماز میں موجود تھا اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے۔ پس سب نے عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھی پھر اس کے بعد خطبہ پڑھا گیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر سے اتر آئے اور وہ منظر

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ أَنْتُنَّ عَلَى ذَلِكَ. وَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا. نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، لَا يَدْرِي الْحَسَنُ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ

آپ آج بھی میری نگاہوں کے سامنے پھر رہا ہے جب کہ آپ ہاتھ سے لوگوں کو بٹھا رہے تھے، پھر آپ صفوں کو چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس پہنچے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے۔ پس آپ نے فرمایا: "اے نبی! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو اُن سے بیعت لو اور اللہ سے اُن کی مغفرت چاہو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔" (آیت ۱۲) جب آپ اس سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: کیا تمہیں یہ منظور ہے؟ ایک عورت نے اس کے سوا اور کوئی جواب نہ دیا کہ یا رسول اللہ! ہاں۔ حسن بن مسلم کا بیان ہے کہ مجھے کبھی نہیں معلوم کہ وہ عورت کون تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ خیرات کرو اور حضرت بلال نے کپڑا پھیلایا تو عورتوں نے حضرت بلال کے کپڑے میں چھلے اور

بَاب ۸۸۷ سُوْرَةُ الصَّفِّ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللهِ مَنْ يَتَّبِعُنِي إِلَى اللهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرْصُوصٌ مُلْصَقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ وَقَالَ غَيْرُهُ بِالرَّصَاصِ.

سورۃ الصف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ اللہ کی طرف کون میرے پیچھے آتا ہے! ابن عباس کا قول ہے مَرْصُوْصٌ ایک حصہ دوسرے سے ملا ہوا۔ دوسرے کا قول ہے، مرصوص سیسہ پلائی ہوئی۔

بَاب ۸۸۸ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ.

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءً، أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کی تفسیر

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے کئی ہی نام ہیں: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کفر کو میرے ذریعے مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں میں اکٹھا کیا جائے گا اور میں سب سے آخری نبی ہوں۔

بَاب ۸۸۹ الْجُمُعَةِ

سورۃ الجمعہ کی تفسیر

قَوْلُهٗ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَقَرَأَ عُمَرُ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے اور اُن میں سے دوسرے جو ابھی اُن کے ساتھ نہیں ملے۔ حضرت عمر نے فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ پڑھا ہے۔

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتّٰى سَاَلَ ثَلَاثًا وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورۂ جمعہ نازل ہونے لگی یعنی۔ اور اُن میں سے دوسرے ابھی تک۔۔۔ جو ان اگلوں سے نہ ملے (آیت ۳) ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ، وہ کون حضرات ہیں؟ جب آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا اور میں نے تین مرتبہ دریافت کیا اور حضرت سلمان فارسی ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ کرم حضرت سلمان پر رکھ کر فرمایا۔ اگر ایمان ثریا کے قریب بھی ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ یا ایک آدمی اُسے وہاں سے بھی حاصل کر لے گا۔

ف: یہ حدیث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ) کے بارے میں بہت بڑی بشارت ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ ہی جملہ آئمہ مجتہدین میں امام اعظم کہلانے کے مستحق ہیں۔ بقول حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۳۴ھ) ان کا فہم درحقیقت فہمِ نبوت کے بہت ہی قریب ہے۔ بعض حضرات ان کے ورع کی بلندی اور دقتِ معانی کے باعث ان کے بعض مسائل کو خلافِ حدیث سمجھ بیٹھے اور معترض ہو بیٹھے حالانکہ جو ان کا اجتہاد کتاب و سنت کے قریب تر ہے، اتنا کسی اور مجتہد کو میسر نہیں آیا۔ امام ابوحنیفہ حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اجتہادی معجزہ ہیں۔ ان کے بارے میں حدیث کی تشریح ملاحظہ ہو۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ کرم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر رکھ کر فرمایا۔ اگر ایمان ثریا کے پاس ہو تو ان میں سے کچھ آدمی یا ایک آدمی اُسے حاصل کرے گا (بخاری)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ اگر دین ثریا کے پاس ہو تو ابنائے فارس سے ایک آدمی جا کر اُسے حاصل کرے گا۔ (صحیح مسلم)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ایمان ثریا کے پاس ہو تو ابنائے فارس سے ایک شخص اس تک پہنچ جائے گا (مسلم باب فضل فارس)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ اگر علم ثریا کے پاس ہو تو ابنائے فارس کا ایک فرد اُسے حاصل کرے گا (اخرجه ابو نعیم فی الحلیة)

۵۔ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ اگر علم ثریا کے پاس ہو تو ابنائے فارس سے کچھ لوگ اُسے حاصل کر لیں گے۔

۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دین ثریا کے ساتھ بندھا

ہو جاتا تو فارس (ایران) والوں میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے (معجم الطبرانی)

مذکورہ احادیث کی بنا پر فریقین کے محقق صاحب تصانیف کثیرہ و متعددہ نافعہ، محدث کبیر، خاتم الحفاظ، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ نے فرمایا ہے کہ یہ بشارت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر منطبق ہوتی ہے کیونکہ آئمہ مجتہدین میں سے کوئی بھی فارسی الاصل نہیں ہے۔ ان احادیث سے امام ابو حنیفہ کی غایت درجہ فضیلت ثابت ہوتی ہے اور واضح ہو رہا ہے کہ انہوں نے ایمان، دین اور علم کی حقیقت کو پا لیا تھا۔ مذکورہ احادیث کے پیش نظر ہی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے متعلق تبییض الصحیفہ میں یہ فرمایا۔

فهذا اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة والفضيلة ـ

پس یہ اصل صحیح ہے جس پر بشارت اور فضیلت کے بارے میں اعتماد کیا جاتا ہے۔

مذکورہ بشارت کے پیش نظر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات جلیلہ دیگر تمام آئمہ کی نسبت کتاب و سنت سے زیادہ قریب ہیں۔ حنفی مذہب جملہ فقہی مذاہب سے افضل و اعلیٰ ہے جس کے باعث اہل کشف و کرامت میں سے لاکھوں اولیاء اللہ کا مذہب حنفی رہا اور ہر زمانے کے اندر احناف کی تعداد مسلمانوں میں دو تہائی سے زیادہ رہی اور اکثر ممالک میں حنفی مذہب کی حکمرانی رہی ہے۔ متحدہ ہندوستان (پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش) پر حنفیوں نے آٹھ سو سال تک حکومت کی ہے اور فقہ حنفی کو یہاں قانون کا درجہ حاصل رہا ہے۔ احناف کے سوا اس ملک میں آٹے میں نمک کے برابر شیعہ حضرات بھی تھے اور ان کے سوا کسی تیسرے فرقے کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ ان کے علاوہ آج یہاں جتنے بھی فرقے نظر آ رہے ہیں یہ سارے برٹش گورنمنٹ کے وہ ناجائز بچے ہیں جو اس نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت یہاں کے مسلمانوں کو دیئے تاکہ یہ اہل اسلام کے خلاف معرکہ آرائی کرتے رہیں اور مسلمانوں کو کبھی متحد ہونا نصیب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا مرد میدان پیدا کرے جو حق و باطل میں تمیز کر کے کھرے کو کھرا اور کھوٹے کو کھوٹا دکھا سکے، آمین۔

بعض حضرات امام اعظم کے اجتہاد اور علمی پرواز تک رسائی نہ ہونے کے باعث معترض ہو بیٹھے اور بعض نے اپنی بے راہ روی کے باعث امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراضات کرنا ضروری شمار کیا کیونکہ امت محمدیہ کا سواد اعظم ان کی پیروی اور تقلید پر متفق ہے۔ ایسے جملہ حضرات کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا ہے۔

مخالفان او را صاحب رائے میدانند و الفاظے کہ مبنی از سوئے ادب اند باو منسوب سازند با وجود آنکہ ہمہ بکمال علم و وفور ورع و تقویٰ او معترف اند حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ ایشاں را توفیق دہاد کہ آزار رئیس دین و رئیس اہل اسلام ننمایند و سواد اعظم اسلام را ایذا نکنند يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ ـ جماعہ کہ اکابر دین را اصحاب رائے می دانند اگر ایں اعتقاد دارند کہ ایشاں

مخالفین انہیں صاحب رائے جانتے ہیں اور ایسے الفاظ سے یاد کرتے ہیں جو بے ادبی پر مبنی ہیں حالانکہ وہ سب آپ کے علمی کمال اور ورع و تقویٰ سے مالامال ہونے کے معترف ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے لوگوں کو توفیق بخشے کہ وہ دین کے سردار اور مسلمانوں کے رئیس کو ایذا نہ پہنچائیں۔ اور مسلمانوں کے سواد اعظم کے دلوں کو نہ دکھائیں وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں۔ وہ جماعت جو ان اکابر دین کو اصحاب رائے جانتی

نمی خواہند لیس سواد اعظم از اہلِ اسلام بزعم فاسد ایشان ضلال و مبتدع باشند بلکہ از جرگۂ اہلِ اسلام بیرون بوند۔ ایں اعتقاد کسے کند مگر جاہلے کہ از جہلِ خود بے خبر است یا زندیقے کہ مقصودش ابطالِ شطرِ دین است ناقصے چند احادیثِ چند یاد گرفتہ اند و احکامِ شریعت را منحصر در آں ساختہ اند و ما ورائے معلوم خود را نفی می نمایند و آنچہ نزدِ ایشاں ثابت نشدہ منتفی می سازند

(مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب ۵۵)

حکم دیتے ہیں اور کتاب و سنت کی پیروی نہیں کرتے تو اس طرح مسلمانوں کا سوادِ اعظم اُن کے زعمِ فاسد کی رُو سے گمراہ اور بدعتی قرار پاتا ہے۔ بلکہ یہ لوگ دائرہ اسلام ہی سے خارج ہو جاتے ہیں اور یہ عقیدہ نہ رکھے گا مگر جو وہ جاہل کہ خود اپنی جہالت سے بے خبر ہے یا ایسا زندیق جو آدھے دین کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ کچھ ناقص علم والے چند حدیثیں یاد کر کے شرعی احکام کو اُن میں منحصر ٹھہرا لیتے ہیں اور جو باتیں اُن کی معلومات سے باہر ہیں اُن کی نفی کر دیتے ہیں اور جو اُن کے نزدیک ثابت نہیں اس کا انکار کر دیتے ہیں

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ جو علمیت و روحانیت کے پیکر اور سرمایۂ ملت کے عدیم المثال نگہبان ہوئے ہیں انہوں نے اپنی علمی اور باطنی نگاہوں سے حضرت امام ابو حنیفہ اور دیگر آئمہ دین کو کیا دیکھا اس پر روشنی ڈالنے کے لیے چند حاسدینِ امامِ اعظم پر یوں تاسف کیا ہے۔

وائے ہزار وائے از تعصب ہائے بارد ایشاں و از نظر ہائے فاسد ایشاں۔ بانی فقہ ابو حنیفہ است و سہ حصہ از فقہ او را مسلم داشتہ و در رُبع باقی ہمہ شرکت دارند۔ در فقہ صاحب خانہ اوست و دیگراں ہمہ عیالِ وے اند۔ باوجود التزام ایں مذہب مرا با امام شافعی گویا محبت ذاتی ست و بزرگ میدانم لہٰذا در بعض اعمالِ نافلہ تقلید مذہبِ او می نمایم اما چہ کنم کہ دیگراں را با وجود وفورِ علم و کمالِ تقوی در جنب امام ابو حنیفہ در رنگ طفلاں می یابم۔

(مکتوبات، دفتر دوم، مکتوب ۵۵)

افسوس! ہزار افسوس! اُن لوگوں کے بے جا تعصب اور اُن کی فاسد نظروں پر۔ فقہ کے بانی امام ابو حنیفہ ہیں اور فقہ سے تین حصے اِن کے لیے مسلّم ہیں جبکہ باقی چوتھائی میں دوسرے (آئمہ فقہا) شرکت رکھتے ہیں فقہ میں صاحب خانہ یہ ہیں اور باقی سب اِن کے بال بچے ہیں۔ باوجود اِس مذہب کے التزام کے مجھے امام شافعی سے گویا ذاتی محبت ہے اور بزرگ جانتا ہوں لہٰذا بعض اعمالِ نافلہ میں اُن کے مذہب کی تقلید کر لیتا ہوں لیکن کیا کروں کہ دوسروں کو وفورِ علم اور کمالِ تقویٰ کے باوجود امام ابو حنیفہ کے مقابلے میں بچوں کے رنگ میں پاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اپنے اِس گنہگار بندے کو مسلمانوں کے اس سوادِ اعظم میں رکھے اور ان بزرگوں کے زیرِ سایہ میرا حشر و نشر فرمائے آمین۔

۲۰۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ...

عبداللہ بن عبدالوہاب، عبدالعزیز، ثور، ابو الغیث، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَآءِ۔

علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو (ایمان کو) ان میں سے کچھ لوگ پالیں گے۔

بَاب ٩٠ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً کی تفسیر

٢٠٠٧۔ حَدَّثَنِیْ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حُصَیْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ وَعَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَتْ عِیْرٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَثَارَ النَّاسُ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَیْهَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعۃ المبارک کے روز تجارتی قافلہ آیا اور ہم نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھے اُس وقت بارہ حضرات کے سوا باقی سارے چلے گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور جب انہوں نے تجارت یا کوئی کھیل دیکھا تو اُس کی طرف چل دیے (آیت ١٠)

سورۃ المنافقون کی تفسیر

بَاب ٩١ قَوْلِهٖ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَی الْكٰذِبُوْنَ

انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور آپ اللہ کے رسول ہیں

٢٠٠٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ فِیْ غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَیٍّ یَقُوْلُ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهٖ وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِهٖ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّیْ اَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِیْ فَحَدَّثْتُهٗ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ وَّاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا فَكَذَّبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهٗ فَاَصَابَنِیْ هَمٌّ لَمْ یُصِبْنِیْ مِثْلُهٗ قَطُّ فَجَلَسْتُ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ لِیْ عَمِّیْ مَا اَرَدْتَّ اِلٰی اَنْ كَذَّبَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ فَبَعَثَ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک غزوہ میں عبداللہ بن اُبی کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ کہ ان لوگوں پر کچھ خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں، یہاں تک کہ جو ان کے گرد ہیں وہ پریشان ہو جائیں۔ ۔ ۔ ۔ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو بڑی عزت والا ہے وہ ضرور اس سے اُس کو نکال دے گا جو نہایت ہی ذلت والا ہے (آیت ٨) پس میں نے اس بات کا تذکرہ اپنے چچا (حضرت سعد بن عبادہ) یا حضرت عمر سے کر دیا اور انہوں نے وہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دی۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں نے یہ بات بیان کر دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبداللہ بن اُبی اور اُس کے ساتھیوں کو بلایا۔ تو وہ قسم کھا گئے کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے جھوٹا اور اُسے سچا قرار دیا۔ اس پر مجھے ایسا صدمہ پہنچا کہ ایسا کبھی نہیں پہنچا تھا۔ پس میں اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گیا۔ تب میرے چچا نے مجھ سے کہا کہ اگر تو ایسا کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں تجھے جھوٹا قرار دیتے اور کیوں تجھ سے ناراض ہوتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے سورہ

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ.

بَابُ ۸۱۲ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا
إِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّيْ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ
ابْنَ اُبَيٍّ ابْنَ سَلُوْلَ يَقُوْلُ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا، وَقَالَ اَيْضًا لَئِنْ رَجَعْنَا
اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَذَكَرْتُ
ذٰلِكَ لِعَمِّيْ فَذَكَرَ عَمِّيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَاَصْحَابِهٖ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا
فَصَدَّقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
كَذَّبَنِيْ فَاَصَابَنِيْ هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُهٗ فَجَلَسْتُ
فِيْ بَيْتِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا جَآءَكَ
الْمُنٰفِقُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا
تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ
لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهَا عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ.

بَابُ ۸۹۲ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ
قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ سَمِعْتُ
زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ اُبَيٍّ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ
اَيْضًا لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ اَخْبَرْتُ بِهِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَامَنِي الْاَنْصَارُ وَ
حَلَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ مَا قَالَ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ
اِلَى الْمَنْزِلِ فَنِمْتُ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پڑھا اور فرمایا: اے زید! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً کی تفسیر

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا
کے ساتھ تھا میں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافقین کا سردار) کو
کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں اُن پر خرچ نہ کرو یہاں تک
کہ وہ منتشر ہو جائیں اور یہ بھی کہا کہ اگر ہم مدینے کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور
ایسا ہو گا کہ جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ سب سے زیادہ ذلت والے
کو نکال باہر کرے گا۔ پس میں نے اپنے چچا سے اس کا ذکر کر دیا اور جب چچا
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے عرض کر دیا۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا تو وہ
قسمیں کھا گئے کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے انہیں سچا اور مجھے جھوٹا قرار دیا۔ اس پر مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ ایسا صدمہ
کبھی نہ پہنچا ہو گا۔ چنانچہ میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے
سورۂ منافقون نازل فرمائی اور یہ بات۔ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اُن
لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں..... اور یہ بات ضرور نکال
دے گا جو بہت عزت والا ہے اس کو نکال دے گا جو بہت ذلت والا ہے۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا! اس سورت کو پڑھا
اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ کی تفسیر

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ
بن ابی نے کہا کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں اور
یہ بھی کہا کہ اگر ہم لوٹ کر گئے تو مدینے سے..... تو میں نے اس کی خبر
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دی۔ تو انصار نے مجھے ملامت
کی اور عبد اللہ بن ابی قسم کھا گیا کہ اس نے یہ بات نہیں کہی۔ پس میں
اپنے گھر جا کر سو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
مجھے بلایا۔ جب میں حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا۔ بیشک اللہ
تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے اور یہ آیت نازل فرمائی ہے۔

فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَهَا اللّٰهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوا كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُونَ بَعْدُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَوَقَدْ فَعَلُوا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ.

انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات سنائی تو آپ نے فرمایا۔ بات کیا ہوئی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو ٹھوکر مار دی تھی۔ تو انصاری نے انصار کو مدد کے لئے پکارا اور مہاجر نے مہاجرین کو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح پکارنا چھوڑ دو، یہ تو بڑی بدبو ہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو انصار تعداد میں زیادہ تھے لیکن بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ اس پر عبداللہ بن اُبی نے کہا کہ کیا انہوں نے ایسا کیا اور اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب سے زیادہ عزت والا ہے وہ اس سے ضرور اسے نکال دے گا جو سب سے زیادہ ذلت والا ہے۔ اس پر حضرت عمر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ لوگ باتیں بنائیں گے کہ محمد تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں۔

بَابُ ۸۹۹ (سُوْرَةُ التَّغَابُنِ)

سورۃ التغابن کی تفسیر

وَقَالَ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهُ هُوَ الَّذِي إِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ رَضِيَ وَعَرَفَ أَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ.

علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ جو اللہ پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ہدایت سے بھر دیتا ہے۔ ایسے شخص کو جب مصیبت پہنچتی ہے تو وہ راضی رہتا ہے اور جانتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے

بَابُ ۹۰۰ (سُوْرَةُ الطَّلَاقِ)

سورۃ الطلاق کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَبَالَ أَمْرِهَا جَزَاءَ أَمْرِهَا.

مجاہد کا قول ہے کہ کسی کام کا وبال اس کا بدلہ ہوتا ہے۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ

سالم کا بیان ہے کہ (ان کے والد) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ پس حضرت عمر نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کر دیا تو آپ نے اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے واپس لوٹا لو اور اپنے پاس روکے رکھو یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر جب حیض آئے اور اس سے پاک ہو جائے تو اگر طلاق دینا چاہو تو پاکی کی حالت میں

الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ قَالَ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقُلْتُ لَهَا مَا لَكِ وَلِمَا هَاهُنَا فِيمَا تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مَكَانَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ هَذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ

يَا ابْنَ الْخَطَّابِ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِيَ أَنْ
[illegible]

سے ڈر لگا رہا۔ پھر میں ان کے ساتھ گیا جب آپ حج کو گئے تو راہ میں ایک پیلو کے درخت کے پاس قضائے حاجت کے لئے گئے۔ فرماتے ہیں کہ میں ان کے انتظار میں کھڑا رہا یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہو گئے تو میں اُن کے ساتھ چل دیا۔ اُس وقت میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے وہ کون سی دو ہیں جنہوں نے آپس میں اتفاق کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا۔ حفصہ اور عائشہ ہیں۔ یہ فرماتے ہیں، میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں ایک سال سے یہ پوچھنے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن آپ کی ہیبت کے سبب جرأت نہ کر سکا۔ انہوں نے فرمایا۔ ایسا نہ کیا کرو۔ اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ مجھے کسی بات کا علم ہے تو مجھ سے پوچھ لیا کرو۔ اگر مجھے اس کا علم ہوا تو تمہیں بتا دیا کروں گا۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم زمانہ جاہلیت میں ہم عورتوں کا کوئی حق نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے متعلق وہ احکام نازل فرمائے جو نازل فرمائے ہیں۔ اور ان کا وہ حق مقرر فرمایا جو مقرر فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں اپنے کسی معاملے میں سوچ بچار کر رہا تھا کہ میری بیوی نے کہا۔ کاش! آپ ایسا ایسا کرتے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جو کام میں کرنا چاہتا ہوں اس میں [illegible] دخل دیتی ہو [illegible] کہنے لگیں۔ اے ابن خطاب آپ کیسی عجیب بات کہہ رہے ہیں! آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو [illegible] جواب نہ دیا جائے۔ حالانکہ آپ کی صاحبزادی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہیں جس پر ایک سارا دن حضور نے غصے کی حالت میں گزارا۔ پس حضرت عمر کھڑے ہو گئے اپنی چادر سنبھالی یہاں تک کہ حضرت حفصہ کے پاس پہنچے اور ان سے کہا۔ اے بیٹی! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہو یہاں تک کہ حضور سارا دن غصے میں گزارتے ہیں۔ پس حضرت حفصہ نے کہا خدا کی قسم ہم تو اب بھی حضور کو جواب دیتی ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ میں تمہیں اللہ کے غضب اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غضب سے ڈراتا ہوں۔ اے بیٹی! اس کا شوق [illegible] جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت [illegible] حاصل [illegible] ان کا اشارہ حضرت عائشہ کی طرف تھا۔ وہ

فرماتے ہیں کہ پھر میں باہر نکل گیا اور قرابت داری کے سبب حضرت اُم سلمہ
[illegible] اُم سلمہ نے

الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

خبر دینے بتایا (آیت ۳) اس بارے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ف: اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیاوی زندگی کا ایک نقشہ ہے کہ پروردگار عالم نے آپ کو دونوں جہانوں کا بادشاہ بنایا لیکن دنیاوی آرام وراحت کے لیے آپ کے کاشانۂ اقدس میں سامان کیا تھا۔ کیا دنیا میں اتنے سامان کے ساتھ زندگی گزارنے پر کوئی رضامند ہو سکتا ہے؟ کیا اس سامان میں مزید کچھ کمی کی جا سکتی ہے؟

اس طرح زندگی گزارنا اس ہستی نے پسند فرمایا جس کی خاطر پروردگار عالم نے سب کچھ پیدا کیا اور سب کچھ جسے عطا فرما دیا ہے ——— جس سے اس کے محبوب نے فرمایا۔ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۔ جس نے خود فرمایا: یا عائشۃ لو شئت لسارت معی جبال الذھب ——— اعطیت الکنزین ——— اعطیت مفاتیح خزائن الارض ——— اعطیت مفاتیح کل شیئ ———

جس کو حقیقی مالک نے زمین کی ہر چیز کا مالک بنا دیا جس کے سر پر خلافت عظمیٰ کا تاج رکھ دیا ——— اس ہستی نے اپنی مرضی سے دنیاوی زندگی اس طرح گزاری کہ سامان گھر میں تھا تو برائے نام۔ غذا تھی تو جو کی روٹی اور وہ بھی پیٹ بھر کر نہیں اور وہ بھی روزانہ نہیں یا دو وقت نہیں بلکہ کسی وقت کھانا اور کبھی فاقہ یہ جو کچھ پسند فرمایا اس کے پیش نظر یہی کہنا چاہیے۔

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

یہ سب کچھ اختیاری تھا۔ اگر چاہتے تو سونے چاندی کے مکانات ہوتے اور دولت کے انبار۔ دنیا کی کونسی نعمت تھی جو حاضر خدمت نہ ہوتی لیکن اس حقیقت کے باوجود اس طرح زندگی گزاری کہ کوئی غریب سے غریب ہستی بھی شکایت کے لیے زبان نہ کھول سکے اور نہ کبھی دل برداشتہ ہو۔ مجبوری کی بات اور ہے لیکن جو سب کچھ ہوتے ہوئے کم از کم پر قناعت کرے یہ بات ہی کچھ اور ہے شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے اس کے متعلق فرمایا ہے

دولت کیا شکوہ خسروی بھی ہو تو کیا حاصل
کہ پایا میں نے استغنا میں معراج مسلمانی

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَتْمَمْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ

عبید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھنے کا ارادہ کیا پس میں نے کہا اے امیر المؤمنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے وہ دو کونسی تھیں جنہوں نے آپس میں مشورہ کر لیا تھا؟ ابھی میں بات پوری بھی نہیں کرنے پایا تھا کہ انہوں نے فرمایا۔ وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

باب تبارك الذي بيده الملك

التفاوت الاختلاف والتفاوت والتفوت واحد. تميز تقطع. مناكبها جوانبها. تدعون وتدعون مثل تذكرون وتذكرون ويقبضن يضربن بأجنحتهن. وقال مجاهد صافات بسط أجنحتهن. ونفور الكفور.

سورۃ الملک کی تفسیر

تفاوت اختلاف التفاوت والتفوت ہم معنی ہیں تمیز کٹ کٹ جاتا مناکبها اس کے کنارے تدعون اور تدعون اسی طرح ہیں جیسے تذکرون اور تذکرون ہیں۔ یقبضن اپنے پروں کو مارتے ہیں۔ مجاہد کا قول ہے صافات پروں کا پھیلانا نفور کفر کرنا

باب ن والقلم

وقال قتادة حرد جد في أنفسهم. وقال ابن عباس لضالون أضللنا مكان جنتنا. وقال غيره كالصريم كالصبح انصرم من الليل والليل انصرم من النهار وهو أيضا كل رملة انصرمت من معظم الرمل والصريم أيضا المصروم مثل قتيل ومقتول.

سورۃ القلم کی تفسیر

قتادہ کا قول ہے: حرد اپنے دلوں میں کوشش کرنا۔ ابن عباس کا قول ہے: لضالون ہم بھول گئے کہ ہمارا باغ کہاں ہے۔ دوسرے کا قول ہے: کالصریم صبح کی طرح جو رات سے جدا ہو جاتی ہے اور رات کی طرح جو دن سے الگ ہو جاتی ہے اور اسی طرح ریت کا ہر تودہ جو ریت سے جدا ہو جاتا ہے اور الصریم بھی اسی طرح المصروم سے ہے جیسے قتیل سے مقتول ہے

باب عتل بعد ذلك زنيم

۲۰۲۴۔ حدثنا محمود حدثنا عبيد الله عن إسرائيل عن أبي حصين عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله عنهما عتل بعد ذلك زنيم قال رجل من قريش له زنمة مثل زنمة الشاة.

عتل بعد ذلک زنیم کی تفسیر

مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت:۔ اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ہے (آیت ۱۳) قریش کے جس آدمی کے بارے میں ہے اس کی اصل میں خطا خلل اس طرح نمایاں تھی جس طرح بکری کی خاص نشانی نمایاں ہوتی ہے۔

۲۰۲۵۔ حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن معبد بن خالد قال سمعت حارثة بن وهب الخزاعي قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ألا أخبركم بأهل الجنة كل ضعيف متضعف لو أقسم على الله لأبره ألا أخبركم بأهل النار كل عتل جواظ مستكبر. يوم يكشف عن ساق.

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کیا میں تمہیں اہل جنت کی پہچان نہ بتاؤں؟ ہر کمزور اور حقیر سمجھا جانے والا، لیکن اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو وہ اسے سچا کر دیتا ہے اور کیا میں تمہیں جہنمیوں کی پہچان نہ بتا دوں؟ ہر بدخلق، جھگڑالو اور مغرور۔

خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يكشف ربنا عن ساقه فيسجد له كل مؤمن ومؤمنة ويبقى من كان يسجد في الدنيا رياء وسمعة فيذهب ليسجد فيعود ظهره طبقا واحدا۔

ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ (قیامت کے روز) جب اللہ تعالے اپنی پنڈلی (جس کی حقیقت خدا کو خود جانے) کو ظاہر فرمائے گا تو تمام مومن مرد اور مومنہ عورتیں اس کے لئے سجدہ ریز ہو جائیں گے اور جو دنیا میں صرف دکھاوے اور شہرت کے لئے سجدہ کیا کرتے تھے، جب وہ سجدہ کرنا چاہیں گے تو ان کی کمر تختے کے مانند ہو جائے گی (یعنی سجدہ نہ کر سکیں گے)۔

باب ٩٠٩ (الحاقة)

عيشة راضية يريد فيها الرضا القاضية الموتة الأولى التي متها ثم أحيا بعدها من أحد عنه حاجزين أحد يكون للجمع وللواحد وقال ابن عباس الوتين نياط القلب قال ابن عباس طغى كثر ويقال بالطاغية بطغيانهم ويقال طغت على الخزان كما طغى الماء على قوم نوح

سورۃ الحاقہ کی تفسیر

عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ سے یعنی پسندیدہ۔ الْقَاضِيَةَ پہلی موت جس کے بعد آدمی کو قیامت میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ اس میں لفظ احد جمع اور واحد دونوں کے لئے ہے۔ ابن عباس کا قول ہے: الْوَتِينَ رگ جان۔ ابن عباس کا قول ہے، طَغَى زیادہ ہو جانا، جیسے قدیم آدمیوں کو الطَّاغِيَةِ کہتے ہیں بوجہ طغیان کے۔ اور طَغَتْ عَلَى الْخُزَّانِ بھی بولتے ہیں جیسے طَغَى الْمَاءُ عَلَى قَوْمِ نُوحٍ۔

باب ٩١٠ (سأل سائل)

الفصيلة أصغر آبائه القربى إليه ينتمي من انتمى

للشوى اليدان والرجلان والأطراف وجلدة الرأس يقال لها شواة وما كان غير مقتل فهو شوى والعزون الجماعات وواحدها عزة

سورۃ المعارج کی تفسیر

الْفَصِيلَةِ جو قوم کے آباء و اجداد میں اس کا سب سے قریب ہو۔ لِلشَّوَى دونوں ہاتھ، دونوں پیر، پہلو اور سر کی کھال کو شواۃ کہتے ہیں اور جن کے کٹنے سے آدمی نہ مرے وہ شوی ہیں۔ الْعِزُونَ جماعتیں۔ اس کا واحد عِزَةٌ ہے۔

باب ٩١١ (إنا أرسلنا)

أطوارا طورا كذا وطورا كذا يقال عدا طوره أي قدره والكبار أشد من الكبار وكذلك جمال وجميل لأنها أشد مبالغة وكبار الكبير وكبارا أيضا بالتخفيف والعرب تقول

سورۃ نوح کی تفسیر

أَطْوَارًا کبھی کوئی حالت اور کبھی کوئی اور طَوْرَهُ سے اس کی قدر مراد ہے۔ الْكُبَّارُ سے بہت ہی بڑا مراد ہے، جیسے جَمِيلٌ سے جُمَّالٌ۔ اس میں الْكَبِيرُ کا شدید مبالغہ ہے۔ تخفیف کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے کیونکہ اہل عرب حُسَّانٌ اور جُمَالٌ

رَجُلٌ حُسَّانٌ وَجُمَّالٌ وَحُسَانٌ مُخَفَّفٌ وَجُمَالٌ مُخَفَّفٌ دَيَّارًا مِنْ دَوْرٍ، وَلٰكِنَّهُ فَيْعَالٌ مِنَ الدَّوَرَانِ كَمَا قَرَأَ عُمَرُ الْحَيُّ الْقَيَّامُ وَهِيَ مِنْ قُمْتُ، وَقَالَ غَيْرُهُ دَيَّارًا أَحَدًا تَبَارًا هَلَاكًا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِدْرَارًا يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَقَارًا عَظَمَةً.

کی جگہ حُسّانٌ اور جُمّالٌ بھی استعمال کرتے ہیں۔ دَیّارًا یہ دَوْر سے ہے اور الدَّوَرَان سے فَیْعَالٌ کے وزن پر بنایا گیا ہے جیسے حضرت عمر نے اَلْحَیُّ الْقَیَّامُ پڑھا ہے جو قُمْتُ سے ہے۔ دوسرے کا قول ہے۔ دَیّارًا سے ایک آدمی مراد ہے۔ تَبَارًا ہلاکت۔ ابن عباس کا قول ہے۔ مِدْرَارًا لگاتار۔ وَقَارًا عزت وعظمت۔

۲۰۲۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدُ أَمَّا وُدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَأَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ وَأَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ لِبَنِي غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَا وَأَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ وَأَمَّا نَسْرٌ فَكَانَتْ لِحِمْيَرَ لِآلِ ذِي الْكَلَاعِ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلٰى قَوْمِهِمْ أَنِ انْصِبُوا إِلٰى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابًا وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰى إِذَا هَلَكَ أُولٰئِكَ وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ.

عطاء خراسانی یا عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جو بت حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں پوجے جاتے تھے وہی بعد میں اہل عرب نے اپنے معبود بنا لیے۔ وُدّ بنی کلب کا بت تھا جو دومۃ الجندل کے مقام پر رکھا ہوا تھا۔ سُواع بت بنی ہذیل کا تھا۔ یغوث یہ بنی مراد کا تھا پھر بنی غطیف کا جو سبا کے پاس جوف میں تھا۔ یعوق یہ ہمدان کا تھا اور نسر یہ ذی الکلاع کی آل حمیر کا بت تھا۔ یہ حضرت نوح کی قوم کے نیک آدمیوں کے نام ہیں۔ جب وہ وفات پا گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈال کر جن جگہوں پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے مجسمے بنا کر رکھ دو اور ان بتوں کے نام بھی ان نیکوں کے نام پر رکھو۔ لوگوں نے فی الحقیقت ایسا کر دیا لیکن ان کی پوجا نہیں کرتے تھے۔ جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم مٹ گیا تو ان کی پوجا ہونے لگی۔

بَابٌ ۹۱۲ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ

سورۂ جن کی تفسیر

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِبَدًا أَعْوَانًا.

ابن عباس کا قول ہے۔ لِبَدًا مددگار، دست و بازو۔

۲۰۲۸ - حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلٰى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ فَقَالُوا مَا لَكُمْ فَقَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض اصحاب کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر بازار عکاظ کی جانب تشریف لے گئے۔ اس وقت آسمانی خبروں اور شیطانوں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی تھی اور ان پر چنگاریاں ماری جاتی تھیں۔ شیطان جب واپس لوٹے تو لوگ کہنے لگے کہ تم خبریں لا کر نہیں دیتے۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی ہے اور ہمیں چنگاریاں ماری جاتی

أُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالَ مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَدَثَ فَانْطَلَقُوا فَضَرَبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْظُرُونَ مَا هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلَقَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلَةَ وَهُوَ عَامِدٌ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ تَسَمَّعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ.

ہیں۔ ایک کہنے لگا کہ یہ جو ہمارا آسمانی خبریں معلوم کرنا روکا گیا ہے تو کوئی نیا واقعہ رونما ہوا ہوگا۔ پس زمین کو مشرق سے مغرب تک دیکھو کہ کون سا نیا واقعہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ پس وہ مشرقوں اور مغربوں تک دیکھتے پھرے کہ کس نئے واقعے کے باعث ہمیں آسمانی خبروں سے روکا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جو حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تہامہ کی جانب بازار عکاظ کے ارادے سے گئے تھے ابھی وہ نخلہ کے مقام پر تھے، چنانچہ حضور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ جب جنوں نے قرآن کریم سنا تو اسے غور سے سننے لگے، پھر انہوں نے کہا کہ یہ ہے وہ چیز جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے۔ پس اسی وقت وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا: اے ہماری قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو بھلائی کی راہ بتاتا ہے، تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے" (آیت ۱، ۲) اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی۔ "تم فرماؤ، مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا" اور جنات نے جو کہا وہ آپ کو بذریعہ وحی

بَابٌ ۹۱۳ (سُورَةُ الْمُزَّمِّلِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَتَبَتَّلْ أَخْلِصْ وَقَالَ الْحَسَنُ أَنْكَالًا قُيُودًا مُنْفَطِرٌ بِهِ مُثْقَلَةٌ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَثِيبًا مَهِيلًا الرَّمْلُ السَّائِلُ وَبِيلًا شَدِيدًا.

سورۃ المزمل کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: تبتل، اس کا ہو جا۔ حسن کا قول ہے: انکالا بیڑیاں۔ منفطر بہ، اس کی وجہ سے بھاری ہو جائے گا۔ ابن عباس کا قول ہے: کثیبا مہیلا، اڑتی ہوئی ریت۔ وبیلا سخت۔

بَابٌ ۹۱۴ (الْمُدَّثِّرِ)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَسِيرٌ شَدِيدٌ قَسْوَرَةٌ رِكْزُ النَّاسِ وَأَصْوَاتُهُمْ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَسَدُ وَكُلُّ شَدِيدٍ قَسْوَرَةٌ مُسْتَنْفِرَةٌ نَافِرَةٌ مَذْعُورَةٌ.

سورۃ المدثر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے: عسیرۃ سخت، مشکل۔ قسورۃ لوگوں کا شور و غل۔ ابو ہریرہ کا قول ہے کہ اس کا معنی شیر ہے اور ہر سخت چیز کو قسورۃ کہتے ہیں۔ مستنفرۃ بدکے ہوئے، خوف زدہ ہو کر بھاگنے والے۔

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ سَأَلْتُ أَبَا

یحییٰ بن ابی کثیر کا بیان ہے کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے پوچھا کہ قرآن کریم کی کون سی سورت پہلے نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ سورۃ

سلمة بن عبد الرحمن عن أول ما نزل من القرآن قال يا أيها المدثر قلت يقولون اقرأ باسم ربك الذي خلق فقال أبو سلمة سألت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما عن ذلك وقلت له مثل الذي قلت فقال جابر لا أحدثك إلا ما حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جاورت بحراء فلما قضيت جواري هبطت فنوديت فنظرت عن يميني فلم أر شيئا ونظرت عن شمالي فلم أر شيئا ونظرت أمامي فلم أر شيئا ونظرت خلفي فلم أر شيئا فرفعت رأسي فرأيت شيئا فأتيت خديجة فقلت دثروني وصبوا علي ماء باردا قال فدثروني وصبوا علي ماء باردا قال فنزلت يا أيها المدثر قم فأنذر وربك فكبر.

المدثر۔ میں نے کہا: لوگ تو کہتے ہیں کہ سورۂ علق پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابو سلمہ نے فرمایا کہ مجھ سے تو حضرت جابر نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ جب میں اپنا وظیفہ پورا کر چکا اور نیچے اترنے لگا تو کسی نے مجھے آواز دی۔ میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ آگے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا اور اپنے پیچھے دیکھا تب بھی کوئی نظر نہ آیا۔ پس میں نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو مجھے کچھ نظر آیا۔ پس میں خدیجہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی ڈالو۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس وقت یہ وحی نازل ہوئی: اے بالاپوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو (آیت ۱ تا ۳)

باب ۱۱۵ قم فأنذر

۲۰۳۰۔ حدثني محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمن بن مهدي وغيره قالا حدثنا حرب بن شداد عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال جاورت بحراء مثل حديث عثمان بن عمر عن علي بن المبارك

قُمْ فَأَنذِرْ کی تفسیر

ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح گزشتہ حدیث عثمان بن عمر نے علی بن مبارک کے واسطے سے بیان کی ہے۔

باب ۱۱۶ وربك فكبر

۲۰۳۱۔ حدثنا إسحاق بن منصور حدثنا عبد الصمد حدثنا حرب حدثنا يحيى قال سألت أبا سلمة أي القرآن أنزل أول فقال يا أيها المدثر فقلت أنبئت أنه اقرأ باسم ربك الذي خلق فقال أبو سلمة سألت جابر بن عبد الله أي القرآن أنزل أول فقال يا أيها المدثر فقلت أنبئت أنه اقرأ باسم ربك فقال لا أخبرك

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ کی تفسیر

یحییٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابو سلمہ سے دریافت کیا کہ قرآن کریم کا کون سا حصہ سب سے پہلے نازل فرمایا گیا؟ انہوں نے بتایا کہ سورۂ المدثر۔ پس میں نے کہا کہ مجھے تو یہ بتایا گیا ہے کہ سورۂ علق سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابو سلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا کہ قرآن کریم کی کون سی سورت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ سورۂ المدثر۔ میں نے کہا کہ مجھے

إِلاَّ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاوَرْتُ فِي حِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِيَ فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا وَأُنْزِلَ عَلَيَّ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ.

تو مجھے بتایا گیا ہے کہ سورۂ علق سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے تمہیں وہی بتایا ہے جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں غار حرا میں گوشہ نشین تھا۔ جب اپنا وظیفہ ختم کر کے میں پہاڑ سے نیچے اترنے لگا تو وادی میں آگیا اس وقت کسی نے مجھے آواز دی تو میں نے اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں نظر دوڑائی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ زمین و آسمان کے درمیان کرسی تخت پر بیٹھے ہیں سو گھر آکر خدیجہ سے کہا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالو اور مجھ پر نازل ہوا: یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ...

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلاَةُ وَهِيَ الأَوْثَانُ.

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے وحی بند ہو جانے کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز میں جا رہا تھا جبکہ آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو غار حرا میں آیا تھا۔ اس کے دیکھنے سے مجھ پر خوف طاری ہو گیا۔ پس میں گھر واپس لوٹ آیا اور کہا۔ مجھے کمبل اوڑھاؤ پس میرے اوپر کپڑا ڈال دیا گیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی۔ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ تا فَاهْجُرْ (آیت ۱ تا ۵) یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے اور الرُّجْزَ سے مراد اوثان یعنی بت ہیں۔

باب وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ يُقَالُ الرِّجْزُ وَالرِّجْسُ الْعَذَابُ.

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کی تفسیر

بعض کا قول ہے کہ الرِّجْز اور الرِّجْس سے عذاب مراد ہے۔

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي

ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب پہلی وحی کے بعد وحی کا سلسلہ بند تھا تو میں ایک روز جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے نظر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر وہی فرشتہ بیٹھا ہوا تھا جو میرے پاس غار حرا

جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلَى قَوْلِهِ فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرِّجْزَ الْأَوْثَانَ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ۔

بَابُ ۹۱۸ سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ

وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سُدًى هَمَلًا لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ سَوْفَ أَتُوبُ سَوْفَ أَعْمَلُ لَا وَزَرَ لَا حِصْنَ۔

۴۶۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ حَرَّكَ بِهِ لِسَانَهُ وَوَصَفَ سُفْيَانُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ۔

بَابُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ

۴۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ يَخْشَى أَنْ يَنْفَلِتَ مِنْهُ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ أَنْ تَقْرَأَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ يَقُولُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَنْ نُبَيِّنَهُ عَلَى لِسَانِكَ۔

بَابُ ۹۱۹ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ

میں آیا تھا۔ اسے دیکھ کر میں ڈرا اور خوف طاری ہو گیا کہ میں زمین پر گر پڑا۔ پس میں اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس آگیا اور ان سے کہا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس مجھے کمبل اڑھایا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: "اے بالاپوش اوڑھنے والے اٹھو اور ڈر سناؤ اور اپنے رب کی پاکی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو" (آیت تا ۵)۔ ابو سلمہ کا قول ہے کہ رجز سے بت مراد ہیں۔ پھر وحی کا سلسلہ تیز ہو گیا اور متواتر آنے لگی۔

سورۃ القیامہ کی تفسیر ارشاد باری تعالیٰ ہے: تم یاد کرنے کی جلدی میں اپنی مبارک زبان کو قرآن کے ساتھ حرکت نہ دو (آیت ۱۶)۔ ابن عباس کا قول ہے: سُدًی آزاد و مہمل۔ لیفجر امامہ جلدی توبہ کروں گا، جلدی عمل کروں گا۔ لا وزر کوئی بچاؤ نہیں، کوئی پناہ گاہ نہیں۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ زبان مبارک کو حرکت دیا کرتے تھے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ آپ یاد کر لینے کے ارادے سے ایسا کیا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرما دیا: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔ (آیت ۱۶، ۱۷)۔

سعید بن جبیر کا ارشاد باری تعالیٰ - لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ کے بارے میں بیان ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب وحی نازل ہوتی تو حضور اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے چنانچہ فرمایا گیا کہ قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو اس خدشے کے پیش نظر کہ کہیں بھول نہ جاؤ۔ اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارا ذمہ ہے یعنی تمہارے سینے میں جمع کر دینا اور یہ کہ تم زبان سے پڑھ سکو۔ اور جب ہم پڑھیں یعنی وحی نازل کریں تو اس کے مطابق پڑھنا۔ پھر اس کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمے ہے یعنی تمہاری زبان سے بیان کروا دینا۔

فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ کی تفسیر۔ ابن عباس کا قول

ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأْنَاهُ بَيَّنَّاهُ فَاتَّبِعْ اعْمَلْ بِهِ

۲۰۳۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ أَوْلَى لَكَ فَأَوْلَى تَوَعُّدٌ.

بَابٌ ۹۲ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ

يُقَالُ مَعْنَاهُ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ وَهَلْ تَكُونُ جَحْدًا وَتَكُونُ خَبَرًا وَهَذَا مِنَ الْخَبَرِ يَقُولُ كَانَ شَيْئًا فَلَمْ يَكُنْ مَذْكُورًا وَذَلِكَ مِنْ

حِينِ خَلَقَهُ مِنْ طِينٍ إِلَى أَنْ يُنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ أَمْشَاجٍ الْأَخْلَاطُ مَاءُ الْمَرْأَةِ وَمَاءُ الرَّجُلِ الدَّمُ وَالْعَلَقَةُ وَيُقَالُ إِذَا خُلِطَ مَشِيجٌ كَقَوْلِكَ خَلِيطٌ وَمَمْشُوجٌ مِثْلُ مَخْلُوطٍ وَيُقَالُ سَلَاسِلًا وَأَغْلَالًا وَلَمْ يُجِزْهُ بَعْضُهُمْ مُسْتَطِيرًا مُمْتَدًّا الْبَلَاءُ وَالْقَمْطَرِيرُ الشَّدِيدُ يُقَالُ يَوْمٌ قَمْطَرِيرٌ وَيَوْمٌ قُمَاطِرٌ وَالْعَبُوسُ وَالْقَمْطَرِيرُ وَالْقُمَاطِرُ وَالْعَصِيبُ أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْأَيَّامِ فِي الْبَلَاءِ وَقَالَ مَعْمَرٌ أَسْرَهُمْ شِدَّةُ الْخَلْقِ وَكُلُّ شَيْءٍ شَدَدْتَهُ مِنْ قَتَبٍ فَهُوَ مَأْسُورٌ.

ہے۔ قَرَأْنَاهُ ہم اسے بیان کریں فَاتَّبِعْ اس کے مطابق عمل کرو۔

سعید بن جبیر سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد باری تعالیٰ: "تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو" (آیت ۱۶) کے بارے میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب حضرت جبریل وحی نازل کرتے تو حضور اپنی زبان اور ہونٹوں کو ان کے ساتھ حرکت دیا کرتے تھے اور اس سے آپ کو تکلیف ہوتی جو دوسروں کو بھی معلوم ہوتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامہ کی یہ آیت نازل فرمائی: "تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارا ذمہ ہے" یعنی فرمایا کہ اس کا تمہارے سینے میں محفوظ کر دینا اور تم سے پڑھوانا ہمارا ذمہ ہے لہٰذا جب ہماری جانب سے پڑھا جا چکے تو اس پڑھے ہوئے کے مطابق کرو اور جب ہماری طرف سے نازل ہو تو غور سے سنو، پھر اس کا بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے، ہمارے ذمہ ہے کہ تمہاری زبان سے بیان کرا دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جبریل آتے تو آ

سورۃ الدہر کی تفسیر

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انسان پر ایسا زمانہ بھی گزرا ہے اور لفظ هَلْ کبھی انکار کے لیے اور کبھی خبر کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ یہاں خبر کے لیے آیا ہے۔ یعنی کہتے ہیں کہ وہ تھا تو سہی لیکن ناقابل ذکر تھا اور یہ اس کے مٹی سے پیدا ہونے اور اس میں روح پھونکے جانے تک کا وقت ہے۔ اَمْشَاجٍ عورت کے پانی کا مرد کے پانی کے ساتھ ملنا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خون اور جما ہوا خون جب ملیں تو اسے مشیج کہتے ہیں جیسے مخلوط ہے، اور ممشوج بھی مخلوط کی طرح ہے۔ کہتے ہیں کہ سَلَاسِلًا اور اَغْلَالًا پڑھنا بعض کے نزدیک درست نہیں ہے۔ مُسْتَطِيرًا طویل مصیبت۔ اَلْقَمْطَرِيرُ سخت۔ يَوْمٌ قَمْطَرِيرٌ بھی کہتے ہیں اور يَوْمٌ قُمَاطِرٌ بھی۔ اَلْعَبُوسُ، اَلْقَمْطَرِيرُ، اَلْقُمَاطِرُ اور اَلْعَصِيبُ ایسے سخت دنوں کو کہتے ہیں جو مصیبت سے لبریز ہوتے ہیں۔ معمر کا قول ہے: اَسْرَهُمْ مضبوط پیدائش اور ہر وہ چیز جس کو مضبوطی سے باندھا جائے جیسے پالان وغیرہ۔

باب ۹۴۴ (وَالْمُرْسَلَاتِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ جِمَالَاتٌ حِبَالٌ اِرْكَعُوا صَلُّوا لَا يَرْكَعُونَ لَا يُصَلُّونَ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَنْطِقُونَ وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ فَقَالَ اِنَّهُ ذُو اَلْوَانٍ مَرَّةً يَنْطِقُوْنَ وَمَرَّةً يُخْتَمُ عَلَيْهِمْ۔

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَاِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيْهِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ مِّنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا۔

۲۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا وَعَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ وَقَالَ حَفْصٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيْهِ وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ

سورۃ المرسلات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ جِمَالَاتٌ رسے۔ اِرْكَعُوا نماز پڑھو جو نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباس سے لَا يَنْطِقُوْنَ۔ وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ اور اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان (کافروں) کی قیامت میں مختلف حالتیں ہوں گی کہ کبھی وہ بولیں گے اور کبھی ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جبکہ آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی اور ہم اسے آپ کی مبارک زبان سے سیکھ رہے تھے کہ ایک سانپ نکل آیا۔ ہم اس کی طرف دوڑے لیکن وہ ہم سے آگے نکل کر اپنے بل میں گھس گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔

* * *

عبدہ بن عبداللہ، یحیٰی بن آدم، اسرائیل، منصور نے اسی طرح روایت کی ہے۔ اسرائیل، اعمش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ اس کی متابعت اسود بن عامر نے اسرائیل سے کی۔ حفص اور ابو معاویہ اور سلیمان بن قرم نے اعمش، ابراہیم، اسود سے یہ روایت کی۔ یحیٰی بن حماد، ابو عوانہ، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ابن اسحاق، عبدالرحمٰن بن الاسود، اسود بن یزید بن قیس نخعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جبکہ آپ پر سورۃ المرسلات نازل ہوئی۔ ہم آپ کی زبانِ مبارک سے اس سورت کو سیکھ رہے تھے اور آپ مبارک کی تلاوت سے رطب اللسان ہی تھے
[illegible]

خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ اقْتُلُوهَا قَالَ فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا

باب ۹۲۲ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ

۲۰۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ قَالَ كُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ بِقَصَرٍ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ أَوْ أَقَلَّ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ

باب ۹۲۳ كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ

۲۰۳۱. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كُنَّا نَعْمِدُ إِلَى الْخَشَبَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ وَفَوْقَ ذٰلِكَ فَنَرْفَعُهُ لِلشِّتَاءِ فَنُسَمِّيهِ الْقَصَرَ كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ حِبَالُ السُّفُنِ تُجْمَعُ حَتَّى تَكُونَ كَأَوْسَاطِ الرِّجَالِ.

باب ۹۲۴ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ

۲۰۳۲. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا قَالَ عُمَرُ حَفِظْتُهُ مِنْ أَبِي فِي غَارٍ بِمِنًى

تمہیں چاہیے کہ اسے مار ڈالو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم اس کی طرف لپکے لیکن وہ ہم سے آگے نکل گیا۔ حضرت ابن مسعود کا بیان ہے کہ پھر آپ نے فرمایا۔ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔

إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ کی تفسیر

عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم تین گز یا اس سے کچھ کم لمبی لکڑیاں لیتے اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم "قصر" کا نام دیا کرتے تھے۔

كَأَنَّهُ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ کی تفسیر

عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تَرْمِي بِشَرَرٍ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم تین گز یا اس سے بھی زیادہ لمبی لکڑیاں جمع کرتے اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم "قصر" کا نام دیا کرتے۔ گویا وہ جمالات صفر یعنی کشتی کے رسے ہیں اور ہم انہیں جمع کر لیتے کہ وہ موٹائی میں آدمی کے برابر ہو جاتا۔

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غار میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور ہم آپ کی زبان مبارک سے اسے سیکھ رہے تھے اور ابھی آپ اس کی تلاوت سے رطب اللسان ہی تھے کہ اچانک ہمارے قریب ایک سانپ آ نکلا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس کو مار ڈالو۔ پس ہم اس کی جانب لپکے لیکن وہ چلا گیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔ عمر بن حفص کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے والد ماجد سے سن کر یاد کیا ہے جو منیٰ کی اس غار میں موجود تھے۔

باب ۹۲۵ عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

سورۃ النبا کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَرْجُونَ حِسَابًا: لَا يَخَافُوْنَهُ. لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا: لَا يُكَلِّمُوْنَهُ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَهَّاجًا: مُضِيْئًا. عَطَاءً حِسَابًا: جَزَاءً كَافِيًا، أَعْطَانِيْ مَا أَحْسَبَنِيْ أَيْ كَفَانِيْ.

مجاہد کا قول ہے: لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا، حساب کا انہیں ڈر ہی نہ تھا۔ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا، اس کی اجازت کے کوئی اس سے ساتھ کلام نہیں کر سکے گا۔ ابن عباس کا قول ہے: وَهَّاجًا، روشن چمکدار۔ عَطَاءً حِسَابًا، پورا بدلہ۔ أَعْطَانِيْ مَا أَحْسَبَنِيْ، یعنی مجھے پورا بدلا۔

بَابٌ ۹۲۶ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ أَفْوَاجًا زُمَرًا

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ أَفْوَاجًا کی تفسیر

گروہ در گروہ، علیحدہ علیحدہ ٹولیاں۔

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُوْنَ. قَالَ: أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ. قَالَ: أَرْبَعُوْنَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ. قَالَ: أَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ: أَبَيْتُ. قَالَ: ثُمَّ يُنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ، لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو بار صور پھونکنے کا درمیانی وقفہ چالیس کا ہے۔ کسی نے (حضرت ابوہریرہ سے) پوچھا، کیا چالیس دن کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا، کیا چالیس مہینے کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا، کیا چالیس سال کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ فرمایا پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی بارش برسائے گا کہ انسان یوں زمین سے نکل آئیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے۔ حالانکہ انسان کے تمام اعضا گل جاتے ہیں سوائے ایک ہڈی کے اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔

بَابٌ ۹۲۷ وَالنَّازِعَاتِ

سورۃ النازعات کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْآيَةَ الْكُبْرَى: عَصَاهُ وَيَدُهُ. يُقَالُ النَّاخِرَةُ وَالنَّخِرَةُ سَوَاءٌ، مِثْلُ الطَّامِعِ وَالطَّمِعِ، وَالْبَاخِلِ وَالْبَخِيْلِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: النَّخِرَةُ الْبَالِيَةُ، وَالنَّاخِرَةُ الْعَظْمُ الْمُجَوَّفُ الَّذِيْ تَمُرُّ فِيْهِ الرِّيْحُ فَيَنْخَرُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْحَافِرَةِ: إِلَى أَمْرِنَا الْأَوَّلِ إِلَى الْحَيَاةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: أَيَّانَ مُرْسَاهَا: مَتَى

مجاہد کا قول ہے کہ الْآيَةَ الْكُبْرَى ان کا عصا اور دست مبارک ہے۔ یہی النَّاخِرَةُ اور النَّخِرَةُ ہم معنی ہیں جیسے الطَّامِعُ اور الطَّمِعُ نیز الْبَاخِلُ اور الْبَخِيْلُ۔ بعض کا قول ہے النَّخِرَةُ بوسیدہ۔ النَّاخِرَةُ وہ کھوکھلی ہڈی جس سے ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو۔ ابن عباس کا قول ہے: الْحَافِرَةِ زندگی سے پہلے کی حالت۔ دوسرے کا قول ہے: أَيَّانَ مُرْسَاهَا انتہا ہوگی اور مُرْسَى السَّفِيْنَةِ جہاں

الْمُتَّهَمُ. وَالضَّنِينُ يُضَنُّ بِهِ وَقَالَ عُمَرُ النُّفُوسُ زُوِّجَتْ يُزَوَّجُ نَظِيرُهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ قَرَأَ اُحْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ عَسْعَسَ أَدْبَرَ.

پر تہمت لگائی جائے۔ الضنین بخیل۔ عمر کا قول ہے۔ والنفوس زوجت اپنی شکل کے ساتھ جنت یا دوزخ میں ملا دیے جائیں گے اس کے بعد پڑھا۔ احشروا الذین ظلموا وازواجهم اکٹھے کیے جائیں گے ظالم اور ان کی بیویاں عسعس پیٹھ پھیری، واپس پھرے۔

باب ۹۳۳ إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ فُجِّرَتْ فَاضَتْ وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ وَعَاصِمٌ فَعَدَلَكَ بِالتَّخْفِيفِ وَقَرَأَهُ أَهْلُ الْحِجَازِ بِالتَّشْدِيدِ وَأَرَادَ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ وَمَنْ خَفَّفَ يَعْنِي فِي أَيِّ صُورَةٍ شَاءَ إِمَّا حَسَنٌ وَإِمَّا قَبِيحٌ وَطَوِيلٌ أَوْ قَصِيرٌ.

سورۂ انفطار کی تفسیر

ربیع بن خثیم کا قول ہے۔ فجرت پھوٹ کر بہنا۔ اعمش اور عاصم نے فعدلک کو بغیر تشدید کے پڑھا ہے جبکہ اہل حجاز تشدید کے ساتھ پڑھتے اور معتدل شکل وصورت والا مراد لیتے ہیں اور تخفیف کے ساتھ پڑھنے والے مراد لیتے ہیں کہ جس میں چاہا پیدا فرمایا یعنی خوبصورت یا بدصورت، لمبے قد والا یا پستہ قد۔

باب ۹۳۴ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَانَ ثَبْتُ الْخَطَايَا ثُوِّبَ جُوزِيَ وَقَالَ غَيْرُهُ الْمُطَفِّفُ لَا يُوَفِّي غَيْرَهُ.

۲۰۳۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ حَتَّى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

سورۂ تطفیف کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ ران گناہوں کا زنگ چڑھ جانا۔ ثوب بدلہ دیا گیا۔ دوسرے کا قول ہے المطفف جو دوسرے کو پورا بدلہ نہ دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس روز تمام انسان پروردگار عالم کے حضور کھڑے ہوں گے تو کوئی اس حال تک پہنچا ہوا ہوگا کہ کانوں کی لو تک اپنے پسینے میں غرق ہوگا۔

باب ۹۳۵ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

قَالَ مُجَاهِدٌ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ يَأْخُذُ كِتَابَهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ. وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ. ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ أَنْ لَا يَرْجِعَ إِلَيْنَا.

۲۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سورۂ انشقاق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ کتابہ بشمالہ اپنے نامۂ اعمال کو پیٹھ کے پیچھے سے پکڑے گا۔ وسق اپنے جانوروں کو جمع کرنا۔ ظن ان لن یحور کہ ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گے

عمرو بن علی، یحیی، عثمان بن اسود، ابن ابی ملیکہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابن ابی ملیکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي يُونُسَ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ أَلَيْسَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَاكَ الْعَرْضُ يُعْرَضُونَ وَمَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص ایسا نہیں جس سے حساب لیا گیا مگر وہ ہلاک ہو گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا۔ جس کو اس کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی اور نرمی کے ساتھ حساب لیا جائے گا" فرمایا یہ تو نامۂ اعمال دیے جانے کا بیان ہے جو انہیں دیے جائیں گے لیکن جو حساب کی جانچ پڑتال میں پھنس گیا تو وہ ہلاک ہو گیا۔

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ "ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے" (آیت ۱۹) کے بارے میں فرمایا۔ ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف۔ ان کا بیان ہے کہ یہ مفہوم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔

۔ بَابُ ۹۳۳ الْبُرُوجِ

سورۂ البروج کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْأُخْدُودُ شَقٌّ فِي الْأَرْضِ فُتِنُوا عُذِّبُوا۔

مجاہد کا قول ہے۔ الْأُخْدُودُ زمین کی دراڑیں شگاف۔ فُتِنُوا عذاب دیے گئے۔

۔ بَابُ ۹۳۴ الطَّارِقِ

سورۂ الطارق کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذَاتِ الرَّجْعِ سَحَابٌ يَرْجِعُ بِالْمَطَرِ ذَاتِ الصَّدْعِ تَتَصَدَّعُ بِالنَّبَاتِ۔

مجاہد کا قول ہے۔ ذَاتِ الرَّجْعِ وہ بادل جو بار بار بارش برساتے۔ ذَاتِ الصَّدْعِ سبزہ اگنے کی جگہ سے پھٹ جانے والی۔

۔ بَابُ ۹۳۵ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

سورۂ الاعلیٰ کی تفسیر

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہمارے پاس سب سے پہلے ہجرت کر کے (حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما) آئے یہ دونوں حضرات ہمیں قرآن کریم سکھایا کرتے تھے، پھر حضرت بلال

فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُولُونَ هَذَا رَسُولُ اللهِ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُوَرٍ مِثْلِهَا

بَابٌ ۳۶ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ النَّصَارَى وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَيْنٍ آنِيَةٍ بَلَغَ إِنَاهَا وَحَانَ شُرْبُهَا حَمِيمٍ آنٍ بَلَغَ إِنَاهُ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً شَتْمًا الضَّرِيعُ نَبْتٌ يُقَالُ لَهُ الشِّبْرِقُ يُسَمِّيهِ أَهْلُ الْحِجَازِ الضَّرِيعَ إِذَا يَبِسَ وَهُوَ سُمٌّ بِمُسَيْطِرٍ بِمُسَلَّطٍ وَيُقْرَأُ بِالصَّادِ وَالسِّينِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِيَابَهُمْ مَرْجِعَهُمْ.

بَابٌ ۳۷ وَالْفَجْرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْوَتْرُ اللهُ. إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ

الْقَدِيمَةُ وَالْعِمَادُ أَهْلُ عَمُودٍ لَا يُقِيمُونَ سَوْطَ عَذَابٍ الَّذِي عُذِّبُوا بِهِ أَكْلًا لَمًّا السَّفُّ وَجَمًّا الْكَثِيرُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَفْعٌ السَّمَاءُ شَفْعٌ وَالْوَتْرُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَالَ غَيْرُهُ سَوْطَ عَذَابٍ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ لِكُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْعَذَابِ يَدْخُلُ فِيهِ السَّوْطُ لَبِالْمِرْصَادِ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ تَحَاضُّونَ تُحَافِظُونَ وَتَحُضُّونَ تَأْمُرُونَ بِإِطْعَامِهِ الْمُطْمَئِنَّةُ الْمُصَدِّقَةُ بِالثَّوَابِ وَقَالَ الْحَسَنُ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ إِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْضَهَا اطْمَأَنَّتْ إِلَى

بن یاسر، حضرت بلال اور حضرت سعد بن ابی وقاص تشریف لائے، پھر حضرت عمر بن خطاب بیس صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما ہوئے اور ان کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازا۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنے کسی بات پر خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنے آپ کی تشریف آوری پر، یہاں تک کہ میں نے بچیوں اور بچوں کو بھی دیکھا کہ وہ بھی کہہ رہے تھے: یہ اللہ کے رسول تشریف لے آئے۔ جس وقت آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں سورہ الاعلیٰ اور ایسی چند سورتیں پڑھ چکا تھا۔

سورۃ الغاشیہ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے: عاملۃ ناصبۃ سے مراد نصاریٰ ہیں۔ مجاہد کا قول ہے: عین آنیۃ کھولنے تک پہنچ گیا اور پینے کا وقت آگیا۔ حمیم آن کھولنے تک پہنچ گئے۔ لا تسمع فیہا لاغیۃ گالی، بدزبانی۔ الضریع ایک گھاس ہے جسے شبرق کہا جاتا ہے اس کو اہل حجاز الضریع کہتے ہیں جبکہ وہ سوکھ جائے اور وہ زہریلی ہوتی ہے۔ بمسیطر مسلط ہونا، یہ ص اور س دونوں سے پڑھا جاتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے: ایابہم ان کے

سورۃ الفجر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: الوتر سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے۔

ارم ذات العماد پہلے لوگ، العماد سے ستونوں والے مراد ہیں جو ایک جگہ قیام نہیں کرتے تھے۔ سوط عذاب وہ چیز جس کے ساتھ عذاب دیئے گئے۔ اکلا لما جو ہاتھ آیا کھا جانا۔ جما بہت زیادہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ ہر چیز جو بھی خدا نے پیدا کی اس کا جوڑا ہے اور اکیلا (الوتر) صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ دوسرے کا قول ہے: سوط عذاب ایسا لفظ جس کو اہل عرب ہر قسم کے عذاب کے لیے بولتے ان میں سے سوط بھی ہے۔ لبالمرصاد اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تحاضون تم حفاظت کرتے ہو، وتحضون کھانا کھلانے کا حکم دیتے ہیں۔ المطمئنۃ ثواب کی تصدیق کرنے والی۔ حسن کا قول ہے: یا ایتہا النفس جب اللہ تعالیٰ اس کو قبض کرنے

اللّٰهِ وَاطْمَأَنَّ اللّٰهُ إِلَيْهَا وَرَضِيَتْ عَنِ اللّٰهِ وَ
[illegible]

غَيْرُهُ جَابُوا. نَقَبُوا مِنْ جِيبَ الْقَمِيصُ قُطِعَ لَهُ جَيْبٌ. يَجُوبُ الْفَلَاةَ يَقْطَعُهَا. لَمًّا. لَمَمْتُهُ أَجْمَعَ. أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهِ.

باب ۹۳۶ لَا أُقْسِمُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ. بِهَذَا الْبَلَدِ مَكَّةَ لَيْسَ عَلَيْكَ مَا عَلَى النَّاسِ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ وَوَالِدٍ آدَمَ وَمَا وَلَدَ لُبَدًا. كَثِيرًا وَالنَّجْدَيْنِ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ مَسْغَبَةٍ مَجَاعَةٍ مَتْرَبَةٍ السَّاقِطُ فِي التُّرَابِ يُقَالُ فَلَا اقْتَحَمَ. الْعَقَبَةَ فَلَمْ يَقْتَحِمِ الْعَقَبَةَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ فَسَّرَ الْعَقَبَةَ فَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ. فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ

باب ۹۳۷ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ بِطَغْوَاهَا بِمَعَاصِيهَا. وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا عُقْبَى أَحَدٍ.

کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مطمئن ہوتا ہے اور
[illegible]

ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔ اور ... ہے راضی ہوا ہے پس اللہ تعالیٰ اس کی روح کو جنت میں داخل کرتا اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرما دیتا ہے۔ دوسرے کا قول ہے۔ جابوا سوراخ کیا، یہ جیب القمیص سے نکلا ہے کہ اس کا گریبان چاک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یجوب

سورۃ البلد کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ بہذا البلد کہ اس شہر میں تمہارے اوپر لوگوں کی طرح کوئی گناہ نہیں۔ ووالد سے مراد حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اور وما ولد سے ان کی اولاد۔ لبدا کثرت سے۔ النجدین بھلائی اور برائی۔ مسغبۃ بھوک۔ متربۃ گرد آلود۔ کہتے ہیں کہ فلا اقتحم العقبۃ سے یہ مراد ہے کہ دنیا کے اندر دشوار گزار گھاٹی میں داخل نہ ہوا۔ پھر العقبۃ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم کہ العقبۃ کیا ہے؟ وہ گردن کا چھڑانا یا بھوک میں کھانا کھلانا ہے۔

سورۃ والشمس کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ بطغواہا اپنے گناہوں کی وجہ سے۔ ولا یخاف عقباہا کوئی اس سے بدلہ نہیں لے سکتا۔

ف: اس حدیث میں ہے کہ اہل مدینہ نے سب سے زیادہ خوشی اس موقع پر منائی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں جلوہ افروز ہوئے اور یہ آپ کے قدوم میمنت لزوم ہی کی برکت تھی کہ یثرب کہلانے والی بستی کا نام مدینہ منورہ ہو گیا۔ پہلے جو بیماریوں کا گھر تھا وہ آپ کے باعث پوری دنیا کا دارالشفا بن گیا۔ کل تک جو بستی کسی شمار میں نہ تھی وہ آج سے اہل ایمان کے دلوں کی دھڑکن اور مرجع بن گئی۔ یہ خوشی اس وقت صرف اہل مدینہ تک محدود رہی کیونکہ اس روز مدینہ طیبہ دارالاسلام بن گیا تھا اہل ایمان کو بہت سے ایک ٹھکانا مل گیا تھا۔

سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جس روز اس دنیا میں تشریف آوری ہوئی وہ اس سے بھی اہم دن ہے کیونکہ اگر بالفرض دنیا میں آپ کی تشریف آوری نہ ہوتی تو دنیا پر جو نور و نکھار آیا اس کا کہیں نام و نشان بھی نظر نہ آتا۔ یہ صرف آپ ہی کا صدقہ، طفیل و نتیجہ ہے جس نے گیسوئے ہستی کو اس درجہ سنوارا ہے۔ آپ کی اگر اس عالمِ آب و گل میں جلوہ آرائی نہ ہوتی تو انسان کو کبھی انسان بننے کا سلیقہ نہ آتا۔ اسی

سلام نے آپ کے آنے کی بشارت سنائی۔ وقت قریب آنے پر پروردگارِ عالم نے آپ کی والدۂ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کے متعلق خواب دکھایا۔ یہ سب کچھ اس لیے تھا کہ دنیا میں آپ کی تشریف آوری کوئی معمولی بات نہ تھی بلکہ آپ کی آمد کے لیے بے قرار تھی خلقت تڑپ رہی تھی۔ اسی لیے خدائے ذوالمنن نے فرمایا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔

(۳ : ۱۶۴)

بے شک اللہ نے بڑا احسان کیا اہلِ ایمان پر کہ انھیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے گمراہی میں تھے۔

گویا گمراہی سے نجات ملنا، کلامِ الٰہی کی تلاوت کا میسر آنا، کتاب و حکمت سے حصہ ملنا، نفوس کا تزکیہ ہونا اور ایمان جیسی دولت کا حاصل ہونا محبوبِ پروردگار کے سبب ہوا۔ یہ نعمتیں دارین کی تمام نعمتوں کی جان ہیں اور جس ہستی کے سبب یہ نعمتیں ملیں اور قیامت تک ملتی رہیں گی کیا وہ سراپا جانِ رحمت نہ ہوا! کیا وہ رحمۃ للعالمین نہ ہوا! کیا کسی اور کے سبب اہلِ جہان کو اتنی نعمتیں مل سکتی ہیں! پھر اس کی دنیا میں آمد کیا تمام خوشیوں سے بڑی خوشی نہ ہوگی! کیا یہ خوشی تمام عیدوں سے بڑھ کر عید نہیں ہے! اسی لیے سرزمینِ پاک و ہند کے سرتاج المحدثین شیخ خاتم المحققین، شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۵۲ھ نے تصریح فرمائی ہے۔

قال ابن الجوزي فاذا كان هذا ابو لهب الكافر الذي نزل القرآن بذمه جوزي في النار بفرحه ليلة مولد النبي صلى الله عليه وسلم فما حال المسلم من امته يسر بمولده ويبذل ما تصل اليه قدرته في محبته صلى الله عليه وسلم لعمري انما كان جزاؤه من الله الكريم ان يدخله بفضله العميم جنات النعيم ولا يزال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله عليه وسلم ويعملون الولائم ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون في المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم وتما

امام ابن الجوزی نے فرمایا کہ جب ابولہب جیسا کافر جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا، اس کو بھی جہنم کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی کرنے پر بدلہ دیا گیا تو آپ کی امت کے اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو آپ کی پیدائش کی خوشی کرے اور آپ کی پیدائش کی خوشی میں حسبِ استطاعت محبت سے مال خرچ کرے۔ مجھے اپنی جان کی قسم اللہ کریم کی طرف سے اس کی یہی جزا ہوگی کہ اپنے فضلِ عمیم سے اُسے جنت میں داخل کرے اور اہلِ اسلام ہمیشہ سے آپ کی پیدائش کے مہینے میں محفلیں کرتے آئے ہیں اور ضیافتیں کرتے ہیں اور اس میں طرح طرح کے صدقات سے خوشی کا اظہار کرتے، نیکیوں میں اضافہ کرتے اور پیدائش کے واقعات پڑھتے

وبشرٰی عاجل بنیل البغیة والمرام فرحم اللہ امرأ اتخذ لیالی شہر مولدہ المبارك اعیادا لیکون اشد غلبة علی من فی قلبه مرض وعناد۔

(ما ثبت من السنۃ، مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور، ص ۶۰)

کے خواص سے یہ مجرب ہے کہ یہ اس سال کے لیے امان ہے اور اس میں مطلب پورا ہونے کی بشارت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو آپ کی پیدائش مبارکہ کے لیل و نہار کو عیدیں بنائے تاکہ جس کے دل میں کوڑھ اور عناد ہے وہ خوب جلے بھنے۔

آپ کی پیدائش کی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جتنے بھی کام کیے جائیں ان کا شرعی حدود میں ہونا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ ہر ایک کا ہر کام محض رضائے الٰہی کے لیے ہونا چاہیے۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ صرف جلسہ میلاد النبی کر لینا ہی اظہار محبت کی سند نہیں ہے بلکہ اتنا ہے کہ اظہار محبت کے جتنے کام ہیں جلسہ میلاد النبی بھی ان میں سے ایک مبارک اور مقدس عمل ہے۔ محبوب پروردگار سے محبت رکھنے کا جس طریقے اور جن کاموں کے ذریعے ظاہر کی جائے ان کا ایک مقام اور تقدس ہے جس کو برقرار رکھنا بہت ضروری ہے۔ جہاں اس بارگاہ کی عقیدت و محبت کے باعث عنایات الٰہیہ کی موسلادھار بارش ہونے لگتی ہے وہاں اس جانب ذرا سی بے ادبی پر چشم زدن میں جملہ اعمال صالحہ ختم ہو جاتے ہیں۔ خدائے ذوالمنن اپنے محبوب سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم کو اپنے حبیب کی سچی عقیدت و محبت عطا فرمائے اور اس بارگاہ بیکس پناہ کی ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی اہانت اور بے ادبی کے شائبہ تک سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ، وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ، ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ: لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ عَمِّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ۔

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور اس کی کونچیں کاٹنے والے کا ذکر فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: اشقیٰ اس کا سب سے بدبخت اٹھ کھڑا ہوا (آیت ۱۲) یعنی ایسا آدمی کھڑا ہوا جو زور آور، مفسد اور ابو زمعہ کی طرح اپنے قبیلے میں طاقتور تھا۔ پھر آپ نے عورتوں کا ذکر فرمایا کہ ایک آدمی اپنی عورت کو غلاموں کی طرح مارتا پیٹتا ہے اور پھر رات کے وقت اسے بستر پر اپنے پاس بلاتا ہے۔ پھر آپ نے ریح خارج ہونے پر ہنسنے کے بارے میں نصیحت فرمائی کہ اس کام پر تم کیوں ہنستے ہو جسے خود بھی کرتے ہو۔ ابو معاویہ، ہشام، ان کے والد ماجد، حضرت عبداللہ بن زمعہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابو زمعہ کی طرح جو حضرت زبیر بن عوام کا چچا تھا۔

باب ۹۲۰ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. بِالْحُسْنَى بِالْخَلَفِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَرَدَّى مَاتَ وَتَلَظَّى تَوَهَّجُ. وَقَرَأَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ تَتَلَظَّى

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّأْمَ فَسَمِعَ بِنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَتَانَا فَقَالَ أَفِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَأَيُّكُمْ أَقْرَأُ فَأَشَارُوا إِلَيَّ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِي صَاحِبِكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَؤُلَاءِ يَأْبَوْنَ عَلَيْنَا.

سورۂ واللیل کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے۔ بالحسنٰی بدلے کا۔ مجاہد کا قول ہے۔ تردی مرگیا۔ تلظی جوش مارتا ہے اور عبید بن عمیر کی قرأت میں یہ لفظ تتلظی ہے۔

علقمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کی ایک جماعت کے ساتھ شام گیا۔ جب حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے متعلق سنا تو وہ تشریف لائے اور فرمایا۔ کیا تمہارے اندر کوئی قاری ہے؟ ہم نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا، تم میں سے کون پڑھے گا؟ ساتھیوں نے میری جانب اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا، پڑھو۔ پس میں پڑھنے لگا کہ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى فرمایا۔ کیا تم نے اس طرح اپنے صاحب (حضرت ابن مسعود) کی زبان سے سنا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے فرمایا، میں نے بھی اسی طرح نبی کریم

باب ۹۲۱ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُلُّنَا قَالَ فَأَيُّكُمْ أَحْفَظُ وَأَشَارُوا إِلَى عَلْقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى قَالَ عَلْقَمَةُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَكَذَا وَهَؤُلَاءِ يُرِيدُونِي عَلَى أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى وَاللَّهِ لَا أُتَابِعُهُمْ

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى کی تفسیر

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرت ابوالدرداء کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے شام آگئے۔ پس وہ ان کی تلاش میں نکلے اور ان کے پاس جا پہنچے۔ پھر فرمایا۔ تم میں سے عبداللہ بن مسعود کی طرح کون قرآن کریم پڑھتا ہے؟ ہم نے کہا۔ سارے اسی طرح پڑھتے ہیں۔ فرمایا، تم میں سے زیادہ کس کو یاد ہے؟ ساتھیوں نے علقمہ کی جانب اشارہ کیا۔ فرمایا، جس طرح تم نے ان سے سنا ہے کس طرح سورۂ واللیل پڑھو۔ پس علقمہ نے اس سورت میں وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى پڑھا۔ حضرت ابوالدرداء نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ

باب ۹۲۲ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى کی تفسیر

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع غرقد کے اندر ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ نے فرمایا۔ تم میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر اس کے متعلق لکھا ہوا ہے کہ اس کا ٹھکانا جنت میں ہے یا جہنم میں۔ لوگ عرض

٢٠٥٩- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ

ابو عبدالرحمٰن سُلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم بقیع غرقد کے اندر ایک جنازے میں شامل تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ پس آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ چنانچہ آپ نے سر مبارک جھکا لیا اور اپنی اس چھڑی کے ساتھ زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک جان اور کوئی ایک سانس لینے والا نہیں مگر اس کا ٹھکانا لکھا جا چکا ہے کہ جنت میں ہوگا یا دوزخ میں اور وہ شقی ہوگا یا سعید۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے اس لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کر لیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں کیونکہ جو ہم سے سعادت مند ہوگا وہ سعادت مندوں سے جا ملے گا اور جو ہم میں سے بدبخت ہوگا وہ بدبختوں جیسے عمل کرے گا۔ ارشاد فرمایا۔ جو سعادت مند ہے اس کے لیے سعادت مندوں والے اعمال آسان کر دیے جاتے ہیں اور جو بدبخت ہوتا ہے اس کے لیے بدبختوں والے اعمال آسان کر دیے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے قرآن کریم سے یہ پڑھا۔ تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے۔ (۹۲، آیت ۵ تا ۷)

الْآيَةَ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى

٢٠٦٠- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ.

ابو عبدالرحمٰن سُلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں شامل تھے تو آپ نے ایک چیز لے کر اس کے ساتھ زمین کو کریدنا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا۔ تم میں سے ایک بھی ایسا نہیں کہ اس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا جا چکا ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے لکھے پر بھروسہ کر کے عمل نہ چھوڑ دیں۔ فرمایا۔ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے وہی آسان کیا جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے اگر وہ اہل سعادت سے ہے تو اس کے لیے سعادت مندوں کے کام آسان کر دیے جاتے ہیں اور اگر وہ بدبختوں سے ہے تو اس کے لیے بدبختوں والے کام آسان کر دیے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ پڑھا۔ تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے۔

باب ۹۲۶ وَالضُّحٰی

وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا سَجٰی: إِسْتَوٰی. وَقَالَ غَيْرُهُ أَظْلَمَ وَسَكَنَ. عَائِلًا: ذُو عِيَالٍ.

۲۰۶۱ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰی وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی قُرِئَ قَوْلُهُ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی تُقْرَأُ بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ بِمَعْنًی وَاحِدٍ مَا تَرَكَكَ رَبُّكَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَكَكَ وَمَا أَبْغَضَكَ.

۲۰۶۲ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَرٰی صَاحِبَكَ إِلَّا أَبْطَأَكَ فَنَزَلَتْ. مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی.

باب ۹۲۷ أَلَمْ نَشْرَحْ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ وِزْرَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. أَنْقَضَ أَثْقَلَ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَيْ مَعَ ذٰلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا آخَرَ كَقَوْلِهِ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا إِلَّا إِحْدَی الْحُسْنَيَيْنِ وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَانْصَبْ فِي حَاجَتِكَ إِلٰی رَبِّكَ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَلَمْ نَشْرَحْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ

سورۂ والضحیٰ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے:۔ اِذَا سَجٰی برابر ہو جائے۔ دوسرے کا قول ہے۔ کہ جب رات تاریک اور پُرسکون ہو جائے۔ عَائِلًا بال بچے دار۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو دو یا تین راتیں آپ نے قیام نہ فرمایا۔ پس ایک عورت (ابو سفیان کی بہن عورا بنت حرب زوجہ ابولہب) آپ کے پاس آ کر کہنے لگی:۔ اے محمد! مجھے امید ہے کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے دو تین راتوں سے اسے تمہارے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں:۔ "چاشت کی قسم اور رات کی جب وہ پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (آیت ۱تا۳)" اسے دال کی تشدید سے پڑھیں یا تخفیف سے، دونوں صورتوں میں معنی ایک ہی ہے۔ حضرت ابن عباس نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ نہ اس نے تمہیں چھوڑا اور نہ تم سے ناراض ہوا ہے۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک عورت نے کہا:۔ یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا ساتھی (حضرت جبریل) آپ کے پاس آنے میں دیر کرنے لگا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:۔ "تمہیں تمہارے رب نے نہیں چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (آیت ۳)"۔

سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے:۔ وِزْرَكَ زمانہ جاہلیت میں۔ اَنْقَضَ بوجھل کر دیا۔ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ایک کے ساتھ دوسری چیز۔ یہ اسی ارشادِ ربانی کی طرح ہے جیسے هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا اِلَّا اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ فرمایا ہے۔ مجاہد کا قول ہے:۔ فَانْصَبْ حاجت کے وقت اپنے رب سے۔ ابن عباس سے منقول ہے:۔ اَلَمْ نَشْرَحْ یعنی آپ کے مبارک سینے کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے

بِلَا سَلَامٍ

بابٌ وَالتِّيْنِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ هُوَ التِّيْنُ وَالزَّيْتُوْنُ الَّذِيْ يَأْكُلُ النَّاسُ يُقَالُ فَمَا يُكَذِّبُكَ فَمَا الَّذِيْ يُكَذِّبُكَ بِأَنَّ النَّاسَ يُدَانُوْنَ بِأَعْمَالِهِمْ كَأَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَقْدِرُ عَلٰى تَكْذِيْبِكَ بِالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ

۲۰۶۳ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِيْ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ تَقْوِيْمٍ الْخَلْقِ.

بابٌ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيْقٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اكْتُبْ فِي الْمُصْحَفِ فِيْ أَوَّلِ الْإِمَامِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاجْعَلْ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ خَطًّا وَقَالَ مُجَاهِدٌ نَادِيَهُ عَشِيْرَتَهُ. الزَّبَانِيَةَ الْمَلَائِكَةَ وَقَالَ الرُّجْعٰى. الْمَرْجِعُ لَنَسْفَعَنْ قَالَ لَنَأْخُذَنْ وَلَنَسْفَعَنْ بِالنُّوْنِ وَهِيَ الْخَفِيْفَةُ سَفَعْتُ بِيَدِهِ أَخَذْتُ.

۲۰۶۴ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ رِزْمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ صَالِحٍ سَلْمَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ [illegible] وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِيْ

کھول دیا تھا۔

سورۂ والتین کی تفسیر۔

مجاہد کا قول ہے: یہ انجیر اور زیتون وہی ہیں جن کو لوگ کھاتے ہیں۔ کہتے ہیں: فَمَا يُكَذِّبُكَ جو شخص تمہیں جھٹلائے گا تو سب لوگ اپنے اپنے اعمال کا بدلہ دیئے جائیں گے۔ گویا یہ فرمایا ہے کہ ثواب اور عذاب کو سامنے رکھتے ہوئے تمہیں جھٹلانے کی جرأت کرے۔

عدی بن ثابت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک سفر کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی ایک رکعت میں سورۂ والتین پڑھی۔ تقویم سے مراد پیدائش ہے۔

سورۂ علق کی تفسیر۔

قتیبہ، حماد، یحییٰ بن عتیق نے امام حسن بصری سے روایت کی کہ قرآن مجید میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ لکھا کرو اور دو سورتوں کے درمیان امتیاز رکھ لیں۔ مجاہد کا قول ہے: نادیہ اپنے رشتہ دار، الزبانیۃ فرشتے۔ اور کہا: الرجعیٰ لوٹنا۔ لنسفعاً یہ نون خفیفہ کے ساتھ ہے اور سفعت بیدی سے نکلا ہے کہ میں نے پکڑا۔

ابن شہاب نے کئی سندوں کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء یوں ہوئی کہ سونے کی حالت میں سچے خواب نظر آتے تھے۔ پس آپ خواب میں جو کچھ دیکھتے تو صبح کی طرح وہی منظر ظہور پذیر ہو جاتا۔ پھر خلوت کی محبت آپ کے دل میں ڈالی گئی۔ چنانچہ آپ غارِ حرا میں تشریف لے جاتے اور اس کے اندر عبادت کرتے رہتے۔ یعنی کئی راتوں تک متواتر عبادت کرتے اور پھر اپنی زوجۂ مطہرہ کی جانب واپس لوٹتے تھے اور پھر

النوم فكان لا يرى رؤيا إلا جاءت مثل فلق
الصبح ثم حبب إليه الخلاء فكان يلحق
بغار حراء فيتحنث فيه. قال والتحنث
التعبد الليالي ذوات العدد قبل أن يرجع إلى
أهله ويتزود لذلك، ثم يرجع إلى خديجة
فيتزود بمثلها حتى فجئه الحق وهو في غار
حراء فجاءه الملك فقال اقرأ فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما أنا بقارئ قال
فأخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني
فقال اقرأ قلت ما أنا بقارئ فأخذني فغطني
الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال
اقرأ قلت ما أنا بقارئ فغطني الثالثة
حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال اقرأ
باسم ربك الذي خلق خلق الإنسان من
علق اقرأ وربك الأكرم الذي علم بالقلم

الآيات إلى قوله علم الإنسان ما لم يعلم
فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم
ترجف بوادره حتى دخل على خديجة فقال
زملوني زملوني فزملوه حتى ذهب عنه
الروع قال يا خديجة أي خديجة ما لي لقد
خشيت على نفسي فأخبرها الخبر قالت
خديجة كلا أبشر فوالله لا يخزيك الله أبدا
فوالله إنك لتصل الرحم وتصدق الحديث
وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف
وتعين على نوائب الحق فانطلقت به خديجة
حتى أتت به ورقة بن نوفل وهو ابن عم
خديجة أخي أبيها وكان امرأ تنصر في الجاهلية
وكان يكتب الكتاب العربي ويكتب من
الإنجيل بالعربية ما شاء الله أن يكتب وكان

اسی طرح کرتے رہے کہ توشہ لے کر چلے جاتے یہاں تک کہ جب
آپ غار میں تھے تو وحی اتری یعنی فرشتہ (حضرت جبرئیل) آیا اور اس نے کہا
پڑھو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا میں پڑھنے والا
نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس نے مجھے پکڑ کر دبایا یہاں تک
کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی، پھر مجھے چھوڑ کر کہا، پڑھو۔ میں نے پھر
جواب دیا۔ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس اس نے
مجھے دوسری دفعہ دبوچا، یہاں تک کہ مجھے تکلیف
محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ پڑھو
میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس پر
اس نے مجھے تیسری دفعہ دبوچا۔ یہاں تک
کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی۔ پھر مجھے
چھوڑ کر کہا۔ "پڑھو اپنے رب کے
نام سے۔ جس نے پیدا کیا آدمی کو۔ خون
کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا
رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے
لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو جانتا تھا (آیت نمبر ۵)۔ پس رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ کانپتے ہوئے لوٹے، یہاں تک کہ حضرت
خدیجہ کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے۔ مجھے کمبل
اڑھا دو مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس انہوں نے آپ کو کمبل اڑھا
دیا۔ یہاں تک کہ خوف آپ سے دور ہو گیا۔ پھر آپ نے حضرت
خدیجہ سے فرمایا۔ اے خدیجہ! مجھے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہوا
اور پھر سارا واقعہ سنایا۔ حضرت خدیجہ نے کہا۔ ایسا ہے تو آپ
کو خوشخبری ہو، خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو رسوا نہیں ہونے دے گا
کیونکہ خدا کی قسم آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، ہر ایک کا بوجھ
برداشت کرتے ہیں، محتاجوں کے لئے کماتے ہیں، مہمان کی خاطر تواضع
کرتے ہیں اور راہ حق میں پیش آنے والی مصیبتوں میں مدد کرتے
ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں جو
ان کے چچا زاد بھائی تھے۔ وہ زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور
عربی لکھا کرتے تھے اور جو اللہ کو منظور ہوتا تھا وہ انجیل سے عربی میں

شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ خَدِيجَةُ يَا عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا وَذَكَرَ حَرْفًا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا أُوذِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ حَيًّا أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتَّى حَزِنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَفَرِقْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُوهُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَهِيَ الْأَوْثَانُ الَّتِي كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ

کھا تھا۔ وہ بہت بوڑھے اور بینائی سے محروم ہو گئے تھے پس حضرت خدیجہ نے کہا۔ اے چچا جان! اپنے بھتیجے کی بات تو سنئے۔ ورقہ بن نوفل نے کہا۔ اے بھتیجے! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا بتا دیا۔ ورقہ نے یہ سن کر کہا۔ یہ تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل کیا گیا تھا۔ کاش میں جوان ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا۔ پھر ایک لفظ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا کیا لوگ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا۔ ہاں۔ جو شخص بھی یہ چیز لے کر آیا جو آپ لائے ہیں تو اسے اذیت پہنچائی گئی اور اگر میں آپ کے اس زمانے تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ اس کے تھوڑے عرصے بعد ورقہ بن نوفل کا انتقال ہو گیا اور وحی کا سلسلہ کچھ دنوں تک منقطع رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا غم محسوس کرنے لگے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحی کے بند ہونے کے دوران کا قصہ بیان فرما رہے تھے۔ اس میں آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں جا رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ تھا جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا۔ وہ زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس سے ڈر کر لوٹ آیا اور کہا۔ مجھے کمبل اڑھاؤ مجھے کمبل اڑھاؤ۔ انہوں نے مجھے چادر اڑھا دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی۔ اے بالا پوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ، لوگوں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو (سورۃ المدثر، آیت ۱ تا ۵)۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ الرجز سے بت مراد ہیں جن کی زمانہ جاہلیت میں لوگ پوجا کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر متواتر وحی آنے لگی۔

باب ۹۵۵ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ

۲۰۹۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي

خلق الانسان من علق کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سب سے پہلے سچے خوابوں کے ذریعہ وحی کی ابتداء ہوئی۔ پھر فرشتہ آیا اور اس نے کہا۔ پڑھو اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو اور تمہارا

خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ
قَوْلُهُ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ۔

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ جَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔

رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا جو وہ جانتا تھا" (آیت ۱تا۵)

عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، زہری سے روایت کرتے ہیں۔ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سچے خوابوں سے وحی کی ابتدا ہوئی پھر فرشتہ آیا اور اس نے کہا۔ "پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا" (آیت ۱تا۵)

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کی طرف واپس لوٹے اور فرمایا۔ مجھے کمبل اُڑھا دو، مجھے کمبل اُڑھا دو۔ پھر باقی حدیث بیان فرمائی۔

باب ۹۵۱ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ۔

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَاَطَاَنَّ عَلٰى عُنُقِهٖ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ فَعَلَهُ لَاَخَذَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ

كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ کی تفسیر۔ "ہاں ہاں اگر باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بل پکڑ کر کھینچیں گے کیسی پیشانی جھوٹی خطاکار" (آیت ۱۵، ۱۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک دفعہ ابوجہل نے کہا۔ اگر میں محمد کو کعبے کے پاس نماز پڑھتے ہوئے دیکھوں تو ان کی گردن کچل کر رکھ دوں گا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک جا پہنچی۔ ارشاد فرمایا کہ اگر وہ ایسی حرکت کرتا تو فرشتے اسے ضرور پکڑ لیتے۔ عمرو بن خالد، عبید اللہ، عبد الکریم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

باب ۹۵۲ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ

يُقَالُ الْمَطْلَعُ هُوَ الطُّلُوْعُ وَالْمَطْلِعُ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يُطْلَعُ مِنْهُ. اَنْزَلْنَاهُ الْهَاءُ كِنَايَةٌ عَنِ الْقُرْاٰنِ اَنْزَلْنَاهُ مَخْرَجَ الْجَمِيْعِ وَالْمُنْزِلُ هُوَ اللّٰهُ وَالْعَرَبُ تُؤَكِّدُ فِعْلَ الْوَاحِدِ فَتَجْعَلُهُ بِلَفْظِ

سورۃ القدر کی تفسیر

اَلْمَطْلَع بھی طلوع ہونے کو کہتے ہیں اور اَلْمَطْلِع سے طلوع ہونے کی جگہ بھی مراد ہے۔ اَنْزَلْنَاهُ میں ہ کی ضمیر قرآن مجید سے کنایہ ہے۔ اَنْزَلْنَاهُ سے سارا قرآن کریم مراد ہے اور اس کا نازل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اہل عرب فعل واحد کو تاکید یا شان کی غرض سے لیا

المجيد. ليكون أثبت وأوكد

باب ٩٥٣ لم يكن

مُنفكّين: زائلين. قيّمة: القائمة. دين القيّمة: أضاف الدين إلى المؤنث.

٢٠٦٩. حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة سمعت قتادة عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال النبي صلى الله عليه وسلم لأبي: إن الله أمرني أن أقرأ عليك لم يكن الذين كفروا قال وسمّاني؟ قال نعم فبكى.

٢٠٧٠. حدثنا حسان بن حسان حدثنا همام عن قتادة عن أنس رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لأبي: إن الله أمرني أن أقرأ عليك القرآن قال أبي آلله سمّاني لك، قال الله سمّاك لي فجعل أبي يبكي. قال قتادة فأُنبئت أنه قرأ عليه لم يكن الذين كفروا من أهل الكتاب.

٢٠٧١. حدثنا أحمد بن أبي داود أبو جعفر المنادي حدثنا روح حدثنا سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أنس بن مالك أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال لأبي بن كعب إن الله أمرني أن أقرئك القرآن قال آلله سمّاني لك؟ قال نعم قال وقد ذُكرت عند رب العالمين قال نعم فذرفت عيناه.

باب ٩٥٤ إذا زلزلت الأرض زلزالها

قوله فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره يقال أوحى لها أوحى إليها ووحى لها ووحى إليها واحد.

٢٠٧٢. حدثنا إسمعيل بن عبد الله حدثنا

[illegible] ہے اور انہیں ثبوت اور تاکید زیادہ ہے،

سورۃ البیّنہ کی تفسیر

مُنفکّین: دور ہونے والے۔ قیّمہ: قائم ہونے والی۔ دینُ القیّمۃ یہاں دین کو مؤنث کی طرف مضاف کیا گیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ تمہیں لم یکن الذین کفروا والی سورت پڑھ کر سناؤں۔ عرض گزار ہوئے۔ کیا میرا نام لیا؟ فرمایا ہاں۔ پس یہ رونے لگے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن کریم پڑھ کر سناؤں۔ حضرت ابی عرض گزار ہوئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تمہارا نام لیا ہے پس حضرت ابی رونے لگے۔ قتادہ کا بیان ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے انہیں سورۃ البیّنہ پڑھ کر سنائی تھی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا۔ بیشک مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں قرآن مجید سناؤں۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوئے۔ کیا میں پروردگارِ عالم کے نزدیک یاد کیا گیا ہوں؟ فرمایا۔ ہاں۔ پس ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

سورۂ زلزال کی تفسیر

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: جو ذرہ بھر نیکی کرے اسے دیکھے گا اور جو ذرہ بھر برائی کرے اسے بھی دیکھے گا [illegible]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ
وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ. فَأَمَّا الَّذِي لَهُ
أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ فِي
مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِي
الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا
قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ
كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا
مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ
كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ
وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ
فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا
فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً فَهِيَ عَلَى ذٰلِكَ وِزْرٌ فَسُئِلَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ

مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ
الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَ
مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

٢٠٠٣ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ
فَقَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ
الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا
يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

بَابٌ وَالْعَادِيَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْكَنُودُ الْكَفُورُ يُقَالُ فَأَثَرْنَ
بِهِ نَقْعًا رَفَعْنَ بِهِ غُبَارًا لِحُبِّ الْخَيْرِ مِنْ أَجْلِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے آدمیوں کے پاس ہوتے
ہیں ایک کے لئے اجر ہے دوسرے کے لئے پردہ پوشی اور تیسرے
کے لئے بوجھ ہے پس وہ اجر تو اس شخص کے لئے ہے جس نے جہاد
فی سبیل اللہ کے لئے پالا پھر اسے کسی چراگاہ یا باغ میں لمبی رسی سے
باندھ دیا ہے پس اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ جا پہنچے گی اتنی
ہی اس شخص کو نیکیاں ملیں گی۔ پس اگر وہ رسی کو توڑ کر ایک دو ٹیلے پر
چلا جائے تو گوبر اور قدم اٹھانے کے بدلے اس
شخص کو نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور اس کا
پانی پی لے، اگرچہ مالک کا ارادہ وہاں سے پانی پلانے کا نہ ہو تو اس کو
اس کے بدلے بھی نیکیاں ملیں گی اس مقصد کے لیے گھوڑا رکھنا
تو اس کے لئے باعث اجر ہے جس آدمی نے مالدار ہونے اور سوال
سے بچنے کی غرض سے گھوڑا پالا اور اس کی گردن اور پیٹھ میں اللہ کا حق نہ
بھلایا، تو اس مقصد کے لیے گھوڑا پالنا اس کے لیے پردہ پوشی ہے جس
آدمی نے فخر، ظہور یا عداوت رکھنے یا اہل اسلام کے خلاف گھوڑا
پالا تو یہ اس پر بوجھ ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں
کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر
کوئی چیز نازل نہیں فرمائی سوائے اس آیت کے جو جامع اور منفرد ہے "تو جو
ایک ذرہ بھر بھلائی کرے گا دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے گا اسے دیکھے گا"۔

ابوصالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھوں
کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا، اس بارے میں تو مجھ پر کوئی
چیز نازل نہیں ہوئی۔ سوائے اس آیت کے جو جامع اور عام
ہے، سو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور
جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔
(آیت ۷، ۸)۔

سورۂ والعادیات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ الکنود ناشکری کرنے والا کہتے ہیں۔ فاثرن بہ نقعا
ان کے ذریعے گرد و غبار اڑاتے ہیں۔ لحب الخیر مال کی محبت

حُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ لَبَخِيلٌ وَيُقَالُ لِلْبَخِيلِ شَدِيدٌ، حُصِّلَ: مُيِّزَ.

لشدید مفرد بخیل ہے، اکیر بخیل کو شدید بھی کہتے ہیں۔ حصل کھول دی جائے گی۔

بَابُ الْقَارِعَةُ

سورۂ القارعہ کی تفسیر

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ كَغَوْغَاءِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَذٰلِكَ النَّاسُ يَجُولُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ كَالْعِهْنِ كَأَلْوَانِ الْعِهْنِ، وَقَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ كَالصُّوفِ.

کالفراش المبثوث جس طرح ٹڈیاں ایک دوسری پر چڑھی رہتی ہیں اسی طرح آدمی ایک دوسرے پر گرے ہونگے کالعھن اون کی طرح۔ عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں اس کی جگہ کالصوف ہے۔

بَابُ أَلْهَاكُمُ

سورۂ تکاثر کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلتَّكَاثُرُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ.

ابن عباس کا قول ہے: التکاثر مال اور اولاد کی کثرت۔

بَابُ وَالْعَصْرِ

سورۂ والعصر کی تفسیر

وَقَالَ يَحْيَى الدَّهْرُ، أَقْسَمَ بِهِ.

یحییٰ کا قول ہے: الدھر جس کی قسم کھائی گئی ہے۔

بَابُ وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ

سورۂ ہمزہ کی تفسیر

الْحُطَمَةُ اِسْمُ النَّارِ، مِثْلُ سَقَرَ وَلَظٰى

الحطمہ یہ سقر اور لظی کی طرح جہنم کے ایک حصے کا نام ہے۔

بَابُ الْوِتْرِ

سورۂ فیل کی تفسیر

قَالَ مُجَاهِدٌ أَبَابِيلَ مُتَتَابِعَةً مُجْتَمِعَةً، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ سِجِّيلٍ هِيَ سَنْكِ وَكِلْ.

مجاہد کا قول ہے: ابابیل متواتر اور مجتمع کے جھنڈ۔ ابن عباس کا قول ہے: من سجیل یہ سنگ و گل کا معرب ہے۔

بَابُ لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ

سورۂ قریش کی تفسیر

وَقَالَ مُجَاهِدٌ لِإِيلَافِ أَلِفُوا ذٰلِكَ فَلَا يَشُقُّ عَلَيْهِمْ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ، وَآمَنَهُمْ مِنْ كُلِّ عَدُوِّهِمْ فِي حَرَمِهِمْ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لِإِيلَافِ لِنِعْمَتِي عَلَى قُرَيْشٍ.

مجاہد کا قول ہے: لایلٰف اس کی الفت ہے کہ انہیں سردیوں اور گرمیوں میں سفر گراں نہیں گزرتا۔ آمنھم انہیں ان کے دشمنوں سے حرم میں۔ ابن عیینہ کا قول ہے: لایلٰف میری مہربانی قریش پر ہے۔

بَابُ ۹۶۲ اَرَاَیْتَ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَدُعُّ يَدْفَعُ عَنْ حَقِّهِ يُقَالُ هُوَ مِنْ دَعَعْتُ يُدَعُّونَ يُدْفَعُونَ سَاهُونَ لَاهُونَ وَالْمَاعُونَ الْمَعْرُوفُ كُلُّهُ وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَبِ: الْمَاعُونُ: الْمَاءُ وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَعْلَاهَا الزَّكَاةُ الْمَفْرُوضَةُ وَأَدْنَاهَا عَارِيَةُ الْمَتَاعِ

سورۂ الماعون کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ یَدُعُّ اس کے حق سے ہٹاتا ہے کہتے ہیں کہ یہ دَعَعْتُ سے ہے۔ یُدَعُّوْنَ دھکّے دیئے جائیں گے، سَاھُوْنَ بھولے ہوئے۔ اَلْمَاعُوْنَ ہر ایک اچھی بات۔ بعض اہلِ عرب کا قول ہے۔ اَلْمَاعُوْنَ پانی۔ عکرمہ کا قول ہے۔ اعلیٰ درجہ میں زکوٰۃ کا سب سے اونچا درجہ یعنی اس کا فرضیت ہے اور ادنیٰ درجہ عام مانگنے کی چیزوں کا ہے۔

بَابُ ۹۶۳ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَانِئَكَ: عَدُوَّكَ.

۴۰۷۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّمَاءِ قَالَ: اَتَيْتُ عَلَى نَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ مُجَوَّفًا فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ.

سورۂ الکوثر کی تفسیر

ابنِ عباس کا قول ہے: شَانِئَکَ تمہارا دشمن۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آسمانوں کی معراج کروائی گئی جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے کہا:۔ اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا:۔ یہ کوثر ہے۔

۴۰۷۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ سَاَلْتُهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَتْ. نَهَرٌ اُعْطِيَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ اٰنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُوْمِ رَوَاهُ زَكَرِيَّاءُ وَاَبُو الْاَحْوَصِ وَمُطَرِّفٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ.

ابو عبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشادِ باری تعالیٰ: اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نہر ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائی گئی ہے اس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے خیمے ہیں اس کے برتن ستاروں کی گنتی کے برابر ہیں اسی طرح زکریا، ابو الاحوص، مطرف نے ابو اسحاق سے بھی روایت کی ہے۔

۴۰۷۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ فِي الْكَوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَاِنَّ النَّاسَ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بیشک الکوثر سے مراد وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے صرف حضور کو مرحمت فرمائی۔ ابو البشر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے دریافت کیا کہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے؟ سعید بن

يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَلنَّهَرُ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ.

جبیر نے فرمایا کہ جو نہر جنت میں ہے وہ بھی اسی خیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی طور پر مرحمت فرمائی۔

بَابُ ۹۶۶ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

سورۃ الکافرون کی تفسیر

يُقَالُ لَكُمْ دِيْنُكُمُ الْكُفْرُ. وَلِيَ دِيْنِ الْإِسْلَامُ وَلَمْ يَقُلْ دِيْنِيْ لِأَنَّ الْآيَاتِ بِالنُّوْنِ، فَحُذِفَتِ الْيَاءُ كَمَا قَالَ يَهْدِيْنِ وَيَشْفِيْنِ. وَقَالَ غَيْرُهُ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ الْآنَ، وَلَآ أُجِيْبُكُمْ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِيْ، وَلَآ أَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَآ أَعْبُدُ وَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا۔

کہتے ہیں لکم دینکم یعنی کفر تمہارے لئے اور ولی دین اسلام ہمارے لئے یہاں دینی نہیں کہا کیونکہ آیتیں نون سے ختم ہوتی ہیں جیسا کہ یہدین اور یشفین ہیں ہے دوسرے کا قول ہے لا اعبد ما تعبدون یعنی اس وقت عبادت کرتا اور اس بات کو اپنی باقی زندگی میں قبول کروں گا ولا انتم عابدون ما اعبد اور ان لوگوں کے لئے ہیں جن کے متعلق فرمایا ولیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا (سورۃ المائدہ آیت ۶۴)

ف: اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ الکوثر وہ بھلائی ہے جو خدا نے ذوالمنن نے صرف اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو مرحمت فرمائی ہے اور وہ دنیا میں کسی چھوٹے بڑے پیغمبر کو بھی مرحمت نہیں فرمائی۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۰۶ھ) نے تفسیر کبیر میں اس کی پندرہ تفسیریں بیان فرمائی ہیں گویا وہ الکوثر کی مفصل تفسیر ہے اور یہ حدیث میں اجمالی تفسیر ہے کہ اس سے مراد خصائص مصطفیٰ ہیں۔ پروردگار عالم نے ہر صاحب کمال کا کمال اپنے محبوب کو بھی عطا فرمایا اور ان تمام مجموعی کمالات کے علاوہ بعض ایسے کمالات سے بھی سرفراز فرمایا جو کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائے گئے اور نہ عطا فرمائے جائیں گے۔ آپ کی تمام صفات کمالات اولین و آخرین کی جامع بھی ہے اور خصائص مصطفیٰ اُن کے علاوہ ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ ۔ اب بخاری شریف جلد سوم حدیث ۲۹۲ میں بھی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ ۹۶۷ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ

سورۃ نصر کی تفسیر

۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ إِلَّا يَقُوْلُ فِيْهَا، سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ.

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ نصر نازل ہونے کے بعد کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس میں یہ تسبیح نہ پڑھی ہو۔ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

۲۰۷۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں اکثر "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ" پڑھا کرتے تھے اور یہ آیت "وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا" کی تعمیل میں تھا۔

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَهُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالُوْا فَتْحُ الْمَدَائِنِ وَالْقُصُوْرِ قَالَ مَا تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَجَلٌ اَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُعِيَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے لوگوں سے پوچھا کہ ارشاد باری تعالیٰ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ شہروں اور محلات کے فتح ہونے کا بیان ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ اے ابن عباس تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے یا انکی اس سے مثال بیان فرمائی ہے۔

بَابُ قَوْلِهٖ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا تَوَّابٌ عَلَی الْعِبَادِ وَالتَّوَّابُ مِنَ النَّاسِ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ کی تفسیر

بندوں کی توبہ قبول فرمانے والا اور انسانوں کی جانب اس کی نسبت ہو تو مراد ہے گناہ سے توبہ کرنا۔

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِیْ مَعَ اَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَاَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ فَقَالَ لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَاءٌ مِّثْلُهٗ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّهٗ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَا ذَاتَ يَوْمٍ فَاَدْخَلَهٗ مَعَهُمْ فَمَا رُئِيْتُ اَنَّهٗ دَعَانِیْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا لِيُرِيَهُمْ قَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُمِرْنَا نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرُهٗ اِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ لِیْ اَكَذَاكَ تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُوْلُ قُلْتُ هُوَ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر مجھے بدری اکابر کے برابر بٹھایا کرتے تھے۔ بعض حضرات نے اس بات کو اپنے دلوں میں محسوس کیا اور کہا کہ انہیں آپ ہمارے برابر کیوں بٹھاتے ہیں جبکہ ان کے ہم عمر تو ہمارے بیٹے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ اس کی وجہ جانتے ہی ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر نے ایک روز مجھے بلایا اور میں ان بزرگوں کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے خیال میں مجھے اس روز صرف اس لئے بلایا گیا تھا کہ انہیں کچھ دکھایا جائے۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ آپ ارشاد باری تعالیٰ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ان میں سے بعض نے کہا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم خدا کی حمد بیان کریں اور استغفار کریں جبکہ ہماری مدد فرمائی جائے اور ہمیں فتح سے نوازا جائے اور بعض حضرات خاموش رہے اور کچھ نہ کہا۔ چنانچہ حضرت عمر نے مجھ سے کہا اے ابن عباس! کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے جواب دیا، میں تو یہ نہیں کہتا، فرمایا

أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَذٰلِكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَقُولُ

پھر تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا چنانچہ فرمایا جب اللہ کی مدد اور فتح آئے۔ اور یہ آپ کے وصال کی نشانی ہے کہ ”تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ کو قبول فرمانے والا ہے“۔ حضرت عمر نے فرمایا: جو تم بیان کر رہے ہو میں بھی اسی۔

ف: سورۃ النصر کے اندر ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے جو سرکارِ دو عالم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کی خبر پر دلالت کر رہا ہو اس کے باوجود حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک اس میں آپ کے وصال کی خبر موجود ہے۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے بلکہ سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روتے ہوئے یہ بات بتائی تھی۔ معلوم ہوا کہ کتاب الٰہی کے بارے میں جو الراسخون فی العلم جانتے تھے وہ دوسرے حضرات کے بس کی بات نہیں۔ لہٰذا ان بزرگوں کا سہارا لیے بغیر اللہ کی کتاب کو سمجھا نہیں جا سکتا اور ان حضرات کی تحقیقات جلیلہ اور ارشادات عالیہ تفاسیر معتبرہ کے پرانے ذخیروں میں موجود ہیں۔ یہ نورانیت حاصل کرنے کے لیے ان سے استفادہ کیے بغیر چارہ نہیں۔ جو متجدد سلامیہ کو یہ بھی پڑھائے کہ قرآن کریم کا علم تفاسیر کے پرانے ذخیروں سے حاصل نہیں کرنا چاہیے بلکہ اعلیٰ درجے کے پروفیسروں سے یہ علم حاصل کرنا چاہیے، وہ مسلمانوں کو قرآن مجید کے حقیقی مفہوم و معانی سے محروم رکھنے میں کوشاں اور شترِ بے مہار بننے کا خواہاں ہے۔ ہر علم اس میدان کے باکمال حضرات سے سیکھا جاتا ہے اور ان کی تحقیقات جلیلہ سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ جو پروفیسر قرآن کریم کے پرانے ذخیروں کو لایعنی اور غلط سمجھ کر کلام الٰہی کا مطلب بیان کرے گا، وہ خود گمراہ اور بے خبر ہوگا کسی کو کیا بتائے گا۔ خدائے رحمان ایسے معلمین و مفکرین کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

بَابُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ

تَبَابٌ خُسْرَانٌ تَتْبِيبٌ تَدْمِيرٌ.

٢٠٨١ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهْ فَقَالُوا مَنْ هٰذَا فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ

سورۂ لہب کی تفسیر

تباب: خسارہ، نقصان۔ تتبیب: ہلاک کرنا، تباہ کرنا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیت "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ" (سورۂ شعراء) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے یہاں تک کہ کوہِ صفا پر جا چڑھے اور پھر آپ نے پکارا: یا صباحاہ (صبح کے لئے خطرہ)۔ لوگوں نے کہا: یہ کون ہے؟ پھر آپ کے پاس آکر جمع ہو گئے چنانچہ آپ نے فرمایا: بتاؤ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن کے سوار اس پہاڑ کے دامن سے نکل کر تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ لوگ کہنے لگے: ہم نے کبھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا: تو میں تمہیں دوزخ کے اس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے موجود ہے۔ اس پر

عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا. ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ وَقَدْ تَبَّ هَكَذَا. قَرَأَهَا الْأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ

بَابُ ۹۶۰ وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ.

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَصَعِدَ إِلَى الْجَبَلِ فَنَادَى يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ. فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُصَبِّحُكُمْ أَوْ مُمَسِّيكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ إِلَى آخِرِهَا.

بَابُ ۹۶۱ سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ. وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ تَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ. يُقَالُ مِنْ مَسَدٍ لِيفِ الْمُقْلِ وَهِيَ السِّلْسِلَةُ الَّتِي فِي النَّارِ.

بَابُ ۹۶۲ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

يُقَالُ لَا يُنَوَّنُ أَحَدٌ أَيْ وَاحِدٌ.

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

ابولہب نے کہا تو ہلاک ہو جائے، کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا؟ پھر اٹھ کر چلا گیا۔ اس پر یہ نازل ہوئی "ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا"۔ اعمش نے اس روز یہ حدیث سنائی تو وقد تب سے۔

مَا اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ کی تفسیر

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطحا کی جانب نکلے پھر ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اور ندا فرمائی۔ یا صباحاہ (مدد کے لیے دوڑو) تو قریش آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ بتاؤ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن صبح یا شام کو تم پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہے تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ لوگوں نے جواب دیا۔ کیوں نہیں۔ فرمایا تو میں تمہیں ایک سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے آنے والا ہے۔ اس پر ابولہب نے کہا۔ تو ہلاک ہو جائے کیا ہمیں اسی لیے اکٹھا کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ لہب نازل فرمائی۔

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ کی تفسیر

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب ابولہب نے حضور سے کہا۔ تو ہلاک ہو گیا۔ ہمیں اسی لیے اکٹھا کیا تھا؟ اس پر یہ صورت نازل ہوئی "ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوا اور اس کی بیوی جو لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے"۔ مجاہد کا بیان ہے کہ وہ چغلی کی گٹھڑیاں اٹھائے پھرتی تھی۔ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ کے بارے میں کہتے ہیں کہ گوندے کی چھال سے بٹی ہوئی رسی اور وہ زنجیر ہے جو جہنم میں ڈالی جائے گی۔

سورۂ اخلاص کی تفسیر

کہتے ہیں کہ احد پر تنوین نہیں ہے جس کا معنی ہے اکیلا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم نے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
اللّٰهُ: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَ
شَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ
فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ
بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ
اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ
وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ.

بَابُ اللّٰهُ الصَّمَدُ وَالْعَرَبُ تُسَمِّي أَشْرَافَهَا

الصَّمَدَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ هُوَ السَّيِّدُ الَّذِي انْتَهَى
سُودَدُهُ.

۲۰۵. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ وَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَ
شَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ
أَنْ يَقُولَ إِنِّي لَنْ أُعِيدَهُ كَمَا بَدَأْتُهُ وَأَمَّا
شَتْمُهُ إِيَّايَ أَنْ يَقُولَ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَأَنَا
الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي
كُفُوًا أَحَدٌ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
كُفُوًا أَحَدٌ. كُفُوًا وَكَفِيئًا وَكِفَاءٌ وَاحِدٌ.

بَابُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ غَاسِقٌ: اللَّيْلُ إِذَا وَقَبَ: غُرُوبُ
الشَّمْسِ يُقَالُ أَبْيَنُ مِنْ فَرَقِ وَفَلَقِ الصُّبْحِ
وَقَبَ إِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَأَظْلَمَ.

۲۰۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَاصِمٍ وَعَبْدَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ
سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَالَ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

مجھے جھٹلایا اور اس کے لئے مناسب نہیں اور مجھے گالی دی جبکہ
یہ بھی اس کے لئے مناسب نہیں۔ پس اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جو
وہ کہتا ہے کہ مجھے دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا جیسا کہ پہلے
پیدا کیا گیا۔ حالانکہ پہلی دفعہ بنانا میرے لئے دوبارہ زندہ کرنے سے
مشکل نہیں ہے اور اس کا گالی دینا یہ ہے جو کہتا ہے کہ خدا کا بیٹا بھی
ہے۔ حالانکہ میں اکیلا ہوں، بے نیاز ہوں اور میں نے کسی کو جنا ہے نہ
کسی نے مجھے جنا اور کوئی ایک بھی میری برابری کرنے والا ہے۔

اللّٰہُ الصَّمَدُ کی تفسیر

اہل عرب اپنے سردار کو الصَّمَد کہتے تھے۔ ابو وائل کا قول ہے کہ السَّیِّد
اسے کہتے جس پر سرداری ختم ہوتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بنی آدم نے
مجھے جھٹلایا حالانکہ یہ اس کے لئے مناسب نہیں اور مجھے گالی دی،
جبکہ یہ بھی اس کے لئے مناسب نہیں ہے اس کا جھٹلانا تو یہ
ہے جو وہ کہتا ہے کہ جس طرح میں نے اسے پہلے پیدا کیا اسی
طرح دوبارہ زندہ نہیں کروں گا اور اس کا گالی دینا یہ ہے کہ جو
وہ کہتا ہے کہ اللہ کا بیٹا بھی ہے، حالانکہ میں وہ بے نیاز ہوں
جو کسی کو جنتا ہوں اور نہ جنا گیا ہوں اور میری برابری کرنے
والا کوئی ایک بھی نہیں ہے۔ کُفُوًا، کَفِیئًا اور کِفَاءٌ
تینوں کا معنی ایک ہے۔

سورۃ الفلق کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ غَاسِق رات۔ اِذَا وَقَبَ سورج غروب ہونے کا وقت
کہتے ہیں کہ صبح کے وقت فَرَق سے فَلَق زیادہ نمایاں ہوتی
ہے وَقَبَ جب تاریکی ہر چیز پر چھا جائے۔

زر بن حبیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے بارے
میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کے متعلق رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا پس آپ نے مجھے

قِيْلَ لِيْ فَقُلْتُ، فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْوَسْوَاسِ إِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَهَبَ وَإِذَا لَمْ يُذْكَرِ اللّٰهُ ثَبَتَ عَلٰى قَلْبِهِ.

٢٠٨٧ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ أُبَيٌّ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ قِيْلَ لِيْ فَقُلْتُ، قَالَ فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فَضَائِلُ الْقُرْاٰنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ كَيْفَ نُزُوْلُ الْوَحْيِ، وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلْمُهَيْمِنُ. اَلْأَمِيْنُ الْقُرْاٰنُ أَمِيْنٌ عَلٰى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ.

٢٠٨٨ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا.

٢٠٨٩ـ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فرمایا وہی میں کہتا ہوں۔ پس ہم وہی کچھ کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

سورۃ الناس کی تفسیر

ابن عباس سے منقول ہے۔ الوسواس جب بچہ پیدا ہو تو شیطان اسے چھوتا ہے اور جب ذکر الٰہی کیا جائے تو چلا جاتا ہے اور اگر خدا کا ذکر نہ کیا جائے تو اس کے دل پر جم جاتا ہے۔

زر بن حبیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معوذتین کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے کہا کہ اے ابوالمنذر! آپ کے بھائی حضرت ابن مسعود تو یوں فرماتے ہیں؟ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا کہ میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جو مجھے بتایا گیا میں وہی کہتا ہوں۔ پس ہم وہ کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

قرآن کریم کے فضائل

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

نزول وحی کی کیفیت اور پہلی وحی

ابن عباس کا قول ہے۔ المہیمن، امین یعنی قرآن کریم تمام سابقہ کتابوں کا امین ہے۔

ابوسلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں حضرات نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزول قرآن کے وقت دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں رونق افزائے خلق رہے۔

معتمر نے ابوعثمان سے روایت کی ہے کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ام المومنین حضرت ام سلمہ اس وقت آپ کے

وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ فَلَمَّا قَامَ قَالَتْ وَاللهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ: قَالَ أَبِي قُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

پاس تھیں، پس آپ گفتگو کرتے رہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا: یہ کون ہیں؟ یا ایسا ہی کوئی لفظ ارشاد فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ دحیہ کلبی ہیں جب وہ کھڑے ہوئے تو فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم میں تو یہی سمجھتی رہی یہاں تک کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا جب آپ نے فرمایا کہ مجھے جبریل نے خبر بتائی ہے یا جو کچھ فرمایا۔ معتمر کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

۴۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی نبی ایسا نہیں مگر جتنے لوگ اس پر ایمان لائے ان کے مطابق ہی سے معجزے دیئے گئے اور جو چیز (بطور معجزہ) مجھے دی گئی وہ وحی (قرآن کریم) ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی پس مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے۔

۴۹۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّ اللهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتّٰى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ.

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے وصال سے پہلے متواتر وحی بھیجنی شروع کر دی یہاں تک کہ وصال کے قریب وحی بہت زیادہ آنے لگی تھی اور پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

۴۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ مَا أُرَى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى.

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بیمار رہے تو آپ نے ایک دو راتیں قیام نہ فرمایا پس ایک عورت (یعنی ام جمیل زوجہ ابو لہب) آپ کے پاس آ کر کہنے لگی: اے محمد! مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (سورۃ والضحیٰ، آیت ۱ تا ۳)

بَابٌ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

قرآن کریم قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

وَالْعَرَبِ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ

قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا سے یہی عربی زبان مراد ہے جو بالکل واضح ہے۔

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ فَاَمَرَ عُثْمَانُ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَسَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنْ یَّنْسَخُوْهَا فِی الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِیْ عَرَبِیَّةٍ مِّنْ عَرَبِیَّةِ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهَا بِلِسَانِ قُرَیْشٍ فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، حضرت سعید بن العاص، حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو یک جا جمع کریں۔ اور ان سے فرمایا کہ اگر کسی مقام پر تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان قرآن کریم کی عربی زبان کے بارے میں کوئی اختلاف واقع ہو تو اس آیت کو قریش کی زبان میں لکھ کیونکہ قرآن کریم اُن کی زبان میں نازل ہوا ہے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ صَفْوَانُ بْنُ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ اَنَّ یَعْلٰی كَانَ یَقُوْلُ لَیْتَنِیْ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ یُنْزَلُ عَلَیْهِ الْوَحْیُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَیْهِ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ عَلَیْهِ وَمَعَهٗ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مُّتَضَمِّخٌ بِطِیْبٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ تَرٰی فِیْ رَجُلٍ اَحْرَمَ فِیْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِیْبٍ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْیُ فَاَشَارَ عُمَرُ اِلٰی یَعْلٰی اَنْ تَعَالَ فَجَاءَ یَعْلٰی فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ فَاِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ یَغِطُّ كَذٰلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّیَ عَنْهُ فَقَالَ اَیْنَ الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ عَنِ الْعُمْرَةِ اٰنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِیْءَ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَّا الطِّیْبُ الَّذِیْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِیْ حَجِّكَ۔

صفوان بن یعلیٰ بن امیہ کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد حضرت یعلیٰ بن امیہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھوں جبکہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے مقام پر تھے، اور آپ کے اوپر ایک کپڑا تان رکھا تھا اور صحابۂ کرام میں سے کئی حضرات آپ کی خدمت میں موجود تھے کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، یا رسول اللہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے جبّے میں احرام باندھا ہو اور اس نے خوشبو لگائی ہوئی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تو اُسے دیکھتے رہے پھر آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ حضرت عمر نے حضرت یعلیٰ کو اشارے سے بلایا۔ حضرت یعلیٰ آئے اور سر اندر کر کے دیکھا تو حضور کا مبارک چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور خراٹوں جیسی آواز آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر تک یہی حالت رہی پھر رفع ہو گئی تو آپ نے فرمایا، وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرے کے بارے میں ابھی پوچھا تھا؟ پس اس آدمی کو تلاش کیا گیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا، جب تم نے اپنے اوپر خوشبو لگائی ہوئی ہے تو اسے تین مرتبہ دھو ڈالو، اور جبّہ اتار دو، پھر عمرہ میں اسی طرح کرو جس طرح تم اپنے حج میں کرتے ہو۔

بَابُ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ

٢٠٩٥۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْبَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُّ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ

قرآن مجید کا جمع کرنا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے مجھے بلایا جبکہ یمامہ والوں سے لڑائی ہو رہی تھی اور اس وقت حضرت عمر بن خطاب بھی اُن کے پاس تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قاری شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ قاریوں کے مختلف مقامات پر شہید ہو جانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا۔ لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمر سے کہا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا۔ حضرت عمر نے کہا، خدا کی قسم پھر بھی یہ اچھا ہے۔ پس حضرت عمر برابر اس بارے میں مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں میرا سینہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمر کے ساتھ متفق ہو گیا۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ تم نوجوان آدمی اور صاحب عقل و دانش ہو اور تمہاری قرآن فہمی پر کسی کو کلام بھی نہیں، اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی بھی لکھ کر دیا کرتے تھے۔ پس سعی بلیغ کے ساتھ قرآن کریم کو جمع کر دو۔ پس خدا کی قسم، اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو مجھے اس سے بھاری نہ لگتا جو مجھے حکم دیا گیا کہ قرآن کریم کو جمع کر دوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ انہوں نے فرمایا، خدا کی قسم، پھر بھی یہ بہتر ہے۔ پس برابر میں حضرت ابوبکر سے بحث کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اسی طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا کھول دیا تھا۔ پس میں نے قرآن کریم کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کیا یہاں تک کہ سورۂ توبہ کی آخری آیت حضرت ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ ...... پس یہ جمع کیا ہوا نسخہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عند أبي بكر حتى توفاه الله، ثم عند عمر حياته ثم عند حفصة بنت عمر رضي الله عنه

۲۰۹۶ - حدثنا موسى حدثنا إبراهيم حدثنا ابن شهاب أن أنس بن مالك حدثه أن حذيفة بن اليمان قدم على عثمان وكان يغازي أهل الشام في فتح إرمينية وأذربيجان مع أهل العراق فأفزع حذيفة اختلافهم في القراءة فقال حذيفة لعثمان يا أمير المؤمنين أدرك هذه الأمة قبل أن يختلفوا في الكتاب اختلاف اليهود والنصارى فأرسل عثمان إلى حفصة أن أرسلي إلينا بالصحف ننسخها في المصاحف ثم نردها إليك فأرسلت بها حفصة إلى عثمان فأمر زيد بن ثابت وعبد الله بن الزبير وسعيد بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن هشام فنسخوها في المصاحف وقال عثمان للرهط القرشيين الثلاثة إذا اختلفتم أنتم وزيد بن ثابت في شيء من القرآن فاكتبوه بلسان قريش فإنما نزل بلسانهم ففعلوا حتى إذا نسخوا الصحف في المصاحف رد عثمان الصحف إلى حفصة وأرسل إلى كل أفق بمصحف مما نسخوا وأمر بما سواه من القرآن في كل صحيفة أو مصحف أن يحرق قال ابن شهاب وأخبرني خارجة بن زيد بن ثابت سمع زيد بن ثابت قال فقدت آية من الأحزاب حين نسخنا المصحف قد كنت أسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بها فالتمسناها فوجدناها مع خزيمة بن ثابت الأنصاري من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فألحقناها

کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس اور پھر حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کی تحویل میں رہا۔

حضرت ابن شہاب کا بیان ہے کہ زمانہ عثمانی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت حذیفہ بن الیمان جب اہل شام اور اہل عراق کی معیت میں آرمینیہ اور آذربیجان کی فتوحات حاصل کر رہے تھے تو امیر المومنین حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے کیونکہ انہیں شامیوں اور عراقیوں کے قرأت میں اختلاف نے گھبرا دیا تھا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ عرض گزار ہوئے۔ اے امیر المومنین! یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب الٰہی میں اختلاف کرنے سے پہلے اس امت کی دستگیری فرمائیے۔ پس حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کے پاس پیغام بھیجا کہ قرآن کریم کا جو اصل نسخہ آپ کے پاس محفوظ ہے وہ ہمیں عنایت فرمایئے ہم اسے واپس کر دیں گے۔ پس حضرت حفصہ نے وہ نسخہ حضرت عثمان کے پاس بھیج دیا۔ پس انہوں نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام کو حکم دیا تو انہوں نے اس کی نقلیں کیں۔ حضرت عثمان نے قریش کے تینوں حضرات سے فرمایا جب تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان کسی لفظ میں اختلاف واقع ہو تو اسے قریش کی زبان میں لکھنا کیونکہ قرآن مجید کا نزول ان کی زبان میں ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا اور اصل نسخہ حضرت حفصہ کو واپس کر دیا گیا۔

پھر نقل شدہ نسخوں سے ایک ایک نسخہ ہر علاقے میں بھیج دیا گیا۔ حکم دیا کہ اس کے خلاف جو کسی کے پاس قرآن کریم کے نام سے لکھا ہوا ہو اسے جلا دیا جائے۔ ابن شہاب کو خارجہ بن زید نے بتایا اور انہوں نے حضرت زید بن ثابت سے سنا کہ قرآن کریم جمع کرتے وقت مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ وہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی تھی۔ جب ہم نے اسے تلاش کیا تو حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی یعنی مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ۔ پس ہم نے جمع کردہ

فِي سُوَرِهَا فِي الْمُصْحَفِ۔

مصحف کے اندر اس کی سورت کے مقام پر اسے لکھ دیا۔

بَابُ كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسولِ خدا کے کاتب

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ ابْنَ السَّبَّاقِ قَالَ، إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكَ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبِعِ الْقُرْآنَ فَتَتَبَّعْتُ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ آيَتَيْنِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهُمَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ إِلَى آخِرِهِ۔

حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) مجھ کو فرمایا۔ بیشک تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی لکھ کر دیتے تھے تو قرآن کریم جمع کرو۔ چنانچہ میں نے جمع کیا یہاں تک کہ سورۃ التوبہ کی آخری دو آیتیں حضرت خزیمہ انصاری کے پاس ملیں۔ ان کے سوا اور کسی کے پاس نہ ملیں، یعنی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ ..... تا آخر سورت۔

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ لِي زَيْدًا وَلْيَجِئْ بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ وَالْكَتِفِ أَوِ الْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ ثُمَّ قَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ وَخَلْفَ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنِي فَإِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ... نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زید بن ثابت کو بلاؤ اور دوات اور تختی یا دوات اور شانے کی ہڈی لے کر آئیں۔ راوی کو شک ہے کہ شانے کی ہڈی کا پہلے نام لیا یا تختی کا۔ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ لکھنے کے لیے فرمایا۔ اس وقت نبی کریم کے پیچھے حضرت عمرو بن ام مکتوم بیٹھے ہوئے تھے جو نابینا تھے۔ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میرے بارے میں کیا حکم ہے جبکہ میں آنکھوں سے محروم ہوں۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں۔ (سورۃ النساء آیت ۹۵)۔

بَابُ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ

قرآن کریم سات قراتوں میں نازل ہوا ہے

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبریل نے مجھے ایک طریقے پر قرآن مجید پڑھایا۔ لیکن میں زیادہ طریقوں کا مطالبہ کرتا رہا، یہاں تک کہ سات قراتوں

المؤمنين رضي الله عنها إذ جاءها عراقي فقال
أي الكفن خير، قالت ويحك وما يضرك،
قال يا أم المؤمنين أريني مصحفك قالت لم
قال لعلي أؤلف القرآن عليه فإنه يقرأ غير
مؤلف قالت وما يضرك أيه قرأت
قبل إنما نزل أول ما نزل منه سورة من
المفصل فيها ذكر الجنة والنار حتى إذا ثاب
الناس إلى الإسلام نزل الحلال والحرام ولو
نزل أول شيء لا تشربوا الخمر لقالوا لا ندع الخمر
أبدا، ولو نزل لا تزنوا لقالوا لا ندع الزنا أبدا،
لقد نزل بمكة على محمد صلى الله عليه وسلم و
إني لجارية ألعب بل الساعة موعدهم والساعة
أدهى وأمر، وما نزلت سورة البقرة والنساء
إلا وأنا عنده، قال فأخرجت له المصحف
فأملت عليه آي السورة.

۲۱۰۲ - حدثنا آدم حدثنا شعبة عن أبي
إسحاق قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد قال
سمعت ابن مسعود يقول بني إسرائيل والكهف
ومريم وطه والأنبياء إنهن من العتاق الأول
وهن من تلادي.

۲۱۰۳ - حدثنا أبو الوليد حدثنا شعبة
أنبأنا أبو إسحاق سمع البراء رضي الله عنه
قال تعلمت سبح اسم ربك قبل أن يقدم النبي
صلى الله عليه وسلم.

۲۱۰۴ - حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن
الأعمش عن شقيق قال قال عبد الله قد
علمت النظائر التي كان النبي صلى الله عليه
وسلم يقرؤهن اثنين اثنين في كل ركعة فقام

مجھے کیا نقصان دیتا ہے؟ عرض گزار ہوا۔ اے ام المومنین!
مجھے اپنا قرآن کریم تو دکھایئے۔ فرمایا۔ بھلا کس لیے؟ عرض کی
تاکہ میں قرآن کریم کی ترتیب درست کر لوں کیونکہ لوگ خلاف
ترتیب پڑھتے ہیں۔ فرمایا اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں
کہ جس کو چاہو پہلے پڑھ لو۔ قرآن کریم کا جو حصہ پہلے نازل ہوا
وہ ہوا اور وہ مفصل سورتوں میں سے ایک سورت ہے جس میں
جنت اور دوزخ کا ذکر ہے یہاں تک کہ جب لوگوں کے دلوں
میں اسلام جم گیا تو حلال و حرام کے احکام نازل ہوئے۔ اگر
شروع ہی میں یہ نازل ہوتا کہ شراب نہ پینا تو لوگ کہتے کہ ہم تو شراب کبھی
نہیں چھوڑیں گے۔ اگر یہ نازل ہوتا کہ زنا نہ کرنا تو لوگ کہتے کہ ہم تو زنا
کبھی ترک نہیں کریں گے جب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ مکرمہ
میں یہ آیت ۔۔ بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت
سخت اور کڑوی ہے (سورۃ القمر آیت ۴۶) نازل ہوئی تو میں بھی
کم سن لڑکی تھی جو کھیلتی کودتی تھی اور جب سورۃ البقرہ اور سورۃ النساء
نازل ہوئیں تو میں آپ کی خدمت میں تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے مصحف نکالا

عبدالرحمن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی
اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ الکہف، سورۃ
مریم، سورۃ طٰہٰ اور سورۃ الانبیاء سب سے پہلے نازل ہونے والی
سورتوں میں سے ہیں اور ان سورتوں سے میرے ذخیرہ معلومات
میں ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے (مدینہ منورہ میں) تشریف
لانے سے پہلے سورۃ الاعلیٰ میں نے سیکھ لی تھی۔

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ میں ان جڑواں سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت
میں دو دو کو ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ یہ فرما کر حضرت عبداللہ اٹھ کھڑے ہوئے
اور ان کے ساتھ علقمہ بھی چلے گئے جب علقمہ باہر تشریف لائے تو ہم نے
ان سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ابتدائی بیس سورتیں تو

فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ عِشْرُونَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلَى تَأْلِيفِ ابْنِ مَسْعُودٍ آخِرُهُنَّ الْحَوَامِيمُ حٰمٓ الدُّخَانُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ.

مفصل (میں) ہیں مطابق ترتیب حضرت ابن مسعود کے اور ان کی دوسری (دو میانی) حٰم والی سورتیں یعنی الدخان اور عم یتساءلون ہیں۔

بَابٌ ٩٠ كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ مَسْرُوقٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي.

حضرت جبریل رسول اللہ کے ساتھ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے۔

مسروق نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی کی کہ ہر سال جبریل میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو دفعہ کیا ہے۔ میں تو یہی سمجھا ہوں کہ میرا وقت وصال آگیا ہے۔

٢١٠٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیرات کرنے میں سب سے سخی تھے اور رمضان مبارک کے مہینے میں تو آپ کے دریائے سخاوت کے اندر طغیانی آجاتی کیونکہ حضرت جبریل علیہ السلام رمضان المبارک کے مہینے کی ہر رات میں آخر ماہ تک متواتر حاضر خدمت ہوتے رہتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت جبریل حاضر بارگاہ عالی ہوتے تو آپ فائدہ پہنچانے میں چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔

٢١٠٦ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبریل علیہ السلام یک دفعہ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال دو مرتبہ دور کیا اور پہلے آپ ہر سال دس روز اعتکاف فرمایا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال بیس روز اعتکاف فرمایا۔

بَابٌ ٩١ الْقُرَّاءُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رسول خدا کے اصحاب میں قاری حضرات۔

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ ذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں برابر ان سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید چار حضرات سے حاصل کرو، یعنی عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب سے۔

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ، وَاللّٰهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً، وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ. قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي الْحِلَقِ أَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ.

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ستر سے زیادہ سورتیں سیکھی ہیں اور خدا کی قسم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام تو یہی سمجھتے ہیں کہ میں ان کے اندر اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ جاننے والا ہوں حالانکہ میں ان کے بہترین افراد سے نہیں ہوں۔ شقیق کا کہنا ہے کہ میں کتنی ہی مجالس میں بیٹھا ہوں لیکن میں نے نہ سنا کہ کسی نے اس بات کی تردید کی ہو۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ: أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ.

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حمص کے مقام پر تھے، کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف کی تلاوت کی۔ پس ایک آدمی نے کہا کہ یہ اس طرح تو نازل نہیں ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میں نے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پڑھی تو آپ نے تحسین فرمائی تھی۔ دیکھا تو اس آدمی کے منہ سے شراب کی بدبو آ رہی تھی۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ تم کتاب اللہ کی تکذیب کرتے اور شراب پیتے ہو؟ چنانچہ اس پر حد قائم کی گئی۔

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، قرآن کریم کی کوئی سورت ایسی نہیں ہے جس کے متعلق میں یہ نہ جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور قرآن مجید

سُوْرَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ اَيْنَ اُنْزِلَتْ وَلَا اُنْزِلَتْ اٰيَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِيْمَ اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنِّيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تُبَلِّغُهُ الْاِبِلُ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ۔

کی کوئی ایسی آیت نہیں ہے جس کے متعلق مجھے یہ علم نہ ہو کہ یہ کس کے بارے میں نازل ہوئی۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص اللہ کی کتاب کا مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے تو میں اونٹ پر سوار ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔

ف: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۳۲ھ در ۶۵۳ء) ہمارے امام اعظم یعنی امام المسلمین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ در ۷۶۷ء) کے امام اعظم ہیں۔ ان کی تحقیقات جلیلہ اور علوم و معارف ہی زیادہ تر فقہ حنفی کی بنیاد ہیں کیونکہ انہوں نے اور ان کے بلند پایہ شاگردوں نے کوفہ کو مدینۃ العلم بنا دیا تھا جس نے پر سہاگے کا کام اس وقت ہو گیا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۴۰ھ در ۶۶۰ء) نے کوفہ کو دار الخلافہ بنالیا۔ اس طرح کوفہ شہر ان دونوں بزرگوں کے علوم و معارف اور کتنے ہی دیگر اہل علم حضرات کا مسکن بن گیا تھا۔ یہ صورت حال امام ابو حنیفہ اور ان کے رفقائے کار کے لیے تائید ایزدی ثابت ہوئی جس کے باعث کوفہ کا کام بہت کچھ چل گیا۔

اسی جلد کی حدیث ۲۱۰۷ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید چار حضرات سے سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ ابو حذیفہ، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب سے۔ جملہ صحابہ کرام میں منتخب قاری یہ چار حضرات ہوئے۔ ان چاروں میں سرِ فہرست حضرت ابن مسعود، معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود امتِ محمدیہ کے سب سے بڑے قاری ہیں۔ حدیث ۲۱۰۸ میں ہے کہ جملہ صحابہ کرام اور تابعین عظام کا بھی اس بات پر اتفاق تھا۔ حضرت ابن مسعود سے بڑا قرآن خواں اور قرآن دان کسی کو نہیں جانتے تھے۔ اس حدیث ۲۱۱۰ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود تحدیثِ نعمت کے طور پر وضاحت فرما دی کہ قرآن مجید کے بارے میں ان کی معلومات کیا ہیں۔ خدائے خدا اللہ ان اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں ان کے اور جملہ بزرگوں کے فیضان سے حصہ عطا فرمائے، آمین۔

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِّنَ الْاَنْصَارِ: اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ، تَابَعَهُ الْفَضْلُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں قرآن کریم کس نے جمع کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ چار حضرات نے اور چاروں انصار سے تھے یعنی ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید (سعد بن عبید) رضی اللہ عنہم۔ فضل، حسین بن واقد، ثمامہ نے حضرت انس سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَثُمَامَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْاٰنَ غَيْرُ اَرْبَعَةٍ: اَبُو الدَّرْدَاءِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک چار حضرات کے سوا اور کسی نے قرآن کریم جمع نہیں کیا تھا۔ وہ چاروں یہ ہیں: ابو درداء، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید (سعد بن عبید) رضی اللہ عنہم۔

وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ. قَالَ وَنَحْنُ وَرِثْنَاهُ.

حضرت انس نے یہ بھی فرمایا کہ ان (حضرت ابوزید) کے وارث ہم ہیں۔

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ عَلِيٌّ أَقْضَانَا أُبَيٌّ أَقْرَأُنَا وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ لَحْنِ أُبَيٍّ وَأُبَيٌّ يَقُولُ أَخَذْتُهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَتْرُكُهُ لِشَيْءٍ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم سب میں بڑے قاضی حضرت علی ہیں اور ہم سب سے بڑے قاری حضرت ابی ہیں لیکن ہم ابی کی بعض قرأت کو چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اسی طرح سیکھا ہے لہذا ایسی چیز کو میں کس طرح چھوڑ دوں حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۰۶)۔

بفضلہ تعالیٰ جلد دوم مکمل ہوئی

جدول۔ بخاری شریف مترجم جلد دوم

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۱۱	۱ تا ۱۴۹	۱۴۹	۱ تا ۲۰۸	۲۰۸
" ۱۲	۱۵۰ تا ۲۸۴	۱۳۵	۲۰۹ تا ۴۲۳	۲۱۵
" ۱۳	۲۸۵ تا ۳۵۱	۶۷	۴۲۴ تا ۶۸۱	۲۵۸
" ۱۴	۳۵۲ تا ۴۱۴	۶۳	۶۸۲ تا ۹۶۲	۲۸۱
" ۱۵	۴۱۵ تا ۴۶۷	۵۳	۹۶۳ تا ۱۱۲۶	۱۶۴
" ۱۶	۴۶۸ تا ۵۰۴	۳۷	۱۱۲۷ تا ۱۳۴۹	۲۲۳
" ۱۷	۵۰۵ تا ۵۴۴	۴۰	۱۳۵۰ تا ۱۵۱۹	۱۷۰
" ۱۸	۵۴۵ تا ۶۹۶	۱۵۲	۱۵۲۰ تا ۱۷۶۴	۲۴۵
" ۱۹	۶۹۷ تا ۸۱۰	۱۱۴	۱۷۶۵ تا ۱۹۱۲	۱۴۸
" ۲۰	۸۱۱ تا ۹۸۰	۱۷۰	۱۹۱۳ تا ۲۱۱۳	۲۰۱
میزان		۹۸۰		۲۱۱۳